الفتح الربانی

(اُردو ترجمہ معہ متن)

قوّتِ خطابت اور زورِ بیان کا عُمدہ نمونہ
اِصلاحِ نفس و تزکیۂ باطن کا سرمایہ
وُسعتِ مُطالعہ اور علمِ تصوّف کا آئینہ دار

مصنف
حضرت غوث الاعظم شیخ عبدُالقادر جیلانیؒ

مترجم: مولانا ثناءُاللہ ندوی

الفتح الربانی

اُردو ترجمہ معہ متن

SHOAIB JAGIRDAR

الفتح الربّانی

اُردو ترجمہ معہ متن

قوّتِ خطابت اور زورِ بیان کا عُمدہ نمُونہ
اِصلاحِ نفس و تزکیۂ باطن کا سرمایہ
وُسعتِ مُطالعہ اور علمِ تصوّف کا آئینہ دار

مصنّف

حضرت غوث الاعظم شیخ عبدُالقادر جیلانی

مترجم : مولانا ثناءُ اللہ ندوی

ناشرین

شیخ غلام علی اینڈ سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، پبلشرز،

لاہور ○ حیدرآباد ○ کراچی

MASOOD FAISAL JHANDIR LIBRARY
Acc No. 062833
★ MAILSI ★

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

TECHNICAL SUPPORT BY
CHUGHTAI
PUBLIC LIBRARY

کتابخانہ محمد ہارون موسیٰ

طابع : شیخ نیاز احمد
مطبع : غلام علی پرنٹرز
جامعہ اشرفیہ، اچھرہ، لاہور

مقامِ اشاعت :

شیخ غلام علی اینڈ سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ پبلشرز

۱۹۹ - سرکلر روڈ، چوک انارکلی، لاہور — ۵۴۰۰۰

پیش لفظ

کتاب "الفتح الربانی" حضرت "شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مواعظ حسنہ اور ملفوظات کا مجموعہ ہے جو علماء ہند و پاکستان کی پسندیدہ و مقبول کتاب ہے۔ عربی میں قوت خطابت' زور بیان کا اچھا نمونہ' اصلاح نفس و تزکیہ باطن کا سرمایہ اور وسعت مطالعہ و علم تصوف کی آئینہ دار۔

سب سے پہلے مولانا عاشق الہٰی مرحوم نے ہندوستانی عوام اور اردو داں طبقہ کے لئے عربی سے اردو میں ترجمہ کیا۔ مولانا کا شگفتہ انداز بیان' ان کی سادہ زبان لفظی ترجمے کے ساتھ قابل داد ہے۔ انہوں نے ترجمے کا حق ادا کر دیا۔ یہ کتاب سب سے پہلے "فیوض یزدانی" کے نام سے مع عربی متن 1333ھ میں مطبع بلالی سٹیم پریس ساڈھورہ سے چھپ کر شائع ہوئی اور خاص و عام میں مقبول ہوئی۔ اس کے بعد کتاب کی قبولیت عامہ کو دیکھ کر دو ترجمے اور بھی ہوئے اور خوب ہوئے۔ ترجموں کے ساتھ عربی متن کو جگہ نہیں دی گئی۔ کیوں؟ ضخامت زیادہ ہوتی تھی اور کوئی خاص فائدہ نہ تھا۔ لیکن کتاب کو زیادہ مفید اور عام پسند بنانے کی گنجائش باقی رہی۔ زیر نظر کتاب اس خیال سے دوبارہ ترجمہ کر کے نئے انداز میں پیش کی جا رہی ہے کہ ہر خاص و عام اپنے مذاق و ضرورت کے مطابق اس سے مستفید ہو سکے اور حضرت غوث الاعظم کی تقریر جس موضوع پر مطالعہ کرنا چاہے' اس کو فہرست میں دیکھ کر کتاب میں آسانی سے تلاش کر کے پڑھ سکے۔ چنانچہ ہر تقریر کا ایک عنوان مقرر کیا گیا ہے اور بھرپوری تقریر کو چند ذیلی سرخیاں قائم کر کے مباحث نمایاں کئے گئے ہیں۔ یقین ہے کہ کتاب اس سے زیادہ مفید اور عام فہم ہو جائے گی۔ عنوان کے بغیر تقریریں پڑھنے میں جو الجھن اور مضمون تلاش کرنے میں جو دشواری پیدا ہوتی تھی وہ اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ اب یہ دقت رفع ہو جائے گی۔

ملفوظات حقیقت میں بزرگان دین کی وہ مجلسی گفتگو ہوتی ہے جو وہ لوگ اپنے احباب و معتقدین سے فرماتے ہیں۔ یا وہ نصیحتیں ہوتی ہیں جو اپنے مریدین کو دیتے ہیں۔ ہر شخص کی استعداد اور اس کی کیفیات جدا ہوتی ہیں اور تقاضے مختلف۔ ملفوظات محفوظ رہتے ہیں اور ہمیں ان حالات و کیفیات کا علم نہیں ہوتا جن کے پیش نظر وہ باتیں کی گئی تھیں۔ اس لئے چند باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن سے ہم کو نفع نہیں پہنچتا اور ہمیں ان کی تاویلیں کرنی پڑتی ہیں لیکن اس سے بزرگان دین اور اولیائے کرام کی بزرگی اور بلندی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ حضرت غوث پاک کے ملفوظات بھی گراں قدر نصائح کا گنج گراں مایہ ہیں اور مواعظ حسنہ کی طرح تزکیہ باطن کے لئے ایک نعمت عظمیٰ اور امراض روحانی کے لئے نسخہ شفا۔ اس لئے ان میں ذیلی سرخیوں کی زیادہ ضرورت تھی تاکہ ہر نسخہ الگ ہو جائے اور نصیحت و حکمت کے موتی جدا نظر آئیں اور سوال و جواب علیحدہ ہو جائیں۔

کتاب مذکور کی نئی ترتیب و ترجمہ میں مجھے کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ اس کا اندازہ قدر دانوں کو مطالعہ کتاب کے بعد ہی ہو گا۔ ہاں اپنی لغزشوں و کوتاہیوں کا مجھے اعتراف ہے۔ ارباب فن اس قسم کے ترجموں کی مشکلات سے اچھی طرح واقف ہیں

لہٰذا مجھے اس بارے میں کچھ کہنا نہیں ہے۔ اگر اس کتاب کے مطالعہ سے اردو داں حضرات کو فائدہ پہنچے اور اہل دل حضرات کو نور سرور حاصل ہو تو سمجھوں گا کہ محنت رائیگاں نہیں گئی۔

آخر میں گزارش ہے کہ بزرگان دین و ناظرین کرام زبان و بیان کی غلطیوں کو نظرانداز فرمائیں گے اور مترجم و ناشر کو دعائے خیر میں یاد رکھیں گے۔ والسلام۔

مترجم

فہرست مضامین

تمام شد

المجلس الاول

قال سيدنا الشيخ محی الدين ابو محمد عبدالقادرؒ بکرة يوم الاحد بالرباط ثالث شوال ۵۴۵ھ

الاعتراض علی الحق عزو جل عند نزول الاقدار + موت الدين + موت التوحيد + موت التوکل والاخلاص + والقلب المومن لا يعرف لم وکيف + لا يعرف بل + يقول بلی النفس کلها مخالفته منازعته + فمن اراد صلاحها فليجا هدها حتی يا من شرها + کلها شر فی شر + فاذا جوهدت واطمانت صارت کلها خيرا فی خير + تصير موافقته + فی جميع الطاعات و فی ترک جميع المعاصی + فحينئذ يقال لها يا ايتها النفس المطمئنته ارجعی الی ربک راضيته مرضيته ٥ يصح لها توقان + ويزول عنها شرها + ولا تتعلق بشئی من المخلوقات + يصح نسبها من ابيها ابراہيم عليه السلام + فانه خرج عن نفسه + وبقی بلاهوی يجری + وقلبه ساکن + جاء لا انواع من المخلوقات + وعرضو انفوسهم عليه فی معاونته + وهو يقول + لا اريد معونتکم + علمه بحالی يغنينی عن سوالی + لماصح تسليمه وتوکله + قيل للنار کونی بردا و سلاما علی ابراهيم

معونته الله عزو جل للصابر معه + فی الدنيا بغير حساب + ونعيمه فی الاخرة بغير حساب + قال الله تعالی انما يو فی الصابرون اجرهم بغير حساب ٥ لا يخفے علی الله شئی + بعينه ما يحتمل المتحملون من اجله + اصبروا معه ساعته + وقد رائتم لطفه وانعامه سنين + الشجاعته صبر ساعته ان الله مع الصابرين ٥ بالنصر والظفر + اصبرواسه + وانتبهو اله +

پہلی مجلس

وقت صبح - یوم یک شنبہ
۳ شوال ۵۴۵ھ - خانقاہ شریف

توحید - اخلاص اور اولیاء اللہ

شکوہ تقدیر واصلاح نفس: تقدیر کے بارے میں اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا دین اور توحید، توکل اور اخلاص سب کی موت ہے قلب مومن میں چوں وچرا کی گنجائش نہیں، وہ تو صرف ہاں کہہ کر اقرار کرتا ہے- ہاں نفس کی عادت مخالفت اور نزاع ہے- جو شخص اسکی اصلاح چاہتا ہے اسے اتنا مجاہدہ کرنا چاہئے کہ اس کی شرارت سے محفوظ ہوجائے- نفس انسانی سراپا شر ہے لیکن مجاہدہ کی وجہ سے مطمئنہ ہو کر خیر مجسم بن جاتا ہے- اور ترک معصیت و عبادت میں مطیع ہو جاتا ہے- اس وقت کہا جاتا ہے- "اے نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی جانب لوٹ آ" تو اس سے خوش ہے اور وہ تجھ سے خوش-" اس وقت اس کی خواہشات درست ہوتی ہیں- کیونکہ شر زائل ہوجاتا ہے اور مخلوقات سے لگاؤ باقی نہیں رہتا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے صحیح نسبت حاصل ہوتی ہے- آپ بالکل بے نفس تھے اور خواہش نفس کے بغیر چلتے پھرتے تھے- اور قلب اس قدر مطمئن تھا کہ جب ساری مخلوق نے اپنی امداد پیش کی تو آپ نے فرمایا- "مجھے تمہاری امداد کی ضرورت نہیں- میرے حال کی اس کو خبر ہے- پھر کسی سے سوال کی حاجت نہیں- یہ شان تسلیم و رضا ایسی پسند آئی کہ آگ کو حکم ہوا- "اے آگ ! ٹھنڈی ہوجا- اور ابراہیم پر سلامتی بن جا-"

صبر کا پھل: صبر کرنے والوں کے لئے دنیا میں خدا کی بے شمار مدد ہے اور آخرت میں بے اندازہ نعمت- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے- "صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا-" لوگ خدا کے لئے جو تکلیفیں اٹھاتے ہیں ان سے وہ بے خبر نہیں ہے- گھڑی بھر اس کے لئے صبر کرلو- برسہا برس اس کے لطف و انعام دیکھو گے- شجاعت بھی صبر ہی کا نام ہے اور یقیناً اللہ مدد کرنے اور کامیاب بنانے میں صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے- اس لئے صبر کرو- ہوشیار ہوجاؤ- اور اس سے غافل نہ رہو-

ولا تغفلواعنہ + لاتترکو انتباھکم بعد الموت فانہ لا ینفعکم الانتباہ فی ذلک الوقت + انتبھو الہ قبل لقائہ + انتبھو اقبل ان تنتبھوا بلا امرکم + فتندموا قبل وقت لا ینفعکم الندم +

واصلحو تلوبکم فانھا اذا صلحت صلح لکم صائر احوالکم ولھذ قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی ابن ادم مضغتہ اذا صلحت صلح لہاسائر جسدہ و اذا فسدت فسد لہا سائر جسدہ الاوھی القلب صلاح القلب بالتقوبے والتو کل علی اللہ عزو و جل + والتو حیدلہ+ والاخلاص فی الاعمال + وفسادہ بعدم ذلک + القلب طائر فی قفص البنیتہ کلدرۃ فی حقہ کمال فی خزانہ فالا عتبار بالطائر بالقفص + بالدرۃ لا بالقتہ + بالمال لا بالخزانتہ + اللھم اشغل جوار حنا بطاعتک و قلو بنا بمعر فتک و اشغلنا طول حیاتناتی لیلنا و نہارنا + الحقنا بالنین تقد موامن الصالحین + وارزقنا ما رزقتھم و کن لنا کما کنت لھم + امین۔

یاقوم کو نو اللہ عزو جل کما کان الصالحون لہ + حتی یکون لکم کم کان لھم + ان اردتم ان یکون الحق عزوجل لکم فاشتغلوا بطاعتہ و فی غیر کم + القوم زھد وا فی الدنیا+ واخذ وا اقسامھم منہا ید التقوی والورع + ثم طلبوا الاخرۃ + وعلموا اعمالھا + عصو انفوسھم + واطا عواربھم عزوجل+ وعظوانفوسھم+ ثم وعظموانفوس غیرھم

یاغلام عظ نفسک اولا ثم عظ نفس غیرک + علیک بخویصتہ نفسک لا تتعد الی غیرک وقد بقی عندک بقیتہ تحتاج

اپنی بیداری کو موت پر نہ اٹھا رکھو۔ اس وقت تمہارا بیدار ہونا کچھ کام نہ آئے گا۔ خداوند تعالیٰ کا سامنا ہونے سے پہلے تیاری کرلو۔ تنبیہہ سے پہلے ہوشیار ہوجاؤ۔ ورنہ پشیمان ہوگے اور اس وقت پشیمانی کچھ کام نہ آئے گی۔

تزکیہ باطن: اپنے دلوں کی اصلاح کرلو۔ اگر وہ ٹھیک ہوگیا تو تمہارے سارے حالات ٹھیک

ہوجائیں گے۔ اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابن آدم کے اندر گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ سنور جاتا ہے تو سارا جسم سنور جاتا ہے اور کہیں وہ بگڑ گیا۔ تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے اور وہ دل ہے۔ تقویٰ ' توکل توحید اور اخلاص اعمال سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے۔ اور ان صفات کے معدوم ہونے سے وہ بگڑ جاتا ہے۔ بدن کے پنجرے میں دل ایک پرندے یا ڈبیا میں موتی یا صندوق میں خزانہ۔ پرند' موتی اور خزانہ کا اعتبار ہے۔ پنجرا' ڈبیا اور صندوق معتبر نہیں۔ اے اللہ ہمارے اعضا کو اطاعت کا شغل اور قلوب کو معرفت عطا فرما۔ اور ہمیں ساری زندگی رات دن اسی میں مشغول رکھ اور ہمیں سلف صالحین میں شامل فرما اور ہمیں بھی وہ سب کچھ عطا فرما' جو انہیں عطا فرمایا اور ہمارا ہو جا جیسا کہ ان کا ہو گیا تھا۔

اللہ کے بندے بنو لوگو! اللہ کے ہو جاؤ۔ جیسے نیک بندے اس کے ہو گئے تھے۔وہ تمہارا ہو جائے گا جیسے ان کا ہو گیا تھا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ حق تعالیٰ تمہارا ہو جائے تو اس کی اطاعت کرو۔ اس کے لئے صبر کرو۔ اور سارے معاملات میں راضی بہ رضا ہو۔ بزرگوں نے دنیا ترک کر دی تھی۔ اور جو کچھ لیا تھا تقویٰ و پرہیزگاری کے ہاتھوں لیا۔ پھر انہوں نے آخرت طلب کی اور اس کی خاطر عمل کئے۔ اپنے نفس کا کہا نہ مانا۔ اور پروردگار کے حکم پر چلتے رہے۔ پہلے اپنی اصلاح کی۔ پھر دوسروں کو نصیحت کی۔

تزکیہ نفس عزیز من! دوسروں کو نصیحت کرنے سے پہلے اپنی اصلاح کرو۔ اپنے نفس کی اصلاح مقدم سمجھو اور جب تک تمہاری اصلاح کی ضرورت باقی ہے

الی اصلاحها+ ویحک انت تغرق کیف تخلص غیرک + انت اعمی کیف تقوغیرک + انما یقودالناس البصیر - انمایردالناس

الی الله عزوجل من عرفه+ اما

من جهله کیف یدل علیه+

لا کلام لک فی تصرف الله عزوجل + و تحبه و تعمل له + لا لغیره + و تخاف منه لا من غیره + هذا بالقلب یکون لا بقلقلته اللسان + هنافی الخوة یکون + لا فی الجلوة + اذا کان التوحیدبباب الدار+ والشرک داخل الدار+ فهو النفاق بعینه + و یحک انت لسانک یتقی + و قلبک یفجر + لسانک یشکر + و قلبک یعترض + قال الله عزوجل یا ابن ادم خیری الیک نازل + و شرک الی صاعد+ ویحک تدعی انک عبده + وتطیع سواه + لوانک عبده علی الحقیقته + لعادیت فیه و والیت فیه + المومن الموقن لا یطیع نفسه و شیطانه و هواه + لایعرف الشیطان حتی یطیعه + لا یبالی بالدنیا حتی یذل لها + بل یهینها و یطلب الا خرة + فاذا حصلت له ترکها و اتصل بمو لاه و عزو جل + یخلص عبادته له فی جمیع اوقاته + سمع قوله عز و جل و ما امروا الا لیعبدو الله مخلصین له الدین حنفاء ٥ دع عنک الشرک با لخلق + و وحد الحق عزوجل + هو خالق الاشیاء جمیعها + و بیده الاشیاء جمیعها یا طالب الاشیاء من غیره + ما انت عاقل + هل شئی لیس هو فی خزائن الله عزو جل + قال الله عزوجل وان من

شئی الا عند نا خزائنه

یا غلام لم تحت میزاب القدر +

دوسروں کی طرف متوجہ نہ ہو۔ افسوس تم خود ڈوب رہے ہو دوسروں کو کیا بچاؤ گے۔ تو خود اندھا ہے۔ دوسروں کی کیا رہبری کرے گا۔ ڈوبنے والے کو ماہر پیراک ہی بچاتا ہے اور اندھے کا ہاتھ بینا پکڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تک لوگوں کو وہی پہنچا سکتا ہے جسے اس کی معرفت حاصل ہو۔ جو خود ہی اس کو نہیں جانتا وہ اس کا راستہ کیا دکھائے گا۔

توحید و اخلاص اگر تجھے خدا سے محبت ہے اور اس کے لئے اخلاص سے عمل کرتا ہے۔ اور صرف اسی سے ڈرتا ہے تو اس کے تصرفات میں اعتراض نہ کر۔ یہ دل کی باتیں ہیں زبان کی نہیں۔ یہ خلوت کی چیز ہی محفل کی نہیں۔ اگر توحید دروازہ پر ہو اور شرک گھر کے اندر تو یہی نفاق ہے۔ افسوس! تیرے لب پر تقویٰ اور قلب میں فسق و فجور۔ زبان شکر گزار اور دل معترض۔ اللہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "اے ابن آدم! میری طرف سے بھلائی اترتی ہے اور تیری جانب سے برائی چڑھتی ہے۔ تجھ پر افسوس۔ اس کا بندہ ہونے کا دعویٰ اور غیر کی اطاعت۔ اگر واقعی تو اس کا بندہ ہوتا تو اسی کے لئے دشمنی رکھتا اور اسی کے لئے دوستی۔ سچا مومن اپنے نفس، شیطان اور اپنی خواہشات کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ شیطان کو جانتا ہی نہیں تو پیروی کیا کرے گا۔ وہ دنیا کی پرواہ ہی نہیں کرتا۔ اس کے لئے ذلیل کیا ہو گا۔ وہ دنیا کو ذلیل سمجھتا ہے۔ آخرت کا طالب ہوتا ہے۔ جب وہ مل جاتی ہے تو اس کو چھوڑ کر اپنے مالک سے جا ملتا ہے اور ہمہ وقت صرف اسی کی عبادت کرتا ہے وہ خدائے برتر و بزرگ کا قول سن چکا ہے۔ (ان کو اسی کا حکم ہوا ہے کہ وہ یکسو ہو کر اخلاص کے ساتھ صرف خدا کی عبادت کریں۔)" خدا کے ساتھ مخلوق کو شریک کرنا چھوڑ دے۔ اور خدا کو یکتا جان۔ اسی نے تمام چیزیں پیدا کیں۔ اور اسی کے اختیار میں سب کچھ ہے۔ غیر خدا سے مانگنے والے! تو بے وقوف ہے۔ کیا ایسی بھی کوئی چیز ہے جو خدا کے خزانہ میں نہ ہو؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے موجود ہیں۔"

متوسد ابالصبر + متقلدا ابا الموافقۃ + عابد ابانظار الفرج + فاذاکنت ھکنا صب علیک المقلر من فضلہ و مننہ مالا تحسن تطلبہ و تتمناہ + یا قوم و افقوا القلر + واقبلوا من عبدالقادر المجتھد فی موافقۃ القلر + موافقتی للقلر تقدمنی الی القادر

یا قوم تعالوا ننل للہ عزو جل و قلرہ و فعلہ + و نطاطئی روس ظوا ھرنا و بواطنا + نوافق القلر + و نمشی فی رکابہ + لانہ رسول الملک + نکرمہ لا جل مرسلہ + فاذا فعلنا ذلک معہ + حملنا فی صحبتہ الی القادر + فھنا لک الو لایتہ للہ الحق+ یھنالک الشرب من بحر علمہ+ والا کل من سماط فضلہ + والا ستئناس بانسہ + والتغمد برحمتہ + ھنا لا حاد افراد من کل الف الف واحد من جمیع العشائر والقبایل۔

یا غلام علیک بالتقوی + علیک بحدود الشرع + اولمخالفتہ للنفس و الھوی والشیطان و اقران السوء + المومن فی جھاد ھو لا ء + لا ینکشف راسہ عن الخود + لا ینغمد سیفہ + لا یعر و ظھر فرسہ عن قربوس سرجہ + ینلم نوم القوم غلبتہ + اکلھم فاقتہ + کلامھم ضرورۃ + الخرس دابھم + و انما قلر ربھم ینطقھم + فعل اللہ ینطقھم و یحرک منطقھم فی الدنیا کما ینطق الجوارح غدا یوم القیامتہ + اللہ عزو جل الذی ینطق کل ناطق + ینطقھم کماینطق الجماد + یھیئی لھم اسباب النطق فینطقون + اذا ارادھم لا مرھیا ھم

رضا بہ قضا: میرے عزیز! صبر کر اور راضی برضا ہو کر کشادگی کے انتظار میں عبادت میں مصروف ہو جا اور تقدیر الٰہی کی راہ دیکھ جب تو ایسا ہو گا تو اسکے لطف و کرم کی اتنی بارش ہو گی کہ تو اسکی طلب و تمنا بھی نہیں کر سکتا۔ مقدرات کی موافقت کر اور عبدالقادر کی بات مان۔ وہ بھی تقدیر کی موافقت کے لئے کوشش کرتا ہے۔ راضی بہ رضا ہونے کی وجہ سے میں قادر تک پہنچا ہوں

دوستو! آؤ ہم سب خدا کے سامنے سرنگوں ہو جائیں۔ تقدیر کے بارے میں اپنے عجز کا اظہار کریں اور اپنے ظاہر و باطن سے اس کے سامنے جھک جائیں اور اس کے رکاب میں چلیں کیونکہ بادشاہ کی بھیجی ہوئی ہے۔ اسی بادشاہ کی وجہ سے اس کی عزت کرنا چاہئے۔ جب ہم اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کریں گے تو وہ ہمیں اپنے ساتھ قادر مطلق کے پاس لے جائے گی۔ "وہاں صرف خدا ہی کی بادشاہت ہے۔" تجھے اس کے علم کے دریا سے پینا' اس کے کرم کے دسترخوان سے کھانا اس کی محبت سے مانوس ہونا۔ اور اس کی رحمت میں چھپنا مبارک ہو۔ یہ ایک بات ہزاروں میں فرد ہے اور تمام کنبوں قبیلوں میں سے کسی ایک کا نصیب۔

تقویٰ: عزیز من! تقویٰ اختیار کر۔ شریعت کے حدود کا خیال رکھ۔ نفس ' شیطان ' خواہش اور برے ساتھیوں کی مخالفت کرتا رہ۔ بندہ مومن ان سے لڑنے میں سر سے خود نہیں اتارتا۔ تلوار نیام میں نہیں کرتا۔ گھوڑے کی پیٹھ سے زین جدا نہیں کرتا بلکہ کاٹھی پر سوار رہتا ہے۔ ان کی نیند غلبہ ہے۔ اور فاقہ خوراک' گفتگو از روئے ضرورت ہے۔ اور خاموشی ان کا شیوہ۔ صرف خدا کے حکم سے بولتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ان کو گویا کرتا ہے اور دنیا میں ان کے لبوں کو اس طرح جنبش دیتا ہے جس طرح قیامت میں اعضا کو گویائی عطا ہو گی۔ جو خدا ہر بولنے والے کو بولنے کی قوت بخشتا ہے۔ وہی ان کو بھی گویا کرتا ہے اور اس طرح گویا کرتا ہے جیسے جمادات بولنے لگتے ہیں۔ جب چاہتا ہے اسباب مہیا کرتا ہے۔ وہ بولنے لگتے ہیں۔ جب ان سے

له + اراد ان يبلغ الخلق بالنذار+ والبشارة لارتكاب الحجته عليهم فانطق الانبياء والمرسلين + فلما قبضهم اليه + اقام العلماء العمال بعلمهم + فينطقهم بما يصلح الخلق نيابته عنهم قال النبی صلی الله عليه وسلم العلماء ورثته الانبياء

ياقوم اشكر والله عزوجل على نعمه + و انظر وها منه فانه قال و ما بكم من نعمته فمن الله ۵ اين الشكر منكم يا متقلبين فی نعمه + يا من يری نعمه من غيره تارة ترون نعمه من غيره + و تارة تسقلونها و تنتظرون الی ما ليس عند كم + و تارة تستعينون بها على معاصيه۔

يا غلام تحتاج فی خلوتک الی ورع يخرجک عن المعاصی و الزلات + ومراقبه تذكرک نظر الحق عزوجل اليک + انت محتاج مضطر الی ان يكون هنا معلک فی خلوتک + ثم تحاج الی عاريته النفس والهوی والشيطان + خراب معظم الناس مع الذلات + و خراب الزهاد مع الشهرات + و خراب الابدال مع الفكر والخواطر فی الخوات + و خراب الصديقين فی اللخطات + شغلهم حفظ قلوبهم + لا نهم نيام على باب الملک + هم قيام فی مقام الدعوة + يدعون الخلق الی معرفته الحق عزوجل + لايزالون يدعون القلوب + يقولون يا ايتها القلوب + يا ايتها الارواح + يا انس و يا جن يا مريدے الملک هلموا الی باب الملک اسعوا اليه + باقدام قلوبكم باقدام تقوا كم و توحيد كم و معرفتكم‘ و ودعكم السامی‘ والزهد فی الدنيا والاخرة و فيما سوی المولی

کام لینا چاہتا ہے تو اس کے لئے ان کو تیار کر دیتا ہے۔ جب اس نے بندوں کو تہدید و بشارت سنانا چاہی کہ ان پر حجت قائم ہو سکے تو رسولوں اور نبیوں کو فصاحت عطا فرمائی۔ جب انہیں اپنے پاس بلا لیا تو باعمل علماء کو ان کا قائم مقام بنا دیا۔ اور مخلوق کی اصلاح کے لئے ان کو از روئے نیابت گویائی بخشی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”علماء انبیا علیہم السلام کے وارث ہیں۔“

شکر: دوستو! خدائے برتر و بزرگ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ اور ان کو اسی کا عطیہ سمجھو۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے۔ ”جو کچھ نعمت تمہارے پاس ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔“ اس کی نعمتوں میں لوٹنے والو! تمہاری شکر گزاری کہاں گئی؟ اس کی دی ہوئی نعمتوں کو غیر کی طرف سے سمجھنے والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ کبھی تم اس کی نعمتوں کو غیر کی بخشش سمجھتے ہو اور کبھی ان کو کم سمجھ کر مزید نعمت کے منتظر رہتے ہو۔ اور کبھی انہی نعمتوں سے گناہوں میں مدد لینے لگتے ہو۔

باب شاہی: عزیز من! تمہیں خلوت میں ایسے تقویٰ کی ضرورت ہے جو گناہوں اور لغزشوں سے باہر لائے اور ایسے مراقبے کی حاجت ہے جو خدا کی نظر عنایت کو یاد دلائے۔ خلوت میں تمہیں ایسی ہی کیفیت کی ضرورت ہے۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ شیطان‘ نفس اور خواہش سے مقابلہ کرتے رہو کہ عام لوگوں کی بربادی‘ لغزشوں سے‘ زاہد خواہشات نفس سے ہے۔ اور ابدال کی ہلاکت کا باعث‘ وسوسے ہیں اور صدیقین کی تباہی ماسواء کی جانب توجہ سے ہے۔ ان کا کام اپنے دل کی نگہداشت کرنا ہے کیونکہ وہ شاہی دروازے پر سونے والے ہیں۔ وہ دعوت کے مقام پر کھڑے ہیں۔ اور لوگوں کو اللہ کی معرفت کی طرف بلا رہے ہیں۔ وہ ہمیشہ دلوں کو بلاتے ہیں اور کہتے ہیں اے دل۔ اے ارواح ۔ اے جن و انس ۔ اے بادشاہ کے طلبگارو! چلو باب شاہی کی طرف چلو۔ اپنے قلوب‘ اپنے تقویٰ و توحید ‘اپنی معرفت ‘اور بلند مرتبہ پرہیزگاری‘ اپنی دنیا و آخرت سے بے نیازی اور ترک ماسواء خدا کے ہو۔

هذا اشغل القوم + همهم اصلاح الخلق + همهم تعم السماء والارض + من العرش الى الثرى +

ياغلام دع عنک النفس والهوی +
کن ارضا تحت اقدام هولا القوم + ترابابین ایدیهم + الحق عزوجل یخرج الحی من المیت + ویخرج المیت من الحی ـ اخرج ابراهیم علیه السلام من ابویه الموتی بالکفر + المومن حی + والکافر میت + الموحد حی + والمشرک میت + وهذا قال الله عزوجل فی بعض کلامه اول من مات من خلقی ابلیس + یعنی عصانی فمات بالمعصیته

هذا اخر الزمان + قد ظهر سوق النفاق + سوق الکذب + لاتقعد وامع المنافقین الکاذبین الدجالین + ویحک نفسک منافقته، کاذبته، کافرة، فاجرة، مشرکته، کیف تقعد معها + خالفها ولا توافقها + قید ها ولا تطلقها + اسجنها واجر علیها حقها الذی لا بدلها منه + اقمعها بالمجاهدات واما الهوی فارکبه + و لا تخله یرکبک + والطبع فلا تصحبه + فانه طفل صغیره لا عقل له + کیف تتعلومن طفل صغیر وتقبل منه + والشیطان فهو عدوک و عدو ابیک ادم علیه السلام + کیف تسکن الیه و تقبل منه + و بینک و بینه دم وعد وة قدیمته + لاتامن منه + فانه قاتل ابیک وامک + فاذا تمکن منک قتلک کماقتلهما اجعل التقوی سلاحک + و التوحید لله عزوجل والمرقبه له والودع فی الخلوات و الصدق والا ستعانته بالله عزوجل جندک + فهذا السلاح و هذا الجندهم

بزرگوں کا شغل مخلوق کی اصلاح کا کام ہے ان کی ہمتیں عرش سے فرش تک تمام آسمان زمین میں پھیلی ہوئی ہیں۔

تواضع و انکساری: عزیزم! نفس و خواہش کی پیروی ترک کرو۔ اور ان مقدس لوگوں کے پاؤں کی خاک ہو جاؤ۔ اور ان کے سامنے مٹی ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے پیدا کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کے کافر ماں باپ سے پیدا کیا۔ مومن زندہ ہے اور کافر مردہ۔ موحد زندہ ہے اور مشرک مردہ۔ اس لئے خداوند قدوس نے اپنے بعض کلام پاک میں فرمایا۔ میری مخلوق میں سب سے پہلے شیطان مرا۔ یعنی اس نے میری نافرمانی کی۔ اور اس گناہ کی وجہ سے مردہ بن گیا۔

آخر زمانہ: یہ آخری زمانہ ہے۔ جھوٹ اور نفاق کی گرم بازاری ہے۔ منافقین اور جھوٹے دجالوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ تجھ پر افسوس! خود تیرا نفس منافق، جھوٹا، کافرہے۔ مشرک اور بے دین ہے۔ اس کے ساتھ کیسے اٹھتے بیٹھتے ہو۔ اس سے لڑو۔ دوستی نہ کرو۔ اسے مقید رکھو آزاد نہ چھوڑو۔ قید خانہ میں ڈالو۔ اور واجبی حقوق ادا کرو۔ مجاہدات سے اسے زیر کرو۔ رہیں خواہشیں تو ان پر قابو رکھو۔ انہیں بے قابو نہ ہونے دو ورنہ وہ تجھ پر سوار ہو جائیں گی۔ طبیعت کا ساتھ نہ دو۔ وہ ایک ناسمجھ بچہ ہے۔ تم ایک بچہ سے کیا سیکھو گے۔ اور کیا پاؤ گے۔ شیطان تمہارا اور تمہارے باپ آدم کا دشمن ہے۔ تم اس سے کیسے نسبت رکھتے ہو۔ اور کیسے اس کے کہے میں آتے ہو۔ تم میں اور اس میں پرانی دشمنی اور خون کا جھگڑا ہے۔ تم اس سے نڈر نہ ہو۔ وہ تمہارے ماں باپ کا قاتل ہے پس جب تم پر قابو پائے گا تو تمہیں بھی قتل کر دے گا جس طرح انہیں قتل کر دیا تھا۔ (اس سے لڑنے کے لئے) تقوی کو اپنا ہتھیار بناؤ۔ اور توحید، مراقبہ، تنہائی میں پرہیزگاری، سچائی اور اللہ سے امداد کو اپنا لشکر بناؤ۔ وہ ہتھیار اور یہ لشکر اس کو شکست دے گا۔

الذین یهز مونه وهید مونه ویکسرون جیشه + کیف لا تهز مه والحق معک

یا غلام اقرن بین الدنیا والاخرة + واجعلها فی موضع واحد + وانفرد بمو لاک عزوجل عریانا + من حیث قلبک بلادنیا والاخرة لا تقبل علیه الامجردا مما سواه + ولاتتقید بالخلق عن الخالق اقطع هذه الاسباب + واخلع هذه الارباب + فاذا اتمکنت فاجعل الدنیا لنفسک والاخرة لقلبک والمولیل لسرک

یاغلام لاتکن مع النفس ولا مع الهوی ولا مع الدنیا ولا مع الاخرة + ولا تتابع سوی الحق عزوجل و قد وقعت بالنکز الذی لا یفنی ابدا + حینئذ تجیئک الهدایة من الحق عزوجل التی لا ضلال بعدها + تب عن ذنوبک و هر ول عنها الی مولاک عزوجل + اذاتبت فلیتب ظاهرک وباطنک + التوبة قلب دولة + اخلع ثیاب المعاصی بالتوبة الخالصة والحیاء من الله عزوجل حقیقة لا مجازا + هذا من اعمال القلوب بعد طهارة الجوارح باعمال الشرع + القالب له عمل و القلب له عمل + القلب اذا خرج فی فیافی الاسباب و التعلق بالخلائق رکب بحرالتوکل والمعرفة بالله عزوجل والعلم به و ترک السبب وطلب المسبب + فاذا توسط فی هذا البحر فهنالک یقول الذی خلقنی فهو یهدین فیهدی من ساحل الی ساحل + من موضع الی موضع + حتی یقف علی الجادة المستقیمة + لکلما ذکر ربه تجلت جادته وانکسف الدغل عنها + قلب الطالب للحق عزوجل یقطع المسافات و یخلف الکل وراء ه + فاذاخاف فی بعض الطریق من الهلاک برز ایمانه + فشجعه فتخمد نیران الوحشة والخوف

اور اس کے لشکر کو پارہ پارہ کر دے گا۔ جب حق تیرے ساتھ ہے تو شکست کیوں نہ دے گا۔

ماسواء سے بیگانگی: میرے عزیز! آخرت اور دنیا کو ملا لو اور ایک طرف رکھ دو۔ اور دنیا و آخرت کا خیال قلب سے نکال کر اپنے مولا کے ہو رہو۔ ماسواء سے خالی ہو کر اس کی جانب متوجہ ہو۔ خالق کو چھوڑ کر مخلوق میں گرفتار نہ ہو۔ ان اسباب کو چھوڑو اور ان معبودوں کو نکال باہر کرو۔ جب اس پر قابو پا جاؤ پھر دنیا کو نفس کے لئے، آخرت کو دل کے لئے اور مولا کو باطن کے لئے چن لو۔

توبہ: نفس و خواہش اور دنیا و آخرت کے ساتھی نہ بنو۔ اور ماسواء اللہ کے پیچھے نہ پڑو۔ تو ایسا خزانہ ہاتھ آئے گا کہ کبھی ختم نہ ہو گا اور حق تعالیٰ کی جانب سے ایسی ہدایت ملے گی کہ کبھی گمراہی نہ ہو گی۔ اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔ اور ان گناہوں سے اپنے مولیٰ کی طرف بھاگو۔ توبہ کرو تو دل سے کرو۔ توبہ ایک انقلاب حکومت ہے۔ خدا سے شرما کر گناہ کا لباس اتار ڈالو۔ اور سچی توبہ کرو۔ شرعی احکام پر عمل کر کے اعضاء کی پاکیزگی کے بعد یہ دل کے اعمال ہیں جسم کا ایک عمل ہے اور قلب کا ایک عمل۔ وہ اسباب کے میدان سے نکل کر اور تعلقات سے چھوٹ کر توکل، معرفت اور اللہ کے علم کے سمندر میں کشتی ڈالتا ہے۔ اور سب کو چھوڑ کر خالق اسباب کی تلاش کرتا ہے جب اس سمندر کے بیچ میں پہنچتا ہے تو پکار اٹھتا ہے۔ "جس نے مجھے پیدا کیا وہی ہدایت دے گا" تو اسے ایک ساحل سے دوسرے ساحل اور ایک جگہ سے دوسری جگہ ہدایت ملتی رہتی ہے۔ آخر کار وہ صراط مستقیم پا لیتا ہے۔ پھر جب اپنے رب کو یاد کرتا ہے۔ تو راستہ روشن ہوتا جاتا ہے اور گرد و غبار چھٹتا جاتا ہے۔ خدائے برتر بزرگ کو ڈھونڈھنے والا دل راہیں طے کرتا ہوا ہر چیز کو پیچھے چھوڑ جاتا ہے جب راہ میں کہیں اسے ہلاکت کا خوف لاحق ہوتا ہے تو ایمان ظاہر ہو کر اسے بے خوف کر دیتا ہے۔ خوف و دہشت کی آگ ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔

وباقی بدلها نود الانس والفرح بالقرب +
یا غلام اذاجاء ک الداء فاستقبله
بید الصبر واسکن حتی یجئی الدواء فاذا
جا الدواء ناستقبله بید الشکر +
فاذا کنت علی هذا الحال کنت فی
العیش العاجل + الخوف من النار
یقطع اکباد المومنین ویصفر وجوههم
ویحزن قلوبهم + فاذا تمکن
هذا منهم صب الله عزوجل
علی قلوبهم ماء رحمته ولطفه
وفتح لها باب الاخوة + فیرون
مامنها + فاذا سکنوا واطمانوا
وارتا حواقلیلا فتح لهم باب
الجلال فقطع قلوبهم واسرارهم
وکثر خوفهم اشد من الاول
فاذاتم لهم فتح لهم باب الجمال +
فسکنوا و المانوا وتنبهو اوتبونو ادارجات
هی طبقات+ شئی بعد شئی

یا غلام لا ین همک ماتا کل وما
تشرب وماتلبس وماتنکح وما
تسکن وما تجمع+ کل هذا هم
النفس والطبع + فاین هم القلب والسر +
وهو طلب الحق عزوجل + همک ما
اهمک + فلیکن همک ربک عزو
جل وما عنده + الدنیا لها بدل
وهو الاخرة + و الخلق لهم بدل
وهوالخالق عزوجل + کلما ترکت شیاء
من هذا العاجل احدث عوضه و خیرا
منه فی الاجل + قد ران قد بقی من
عمرک هذا الیوم فحسب + تهیا للاخرة +
تهدف لمجئی ملک الموت + الدنیا طباخته

اس کی جگہ قرب خداوندی کی خوشی اور محبت کا نور آجاتا ہے۔

جلال و جمال باری: میرے عزیز جب تمہیں کوئی بیماری ہو جائے تو صبر اور سکون سے رہو یہاں تک کہ دوا ہاتھ آ جائے۔ اور جب دوا مل جائے تو شکر ادا کرو۔ جب تمہارا یہ حال ہو گا تو دنیا بھی عیش سے گزرے گی۔ جہنم کا خوف مومنین کا جگر کاٹے ڈالتا ہے۔ ان کے چہروں کا رنگ اڑ جاتا ہے۔ اور دل رنج سے دھڑکتے ہیں۔ جب یہ کیفیت قائم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت وشفقت کے چھینٹے دیتااور آخرت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ وہ اپنی جائے امن دیکھ کر کچھ سکون پاتے ہیں۔ اطمینان کا سانس لیتے ہیں اور ذرا خوش ہوتے ہیں۔ کہ ان کے سامنے جلال و عظمت کا دروازہ کھل جاتا ہے جو ان کے دلوں اور ان کے اسرار کو کاٹ ڈالتا ہے اور خوف پہلے سے زیادہ ہو جاتا ہے جب یہ حالت بھی کمال کو پہنچ جاتی ہے تو ان کے لئے جمال کا دروازہ کھول دیتا ہے تو اس سے ان کو سکون و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ بیدار ہو جاتے ہیں۔ اور ایسے مقام میں قیام کرتے ہیں جن میں اوپر تلے درجات ہیں۔

فکر قلب و باطن: میرے عزیز!تمہیں اس کا فکر نہ ہونا چاہیے کہ کیا کھاؤ گے اور کیا پیو گے۔ کیا پہنو گے اور کہاں رہو گے۔ کس سے شادی کرو گے اور کیا جمع کرو گے۔ یہ سب تو نفس اور طبیعت کا شوق ہے۔ قلب و باطن کا فکر کہاں ہے؟ جس کا نام حق کی طلب ہے۔ تمہارا ارادہ وہی ہے جو تمہیں پریشان رکھے لہٰذا تمہارا مقصود تمہارا پروردگار اور وہ چیز ہو جو اس کے پاس ہے۔ دنیا کا بدل آخرت ہے اور مخلوق کا بدل خالق۔ اس دنیا میں جس چیز کو بھی تو چھوڑے گا۔ اس کا بہتر عوض آخرت میں ملے گا۔ یوں سمجھو کہ تمہاری عمر کا صرف یہی ایک دن باقی رہ گیا ہے۔ لہٰذا آخرت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور ملک الموت کی راہ دیکھو۔ دنیا

للقوم + والآخرة معمرة لهم فاذا جاء ت الغيرة من الله عزوجل حالت بينهم وبينها ويقام التكوين مقام الاخرة + فلا يحتاجون لا الى الدنيا ولا الى الاخرة + يا كذاب انت تحب الله عز و جل فى حالة النعمة + فاذا جاء البلاء هربت + كان لم يكن الله عزوجل محبوبك + انما يتبين العبد عند الاختبار + اذاجاء ت البلا يا من الله عزو جل وانت ثابت فانت محب + وان تغيرت بان الكذب وانتقض الاول و ذهب + جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال انى احبك فقال استعد للفقر جلبا باوجاء رجل اخرالى النبى صلى الله عليه وسلم فقال انى احب الله عزو جل فقال اتخذ للبلاء جلبا بامحبته الله و رسوله مقرو نان بالفقر والبلاء + ولهذا قال بعض الصالحين وكل البلاء بالولاء كى لايدعى + لولم يكن كذلك والا كان كل احد يدعى + محبته الله عزو جل فجعل الثبات على البلاء والفقر تنبيها على هذه المحبة + ربنا اتنا فى الدنيا حسنته و فى الاخر حسنته وقنا عذاب النار

لوگوں کی لونڈی ہے اور آخرت ان کے آباد ہونے کی جگہ۔ جب اللہ کی غیرت آئے گی تو ان کے اور آخرت کے درمیان حائل ہو جائے گی۔ اور تکوین آخرت کی قائم مقام بن جائے گی۔ لوگ نہ دنیا کے محتاج رہیں گے نہ آخرت کے۔ اے جھوٹے! تو خوش حالی میں اللہ کو محبوب سمجھتا ہے۔ لیکن جب مصیبت آتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ گویا تیرا محبوب خدا نہ تھا بندہ آزمائش ہی کے وقت ظاہر ہوتا ہے تو جب اللہ کی طرف سے بلائیں آئیں اور تو ثابت قدم رہے۔ تو تو بے شک محب ہے اور اگر حالت میں تغیر آجائے تو جھوٹ کھل گیا۔ اور محبت کا پہلا دعویٰ ٹوٹ گیا۔ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو محبوب رکھتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا فقر کو چادر بنانے کے لئے تیار ہو جا۔ دوسرا شخص حضرت کی خدمت میں آیا۔ اور کہا کہ یا رسول اللہ میں اللہ عزو جل کو محبوب سمجھتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ بلا کو چادر بنالے۔ خدا اور اس کے رسول کی محبت فقر و بلا کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ اسی لئے بعض صالحین نے کہا ہے۔ "دوستی کے ساتھ بلا مقرر کی گئی ہے۔ تا کہ ہر کوئی محبت کا دعویٰ نہ کرے۔" اگر ایسا نہ ہوتا تو ہر شخص اللہ کی محبت کا دعوے دار ہو جاتا۔ بلا و فقر پر جمے رہنا محبت کی علامت ہے۔ "اے ہمارے پروردگار! ہم کو دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی عطا فرما۔ اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

المجلس الثانی

وقال رضى الله عنه بالمدرسته

خامس شوال ۵۴۵ ھ

غرتک بالله تنحیک و غیبتک عنه + ارجع عن غرتک قبل ان تضرب وتهان و تسلط عليك حيات البلايا وعقار بها +

دوسری مجلس

یوم سہ شنبہ

۵ شوال ۵۴۵ھ۔ مدرسہ معمورہ

ایمان و عمل صالح

نزول بلا و صبر: خداوند تعالیٰ سے علیحدگی و دوری نے تجھے مغرور کر دیا ہے۔ ذلیل کئے جانے

ماذقت طعمہ البلاء فلا جرم تفتر + لا تفرح بجمیع ما انت فیہ فھو شئی زائل عن قریب + قال اللہ عزو جل حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنھم بغتتہ انما یظفر بما عند اللہ عزو جل بالصبر + ولھذا اکد اللہ عزو جل امر الصبر + الفق والصبر لا یجتماعان الافی حق المومن + المحبون یبتلون فیصبرون ویلھمون فعل الخیرات مع بلائھم + ویصّبرون علی مایتجدد علیھم من عند ربھم عزو جل + لولا الصبر لمارا یتمونی بینکم + قد جعلت سبکا کاصطیاد الطیور + من لیل الی لیل یفتح عن عینی ویخلی عن رجلی بالنھار + مغمض العینین ورجلی مشد ودة فی الشبکتہ فعل ذلک لمصلحتکم وانتم لا تعرفون + لولا موافقتہ الحق عزو جل والاّ فھل عاقل یقعد فی ھذہ البلادة ویعاشر اھلھا + قدعم فیھا الریاء والنفاق والظلم وکثرة الشبھتہ والحرام + قد کثر کفران نعم الحق عزو جل والا ستعانہ بھا علی الفسق والفجور وقد کثر العاجز فی بیتہ + المتقی فی دکانہ + الزندیق فی شرابہ + الصدیق علی کرسیہ + لولا الحکم لتکلمت بما فی بیوتکم + ولکن لی اساس یحتاج الی بناء + لی اطفال یحتاجون الی تربیتہ + لوکشفت بعض ما عندی کان ذلک سبب الفراق بینی و بینکم احتاج فی ھذہ الحالتہ التی انا فیھا الی قوة النبیین و المرسلین+ احتاج الی صبر من تقدم من ادم الی زمانی + احتاج الی القوة الربانیتہ + اللھم اعطنی لطفا و عونا و رضا + امین

اور مار پڑنے سے پہلے اپنے غرور سے باز آجا۔ سانپ بچھو کے عذاب مسلط ہونے سے پہلے باز آ جا۔ تو نے بلا کا مزہ نہیں چکھا۔ اسی لئے دھوکے میں پڑ گیا۔ اپنی چیزوں پر خوش نہ ہو۔ یہ عنقریب جاتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ "جب وہ ان نعمتوں میں مسرور ہوئے۔ جو ہماری دی ہوئی تھیں تو ہم نے اچانک ان کو پکڑ لیا۔" صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ پاک نے صبر کی تاکید فرمائی ہے۔ صبر و فقر کے مزے مومن ہی جانتے ہیں۔ اور مومن عاشق ہی تکلیفوں میں مبتلا کئے جاتے ہیں اور صبر کرتے ہیں۔ مصائب کے ساتھ نیکیوں کا الہام ہوتا ہے اور جو نئی تکلیفیں ان کے رب کی جانب سے ان کو پہنچتی ہیں ان پر صبر کرتے ہیں۔ اگر صبر نہ ہوتا۔ تو تم مجھے اپنے مجمع میں نہ دیکھتے۔ گویا میں پھنسا ہوا پرند ہوں جس کے ذریعے چڑیاں پھنسائی جاتی ہیں۔ رات کی رات میری آنکھیں کھول دی جاتی ہیں۔ اور پاؤں آزاد کر دیئے جاتے ہیں۔ دن کو آنکھیں بند رکھی جاتی ہیں۔ اور پاؤں میں پھندا ڈال دیا جاتا ہے۔ یہ تمہاری ہی بھلائی کے لئے ہے۔ لیکن تم سمجھتے نہیں۔ اگر توفیق الٰہی رفیق نہ ہوتی تو کون عقل مند ان شہروں میں رہنا گوارا کرتا اور یہاں ٹھہرتا کیوں کہ یہاں ریا، نفاق اور ظلم عام ہیں اور شبہ و حرام کی کثرت ہے۔ نعمتوں کی ناشکری اور فسق و فجور کے لئے ان کا استعمال بڑھ گیا ہے۔ اکثر وہ لوگ ہیں جو گھر میں رہیں تو بدکار اور دکان پر آئیں تو پرہیزگار، کھانے پینے میں زندیق اور منبر پر بیٹھیں تو صدیق۔ اگر پابند حکم نہ ہوتا تو تمہارے گھروں کی باتیں بتا دیتا لیکن میری ایک بنیاد ہے جس پر تعمیر کرنا ہے۔ اور میرے بچے ہیں جنہیں تربیت دینی ہے۔ اگر میں اپنی معلومات کا اظہار کروں تو یہ میری اور تمہاری جدائی کا سبب بن جائے۔ میں اپنی موجودہ حالت میں انبیاء و مرسلین کی طاقت کا محتاج ہوں۔ حضرت آدمؑ سے لے کر اپنے زمانہ تک تمام گزشتہ بزرگوں کے صبر کا حاجت مند ہوں۔ مجھے ربانی قوت کی ضرورت ہے۔ اے میرے اللہ مہربانی اور مدد فرما۔ اور اپنی رضا نصیب فرما۔ آمین

ياغلام ما خلقت للبقاء فی الدنیا والتمتع فیها + فغیرما انت فیہ من مکاره الحق عزو جل + قدقنعت من طاعۃ اللہ عزوجل بقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ + ھذا لا ینفعک حتی تضیف الیہ شیا اخر + الایمان قول و عمل + لایقبل منک ولا ینفعک اذا اتیت بالمعاصی والزلات و مخالفۃ الحق عزوجل واصروت علی ذلک و ترکت الصلاۃ والصوم و الصدقۃ وافعال الخیر + فای شئی ینفعک الشہادتان + اذاقلت لا الہ الا اللہ فقد ادعیت + یقال ایها القائل الک بینۃ + ما البینۃ + امتثال الامر والا نتهاء عن النهی والصبر علی الافات والتسلیم الی القدر + ھذہ بینۃ ھذہ الدعوی + واذا عملت ھذہ الاعمال ماتقبل منک الابالا خلاص للحق عزوجل + ولا یعبل قول بلا عمل+ ولا عمل بلا اخلاص و اصابۃ السنۃ

واسوا الفقراء بشئی من اموالکم + لا تردوا سائلا و انتم تقد رون ان تعطوه شیا قلیلا کان او کثیرا + وافقوا الحق عزوجل فی حبہ العطاء+ واشکر وہ کیف اهلکم واقدر کم علی العطاء+

ویحک اذاکان السائل هدیۃ اللہ عزوجل وانت قادر علی اعطائہ فکیف تردالهدیۃ علی مهدیها+ عندی تسمع و تبکی + واذا جاء الفقیر یقسوقلبک + فدل علی ان بکاء ک و سماعک ما کان خالصا للہ عزو جل + السماع عندی اولا بالسر ثم بالقلب ثم بالجوارح فی الخیر + اذادخلت علی فادخل و قد عزلت علمک و

ایمان، عمل و اخلاص کے بغیر مفید نہیں: میرے عزیز! تو دنیا میں رہنے اور مزے اڑانے کے لئے نہیں آیا۔ خدا کی نافرمانیوں سے باز آ۔ تو نے اللہ کی اطاعت میں سے صرف کلمہ پڑھنے پر اکتفا کر لی ہے۔ حالانکہ جب تک اس کے ساتھ عمل نہ کرے گا۔ تجھے فائدہ نہ پہنچے گا۔ ایمان قول و عمل کا نام ہے اگر تو گناہوں، لغزشوں اور خدا تعالی کی نافرمانی کا مرتکب ہو گا تو ایمان مفید نہ ہو گا۔ اگر اس پر مصر رہے گا۔ نماز، روزہ، صدقہ اور نیکیاں چھوڑ دے گا تو محض توحید و رسالت کا اقرار کیا نفع دے گا۔ جب تو نے "لا الہ الا اللہ" کا اقرار کیا تو مدعی بن گیا۔ اب تجھ سے کہا جائے گا کہ کوئی گواہ بھی ہے؟ اس کے گواہ کون ہیں؟ احکام کا ماننا۔ مناہی سے رکنا۔ مصیبتوں پر صبر کرنا اور تقدیر کے سامنے گردن جھکانا۔ یہ اس دعوے کے گواہ ہیں اور یہ بھی حق تعالی کے ساتھ اخلاص کے بغیر قبول نہ ہوں گے کیوں کہ کوئی قول بغیر عمل مقبول نہیں اور کوئی عمل سنت و اخلاص کے بغیر قبول نہیں۔

خیرات و صدقہ کے ثواب اپنے مال سے جس قدر ہو سکے فقیروں کے ساتھ سلوک کرو۔ اگر تھوڑا یا بہت دے سکتے ہو۔ تو سائل کو واپس نہ کرو۔ اللہ کی محبت میں دینے دلانے کو محبوب سمجھو اور شکر ادا کرو کہ اس نے تمہیں اس کا اہل بنایا اور بخشش کا مقدور بخشا۔

ریا و نفاق ہائے افسوس! جب کہ سائل اللہ کا ہدیہ ہے۔ اور تو اس کی قدردانی کر سکتا ہے۔ پھر اسے کیوں بھیجنے والے کی طرف لوٹاتا ہے۔ میرے پاس بیٹھ کر سنتا ہے اور روتا ہے۔ اور جب کوئی سائل ہوتا ہے تو تیرا دل سخت ہو جاتا ہے۔ یہ اس بات کی پہچان ہے۔ کہ تیرا سننا اور رونا سب دکھاوا تھا۔ اللہ کے لئے نہیں تھا میرے نزدیک پہلے باطن کے ساتھ پھر دل کے ساتھ پھر اعضاء کو نیکیوں میں لگا کر سننا چاہئے۔ جب تو میرے پاس آئے تو اپنے علم و عمل، زبان، حسب

عملک و لسانک و نسبک و حسبک مع نسیان مالک واھلک + قف بین یدی عریان القلب عماسوی الحق عزوجل + حتی یکسوہ بقربہ و فضلہ و مننہ + اذا فعلت ھذا عندد خولک علی + صرت کالطیر تغد و خماصا و تروح بطانا+

نور القلب من نور الحق عزو جل + ولھذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا فراستہ المومن فانہ ینظر بنور اللہ عزو جل + ایھا الفاسق ! اتق المومن ولا تدخل علیہ وانت ملوث بنجاستہ معاصیک + فانہ یری بنور اللہ عزو جل ما انت فیہ + یری شرکلک ونفاقک یری عملتک مخباۃ تحت تیابک+ یری فضا ئحک وھتانکلک

من لا یری مفلحالایفلح + انت ھوس و مخالطتک لا ھل الھوس + سال سائل ھذا العمی الی متی + فقال الی ان تقع بالطبیب + وتتوسد بعتبتہ + وتحسن ظنک فیہ + و تزیل من قلبک التھمتہ لہ + و تاخذ اولادک وتقعد علی بابہ

وتصبر علی سرارۃ دوائہ

فحینئذ یزول اعمی

من عینیک+

ذل للہ عزو جل + وانزل حوائجک بہ + ولاتعد لنفسک عملا + القد علی قدم الافلاس + اغلق ابواب الخلق + وافتح الباب بینک و بینہ + واعترف بذنوبک + واعتذر الیہ من تقصیرک + ویتقن ان لاضار ولانفع ولا معطی ولا مانع

نسب اور مال و اولاد کو بھول کر آ۔ اور ماسواء سے دل خالی کر کے میرے ساتھ کھڑا ہو۔ وہ اپنی قربت، فضل اور احسانات کا جامہ پہنائے گا۔ اگر تم میرے پاس اس طرح آئے تو اس پرند کی مانند ہوگے جو صبح کو بھوکا جاتا ہے اور شام کو شکم سیر واپس آتا ہے۔

فراست مومن: اللہ کے نور سے دل کو پر نور کر۔ اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔" اے گنہگار! مومن کی فراست سے خوف کر گناہ کی ناپاکی کے ساتھ اس کے پاس نہ آ کیونکہ وہ تیری اس حالت کو اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ تیرا شرک اور تیرا نفاق اس کی نظروں کے سامنے ہے۔ تیرے کپڑوں کے نیچے ترا چھپا ہوا کھوٹ اسے نظر آتا ہے۔ تیری فضیحت کرنے والی اور رسوا کن حالت کو جانتا ہے۔

تلاش اہل اللہ: جو شخص اہل فلاح کو نہیں جانتا وہ فلاح نہیں پاتا۔ تو ہوا و ہوس کا بندہ ہے اور بوالہوسوں کا ساتھی! کسی شخص نے شیخ رحمتہ اللہ سے پوچھا۔ "یہ اندھا پن کب تک رہے گا؟" آپ نے جواب دیا۔ "جب تک کسی طبیب کے ہاتھ نہ پڑے اور اس کی چوکھٹ کو تکیہ نہ بنا لے۔ اس کے متعلق اچھا گمان رکھے اور دل میں اس کی نسبت تہمت نہ رہے اور اپنے بال بچوں کو لے کر اس کے دروازہ پر جا بیٹھے اور اس کی دوا کی تلخی پر صبر کرے۔ اس وقت تیری آنکھوں سے اندھا پن جاتا رہے گا۔"

خدا کے لیے ذلیل رہ اور اپنی ساری حاجتیں اس کے سامنے پیش کر۔ اپنے نفس کی خاطر کوئی کام نہ کر۔ اس کے سامنے مفلس بن کر جا۔ مخلوق کے دروازوں کو بند کر کے اپنے و خالق کے درمیان دروازہ کھول دے۔ اپنے گناہوں کا اقرار کر اور کوتاہیوں کی اس کے حضور میں معافی مانگ اور یقین رکھ کہ نہ کوئی نقصان پہنچانے والا ہے۔ نہ نفع دینے والا۔ نہ کوئی دینے والا ہے نہ منع کرنے والا۔

الاهوفحينعذ يزول عمى عين قلبک + ويحرک البصر والبصيرة

يا غلام ليس الشان فی خشونته ثيابک و ماكولک + الشان فی زهد قلبک + اول مايلبس الصادق فی لبسه الصوف علی باطنه + ثم يتعدی الی ظاهره فيلبس سره ثم قلبه ثم نفسه ثم جوارحه + حتی اذا صار كله متخشنا جاء ت يد الرافته والرحمته والمنته غيرت عليه تغيرا علی هذا المصاب + يخلع عنه ثياب السواد + وينقله الی ثياب الفرح + تبدل النقمته الی النعمته + والبغضته الی الفرحته + والخوف الی الامن + والبعد الی القرب + والفقر الی الغنی۔

يا غلام تناول الاقسام بيد الزهد + لا بيد الرغبه + ليس من ياكل و يبكی كمن ياكل و يضحک + كل الاقسام و قلبک مع الحق عزوجل + فانک تسلم من شرها + اذا اكلت من يد الطبيب كان خيرا من ان تاكل وحدک مالا تعلم اصله + ما اقسی قلوبكم + الامانه قد ذهبت من بينكم + الرحمه قد ذهب فيما بينكم + احكام الشرع امانه عندكم + و قد تركتموها و خنتم فيها + و يحک ان لم تلزم الامانه والاعن قريب ينزل الماء الی عينک + والسلک فی يديک و رجليک + وه يغلق الحق عزو جل باب رحمته عنک + و يلقی فی قلوب خلقه القساوة عليک + و يمنعهم عن عطائک +

احفظوا رئوسكم مع ربكم عزوجل +

سب کا مالک صرف اللہ ہے۔ پس اس وقت تیرے قلب کی تاریکی غائب ہو جائے گی۔ اور ظاہری و باطنی آنکھیں کام کرنے لگیں گی۔

شانِ فقر: عزیز من! روکھا سوکھا کھانے اور موٹا جھوٹا کپڑا پہننے میں شان نہیں ہے۔ شان دل کے زہد میں ہے۔ سچا صوفی پہلے اپنے دل پر کمل ڈالتا ہے اس کے بعد اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ پہلے اس کا باطن صوفی بنتا ہے پھر قلب اس کے بعد نفس بعد ازاں اس کے اعضا یہاں تک کہ سراپا کمل پوش ہو جاتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت، شفقت اور احسان کا ہاتھ بڑھتا ہے اور اس مصیبت زدہ کی حالت بدل دیتا ہے۔ اس کے بدن سے سیاہ کپڑے اتار کر مسرت کا جامہ پہناتا ہے تکلیف کو راحت سے، ناگواری کو فرحت سے، خوف کو امن سے، دوری کو قربت سے اور افلاس کو تونگری سے تبدیل کردیتا ہے۔

امانت دین و شرع: میرے عزیز! طرح طرح کی نعمتیں کھا۔ لیکن شوق کے ہاتھوں نہیں بلکہ بے پرواہ ہو کر۔ وہ شخص جو کھاتا ہے اور روتا ہے۔ اور وہ شخص جو کھا کر ہنستا ہے۔ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ ہر قسم کی نعمتیں اللہ سے لو لگا کر کھاؤ تو کھانوں کی مضرت سے محفوظ رہو گے۔ ایسی چیز کو جس کی اصلیت معلوم نہ ہو طبیب کے ہاتھ سے کھانا خود کھا لینے سے بہتر ہے۔ تمہارے دل کتنے سخت ہو گئے ہیں۔ تمہارے دلوں سے امانت جاتی رہی۔ آپس میں محبت باقی نہیں رہی۔ شریعت کے احکام تمہارے پاس امانت تھے۔ تم نے انہیں چھوڑ دیا۔ اور اس میں خیانت کی۔ افسوس! اگر تم امانت کی حفاظت ضروری نہ سمجھو گے تو عنقریب تمہاری آنکھوں میں پانی اتر آئے گا۔ ہاتھ پاؤں میں بیڑیاں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا دروازہ تم پر بند کر دے گا۔ اور تمہارے لئے لوگوں کے دلوں کو سخت کردے گا۔ اور ان کو بخشش وعطا سے روک دے گا۔

خدا کے لیے اپنے سروں کی حفاظت کرو۔ کہ کسی کے

احذروا منه + فان اخذه اليم شديد + يأخذكم من ما منكم من عافيتكم من اشركم من بطركم + خافوا منه + فهو اله السما واله الارض + احفظوا نعمه بالشكر + قابلوا امره و نهيه بالسمع والطاعه + قابلوا العسر بالصبر + واليسر بالشكر + هكذا كان من تقدمكم من النبين والمرسلين والصالحين + يشكرون على النعم + و يصبرون على النقم + قوموا من موائد معاصيه + وكلوا من موائد طاعته + و احفظوا حدوده + اذا جاء كم اليسر فاشكروه و اذا جاء كم العسر فتوبوا من ذنوبكم و ناقشوا انفسكم + فان الحق عزوجل ليس بظلام للعبيد + اذكروا الموت و ماوراء ه + واذكروا الرب عزوجل و حسابه و نظراته اليكم + تنبهوا + الى متى هذا النوم + الى متى هذا الجهل + والتردد فى الباطل + والقيام مع النفس والهوى + والعادة لم لم + تتادبوا بعبادة الحق عزو جل ومتابعته شرعه + العبادة ترک العادة لم لم + تتادبوا با داب القران وكلام النبوة +

يا غلام لاتخالط الناس مع العمى + مع الجهل + مع الغفلته والنوم + خالطهم بالبصيرة والعلم واليقظته + فاذا رأيت منهم ماتحمده فاتبعه + و اذ رايت منهم مايسوءک فاجتنبه + ودهم عنه + انتم فى غفلته كليته عن الحق سبحانه وتعالى + عليكم باليقظته له + عليكم بلزوم المساجد + وكثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم فانه قال لونزل من السماء نارلمانجا منها الا اهل المساجد + اذا توانيتم فى الصلاة + انقطعت تعلقاتكم بالحق عزو جل + ولهذا قال النبى صلى الله عليه وسلم اقرب مايكون العبد من ربه اذا كان ساجدا +

سامنے نہ جھکیں۔ اس سے ڈرتے رہو کہ اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔ ہر متکبر و مغرور کو محفوظ اور آرام دہ ٹھکانوں سے پکڑ لے گا۔ اس سے ڈرو۔ وہ آسمان و زمین کا معبود ہے۔ اس کی نعمتوں کی شکر گزاری کے ساتھ حفاظت کرو۔ اس کے احکام اور مناہی کی اطاعت کرو۔ تنگی میں صبر اور خوش حالی میں شکر ادا کرو۔ گزشتہ پیغمبروں اور نبیوں اور نیکوکاروں کا یہی حال تھا کہ نعمتوں کا شکر ادا کرتے تھے اور مصیبتوں میں صبر فرماتے تھے۔ اس کی نافرمانی کر کے کھانا چھوڑ دو۔ اطاعت کے دستر خوان سے کھاؤ۔ اس کی قائم کی ہوئی حدوں پر قائم رہو۔ جب فارغ البالی ہو تو شکر ادا کرو۔ اور تنگی آئے تو توبہ کرو۔ اور اپنے نفس کو لعنت ملامت کرو۔ کیونکہ حق جل شانہ' بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ موت اور اس کے بعد آنے والے معاملات کو یاد کرو۔ اپنے پروردگار کو' حساب کتاب کو اور اس کی نظر کو جو تمہاری طرف ہے یاد رکھو۔ بیدار ہو جاؤ۔ یہ نیند کب تک رہے گی۔ یہ غفلت و جہالت' یہ باطل تردد' یہ ہوا و نفس کی پاسداری تا کجے۔ چون و چرا کی عادت تا کجا؟ حق تعالی شانہ کی عبادت اور شریعت کی پیروی کر کے ادب سیکھو۔ عادت چون و چرا کا ترک کرنا بھی عبادت ہے قرآن پاک اور حدیث شریف سے ادب سیکھو۔

جاہل' غافل اور اندھے بن کر لوگوں سے نہ ملو۔ علم و بصیرۃ اور ہوشیاری سے ملو۔ ان میں کوئی اچھی بات دیکھو تو لے لو اور برائی نظر آئے تو اس سے خود بھی بچو۔ اور ان کو بھی روک دو۔ تم خدا تعالیٰ کو بالکل بھولے ہوئے ہو۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھو۔ مسجدوں سے چمٹے رہو۔ اور نبی صلی اللہ پر بکثرت درود بھیجنا فرض جانو۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے "اگر آسمان سے آگ برستی تو مسجد والوں کے سوا کوئی نہ بچتا۔" جب تم نماز کے بارے میں کاہل ہو جاؤ گے تو تمہارے تعلقات حق تعالیٰ سے ٹوٹ جائیں گے۔ اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بندے کو اپنے رب سے قرب سب سے زیادہ سجدے میں حاصل ہوتا ہے۔"

ويحك + كم تتأول وتترخص +
المتأول غادر + ليتنا اذا ركبنا العزيمة +
وتعلقنا بالاجماع + واخلصنا في
اعمالنا تخلصنا من الحق عزو جل +
فكيف اذاتا ولنا وترخصنا + العزيمة
ذهبت و ذهب اهلها + هذا زمان
الرخص + لا زمان العزائم + هذا زمان
الرياء والنفاق + واخذ الا موال بغير
حق + قدكثر من يصلى ويصوم ويحج و
يزكى ويفعل افعال الخير للخلق +
لا للخالق + فقدا صار معظم هذا
العالم خلقا في خلق بلا خالق +
كلكم موتى القلوب + حياء النفوس والاهوية +
طالبون الدنيا + حياة القلب با لخروج من الخلق +
والقيم مع الحق عزو جل من حيث المعنى + لان
الصورة لا اعتبار بهافى هذا المقام + حياة القلب
بامتثال امرالحق عزو جل + والا نتهاء عن نهيه + و
الصبر معه على بلا ياه واقضيته واقداره +
يا غلام سلم اليه في مقدوره + ثم
ثم معه بعد ذلك + الامريحتاج الى
اساس + ثم بناء وداوم على ذلك في كل
الاوقات + في ليلك ونهارك + ويحك
تفكر في امرك + التفكر من امر القلب +
فاذا رايت لك حسنة فاشكر الله تعالى +
واذا رايت لك سيئة فتب منها + بهذا
التفكر يحيا دينك + ويموت شيطانك
ولهذا قيل تفكر ساعة
خير من قيام ليلة
ياامة محمد + اشكر وا الله عزو
جل + فانه قد قنع منكم بالقليل من العمل
با لا ضافة الى عمل من تقدمكم انتم الا خرون

عزیمت و رخصت: افسوس! تو کتنی تاویلیں کرتا اور رخصتیں ڈھونڈھتا ہے

تاویل کرنے والا غدار ہے جب ہم عزیمت اختیار کرتے اور اجماع سے وابستہ رہتے ہیں اور اخلاص سے عمل کرتے ہیں تو بھی خدا سے دور رہتے ہیں۔ پھر جب ہم تاویلیں کریں اور آسانیاں پیدا کریں تو ہمار کیا حال ہو گا۔ عزیمت جاتی رہی اوراہل عزیمت رخصت ہو گئے۔ یہ آسانیوں کا زمانہ ہے۔ عزیمت کا نہیں۔ ریا، نفاق اور ناحق دوسروں کا مال لینے کا زمانہ رہ گیا۔ صوم وصلوۃ کے پابند اور حج و زکوۃ ادا کرنے والے لوگ تو بہت ہیں۔ اور بھلائیاں بھی کرتے رہتے ہیں لیکن مخلوق کی خاطر کرتے ہیں۔ خالق کے لئے نہیں۔ اس دنیا کا بڑا حصہ مخلوق ہی مخلوق بن گیا۔ خالق کا دھیان ہی نہ رہا۔ تم سب مردہ دل ہو۔ نفس اور اس کی خواہش زندہ اور دنیا کے طالب۔ قلب کی زندگی مخلوق سے نکل کر خالق سے باطنی طور پر وابستہ ہونے کا نام ہے کیونکہ یہاں ظاہر کا اعتبار نہیں۔ اللہ تعالی کے احکام کو بجا لانے اور ممنوعات سے باز رہنے اور اس کی ڈالی ہوئی مصیبتوں پر صبر کرنے اور رضا بہ قضا سے دل زندہ ہوتا ہے۔

عزیزم! مقدرات کے بارے میں خدا کے سامنے جھک جا۔ پھر اس پر قائم رہ۔ ہر کام بنیاد کا محتاج ہے پھر عمارت کا۔ (تسلیم و رضا' بنیاد' ہے اور حق تعالی کو ہر وقت یاد رکھنا' عمارت') اس کو رات دن ہر وقت یاد رکھو۔ اپنے معاملات میں غور کر۔ غور کرنا دل کا کام ہے جب اپنے لئے کوئی بھلائی نظر آئے تو شکر کر۔ جب برائی نظر آئے تو اس سے توبہ کر۔ اس غور و فکر سے دین زندہ ہو جائے گا۔ اور شیطان کو موت آ جائے گی۔ اسی لئے کہا گیا کہ "ایک ساعت غور کرنا رات بھر جاگنے سے بہتر ہے۔"

اے امت محمد! اللہ تعالی کا شکر ادا کر کہ اس نے اگلے لوگوں کے مقابلے میں تمہارے تھوڑے عمل کو کافی جانا۔ تم دنیا میں سب کے بعد آئے۔

وانتم الاولون یوم القیمۃ + من کان منکم صحیحا فلا صحیح مثلہ + انتم الامراء + وغیر کم من الامم الرعیۃ + مادمت قاعدا فی بیت نفسک وھواک و طبعک لا تصح + مادمت منازعا للخلق فیمافی ایدیھم مستجلبالہ بریائک ونفاقک لا صحۃ لک + مادمت راغبا فی الدنیا فلا صحۃ لک + مادمت و اثقا بقلبک مع ماسوی الحق عزوجل فلا صحۃ لک +

اللھم ارزقنا الصحۃ معک + واتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۵

اور قیامت میں سب سے آگے ہو گے۔ تم میں جو تندرست ہے اس جیسا کوئی تندرست نہیں۔ تم سردار ہو۔ اور ساری امتیں رعایا ہیں۔ تو جب تک اپنے نفس اور ہوا و ہوس کے گھروندے میں بیٹھا رہے گا۔ تندرست نہ ہو گا۔ جب تک تو لوگوں سے ان کا مال و دولت ریا و نفاق سے حاصل کرنے کے لئے لڑتا رہے گا۔ صحت نہ ہو گی۔ جب تک تو دنیا کا خواہش مند رہے گا تندرستی حاصل نہ ہو گی۔ جب تک تیرا دل ماسوا خدا پر اعتماد رکھے گا۔ تندرستی نہ ملے گی۔

اے اللہ ہم کو اپنے ساتھ رکھ کر صحت عطا فرما۔ ہم کو دنیا و آخرت میں نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

المجلس الثالث

قال رضی اللہ عنہ یوم الجمعۃ بکرہ بالمدرسۃ المعمورہ ثامن شوال سنۃ خمس واربعین و خمسمائۃ

ایھا الفقیر لاتتمن الغنی + فلعلہ سبب ھلاکلک + وانت ایھا المریض + لا تتمن العافیۃ + فلعلھا سبب ھلاکلک + کن علاقلا + احفظ ثمرک + یحمد امرک + اقنع بھذا القدر الذی معک + ولا تطلب زیادہ علیہ + کل ما یعطیک الحق عزوجل بسوالک لیکون کدرا و بغضۃ + قد جربت ھذا + الا ان یوم العبد من حیث قلبہ بالسوال + فاذا امر بالسوال بورک لہ فیما سال وازیلت الا قنارعنہ + ولیکن اکثر سوالک العفو والعافیۃ والمعافاۃ الدائمۃ فی الدنیا ولاخرۃ + اقنع بھذا فحسب + الاتتخیر

تیسری مجلس

وقت صبح۔ یوم جمعہ

۸ شوال ۵۴۵ھ۔ مدرسہ معمورہ

تکبر علم و عمل، صبر، نجات اخروی

تکبر سے بچو: اے فقیر! تو امیر بننے کی خواہش نہ کر۔ ممکن ہے وہ تیری تباہی کا سبب ہو۔ اے بیمار! تو تندرستی کی آرزو نہ کر شاید وہ تیری ہلاکت کا باعث ہو۔ عقل کے ناخن لے اور اپنے انجام کی فکر کر۔ تیرا انجام بخیر ہو گا۔ جو کچھ تیرے پاس ہے اس پر قناعت کر اور زیادہ نہ مانگ۔ تمہارے مانگنے سے اللہ تعالیٰ جو کچھ دے گا۔ وہ ناصاف ہو گا۔ یہ میرا تجربہ ہے۔ ہاں اگر بندے کو دل سے مانگنے کا حکم دیا جائے تو مضائقہ نہیں۔ اس وقت جو مانگے گا اس میں برکت ہو گی اور گندگیاں دور کر دی جائیں گی۔ لیکن بہتر ہے کہ عفو گناہ، عافیت دارین اور دین و دنیا اور آخرت کی دائمی معافی کا سوال کثرت سے کرے۔ بس اسی پر قناعت کر اور یہی کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی چیز پسند نہ کر۔ نہ تکبر کر ورنہ خداوند تعالیٰ تجھے ہلاک

على الله عزوجل + ولا تتجبر + فانه يقصمك + لا تتجبر على الله عزوجل و على خلقه بشبابك و قوتك ومالك + فانه يبطش بك ويا خذك اخذا من اخذه + فان اخذه اليم شديد +

ويحك لسانك مسلم + اماقلبك فلا + قولك مسلم + اما فعلك فلا + انت فى جلوتك مسلم+ اما فى خلوتك فلا +

اما تعلم انك اذاصليت و صمت و فعلت جميع افعال الخيران لم ترد بهذه الاعمال وجه الله عزوجل فانت منافق بعيد من الله عزوجل + تب الان الى الله عزوجل من جميع افعالك واقوالك ومقاصدك اللنيته + القوم ليس فى اعمالهم ملق هم الفائزون هم الموقنون الموحدون المخلصون الصابرون على بلا الله عزوجل و فاته الشا كرون على نعمائه و كرا ماته + يذكرونه بالسنتهم ثم بقلوبهم ثم باسرارهم + اذاجاء تهم الاذايا من الخلق تبسموا فى وجوهم+ ملوک اللنيا عندهم مغرولون + جميع من فى الارض عندهم موتى عجزى مرضى فقراء الجنته بالا ضافته اليهم كانها خراب + النار بالا ضافته اليهم مخموده + لا ارض ولاسماء + ولا ساكن فيهما + تتحد جها تهم فتصير جهته واحده + كانوا مع اللنيا واهلهاء ثم صاروا مع الاخرى واهلها + ثم صاروا مع رب اللنيا والاخرة + التحقوابه و بالمحبين له + ساروا معه بقلوبهم حتى وصلوا اليه + وحصلواالرفيق قبل الطريق + فتحوا الباب بينهم و بينه + يذكرهم

کر دے گا۔ اپنی جوانی اور قوت اور مال و دولت کے گھمنڈ میں اللہ تعالیٰ اور خلقت سے سرکشی سے پیش نہ آ ورنہ خدا تجھ کو گرفتار کرے گا اور اس طرح پکڑے گا جس طرح پہلے ماخوذین کو پکڑ چکا ہے۔ اس کی گرفت سخت اور دردناک ہے۔

مخلص مومن: افسوس! تیری زبان مسلمان ہے لیکن دل مسلمان نہیں۔ بات مسلمانوں کی سی ہے لیکن عمل نہیں ہے۔ تو محفل میں مسلمان اور خلوت میں غیر مسلم کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ تیری نماز' تیرا روزہ اور تیرے سارے نیک عمل اگر صرف اللہ کے لئے نہیں تو تو منافق ہے اور مردود بارگاہ رب العزت ہے۔ ابھی اپنے تمام اعمال و اقوال اور بری نیتوں سے توبہ کر۔ وہی لوگ کامیاب ہیں جن کے اعمال میں مخلوق کی خوشامد نہ ہو وہی لوگ صاحب یقین اور اہل توحید ہیں' مخلص ہیں جو خدا کی ڈالی ہوئی بلاؤں پر صابر اور اس کی عطا کی ہوئی نعمتوں اور احسان پر شاکر ہیں۔ اپنی زبان دل اور دماغ سے اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ جب مخلوق سے تکلیف پہنچتی ہے تو خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں۔ شاہان دنیا ان کے نزدیک بے حقیقت اور روئے ارض کی مخلوق مردہ' عاجز' بیمار اور محتاج ہیں۔ ان کے نزدیک جنت ویران ہے۔ اور دوزخ بجھی ہوئی (گویا دونوں سے بے نیاز ہیں۔) ان کے خیال میں نہ زمین آسمان ہیں نہ ان کے بسنے والے ان کی جہتیں مل کر ایک ہو گئی ہیں۔ پہلے وہ دنیا اور دنیا والوں کے ساتھ رہے۔ پھر آخرت اور اہل آخرت کے ساتھ ہو گئے۔ اس کے بعد دنیا و آخرت کے رب کو دل سے اپنا لیا۔ اور اللہ اور اس کے چاہنے والوں سے مل گئے۔ اس کی محبت میں اپنے دل کے قدموں سے یہاں تک چلے کر اس سے مل گئے۔ راستہ چلنے سے پہلے رفیق کو ڈھونڈا۔ اپنے اور اس کے درمیان دروازہ

مازالوا يذكرونه + حتى حط الذكر عنهم
او زارهم + فقد هم مع غيره + ووجود هم
به + سمعوا قولا عزوجل + فاذكروني
اذكركم واشكروالي ولا
تكفرون + فلازموا الذكر له +
طمعا في ذكره لهم + سمعوا
قوله عزوجل في بعض ما تكلم
به + انا جليس من ذكرني +
فهجروا مجالس الخلق + وقنعوا
بالذكر + حتى تحصل
لهم المجالسة له +

يا قوم لاتهتوسوا+ انتم هوس + هنا
العلم لا ينفعكم بلا عمل + تحتاجون ان تعلموا
بهذا السواد على البياض + وهو حكم الله
عزوجل تعلمون به يوما بعد يوم + وسنته
بعد سنته حتى تقع في ايديكم ثمرته + يا
غلام ! علمك يناديک + انا حجته عليک ان لم
تعمل بي + وحجته لک ان عملت بي + عن
النبي صلى الله عليه وسلم انه قال يهتف
العلم بالعلم بالعمل فان اجابه والا
ارتحل + ترتحل بركته + و تبقى محنته +
ترتحل شفاعته لک من مولاه و
ينقطع دخوله عليک في حوائجک +
ارتحل لكونه بقي قشورا + فان لب
العلم العمل + لا تصح
متابعتک للرسول صلى
الله عليه وسلم حتى
تعمل بما قال +

اذا عملت بما امرک به استقبل قلبک
وسرک واد خلهما
على ربهما عزوجل + علمک

کھول لیا۔ کہ ان کو یاد کرتا ہے جب تک وہ ان کو یاد کرتے ہیں۔ اس ذکر نے ان کے بوجھ اور گناہ کو اتار پھینکا۔ وہ غیر خدا سے دور اور خدا کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے خداوند تعالیٰ کا یہ ارشاد سن رکھا ہے۔ "تم یاد کرو مجھ کو۔ میں تمہیں یاد کروں گا۔ میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرو۔" اس طرح وہ انہیں یاد رکھے گا جو اس کو ہمہ وقت یاد کرتے ہیں۔ باری تعالیٰ کے ارشادات میں سے یہ بھی سنا ہے۔ میں اپنے یاد کرنے والے کا ہم نشین ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے مخلوق کی محفلوں کو ترک کر کے ذکر حق کو کافی سمجھا کہ اس کی ہم نشینی حاصل ہو۔

علم و عمل : دوستو! حریص نہ بنو۔ تم سراپا ہوس بن گئے ہو۔ تمہارا علم بے عمل کے مفید نہیں۔ تم کو کتاب اللہ کے احکام پر عمل کرنے کی ضرورت ہے روزانہ اور ہر سال مدت العمر عمل کرتے رہو۔ تاکہ اس کا پھل مل جائے۔ تیرا علم تجھ کو پکارتا ہے۔ کہ اگر تو نے عمل نہ کیا تو میں تیرے خلاف حجت بنوں گا۔ اگر تو نے عمل کر لیا تو تیرے لئے صفائی کا گواہ بن جاؤں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ "علم آواز دیتا ہے عمل کو، اگر عمل آ جاتا ہے تو علم قائم رہتا ہے ورنہ چلا جاتا ہے۔" علم جانے سے مراد یہ ہے کہ اس کی برکت چلی جاتی ہے۔ اور مشقت باقی رہتی ہے۔ مولا کی بارگاہ میں اس کی سفارش ختم ہو جاتی ہے اور اور تیری حاجت کی حالت میں اس کا تیرے پاس آنا بند ہو جاتا ہے۔ علم کا مغز باقی نہیں رہتا۔ پوست ہی پوست رہ جاتا ہے۔ علم کا حاصل عمل ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی صحیح نہ ہو گی جب تک آپ کے احکام پر عمل نہ کرے۔ جب تو آپؐ کی شریعت پر عمل کرے گا۔ تو تیرے باطن و قلب کا استقبال فرمائیں گے اور اپنی رب کے حضور میں پیش کریں گے۔ تیرا عمل تجھ کو آواز دیتا ہے لیکن تو کان نہیں

يناديك و لكنك لا تسمعه + لانه لا قلب
لك+ اسمعه باذن قلبك وسرك + واقبل
قوله+ فانك تنتفع به + العلم بالعمل يقربك
الى العالم المنزل اللعلم + اذا عملت بهذا
الحك الذى هوالعلم الاول + نبعت عليك
عين العلم الثانى + يصيرعندك عينان
تجريان + يحشى قلبك الحكم والعلم +
الظاهر والباطن + حينئذ يجب عليك
زكاه ذلك + تواسى به الا خوان والمريدين
زكاه العلم نشر و دعوه الخلق الى
الحق عزوجل +

يا غلام! من صبر قدر+ قال الله تعالى
انما يو فى الصابرون اجرهم بغير حساب +
كل بكسبك ولا تا كل بدينك + اكتسب
و كل و واس منه غيرك + اكتساب المومنين
طباق الصديقين + لا حظ لحرفهم الا
بالاضافته الى الفقراء المساكين+ يتمنون
ايصال الرحمته الى الخلق + يطلبون بذلك
رضا الحق عزوجل و محبته لهم + سمعوا
قول النبى صلى الله عليه وسلم+ الناس
عيال الله عزوجل و احب الناس الى
الله عزوجل انفعهم لعياله + اولياء الله
بالاضافته الى الخلق صم بكم عمى +
اذا قربت قلوبهم من الحق عزوجل لايسمعون
من غيره + ولا يبصرون غيره + يتجهم القرب و
تغشا هم الهيبته + و تقيدهم المحبته عند محبوبهم
فهم بين الجلال و الجمال + لا يميلون يمينا
ولا شمالا + لهم امام بلا وراء + يخد مهم
الانس والجن والملک وانواع المخلوقات +
يخدمهم الحكم والعلم + يغذيهم الفضل +
ويرويهم الانس + من طعام فضله

دھرتا۔ کیونکہ تیرے دل ہی نہیں ہے۔ اس کو دل کے کان سے سن۔ دھیان دے کر سن اور اس کا کہا مان تجھے اس سے نفع ہو گا۔ جس علم کے ساتھ عمل ہو گا۔ وہ تجھے علم بخشنے والے علیم کا مقرب بنائے گا۔ جب تو پہلے علم پر عمل کرے گا تو نئے علم کا چشمہ تجھ پر جاری ہو گا۔ اور تیرے پاس دو بہتے ہوئی چشمے ہو جائیں گے۔ حکم اور علم یا ظاہر و باطن جو تیرے قلب کو بھر دیں گے۔ اس وقت تجھ پر اس کی زکوۃ واجب ہو گی۔ کہ اس سے بھائیوں اور مریدوں کی غم خواری کرے۔ علم کی زکوۃ اس کی اشاعت اور لوگوں کو حق تعالیٰ کی جانب بلانا ہے۔

صبر و اجر : میرے عزیز! جس نے صبر کیا۔ وہ صاحب قدرت ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "صبر کھنے والوں کو بے حساب بھرپور اجر دیا جائے گا۔" اپنی کمائی کر کے کھا۔ دین کے ذریعے نہ کھا۔ کما اور کھا۔ اور دوسروں کے ساتھ سلوک کر۔ مومنین کی کمائی صدیقین کے خوان ہیں۔ ان کی وسائل معاش تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں۔ وہ لوگوں کو راحت پہنچانے کی آرزو میں رہتے ہیں۔ اور اس سے وہ اللہ کی رضا اور محبت چاہتے ہیں۔ وہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا ارشاد سن چکے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہیں اور خدا کو سب سے پیارا وہ آدمی ہے جو اس کے کنبہ کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچائے۔ اولیاء اللہ مخلوق کی بہ نسبت گونگے بہرے اندھے ہیں۔ چونکہ ان کے دل خدا سے قریب ہوتے ہیں اس لئے وہ غیرخدا کی بات سنتے ہیں نہ غیر کی طرف دیکھتے ہیں قربت ان کو متوالا بنائے رکھتی ہے اور ہیبت چھائی رہتی ہے اور محبت ان کو محبوب کے پاس سے ہٹنے نہیں دیتی۔ جلال و جمال میں محو ہو کر داہنے بائیں نہیں دیکھتے۔ صرف سامنے دیکھتے ہیں۔ ان کی خدمت میں انسان، جنات، فرشتے اور ساری مخلوق لگے رہتے ہیں اور حکم و علم ان کے خادم ہیں۔ اللہ کا فضل ان کو کھلاتا ہے اور محبت ان کو سیراب کرتی ہے۔ وہ اس کی مہربانی کا کھانا کھاتے اور محبت کی شراب پیتے ہیں اور کلام

ياكلون + ومن شراب انسه يشربون + عنلهم شغل من سماع كلام الخلق + فهم فی واد و الخلق فی واد + يامرون الخلق بامر الله عزو جل، و ينهون بنهيه + نيابته عن النبی صلی الله عليه وسلم + هم الوراث علی الحقيقته + شغلهم رد الخلق الی باب الحق عزوجل + يركبون حجته عليهم + يوقعون الاشياء فی مواقها + يعطون كل ذی فضل فضله + لا ياخذون حقوقهم + ولا يستوفون لنفوسهم و طبا عهم + يحبون فی الله عزوجل + ويبغضون فی الله عزوجل + كلهم له + لا لغيره فيهم نصيب + من تم له هنا فقد تمت له الصحبته + وحصلت له النجاة و الفلاح + ويحبه الانس والجن والملک والارض والسماء + يا منافق + يا عابد الخلق والاسباب + ناسيا للحق عزوجل + تريدان يعق بيديک هنا امع ما انتفيه لا كرامته لک ولا عزازه + اسلم ثم تب ثم تعلم واعمل واخاص + والا فلاتهدی ويحک + ماينی وينک عداوه + غيرانی اقول الحق + ولا احابيک فی دين الله عزوجل + قد تربيت علی خشونته كلام المشائخ + وخشونته الغربته والفقر + اذاظهر منی اليک كلام + فخذه من الله عزوجل + فانه هوالذی انطقنی به + اذادخلت علی فادخل عرياناعنک + عريانا عن نفسک وهواک لوكان لک بصيره لوابتنی ايضاعريانا + ولكن افتک فهمک السقيم + يا مريد صحبتی والا نتفاع بی + حالتی ليس فيها خلق ولا دنيا الاخرة + فمن يتوب علی يدی و يصحبنی و يحسن ظنه فی ويعمل بما اقول + هكذا ايكون ان شاء الله عزوجل +

حق سننے میں مشغول رہتے ہیں۔ ان کی دنیا اور ہے اور مخلوق کی دنیا اور وہ لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں لوگوں کو اللہ کے حکم کی طرف بلاتے ہیں۔ اور منع کی ہوئی باتوں سے روکتے ہیں۔ درحقیقت وہی وارث ہیں۔ ان کا کام مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی جانب واپس لانا ہے اور لوگوں پر اللہ کی حجت قائم کرنا۔ تمام چیزوں کو اس جگہ قائم رکھتے اور ہر صاحب فضل کو اس کا حصہ دیتے ہیں۔ اپنے حقوق نہیں لیتے اور اپنے نفس و طبیعت کو پورا حصہ نہیں دیتے۔ لوگوں سے محبت یا عداوت صرف اللہ کے لئے رکھتے ہیں۔ وہ سر تا پا اللہ کے ہیں۔ غیر کا ان میں کوئی حصہ نہیں۔ جس کی یہ کیفیت ہو۔ اسے پوری پوری محبت نصیب ہو گئی اور اسے نجات و فلاح حاصل ہوئی۔ انسان، جنات، فرشتے، زمین اور آسمان سبھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے منافق! مخلوق اور اسباب کے پجاری خدا کو بھولنے والے۔ تو چاہتا ہے کہ یہ مرتبہ تجھے ہاتھ آ جائے اور تیری یہ حالت ہو۔ عزت و حرمت تیرے لئے نہیں۔ گردن جھکا پھر توبہ کر۔ علم حاصل کر کے خلوص دل سے عمل کر ورنہ ہدایت نہ پائے گا۔

تربیت مرید: افسوس! مجھے تجھ سے کوئی دشمنی نہیں۔ صرف حق بات کہتا ہوں اور دین کے بارے میں تیرا کوئی لحاظ نہیں کر سکتا۔ میری تربیت بھی مشائخ کی سخت باتوں اور فقر و غربت کی سختی سے ہوئی ہے۔ جب میرا کوئی قول تجھے معلوم ہو تو اسے خدائی عطیہ سمجھ کر قبول کر کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہی مجھ سے کہلوایا ہے۔ جب تو میرے پاس آئے تو خواہش نفس ترک کر کے آ۔ اگر تجھے بصیرت ہوتی تو تو مجھے بھی نفس و خواہش سے خالی پاتا۔ لیکن تیری بیمار سمجھ تیرے لئے مصیبت ہے۔

اے میرے پاس رہنے اور مجھ سے فائدہ اٹھانے والے۔ میری حالت یہ ہے کہ اس میں مخلوق، دنیا و آخرت کا گزر نہیں۔ جو شخص میرے ہاتھ پر توبہ کرے گا اور میری صحبت میں رہے گا۔ اور میرے متعلق نیک گمان رکھے گا اور میرے کہے پر عمل کرے گا اللہ چاہے گا تو وہ بھی ایسا ہی ہو جائے گا۔

الانبياء يريهم الحق عزوجل بكلامه + والاولياء يريهم بحديثه + الحديث هوالالهام فی قلوبهم + لانهم اوصياء الانبياء وخلفاء و هم و غلما فهم + الله عزوجل تكلم + كلم موسى عليه السلام + هو كلمه لا مخلوق + كلمه الخالق + كلمه علام الغيوب + كلمه بكلام فهمه + ويلغ الى عقله بلا واسطته+

و كلم نبينا محمد صلى الله عليه وسلم بلا واسطته + هنا القران حبل الله المتين + هو بينكم و بين ربكم جل بعلا + انزله جبرائيل عليه السلام عليه من السماء + من عندالله عزوجل + انزله الى رسول صلى الله عليه وسلم وسلم كما قالواخبر + لايجوز انكار ذلک وجحوده + اللهم اهد الكل و تب على الكل + وارحم الكل +

حكى عن اميرالمومنين المعتصم بالله رحمه الله تعالى + انه قال وقت حضور وفاته + والله انی تائب الى الله عز و جل + مما فعلت فی حق احمد بن حنبل + مع كونی ما تقللت من امره شياء و غيرے كان المتقلد لنلک +

يا مسكين دع عنک الكلام فيما لا ينفعک اترک التعصب فی المنهب + واشتغل بشئی ينفعک فی اللنيا والاخرة + ستری عن قريب خبرک و تذكر كلامی + سوف تری عندالطعان+ وليس على راسک خودة + ايش يتم عليه من الجراحات + فرغ قلبک من هموم اللنيا + فانک ماخوذ منها عن قريب+ لاتطلب طيب العيش فيها+ فما يقع بيدک + قال النبی صلى الله عليه وسلم العيش عيش الاخرة قصراملک و قلر جاء ک الزهد فی اللنيا + لان الزهد كله قصر الامل + اهجراقران السوء + واقطع المودة بينک و بينهم + وواصلها بينک و بين الصالحين + اهجر القريب منک اذاكان من اقران السوء +

عروۃ الوثقی : انبیاء علیہم السلام کی تربیت اللہ تعالیٰ اپنے کلام سے فرماتا ہے اور اولیاء اللہ کی اپنی حدیث سے۔ حدیث سے مراد الہام ہے کیونکہ یہ لوگ انبیاء علیہم السلام کے وصی، خلیفہ اور جانشین ہیں۔ خدائے برترو بزرگ کلام فرماتا ہے۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ اسی خالق، علام الغیوب نے کلام فرمایا۔ کسی مخلوق نے نہیں۔ ایسا کلام جس کو حضرت موسیٰ نے سمجھ لیا اور وہ ان کے دل میں اتر گیا۔ ہمارے نبی محمد صلی اللہ سے بھی بلاواسطہ گفتگو فرمائی۔ یہ قرآن اللہ کی مضبوط رسی ہے جو تمہارے اور اس کے درمیان واسطہ ہے۔ اس کو جبرئیل علیہ السلام نے اللہ پاک کی جانب آسمان سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتارا جیسا کہ اس نے خود خبر دی ہے۔ اس سے انکار کرنا جائز نہیں۔ اے میرے اللہ سب کو ہدایت دے۔ سب پر توجہ فرما اور سب پر رحم فرما۔

ایک حکایت : امیرالمومنین معتصم باللہ نے مرنے کے قریب کہا۔ میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں اس حرکت کی جو میں نے امام احمد بن حنبلؒ کے ساتھ کی۔ حالانکہ میں ان کے معاملہ کا محرک نہ تھا بلکہ اس کے بانی اور ہی لوگ تھے۔ مگر مجھ پر فرض تھا کہ میں دوسروں کے کہنے میں نہ آتا اور موصوف پر ظلم نہ کرتا۔ اے مسکین! بے فائدہ باتیں نہ کر اور مذہبی تعصب کو چھوڑ دے دین و دنیا کے لئے جو باتیں مفید ہیں۔ ان میں لگ جا۔ عنقریب تو اپنا انجام دیکھ لے گا اور میری باتوں کو یاد کرے گا بہت جلد نیزہ بازی کے وقت جب کہ تیرے سر پر خود بھی نہ ہو گا اس پر پورے اور کاری زخم دیکھے گا۔ دنیاوی فکروں سے اپنا دل خالی کر کیونکہ تو عنقریب ان سے رخصت ہو جائے گا۔ دنیا میں خوش عیشی نہ ڈھونڈ۔ یہ تیرے ہاتھ نہ آئے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "عیش تو بس آخرت کا عیش ہے۔" اپنی آرزوؤں کو کم کر تو دنیا میں زھد حاصل ہو جائے گا۔ کیونکہ زھد نام ہے ترک آرزو کا۔ برے ساتھیوں کو چھوڑ دے اور ان سے تعلقات توڑ لے۔ نیک لوگوں سے مل قریبی رشتہ دار اگر برے ہوں تو ان سے قطع تعلق کر۔

واوصل البعید منک اذاکان من اقران
الخیر + کل من وادتہ صار بینک و بینہ قرابتہ
فانظر لمن توأدد + (و قیل لبعضهم) ما القرابتہ +
قال المودۃ + دع عنک طلب ما قسم و مالم
یقسم + فان طلبک لماقد قسم تعب + وطلبک
لما لم یقسم مقت و خذلان + و هذا اقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من جملتہ عقوبات اللہ
تعالی لعبدہ طلب مالم یقسم لہ

یا غلام استدلال بصنعتہ اللہ
عز و جل علیہ + تفکر فی الصنعتہ +
وقد وصلت الی الصانع + المومن
الموقن العارف + لہ عینان ظاہر تان
و عینان باطنتان + فیری بالعینین الظاہرتین
ماخلق اللہ عز و جل فی الارض + ویری
بالعینین الباطنتین ماخلق اللہ عز و جل
فی السموات + ثم یرفع الحجب عن قلب
تعری عن الخلق وعن النفس والطبع
والهوی والشیطان + والقی مفاتیح کنوز

الارض من یدہ واستوی عندہ الحجر
والمدر + کن عاقلا + تدبر برما اقول و
تفهم + فانی بلب الکلام + اتکلم بجوهرہ +
بباطنہ + نصیحتہ معانیہ +

یا غلام لا تشک من الخالق الی الخلق + بل
اشک الیہ + هوالذی یقدر + واما غیرہ فلا +
من کنوز البر کتمان السر والمصائب والامراض
والصدقتہ + تصدق بیمینک واجتهدان
لاتعلم بہ شمالک احذر من بحر
الدنیا فقد غرق فیہ خلق کثیر + ماینجو
منہ الا احاد الخلق + هو بحر عمیق +
یغرق الکل + غیران اللہ عز و جل ینجی

اگر دور والے نیک ہوں تو ان سے مل۔ جس سے تو دوستی
کرے گا۔ اس سے قرابت ہو جائے گی۔ تو دوست کو پرکھ
لے۔ کسی سے پوچھا گیا۔ "قرابت کیا ہے؟" فرمایا۔ "دوستی"
تیری قسمت میں لکھا گیا اور جو نہیں لکھا گیا اس کو طلب
نہ کر۔ کیونکہ جو مقدر ہو چکا اس کی طلب محض مشقت ہے۔
جو قسمت میں نہیں ہے۔ اس کو طلب کرنا عذاب و رسوائی ہے۔
اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "یہ بھی بندہ پر
اللہ کا عذاب ہے جو قسمت میں نہیں اس کا طالب ہو۔"

صنعت و صانع: صاحبزادے! اللہ تعالی کی صنعتوں
سے اس کے وجود کی دلیل حاصل کر۔ اس کی صنعت میں غور کر
صانع کو پا لے گا۔ صاحب یقین و معرفت مومن کی دو ظاہری
آنکھیں ہوتی ہیں دو باطنی۔ ظاہری آنکھوں سے ان چیزوں کو
دیکھتا ہے جو اللہ تعالی نے زمین میں پیدا کی ہیں اور دل کی
آنکھوں سے آسمان میں پیدا کی ہوئی چیزوں کو دیکھتا ہے۔
اس وقت دل کے حجابات اٹھ جاتے ہیں۔ اللہ تعالی بلا تشبیہ و
تمثیل دیکھ لیتا ہے اور مقرب و محبوب بن جاتا ہے۔ محبوب سے
کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی جاتی۔ لیکن پردے اسی قلب سے
اٹھائے جاتے ہیں جو مخلوق، طبعی خواہش، نفس اور شیطان سے
خالی ہو چکا ہو۔ اس کے ہاتھ سے زمین کے خزانوں کی کنجیاں گرا دی
گئی ہوں۔ اس کے نزدیک مٹی اور سونا برابر ہو۔ سمجھ سے کام لے
جو کچھ میں کہتا ہوں اس پر غور کر، کیونکہ میں بات کی تہہ تک پہنچ چکا
ہوں
میں اس کا جوہر اس کا لب لباب اور اس کے معانی بیان کر رہا ہوں۔

اولیاء اللہ کی دنیا و آخرت: میرے عزیز! خالق کا شکوہ
مخلوق سے نہ کر۔ اسی سے کر۔ وہی قادر ہے۔ دوسرے
کچھ نہیں ہیں۔ راز کا چھپانا، مصیبتوں، بیماریوں
اور خیرات کو مخفی رکھنا نیکی ہے۔ داہنے ہاتھ سے دے اور
کوشش کر کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ دنیا کے سمندر سے دور رہ۔ اس
میں بہتیری خلقت ڈوب چکی ہے۔ ڈوبنے والوں میں سے
کوئی نہ بچا۔ وہ اتھاہ سمندر ہے۔ سب کو ڈبو سکتا ہے۔

منه من يشاء من عباده + كما ينجى
المومنين يوم القيامة من النار + لان
الكل يعبرون عليها + وينجى الله من يشاء
من عباده + قال الله عز و جل
وان منكم الاواردها + كان على ربک حتما
مقضيا + يقول الله عز و جل للنار +
كونى برداً وسلاما + حتى يجوز عبادى
المومنون بى + المخلص لى + الراغبون
فى + الزاهدون فى غيرى + يقول لها ذلک
كما قال لنار نمرود التى اوقدها ة + حتى
يحرق فيها ابراہيم عليه السلام + يقول الله
عز و جل يا بحر الدنيا + يا ماء + لا تفرق هنا
العبد المراد المحبوب فينجومنه + ويصير على
السر + كما نجى موسى عليه السلام و قومه من
ذلک البحر + يوتى فضله من يشاء + و يرزق من
يشاء بغير حساب + الخير كله بيده + والعطاء
والمنع بيده + والغنى والفقربيده + والعزو
والذل بيده + مالا حد معه شئى + فالعاقل
من يلزم بابه + ويعرض عن باب غيره +
يا سربر + اراک ترضى الخلق +
وتسخط الخالق + تخرب خرتک عبارة
دنياک + عن قريب انت ماخوذ + ياخذک
الذى اخذه اليم شديد + اخذه الوان
كثيرة + ياخذک بالعزل عن ولايتک +
ياخذک بالمرض والذل والفقر + ياخذک
بتسليط الشدائد والغموم والهموم + يا خذک
بتسليط السنته الخلق وايد يهم عليک + كل
مخلوقاته يسلطها عليک + تنبه يا نائم
الهم ايقظنابک ولک + امين +

ہاں جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے بچانا چاہے وہ بچ جائے گا۔ جیسے مومنین کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے بچائے گا۔ کہ سب ہی پل صراط کے ذریعے اسے پار کرنے کے لئے گزریں گے۔ اللہ جس کو چاہے گا۔ بچالے گا۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ "تم میں سے ہر ایک کو اس پر گزرنا ہو گا۔ یہ امر فیصلہ شدہ ہے" اللہ تعالیٰ جہنم سے فرمائے گا ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا یہاں تک کہ میرے مومن، مخلص اور مجھے چاہنے والے اور غیروں سے کنارہ کش بندے پار اتر جائیں۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح اس جہنم سے فرمائے گا جس طرح نمرود کی آگ کو حکم دیا تھا جسے اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کے لئے بھڑکائی تھی۔ خدائے برتر و بزرگ دنیا کے سمندر سے فرماتا ہے اے بحر دنیا! میرے محبوب اور مطلوب بندے کو غرق نہ کر اور وہ اس سے نجات پا جاتا ہے اور کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ جیسے حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کو ڈوبنے سے بچا لیا تھا۔ وہ جس پر چاہے اپنا فضل فرمائے او جس کو چاہے بے حساب عطا فرمائے ساری خیر اس کے قبضے میں ہے۔ دینا نہ دینا اس کے ہاتھ اور فقر وغنا، عزت و ذلت سب اس کے اختیار میں ہے اس کے ساتھ کسی کو کوئی اختیار نہیں۔ عقل مند وہ ہے جو اس کے در پر پڑا رہے ار دوسروں سے منہ موڑ لے۔

اے بدنصیب! میں دیکھتا ہوں کہ تو مخلوق کو راضی رکھتا ہے اور خالق کو ناخوش۔ دنیا بنانے کی فکر میں آخرت برباد کر رہا ہے۔ جلد ہی تو پکڑا جائے گا۔ تجھے وہ گرفتار کرے گا جس کی گرفت بڑی درد ناک اورسخت ہے۔ اس کی گرفت کے مختلف طریقے ہیں۔ تیری ولایت سے تجھے معزول کر دے گا مرض، ذلت اور افلاس میں مبتلا کر دے گا۔ دکھ درد اور رنج میں ڈال دے گا۔ مخلوق کی زبان اور ہاتھوں کو تجھ پر قابو دے کر اپنی ساری مخلوق کو تجھ پر مسلط کر دے گا۔ اے بے خبر! خبردار ہو جا۔

اے اللہ! ہمیں اپنے لئے اور اپنے ساتھ بیدار رکھ۔ آمین

يا غلام لاتكن فى اخذک للدنيا كحاطب الليل + مايدرى مايقع بيده + انى اراک فى تصرفاتک كحاطب ليل + فى ليلة ظلماء + لا قمر فيها ولا ضوءمعه + وهو فى رملة كثيرة الدغل والحشرات القاتلة فيوشک ان يقتله شئ منها + عليک بالاحتطاب نهارا فان ضوء الشمس يمنعک ان تاخذ ما يضرک + كن فى تصرفاتک مع شمس التوحيد و والشرع والتقوىٰ + فان هذه الشمس تمنعک عن الوقوع فى شبكة الهوى والنفس والشيطان والشرک بالخلق و تنمک عن العجلة فى السير +

ويحک لا تعجل + فان من استعجل اخطا + اوكاد + ومن تانى اصاب + اوكاد +
اى قارب ان يصيب +

العجلة من الشيطان + والتودة من الرحمن + اكثرما يحملک على العجلة الحرص على جمع الدنيا + اقنع فان القناعة كنز لا ينفد + كيف تطلب مالا يقسم لک + ولا يقع بيدک قط + امنع نفسک وارض به واجد فى غيره + الزم حتى تصير عارفا بالله عزوجل + فحينئذ تصير غنيا عن كل شئ + يثق قلبک ويصفو سرک ويعلمک ربک عزوجل + فتهون الدنيا فى عينى راسک + والاخرة فى عينى قلبک + وماسوى الحق عزوجل فى عينى سرک + لايتعاظم عندک شئ من الاشياء + سوى الحق عزوجل + فحينئذ تعظم عند كل الخلق +

يا غلام ان اردت ان لايبقى بين يديک باب نعلق + فاتق الله عزوجل + فانها

تقویٰ کے بغیر دنیا طلبی: دنیا حاصل کرنے میں ایسے بے خبر نہ ہو جیسے رات کو لکڑیاں چننے والا جسے خبر نہیں ہوتی کہ اس کے ہاتھ میں کیا آ رہا ہے لکڑی یا سانپ۔ میں دیکھتا ہوں کہ تو اپنے کاروبار میں ایسا ہو رہا ہے جیسے اندھیری رات میں لکڑیاں چننے والا جس رات میں نہ چاند ہے نہ کوئی اور روشنی اس کے ساتھ ہے۔ ایسا ریگستان ہے جہاں کثرت سے گھنے درخت اور حشرات الارض ہیں۔ قریب ہے کہ ان میں سے کوئی ہلاک کر ڈالے۔ لکڑیاں دن کو چنا کر تا کہ سورج کی روشنی ضرر پہنچانے والی چیزوں سے بچا لے۔ توحید، شرع اور تقویٰ کے سورج کو اپنے کاروبار میں ساتھ رکھ۔ کیونکہ یہ سورج تجھ کو ہوا و ہوس، نفس و شیطان اور شرک کے جال میں پھنسنے سے بچائے گا اور رفتار میں عجلت سے باز رکھے گا۔

عظمت کا راز: تجھ پر افسوس! جلدی نہ کر جلد باز غلطی کرتا ہے یا اس کے قریب پہنچتا ہے۔ اطمینان سے چلنے والا راہ یاب ہوتا ہے یا حق کے قریب ہوتا ہے عجلت شیطان کا کام ہے اور سوچ سمجھ کر کام کرنا رحمٰن کا۔ اکثر جلد بازی پر دنیا کی ہوس ابھارتی ہے قناعت وہ ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ ایسی چیز کا طالب کیوں ہے جو تیرے مقدر کی نہیں اور جو تجھے کبھی نہ ملے گی خواہش نفس کو روک اور موجود پر راضی رہ۔ اس کے ماسواء سے بے رغبت بن جا۔ اس حالت پر قائم رہ کہ اللہ کی معرفت حاصل ہو جائے۔ اس وقت تو ہر چیز سے بے نیاز ہو جائے گا۔ تیرے دل میں اعتماد ہو گا اور باطن پاک اللہ رب العزت تجھ کو تعلیم فرمائے گا۔ پس دنیا تیری ظاہری آنکھوں میں حقیر ہو گی اور آخرت دل کی آنکھوں کو ذلیل معلوم ہو گی اور ماسوا حق تعالیٰ باطنی نگاہوں کو ہیچ نظر آئے گا اور ماسواء پروردگار عالم کوئی چیز باعظمت نظر نہ آئے گا اس وقت تو ساری مخلوق کے نزدیک باعظمت ہوگا۔

کلید مقصد: اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے سامنے کوئی

مفتاح لکل باب + قال اللہ تعالی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لایحتسب + لا تعارض الحق عزوجل فی نفسک ولافی اھلک + ولا فی مالک واھل زمانک تستحی ان تامرہ ان یغیر و یبدل انت احکم منہ + واعلم منہ + وارحم منہ + انت والخلق کلھم عبادہ + ھو مدبرک ومدبرھم + ان اردت صحبتہ فی الدنیا و الاخرۃ تغلیک بالسکن واسکوت والخرس + اولیاء اللہ عزوجل متادبون بین یدیہ + لا یتحرکون حرکتہ + ولا یخطون خطوۃ + الا باذن صریح منہ لقلوبھم لا یاکلون من الاشیاء المباحتہ ولایلبسون ولاینکحون ولایتصر فونفی جمیع اسبابھم الا باذن صریح لقلوبھم + ھم قیام مع الحق عزوجل + قیام مع مقلب القلوب والا بصار لاقرار لھم مع ربھم عزوجل حتی یلقوہ بقلوبھم فی الدنیا + وباجسادھم فی الاخرۃ +

اللھم ارزقنا لقاء کفی الدنیا والاخرۃ + لذ ذ نا القرب منک + والرویتہ لک + اجعلنا ممن یرضی بک عما سواک واتنا فی الدنیا حسنتہ + و فی الاخرۃ حسنتہ وقنا عذاب النار

دروازہ بند نہ رہے تو حق تعالیٰ سے ڈر۔ یہی ہر دروازے کی کنجی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے نکلنے کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کو رزق دیتا ہے جہاں سے گمان بھی نہیں ہوتا۔" اپنے یا اپنے بال بچوں کے بارے میں، اپنے مال اور ہمعصروں کے بارے میں خدا سے معاوضہ نہ کر۔ تجھے خدا پر حکم چلاتے شرم نہیں آتی کہ اس حالت کو بدل دے اور اسے تبدیل کر دے۔ تو خدا سے بڑا حاکم، بڑا عالم اور بڑا رحیم ہے؟ تو اور ساری مخلوق اس کے بندے ہیں۔ وہی تیرا اور ان کا منتظم ہے اگر تو دنیا و آخرت میں اس کے ساتھ رہنا چاہتا ہے تو سکوت، سکون اور خاموشی اختیار کر۔ خدا کے محبوب بندے اس کے حضور میں مودب رہتے ہیں۔ جب تک ان کے قلوب کو صریح اجازت نہ ملے وہ نہ حرکت کرتے ہیں نہ قدم اٹھاتے ہیں۔ بغیر حکم صریح مباح چیزوں میں سے بھی نہ کچھ کھاتے پیتے ہیں نہ نکاح کرتے ہیں اور نہ اپنے اسباب میں کوئی تصرف کرتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اور مقلب القلوب و الابصار کے سامنے دست بستہ کھڑے ہیں۔ جب تک اپنے دلوں کے ساتھ دنیا میں اور جسموں کے ساتھ آخرت میں مل نہ لیں انہیں قرار نہیں

دعا: اے اللہ! ہم کو دنیا و آخرت میں اپنی حضوری نصیب فرما۔ اپنے قرب کی لذت اور دیدار کا سرور بخش۔ ہم کو ان لوگوں میں بنا جو ماسواء کو چھوڑ کر تجھ سے راضی رہتے ہیں اور ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی نصیب فرما اور ہم کو دوزخ سے بچا۔

المجلس الرابع

قال بکرۃ الحد بالرباط

عاشر شوال من سنتہ خمس واربعین وخمسمائتہ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال + من فتح لہ باب من الخیر فلینتھزہ فانہ لایدری

چوتھی مجلس

وقت صبح۔ یوم یک شنبہ

۱۰ شوال ۵۴۵ھ۔ خانقاہ شریف

زندگی کی قدر و قیمت اور جدوجہد

زندگی غنیمت ہے: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب کسی کے لئے خیر کا دروازہ کھولا جائے تو اسے

ستی یعلق عنہ

یاقوم انتھزوا وا غتنموا باب الحیاۃ + مادام مفتوحا+ یب یغلق عنکم + اغتنموا افعال الخیر + مادمتم قادرین علیھا اغتنموا باب لاتوبتہ + وادخلوا فیہ مادام مفتوحالکم + اغتنموا باب الدعا + فھو مفتوح لکم + اغتنموا باب مزاحمتہ اخوانکم الصالحین + فھو مفتوح لکم یا قوم ابنوا مانقضتم اغسلوا ماکد رتم + اصلحواماافسدتم + صفوا ماکلرتم + رد واماأخذتم + ارجعوالی سولاکم عزوجل من اباقکم وھربکم +

یاغلام ماھھنا الا الخالق عزوجل + فان کنت مع الخالق فانت عبدہ + وان کنت مع الخلق فانت عبد ھم + لا کلام لک حتی تقطع الفیافی والقفار من حیث قلبک + وتفارق الکل من حیث سرک + اماتعلم ان طالب الحق عزو جل مفارق الکل + قد تیقین ان کل شئی من المخلوقات حجاب بینہ وبینہ عزو جل مع ای شئی وقف انحجب بہ +

یا غلام التکسل + فان الکسلان یکون ابدا محروما + والندامتہ فی ربقہ + جود اعمالک وقد جاد الحق عزوجل علیک بالدنیا والاخرۃ + کان ابومحمد العجمی رحمتہ اللہ تعالی یقوم + اللھم اجعلنا جیدین کان یرید ان یقول اللھم جیاد افلایطاوعہ لسانہ + من ذاق فقد عرف + حسن العشرۃ مع الخلق والموافقتہ لھم + مع حدود الشرع ورضاہ حسن مبارک + واماأذا کان ذلک مع خرق حد من حدودہ + وعدم رضاہ +

فلا ولا کرامتہ لھم + لقبول الطاعات وردھا

غنیمت سمجھنا چاہیے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کب بند کر دیا جائے گا۔"

لوگو! خوش ہو اور جب تک زندگی کا دروازہ کھلا ہے غنیمت جانو عنقریب وہ بند کر دیا جائے گا۔ جب تک نیک کام کر سکتے ہو کر لو۔ توبہ کے دروازے کو غنیمت سمجھ کر اس میں داخل ہو جاؤ۔ دعا کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اس کو بہتر جانو۔ اپنے دین دار بھائیوں کی روک ٹوک کو اچھا سمجھو ورنہ پھر کوئی بداعمالیوں سے روکنے والا نہ ہو گا۔ لوگو جو کچھ توڑ چکے ہو اس کو بنالو جس کو نجس کر چکے ہو اس کو دھولو۔ بگاڑے ہوئے کو درست کر لو جس کو گدلا کر چکے ہو اسکو صاف کر لو۔ اور لوٹا دو جو کچھ لے چکے ہو۔ اپنے فرار سے تائب ہو کر اپنے آقا کی طرف واپس آجاؤ

مخلوق کی معیت حجاب ہے: عزیز من! یہاں خالق کے سوا کوئی نہیں۔ اگر تو خالق کے پاس ہے تو اس کا بندہ ہے اگر تو مخلوق کے ساتھ ہے تو ان کا غلام ہے۔ جب تک اپنے قلب کی رو سے بہت سے میدان و بیابان طے نہ کر لے اور دل سے سب کو چھوڑ نہ دے تجھے گفتگو زیب نہیں دیتی۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ خدا کا طالب سب کو چھوڑ دیتا ہے یہ بات یقینی ہے کہ ہر مخلوق چیز خدا اور بندے کے درمیان حجاب ہے۔ پس وہ جس چیز کے ساتھ ہو گا وہی حجاب بن کر چھپالے گی۔

اعمال صالح: کاہل نہ بن کیونکہ کاہل ہمیشہ محروم رہتا ہے اور پشیمانی اس کے گلے کا طوق بن جاتی ہے۔ کھرے اعمال کر دنیا و آخرت میں حق تعالیٰ سخاوت فرمائے گا۔ ابو محمد عجمی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے "اے اللہ ہمیں اچھے عمل کرنے والا بنا دے۔" عجمی ہونے کی وجہ سے یہ بات اچھی طرح کہہ نہ پاتے تھے لیکن ان کا مطلب یہی ہوتا تھا جس کو صاحب ذوق سمجھتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنا اور ان کی موافقت کرنا اچھی بات ہے بشرطیکہ شریعت کے حدود کے اندر اور اس کی رضا کے ساتھ ہو لیکن اگر شرعی حدود کو تجاوز کرکے اس کی ناراضی کے ساتھ ہو تو اچھی نہیں اور

علامات عند اهل الصفاء والاجتباء

يا غلام انصب شبكه الدعاء و ارجع الى الرضا + لا تدع بلسانک + و قلبک معترض يوم القيامته يتذكر الانسان ما فعل فى الدنيا من خير و شر + فالند امته هناک لا ينفع + والذكر ثملا ينفع + الشان فى تذكر اليوم قبل الموت + ذكر الحرث والبذر وقت حصاد الناس لا ينفع + عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال الدنيا مزرعه الاخرة فمن زرع خيرا حصد غبطه + و من زرع شرا حصد ندامه اذا جائک الموت انتبهت وقت لا ينفعک الانتباه

اللهم نبهنا من نوم الغافلين عنک + الجاهلين بک + امين

يا غلام صحبتک للاشرار + توقعک فى سوء الظن بالاخيار + امش تحت ظل كتاب الله عزو جل + وسنه رسوله صلى الله عليه وسلم و قدافلحت + يا قوم استحيوا من الله عزوجل حق الحيا + لا تغفلوا زمانكم يضيع + قد اشتغلتم بجمع مالا تاكلون + و تاملون مالا تدركون + و تبنون مالا تسكنون + كل هذا يحببكم عن مقام ربكم عزوجل + يخيم ذكر الله عزوجل فى قلوب العارفين + ويحيط بها + وينسيها ذكر كل مذكور + فاذاتم هذا فالجنه هى الماوى + الجنته المنقودة + والجنته الموعودة + المنقودة فى الدنيا + هى الرضا بالقضاء + وقرب القلب من الله عزوجل و مناجاته له + و رفع الحجاب بينه و بينه فيصير صاحب هذا القلب فى خلوته مع الحق عزو

نہ ایسوں کی کوئی عزت ہے۔ اطاعتوں کے قبول اور رد ہونے کی نشانیاں ہیں جن سے اہل صفا و بزرگ پہچان لیتے ہیں

میرے عزیز! دعا کا جال بچھا اور رضا الٰہی کا دھیان رکھ زبان سے ایسی حالت میں دعا نہ مانگ کہ قلب معترض ہو۔ انسان نے دنیا میں جو کچھ اچھائی یا برائی کی ہے۔ قیامت میں یاد آئے گی اور شرمندگی ہو گی۔ مگر وہ مفید نہ ہو گی۔ اس وقت یاد کرنا بھی کام نہ آئے گا۔ موت سے پہلے آج یاد کرنا مناسب ہے۔ کھیت کاٹنے کے وقت جو تنے بونے کا ذکر لاحاصل ہے۔ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ "دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جو شخص بھلائی (کے بیج) بوئے گا۔ (قیامت میں) قابل رشک ہو گا۔ جو برائی بوئے گا پشیمانی اٹھائے گا۔" جب موت تیرے سامنے آکھڑی ہو گی تو بیدار ہو گا۔ اس وقت بیداری کام نہ آئے گی۔

اے اللہ! ہم کو ان لوگوں کی نیند سے بیدار کر جو تجھ سے غافل اور بے خبر ہیں۔ آمین

اے عزیز تیرا بُروں کے ساتھ رہنا نیکوکاروں سے تجھے بدگمان کر دے گا۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے زیر سایہ چل۔ نجات پائے گا۔

ذکر الٰہی اور اس کی معیت: لوگو! خدا سے شرمانے کا حق ادا کرو۔ غفلت میں نہ رہو تمہارا وقت بے کار جائے گا۔ تم ایسی چیزوں کے جمع کرنے میں لگے ہوئے ہو جنہیں کھا نہ سکو گے۔ ایسی چیزوں کی تمنا کرتے ہو جو نصیب نہ ہوں گی۔ ایسے مکانات بنا رہے ہو جن میں رہنا نہ ہو گا۔ یہ ساری چیزیں مقام خداوندی سے تمہارے لیے حجاب ہیں۔ اللہ کا ذکر عارفوں کے دلوں میں گھر کر لیتا ہے۔ ان کا احاطہ کرتا اور ہر قابل ذکر چیز کو بھلا دیتا ہے۔ جب یہ حالت کامل ہو جاتی ہے تو جنت ان کا مسکن ہے۔ ایک جنت نقد' دوسری ادھار۔ دنیا کی نقد جنت تقدیر پر راضی رہنا اور خدا سے دلی قربت' اس سے راز و نیاز اور درمیان سے پردہ کا اٹھ جانا ہے۔ ایسے دل کا آدمی ہر حال میں خلوت کے اندر بلا تشبیہ و کیفیت خدا کے ساتھ ہے۔

جل + فی جمیع احوالہ + من غیر تکییف ولا تشبیہ+ لیس کمثلہ شئی وھوالسمیع البصیر + والموعودة ھی التی وعدھا اللہ عزوجل للمومنین + والنظر الی وجھہ الکریم من غیر حجاب + ولا شک الخیر کلہ عند اللہ والشر عند غیرہ + الخیر فی الاقبال علیہ + والشر فی الادبار عنہ + کل عمل ترید عنہ عوضا فھولک + وکل عمل تریدہ للہ عزو جل فھولہ + اذا عملت و طلبت العوض + کان جزائوک بمخلوق + و اذا عملت لوجہ اللہ تعالی کان جزائوک قربک منہ و النظر الیہ + ثم لا تطلب العوض علی اعمالک فی الجملہ + ایش الدنیا + وایش الاخرة + وماسوی اللہ تعالی بالاضافتہ الیہ + اطلب المنعم + لا تطلب النعمہ + اطلب الجار قبل الدار + ھو الکائن قبل کل شئی + و المکون لکل شئی و الکائن بعد کل شئی + علیک بذکر الموت + والصبر علی الافات والتوکل علی اللہ عزوجل فی جمیع الحالات + اذا تمت لک ھذہ الثلاث الخصال جاءک الملک + بذکر الموت یصح زھدک + وبالصبر تظفربما ترید من ربک عزوجل + وبالتوکل تخرج الاشیاء من قبلک + و تتعلق بربک عزوجل + تتنحی عنک الدنیا والاخرة وماسوی المولی + تاتئک الراحتہ من کل جانب + والکلاءة والحمایتہ من کل جانب + یحفظک سولاک عزوجل من جھاتک الست + لا یبقی لاحد من الخلق علیک سبیل + یسد عنک الجھات و یغلق عنک الابواب تصیر من جملہ الذین قال اللہ عزوجل فی حقھم + ان عبادی لیس لک علیھم سلطان ۵ کیف یکون لہ سلطان علی الموحدی المخلصین الذین

خدا کے مثل کوئی چیز نہیں۔ وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ وعدہ کی جنت وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے وعدہ کیا ہے اور جس میں خداوند تعالیٰ کا دیدار ہو گا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر قسم کی خیر خدا کی جانب سے ہے اور برائی دوسروں کی طرف سے۔ اس کی طرف متوجہ ہونے میں خیر ہے اور اس سے منہ پھیرنے میں شر۔ ہر عمل جس کا تو معاوضہ چاہتا ہے وہ تیرا ہے۔ اور جس عمل سے مطلوب اللہ کی ذات ہے وہ اس کا ہے۔ جب تو عمل کر کے معاوضہ چاہے تو اس کا عوض بھی مخلوق ہی ہو گی۔ جنت ہو یا حور۔ اگر تو خاص اللہ کے لیے عمل کرے گا۔ تو اس کی قربت اور دیدار حاصل ہو گا۔ تو اپنے اعمال کا بالکل عوض نہ مانگ۔ دنیا' آخرت اور ماسواء کی کوئی حقیقت نہیں۔ منعم کو طلب کر نعمت نہ مانگ۔ گھر سے پہلے پڑوسی کی تلاش کر۔

وہی ہر چیز سے پہلے تھا۔ اسی نے سب کچھ پیدا کیا۔ اور وہی سب کے بعد بھی موجود ہو گا۔ موت کو ہمیشہ یاد رکھو۔ مصیبتوں میں صبر اور ہر حال میں خدا پر بھروسہ کرو۔ جب ان تینوں خصلتوں میں تو کامل بنے گا تو تیرے ہاتھ بادشاہت آ جائے گی۔ موت کی یاد سے زہد درست ہو گا۔ اور صبر کے ذریعہ جو کچھ چاہے گا اپنے رب سے پائے گا۔ اور توکل کی وجہ سے تیرے دل میں چیزوں کی خواہش نہ رہے گی اور رب سے تیرا تعلق قائم ہو جائے گا۔ تو دنیا' آخرت اور ماسوا اللہ سے کنارہ کش ہو جائے گا۔ ہر طرف سے تیرے پاس راحت آئے گی۔ اور ہر جانب سے تیری حفاظت اور نگہبانی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہر طرف سے تیری حفاظت فرمائے گا۔ مخلوق میں سے کسی کو تجھ پر حملہ کرنے کی راہ نہ ملے گی۔ تمام راہیں مسدود اور دروازے بند کر دیئے جائیں گے اور تو ان لوگوں میں ہو گا جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "میرے وہ بندے بھی ہیں جن پر تجھے (شیطان) کو دسترس نہیں۔" ان مخلص موحد پر کسے دسترس ہو گی جن کے عمل میں

لا یرون الخلق فی اعمالهم +
النطق فی النهایته یکون + لا فی البدایه +
البدایته کلهاخرس + والنهایته کلها نطق +
المخلص ملکه فی قلبه + سلطانه فی
سره لا اعتبار بالظاهر + النادر منهم
من یجمع بین ملک الظاہر والباطن +
کن ابدا مخفیا بحالک + لا تزل کذلک
حتی تکمل و یصل قلبک الی ربک عزو
جل + فاذا کملت و بلغت لا تبالی حینئذ +
کیف تبالی و قد تحققت حالک و اقمت فی
مقامک + واحدق بک حواسک + وصار الخلق
عندک کالسواری والاشجار + واستوی عندک
حمدهم و ذمهم و اقبالهم وادبارهم + تصیر
بانیهم و ناقضهم + تتصرف فیهم باذن خالقهم +
یعطیک الحل والربط + و یرد التوقیع الی
ید قلبک + والعلامته الی ید سرک + لا
کلام حتی یصح هنا + والالکن عاقلا لا تهوس +
انت اعمی + اطلب من یقودک + انت جاهل +
اطلب من یعملک + فاذا وقعت به فتمسک به +
واقبل قوله + ورایه + واستدل به علی الجادة +
فاذا وصلت الیهانا قعد هناک حتی تحقق
معرفتک لها + فحینئذ یاوی الیک کل
ضال + و تصیرا طبقا للفقراء والمساکین +
من جمله الفتوة حفظ سر الله عزوجل و
التخلق مع الناس بخلق حسن + ابن انت
من طلب الحق والرضا به عما سواه +
اما سمعت قوله عزوجل منکم
من یرید الدنیا و منکم من یرید
الاخرة ٥ و قال فی موضع اخر یریدون
وجهه ٥ ان سعد بختک جاء تک ید
الغیرة + خلصتک من ید کل من

مخلوق کا دکھاوا نہیں ہے۔

قلب و باطن کی بادشاہت: سلوک کی ابتدا خاموشی اور انتہا گویائی ہے۔ ابتدا سراسر گنگ اور انتہا سراپا گویائی ہے۔ مخلص کی حکومت دل میں ہے۔ اسی دل کی بادشاہت کا اعتبار ہے۔ ظاہری حکومت کا اعتبار نہیں۔ شاذو نادر ظاہر و باطن کی سلطنت کے جامع ہوتے ہیں۔ ہمیشہ اپنے حال کو چھپائے رکھ یہاں تک کہ تو کامل ہو جائے۔ اور تیرا دل خدا سے واصل ہو جائے۔ جب تو کامل واصل ہو جائے گا۔ پھر کوئی پرواہ نہیں۔ اب کیسے پرواہ ہو۔ تو نے اپنا حال درست کر لیا۔ اور اپنے مقام میں قائم ہو گیا۔ تیرے محافظ تجھے گھیرے ہوئے ہیں۔ اور مخلوق تیرے نزدیک ستون و درختوں جیسے بے اختیار ہیں۔ ان کی تعریف و مذمت ان کی توجہ اور بے التفاتی اب برابر۔ تو ان کا بنانے بگاڑنے والا بن گیا۔ تو اللہ کے حکم سے ان میں تصرف کرتا ہے۔ اس نے تجھے ان کے عزل و نصب کا اختیار دیا ہے۔ تیرے دل کے ہاتھ میں شاہی فرمان ہے اور باطن کے ہاتھ میں شاہی نشان ہے۔ جب تک یہ حال نہ ہو جائے وعظ و نصیحت مناسب نہیں۔ عقل مند بن کر ہوس نہ کر۔ تو اندھا ہے ہاتھ پکڑنے والے کی جستجو کر۔ تو جاہل ہے۔ سکھانے والے کی تلاش کر۔ جب وہ مل جائے تو اس کا دامن پکڑ لے۔ اس کی بات اور رائے مان اور اس کی رہبری میں قدم اٹھا۔ جب راہ مل جائے تو وہاں بیٹھ رہ تاکہ اسے اچھی طرح پہچان لے۔ اس وقت بھولے بھٹکے تیرے پاس پناہ لیں گے۔ اور فقیروں و مسکینوں کا حاجت روا بن جائے گا۔ حق تعالٰی کے راز کی حفاظت کرنا اور لوگوں سے خوش خلقی سے پیش آنا جواں مردی ہے۔ تو طلب حق اور اس کی رضا سے دور جا پڑا۔ کیا تو نے اللہ تعالٰی کا قول نہیں سنا۔ "بعض تم میں سے دنیا چاہتے ہیں اور بعض تم میں سے آخرت۔" ایک دوسری جگہ فرمایا۔ "وہ اللہ کی ذات چاہتے ہیں۔" اگر تیری قسمت اچھی ہے تو غیرت کا ہاتھ آئے گا اور تجھ کو غیر اللہ سے نجات دے گا۔ اور تجھ

سوی الحق عزوجل و اخذت الی باب قرب الحق عزو جل + فھنالک الولایة للہ الحق + اذاتم لک ھذا جائت الیک الدنیا والآخرة خادمتین + من غیر ضرو من غیر تعب + اطرق باب الحق عزوجل و اثبت علی بابہ + فانک اذا ثبت ھناک + بانت لک الخواطر + فتعرف خاطر النفس، و خاطر الھوی، و خاطر القلب، و خاطر ابلیس، و خاطر الملک + یقال لک ھذا خاطر حق + و ھذا خاطر باطل + تعلم کل واحد بعلامة تعرفھا + اذا وصلت الی ھذا المقام + اتاک خاطر من الحق عزوجل + ینود بک و وہ یثبتک و یقیمک و یقعدک و یحرکک و یسکنک و یامرک و ینھاک۔

یا قوم لا تطلبوا الزیادة ولا النقصان + ولا التقدم ولا التاخر + فان القدر قد احاط بکل واحد منکم علی حدة + ما منکم الا من لہ کتاب و تاریخ یخصہ + قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرغ ربکم من الخلق و الرزق والاجل جف القلم بما ھو کائن قد فرغ اللہ من کل شئی + قضاء وہ سابق + ولکن جاء الحکم بہ و ستر علیہ الامر و النھی والالزام + فلا یحل الاحد ان یحتج علی الحکم بما سبق + بل یقول لا یسال عما یفعل وہ ھم یسالون ٥

یا قوم اعملوا بھذا الظاھر + بھذا السواد علی البیاض + حتی یحملکم علی العمل بباطن ھذا الامر + اذا عملت بھذا الظاھر + اداک الی فھم الباطن + اول ما یفھم سرک + ثم یملی قلبک علی نفسک + و تملی نفسک علی لسانک +

کو قرب خداوندی کے دروازہ تک لے جائے گا۔ پس وہاں حق کی ولایت برحق ہے۔ جب تیری یہ حالت کامل ہو جائے گی تو دنیا و آخرت بلا محنت مشقت لونڈی بن کر تیرے پاس آئے گی۔ خدائے برتر و بزرگ کا دروازہ کھٹکھٹا۔ اور اس کے دروازے پر جم جا۔ جب تو وہاں پڑا رہے گا، تو وسوسوں کی حقیقت تجھ پر ظاہر ہو جائے گی۔ تو نفس، خواہش، دل، شیطان اور فرشتوں کے وسوسوں کو پہچان لے گا۔ تجھے بتا دیا جائے گا کہ یہ نیک خیالات ہیں۔ اور یہ فاسد خطرات۔ ہر ایک کو اس کی معلوم علامتوں سے پہچان لے گا۔ جب تو اس مقام پر پہنچ جائے گا۔ تیرے پاس اللہ کی جانب سے ایک خطرہ آئے گا جو تجھ کو ادب سکھائے گا۔ ثابت قدم رکھے گا۔ کھڑا کرے گا۔ بٹھائے گا۔ حرکت میں لائے گا۔ سکون بخشے گا۔ حکم دے گا اور منع کرے گا۔

تقدیر الٰہی: لوگو! زیادتی، نقصان، تقدم و تاخر کے طلبگار نہ ہو کیونکہ تقدیر تم میں سے ہر ایک کو الگ الگ گھیرے ہوئے ہے۔ تم میں کوئی ایسا نہیں جس کے لیے خاص تحریر اور مخصوص تاریخ نہ ہو۔ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "حق تعالی

پیدائش، رزق، موت ہر چیز سے فارغ ہو چکا۔ قلم ہونے والی چیز کو لکھ کر خشک ہو گیا۔" حق تعالی ہر چیز سے فارغ ہو گیا اور اس کا فیصلہ ہو چکا لیکن حکم (بعد میں) تمہارے پاس آیا۔ امر و نہی اور الزام کا پردہ اس پر ڈال دیا گیا۔ کسی کو حق نہیں کہ تقدیر کے ساتھ حکم پر دلیل لائے اور یوں کہے کہ جب میں نے اسی کے موافق کیا جو میری تقدیر میں میری پیدائش سے پہلے لکھ دیا گیا تھا تو پھر سزا کیوں دی جاتی ہے۔ بلکہ یوں کہے کہ حق تعالی سے باز پرس نہیں ہو سکتی۔ وہ جو چاہے کرے اور بندوں سے ہو سکتی ہے

شریعت پر عمل: لوگو! ظاہر شریعت پر عمل کرو کتاب و سنت پر چلو۔ یہاں تک کہ ظاہری اعمال باطنی اعمال پر ابھاریں۔ جب تو ظاہر پر عمل کرے گا تو باطن کی

و يملى لسانك على الخلق + يتعدى ذلك اليهم + لمصالحهم و منافعهم +

يا طوبى لك ان وافقت الحق عزوجل و احببته + و يحك قد ادعيت محبة الله عزو جل + اماعلمت ان لها شرائط + من شرائط محبته موافقته فيك و فى غيرك + و من شرائطها ان لاتسكن الى غيره + وان تستانس به + ولا تستوحش معه + اذا سكن حب الله قلب عبد + انس به + وابغض كل مايشغل عنه + تب من دعواك الكاذبته + هذا شى لايجئى باتخلى والتمنى والكذب والنفاق والتضنع + تب وا ثبت على توبتك +. فليس الشان فى توبتك + الشان فى ثبوتك عليها + ليس الشان فى غرسك + الشان فى ثبوته و تغصينه و ثمرته + وقال رضى الله عنه + الزموا موافقته الحق عزوجل فى الباساء والضراء والفقرو الغنى + والشده والرخاء + فى السقم والعافيته + فى الخير و الشر + فى العطاء والمنع + ما ارى لكم دواء الا التسليم الى الحق عزوجل + اذا قضى عليكم بشى لا تستوحشوامنه + ولا تنا زعوه فيه + ولا تشكوا منه الى غيره + فان ذلك ممايزيد كم بلاء بل سكونا و سكونا و خمولا + ابثتوا بين يديه + وانظروا ماذ ايعمل فيكم و بكم + تفرحوا على تغيره و و تبديله + اذا كنتم معه هكذا الاجرم بغير الوحشته بالانس + والتوحيد بالفرحته به + اللهم اجعلنا فى جنابك ومعك + واتنا فى الدنيا حسنته و فى الاخره حسنته وقنا عذاب النار ۵

سمجھ پیدا ہو گی۔ پہلے سمجھنے والا تیرا باطن ہو گا۔ پھر تیرا قلب نفس کو بتائے گا اور نفس زبان کو اور زبان مخلوق کو سنائے گی اور لوگوں تک ان مضامین کا پہنچنا ان کے نفع اور بھلے کے لئے ہو گا۔

انس الٰہی: اگر تو نے حق تعالیٰ کی موافقت کی اور اسے محبوب سمجھا تو مبارک ہو۔ لیکن افسوس تو خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ اس کے آداب ہیں۔ اس کی محبت کے آداب میں سے ہے کہ اپنی ذات اور غیر کے معاملہ میں اس کی موافقت کرے۔ اس کی شرط یہ بھی ہے کہ غیر کے پاس سکون نہ لے۔ اللہ سے انسیت ہو وحشت نہ ہو۔ جب اللہ کی محبت بندے کے دل میں گھر کر لیتی ہے تو اسی سے انس ہوتا ہے اور ہر وہ چیز بری معلوم ہوتی ہے جو مخل ہو۔ اپنی جھوٹی محبت سے توبہ کر۔ یہ چیز ہوس، آرزو، جھوٹ، نفاق اور تصنع سے نہیں حاصل ہوتی۔ توبہ کر اور اس پر قائم رہ۔ کیونکہ توبہ کرنے میں شان نہیں ہے بلکہ اس پر قائم رہنے میں ہے۔ شان درخت لگانے میں نہیں۔ اس کی شان تو جمنے، شاخیں پھوٹنے اور پھل لگنے میں ہے۔ رنج و تکلیف، مفلسی و امارت، تنگی و خوشحالی، بیماری و تندرستی، بھلائی و برائی، دینے و نہ دینے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی موافقت کرو۔ سرتسلیم خم کرنے کے سوا تمہاری کوئی دوا نہیں۔ جب حق تعالیٰ کا حکم تمہارے خلاف ہو تو گھبراؤ نہیں اور نہ اس کے متعلق نزاع کرو۔ اور نہ کسی سے اس کی شکایت کرو۔ کیونکہ اس سے مصیبت اور بڑھے گی۔ سکون و خاموشی اختیار کرو اور اس کے حضور رہ کر دیکھو کہ وہ تمہارے بارے میں کیا حکم فرماتا ہے۔ جب تم اس کے ساتھ اس طرح رہو گے تو یقیناً تمہاری وحشت کو انس سے بدل دے گا اور توحید پر مسرور ہونا آجائے گا۔ اے اللہ ہم کو اپنی بارگاہ میں رکھ اور اپنی معیت نصیب فرما۔ ہم کو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی خوبی عطا کر اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

المجلس الخامس

وقال رضی اللہ عنہ یوم الثلاثا عشیتہ بالمدرستہ
ثانی عشرشوال سنتہ خمس واربعین و خمسمائتہ
یا غلام ابن عبودیتہ الحق عزوجل + ھات
حقیقتہ العبودیتہ + وخذ الکفایتہ فی جمیع امورک
انت عبدابق من مولاک + ارجع الیہ + وذل لہ +
وتواضح لامرہ بالامتثال+ و لنھیتہ بالا نتھاء +
ولقضائہ بالصبر والموافقتہ + اذا تم لک ھذا
تمت عبودیتک لسیدک + و جاء تک منہ الکفایتہ
قال اللہ عزوجل الیس اللہ بکاف عبدہ +
اذا صحت عبودیتک لہ احبک + و قوی حبہ
فی قلبک + وانسک بہ + و قربک منہ +
من غیرتعب ولا طلب لک صحبتہ غیرہ +
فتکون راضیا عنہ فی جمیع الاحوال +
فلوضیق علیک الارض برحبھا + وسد علیک
الابواب بسعتھا + لم تسخط علیہ + ولم
تقرب باب غیرہ + ولم تاکل من طعام
غیرہ + تلتحق بموسی علیہ السلام + حیث
قال اللہ عزوجل فی حقہ و حرمنا علیہ
المراضع من قبل ربنا عزوجل لکل شئی شاھد +
فی کل شئی حاضر + علی کل شئی رقیب + ومن
کل شئی قریب +. لاغنیتہ لکم عنہ + ما امر
الانکار بعد المعرفتہ

ویحک تعرف اللہ عزوجل و ترجع تنکرہ ÷
لا ترجع عنہ فانک تحرم الخیر کلہ + اصبر
معہ + ولا تصبر عنہ + اما علمت ان
من صبرقدر + وایش ھذا العقل + ایش
ھذا العجلتہ + قال اللہ عزوجل یایھا
الذین امنوا اصبر واو صابروا ورابطوا واتقوا
اللہ لعلکم تفلحون ۵ و فی الصبرایات کثیرہ

پانچویں مجلس

وقت شام - یوم سہ شنبہ
۱۲ شوال ۵۴۵ھ - مدرسہ معمورہ

ترک دنیا اور اس کے ثمرات

خدا بندوں کے لئے کافی ہے: میرے عزیز! اللہ تعالیٰ کی بندگی کہاں گئی؟ سچی بندگی کر اور اپنے تمام معاملات میں کفایت اختیار کر تو اپنے مالک کا بھاگا ہوا غلام ہے۔ واپس آ اور اس کے حضور میں ذلت اختیار کر۔ اس کے حکم کی تعمیل کر کے اور ممانعت سے باز رہ کر انکساری برت۔ قضا و قدر پر صبر اور موافقت دکھا جب یہ بات تو پوری کر دکھائے گا تو آقا کی پوری غلامی حاصل ہوگی۔ وہ تیری ضروریات کا ذمہ دار ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "کیا خدا بندہ کے لئے کافی نہیں۔" جب تیری غلامی درست ہو گی۔ تو وہ تجھ سے محبت فرمائے گا اور تیرے دل میں اس کی محبت جاگزیں ہو گی اور تجھ کو اس کا عادی بنا دے گا اور بغیر طلب و مشقت اس کی قربت حاصل ہو گی اور دل میں غیر خدا کا خیال باقی نہ رہے گا۔ تو ہر حال میں راضی ہو گا۔ اگرچہ زمین اپنی کشادگی کے باوجود تیرے لئے تنگ ہو اور وسعت کے باوجود اس سے نکلنے کے دروازے مسدود ہوں۔ تو اس سے ناراض نہ ہو گا اور غیر کے در پر نہ جائے گا۔ اور نہ غیر کا دیا کھائے گا۔ تجھے موسیٰ علیہ السلام سے نسبت ہو گی کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "ہم نے دودھ پلانے والیاں ان پر حرام کر دیں۔" ہمارا پروردگار ہر چیز کا شاہد ہے۔ ہر جگہ موجود ہے۔ ہر شے کا نگہبان اور ہر شے سے قریب ہے۔ تم اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ اس کو پہچان کر انجان نہیں بن سکتے۔

صبر: افسوس! تو اللہ تعالیٰ کو پہچان کر منہ موڑتا اور اس کا انکار کرتا ہے۔ اس سے منہ نہ پھیر ورنہ ساری خوبیوں سے محروم ہو جائے گا۔ اس کے پاس رہ۔ اس کو چھوڑ کر دوسرے کے پاس نہ جا۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ جس نے صبر کیا وہ قادر ہوا۔ یہ کیسی سمجھ اور کیسی عجلت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "اے مومنو! صبر کرو اور صبر دلاؤ اور جمے رہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تم فلاح پاؤ گے۔" صبر کے متعلق قرآن پاک میں بہت

فی القران تدل علی مافیہ من الخیر والنعم و حسن الجزاء والعطاء والراحتہ دنیا و اخری + علیکم بہ وقدرایتم الخیر عاجلا واجلا + علیکم بزیارۃ القبور + والقصد الی الصالحین + وفعل الخیر+ وقد استقام امرکم + لاتکونوامن الذین اذا وعظوا لم یتعظوا+ واذاسمعوا لم یعلموا +

ذھاب دینکم باربعتہ اشیاء + الاول انکم لاتعملون بما تعلمون + الثانی انکم تعملون بمالا تعلمون + الثالث انکم لا تتعلمون ما لا تعلمون فتبقون جھالا + الرابع انکم تمنعون الناس من تعلم مالا یعلمون+

یاقوم اذا حضرتم مجالس الذکر + تحضر ونہا للفرجتہ لا للمد اواۃ + تعرضون عن وعظ الواعظ + و تفظون علیہ الخطاء والزلل + وتستھزئون و تضحکون و تلعبون + انتم مخاطرون بروسکم مع اللہ عزو جل+ تو بو امن ھذا الاتتشبھوا باعداء اللہ عزوجل + وانتفعوا بما تسمعون +

یا غلام قد تقیدت بالعادہ + و قد تقید لہ بطلب الاقسام + والوقوف مع السبب + ونسیان المسبب + والتوکل علیہ + علیک باستئناف العمل والاخلاص فیہ + قال اللہ عزوجل + وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ٥ ما خلقھم للھوس + ماخلقھم للعب + ماخلقھم للاکل والشرب و النوم و النکاح + تنبھواایا غفل من غفلا تکم + یخطو قلبک الیہ خطوہ + ویخطوحبہ الیک خطوات + ھوالی بقاء المحبین اشوق منھم + یرزق من یشاء بغیر حساب + اذا اراد عبد الا مرھیاہ لہ + ھذا شئی یتعلق بالمعانی

سی آیتیں ہیں جو بتاتی ہیں کہ صبر میں کیا کچھ بھلائی، نعمتیں، معاوضہ ، انعامات اور دنیا و آخرت کی راحتیں ہیں۔ صبر کو ضروری سمجھو پھر دیکھو دین و دنیا کی کتنی خوبیاں ملتی ہیں۔ قبروں کی زیارت ضرور کرو۔ نیکوکاروں سے ملنے اور نیک عمل کو لازم سمجھو تاکہ تمہارے کام بن جائیں۔ ان میں سے نہ ہو جن کو نصیحت کی جائے تو سنیں نہیں اور سنیں تو عمل نہ کریں۔

دین کی بربادی: تمہارا دین چار چیزوں کی وجہ سے برباد ہو جاتا ہے۔ اول علم پر عمل نہ کرنا۔ دوم لاعلمی سے عمل کرنا۔ سوم جو بات معلوم نہیں اس کو سیکھنے سے گریز کرنا اور جاہل رہنا۔ چہارم دوسروں کو علم حاصل کرنے سے روکنا

آداب مجلس و ذکر: لوگو! جب تم ذکر کی مجلسوں میں آتے ہو تو تفریح کے لئے آتے ہو علاج کے لئے نہیں آتے۔ واعظ کے وعظ پر اعتراض کرتے ہو اور اس کی لغزشوں اور غلطیوں کو یاد رکھ کر مذاق کرتے ہو۔ ہنستے ہو اور تفریح لیتے ہو۔ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے سروں کی بازی لگاتے ہو۔ ان باتوں پر اللہ سے توبہ کرو۔ اللہ کے دشمنوں کی صورت نہ بناؤ۔ جو کچھ سنو اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

ترک دنیا اور اس کا ثمر: عزیزم ! تو اپنی عادتوں میں گرفتار ہے اور اللہ سے طرح طرح کی چیزیں مانگنے کے لئے اٹکا ہوا ہے۔ مسبب الاسباب کو بھول کر سبب کا پابند اور اسباب پر بھروسہ کرنے کا عادی ہے۔ از سر نو اخلاص سے عمل کر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔" میں نے ان کو ہوس، کھیل کود، کھانے پینے، شادی بیاہ کے لئے نہیں پیدا کیا۔ اے غافل غفلت سے باز آ جا۔ تیرا دل اس کی طرف ایک قدم چلتا ہے تو اس کی محبت کئی قدم تیری طرف بڑھتی ہے۔ وہ محبت کرنے والوں کا ان سے زیادہ مشتاق ہے۔ "وہ جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔" جب بندہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اسباب مہیا کر دیتا ہے

لابالصور + اذا تم لا بعد ماذكرت + صح زهده فى الدنيا والا خره وماسوى المولى تجيئه الصحته + يجيئه القرب + يجيئه الملک + والسلطنته والا ماره تجيئه + تصير زرته جبلا + قطرته بحرا + كوكبه قمرا + قمره شمسا + قليله كثيرا + محوه وجودا + فنائوه بقاء + تحركه ثباتا + تعلو شجرته + وتشمخ الى العرش واصلها الى الثرى + ويظل اغصانها فى الدنيا والاخره + ماهذا الاغصان + الحكم والعلم + تصير الدنيا عنده كحلقته الخاتم لا دنيا الملکه + ولا اخرى تقيده + لا يملكه ملک ولا مملوک +

لا يحجبه حاجب + لا يا خذه احد + لا

يكدره كدر + فاذاتم هذا صلح هذا البد للوقوف مع الخلق + والا خذ بايديهم و تخليصهم من بحرالدنيا + فان اراد الحق بالعبدخيرا + جعله د ليلهم وطبيبهم ' ومودبهم' ومدربهم' وترجمانهم وسائحهم' ومنحتهم' وسراجهم ' وشمسهم + فان اراد منه ذلک كان + والا حجبه عنده + وغيبه عن غيره + احاد افراد من هذا الجنس يردهم الى الخلق + مع الحفظ الكلى والسلامته الكليته + يوفقهم لمصالح الخلق و هدايتهم + الزاهد فى الدنيا يبتلى

بالاخره + والزاهد فى

الدنيا والا خره يبتلى برب

الدنيا والاخره +

قد غفلتم كانكم لاتموتون + وكانكم يوم القيامته لاتحشرون + وبين يدى الحق

اس چیز کا تعلق معانی سے ہے۔ صورت سے نہیں۔ مذکورہ مضامین میں جب بندہ کامل ہو جاتا ہے تو دنیا و آخرت سے کنارہ کشی صحیح ہوتی ہے اور ماسواء سے زہد درست صحت و قرب حاصل ہوتا ہے۔ فرشتے اس کے پاس آتے ہیں۔ اور امارت و ریاست اس کا حصہ ہوتی ہے۔ اس کا ذرہ پہاڑ اور قطرہ سمندر' ستارہ چاند اور چاند سورج تھوڑا بہت اور عدم وجود بن جاتا ہے۔ اس کی فنا بقا اور اس کی حرکت ثبات ہو جاتی ہے۔ اس کا درخت بڑھ کر عرش تک جا پہنچتا ہے اور جڑیں تحت الثری میں پھیلی ہوتی ہیں۔ اور اس کی شاخیں دنیا و آخرت پر سایہ افگن وہ شاخیں کیا ہیں؟ حکم اور علم ۔ دنیا ان کے نزدیک انگوٹھی کے حلقہ کی طرح ہے۔ نہ دنیا اس کو غلام بنا سکتی ہے نہ آخرت قیدی۔ کوئی بادشاہ اس کا آقا ہو سکتا ہے نہ کوئی دربان اس کو روک سکتا ہے۔ نہ کوئی اس کو گرفتار کر سکتا ہے۔ نہ کوئی چیز اس کی کو مکدر کر سکتی ہے۔ جب یہ مرتبہ حاصل ہو جائے تو اس بندہ کو مخلوق کے پاس رہ کر ان کی مدد کرنا اور دنیاکے سمندر سے ان کو بچانا درست ہے۔ اگر اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کو لوگوں کا رہنما' طبیب' ادب سکھانے والا' مہذب بنانے والا' ان کا ترجمان ان کا پار لگانے والا' ان کا میل دور کرنے والا' ان کا چراغ اور آفتاب بنا دیتا ہے۔ اگر بندے سے ارشاد و تربیت کا کام لینا چاہتا ہے تو ایسا ہوتا ہے ورنہ اپنے پاس چھپا لیتا ہے اور غیروں کی نظروں سے غائب کر دیتا ہے۔ ایسے بزرگوں میں سے کسی ایک کو پوری حفاظت و سلامتی کے ساتھ مخلوق کے پاس لوٹادیتا ہے اور ان کو لوگوں کی اصلاح و ہدایت کی توفیق دیتا ہے۔ تارک الدنیا کو آخرت کے لئے آزمایا جاتا ہے۔ دنیا و آخرت سے کنارہ کرنے والے کی آزمائش پروردگار عالم کے ساتھ ہوتی ہے۔

قیامت میں اولیاء اللہ کے اکرام : تم غفلت میں پڑے ہوئے ہو گویا تم کو موت نہیں آئے گی اور

لاتحاسبون + وعلی الصراط لاتجوزون +
هنا صفاتکم و انتم للعون الاسلام و
والا یمان + هنا القران والعلم حجتہ علیکم
اذا لم تعلموا بهما + اذا حضرتم عند العلماء
ولم تقبلو مایقولون لکم +
کان حضور کم عندهم حجتہ علیکم +
یکون علیکم اثم ذلک +

کما لقیتم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ولم تقبلوا
منہ + یوم القیامتہ یعم الخلق کلهم الخوف من
جلال اللہ عزوجل وعظمتہ و کبریائہ وعدلہ +
تذ هب ملوک الدنیا ویبقی ملکہ + یرجع الکل الیہ
یوم القیامتہ + ویظهر ملک القوم + یظهر عزهم و
وغنا هم و اکرام الحق عزوجل لهم + الیوم
شحنوا العباد و البلاد + واوتاد الارض + قوام
الارض بهم + هم امراء الخلق و رئو سائوهم
و نواب الحق عزوجل + فهم من حیث المعنی
لا من حیث الصوره + الیوم معنی و غدا
صورة + شجاعتہ المخاصمین الکفار + فی لقائهم
والثبات معهم + شجاعتہ الصالحین
فی لقاء نفوسهم والا هویتہ والطباع والشیاطین +
واقران السوء الذین هم شیاطین
الانس + و شجاعتہ الخواص + فی الزهد
فی الدنیا والا خره و ما سوی
الحق عزوجل فی الجملتہ +

یا غلام تنبہ قبل ان تنبہ بلا امرک
تدین و خالط اهل الد ین + فانهم هم
النلس اعقل النلس من اطاع اللہ عزو
جل + واجهل النلس من عصاہ + قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم تربت یداک یعنی
افتقرت + واترب اذا استغنی + اذا خالطت
اهل الد ین واجبتهم +

قیامت کے دن محشر میں نہ لائے جاؤ گے اور خدا کے سامنے حساب نہ دینا ہو گا اور پل صراط سے نہ گزرو گے تمہاری یہ حالتیں ہیں اور اسلام و ایمان کا دعویٰ کرتے ہو۔ اگر تم نے قرآن و علم پر عمل نہ کیا تو تمہارے خلاف یہ حجت ہوں گی۔ جب تم علماء کے پاس آؤ اور ان کی باتیں نہ مانو تو تمہاری حاضری تم پر حجت بنے گی اور سزا سے بچنے کے لئے کوئی عذر نہ ہو گا۔ اس کا گناہ تم پر ایسا ہی ہو گا جیسے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے اور آپ کا کہا نہ مانتے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے جلال، اس کی کبریائی و عظمت اور عدل کا خوف سب پر چھایا ہو گا۔ شاہان دنیا نہ ہوں گے۔ صرف اس کی بادشاہت ہو گی۔ قیامت کے دن سب اسی کی طرف رجوع ہوں گے۔ اللہ والوں کی حکومت، عزت، دولت اور پروردگار کا انعام و اکرام ان کے لئے ظاہر ہو گا وہ آج بھی شہروں اور لوگوں کے محافظ اور زمین کی میخیں ہیں کہ ان کی وجہ سے زمین قائم ہے۔ انہیں مخلوق کا رئیس اور سردار اور اللہ تعالیٰ کا نائب معنی کے اعتبار سے کیا جاتا ہے۔ ظاہری اعتبار سے نہیں۔ آج معنی کے اعتبار سے ہیں۔ کل ظاہرا معتبر ہوں گے۔ کافروں سے لڑنے والوں کی بہادری یہ ہے کہ ان سے ملیں اور ثابت قدم رہیں۔ صالحین کی شجاعت نفس ہوا و ہوس، شیاطین اور برے ہم نشینوں سے جو شیاطین الانس ہیں مقابلہ کرنا ہے اور خاصان خدا کی شجاعت دنیا، آخرت اور ماسوا سے کنارہ کشی ہے۔

فقر: میرے عزیز! بیدار ہو اس سے پہلے کہ زبردستی بیدار کئے جاؤ۔ دین داروں سے مل اور دین دار بن۔ کیونکہ حقیقتاً وہی آدمی ہیں جو حق تعالیٰ کی عبادت کرے وہی سب سے عقل مند ہے۔ اور خدا کا نافرمان سب سے بڑا جاہل۔ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرے دونوں ہاتھ گرد آلود ہوں۔ یعنی تو فقیر و بے نیاز ہو۔ جب تو دین داروں سے ملے جلے گا اور ان سے

استغنت يداک + وقلبک
يهرب من النفاق واهله + المنافق المرائی
لاعمل له + مايقبل منک الا ما اردت به
وجهه + مايقبل منک صوره عملک + وانما
يقبل منک معناه + اذا خالفت نفسک و
هواک و شيطانک و دنياک فی عملک + قبله
منک + عمل و اخلص + ولا تنظرالی عملک فی
الجملته لايقبل الاما اردت به وجهه + لاوجه الخلق +
ويحک تعمل للخلق + و تريدان يقبله
الحق عزوجل + هذا هوس منک +
دع عنک الشره و البطر و الفرح + قلل
فرحک + وكثر حزنک فانک فی دارالحزن +
فی دارالسجن + كان نبينا صلی الله عليه وسلم
دائم التفكر قليل الفوح كثير الاحزان
قليل الضحک الاتبسما + تطييبا لقلب غيره +
كان فی قلبه احزان واشغال + لولا الصحابته
واموراللدنيا والا لما كان يخرج من بيته +
ولا يقعد مع احد +

يا غلام اذا صحت خلوتک مع الله
عزوجل دهش سرک + وصفا قلبک +
يصير نظرک عبرا + و قلبک
فكرا + وروحک ومعناک
الی الحق + ما اعطی عبدالتفكر
الا اعطی العلم با حوال الدنيا
والاخره +
ويحک!

تضيع قلبک فی الدنيا + وقد فرغ الله عزو
جل من اقسامک منها + وقد قدر لها
اوقاتها معروفته عنده + كل يوم يتجدد لک
رزق جديد + لطبته ام لم طلبته + حرصک

محبت کرے گا تو تو مستغنی ہو جائے گا۔ اور تیرا دل منافق اور منافقت سے گریز کرے گا۔ ریاکار، منافق کا کوئی عمل مقبول نہیں۔ جب تک حق تعالیٰ کی ذات مقصود نہ ہو گی۔ کوئی نیکی قبول نہ ہو گی۔ عمل کی صورت نہیں بلکہ اس کا اخلاص قبول ہو گا۔ جب تو اپنے نفس، اپنی خواہش، شیطان اور دنیا کی مخالفت میں عمل کرے گا تو مقبول ہو گا اخلاص سے عمل کر اور اپنا عمل بالکل نہ دیکھ۔ تیرا وہ عمل مقبول ہو گا جس میں ذات باری مقصود ہو گی۔

دارالحزن: ہائے افسوس! تو مخلوق کی خاطر عمل کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ قبول فرما لے۔ یہ محض آرزو ہے۔ غرور، تکبر اور اترانا چھوڑ دے۔ اپنی خوشی کم کر اور غم زیادہ کیونکہ تو دارالحزن اور دنیا کے قید خانہ میں ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ ہمیشہ فکر مند رہتے۔ خوش کم ہوتے اور غمگین زیادہ۔ بہت کم ہنستے۔ کبھی کبھی دوسروں کا دل خوش کرنے کے لئے تبسم فرماتے۔ آپ کا قلب مبارک ملال و اعمال سے بھرا رہتا۔ اگر صحابہ اور دنیا کے معاملات نہ ہوتے تو آپ گھر سے باہر تشریف لاتے نہ کسی سے ملاقات فرماتے۔

خلوت نشینی: جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خلوت نشینی صحیح ہوگی تو باطن مد ہوش اور قلب روشن ہو جائے گا۔ تیری نظر سراپا عبرت اور تیرا قلب سراسر فکر بن جائے گا۔ تیری روح اور باطن حق تعالیٰ سے واصل ہو گی۔ دنیا کی فکر عذاب اور حجاب ہے۔ اور آخرت کی فکر علم و قلب کی زندگی۔ جس بندے کو غور و فکر بخشا جاتا ہے۔ اس کو دنیا و آخرت کے حالات کا علم بھی بخشا جاتا ہے۔

طلب دنیا بربادی قلب: ہائے افسوس! تو دنیا کے لئے اپنا دل برباد کر رہا ہے حالانکہ تیرے حصے کی دنیا دے کر اللہ تعالیٰ فارغ ہو چکا اور اس کا وقت مقرر کر چکا جس کا علم اسی کو ہے۔ تو طلب کرے یا نہ کرے۔ ہر روز تجھے روزق پہنچتا رہے گا۔ تیری حرص تجھ کو خدا اور خلق

يفضحك عند الله عزوجل وعند الخلق بنقصان الايمان تطلب الرزق + وبزيادة تقعد عن الطلب + وبكماله وتمامه تنام عنه +

يا غلام لا تخلط الجد بالهزل + فانك ما تمكن قلبك مع الخلق كيف يجتمع مع الخالق + وانت مشرك بالسبب كيف تكون مع المسبب + كيف يجتمع ظاهر و باطن + ماتعقل وما لا تعقل + ماعند الخلق وماعند الخالق + ماجهل من نسى المسبب + واشتغل بالسبب + وقف مع الثانى + وترک الاول + نسى الباقى وفرح بالفانى +

يا غلام! تصحب الجهال فيتعدى اليک من جهلهم + صحبة الا حمق صحبته غبن + اصحب المومنين الموقنين العالمين العاملين بعلمهم + مااحسن احوال المومنين فى جميع تصر فاتهم + ما اقواهم على مجاهد اتهم وقهرهم لنفوسهم واهو يتهم + ولهذا قال النبى صلى الله عليه وسلم بشر المومن فى وجهه وحزنه فى قلبه + هذا من قوته + قدر على ان يظهر البشر فى وجوه الخلق + ويكتم الحزن فيما بينه وبين الله عزوجل + همه دائم + كثير التفكر + كثير البكا + قليل الضحک +

ولهذ اقال النبى صلى الله عليه وسلم لاراحته لمومن غير لقاء ربه عزوجل + المومن يستر حزنه ببشره + ظاهره يتحرک فى الكسب + وباطنه ساكن الى ربه عزوجل + ظاهره لعياله + بوباطنه لربه عزوجل + لايفشى سره الى اهله وولده وجاره وجارته والا الى احد من خلق ربه عزوجل + يسمع قول النبى صلى الله عليه وسلم استعينوا على اموركم بالكتمان لايزال يكتم ماعنده + فان جائته غلبته + اونمت من لسانه كلمته + فيتد ارک الامر + ويغير العبارة + ويستر ماظهر منه + ويعتزر عما بدامنه +

کے سامنے رسوا کرے گی۔ تو ایمان میں کمی کے باعث رزق طلب کرتا ہے اور زیادتی کے ساتھ طلب سے بیٹھ رہے گا اور اس کے تمام وکمال کے بعد سو جائے گا

جہالت: میرے عزیز! حقیقت کو مذاق نہ بنا۔ جب تیرا دل مخلوق سے وابستہ ہے تو خالق سے کیسے جڑے گا؟ جب تو سبب کو شریک خدا بنائے ہوئے ہے تو خالق سبب کا ساتھ کیسے ہو گا ظاہر باطن یک جا کیسے ہو سکتے ہیں؟ جو کچھ تو سمجھتا ہے اور جو نہیں سمجھتا جو کچھ مخلوق کے پاس ہے اور جو خالق کے پاس ہے وہ مجتمع نہیں ہو سکتے۔ خالق سبب کو بھول کر سبب میں مشغول ہونے والا۔ اول کو چھوڑ کر ثانی میں مصروف ہونے والا۔ باقی کو بھول کر فانی میں خوش رہنے والا بڑا جاہل ہے۔

میرے عزیز! تو جاہلوں کے ساتھ رہتا ہے اس لئے ان کی جہالت تجھ میں اثر کرے گی۔ احمقوں کی صحبت بڑی نقصان دہ ہے۔ مومن' اہل یقین اور باعمل عالموں کی صحبت اختیار کر۔ مومنوں کا حال تمام کار گزاریوں میں بہتر ہے۔ وہ لوگ اپنے مجاہدات اور نفسوں اور خواہشوں کے مغلوب کرنے میں کس قدر قوی ہیں۔ اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مومن کے چہرے پر مسرت اور دل میں غم ہوتا ہے" یہ ان کی قوت ایمانی ہے کہ مخلوق کے سامنے خوش رہتے ہیں اور غم کو اپنے اور خالق کے درمیان پوشیدہ رکھتے ہیں ان کا غم دائمی ہے۔ فکر و گریہ زیادہ اور ہنسی تھوڑی اسی لئے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مومن کو اپنے رب سے ملے بغیر راحت نہیں۔" مومن اپنا غم خندہ روئی سے چھپاتا ہے۔ بظاہر وہ کمانے میں لگا ہوتا ہے لیکن اس کا دل اپنے رب کے حضور میں ہوتا ہے۔ اس کا ظاہر اہل و عیال کے لئے ہے اور باطن خدا کے لئے اس کا راز اہل و عیال' ہمسایہ و ہمسائی اور مخلوق میں سے کسی پر ظاہر نہیں ہوتا۔ وہ پیغمبر علیہ السلام کا یہ ارشاد سنتا ہے۔ "اپنے کاموں میں خفیہ طور پر مدد چاہو" وہ ہمیشہ اپنی حالت کو چھپاتا ہے اگر غلبہ کیفیت میں کوئی بات زبان سے نکل جاتی ہے تو تلافی کرتا ہے اور عبارت کو بدل دیتا ہے۔ جو ظاہر ہو چکا اس کو چھپاتا اور اس پر معذرت کرتا ہے

يا غلام اجعلني مراتك + اجعلني مراة قلبك وسرك مراة اعمالك + ادن مني + فانك ترى في نفسك مالا تره مع البعد عني + ان كان لك حاجته في دينك عليك بي + فاني لا احابيك في دين الله عزوجل عندي وقاحه ترجع الى دين الله عزوجل + قلوبيت بيد خشنته غير محصلته منافقته + دع رعناك في بيتك وادن مني + فاني واقفعلي باب الاخرة + قف عندي + واسمع قولي + اعمل به قبل ان تموت عن قريب + الدائرة على الخوف من الله عزوجل والخشيته له + اذا لم ليكن لك خوف منه فلا امن لك في الدنيا والاخرة + الخشيته من الله عزوجل هي العلم بعينه + ولذلك قال الله عزوجل

انما يخشى الله من عباده العلماء مايخشى الله عزوجل الا العلماء العمال بالعلم الذين يعلمون ويعملون + ولا يطلبون من الحق عزوجل جزاء على اعمالهم + بل يريد ون وجهه وقربه + يريدون محبته والخلاص من بعده وحجابه + يريد ون ان لا يغلق باب في وجوههم دنيا واخرة لا يرغبون في الدنيا ولافي الاخرة ولا فيما سواه + الدنيا لقوم + والاخرة لقوم + و الحق عزوجل لقوم وهم المومنون الموقنون العارفون المحبوبون له المتقون الخاشعون له الحزونون المنكسرون لا جله + قوم يخشون الله عزوجل بالغيب وهو غائب عن عيون ظلوا هر هم + حاضر نصب عيون قلوبهم + كيف لا يخافونه وهو كل يوم في شان + يغير ويبدل + ينصر هنا ويخذل هنا + يحيى هنا ويميت هنا + يقبل هنا ويرد هنا + يقرب هنا و يبعد هنا + لا يسأل عما

خوف وخشیت: میرے عزیز! مجھے اپنا آئینہ بنا مجھے اپنے دل، راز اور اعمال کا آئینہ بنا۔ میرے پاس آ۔ تجھے اپنے اندر وہ کچھ نظر آئے گا جو مجھ سے دور رہ کر نظر نہیں آتا۔ اگر تجھے اپنے دین کے لئے کوئی ضرورت ہے تو میرے پاس ضرور آیا کر۔ میں اللہ کے دین کے بارے میں تیرے ساتھ رو رعایت نہ کروں گا۔ دینی معاملات میں شرم کرنا میرا کام نہیں ہے میں نے ایسے سخت ہاتھوں میں پرورش پائی ہے جو منافق اور طالب عوض نہ تھے دنیا اپنے گھر میں چھوڑ کر میرے پاس آ۔ میں آخرت کے دروازے پر کھڑا ہوں۔ میرے ساتھ کھڑا ہو جا اور میری بات سن اور مرنے سے پہلے عمل کر۔ اللہ کے خوف و خشیت پر دار و مدار ہے۔ اگر تجھے اس کا خوف نہیں ہے تو تجھے دنیا و آخرت میں کہیں امن نہ ملے گا۔ حق تعالیٰ کا خوف ہی اصل علم ہے۔ اسی لئے خدائے برتر و بزرگ نے فرمایا "پس اللہ سے علماء ہی ڈرتے ہیں۔" اللہ تعالیٰ سے وہی علماء ڈرتے ہیں جو علم پر عمل کرتے ہیں اور حق تعالیٰ سے اپنے اعمال کی جزا نہیں مانگتے بلکہ اس کی رضا اور قرب چاہتے ہیں اس کی محبت مانگتے ہیں اور بعد و حجاب سے نجات چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ دنیا و آخرت میں ان پر دیدار الٰہی کا دروازہ بند نہ کیا جائے۔ دنیا، آخرت اور ماسواء کی خواہش نہیں رکھتے ۔ ایک گروہ کے لئے دنیا ہے اور ایک کے لئے آخرت اور ایک جماعت کے لئے ذات خدا وندی ہے یہ مومن، اہل یقین، عارفان کامل، خاصان خدا کا گروہ ہے جو اس سے ڈرتے اور اس کے لئے غمگین رہتے اور شکستہ خاطر رہتے ہیں۔ یہی لوگ اللہ سے غائبانہ ڈرتے ہیں۔ وہ ان کی ظاہری آنکھوں سے پوشیدہ اور دل کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ وہ لوگ اس سے کیوں نہ ڈریں جب کہ وہ ہر دن نئی شان سے جلوہ گر ہے۔ تغیر و تبدل کرتا رہتا ہے اس کی مدد کرتا ہے تو اس کو ذلیل اس کو مارتا اور اس کو زندہ کرتا ہے۔ اسے قبول اور اسے مردود کرتا ہے۔ اسے قریب بلاتا ہے اور اسے دور۔ "اس سے پوچھ

بفعل وھم یسالون
اللھم قربنا الیک ولا تبا عدنا عنک + واتنا فی اللدنیا حسنتہ و فی الاخرۃ حسنتہ + وقنا عذاب النار

نہیں اس کے فعل کی اور لوگوں سے پوچھ ہونی ہے۔"
اے اللہ! ہم کو اپنے قریب کر لے اور ہمیں اپنے سے دور نہ کر دنیا و آخرت میں ہم کو نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

المجلس السادس

وقال رضی اللہ تعالی عنہ + یوم الجمعتہ بالمدرستہ + منتصف شوال + سنتہ خمس واربعین وخمسمائتہ قلوب القوم صافیتہ ظاھرۃ نناسیتہ للخلق + ذاکرۃ للہ عزوجل + ناسیتہ للدنیا + ذاکرۃ لاخرۃ + ناسیتہ لماعند کم + ذاکرۃ الماعندہ + انتم محجوبون عنھم وعن جمیع ماھم فیہ + مشغولون بدنیا کم عن اخراکم + تارکون للحیا من ربکم عزوجل + ستوا قحون علیہ + اقبل نصح اخیک المومن + ولا تخالفہ + فانہ یرئی لک مالاتری انت لنفسک + ولھذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المومن مراۃ المومن + المومن صادق فی نصحہ لا خیہ المومن + یبین لہ اشیاء تخفی علیہ + یفرق لہ بینن الحسنات والسیئات + یعرفہ مالہ وماعلیہ + سبحان من القی فی قلبی نصح الخلق + وجعلہ اکبر ھمی + انی ناصح + ولا ارید علی ذلک جزاء + اخرتی قد حصلت لی عند ربی عزوجل + ماانا طالب دنیا + ماانا عبد اللدنیا ولا الاخرۃ ولا ماسوی الحق عزوجل + ما اعبد الا الخالق الواحد الاحد القدیم + فرحی بفلاحکم + وغمی لھلاککم + اذا رایت وجہ مرید صادق قد افلح علی یدی شبعت وار تویت و

چھٹی مجلس

یوم جمعہ
۱۵ شوال ۵۴۵ھ۔ مدرسہ معمورہ

ولایت اور اتباع شریعت

اولیاء اللہ کی مسرت: اہل اللہ کے دل پاک صاف ہوتے ہیں۔ وہ مخلوق کو بھولنے والے اور اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے والے ہیں۔ دنیا کو فراموش اور آخرت کو یاد کرنے والے ہیں تمہاری چیزوں کو بھول کر جو کچھ خدا کے پاس ہے اسے یاد رکھتے ہیں۔ تم ان سے اور ان حالات سے ناواقف ہو جن میں وہ مشغول ہیں۔ تم آخرت کو چھوڑ کر اپنی دنیا میں مشغول ہو حیا ترک کر کے خدا کے سامنے بے حیا بن رہے ہو اپنے مومن بھائی کی نصیحت سنو اور اس کی مخالفت نہ کرو وہ تمہارے لئے ایسی چیز دیکھتا ہے جو تم اپنے لئے نہیں دیکھتے اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ مومن مومن کا آئینہ ہے۔" مومن ہمیشہ اپنے بھائی کا سچا خیرخواہ ہوتا ہے جو باتیں اس بھائی کو معلوم نہیں ہوتیں، وہ ظاہر کرتا ہے نیک و بد بتا دیتا ہے اور اس کے نفع نقصان کی شناخت کرا دیتا ہے۔ وہ ذات پاک ہے جس نے میرے دل میں مخلوق کی خیرخواہی ڈالی اور اس کو میرا مقصود اعظم بنا دیا۔ میں بھلائی چاہتا ہوں معاوضہ نہیں چاہتا میرے رب سے آخرت مجھ کو مل چکی ہے۔ میں دنیا کا طالب نہیں ہوں۔ میں دنیا، آخرت اور ماسواء کا بندہ نہیں ہوں میں واحد، احد قدیم رب کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتا۔ تمہاری نجات میں میری مسرت ہے اور تمہاری ہلاکت میں میرا غم۔ جب میں سچے مرید کا منہ دیکھتا ہوں جس نے میرے ہاتھ پر نجات پائی ہے تو میں آسودہ

اكتسيت وفرحت + كيف خرج
مثله من تحت يدى +
يا غلام مرادى انت لا انا + ان
تتغير انت لا انا انا عبر + وانما
ود دتنى لاجلك + تعلق بى +
حتى تعبر بالعجلته +

يا قوم دعوا التكبر على الله عزوجل وعلى خلقه + اعرفوا قدركم + وتواضعوا فى نفوسكم + اولكم نطفته قذرة من ماء مهين + واخر كم جيفته ملقاة + لا تكونوا ممن يقوده الطمع + ويصيده الهوى + ويحمله الهوى الى ابواب السلاطين فى تطلب شئى منهم لم يقسم له + اويطلب منهم ماقد قسم له بالذل والمهانته عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال + اشد عقوبات الله عزوجل لعبده طلبه مالم يقسم له ويحک يا جاهلا بالقدر والمقدر له + اتظن ان ابناء الدنيا يقدرون ان يعطوک مالم يقسم لک + ولكن هذه وسوسته الشيطان + الذى قد تمكن من قلبک وراسک + لست عبد الله عزوجل + وانما انت عبد نفسک وهواک و شيطانک وطبعک ودرهمک و دينارک + اجهد ان ترى مفلحا + حتى تفلح بطريقه + عن بعضهم رحمته الله عليه انه قال من لم ير المفلح لا يفلح انت ترى المفلح + ولكن تراه بعينى راسک لا بعينى قلبک و سرک و ايمانک + ايمان ليس لک فلا جرم لا يكون لک بصيرة تبصر بهاغيرک + قال الله عزوجل + فانها لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التى فى الصدور ٥ الطامع فى اخذ الدنيا من ايدى الخلق + يبيع الدين بالتين + يبيع مابيقى بما يفنى + فلا جرم لا يقع بيده لا هذا ولا هذا +

اور سیراب ہو جاتا ہوں کپڑے پہن لیتا ہوں اور خوش ہو جاتا ہوں کہ کس طرح اس جیسا شخص میرے ہاتھوں نکل آیا۔ اے عزیز من! مراد تو ہے میں خود نہیں ہوں اگر تجھ میں تغیر آ جائے اور میں بدستور رہوں تو رو دیتا ہوں میں آپ کو تیری ہی وجہ سے محبوب سمجھتا ہوں۔ تو میرے ساتھ رہ کہ جلد پار اتر جائے

بندہ نفس اور مرشد کی تلاش: لوگو! اللہ اور اس کی مخلوق سے تکبر کرنا چھوڑ دو۔ اپنی حقیقت پہچانو اور تواضع کرو۔ تمہاری پیدائش نطفہ سے ہوئی جو گھناؤنا پانی ہے اور تمہاری انتہا مردار ہے جو پھینک دیا جائے گا۔ ان میں سے نہ ہو جن کو لالچ لئے پھرتا ہے اور ہوس میں گرفتار ہیں اور ذلت و خواری کے ساتھ بادشاہوں کے در پہ پھرتے ہیں کہ ان سے وہ چیز مانگیں جو قسمت میں نہیں ہے یانصیب میں لکھی جا چکی ہے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سب سے سخت بندے کے لئے اس چیز کی طلب ہے جو اس کی قسمت میں نہیں ہے۔" افسوس! اے تقدیر اور مقدر سے ناواقف! کیا تیرا خیال ہے کہ دنیا والے اس چیز کو دینے پر قدرت رکھتے ہیں جو تیری قسمت میں نہیں یہ یقیناً شیطانی وسوسہ ہے جو تیرے دل و دماغ میں جم گیا ہے۔ تو خدا کا بندہ نہیں بلکہ اپنے نفس، شیطان، خواہش اور درہم و دینار کا بندہ بن گیا ہے۔ کوشش کر کے کسی نجات دہندہ کو معلوم کر کہ تو اس کے ذریعے فلاح پائے بعض بزرگوں سے سنا گیا ہے کہ "جس نے کسی مرشد کو نہیں دیکھا اسے فلاح نہ ملی۔" تو مرشد کو ظاہری آنکھ سے دیکھتا ہے۔ دل، باطن اور ایمان کی نظر سے نہیں دیکھتا ایمان تیرے پاس ہے نہیں تو یقیناً بصیرت بھی نہ ہو گی کہ اپنے سوا کسی کو دیکھ سکے۔ حق شانہ فرماتا ہے۔ "پس بلاشبہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں۔ سینوں میں دل اندھے ہو جاتے ہیں۔" جو لالچی شخص مخلوق کے ہاتھ سے دنیا حاصل کرنے لگا ہے وہ دین کو انجیر کے بدلے اور باقی کو فانی کے عوض فروخت کرتا ہے۔ بلاشبہ اس کے ہاتھ نہ یہ آئے گی نہ وہ۔

مادمت ناقص الایمان + فلونک واصلاح معیشتک + حتی لا تحتاج الی الناس + فتبذل لهم دینک و تاکل اموالهم به + فاذا قوی ایمانک وکمل + فد ونک والتوکل علی الله عزوجل والخروج من الاسباب وقطع الارباب والمسافرة عن جمیع الاشیاء بقلبک + تخرج قلبک عن بلدک واهلک ودکانک و معارفک + وتسلم مافی یدک الی اهلک واخوانک و اقرانک + فتصیر کان مالک الموت قد اخذ روحک + کان خطاف الموت اختطفک + کان الارض انشقت وابتلعتک + کان امواج القدر والقدرة السابقة اخذتک فی بحر العلم و غرقتک + من وصل الی هذا المقام لاتضره الاسباب +

لانها تکون علی ظاهره لا علی باطنه +

تکون الاسباب لغیره لا له +

یا قوم ان لم تقدر واعلی ماذکرت من اخراج الاسباب والتعلق بهامن حیث قلوبکم من کل وجه فیکونا من وجه رون وجه + اذا لم تقدر واعلی الکل فلا اقل من البعض + کانن نبینا صلی الله علیه وسلم یقول تفرغوا من هموم الدنیا ما استطعتم +

یا غلام ان قدرت ان تتفرغ من هموم الدنیا فافعل + والا فهرول بقلبک الی الحق عزوجل + وتعلق بذیل رحمته + حتی یخرج هم الدنیا من قلبک + هو القادر علی کل شئی + العالم بکل شئی + بیده کل شئی + الزمه بابه وسله ان یطهر قلبک من غیره ویملاه بالایمان والمعرفته له والعلم به والغنی به عن خلقه + سله ان یعطیک الیقین + ویونس قلبک به + و یشغل جوار حک بطاعته + اطلب الکل منه + لامن غیره + لاتذل مخلوق

جب تک تیرا ایمان ناقص ہے تو اپنی معاش کی اصلاح کے درپے رہ تاکہ لوگوں کا محتاج نہ رہے کہ ان کے لئے اپنا دین ہی بیچ دے اور ان کا مال اس کے بدلے میں لے کر کھائے جب ایمان کامل ہو جائے تو اللہ پر توکل کرنے' اسباب' جھوٹے معبودوں اور دل سے تمام چیزوں کے دور کرنے میں لگ جا۔ اپنے دل سے شہر' اہل وعیال' دکان اور احباب کا خیال نکال دے۔ اور جو کچھ تیرے قبضہ میں ہے اس کو اہل خانہ بھائیوں اور عزیزوں کے حوالے کر دے اور ایسا بن جا کہ موت کے فرشتے نے تیری روح قبض کر لی ہے یا موت کے پنجے نے تجھ کو اچک لیا ہے گویا زمین نے شق ہو کر تجھے نگل لیا یا تقدیر اور غالب آنے والی طاقت نے تجھے علم کے سمندر میں ڈبو دیا۔ جس کو یہ مقام حاصل ہو گیا۔ اس کو اسباب کا اختیار کرنا مضر نہ ہو گا کیونکہ وہ اسباب اس کے ظاہر پر اثر انداز ہوں گے نہ کہ اس کے باطن پر۔ اور اسباب دوسروں کے لئے ہوں گے نہ کہ اس کے لئے۔

ترک اسباب: لوگو! اگر میرے کہنے کے موافق اسباب اور ان کے تعلق کو دلوں سے نکالنے پر پوری قدرت نہ ہو تو کچھ تو ہونا چاہئے۔ اگر پورے پر قدرت نہ ہو تو بعض سے کمی کوتاہی نہیں کی جا سکتی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "جہاں تک ہو سکے دنیا کے تفکرات سے خالی رہو۔"

اے عزیز! اگر دنیا سے فارغ ہونے کی تجھ میں قدرت ہے تو ضرور ایسا کر۔ ورنہ اپنی قلبی توجہ سے خدا کی طرف آ اور اس کی رحمت کے دامن سے چمٹ جا تاکہ تیرے دل سے افکار دنیا کو نکال دے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسے سب کا علم ہے اور اسی کے قبضہ و اختیار میں سب چیزیں ہیں۔ اس کے دروازہ پر پڑ جا اور دعا مانگ کہ تیرے دل کو غیر سے پاک کرکے ایمان' معرفت' اپنے علم اور مخلوق کی بے نیازی سے پر کردے۔ دعا کرو کہ یقین عطا فرمائے اور اپنی محبت سے دل کو بھر دے اور اعضاء کو اطاعت میں مشغول رکھے۔ اسی سے

مثلک + بل یکون لہ لا لغیرہ +
ومعاملتک معہ ولہ لا غیرہ +
یا غلام فقد اللسان بلا عمل القلب لا یخطیک الی الحق خطوۃ + السیر سیر القلب + القرب قرب الاسرار + العمل عمل المعانی مع حفظ حدود الشرع بالجوارح + والتواضع للہ عزوجل لعبادہ + من جعل لنفسہ وزنا + جلا وزن لہ + من اظہر اعمالہ للخلق + فلا عمل لہ + الاعمال تکون فی الخلوات+ لا تظہر فی الجلوات سوی الفرائض التی لا بدمن اظہارھا + قد سبق تفریطل فی احکامک للا ساس + ماینفعک احکامک للبناء الذی فوقہ + اذا تغیر البناء والا ساس محکم
قدرت ان تجبر البناء + اساس الاعمال التوحید والاخلاص فمن لا توحید لہ والاخلاص لہ لا عمل لہ احکم اساس عملک بالتوحید والاخلاص + ثم ابن الاعمال بحول اللہ عزوجل وقوتہ + لا بحولک وقوتک + ید التوحید ھی البانیتہ + لا ید الشرک والنفاق + الموحد ھوالذی یرتفع قمر عملہ + اما المنافق فلا +
اللھم باعد بیننا وبین النفاق فی جمیع احوالنا + واتنا فی الدنیا حسنتہ و فی الاخرۃ وقنا عذاب النار

سب کچھ مانگ غیر سے نہ مانگ۔ اپنی جیسی مخلوق کے سامنے ذلیل نہ ہو۔ سوال بھی اسی سے ہو کسی اور سے نہ ہو۔ اور تیرا معاملہ اسی سے اور اسی کے لئے ہو غیر کے لئے نہ ہو۔
عمل کی بنیاد: میرے عزیز! زبانی علم قلب کے عمل کے بغیر ایک قدم بھی تجھ کو خدا کی طرف نہ لے جائے گا۔ رفتار تو دل ہی کی ہے اور باطن کی قربت قربت ہے اور عمل معانی کا عمل ہے بشرطیکہ اعضاء سے شریعت کے حدود کی حفاظت ہو۔ اور اللہ کی خاطر بندوں کے سامنے انکسار ہو۔ جس نے اپنے نفس کی منزلت سمجھی اس کی کوئی عزت نہیں۔ جس نے مخلوق کے لئے عمل کئے اس کا کوئی عمل نہیں۔ اعمال تنہائی میں ہوتے ہیں سب کے سامنے نہیں۔ ان فرائض کے سوا جن کا اظہار ضروری ہے تو کمزور بنیاد رکھ چکا ہے۔ اب چنائی کی مضبوطی سے کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ اگر بنیاد مضبوط ہو اور عمارت میں خرابی آجائے تو اس کی تلافی ممکن ہے۔ اعمال کی بنیاد توحید اور اخلاص ہے۔ جس کے پاس توحید اور اخلاص نہ ہو اس کا عمل بے کار ہے اپنے اعمال کی بنیاد اخلاص و توحید سے مضبوط کر۔ پھر اپنی قوت و قدرت سے اپنی عمل کی بنیاد مضبوط کر۔ پھر اللہ تعالیٰ کی قوت و طاقت پر اعتماد نہ کر۔ توحید کا ہاتھ تعمیر کرتا ہے۔ شرک ونفاق کا ہاتھ نہیں کرتا۔ موحد ہی کے عمل کا چاند اوپر اٹھتا ہے۔ منافق کا نہیں اٹھتا۔
اے اللہ! ہر حال میں ہم کو نفاق سے دور فرما۔ اور ہم کو دنیا و آخرت میں نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین!

المجلس السابع

قال رضی اللہ عنہ یوم الحد فی لرباط سابع عشر شوال سنتہ خمس واربعین وخمسمائتہ
اللھم صلی علی محمد وعلی ال محمد + وافرغ علینا صبر و ثبت اقدامنا + و کثر عطاء ک لنا + و

ساتویں مجلس

یوم یک شنبہ
۱۷ شوال ۵۴۵ھ۔ خانقاہ شریف

اتباع شریعت

شریعت کے مطابق دنیا کمانا: اللھم صلی علی محمد و

ارزقنا الشکر علیہ + الی اخر الدعاء
ثا قال +

یا قوم اصبر وافان الدنیا کلھا افات ومصائب + والنادر منھا غیر ذلک + مامن نعمتہ الاوفی جنبھا نقحتہ + مامن فرحتہ الا ومعھا ترحتہ + مامن سعتہ الا و معھا ضیق + اعطو الدنیا حیاتکم وتناولو اقسامکم منھا بید الشرع +
فانہ ھو الدواء فی تناول ما یوٴنخذ من الدنیا +
یاغلام خذ الاقسام بید الشرع اذا کنت مریدا + وبید الامر اذا کنت خاصا صدیقا + وبید فعل اللہ عزو جل اذا کنت فانتنا واصلا مقربا+ یساق الیک + وامر یاسرک وینھاک+ والفعل یتحرک فیک + الخلق علی ثلاثتہ اضرب + عامی + وخاصی+ وخاص الخاص + فالعامی ھو المسلم المتقی یا خذ الشرع بیدہ یلتزم الشریعتہ ولا یفارقھا + یعمل بقول اللہ عزوجل وما اتاکم الرسول فخنوہ ومانھا کم عنہ فانتھوا ۵ فاذاتم ھذا فی حقہ + وعمل بہ ظاھرا وباطنا + صارقلبا منورا یبصر بہ + فاذا اخذ شیاء من ید الشرع استغنی قلبہ وطلب الھام الحق عزوجل + لان الھامہ علم فی کل شئی + قال اللہ عزوجل فالھمھا فجودھا وتقواھا فیتقی قلبہ وینظر الھام الحق عزوجل + وعلامتہ یاخنظاھرالامر + وھوان مافی دکان ھذا المتعیش ملکہ وبیدہ ثم یرجع ویستضی نور قلبہ وینظر ماعندہ فی ذلک

علی آل محمد۔ ہمیں صبر دے اور ثابت قدم رکھ اور ہمیں اپنی عطا زیادہ دے اور شکر کی توفیق عطا کر۔ آخر دعا تک
پھر کہا

لوگو! صبر کرو۔ ساری دنیا آفات ومصائب سے بھری ہوئی ہے۔ بجز شاذ ونادر سو اس کا اعتبار نہیں۔ کوئی نعمت ایسی نہیں جس کے پہلو میں مصیبت نہ ہو۔ کوئی خوش حالی نہیں جس کے ساتھ بد حالی نہ لگی ہو۔ کوئی فراخی نہیں جس کے بعد تنگی نہ ہو۔ زندگی میں دنیا کماؤ اور شریعت کے ہاتھوں اپنا مقسوم حاصل کرو۔ شریعت کے ذریعے اس شے کے کھانے میں جو دنیا سے حاصل کی جائے دوا ہے۔

اتباع شریعت کے نور: میرے عزیز! مریدی کی حالت میں شرع کے ہاتھ سے اپنا مقصود حاصل کر اگر تو خاصان خدا اور صدیق میں سے ہے تو حکم کے ہاتھوں سے لے اور جب تو فانی، واصل اور مقرب ہے تو خدا کے ہاتھ سے لے کہ تیرا مقسم خود بخود تیرے پاس پہنچایا جائے گا۔ حکم تجھ کو حکم کریگا اور نہی روکے گی۔ اور فعل حق تجھے حرکت دے گا مخلوق کی تین قسمیں ہیں۔ عام، خاص، خاص الخاص، عامی پرہیز گار مسلمان ہے۔ شرع کو ہاتھ میں لے کر اس کا پابند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ اور اللہ کے اس حکم پر عمل کرتا ہے اس نے فرمایا۔ "جو کچھ تم کو رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ۔" جب اتباع شریعت مین کامل ہو جاتا ہے اور اس پر ظاہر و باطن کے ساتھ عمل کرنے لگتا ہے تو قلب منور ہو جاتا ہے اور وہ اسی سے دیکھنے لگتا ہے اور جب اس کو کوئی چیز شرع کے مطابق ملتی ہے تو دل اس کا بے پروا ہو کر حق تعالٰی کے الہام طلب کرتا ہے کیونکہ اس کا الہام ہر چیز میں عام ہے۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے "اس نے ہر ذات کو اس کا تقوی اور بد کاری الہام فرمائی۔" پس اس کا قلب متقی بنتا ہے اور خدا تعالٰی کے الہام کا منتظر رہتا ہے بظاہر اس کی علامت یہ ہے کہ جو کچھ اس دکاندار کی دکان میں ہے سب اس کی ملک اور اس کے قبضے میں ہے پھر وہ خدا کی جانب رجوع کرتا ہے تو اس کا دل اور منور ہو جاتا ہے اور جو کچھ اس کے پاس ہے وہ اس روشنی میں دکھائی دیتا ہے۔ یہ

وهنا بعد فراغه من العمل بالشرع + عند قوة ايمانه و توحيده + بعد خروج قلبه من الدنيا والخلق + وقطع فيا فيهار و عبور مجورها + حينئذ ياتيه الصبح + ياتيه نور الايمان + نورالقرب من ربه عزوجل + نور العمل + نور الصبر + نورا لاتئودة والطمانيته كل هذه الثمرة بعد اداء حقوق الشرع + وبركته متابوعته + واما الابدال و هم خواص الخواص + فيستفتون ثم ينظرون امر الله عزوجل + وفعله تحريكه والهامه فماوراء هذه الثلاثه هلاک فی هلاک + سقم فی سقم حرام + فی حرام + صداع فی راس الدين + دبيلته فی قلبه + سل فی جسده +

يا قوم + يكتون تصاريفه فيكم لينظر كيف تعملون هل تثبتون اوتنهزمون + هل تصدقون او تكذبون + من لا يوافق القدر لايرافق ولا يوافق + من لم يرض بالاقضيته لا يرضی عنه + من لم يعطم لا يعطی من لم يزر لا يركب +

يا جاهل تريد تغير وتبدل ما يريد + انت اله ثان + تريد ان الله عزوجل يوافقک + هذا بالعكس + اعكس تصب + لولا الا تد ار لما عرفت الدعاوی الكاذبته + عند التجارب تتبين الجواهر +

انكر علی نفسک انكار هاعلی الحق عزوجل + اذاكنت منكرا علی نفسک قدرت علی الانكار علی غيرک + علی قدر قوة ايمانک تزيل المنكرات + وعلی قدرضعفه تقعد فی بيتک + و تتخارس عن ازالتها + اقدام الايمان هی التی تثبت عند لاء شياطين الانس و

مرتبہ شریعت پر عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے اور ایمان و توحید کی قوت کے ساتھ دنیا و مخلوق سے دل خالی کرکے اس کے جنگلوں اور دریاؤں سے گزر کر حاصل ہوتا ہے اس وقت صبح روشن ہوتی ہے۔ اور ایمان کا نور، قربت خداوندی کی روشنی عمل کی ضیاء، صبر، سکون اور اطمینان کا نور حاصل ہوتا ہے شریعت کے حقوق ادا کرنے اور اس کی اتباع کی برکت سے یہ ثمرات حاصل ہوتے ہیں۔ اور ابدال حضرات جو خاص الخاص ہیں وہ پہلے شریعت سے فتویٰ لیتے ہیں اس کے بعد خدا کے حکم، اس کے فعل، اس کی تحریک اور الہام کا انتظار کرتے ہیں۔ خود کچھ نہیں کرتے۔ ان تینوں درجوں کے سوا تباہی ہے۔ بیماری ہے، حرام در حرام ہے۔ دین کا درد سر ہے، دل کا پھوڑا ہے اور دین کے بدن کی دق ہے

تصرفات الٰہی آزمائش ہیں: لوگو! اللہ تعالیٰ ہر طرح کے تصرفات تمہارے اندر اس لئے کرتا ہے کہ تمہارا عمل معلوم کرے۔ جمے رہتے ہو یا بھاگ کھڑے ہوتے ہو۔ تصدیق کرتے ہو یا تکذیب۔ جو شخص قسمت پر راضی نہ ہو گا اسے نہ رفیق نصیب ہو گا نہ توفیق۔ جو حکم خداوندی پر راضی نہ ہو گا حق تعالیٰ اس سے ناراض ہو گا جو دے گا نہیں وہ پائے گا بھی نہیں جو راحت نہ پہنچائے گا اسے راحت نہ ملے گی۔

ایمان و ثابت قدمی: اے نادان! تو چاہتا ہے کہ جس چیز کو چاہے بدل دے کیا تو دوسرا خدا ہے؟ خدا کو اپنے موافق کرنا چاہتا ہے۔ یہ معاملہ بالکل برعکس ہے اس کے خلاف کر کہ سیدھی راہ پائے۔ اگر تقدیر نہ ہوتی تو جھوٹے دعووں کی شناخت نہ ہوتی۔ تجربوں سے جوہر کھلتے ہیں

اپنے نفس سے انکار کر جس طرح وہ خدا کا انکار کرتا ہے۔ جب تو اپنے نفس کا منکر ہو گا تو غیر کے انکار پر بھی قادر ہو گا۔ تو اپنی ایمانی قوت کے مطابق خلاف شرع باتوں کو مٹا سکتا ہے اور جس قدر ایمان کمزور ہو گا۔ تو گھر میں بیٹھے گا اور اس کے مٹانے میں گونگا بن جائے گا ایمان ہی کے پاؤں شیطان و انسان کے مقابلے میں جم سکتے ہیں۔ وہی بلاؤں اور آفتوں کے نزول کے وقت

والجن + هی التی تثبت عند نزول البلایا والافات + اقدام ایمانک لا ثبات لها + فلا تدعی الایمان + ابغض الکل + واحب خالق الکل + فان شاء هوا ان یحبب الیک شیاء مما بغضت کنت محفوظا فیه + لانه هو المحبب + لا انت + و لهذ ا قال النبی صلی الله علیه وسلم حبب الی من د نیاکم ثلاث الطیب و النساء و جعلت قرة عینی فی الصلاة حبب الیه بعد البغض و الترک و الزهد و الاعراض + فرغ انت قلبک مما سواه + حتی یحبب هو الیک ما یشاء من ذلک

ثابت قدم رہ سکتے ہیں۔ تیرے ایمان کے قدم مضبوط نہیں ہیں۔ اس لئے تو ایمان کا مدعی نہ بن۔ سب کو دشمن سمجھ اور خالق کل کو دوست۔ تیری ناپسندیدہ چیزوں میں سے جس کی وہ چاہے گا محبوب بنا دے گا تو تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ کیونکہ اس نے محبوب بنایا ہے تو نے خود نہیں بنایا۔ اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں میرے لئے محبوب بنائی گئی ہیں۔ خوشبو' عورت اور نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک۔" یہ چیزیں ناپسندیدگی زہد' ترک اور اعراض کے بعد آپؐ کی محبوب بنا دی گئیں۔ تو ماسوا سے اپنے دل کو خالی کر تاکہ وہ خود جس چیز کو پسند کرے محبوب بنا دے۔

المجلس الثامن

وقال رضی الله تعالی عنه یوم الثلاء + عشیته بالدرسته تاسع شوال + سنته خمس واربعین وخمسمائته

المرائی تثوبه نظیف + وقلبه نجس + یزهد فی المباحات ویکسل عن الاکتساب + ویاکل بدینه + ولایتورع جملته + یاکل الحرام الصریح + یخفی امره علی العوام + ولا یخفی علی الخواص کل زهده وطاعته علی ظاهره + ظاهره عامر + وباطنه خراب + ویلک طاعته الله عز وجل بالقلب + لابالقالب + کل هذه الاشیاء تتعلق بالقلوب والاسرار و المعانی + تعرىما انت فیه حتی اخلعک من الحق عزوجل کسوة لاتبلی عوض + اخلع انت حتی یکسوک هو + اخلع ثیاب تونیک فی حقوق الله عزوجل + اخلع ثیاب وقوفک مع الخلق وشرکلک بهم + اخلع ثیاب الشهوات والرعونات والعجب والنفاق و حبک لقبول عند الخلق باقبالهم علیک وعطایا هم لک + اخلع ثیاب الدنیا والبس ثیاب الاخرة +

آٹھویں مجلس

وقت شام۔ یوم سہ شنبہ

۱۹ شوال ۵۴۵ھ۔ مدرسہ معمورہ

ریاکاری اور مشائخ کی صحبت

ریا کاری اور اصلاح : ریا کار کا لباس پاکیزہ اور دل نجس ہے کیونکہ مباح چیزوں سے کنارہ کرتا اور کمائی سے جی چراتا ہے اور دین کے بدلے روٹی کھاتا ہے۔ کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتا۔ صریح حرام کھاتا ہے۔ عوام سے اس کی حالت پوشیدہ ہے لیکن خواص سے نہیں۔ اس کا زہد اور اس کی عبادت دکھاوا ہے۔ اس کا ظاہر آباد اور باطن ویران ہے۔ تجھ پر افسوس! اللہ کی اطاعت دل سے ہوتی ہے جسم سے نہیں۔ یہ ساری چیزیں قلوب اسرار اور باطن سے تعلق رکھتی ہیں۔ ریاکاری کا لبادہ اتار پھینک تو میں خدا سے تیرے لئے وہ لباس مانگوں جو کبھی پرانا نہ ہو۔ تو کپڑے اتار تاکہ وہ خود ہی تجھے پہنائے۔ وہ سارے لباس اتار پھینک جن میں خدا کے حقوق کے لئے سستی مخلوق کے تعلق کی چستی' شرک و شہوت ' رعونت ، خود ستائی' نفاق و ریا' مخلوق کی خوشامد ان کی توجہ اور عطیوں کی خواہش بھی

انخلع من حوالک وقوتک و وجودک + واستطرح بین یدی الحق عزوجل بلا حول ولاقوة لا وقوف مع سبب ولا شرک بشئی من المخلوقات فنا فعلت سنا + رایت الطافه حوالیک + تاتیک رحمته تجمعک + نعمته ومنته تکسوک وتضمک الیها + اهرب الیه + انقطع الیه عریانا + بلاانت وغیرک + سرالیه منقطعا منفصهلا عن غیره + سرالیه متفرقا مفارقا + حتی یجمعک ویوصلک بقوی ظاهرک وباطنک حتی لو غلق الاکوان علیک وحملک جمیع الاثقال لا یضرک ذلک +
بل یحفظک فیه +

من افنی الخلق بید توحیده + وافنی الدنیا بید زهده + وافنی ماسوی ربه عزوجل بید ہ الرغبته + فقد استکمل الصلاح و النجاح + وحظی بخیر الدنیا والاخرة + علیکم باماتته نفوسکم واهویتکم وشیاطینکم قبل ان تموتوا + علیکم بالموت الخاص قبل الموت العلم +
یا قوم اجیبونی فانی داعی الله عزو جل + اد عوکم الی بابه وطاعته + لا ادعوکم الی نفسی + المنافق لا یدعو الخلق الی الله عزوجل + هو داع الی نفسه + هو طالب الحظوظ والقبول + طالب الدنیا +

یا جاهل تترک سماع هذا الکلام + وتقعد فی صو معتک مع نفسک وهواک + تحتاج اولا الی صحبته الشیوخ + وقتل النفس واطبع وماسوی المولی عزوجل + تلزم باب دو دهم اعنی الشیوخ + ثم بعد ذلک تنفرد عنهم + وتقعد فی صومعتک وحدک مع الحق عزوجل + فاذا تم هذا لک +

ہوتی ہے۔ دنیاوی لباس اتار کر آخرت کے کپڑے پہن۔ اپنی قوت، طاقت اور وجود سے قطع نظر کر اور لاچار و ناتواں بن کر خدا کے حضور میں آ۔ نہ اسباب پر نظر ہو نہ مخلوقات میں سے کسی چیز کو اس کا شریک بنا۔ جب تو اس پر عمل کرے گا تو اس کی مہربانیاں تیرے اردگرد نظر آئیں گی۔ اس کی رحمت تیرے پاس آئے گی اور تجھے مطمئن کرے گی۔ نعمت و احسان کا لباس پہنائے گی اور چمٹائے گی۔ اپنے پرائے سب سے منقطع اور بے تعلق ہو کر اس کی طرف بھاگ اور اس کا ہو رہ۔ ماسوا کو چھوڑ کر اس کی جانب چل۔ اس کی طرف شکستہ اور مجبور بن کر چل۔ وہ تجھ کو جوڑ دے گا۔ تیری ظاہری باطنی قوتوں کے جوڑ مضبوط کر دے گا۔ اگر عالم کے سارے دروازے بند کر دیئے جائیں اور تجھے ان کا بوجھ اٹھانا پڑے تو کوئی ضرر نہ ہو گا۔ وہ خود تیری حفاظت فرمائے گا۔

پوری کامیابی: جس نے توحید کے ہاتھ سے مخلوق کو زہد کے ہاتھوں دنیا کو اور رب کے شوق کے ہاتھوں ماسوا کو فنا کر دیا۔ اس نے پوری اصلاح اور پوری کامیابی پائی۔ اور دنیا و آخرت میں بہرہ یاب ہوا۔ اپنے نفس، خواہشات اور شیاطین کو مرنے سے پہلے مارلو۔ عام موت سے پہلے خاص موت کو ضروری سمجھو۔

دعوت الی اللہ: لوگو! میرا کہنا مانو، میں تم کو اللہ کی طرف بلا رہا ہے اس کی اطاعت اور اس کے در پر بلا رہا ہوں اپنی طرف تم کو نہیں بلاتا۔ منافق لوگوں کو اللہ کی طرف نہیں بلاتا بلکہ اپنی جانب بلاتا ہے۔ وہ قبول عام اور لذتوں کا خواہش مند رہتا ہے دنیا کا طالب ہوتا ہے

اہل اللہ کی صحبت: اے نادان! تو میری ان باتوں کو نہیں سنتا اور اپنی نفسانی خواہشوں کے ساتھ خانقاہ میں جا بیٹھا ہے۔ پہلے تجھ کو بزرگوں کی صحبت میں نفس و خواہش کو مارنے اور ماسوا کو ترک کرنے کی ضرورت ہے۔ پہلے مشائخ کے دروازوں پر پڑ جا۔ پھر ان سے علیحدہ ہو کر پروردگار کے ساتھ اپنے عبادت خانے میں بیٹھ۔ جب تجھے اس میں

صرت دوا للخلق + هاديا مهديا + باذن الحق عزو وجل + فی لسانک ودع + و قلبک فاجر + لسانک يحمد الله عزوجل + وقلبک يعترض عليه + ظاهرک مسلم + وباطنک کافر + ظاهرک موحد + و باطنک مشرک + زهدک علی ظاهرک + دينک علی ظاهرک + وباطنک خراب + کبياض علی بيت الماء (ای الخلاء) و علم علی مزبلته + اذا کنت هکذا + خيم الشيطان علی قلبک + وجعله مسکناله + المومن يبتدی بعمارة باطنه ثم بعمارة ظاهره + کالذی يعمل دارا + ينفق علی الداخل منها مبالغ من المال + وبابها خراب+ فاذا کمل عمارتها + بعد ذلک يعمل بابها + هکذا البدايته بالله عزوجل و رضاه ثم الالتفات الی الخلق باذنه + البدايته بتحصيل الاخرة ثم تتناول الاقسام من الدنيا +

کمال حاصل ہوجائے گا۔ پھر تو اللہ کے حکم سے عوام کے لئے دوا' راہنما اور رہبر ہو گا۔ تیری زبان پر پرہیز گاری اور دل میں گناہ ہے منہ سے تو اللہ تعالٰی کی حمد بیان کرتا ہے اور تیرا دل معترض ہوتا ہے۔ بظاہر تو مسلمان اور دل کافر ہے۔ تیرا ظاہر موحد ہے اور باطن مشرک۔ تیرا زہد اوپری ہے اور تیرا دین ظاہری۔ اور تیرا باطن ویان جیسے بیت الخلا پر سفیدی اور نجاست کے ڈھیر پر جھنڈا جب تو ایسا ہو گا تو شیطان تیرے دل میں ڈیرا ڈالے گا۔ اور اس کو اپنا گھر بنا لے گا۔ مومن پہلے اپنا باطن معمور کرتا ہے اس کے بعد ظاہر۔ جیسے ایک شخص مکان بناتا ہے تواندرونی حصہ پر زیادہ پیسہ خرچ کرتا ہے اور دروازہ ویسا ہی رہتا ہے جب عمارت مکمل ہو جاتی ہے تو دروازہ بناتا ہے۔ اسی طرح پہلے اللہ تعالٰی اور اس کی رضا ہے۔ پھر اس کے حکم سے مخلوق کی طرف التفات پہلے آخرت کی تحصیل پھر حکم خداوندی کے مطابق دنیا کا حصول۔

المجلس التاسع

وقال رضی الله تعالی عنه بکرة الجمعه + بالمدرسته+ ثانی وعشرين شوال + سنته خمس واربعين وخمسمائته عن النبی صلی الله تعالی عليه وسلم انه قال ان الله لا يعذب حبيبه ولکن قليبتليه + المومن يثبلت عنده + ان الله عزوجل ما يبتليه بشئی الا لمصلحته تعقب ذلک + اسافی ينا اوالاخرة + فهوا راض بالبلاء + و صابر+ عليه + غير متهم ربه عزوجل + شغله ربه عزوجل عن البلا + يا مشغولين بالدنيا+ دعواعنکم الکلام فی هذاه المقامات + فانکم تتکلمون بالسنتکم لا بقلوبکم + انتم معرضون عن الله عزوجل وعن کلامه + وعن انبيائه واتباعهم علی الحقيقته + الذين هم خلفاء هم

نویں مجلس

وقت صبح۔ یوم جمعہ

۲۲ شوال ۵۴۵ھ۔ مدرسہ معمورہ

رضا بہ قضا اور خدمت خلق

آزمائش: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ اپنے محبوب کو عذاب نہیں دیتا لیکن آزمائش فرماتا ہے" مومن اس میں پورا اترتا ہے اور اسے یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالٰی ضرور اس کو کس مصلحت سے تکلیف میں مبتلا فرماتا ہے خواہ دنیا میں حاصل ہو یا آخرت میں۔ وہ بلا پر راضی اور صابر رہتا ہے رب العزت کو الزام نہیں دیتا۔ بلا کی وجہ سے اللہ تعالٰی نے اس کو منکرات سے روک لیا۔

اے دنیا میں مشغول رہنے والو! تم ان مقامات کے متعلق گفتگو نہ کرو۔ تمہاری باتیں صرف زبان سے ہیں دل سے نہیں تم اللہ تعالٰی اس کے کلام پاک اور اس کے رسولوں سے روگرداں ہو اور انبیاء علیہم السلام کے حقیقی متبعین سے روگردان

واوصيائوهم + انتم منازعون المقدر والقدرة + قد قنعتم بعطايا الخلق عن عطايا الحق عزوجل و مننه + لا كلام لكم مسموع عند الله عزوجل وعند عباده الصالحين + حتى تتوبوا وتخلصوا بالتوبة وتثبتوا عليها وتوافقوا القدر والقضاء فيما لكم وعليكم + فيما يعزو يذل + فى الغنى والفقر + فى العافية والمرض + فيما تحبون و فيما تكرهون

يا قوم تابعوا حتى تتابعوا + اخدموا حتى تخدموا + تابعدا الاقضية والاقدار واخدموها حتى يتابعوكم ويخدموكم + ذلوالها حتى تذل لكم + اما سمعتم كما تدين تدان لم تكونوا يولى عليكم + اعمالكم عمالكم + الحق عزوجل ليس بظلام للعبيد + يجازى على القليل بالكثير + الصحيح لا يسميه فاسدا + والصادق لا يسميه كاذبا +

يا غلام اذا خدمت واذا وقفت وقفت + اخدم الحق عزوجل + ولا تشتغل عند بخدمة هولاء السلاطين الذين لا يضرون ولا ينفعون + ايش يعطونك ايعطونك مالم يقسم لک + اويقدرون يقسمون لک شيالم

يقسمه لک الحق عزوجل + لا شئى مستانف من عند هم + ان قلت ان عطاء هم مستانف من عند هم كفرت + اماتعلم انه لا معطى ولا مانع ولا ضار ولا نافع ولا مقدم ولا موخر الا لله عزوجل + فان قلت انى اعلم ذلک + قلت لک + كيف تعلم هذا ؛ تقدم غيره عليه +

جو ان کے خلفا اور جانشین ہیں۔ تم مقدر اور قدرت سے جھگڑتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام کر چھوڑ کر مخلوق کی بخششوں پر مطمئن ہو۔ نہ خدا کے نزدیک تمہاری بات سننے کے لائق ہے۔ نہ اس کے نیک بندوں کے نزدیک قابل سماعت ہاں جب تم خلوص کی ساتھ توبہ کرو اور اس پر قائم رہو اور اچھے برے ہر حال میں قضا و قدر کی موافقت کرو۔ عزت دے یا ذلت توانگری بخشے یا افلاس۔ بیماری ہو یا صحت۔ اس خیال کو تم پسند کرو یا ناپسند۔ بہرحال راضی رہو

جیسی کرنی ویسی بھرنی: لوگو! مقتدی بنو تا کہ پیشوا بن جاؤ خدمت کرو یہاں تک کہ مخدوم ہو جاؤ۔ قضا و قدر کی اتباع کرو اور ان کے خادم بن کر رہو یہاں تک کہ وہ تمہاری تابعدار اور خادم بن جائیں تم ان کے سامنے جھک جاؤ۔ وہ تمہارے سامنے جھک جائیں گی کیا تم نے نہیں سنا کہ "جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔" جیسے تم ہو گے ویسے ہی حاکم تم پر مقرر کئے جائیں گے۔ تمہارے اعمال ہی تمہارے حاکم ہیں خدائے برتر و بزرگ اپنے بندوں پر بالکل ظلم نہیں کرتا۔ وہ تھوڑے کے بدلے بہت دیتا ہے۔ وہ صحیح کو خراب اور سچے کو جھوٹا نہیں قرار دیتا۔

خدمت میں عظمت ہے: عزیز من! خدمت میں عظمت ہے اور تقدیر کی موافقت میں نیکیوں کی توفیق۔ خدائے عزوجل کی خدمت میں رہ اسکو چھوڑ کر ان بادشاہوں کی خدمت میں نہ جا جو نفع و ضرر نہیں پہنچا سکتے وہ تجھے کیا دے سکتے ہیں؟ کیا قسمت سے زیادہ دے سکتے ہیں؟یا وہ چیز دے سکتے ہیں جو خدا نے تیری قسمت میں نہیں لکھی۔ اپنی طرف سے وہ کچھ نہیں دے سکتے اگر تو ان کی بخشش کو صرف انہی کا عطیہ سمجھے گا تو کافر ہو جائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ خدا کے سوا دینے نہ دینے والا' نفع و نقصان کا مالک کوئی نہیں ہے وہی اول ہے وہی آخر اگر تو کہے کہ میں اس بات کو جانتا ہوں تو میں کہوں گا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ تجھ کو معلوم ہوا اور پھر غیر کواس پر مقدم رکھے۔

ویحک کیف تفسد اخرتک بدنیاک + کیف تفسد طاعته مولاک عزوجل بطاعته نفسک وھواک وشیطانک والخلق + کیف تفسد تقواک بشکواک الی غیرہ + اماتعلم ان اللہ عزوجل حافظ للمتقین + وناصرلھم + وراد عنھم + ومعلم لھم + ومعر فھم بنفسہ واخذ بایدیھم + ومنجیھم من المکارہ + وناظر الی قلوبھم + ورازقھم من حیث لا یحتسبون + قال اللہ عزوجل فی بعض کتبہ یا ابن ادم استحی منی کما تستحی من جارک الصالح قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم + اذا اغلق العبد ابوابہ وارخی استارہ واختفی من الخلق وخلا بمعاصی اللہ عزوجل یقول اللہ عزوجل یا ابن ادم جعلتنی اھون الناظرین الیک +

خدا سے حیا: افسوس تو دنیا کے لئے آخرت کو بگاڑ رہا ہے۔ اپنے نفس، خواہش، شیطان اور مخلوق کی اطاعت کرکے خالق کی عبادت کو فاسد کرتا ہے غیر سے شکایت کرکے تقویٰ کو تباہ کرتا ہے کیا تجھے نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے محافظ ہیں مددگار ہیں بچاؤ کرنے والے ہیں ان کو تعلیم دیتے اور اپنی معرفت بخشتے ہیں ان کا ہاتھ پکڑتے اور تکلیفوں سے نجات دیتے ہیں ان کے دلوں کے نگراں اور بے سان وگمان روزی پہنچانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا ہے "اے ابن آدم مجھ سے شرما جس طرح اپنے دین دار ہمسایہ سے شرماتا ہے" جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندہ دروازوں کو بند کرتا ہے اور پردے ڈال لیتا اور خلائق سے چھپ کر خلوت میں خدا کی نافرمانیاں کرتا ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اے ابن آدم تو نے دیکھنے والوں میں مجھے سب سے کم سمجھا۔"

المجلس العاشر

وقال رضی اللہ تعالی عنہ بکرۃ الاحد + رابع وعشر ین شوال + سنتہ خمس واربعین و خمسمائتہ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انا والاتقیاء من امتی براء من التکلف التقی لا یتکلف عبادۃ الحق عزوجل لا نھا صارت طبعہ + فھو یعبد اللہ بظاہر و باطنہ + من غیر تکلف منہ + واما المنافق فھو فی کل احوالہ یتکلف + ولا سیمافی عبادۃ الحق عزو جل + یتکلفھا ظاھرا + ویتر کھا باطنا + لا یقدر ان یدخل مدخل المتقین +

لکل مکان مقال + ولکل عمل رجال +

للحرب رجال خلقت +

دسویں مجلس

وقت صبح۔ یوم یک شنبہ
۲۴۔ شوال ۵۴۵ھ

علم وعمل

متقی تکلف سے بری: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ "میں اور میری امت کے پرہیز گار بندے تکلف سے بری ہیں۔ پرہیز گار کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں تکلف نہیں ہوتا بلکہ وہ اس کی عادت بن جاتی ہے اور وہ اپنے ظاہر و باطن کے ساتھ بلا تکلف عبادت کرتا ہے۔ ہاں منافق ہر حالت میں تصنع کرتا ہے۔ خصوصاً حق تعالیٰ کی عبادت میں کہ ظاہری طور پر بہ تکلف اس کو بجا لاتا ہے اور دل سے دور بھاگتا ہے۔ وہ متقیوں کے مقام کو نہیں پا سکتا۔ ہر موقع کی بات الگ اور ہر کام کے افراد جدا ہیں۔ لڑائی کے لئے خاص لوگ پیدا کیے گئے ہیں

یا منافقون توبوا من نفاقکم + وارجعوا ابلقکم + کیف تترکون الشیطان یضحک علیکم + ویشتفی بکم + ان صلیتم وان صمتم + فعلتم ذلک للخلق لا للخلق عزوجل + وهکذا ان تصدقتم وزکیتم وحججتم + انتم عاملته ناصبته + عن قریب تصلون ناراحامیته ان لم تد ارکواو تتوبوا وتعتذروا + علیکم بالا تباع + من غیر ابتداء + علیکم بمنهب السلف الصالح + امشوافی الجادة المستقیمته + لاتشبیه ولا تعطیل + بل اتبا عالسنته رسول الله صلی الله علیه وسلم + من غیر تکلف ولا تطبع ولا تشد دو لا تمشدق ولا تمعقل + یسعکم ما وسع من کان قبلکم +

ویحک تحفظ القران ولا تعمل به + تحفظ سنته رسو الله صلی الله تعالی علیه وسلم ولا تعمل بها + فلای شئی نقعل ذلک + تامر الناس وانت لا تفعل + وتنها هم وانت الا تنتهی + قال الله عزوجل + کبر مقتا عند الله ان تقولوا مالا تفعلون وتخالفون + ماتستحیون + لم تدعون الایمان ولا تئومنون + الایمان هو المقادم للافات + هو الصابر تحت ثقلنا + هو المصارع + هو المقاتل + الایمان هوالمتکرم بماعنده من الدنیا + الایمان یتکرم لوجه الله عزوجل + والهوی یتکرم لوبه الشیطان ولاغراض النفس + من فاقه باب الحق عزوجل قعد علی ابواب الخلق + من ضیع طریق الحق عزوجل وضل عنها قعد علی طریق الخلق فی + من اولوالله به خیرا رغلق ابواب الخلق فی وجهه + وقطع عطاء هم عنه حتی یرده بذلک الیه + یقیمه من الغدر الی الشط + یقیمه من لاشئی الی شئی + ویحک تفرح بقعودک عند الغدرفی الشتائعن قریب

بدعت سے پرہیز: منافقو! اپنے نفاق سے توبہ کرو اور اپنے فرار سے باز آجاؤ۔ تم شیطان کو اپنے اوپر کیسے ہنسنے دیتے ہو کہ وہ اپنی جلن سے شفا پائے۔ تم روزہ، نماز لوگوں کو دکھانے کے لئے کرتے ہو۔ خدا کے لئے نہیں۔ اسی طرح تمہارا صدقہ، زکوۃ اور حج بھی ہے۔ تم کام کرکے بے کار مشقت اٹھانے والے ہو۔ عنقریب جلتی ہوئی آگ میں پڑو گے اگر توبہ و معذرت کرکے تدارک نہ کیا۔ بغیر بدعت اتباع کو ضروری سمجھو۔ صالح بزرگوں کا طریقہ اختیار کرو۔ صراط مستقیم پر چلو۔ جس میں نہ شبہ ہے نہ روک۔ بلاتکلف وتصنع سختی، لسانی اور اٹکل پچو کے بغیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرو۔ جس میں تمہارے سلف نے گنجائش سمجھی۔ تم بھی اس میں گنجائش سمجھو۔

حفظ قرآن اور بے عملی: تجھ پر افسوس ہے کہ قرآن پاک یاد کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف یاد کرتا ہے اور اس پر عمل پیرا نہیں ہوتا۔ پھر حفظ کس لئے کرتا ہے۔ لوگوں کو حکم دیتا ہے اور خود عمل نہیں کرتا۔ لوگوں کو منع کرتا ہے اور خود باز نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "غصہ دلانے والی بڑی بات اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ تم ایسی بات کہو جو خود نہ کرو" تم کہتے کیوں ہو جس کی خود مخالفت کرتے ہو؟ تمہیں شرم نہیں آتی؟ ایمان کا دعوٰی کیوں کرتے ہو جب خود ایمان نہیں لاتے؟ ایمان ہی تو ہے جو آفتوں کا مقابلہ کرنے والا ہے۔ وہی ہمارے بوجھ کے نیچے صبر کرنے والا ہے وہی پچھاڑنے والا ہے وہی لڑنے والا ہے۔ وہ ایمان ہی ہے کہ جو کچھ بھی دنیا اس کے پاس ہے وہ لٹا دیتا ہے مومن اللہ واسطے سخاوت کرتا ہے اور منافق سخاوت کرتا ہے شیطان و نفسانی اغراض کی خاطر۔ جس سے خدا کا در چھوٹا، وہ مخلوق کے دروازوں پر بیٹھا۔ جو خدا کی راہ چھوڑ کر گمراہ ہوا وہ مخلوق کی راہ میں جا بیٹھا۔ جس کے ساتھ حق تعالیٰ بھلا کرنا چاہتا ہے اس پر مخلوق کے دروازے بند کرکے ان کی بخشش روک دیتا ہے اور اس طرح اس کو اپنی طرف پھیر لیتا اور حوض سے ہٹا کر دریا کے کنارے کھڑا کر دیتا ہے بے حقیقت کے پاس سے ہٹا کر اپنے پاس پہنچاتا ہے جہاں سب کچھ ہے۔ افسوس ہے کہ تو جاڑے میں تالاب کے کنارے بیٹھ کر خوش ہو رہا ہے۔ جلد ہی گرمی آئے گی اور جو کچھ تیرے پاس پانی ہے

يجئى الصيف + وينشف الماء الذى عندک + فتموت
سكانک + الذى عند الشط فانه فى الصيف لا
ينقطع مائوه + وفى الشتاء يزيد و يكثر + كن مع الله
عزوجل + تكن غنيا عزيزا اميرا مومراد ليلا +
من استغنى بالله عزوجل احتاج اليه كل
شئى + وهذا شئى لا يجئى بالتحلى والتمنى +
ولكن بشئى وقرفى الصدور وصدقه العمل +
يا غلام ليكن الخرس دابک + والخمول
لباسک + واهرب من الخلق كل مقصودک +
وان قدرت ان تنقب فى الارض سر باتخفى فيه فافعل
يكون هذا دابک الى ان يتر عرع ايمانک + ويقوى تلم
ايقانک و يتريش جناح صد قک + وتنفتح عينا قلبک+
لترنع من ارض بيتک + وتطير الى جو علم الله + تطوف
الشرق و الغرب + البر بالبحر + اسهل و الجبل +
تطوف
السموت ولارضين + وانت مع الدليل الخفير الرفيق
فحينئذ ا طلق لسانک فى الكلام + واخلع لباس
الخمول + واترک الهرب من الخلق + واخرج من
سربک اليهم فانک دواء لهم غير مستضر فى نفسک
لاتبال بقلتهم وكثرتهم واقبالهم وادبارهم وحمد هم
وذمهم + لا تبال + اين سقطت لقطت + وانت
مع ربک عزوجل

يا قوم اعرفوا هذا الخالق + وتادبوا بين يديه +
مادمت قلوبكم بعيدة عمن فانتم سيئو الا دب عليه
واذا قربت حسن ادبها + هذيان الغلمان على الباب
قبل ركوب الملک + فاذاركب جاء خرسهم +
وحسن ادبهم + لا نهم قريبون منه + كل منهم
يهرب الى زاويته+ الاقبال على الخلق هو عين الادبار
عن الحق عزوجل + لافلاح لک حتى تخلع
الارباب + وتقطع الاسباب + بترک
رويته الخلق فى النفع و الضر + انتم اصحاء
مرضى + اغنياء فقراء + احياء موتى +

اس کو خشک کر دے گی اور تو وہیں مر جائے گا۔ دریا پر آ کہ اس کا پانی گرمی میں ختم نہیں ہوتا بلکہ موسم سرما میں زیادہ اور کثرت سے ہوتا ہے۔ اللہ کے پاس آ تاکہ امیر باعزت سردار اور قائد بن جائے۔ جو خدا کے لئے سب سے بے پروا ہوا' ہر چیز اس کی محتاج ہوگئی۔ یہ بات آرائش اور تمنا سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس چیز سے ملتی ہے جو سینوں میں قرار پاتی ہے اور عمل اس کی تصدیق کرتا ہے۔

خدا کا ساتھ: اے عزیز! خاموشی تیری عادت گمنامی تیرا لباس' مخلوق سے فرار تیرا مقصود ہونا چاہیے۔ اگر تو زمین مین سرنگ کھود کر اس میں چھپ سکے تو ایسا ہی کر لے کہ تیرا ایمان پختہ ہو اور یقین کے قدم جم جائیں۔ تیرے صدق کے بازوؤں میں پر نکل آئیں اور تیری دل کی آنکھیں کھل جائیں پھر تو اپنے گھر کی زمین سے اٹھ کر فضائے علم الٰہی میں پرواز کرنے لگے گا۔ اور مشرق و مغرب بحر و بر' کوہ و بیابان' زمین اور آسمان کا گشت کرے گا تیرا رہنما' نگہبان' رفیق ساتھ ہو گا اس وقت گفتگو کے لئے اپنی زبان کھول۔ گمنامی کے کپڑے اتار۔ مخلوق سے بھاگنا چھوڑ دے اور اپنے تہ خانے سے نکل کہ تو لوگوں کی دوا ہے اور اپنے لئے بھی مضرت رساں نہیں۔ مخلوق کی قلت وکثرت ان کے التفات و اعراض' مدح و مذمت کی پروا نہ کر جہاں گرے گا۔ اٹھا لیا جائے گا کیونکہ خدا ساتھ ہے۔

تواضع و انکسار: لوگو! اپنے خالق کو پہچانو اور اس کے سامنے باادب رہو۔ جب تک تمہارے دل اس سے دور رہیں گے تم بے ادب کہلاؤ گے۔ جب قریب ہو جائیں گے تو باادب ہو جاؤ گے۔ غلاموں کی بک بک بادشاہ کے سوار ہونے تک ہے جب وہ سوار ہو گیا تو سب گونگے اور مودب بن جاتے ہیں کیونکہ بادشاہ کے قریب ہوتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کسی گوشہ میں بھاگ جاتا ہے۔ مخلوق کی طرف متوجہ ہونا خالق سے منہ پھیرنا ہے۔ جب تک تو معبود ان باطل کو جدا' اسباب کو منقطع اور نفع و نقصان میں مخلوق کو دیکھنا ترک نہ کرے گا۔ تجھے نجات نہ ملے گی۔ تم بظاہر

موجود ون معد ومون + الی متی هذا
الاباق عن الحق عزوجل والاعراض عنه
الی متی عمارة الدنیا
وتخریب الاخرة + انما لکل واحد منکم قلب واحد+
فکیف یحب الدنیا و الاخرة کیف یکون فیه
الخالق والخلق + کیف یحصل هذا فی حالته
واحدة + فی قلب واحد + هذا کذب + والنبی
صلی الله تعالی علیه وسلم یقول + الکذب مجانب
الایمان + کل اناء ینضح بمافیه + اعمالک
دلائل علی اعتقادک + ظاهرک دلیل علی
باطنک + ولهذا قال بعضهم الظاهر عنوان
الباطن + باطنک ظاهر عند الحق عزوجل و
عند خواصه من عباده + اذا وقع بیدک
واحد منهم فتادب بین یدیه وتب من
ذنوبک قبل نقائه + تصاغر عنده + وتواضع
له + اذا تواضعت للصالحین فقد تواضعت لله
عزوجل + تواضع جان من تواضع رفعه الله
عزوجل + احسن الادب بین یدی من هو
اکبر منک + فان النبی صلی الله علیه وسلم قال
البرکته فی اکابرکم + قال ماراد النبی صلی الله تعالی
علیه وسلم ذکر السن فحسب + بل حتی یصاف الی
کبر السن التقوی فی امتثال الامر + والانتهاء عن
النهی + وملازمته الکتاب والسنته + والاکم من شیخ
لایجوزا احترامه ولاالسلام علیه + ولیس فی رویته
برکته + الاکابر المتقون الصالحون المتور عون العاملون
با لعلم المخلصون فی العمل + الأکابرالقلوب الصافیته
المعرضته عما سوی الله عزوجل + الاکابرالقلوب العارفته
بالله عزوجل العالمته القریبته منه +
کلما کثر علم القلوب قربت من مولاها
عز و جل + کل قلب فیه حب الدنیا . فهو
عن الله محجوب + و کل قلب فیه حب الاخرة
فهو قریب من الله بقدر رغبتک فی

تندرست ہو لیکن حقیقت میں بیمار، امیر ہو کر مفلس
دیکھنے میں زندہ مگر مردہ، موجود مگر معدوم ہو۔ حق تعالیٰ سے
گریز اور اعراض کب تک؟ دنیا کی آبادی اور آخرت
کی بربادی تا کجا؟ تم میں سے ایک کے پاس ایک ہی دل
ہے۔ اس مین دنیا و آخرت دونوں کی محبت کیسی؟ اس میں
خالق و مخلوق دونوں کی سمائی کیسے ممکن ہے۔ یہ بات ایک
دل میں بیک وقت کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ غلط ہے۔
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "جھوٹ
ایمان سے بیگانہ ہے" وہی چمچہ میں آتا ہے جو برتن میں ہوتا
ہے۔ تیرے اعمال تیرے اعتقاد کی دلیل ہیں۔ اور تیرا
ظاہر تیرے باطن کی علامت۔ اسی لئے بعض حضرات نے کہا
ہے۔ "ظاہر باطن کا عنوان ہے" تیرا باطن خدا اور اس
کے خاص بندوں پر روشن ہے۔ ان خواص میں سے جب کوئی
تیرے ہاتھ لگ جائے تو اس کے سامنے ادب سے کھڑا ہو۔
اس کی ملاقات سے پہلے توبہ کر۔ اس کے سامنے چھوٹا بن
اور انکساری اختیار کر۔ نیکو کاروں کے سامنے تواضع
کرنا خدا کے سامنے عجز ظاہر کرنا ہے۔ پستی اختیار کر کیونکہ
عجز کرنے والے کو خدا رفعت بخشتا ہے۔ اپنے بڑوں کا
ادب کرو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "برکت تمہارے
بڑوں میں ہے" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد عمر کی
بڑائی نہیں ہے بلکہ عمر کی بڑائی کے ساتھ احکامات کی تعمیل
اور ممنوعات سے رکنے میں پرہیزگاری اور کتاب و سنت
پر عمل مقصود ہے۔ ورنہ کتنے بوڑھے ایسے ہیں کہ جن کا نہ
احترام جائز ہے، نہ ان کو سلام کرنا، نہ ان کی زیارت میں
برکت ہے۔ بڑے وہ ہیں جو متقی، نیکوکار، محتاط، عالم با
عمل اور مخلص ہیں۔ اکابر وہ ہیں جن کے دل صاف اور مخلوق
سے گریزاں ہیں۔ بڑے وہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ کی معرفت
اور اس کا علم ہو۔ ان کو خدا کی قربت نصیب ہو۔ قلوب
میں علم الٰہی جتنا زیادہ ہوگا اسی قدر اللہ سے قربت ہو گی۔
جن قلوب میں دنیا کی محبت بھری ہے۔ وہ اللہ کی قربت
سے محروم ہیں۔ اور جن دلوں میں آخرت کی محبت ہے وہ
خدا سے قریب ہیں۔ دنیا سے جس قدر رغبت بڑھے گی۔

الدنیا تنقص رغبتک فی الاخرۃ + و بقدر
رغبتک فی الاخرۃ تنقص محبتک للحق عز و جل +
اعرفوا اقدارکم + ولا تنزلو انفسکم منزلالم
ینزلها اللہ عز و جل فیہ + ولهذا قال بعضهم
من لم یعرف قدرہ عرفتہ الاقدار قدرہ +
فلاتقعد فی موضعالم تقام منہ + اذا دخلت دارا
فلاتقعد موضعا لم یقعدک فیہ صاحب
الدار + فانک تقام منہ بلاامرک + وان
امتنعت اقمت واهنت واخرجت +
یا غلام قد ضیعت العمر فی کتب
العلم و حفظہ من غیر عمل + ایش
ینفعک + قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقول اللہ عز و جل یوم القیامتہ للانبیاء
والعلماء + انتم کنتم دعاۃ الخلق
فما صنعتم فی رعایا کم + ویقول
للملوک والا غنیاء + انتم کنتم خزان
کنوزی + هل واصلتم الفقراء وربیتم
الایتام واخرجتم علیکم
الذی کتبتہ علیکم
یا قوم اتعظو امواعظ الرسول
صلی اللہ علیہ وسلم + واقبلوا قولہ
مااقسی قلوبکم + سبحان من
اقدرنی علی مقاساۃ الخلق + کلما
رمت الطیران جاء مقص القدرقص
جناحی + غیر انی اتسلی + ویلک یا
مقیم فی براح الملک + وانفصلت
منافق تتمنی خروجی من هذہ البلداۃ
لو تحرکت تبدل الامر + وانفصلت
الاعضاء + و تغیر الحدیث + ولکن
اخاف من عقوبتہ اللہ عز و جل
لا جل العجلتہ + ما انا مشمر + بل علی
مثاقف من القدر + فانا موافق لہ

آخرت کی رغبت کم ہو گی اور آخرت کی رغبت کے بقدر خدا سے محبت کم ہو جائے گی۔ اپنی حیثیت پہچانو اور اپنی ذات کو وہ مرتبہ نہ دو جس کا خدا نے اہل نہیں بنایا۔ اسی لئے بعض حضرات نے کہا ہے۔ جس نے اپنی حیثیت نہ پہچانی اسے تقدیر اس کی حیثیت بتائے گی۔ وہاں نہ بیٹھو جہاں سے اٹھا دیئے جاؤ۔ جب تم کسی گھر میں جاؤ تو اس جگہ نہ بیٹھو جہاں صاحب خانہ نے نہیں بٹھایا۔ اس لئے کہ وہاں سے اٹھا دیئے جاؤ گے۔ اگر انکار کرو گے۔ تو اٹھا کر ذلت سے باہر نکال دیئے جاؤ گے۔

انبیاءؑ علماءؒ بادشاہ و امرا سے سوال ہو گا:

میرے عزیز! تو نے علم حاصل کرکے یاد کرنے میں بغیر عمل کئے ضائع کر دی۔ اس سے تجھے کیا فائدہ ہو گا؟ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام اور علماء سے فرمائے گا۔ تم مخلوق کے محافظ تھے۔ تم نے اپنی رعایا کے متعلق کیا کیا؟ اور بادشاہوں اور امیروں سے فرمائے گا۔ "تم ہمارے خزانوں کے خزانچی تھے کیا تم نے محتاجوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اور یتیموں کی پرورش کی۔ اور مال سے ہمارا حق ادا کیا جو تم پر فرض تھا؟"

مقراض تقدیر: دوستو! جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظوں سے نصیحت حاصل کرو۔ اور آپؐ کے ارشاد قبول کرو۔ تمہارے دل کتنے سخت ہو گئے ہیں۔ وہ ذات پاک ہے جس نے مجھے مخلوق کی سختیاں برداشت کرنے کی قوت بخشی ہے۔ جب میں اڑنے کا ارادہ کرتا ہوں تقدیر کی مقراض میرے پر کترتی ہے یعنی تم کو چھوڑ کر جانے نہیں پاتا۔ میں کیوں پابند نہ رہوں۔ میں شاہی بارگاہ میں مقیم ہوں۔ اے منافق! تجھ پر افسوس کہ تو میرے اس شہر سے نکلنے کی تمنا کرتا ہے اگر میں نے حرکت کی تو معاملہ دگرگوں ہو جائے گا۔ جوڑ جوڑ جدا ہو جائیں گے۔ اور بات بدل جائے گی۔ میں جلدی کرنے میں خدا کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ میں جلدباز نہیں ہوں۔ بلکہ تقدیر کے مقام پر قائم اور اس کا موافق ہوں اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دیا ہے۔ اے اللہ مجھ کو سلامتی

مسلم الیہ + الھم سلاما و تسلیما +

ویحک تستھزی بی + وانا واقف علی باب الحق عز و جل + ادعو الخلق الیہ + سوف تری جوابک + ابنی الی فوق ذراعا" والی تحت الافا +

سوف ترون یا مناقون عناب اللہ عز و جل و عقابہ دنیا و اخرۃ + الزمان حلبی + سوف ترون مایکون منہ + انا فی ید تقلیب الحق عز و جل + تارۃ یصیرنی جبلا + وتارۃ یصیرنی ذرۃ + وتارۃ یصیرنی بحرا + وتارۃ یصیرنی قطرۃ + وتارۃ یصیرنی شمسا + وتارۃ یصیرنی لمعتہ وبرقتہ + یقلبنی کما یقلب الیل والنھار + کل یوم ھو فی شان + بل کل لحظتہ + الیوم لکم + واللحظہ لغیرکم +

یا غلام ان اردت سعتہ الصدر و طیب القلب فلا تسمع مایقول الخلق + ولاتلتفت الی حدیثھم + اماتعلم انھم مایرضون عن خالقھم + فکیف یرضون عنک + اما تعلم ان کثیرا منھم لایعقول ولایبصرون ولایومنون بل یکذبون ولا یصدقون

اتبع القوم الذین لایعقلون غیرالحق عز و جل + ولایسمعون من غیرہ ولایبصرون غیرہ + اصبر علی اذیتہ الخلق + طلبا لرضا الحق عز و جل + اصبر علی مایبتلیک بہ بانواع البلایا + ھذا داب اللہ عز و جل مع عبادہ المصطفین المخبتین + یقطھم عن الکل ویبتلیھم بانواع البلایا والافات والمحن + یضیق علیم الدنیا والاخرۃ وماتحت العرش الی الثری + یفنی بذلک وجودھم + حتی فا افنی وجودھم + اوجدھم لہ لالغیرہ + اقامھم معہ لامع غیرہ + ینشھم خلقا اخر + کما قال عز و جل + ثمہ انشاناہ خلقا اخر فتبارک اللہ

وسپردگی نصیب فرما

تعمیر باطن: افسوس! تو میرا مذاق اڑاتا ہے۔ حالانکہ میں خدا کے در پر کھڑا ہوں۔ لوگوں کو اس کی طرف بلاتا ہوں۔ بہت جلد تجھ کو اپنا جواب مل جائے گا۔ میں اوپر ایک ہاتھ تعمیر کرتا ہوں اور اندر ہزاروں ہاتھ' یعنی میرا اصل مقصد باطن کی اصلاح ہے۔

منافقوں کا انجام: منافقوں! تم دنیا و آخرت میں خدا کا عذاب جلد ہی دیکھ لو گے۔ زمانہ ایک حاملہ ہے۔ تم جلد ہی دیکھو گے کہ اس سے کیا پیدا ہوتا ہے؟ میں خدا کے تصرف میں ہوں۔ کبھی وہ مجھ کو پہاڑ بناتا ہے کبھی ذرہ' کبھی سمندر' کبھی قطرہ' کبھی آفتاب کبھی چمک' وہ مجھ کو رات دن کی طرح پلٹتا رہتا ہے۔ وہ ہر روز اور ہر ساعت اور ہر آن نئی شان میں ہے۔ دن تمہارے لحاظ سے ہے اور لمحے دوسروں کے اعتبار سے۔

اے عزیز! اگر تو سینہ کی کشادگی اور قلب کی مسرت چاہتا ہے تو عوام کی بات نہ سن۔ ان کی طرف متوجہ نہ ہو۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ وہ اپنے خالق سے خوش نہیں ہے۔ تو تجھ سے کیسے خوش ہوں گے؟ تو نہیں جانتا کہ ان میں سے اکثر عقل' بصیرت اور ایمان نہیں رکھتے بلکہ جھٹلاتے ہیں۔ اور تصدیق نہیں کرتے۔

اتباع حق: ان لوگوں کی اتباع کر جو حق کے سوا کسی کو کچھ نہیں سمجھتے۔ نہ کسی کی سنتے ہیں نہ کسی کو دیکھتے ہیں۔ خدا کی رضا کے لئے مخلوق کی اذیت پر صبر کر۔ جن بلاؤں میں خدا آزمائے ان پر صبر کر۔ اپنے برگزیدہ اور خاشع بندوں کے ساتھ اللہ کی یہی عادت رہی ہے کہ ان کو سب سے بے تعلق کرتا۔ طرح طرح کی آفتوں اور بلاؤں میں مبتلا کرتا اور ان پر دنیا و آخرت اور عرش تہ فرش زمین تک تنگ کرتا ہے۔ اور اس طرح ان کے وجود کو فنا کر دیتا ہے۔ یہاں تک ان کے وجود کو فنا کرکے صرف اپنے لئے پیدا کرتا ہے۔ ان کو اپنے ساتھ لیتا ہے۔ غیر کے لئے نہیں چھوڑتا۔ گویا ان کی دوسری مرتبہ خلقت فرماتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "پھر ہم اس کو دوبارہ پیدا کریں گے۔ پس اللہ بابرکت ہے جو پیدا

احسن الخالقین ٥ الخلق الاول مشترک + وهذا الخلق مفرد + یفرده عن اخوانه وابناء جنسه من بنی ادم + یغیر معناه الاول + ویبدله + یصیر عالیه سافله + یصیر ربانیا روحانیا + یضیق قلبه عن رویته الخلق + وینسد باب سره عن الخلق + یصود له الدنیا والاخرة والجنته والنار وجمیع المخلوقات

والا کو ان شیئا واحدا + ثم یسلم ذلک الشئی الی باسره فیبتلعه ولا یتبین فیه + یظهر فیه القدرة کما اظهرها فی عصا موسی علیه السلام + سبحان من یظهر قدرته فیما یرید + علی ید من یرید + بلعت عصا موسی احمالا کثیرة من الحبال وغیرها من الاشیاء + ولم تتغیر بطنها + اراد الحق عز و جل ان یعلمهم ان ذلک قدرة لا حکمته + لان ما فعله السحرة فی ذلک الیوم کان حکمته السلام کان وماظهر فی عصا موسی علیه السلام کان قدرة من الحق عز و جل + خرق عادة و معجزة ولهذا قال امیر السحرة لواحد من اصحابه انظر الی موسی فی ای حالته هو + فقال له قدر تغیر لونه والعصا تعمل عملها + فقال هذا من فعل الله عز و جل لا من فعله + فان الساحر لا یخاف من سحره + والصانع لایخاف من صنعته + ثم امن به وتبعه اصحابه +

یا غلام متی تقوم من الحکمته الی القدرة + متی یوصلک عملک بالحکمته الی قدرة الله عز و جل + متی یوصلک اخلاصک فی اعمالک الی باب قربک من ربک عز و جل + متی تریک شمس العرفته وجوه قلب العوام والخواص +

کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔" پہلی خلقت مشترک تھی اور یہ پیدائش منفرد ہے کہ اس سے اس کو اپنے بھائیوں اور ہم جنسوں میں ممتاز فرماتا ہے۔ یہ اس کی پہلی حالت کو بدل دیتی ہے اور اس کے بلند کو پست کر دیتی ہے۔ وہ اللہ والا روحانی بن جاتا ہے۔ مخلوق کی ملاقات سے پریشان ہوتا ہے اور ان سے اس کا دل پھر جاتا ہے۔ اس کو دنیا و آخرت، جنت و جہنم، ساری مخلوقات اور تمام عالم ایک سا معلوم ہوتا ہے جن کو وہ اپنے باطن کے حوالے کرتا ہے اور وہ ان کو نگل جاتا ہے۔ جس میں اس کا پتا بھی نہیں چلتا۔ اللہ کی قدرت نظر آتی ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰؑ کے عصا میں اس کی قدرت کا ظہور ہوا تھا وہ ذات پاک ہے جو اپنی قدرت جس چیز میں اور جس کے ہاتھ پر چاہتا ہے ظاہر فرماتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کا عصا جادوگروں کی رسی وغیرہ کے بوجھ کو نگل گیا۔ اور اس کے پیٹ میں کوئی فرق نہ ہوا۔ حق تعالیٰ نے جادوگروں کو بتانا چاہا کہ یہ قدرت ہے حکمت نہیں ہے۔ ہاں جادوگروں نے اس دن جو کچھ کیا۔ وہ حکمت اور علم ہندسہ کی کارگزاری تھی اور حضرت موسیٰ علیہ اسلام کی لکڑی سے جو کچھ ظاہر ہوا وہ خدا کی قدرت تھی۔ عادت کے خلاف تھا معجزہ تھا۔ اس لئے جادوگروں کے سردار نے اپنے ایک ساتھی سے کہا تھا کہ حضرت موسیٰؑ کو دیکھو وہ کس حال میں ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ ان کے چہرے کا رنگ اڑ گیا ہے۔ اور عصا اپنا کام کئے جا رہا ہے۔ سردار نے کہا۔ پھر تو یہ خدا کا کام ہے موسیٰ کا نہیں۔ کیونکہ ساحر اپنے سحر سے نہیں ڈرتا۔ کوئی کاریگر اپنی کاریگری سے نہیں گھبراتا۔ پھر وہ ایمان لایا اور سب نے اس کی پیروی کی۔

قدرت اور حکمت کا فرق: اے عزیز تو اپنی تدبیروں کو چھوڑ کر خدا کی قدرت کا کب قائل ہو گا؟ تیرا عمل تجھ کو حکمت سے قدرت الٰہی کی طرف کب لائے گا۔ تیرے عمل میں وہ اخلاص جو قرب خداوند کے دروازہ پر لے جائے، کب ہوگا اور معرفت کا آفتاب خواص کے قلوب کے چہرے کب دکھائے گا؟

لاتهرب من الحق لا جل بلائه + انما يبتليک ليعلم هل ترجع الى السبب + وتترک بابه ام لا + هل ترجع الظاهرا والى الباطن + الى مايدرک اوالى مالا يدرک + الى ما يرى او الى مالا يرى + اللهم لاتبتلنا اللهم ارزقنا القرب منک بلا بلاء اللهم قربا. وطفا اللهم قربا بلا بعد + لاطاقته لنا على البعد منک + ولا على مقاساة البلا + فارزقنا القرب منک مع عدم نارا لافات + فان کان ولا بد من نار الافات + فاجعلنا فيها کالسمندل + الذى يبيض و يفرخ فى النار + وهى لاتضره ولا تحرقه + اجعلها علينا کنار ابراہیم

خليلک + انبت حوالينا

عشبا + انبت حو الينا

واغننا عن جميع الاشياء

کما اغنيته + وانسنا و تولنا

کما توليته + واحفظنا کما

حفظته + امين

ابراہیم عليه السّلام حصل الرفيق قبل الطيرق + والجار قبل الدار + والانيس قبل الوحشته + والحميته قبل المرض + والصبر قبل البليته + والرضا قبل القضاء + تعلموا من ايک ابراہیم عليه السلام + اقتد (...) به فى اقواله وافعاله سبحان من لطف به في بحر بلائه + وکلفه السباحته فى بحر البلاء + وايده معه کلفه الحمل على العدو + وهو مع راس الفرس + کلفه الصعود الى موضوع عال + ويده فى ظهره + کلفه دعوة الخلق الى طعامه + والنفقته من عنده + هنا هو اللطف الباطن الخفى + يا غلام کن مع الله صامتا عند مجئى

خدا تعالیٰ سے اس کی آزمائش کے سبب نہ بھاگ۔ وہ تجھ کو آزماتا ہے کہ تو اس کا در چھوڑ کر سبب کے در پر جاتا ہے یا نہیں۔ ظاہر کی طرف لوٹتا ہے یا باطن کی طرف اس کی طرف جاتا ہے جو معلوم نہیں ہوتا یا اس کی طرف جو معلوم ہے۔ اس کی طرف جو نظر آتا ہے یا اس کی جانب جو نظر نہیں آ سکتا۔ اے اللہ ہم کو نہ آزما۔ اے اللہ ہم کو اپنی قربت بغیر آزمائش نصیب فرما۔ اے اللہ قرب و لطف عطا فرما۔ اے اللہ قرب دوری کے بغیر عطا کر کہ تجھ سے دور رہنے کی طاقت نہیں اور نہ مصیبت برداشت کرنے کی سکت ہے۔ ہم کو اپنے قرب کی ٹھنڈک ہجر کی جلن کے بغیر عطا فرما۔ اگر آفتوں کی آگ میں تپنا ضروری ہے تو ہم کو سمندر جانور بنا دے جو آگ ہی میں انڈے بچے نکالتا ہے۔ وہ نہ اسے جلاتی ہے نہ نقصان پہنچاتی ہے۔ آتش آفات کو ہمارے حق میں اپنے دوست حضرت ابراہیم جیسی آگ بنا دے۔ ہمارے اردگرد سبزہ اگا دے جیسے ان کے گرد اگایا تھا۔ اور تمام چیزوں سے بے نیاز کر دے جس طرح ان کو بے نیاز کر دیا تھا۔ ہم کو انس عطا کر اور ہمارا کارساز ہو جا جیسے ان کا ہو گیا تھا انہی کی طرح ہماری بھی حفاظت فرما۔ آمین!

حضرت ابراہیم کا طریقہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سفر سے پہلے رفیق راہ اور گھر بنانے سے پہلے ہمسایہ وحشت سے پہلے 'انیس' مرض سے پہلے پرہیز' مصیبت سے پہلے صبر اور رضا کو قضا سے پہلے اختیار کیا۔ تم اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سبق لو۔ ان کے اقوال اور افعال کی پیروی کرو خدا پاک ذات ہے جس نے بحر بلا میں ان پر مہربانی فرمائی۔ اور مصائب کے سمندر میں شناوری کی قوت بخشی۔ اور مدد فرمائی۔ ان کو دشمن پر حملہ کرنے کی تکلیف دی اور خود گھوڑے کے پاس رہا ان کو اونچی جگہ چڑھنے کی زحمت دی اور خود پشت پر ہاتھ رکھا۔ انہیں مخلوق کو دعوت طعام دینے کی تکلیف دی اور مصارف اپنے پاس سے عطا فرمائے۔ اسی کا نام عنایت باطنی اور لطف خفی ہے۔ اے عزیز! حق تعالیٰ کے ساتھ ہو جا اور اس کی تقدیر

قلوه و فعله + حتی تری منه الطافا کثیرة اما سمعت بغلام جالینوس الحکیم + کیف تخارس واتباله وتساکت حتی حفظ کل علم عنده + حکمته الله عز و جل لا تجی الی قبلک من کثرة هذ یانک و منازعتک له واعتراضک علیه

اللهم ارزقنا الموافقته + و ترک المنازعته + واتنا فی الدنیا حسنته و فی الأخرة حسنته و قنا عذاب النار ٥

و حکم کے وقت خاموش رہ تا کہ اس کی کثیر عنایتیں تجھ کو نظر آئیں- کیا تو نے جالینوس کے خادم کا واقعہ نہیں سنا- کہ کس طرح گونگا' بھولا اور ساکت بنا دیا- یہاں تک کہ اس کا تمام علم سیکھ لیا- اسی طرح اللہ عز و جل کی حکمت بک بک کرنے' اس سے جھگڑنے اور اس پر اعتراض کرنے سے تیرے دل میں نہیں اترے گی-

اے اللہ! ہم کو موافقت اور ترک منازعت عطا فرما- اور دنیا و آخرت میں بھلائی دے اور دوزخ کی آگ سے بچا!

المجلس الحادی عشر

قال رضی الله تعالی عنه یوم الجمعته + بکرة بالمدرسته تاسع عشرین شوال سنته خمس وار بعین و خمسمائته

یا قوم اعرفوا اله ولا تجهلوه + واطیعو الله ولا تعصوه + و وافقوه ولا تخالفوه + وارضوا بقضائه ولا تنازعوه + واعرفوالحق عزو جل ۰

بصنعته ھو الخالق الرازق الاول الاخر والظاهر والباطن + هوالقدیم الاول الدائم الابدی + الفعال لمایرید لا یسال عما یفعل وهم یسالون هو المغنی + هو المفقر + هو النافع المحیی المیت المعاقب الخوف المرجو خافوه ولا تخافوا غیره + وارجوه ولاترجوا غیره + دو روامع قد رة و حکمته + الی ان تغلب القدرة الحکمته + تادبوامع السواد علی البیاض + الی ان یاتی مایحول بینکم وبینه + تکونوا محفوظین من خرق حدود الشرع + الذی اشیر الیه معنی لا صورة + لا یصل الی هنا الامرا لا

گیارھویں مجلس

وقت صبح- یوم جمعہ

۲۹ شوال ۵۴۵ھ- مدرسہ معمورہ

قرآن پاک اور اہل اللہ

اطاعت الٰہی: دوستو! اللہ کو پہچانو اس سے بے خبر نہ رہو- اس کی اطاعت کرو- نافرمانی نہ کرو اس کی موافقت کرو' مخالفت نہ کرو' اس کی تقدیر پر راضی رہو' اس سے نزاع نہ کرو- خدائے برتر و بزرگ کو اس کی صنعتوں سے پہچانو- وہی خالق و رازق' وہی اول و آخر ہے اور وہی ظاہر و باطن ہے- وہی ہمیشہ سے ہے- اور وہی ہمیشہ رہے گا- جو چاہے کرے اس سے باز پرس نہ ہو گی- اور لوگوں سے بازپرس ہو گی- وہی فقر و غنا دینے والا- وہی نفع و رساں' وہی زندگی بخشنے اور موت اور سزا دینے والا ہے- وہی ڈرنے کے لائق اور امید گاہ خلائق ہے- اس کے سوا کسی سے نہ ڈرو' نہ اس کے علاوہ کسی سے امید رکھو- اس کی قدرت و حکمت کے ساتھ گھومتے رہو- یہاں تک کہ اس کی قدرت حکمت پر غالب آ جائے-

قرآن پاک کی عظمت: قرآن پاک کا ادب کرو- یہاں تک کہ تمہارے اندر وہ بات پیدا ہو جائے کہ حدود شرع کی مخالفت سے محفوظ رہو جس کی طرف ظاہری نہیں بلکہ معنوی طور پر میں نے اشارہ

احاد الصالحين + مالنا حاجته خارجته عن دائره الشرع + منهرف هذا الامر الامن دخل فيه + فاما بمجرد الصفته فلا تعرفه + کونوا فی جمیع امورکم بین یدی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم مشد دین الاوساط تحت امره ونهيه واتباعه + الی ان یدعوکم الملک الیه + فحینئذ استاذ نواالرسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وادخلوا علیہ +

انما سمی الابدال ابد الا لا نهم لا بر مدون ارادۃ اللہ عزو جل ارادۃ + ولا یختارون مع اختیاره اختیارا +

یحکمون الحکم الظاهر + ویعملون الاعمال الظاهرة + ثم یتفردون الی اعمال تخصهم + کلماتوقت درجاتهم ومنازلهم یزیدون امراو نهیا + الی ان یبلغوا الی منزل الا امرفیه ولا نهی +

بل اوامر الشرع تنفعل فیهم وتضاف الیهم + وهم فی معزل + فیهم وتضاف الیهم + وهم فی معزل + لایزالون فی غیبته مع الحق عز و جل + وانما یحضرون فی وقت مجئی الامر و النهی + یحفظون فیهما حتی لا یحزبون حد امن حدود الشرع + کان ترک العبادات المفروضات زندقته وارتکاب المحظورات معصیته + لا تقسط الفرائض عن احد فی حال من الاحوال +

یا غلام اعمل بحکمه و علمه + ولا تخرج عن الحیطته + لا تنس الهد + جاهد نفسک وهواک و شیطانک وطبعک و دنیاک + ولا تیاس من نصرة اللہ عز و جل + فانها تاتیک مع ثباتک + قال اللہ عز و جل + ان اللہ مع

کیا ہے۔ اس مرتبہ پر صالحین میں سے بھی ایک دو ہی پہنچتے ہیں۔ شرعی حدود سے جو چیز باہر ہے۔ اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔ اس کو وہی سمجھ سکتا ہے جو اس میں داخل ہو چکا ہو۔ صرف صفات کے بیان سے نہیں پہچان سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام معاملات میں کمربستہ ہو جاؤ۔ اور حکم الہی اور اطاعت میں آپ کے ماتحت رہو جب فرشتہ آپ کی طرف بلائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلیم سے اجازت لے کر آپ کے پاس پہنچ جاؤ۔

ابدال کی تعریف: ابدال کا نام ابدال اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ خداوند تعالی کے ارادہ کے سامنے اپنا کوئی ارادہ نہیں رکھتے اور اختیار خداوندی کے سامنے کوئی اختیار عمل میں نہیں لاتے۔ ظاہر حکم کو مستحکم کرکے اس پر عمل کرتے ہیں۔ پھر وہ عمل کرتے ہیں جو ان کے لئے مخصوص ہیں۔ جب ان کے درجوں میں ترقی ہوتی ہے تو احکام امر و نہی بھی ان کے لئے زیادہ ہوتے ہیں یہاں تک کہ امر و نہی کے مقام سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ نہ امر ہوتا ہے نہ نہی بلکہ شرعی احکام ان کے اندر نفوذ کر جاتے ہیں۔ اور ان کی جانب منسوب کئے جاتے ہیں۔ اور وہ ہمہ وقت خدا کی معیت میں غائب رہتے ہیں۔ صرف امر و نہی کے احکام آنے کے وقت حاضر ہو جاتے ہیں۔ ان دونوں حالتوں میں ان کی حفاظت کی جاتی ہے۔ وہ شرعی حدود میں کسی حد کو نہیں توڑتے۔ فرض عبادتوں کا ترک کرنا کفر اور ممنوعات کا مرتکب ہونا گناہ ہے۔ فرائض کسی حالت میں کسی سے ساقط نہیں ہوتے۔

مجاہدہ کرنے والوں کی مدد: عزیز من! اس کے حکم اور علم پر عمل کر اور حد سے باہر نہ جا۔ خدا سے کئے ہوئے عہد کو نہ بھول۔ اپنے نفس، خواہش، شیطان، طبیعت اور دنیا سے جہاد کر۔ اللہ کی مدد سے مایوس نہ ہو۔ وہ تجھے ثابت قدم رکھنے کے لئے ضرور آئے گی۔ اللہ تعالی فرماتا

الصبرین ۵ وقال ان حزب اللہ ہم الغالبون وقال والذین جاھدو افینا النھدینھم سبلنا اسکک لسان نفسک عند شکواھا الی الخلق + کن خصما للہ عز و جل علیھا و علی جمیع الخلق + تامرھم بطاعتہ + وتنھاھم عن معصیتہ + تنھا ھم عن الضلال والابتداع واتباع الھوی

وموافقتہ النفس + وتامرھم باتباء کتاب اللہ عز و جل و سنتہ رسولہ صلی اللہ علیہ تعالی علیہ وسلم+

یا قوم احترموا کتاب اللہ عز و جل + و تادبوا معہ + ھوالوصلتہ بینکم و بین اللہ عز و جل ھذا کلامی تقولون انتم لا + من رد علی اللہ عز و جل و جعل القران مخلوقا + فقد کفر باللہ عز و جل + و بری منہ ھذا القران + ھذا القران المتلو + ھذا مقروء + ھذا المسموع ھذا المنظور + ھذا المکتوب فی المصاحف کلامہ عز و جل + کان الامام الشافعی والامام احمد رضی اللہ عنھما یقولان + القلم مخلوق والمکتوب بہ غیر مخلوق + والقلب مخلوق والمحفوظ فیہ غیر مخلوق +

یا قوم انصحوا القران بالعمل بہ + لابالمجادلتہ فیہ + الاعتقاد کلمات یسیرۃ + والاعمال کثیرۃ + علیکم بالایمان بہ + صدقوا بقلوبکم + واعملوا بجوارحکم + اشتغلوا بما ینفعکم + لاتلتفتوا الی عقول ناقصتہ دنیتہ +

یاقوم المنقول یا یستنتج بالعقل + والنص لایترک بالقیاس + لاتترک البینہ وتقف مع مجرد الدعوی + اموال الناس لاتوخذ بالد عوی من غیر بینتہ + قال النبی علی اللہ تعالی علیہ وسلم لواخذ الناس بدعا ویھم لادعی قوم

ہے۔ "بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" اور فرماتا ہے۔ "یقیناً اللہ کا گروہ غالب ہے۔" اور فرمایا۔ "جو لوگ ہمارے راستہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان کو اپنا راستہ دکھا دیتے ہیں۔" اس کا شکوہ مخلوق کے سامنے بیان کرنے سے اپنی زبان روک۔ خدا کے لئے اس نفس اور ساری مخلوق کا مدمقابل بن کر ان کو خدا کی اطاعت حکم سنا۔ گناہ سے منع کر۔ گمراہی' بدعت' خواہش کی پیروی اور نفس کی موافقت سے ان کو روک۔ اللہ کی کتاب اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا حکم دے۔

کتاب اللہ غیر مخلوق ہے: لوگو! کتاب اللہ کا احترام کرو۔ اس کے ساتھ ادب کا برتاؤ رکھو۔ وہ تمہارے اور خدا کے درمیان اتصال کا ذریعہ ہے۔ اس کو مخلوق نہ کہو۔ اللہ عزیز و برتر فرماتا ہے۔ "یہ میرا کلام ہے۔" اور تم کہتے ہو نہیں ہے۔ جو شخص اللہ کی بات رد کرے۔ اور اس کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔ اور یہ قرآن اس سے بری ہے۔ یہی قرآن جس کی تلاوت کی جاتی ہے جو پڑھا اور سنا جاتا ہے یہی جو مصحف میں لکھا اور دیکھا جاتا ہے خدائے برتر و بزرگ کا کلام ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ قلم مخلوق ہے لیکن اس سے لکھا ہوا قرآن مخلوق نہیں۔ دل مخلوق ہے۔ لیکن وہ قرآن جو اس میں محفوظ ہے مخلوق نہیں۔

لوگو! قرآن پاک پر عمل کرکے اس کے خیرخواہ بنو۔ اس میں جھگڑا نہ کرو۔ اعتقاد کی چند باتیں ہیں لیکن اعمال بہت ہیں تم اس پر ایمان لاؤ۔ دل سے تصدیق کرو اور اعضاء سے اس پر عمل کرو۔ وہ کام کرو جو تمہارے لئے مفید ہیں۔ ناقص اور ادنیٰ عقول کی طرف توجہ نہ کرو۔

عمل کے بغیر علم دعویٰ بلا دلیل ہے: لوگو! منقول مضمونوں کا نتیجہ عقل سے حاصل نہیں ہوتا اور نص قیاس سے متروک نہیں ہوتی۔ دعویٰ کا ثبوت ترک نہیں کیا جا سکتا کیونکہ لوگوں کا مال بغیر ثبوت محض دعوی سے نہیں لیا جا سکتا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اگر لوگ صرف دعویٰ سے کامیاب ہو جاتے تو ایک گروہ دوسرے گروہ پر

دماء قوم واموالهم لكن البينة على المدعى واليمين على من انكر لا ينفع لسان عليم و قلب جاهل + عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال + اخوف ما اخاف على امتى من منافق عليم اللسان يا علما' يا جهال' يا حاضرون وياغائبون' استحيوا من الله عز و جل + وانظروا بقلوبكم اليه + ذالواله + صيروا انفسكم تحت مطارق قدره + والزموها بالشكر على نعمته + واصلو الضياء بالظلام فى طاعته + فاذا تحقق ذلك منكم + جاء تكم كرامته الله عز و جل + وعزه وجنته فى الدنيا والاخرة +

يا غلام اجتهد ان لايبقى شئى فى الدنيا تحبه + اذاتم هذا فى حقك لا تترك مع نفسك لحظه + ان نسيت ذكرت + وان غفلت فى الجملته + من ذاق هذا الى غيره فى الجملته + من ذاق هذا فقد عرفه + هذا الجنس احاد افراد من الخلق + لايقبلون السكون الى الخلق +

يامنافقون + الافات والبلا يا على رئوس قلوبكم + القوم كلما نظروا باعين قلوبكم + الى غيرالحق عز و جل انفقوا + سلامتهم فى السكون اليه + والاستطراح بين يديه +

والتعامى عن خلقه + وقطع السنتهم عن الاعتراض عليه + فتنقلب الايام و الليالى والا شهر والسنون عليهم + وهم على حالته واحدة + لايتغيرون مع الحق عز و جل هم اعقل خلق الله عز و جل + ولو رائيتموهم لقلتم مجانين ولو راوكم لقالو اما امن هولاء بيوم الدين +

خون کا دعویٰ کرتا ہے اور بہتیرے لوگ دوسرے لوگوں کے مال کا مطالبہ کرتے لیکن بار ثبوت مدعی پر اور حلف مدعا علیہ کے ذمے ہے" اگر دل لاعلم اور زباں ماہر ہو تو کوئی فائدہ نہیں- نبیؐ نے فرمایا- "مجھ کو بڑا اندیشہ جسے میں اپنی امت کے لئے خطرناک سمجھ رہا ہوں اس منافق کی طرف سے ہے جو زبان کا عالم ہو- اے عالمو! اور اے نادانو! اے حاضر و غیرحاضر لوگو! خدا سے کچھ تو شرماؤ اس کی جانب اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھو- اس کے سامنے عاجزی اختیار کرو- اپنے نفسوں کو قضا و قدر کے گرزوں کے نیچے رکھ دو -(کہ جو چاہے کرے) اس کی نعمتوں پر ہمیشہ شکر کرو- اس کی اطاعت میں صبح سے شام کر دو- جب تمہاری یہ یہ کیفیت ہو گی تو اللہ کی کرامت و عزت اور دنیا و آخرت میں اس کی جنت تمہارے پاس آئے گی-

غیر اللہ سے اعراض: عزیزم! کوشش کر کہ دنیا میں کوئی چیز تجھے محبوب نہ رہے- جب یہ بات تیرے حق میں تکمیل کو پہنچ جائے گی تو تو اپنے نفس کے ساتھ ایک لحظ بھی نہ چھوڑا جائے گا- اگر تو بھولے گا تو یاد دلا دیا جائے گا- اگر غافل ہو گا تو ہوشیار کیا جائے گا- وہ تجھے غیر اللہ کی طرف دیکھنے بھی نہ دے گا- جس نے یہ مزا چکھ لیا' اس نے اس کی معرفت حاصل کر لی- مخلوق میں ایسے افراد کم ہی ہوتے ہیں- جنہیں مخلوق کے پاس سکون نہیں ملتا-

اہل اللہ کی حالت: منافقو! بلائیں اور مصیبتیں تمہارے قلوب کے سروں پر (منڈلا رہی) ہیں- اولیاء اللہ نے جب کبھی کسی چیز کو اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھا (اور اس کی محبت کا احساس ہوا) تو اسے فوراً خرچ کر دیا- ان کی سلامتی اسی میں ہے کہ خدا کے یہاں سکون پائیں- اس کے حضور میں پڑے رہیں- مخلوق کی طرف سے آنکھیں بند کر لیں- اور اس پر اعتراض کرنے سے اپنی زبانیں بند رکھیں- رات و دن اور ماہ و سال ان پر گزرتے جاتے ہیں لیکن ایک حالت پر قائم رہتے ہیں اللہ سے تعلق میں کوئی فرق نہیں آتا- وہ اللہ کے بندوں میں سب سے عقلمند حضرات ہیں- اگر تم ان کو دیکھو تو مجنوں کہنے لگو- اور وہ تمہیں دیکھیں تو کہیں کہ یہ لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے- ان کے

قلوبهم حزينة منكسرة بين يدی
الحق عز و جل + لایزالون خائفين
وجلين + كلما كشف قناع جلاله و
عظمته لقلوبهم ازداد خوفهم + تكاد
قلوبهم تنقطع + وارصالهم تتفصل +
فاذا اراى منهم ذلک + فتح ابواب رحمته
وجماله 'ظلفه والرجاء' لهم + فيسكن
مابهم + ما احب انظر الاالطالبی الاخرة
وطالبی الحق عز و جل + واما طالب الدنيا
والخلق والنفس والهوی + ايش اعمل به غيرانی
احب مداواته + لانه مريض + لايصبر
علی المريض الاالطبيب +

ويحک تخفی امرک علی + وهو لا يخفی +
تظهرلی انک طالب الاخرة وانت
طالب الدنيا + هذا الهوس الذی
فی قلبک مکتوب علی جبينک + سرک
فی علانيتک + الدنيا الذی فی يدک
بهرج فيه دانق ذهب والباقی فضته
لاتبهرج علی فانی رايت كثيرا مثله + سلمه
الی + و مکنی منه حتی اسبکه + واخلص مافيه
من الذهب + وارمی بالباقی + جيد قليل خير من
ردی كثير + مکنی من دينارک +" فانا ضراب +
وعندی الته ذلک + تب من الرياء والنفاق +
ولاتستحی من الاقراربه علی نفسک + فالغالب
من المخلصين كانوا منافقين + ولهذا قال
بعضهم رحمته الله تعالی عليه لايعرف الاخلاص
الاالمرائی النادر من كل نادر من يخلص من اول
امره الی اخره + 'الصبيان فی اول امرهم يكذبون
". ويلعبون باتراب والنجاسات + ويوقعون
انفسم فی المهالک + ويسرقون من ابائهم
وامهاتهم + ويمشون بالنميمته + وكلما
دب العقل فيهم تركوا شيئا يتاد بون بالاباء

دل رنجیدہ اور خدا کے حضور شکستہ ہیں۔ وہ ہمیشہ
ڈرتے اور خوف کھاتے ہیں۔ جب کبھی ان کی عظمت و
جلال کا پردہ ان کے دلوں کے لئے کھل جاتا ہے۔ ان
کا خوف اتنا بڑھ جاتا ہے کہ دل ٹکڑے ٹکڑے ہونے
لگتا ہے اور جوڑ بند جدا ہونے کے قریب ہو جاتے ہیں
جب وہ ان کی یہ حالت دیکھتا ہے تو اپنی رحمت لطف
و جمال اور امید کے دروازے ان پر کھول دیتا ہے تو اس
سے ان کی طبیعت ٹھہر جاتی ہے۔ میں طالب حق اور طالب
آخرت کے سوا کسی کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ طالب دنیا'
مخلوق' نفس' خواہش سے مجھے کیا سروکار۔ ہاں ان کا
علاج کرنا محبوب ہے کیونکہ وہ مریض ہیں اور طبیب کے
سوا مریض کے پاس کوئی بھی صبر سے نہیں رہ سکتا۔

کھوٹا سکہ : تجھ پر افسوس! تو اپنی حالت مجھ سے
چھپاتا ہے۔ حالانکہ وہ چھپی نہیں ہے۔ تو اپنے آپ کو
آخرت کا دلدادہ ظاہر کرتا ہے حالانکہ دنیا کا طلب گار
ہے۔ تیری یہ دلی خواہش پیشانی پر لکھی ہوئی ہے۔اور
تیرا راز عیاں ہے جو دنیا تیرے ہاتھ میں ہے وہ کھوٹا
سکہ ہے۔ اس میں صرف ایک دانگ سونا ہے باقی چاندی۔
کھوٹا سکہ میرے پاس نہ لا۔ میں نے ایسے بہت دیکھے ہیں
اس کو میرے حوالے کر اور مجھے اختیار دے کہ میں اسے پگھلا کر
خالص سونا الگ کر لوں اور باقی پھینک دوں۔ تھوڑی چیز
جو عمدہ ہو اس کثیر سے بہتر ہے جو نکمی ہو۔ اپنے دینار کے
بارے میں مجھے اختیار دے کہ میں سکہ گر ہوں اور اس کے
(بنانے کا) آلہ بھی میرے پاس ہے۔ ریا و نفاق سے توبہ کر
اور اپنے نفس پر اس کا اقرار کرنے سے نہ شرماؤ کیونکہ اکثر
مخلصین پہلے منافق ہی تھے۔ اسی لئے ایک بزرگ رحمتہ اللہ علیہ
نے فرمایا۔ اخلاص کو ریاکار ہی پہچانتا ہے۔ شاذونادر ایسے
لوگ ہوئے ہیں جو اول سے آخر تک مخلص رہے ہوں۔ بچے
ابتدا میں جھوٹ بولتے ہیں۔ مٹی اور نجاستوں سے کھیلتے ہیں اور
خطرناک جگہوں میں جاتے' اپنے ماں باپ کی چوریاں کرتے اور چغلیاں
کھاتے ہیں لیکن جب عقل آتی ہے تو ایک ایک کر کے یہ سب باتیں
چھوڑ

دیتے

والامهات و المعلمين + من يرد الله به خيرا يتادب + ويترک ماكان عليه + ومن يرد الله به شر ابعش على ماهو عليه + فيهلک دنيا و اخرة +

الله عز وجل خلق الداء والدواء + المعاصى داء والطاعة دواء + والظلم داء و العدل دواء + والخطاء داء والصواب دواء + و مخالفة الحق عز و جل داء والتوبة من سكرالذنوب دواء + انما يتم لک الدواء اذا فارقت الخلق بقلبک + واوصلته بربک عز و جل + و رفعته اليه + بصير فى السماء وروحک و بنيتک فى الارض + تنفرد بقلبک مع الحق عز و جل بما بعلم + وتشارک الخلق العمل بالحكم + لاتخالفهم فى خصلته منه + حتى لايكون له ولهم عليک حجته + تنفرد مع ربک عز و جل بباطنک + وتكون مع الخلق بظاهرک لاتخل لنفسک راسا مشالا + ان ركبتها والا ركبتک وان صرعتها والا صرعتک + ان لم تطعک فيما تريد من طاعته الله عز و جل والا عاقبها بسياط الجوع واعطش والذل والعرى والخلوة فى موضوع لا انيس فيه من الخلق + لاتنح هذه السياط عنها حتى تطمئن و تطيع الله عز و جل فى كل حال + فاذا اطمانت لاتخل المعاقبته بينک و بينها + اليس فعلت كذاوكذا + وافقها حتى لاتزال منكسرة + انما تستعين على هذا جميعه + بطلب مراد الله عز و جل و بموافقته + و ترک معاصيه وان يكون ظاهرک وباطنک واحدا تصير موافقته بلا مخالفته+ طاعته معصيته + شكرا بلاكفر + ذكرا بلا نسيان + خيرا

ہیں اور ماں باپ استاد کا ادب کرنے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے۔ وہ ادب سیکھتا ہے۔ اور پہلی باتیں چھوڑ دیتا ہے اور جس کے لئے شر کا ارادہ فرماتا ہے۔ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور وہ دنیا و آخرت دونوں میں برباد ہو جاتا ہے۔

مرض اور دوا: اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں پیدا کی ہیں۔ گناہ مرض اور اطاعت اس کا علاج ہے۔ ظلم بیماری اور عدل دوا ہے۔ خطا بیماری، صواب دوا۔ خدائے بزرگ کی مخالفت بیماری اور گناہوں کے نشے سے توبہ کرنا دوا ہے۔ اس دوا کا پورا اثر اس وقت ہو گا جب مخلوق کو دل سے نکال دے گا اور اس کو اللہ سے ملائے گا۔ اس کی طرف لے جائے گا اور وہ (دل) تو آسمان میں ہو گا اور تیری روح و تیرا جسم زمین میں۔

نفس کشی: دل سے حق تعالیٰ کے ساتھ اس کے علم میں منفرد ہو اور شرعی حکم پر عمل کرنے میں مخلوق کا شریک رہ۔ عمل کی کسی خصلت میں ان کی مخالفت نہ کر تا کہ ان کو اور عمل کو تمہارے خلاف دلیل نہ ملے۔ ظاہر میں مخلوق کے ساتھ رہو لیکن باطن خدا کے ساتھ ہو اپنے نفس کو خودسر نہ بناؤ۔ قابو میں رکھو۔ ورنہ وہ تمہیں قابو میں کر لے گا۔ تم نے اسے پچھاڑ لیا تو خوب کیا ورنہ وہ تمہیں دے مارے گا۔ اگر اللہ کی اطاعت میں اس نے تمہارا کہا مان لیا تو خیر ورنہ تم اس کو بھوک، پیاس، ذلت، عریانی، ہر دم مخلوق سے دور تنہائی کی سزا دو۔ جب تک ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار اور مطمئن نہ ہو جائے یہ سزا موقوف نہ کر بلکہ مطمئن ہو جانے پر بھی عتاب کرنا نہ چھوڑ کہ کیا تو نے فلاں فلاں گناہ نہیں کئے۔ اس کو یہاں تک موافق بنا کہ وہ ہمیشہ شکستہ رہے۔ اگر ان سب باتوں پر تو امداد چاہتا ہوگا تو اس وقت ملے گی جب تو اللہ کے مقصود، اس کی موافقت اور ترک گناہ کا خواہاں ہو گا اور تیرا ظاہر و باطن ایک ہو کر ایسا اس کے موافق ہو جائے جس میں مخالفت کا شائبہ بھی نہ ہو۔ سراسر اطاعت جس میں معصیت کا نام بھی نہ ہو۔ ایسا

بلاشر + لاافلاح لقلبک و فیہ احد غیر اللہ عز و جل + لوسجدت لہ الف عام علیل الجمر وانت تقبل بقلبک علی غیرہ + لما نفعک ذلک + لا عاقبتہ لہ وھو یحب غیر مولاہ عز و جل +

لاتسعد حجبہ حتی تعلم الکل + ایش ینفعک اظھار الزھد فی الاشیاء + مع اقبالک علیھا بقلبک + اما تعلم ان اللہ عز و جل یعلم مافی صدور العالمین + ما تستحی + تقول بلسانک توکلت علی اللہ + و فی قلبک غیرہ +

یا غلام لا تغتر بحلم اللہ عز و جل عنک + فان بطشہ شدید + لاتغتر بھئولاء العلماء الجھال باللہ عز و جل + کل علمھم علیھم لالھم + ھم علماء بحکم اللہ عز و جل + جھالا باللہ عز و جل + یامرون الناس بامر ولا یمتثلونہ + وینھو نھم عن شئی ولا ینتھون عنہ + یدعون الی الحق عز و جل و ھم یفرون منہ + یبارزونہ بماعصیہ وزلاتہ + اسمائوھم عندی مورختہ مکتوبتہ معدودۃ +

اللھم تب علی و علیھم + وھبنا کلنا لنبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم + ولابینا ابراہیم علیہ السلام + اللھم لا تسلط بعضنا علی بعض + وانفع بعضنا ببعض + وادخلنا کلنا فی رحمتک امین

شکر جس میں کفران نعمت نہ ہو۔ دائمی ذکر، سراپا خیر ہو۔ اللہ کے سوا تیرے دل میں کوئی ہے تو تیرے دل کی خیر نہیں۔ اگر تو ہزار برس چنگاری پر سجدہ کرتا رہے لیکن تیرا دل غیر کی جانب ہے تو تجھے اس سے کوئی نفع نہ ہو گا۔ غیر خدا سے محبت کرنے والے کا انجام اچھا نہ ہو گا جب تک تو سب کو معدوم نہ کرے گا۔ اس کی محبت سے بہرہ یاب نہ ہو گا۔ جب تیرا دل چیزوں میں پڑا ہے تو اس زہد سے فائدہ کچھ نہیں۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں سے باخبر ہے جو دنیا جہاں کے سینوں میں ہیں۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ زبان سے توکل علی اللہ کا دعویٰ اور دل میں غیر خدا کا خیال۔

علماء سوء: عزیزم! خدا کی بردباری سے دھوکا نہ کھا۔ اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ ان خدا سے بے خبر علماء سے دھوکا نہ کھا۔ ان کا علم ان کے لئے وبال ہے نافع نہیں۔ یہ اللہ کے احکام کے عالم ہیں لیکن اس کی ذات سے بے خبر۔ لوگوں کو ایک کام کرنے کا حکم دیتے ہیں خود نہیں کرتے۔ ان کو ایک چیز سے روکتے ہیں۔ لیکن خود باز نہیں آتے۔ لوگوں کو حق تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں اور خود اس سے بھاگتے ہیں۔ گناہوں اور لغزشوں سے اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے نام میرے پاس تاریخ وار لکھے اور گنے ہوئے موجود ہوں۔

اے اللہ! مجھ پر اور ان پر توجہ فرما اور ہم سب کو اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا غلام بنا۔ اے اللہ ہم میں سے ایک کو دوسرے پر مسلط نہ فرما۔ اور ایک کو دوسرے سے نفع پہنچا۔ اور ہم سب کو اپنی رحمت میں داخل کر۔ آمین

المجلس الثانی عشر

وقال رضی اللہ تعالی عنہ یوم الاحد + بکرۃ بالربط ثانی ذی القعدۃ سنتہ خمس واربعین و خمسمائتہ

یا غلام ماصحت ارادتک للحق عز و جل + ولا انت مرید لہ + لان کل من یدعی ارادۃ الحق جل و علا و یطلب غیرہ + فقد بطل دعواہ + مریدون الدنیا فیہم کثرۃ + و مریدون الاخرۃ فیہم قلتہ + و مریدون الحق عز و جل الصادقون فی ارادتہ اقل من کل قلیل + ہم فی القلتہ والعدم کالکبریت الاحمر + ہم احاد افراد فی الشذ و النادر + حتی یوجد منہم واحدہم نزاع العشائر + ہم معادن فی الارض + ملوک فیہا + ہم شحن البلاد والعباد + بہم مدافع البلاء عن الخلق + وبہم یمطرون + وبہم یمطر اللہ السماء وبہم تنبت الارض + فی بدایتہ امرہم یفرون من شاھق الی شاھق + من بلد الی بلد + من خراب الی خراب + کلما عرفوا فی موضع تحولوا منہ + یرمون الکل وراء ظھورھم + ویسلمون مفاتیح الدنیا الی اھلہا لا یزالون کذلک + الی ان تبنی القلاء حوالیہم + و تجری الانھار الی قلوبہم + ویحاط بہم جنود من قبل الحق عز و جل + کل منہم یفرد الیہ بالحراستہ + فیکرمون ویحفظون ویولون علی الخلق +

کل ھذا من وراء عقولہم + فحینئذ یصیر اقبالہم علی الخلق فریضتہ یصیرون کالا طبا + وبقیتہ الخلق مرضی +

ویحک تدعی انک منہم + ما علامتہم عندک + ما علامتہ قرب الحق عز و جل و لطفہ + فی ای منزلتہ انت

بارہویں مجلس

وقت صبح - یوم یک شنبہ

۲ ذیقعد ۵۴۵ھ - خانقاہ شریف

ولایت اور معرفت

اولیاء اللہ کی نایابی: اللہ تعالیٰ سے تیری ارادت صحیح نہیں ہے اور نہ تو اس کا طالب ہے کیونکہ ہر وہ شخص جو خدا کی ارادت کا دعویٰ کرتا ہے اور غیر خدا کا طالب ہو تو اس کا دعویٰ غلط ہے۔ طالبان دنیا کی کثرت ہے اور طالبان آخرت کم ہیں۔ طالبان حق اور اس کی ارادت میں سچے تو بہت ہی کم ہیں۔ وہ کبریت کی طرح نایاب ہیں۔ شاذ و نادر ہی کوئی مل جاتا ہے۔ پورے پورے خاندان میں دو ایک ہی ملیں گے۔ وہ کان ہیں زمین میں' بادشاہ ہیں زمین کے شہروں اور شہریوں کے کوتوال ہیں۔ انہی کے طفیل لوگوں سے مصیبت و بلائیں دور ہوتی ہیں اور انہی کے صدقے بارش ہوتی ہے اور انہی کی برکت سے اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسا کر زمین میں سبزہ اگاتا ہے۔ وہ لوگ ابتدائے حال میں پہاڑ سے دوسرے پہاڑ' ایک بستی سے دوسری بستی اور ایک ویرانے سے دوسرے ویرانے کی طرف بھاگتے پھرتے ہیں۔ جب کہیں پہچان لئے جاتے ہیں تو سب کو اپنے پیچھے چھوڑ کر چل دیتے ہیں۔ دنیا کی کنجیاں دنیا والوں کے حوالے کرکے اسی حالت پر قائم رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے گرد قلعے تعمیر کر دیئے جاتے ہیں۔ ان کے قلوب کی طرف نہریں بہنے لگتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے لشکر ان کے گرد حلقہ کر لیتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی الگ الگ حفاظت کی جاتی ہے۔ ان کی عزت کی جاتی ہے اور حفاظت ہوتی ہے اور ان کو مخلوق کا حاکم بنا دیا جاتا ہے۔ یہ ساری باتیں عام عقلوں سے باہر ہیں۔ اس وقت مخلوق کی طرف متوجہ ہونا ان پر فرض ہوتا ہے وہ طبیبوں کی مانند ہوتے ہیں اور مخلوق بیماروں جیسی۔

دعویٰ ولایت: تجھ پر افسوس! تو ان میں سے ہونے کا مدعی ہے۔ تجھ میں ان کی کیا علامت ہے؟ اللہ تعالیٰ کے قرب و لطف کی کیا نشانی ہے؟ خدا کے حضور تیرا کیا مرتبہ ہے

عندالحق عز و جل + و فی ای مقام + ما اسمک وما لقلبک فی الملکوت الاعلی + علام یغلق بابک کل لیلتہ + طعارک و شرابک مباح او حلال طلق + تضاجع الدنیا او الاخرۃ اوقرب الحق عز و جل +

من انیسک فی الوحدۃ + من جلیسک فی الخلوۃ + یا کذاب انیسک فی الوحدۃ نفسک و شیطانک وھواک والتفکر فی دیناک + و فی الجلوۃ شیاطین الانس + الذین ھم اقران السوء واصحاب القیل والقال + ھذا شئی لا یحئی بالھذیان و مجرد الدعوی + کلامک فی ھذا ھوس لاینفعک + علیک بالسکون والمخمول بین یدی الحق عز و جل + و ترک اساءۃ الادب + ان کان ولا بد من الکلام فی ھذا فیکون کلامک فیہ علی سبیل التبرک بہ والتبرک بذکر اھلہ + لا انک تد عیہ بظاھرک مع خلوقلبک منہ + کل ظاھر لایوافقہ + الباطن فھو ھذیان + اماسمعت قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ماصام من ظل یاکل لحوم الناس + وقد بین صلی اللہ علیہ وسلم ان لیس الصیام ترک الطعام والشراب والمفطرات فحسب +

بل حتی یضاف الیہ ترک الاثام + احذروا من الغیبتہ + فانھا تاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب + ما تعودھا من افلح قط + ومن عرف بھا قلت حرمتہ عندالناس + واحذروامن النظر بشھوۃ + فانہ یزرع المعصیتہ فی قلوبکم وعاقبتہ غیر محمودۃ فی الدنیا والاخرۃ + واحذروا من الیمین الکاذبہ + فانھا تترک الدیار بلاقع + تذھب برکتہ الاموال والادیان +

ویحک تنفق مالک بالیمین الکاذبتہ + وتنحردینک + لوکان لک عقل لعلمت ان ھذہ ھی الخسارۃ بعینھا + تقول + واللہ عز و جل ما فی ھذہ البلدۃ مثل ھذا المتاع + ولاعند

اور تو کس مقام میں ہے- عالم ملکوت میں تیرا نام اور لقب کیا ہے؟ ہر رات تیرا دروازہ کس حال پر بند ہوتا ہے؟ تیرا کھانا پینا مباح ہے یا خالص حلال؟ تیری خواب گاہ دنیا ہے یا آخرت یا قرب حق؟ تنہائی میں تیرا ساتھی کون ہے اور خلوت میں ہم نشین کون؟

غیبت سے بچو اے جھوٹے! تنہائی میں تیرے ساتھی تیرا نفس، شیطان، خواہش اور دنیا کے تفکرات ہیں اور محفل میں انسانی شیاطین ہیں جو بدترین ساتھی اور یاوہ گو ہیں- یہ بات بکواس اور نرے دعویٰ سے حاصل نہیں ہوتی- اس بارے میں تیری گفتگو محض ہوس ہے جو تجھے فائدہ نہ دے گی- خدا کے حضور میں گمنامی اور سکون اختیار کر اور بے ادبی ترک کر- اگر اس میں تجھے گفتگو کرنا ضروری ہو تو حق تعالیٰ اور اولیاء اللہ کے ذکر سے برکت حاصل کرنے کے لئے ہو، نہ اس طرح کہ ظاہر میں تو دعویٰ محبت ہو اور دل اس سے خالی ہو- ہر ظاہر کہ باطن جس کے موافق نہ ہو محض بکواس ہے- کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں سنی کہ آپ نے فرمایا- کہ "جو شخص (غیبت کرکے) تمام دن لوگوں کا گوشت کھاتا رہا، اس کا روزہ نہیں ہوا-" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ صرف کھانا پینا اور روزہ توڑنے والی چیزوں کو چھوڑ دینے کا نام روزہ نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ گناہوں کا ترک کرنا بھی اضافہ کرنا چاہئے پس غیبت سے پرہیز کرو کیونکہ وہ نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو- جس شخص کی تقدیر میں فلاح ہے، وہ اس کی عادت کبھی نہیں ڈالتا- غیبت میں جس کی شہرت ہو جاتی ہے اس کی عزت کم ہو جاتی ہے- شہوت کی نظر ڈالنے سے بچو- وہ تمہارے دلوں میں گناہ کا بیج بوتی ہے اور دنیا و آخرت میں اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا- جھوٹی قسم سے پرہیز کرو- وہ بستیوں کو ویرانہ بنا کر چھوڑتی ہے- اس سے دین ومال کی برکت چلی جاتی ہے-

احد مثله + والله انه يسوى كنا و كنا +
وانه على بكنا و كنا + وانت كاذب فى
كل ماقلته + ثمه تشهد بالزور + وتحلف بالله
عز و جل انك صادق + عن قريب يحيئك العمى
والومن + تادبوارحكم الله تعالى بين يدى الحق
عز و جل + من لم يتارب باداب الشرع
ادبت النار يوم القيامته (ساله سائل
فقال + من فيه هذه الخمس خصال
او بعضهامحكم ببطلان صومه و وضوئه)
فقال صومه ووضوء ه لايبطل ولكن
هذا جاء على سبيل الوعظو والتحذير والتحويف +
يا غلام لعل غداياتى وانت مفقود من
ظهر الارض+
موجود فى القبر + او لعل هذا يكون
ساعته اخرى + ايش هذه الغفلته اما
اقسى قلوبكم + صخور انتم + اقول لكم +
وغيره يقول لكم + وانتم على حالته
واحدة + القران يتلى عليكم + واخبار الرسول
وسيرالاملين تقرا عليكم + وانتم لاتعتبرون
ولا تجتنبون ولا تتغير اعمالكم + كل من
يحضر ببقعته فيها وعظ ولم يتعظ + فهو
فى خير البقاع وهو شرالاهل +
يا غلام استهانتك باولياء الله
عز و جل من قلته معرفتك بالله عز و جل +
تقول هولاء متهمون + لم لا ليسيرون
معنا + لم لا يقعدون معنا + تقول هذا
لجهلك بنفسك ولما قلت معرفتك
بنفسك + قلت معرفتك باقدار
الناس على قدر قلته معرفك بالدنيا و عاقبتها
تجهل قدرالاخرة + وعلى قدر قلت معرفتك
بالاخرة تجهل الحق وعلى قدر قلت معرفتك
بالاخرة تجهل الحق عز و جل + يامشتغلا

تجارت اور جھوٹی قسم: تجھ پر افسوس! جھوٹی قسم سے تو اپنی تجارت کو فروغ دیتا ہے اور دین میں خسارہ اٹھاتا ہے۔ اگر تیرے عقل ہوتی تو سمجھتا کہ اصل نقصان یہی ہے۔ تو کہتا ہے کہ خدا کی قسم! شہر بھر میں اس جیسا مال کہیں نہیں اور نہ کسی کے پاس موجود ہے۔ کہتا ہے خدا کی قسم! اتنے میں پڑا ہے اور اتنے کا ہے۔ حالانکہ تو جو کچھ کہتا ہے سب جھوٹ ہے اور پھر اپنے جھوٹ پر گواہی دیتا ہے اور خدا کی قسم بھی کھاتا ہے کہ "میں سچا ہوں" عنقریب وہ دن آئے گا کہ تو اندھا اور اپاہج ہو گا۔ اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ اس کے حضور میں ادب سے رہو۔ جس نے شرعی آداب نہ سیکھے، اس کو قیامت میں جہنم ادب سکھائے گی۔

کسی سائل نے پوچھا۔ جس شخص میں یہ پانچوں خصلتیں (دعویٰ کمال، غیبت، بدنظری، جھوٹ اور جھوٹی قسم) ہوں اس کے روزہ اور وضو نہ ہونے کا حکم دینا چاہئے۔ آپ نے کہا۔ اس کا روزہ اور وضو تو باطل نہ ہو گا لیکن یہ بات بطریق نصیحت، سرزنش اور تخویف کے ہے۔ عزیزم! ممکن ہے کہ کل کا دن آئے اور تم سطح زمین سے غائب ہو اور قبر کے اندر موجود ہو یا کیا عجب ہے کہ یہی تمہاری آخری گھڑی ہو کیا ٹھکانا ہے اس غفلت کا تمہارے دل کتنے سخت ہیں تم سراپا پتھر بن گئے ہو۔ میں بھی تم سے کہتا ہوں اور دوسرے بھی تم کو سناتے ہیں مگر تم ایک حالت پر قائم ہو قرآن تم پر پڑھا جاتا ہے پیغمبر کے ارشادات اور اگلوں کے حالات تم کو سنائے جاتے ہیں لیکن تم نہ عبرت حاصل کرتے ہو نہ پرہیز کرتے ہو اور نہ اپنے اعمال بدلتے ہو ہر وہ شخص جو ایسی جگہ آئے جہاں وعظ ہو رہا ہو اور نصیحت حاصل نہ کرے تو وہ بہترین جگہ پر بدترین انسان ہے۔

اپنی حقیقت و خدا کی معرفت: عزیزم! خدا کی معرفت کم ہونے کی وجہ سے تو اولیاء اللہ کو ذلیل سمجھتا ہے تو ان پر تہمت لگاتا اور اعتراض کرتا ہے کہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں چلتے، پھرتے اور ہمارے پاس اٹھتے بیٹھتے کیوں نہیں؟ یہ بات اس لئے کہتا ہے کہ تو اپنی ذات کو نہیں پہچانتا۔ اپنی حقیقت نہ پہچاننے سے لوگوں

بالدنیا + عن قریب الخسران والندامات عندن ظاهره علیک فی الدنیا و الاخرة + تظهر نداماتک یوم القیامۃ + یوم التغابن + یدہ الفضیحۃ + یوم الند امات والخسران + حاسب نفسہ قبل مجی الاخرة + ولا تغتر جلم اللہ عز و جل عنک وکرمہ علیک + انت قائم علی اسوء الاحوال من المعاصی والزلات وظلم الناس + المعاصی برید الکفر + کما ان الحمی برید الموت + علیک بالتوبہ قبل الموت + قبل مجئی الملک الموکل باخذ الا رواح

یا شباب توبو اماترون الحق عز و جل یبتلیکم بالبلاء حتی تتوبوا + وانتم لاتعقلون + وتصرون علی معاصیہ + مابتلی احد فی ھنا الزمان الا احاد افراد لکنہ نقمتہ لانعمتہ عقوبتہ للذنوب لا زیدة فی الدرجات والکرامات + القوم یبتلون لترفع درجاتھم عند ملکھم + یصبرون معہ + لا نھم یریدون وجھہ + اذاتم لھم ھنا فقدتم لھم الملک + و اذا لم یتم لھم ھنا اعتقد وا انھم فی ھلک + اللھم لا ھلک + نسائلک القرب منک + والنظر الیک

فی الدنیا والاخرة

فی الدنیا بقلوبنا +

وفی الاخرة باعیننا +

یا قوم لاتیاسوا من روح اللہ عز و جل و فرجہ + فانہ قریب + لاتیاس + فان الصانع اللہ لاتدری لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا + لاتھرب من البلاء + فان البلاء مع الصبرا سلس لکل خیر + اساس البوة والرسالتہ والولایتہ والمعرفتہ والحبتہ البلاء + فاذالم تصبر علی البلاء فلا اساس لک

کی قدر پہچاننے میں کمی ہوئی- دنیا کی حقیقت نہ جاننے سے آخرت کی شناخت کم ہو گئی- اور جس قدر آخرت کی شناخت میں کمی ہوگی- اسی قدر حق تعالیٰ کی معرفت کم ہو گی- دنیا میں مصروف رہنے والے! تجھے عنقریب دنیا و آخرت میں نقصان و شرمندگی اٹھانا پڑے گی- تیری ندامت قیامت کے دن ظاہر ہو گی جو نقصان کا دن ہے- رسوائی کا دن ہے نداموں اور خسارے کا دن ہے- قیامت آنے سے پہلے اپنے نفس سے محاسبہ کر لے اللہ کی بردباری اور اپنے اوپر اس کی مہربانیوں سے دھوکا کھا' تو گناہوں' لغزشوں اور لوگوں کے ساتھ ظلم کرنے کی وجہ سے نہایت برے حال میں ہے معاصی کفر کا پیش خیمہ ہیں- جس طرح بخار موت کا- موت سے پہلے توبہ ضرور کر- قبض روح کے لئے فرشتہ موت آنے سے پہلے تائب ہو جا-

بلائیں عذاب ہیں: نوجوانو! توبہ کرو توبہ- کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا تعالیٰ تم کو بلاؤں میں مبتلا کرتا ہے- تا کہ توبہ کرو لیکن تم نہیں سمجھتے اور نافرمانیوں پر اڑے رہتے ہو- اس زمانے میں جو لوگ بلا میں مبتلا کئے جاتے ہیں- خاص افراد کے سوا سب کے لئے عذاب ہے رحمت نہیں- گناہوں کی سزا ہے- درجات و اعزاز کی بلندی نہیں- ہاں خواص اس لئے مبتلا کئے جاتے ہیں کہ ان کے مالک یہاں ان کے مرتبے بلند ہوں- وہ اس پر صبر کرتے ہیں اور اسی کی ذات کے طالب ہوتے ہیں- ان کو جب یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے- تو ان کی بادشاہت مکمل ہوتی ہے- اگر ان کو یہ بات حاصل نہیں ہوتی- تو وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہلاکت میں ہیں اے اللہ ہم کو ہلاک نہ کرنا- ہم تجھ سے تیری قربت چاہتے ہیں- اور دنیا و آخرت میں تیرا دیدار- دنیا میں دل کی آنکھوں سے اور آخرت میں اپنی آنکھوں سے-

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو: لوگو! اللہ کی رحمت اور کشائش سے مایوس نہ ہو- وہ قریب ہے ناامید نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کارساز ہے- ممکن ہے کوئی صورت پیدا فرما دے- بلاؤں سے نہ بھاگو کیونکہ ان پر صبر کرنا

لابقاء لبناء الاباساس + ارایت بیتا ثابتا علی مزبلته ربوة + انما تفر من البلاء والافات لکونک لاحاجته لک فی الولایته والعرفته والقرب من الله عز و جل اصبر واعمل حتی تسری بقلبک و سرک و روحک الی باب القرب من ربک عز و جل + العلماء والاولیاء والابدال وراث الانبیاء + الانبیاء السماسرة وهولاء المنادون بین ایدیهم + المومن لایخاف غیر الله عز و جل + ولا یرجو غیره + قد اعطی القوة فی قلبه و سره + کیف لاتکون قلوب المومنین قویته بالله عز و جل + وقد اسری بها الیه + لاتزال عنده + القلوب عنده + والقالب فی الارض + قال الله تعالی وانهم عندنا لمن المصطفین الاخیار یصطفون علی اهالیهم واهل زمانهم + تتمیز معانیهم + وتتنور مبانیهم + ولهذا فارقوا الخلق + وزهدوا فی المالوفات + ساروا الی قدام + ونبت العشب ورائهم + مابقی لهم رجوع + استانسوا بالوحدة اختار وا الخراب وسواحل البحار والبراری والقفار + لاالعمران + یاکلون من بقول الصحاری ویشربون من غدرانها + یصیرون کالوحوش + هنالک یقرب قلوبهم + ویونسهابه + توقف مبانیهم مع مبانی المرسلین والصدیقین والشهداء + ویوقف معانیهم معه + لایزالون وقو فافی الخدمته لیلهم ونهارهم خلوة +

وراحته المشتاقین و طیبته

المستانسین بالله عز و جل +

یا غلام لا بدمن الحلاوة والمرارة + و الصلاح .والفساد + والکدر والصفاء + فان

ہر بہتری کی بنیاد ہے۔ نبوت، رسالت، ولایت، معرفت اور محبت کی بنیاد مصیبت ہی ہے۔ اگر تم نے بلا پر صبر نہ کیا تو تیری بہتری کی بنیاد نہ بنے گی۔ عمارت کی پختگی بنیاد ہی پر ہے۔ کیا تو نے کوئی گھر کوڑی پر قائم دیکھا ہے؟ تو بلاؤں اور مصائب سے اس لئے بھاگتا ہے کہ تجھے ولایت، معرفت الٰہی اور اللہ کے قرب کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں تک صبر و عمل کر کہ تو اپنے دل، باطن اور روح کے سبب پروردگار کے قرب کے دروازہ کی طرف چلنے لگے۔ علماء، اولیاء اور ابدال انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ انبیاء علیہم السلام سوداگر ہیں اور یہ لوگ ان کے پیش رو آواز دینے والے۔ مومن غیر اللہ سے نہیں ڈرتا۔ غیر سے لو نہیں لگاتا۔ اس کے قلب و باطن کو خاص قوت عطا کی گئی ہے۔ مومنوں کے دلوں کو اللہ کی قوت سے کیوں نہ تقویت حاصل ہو ان کو اس کی سیر کرائی گئی ہے۔ وہ ہمیشہ اس کے پاس رہتے ہیں۔ ان کے دل اللہ کے قریب اور جسم زمین پر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "بے شک وہ لوگ ہمارے نزدیک برگزیدہ و منتخب لوگوں میں سے ہیں۔" اپنے گھرانے اور زمانے کے منتخب، باطن میں ممتاز، ظاہر میں نورانی۔ اس لئے مخلوقات سے جدا اور مرغوبات سے کنارہ کش آگے بڑھتے ہیں۔ ان کے پیچھے گھاس اگ آتی ہے اور واپسی کی راہ بند ہو جاتی ہے۔ تنہائی پسند ہو جاتے ہیں۔ اور آبادیوں کو چھوڑ کر ویرانوں، دریا کے کناروں، جنگلوں اور بیابانوں کو اختیار کرتے ہیں جنگلی جڑی بوٹی کھاتے اور چشموں کے پانی پیتے ہیں۔ وحشیوں کی طرح ہو جاتے ہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان کی قلوب کو اپنی قربت اور اپنا انس بخشتا ہے اور ان کے اجسام کو، اپنے رسولوں، صدیقوں اور شہیدوں کے برابر کھڑا کرتا اور ان کے باطن کو اپنے پاس قائم رکھتا ہے۔ وہ لوگ ہمیشہ خلوت کے اندر رات دن اس کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں۔ مشتاقوں کی راحت اور چاہنے والوں کی خوشی خدا کی حضوری میں ہے۔

اردت الصفاء الکلی نفارق بقلبک الخلق +
وواصلہ بالحق عز و جل + فارق الدنیا
ودع اهلک + وسلمهم الی ربک عز و جل +
واخرج قلبک عریاناعن الکل + واقرب
من باب الآخرة + ثمہ ادخلها + فان لم تجد
ربک عز و جل فیها + فاخرج منها + هاربا
طالبا للقرب منہ + اذا وجدتہ وجدت
کل الصفاء عنده + مایفعل المحب للہ عز
وجل بغیره + الجنتہ دار طالبی الدرجات +
دارالتجار + باعوالدنیا بها + ولهذا قال
اللہ عز و جل + و فیها ماتشتهیہ الانفس و
تلذا لاعین ٥ ما ذکر القلب + ما ذکر السر +
ماذکر المعنی + الجنتہ للصوام القوام
التارکین الزاهدین فی الشهوات واللذات
باعواطعاما بطعام + بستانا ببستان +
دارابدار + ارید منکم اعما لا بلا کلام +
العارف العامل لوجہ اللہ عز و جل +
سند ان یدق علیہ . وهو لاینطق +
ارض یمشی علیہ
وتغیر و تبدل وهو اخرس + القوم لا
یبصرون غیر اللہ عز و جل + لایسمعون
من غیره + لهم جنان بلا لسان +
هم فانون عنهم و عن غیرهم +
لایزالون کذلک + واذا شاء اللہ
انشرهم + جعل الجنان لسانا +
کانهم مبنجون + یا خذهم الملک
الیہ بید رافتہ ورحمتہ + یصوغهم لہ +
وینشهم لہ لا لغیره + یصنعهم لنفسہ + کما صنع
موسی علیہ السلام + حیث قال لہ واصطنعتک
لنفسی لیس کمثلہ شئی وهو السمیع البصیر ٥
جعل راحتہ بلا تعب + انسا بلاوحشتہ + نعمتہ بلا نقمتہ+
فرحتہ بلا بغضتہ+ حلاوة بلا مرارة - هلک+

. رنج و راحت و صفائی باطن : عزیز من! شیرنی
و تلخی، بگاڑ اور بناؤ، کدورت و صفائی ضروری ہیں۔
اگر تو پوری صفائی قلب چاہتا ہے تو اپنے دل سے مخلوق
کو نکال کر اپنے خالق سے وابستہ ہو جا۔ دنیا و اہل عیال
کو چھوڑ کر ان کو خدا کے سپرد کر۔ اپنے دل سے سب کچھ
نکال کر خالی کر دے اور آخرت کے در پر آ کر اس میں
داخل ہو جا۔ اگر وہاں بھی اپنے پروردگار کو نہ پائے۔ تو
وہاں سے خدا کا قرب ڈھونڈھتا ہوا نکل آ۔ جب تو اسے
پائے گا تو اسیؒ کے پاس پوری صفائی قلب حاصل ہو گی
اللہ کا محب کسی اور کو لے کر کیا کرے گا؟ جنت درجات
کے طلب گاروں کا گھر ہے۔ تاجروں کا گھر، دنیا کو بیچ کر
خریدا ہے۔ اسی لئے خدائے برتر و بزرگ نے فرمایا۔
"اس میں وہ کچھ موجود ہے جسے نفس چاہے اور جس سے
آنکھوں کو لذت ملے۔" قلب، باطن، اور سر کا ذکر نہیں
فرمایا۔ جنت روزہ دار، شب بیدار، تارکین دنیا
اور شہوتوں و لذتوں سے کنارہ کرنے والوں کے لئے
ہے۔ جنہوں نے کھانے کو کھانے کے بدلے، باغ کو باغ
کے عوض، گھر کو گھر سے خریدا۔ میں تم سے اعمال کا طالب
ہوں اقوال کا نہیں۔ جو عارف صرف اللہ کی ذات کے
لئے عمل کرتا ہے وہ اہرن ہے جس پر چوٹ پڑتی ہے اور
وہ بولتا نہیں۔ وہ ایسی زمین ہے جسے مخلوق روندتی
اور الٹی پلٹتی ہے لیکن وہ گونگی بنی رہتی ہے۔ وہ لوگ
غیر اللہ کی طرف دیکھتے ہیں نہ غیر کی بات سنتے ہیں۔ ان
کے دل بے زبان نہیں۔ وہ اپنے و غیر سب کو بھول کر
فنا ہو چکے ہیں۔ وہ ہمیشہ اسی حال میں رہتے ہیں۔ جب
اللہ چاہتا ہے تو ان کو زندگی اور قلب کو زبان دے دیتا ہے۔
گویا وہ متوالے ہیں۔ مالک اپنی رحمت شفقت کے
ہاتھ سے انہیں سہارا دیتا ہے۔ ان کو اپنے رنگ میں
رنگ کر خاص اپنے لئے نیا جسم عطا کرتا ہے۔ جیسا کہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنایا تھا۔ جب کہ کہا۔ "میں نے
تم کو خاص اپنے لئے بنایا۔" اس کے مثل کوئی چیز نہیں
وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اس نے بلا تکلیف

هنالک الولایته لله الحق من وصل الی هذه الحالته + تعجلت له الرحته + وما مع ما انت علیه + لاتجد راحته + فی الدنیا + لانها دارالکدر + دارا الفات + لا بد لک من الخروج منها + فعلیک باخواجها من قلبک ومن یدک + فان لم تقدر + فاتر کهانی یدک + واخرجها من قلبک + فاذا قویت فاخرجها من یدک + واعطها للفقراء والمساکین عیال الحق عز و جل + و مع ذلک منها لا یفوتک لا بد من اتیانه + سواء کنت غنیا او فقیرا + زاهدا او راغبا + الدائرة علی صحته قلبک و سرک و صفا تهما انهما یصفوان بتعلم العلم والعمل به + والا خلاص فی العمل + والصدق فی طلب الحق عز و جل +

یا غلام اما سمعت تفقه ثم اعتزل + تفقه بالفقه الظاهر + ثمه اعتزل الی الفقه الباطن + اعمل بهذا الظاهر حتی یقربک العمل الی علم لم تکن تفعله + هذا العلم الظاهر ضیاء الظاهر + والباطل ضیاء الباطن + هو ضیاء بینک و بین رک عز و جل + کلما عملت بعلبک قربت طریقک الی الحق عز و جل + واتسع الباب بینک و بینه + ورفع مصراع الباب الذی یخصه +

ربنا اتنا فی الدنیا حسنته و فی الاخرة حسنته وقنا عذاب النار

کی راحت، بغیر وحشت کا انس، لازوال نعمت، مسرت بلاحزن، شیرینی تلخی سے پاک، بلازوال کی سلطنت بخشی۔ "وہاں بادشاہت اللہ کی ہے۔" جو اس درجہ کو پہنچ گیا۔ اس کو دنیا میں راحت مل گئی اور تیری موجودہ حالت ایسی ہے کہ دنیا میں بھی راحت نہ ملے گی اسلئے کہ یہ کدورتوں اور آفتوں کا گھر ہے اس گھر سے تجھے نکلنا ہے تو کیوں نہ تو خود ہی اپنے ہاتھ و دل سے نکال دے اگر یہ ممکن نہیں تو اپنے ہاتھ میں رہنے دے اور دل سے نکال دے پھر جب قوی دل ہو جائے تو ہاتھ سے بھی نکال کر فقیروں، مسکینوں کو جو اللہ کے عیال ہیں دے دے اور اس کے باوجود تیرا حصہ تجھ سے فوت نہ ہو گا ضرور ملے گا۔ تو چاہے غنی ہو یا فقیر، دنیا سے کنارہ کش ہو یا اس کا طالب۔ اس کا دارومدار قلب و باطن کی صفائی پر ہے۔ اور ان کی صفائی، علم کا عمل، اخلاص، خدا کی سچی طلب سے ہے۔

باب خاص: عزیز من! کیا تو نے نہیں سنا۔ پہلے دین کی سمجھ حاصل کر پھر گوشہ نشینی پہلے ظاہری شریعت کا علم سیکھ پھر فقہ باطنی کے لئے گوشہ میں بیٹھ۔ اس ظاہری علم پر عمل کرتا کہ یہ عمل تجھ کو وہ علم بخشے جس کو تو نے نہیں سیکھا۔ یہ ظاہری علم ظاہر کا نور ہے اور باطن کا علم باطن کی روشنی ہے تیرے اور خدا کے درمیان کی روشنی جتنا تو اپنے علم پر عمل کرے گا۔ اسی قدر اللہ کی قربت کی راہ ملے گی۔ تیرے اور تیرے رب کے درمیان دروازہ کشادہ ہو گا۔ اور تیرے لئے باب خاص کے پٹ کھل جائیں گے۔

اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا و آخرت میں خوبی عطا فرما اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔"

المجلس الثالث عشر
خمسه اربعين و خسا" مائته

وقال رضی اللہ تعالی عنہ یوم الثلاثا عشیتہ بالمدرستہ رابع ذی العقدۃ فی سنتہ

یاغلام اقدم الاخر علی الدنیا

فانک ترجهما جمیعا فاذا قدمت الدنیا علی الاخرۃ خسر تهما جمیعا عقوبتہ لک + کیف استعلت بمالم تومریہ + اذالم تشتغل بالدنیا۔ امدک اللہ عز وجل بالمعونۃ علیما + ورزقک التوفیق وقت الاخذ منها + واذا اخذت منها شیا وضعت فیہ البرکتہ + المومن یصل الدنیاہ واخرتہ + یعمل الدنیا بلغتہ + بقدر ما یحتاج الیہ + یقنعہ منها کزاد الراکب + لایحصل منها الکثیر + الجاهل کل همہ الدنیا + والعارف کل همہ الاخرۃ + ثم المولی + اذا حصل بین یدیک رغیف من الدنیا + و نازعتک نفسک وصلبت الشهوات فانظر حینئذ الی من لایقدار علی کسرۃ فانہ لافلاح لک حتی یبغض نفسہ وتعاریها فی جانب الحق عزوجل + الصدیقون یعرف بعضهم بعضا + یشم کل واحد منهم رائحتہ القبول او الصدق من الاخر +

یا معرضا عن الحق عزوجل + و عن الصدیقین من عبادہ + مقبلا عنی الخلق مشرکابهم + الی متی اقبالک علیهم + الش ینفعونک + لیس بایدیهم ضرو و لانفع و لا عطاو لا منع ' لا فرق بینهم وهن سائر الجمادات فیما یرجع الی الهم والنفع + الملک واحد + الصلدر واحد + النافع واحد + المحرک والمسکن واحد + واحد + الخالق والرازق هو اللہ عزوجل +

تیرھویں مجلس

وقت شام۔ کریم سہ شنبہ
۴ ذیقعدہ ۵۴۵ھ - خانقاہ شریف

دنیا و آخرت

عارف کا اہتمام: آخرت کو دنیا پر ترجیح دے۔ اور اگر دنیا کو آخرت پر ترجیح دے دی۔ اگر آخرت پر دنیا کو مقدم کر دیا۔ تو دونوں میں گھاٹا ہو گا۔ تو نے وہ کام کیوں کیا جس کا تجھ کو حکم نہیں دیا گیا۔ اگر تو دنیا میں مشغول نہ ہو گا تو خدا تعالیٰ اس پر مدد فرما کر دنیا لیتے وقت توفیق بخشے گا۔ اور جو کچھ اس سے پائے گا۔ اس میں برکت ہوگی۔

مومن دنیا و آخرت دونوں کماتا ہے۔ جبکہ دنیا صرف ضرورت کے مطابق۔

زادراہ کے برابر لیتا ہے اس سے زیادہ نہیں نادان کا سارا اہتمام دنیا کے لئے ہوتا ہے اور عارف کا اہتمام آخرت کی خاطر پھر صرف ذات حق کے لئے جب تجھ کو دنیا میں ایک روٹی مل جائے اور نفس تجھ سے جھگڑا کرے اور خواہشات کا طالب ہو تو اس کے حال پر نظر کر جس کو ایک ٹکڑا بھی میسر نہیں جب تک خدا تعالیٰ کے معاملہ میں تو نفس کو دشمن نہ سمجھے گا۔ تجھے نجات نہ ہو گی۔ صدیقین ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ صدق و قبول کو بو سونگھ لیتے ہیں۔

نفع و نقصان کا مالک کون: اے خدا سے اعراض اور اس کے نیک بندوں سے منہ پھیرنے والے! مخلوق خدا کو اس کا شریک سمجھ کر ان کی طرف توبہ کرنے والے! یہ تجھ کو نفع نہ دیں گے۔ نفع نقصان دینا نہ دینا ان کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ان میں اور سارے جمادات میں نفع نقصان کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے نفع' نقصان' حرکت و سکون رہی خدا تعالیٰ خالق ورازق' قدیم' ازلی اور ابدی ہے

قبل ابائکم وامهاتکم واغنیائکم هو خالق السموات والارض وما بینها + لیس کمثله شئی وهو السمیع البصیر

متی علیکم یا خلق الله + ماتعرفون من اولکم الی کان لی فی القیامته

یا مقری اقراء علی وحدی من دون اهل السموات والارض + کل من یعمل بعلمه صاربینه وبین الله عزوجل باب یدخل قلبه منه علیه + واما انت یا عالم + مشتغل بالقال والقیل + وجمع المال عن العمل بعلمک + فلاجرم یقع بیدکل منه الصورة دون المعنی + اذا اراد الله تعالی بعبد من عبیده خیرا علمه + ثم الهمه العمل والاخلاص + ومنه ادناه + والیه قربه + وعرفه وعلمه علم القلوب والاسرار + مختارة له دون غیره + یجتبیه کم اجتبی موسی علیه السلام + وقال له اصطنعتک لنفسی لالغیری + لالشهوات واللذات والترهات لا للارض ولا للسماء + لا للجنته و لا للنار + لا للملک ولا للهلک + لا یقیدک شئی منی + ولایشغلک شاغل غیری + ولا تقیدک عنی صورة + ولا تحجبک عنی خلیقته+ ولاتغنیک عنی شهوة +

یا غلام لاتیانس من رحمته الله عزوجل بمعصیته ارتکبتها + بل اغسل نجاسته ثوب دینک بماء التوبته والثبات علیها والاخلاص فیها + وطیبه ونجره بطیب المعرفته + احذر من هذا المنزل الذی انت فیه +

وہی تمہارے باپ ماں اور دوست سے پہلے تھا۔ وہی زمین و آسمان ساری کائنات کا پیدا کرنے والا ہے "اس جیسا کوئی نہیں ہے وہ سمیع و بصیر ہے۔"

اے لوگو! تم پر افسوس! تم اپنے پیدا کرنے والے کو اچھی طرح نہیں پہچانتے۔ اگر مجھے قیامت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ بھی اختیار ملے تو میں اول سے آخر تک تمہارا۔

علم و عمل کی توفیق: اے قرآن پڑھنے والے اہل زمین و آسمان کو چھوڑ کر صرف مجھے پڑھ کر سنا۔ جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے۔ اس کے اور خدا تعالیٰ کے درمیان ایک دروازہ کھلتا ہے جس میں اس کا دل داخل ہو جاتا ہے۔ لیکن اے عالم تو صرف قیل و قال اور مال جمع کرنے کی فکر میں علم پر عمل کرنے سے غافل ہے۔ اس لئے صرف صورت تیرے ہاتھ آئے گی معنی نہ ملیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے۔تو اسے علم عطا فرماتا ہے۔ پھر عمل و اخلاص کا الہام فرماتا ہے اسے اپنے نزدیک کرکے مقرب بنا لیتا ہے اپنی معرفت بخشتا اور علم باطن و اسرار سے نوازتا ہے۔ جو اسی کے لئے مخصوص ہے۔ اس کو اپنے لئے چن لیتا ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو منتخب فرمایا تھا۔ اور ان سے کہا۔ "میں نے تم کو اپنے لئے خاص کر لیا ہے" کسی غیر یا خواہشات نفسانی' لذت دنیا اور خرافات کے لئے نہیں پیدا کیا۔ نہ زمین نو آسمان' جنت و دوزخ نہ سلطنت و ہلاکت کے لئے وجود بخشا۔ کوئی چیز تجھے میری طرف آنے سے روک سکتی ہے نہ مشغول کر سکتی ہے۔ نہ قید کر سکتی ہے نہ حجاب بن سکتی ہے۔ نہ کوئی خواہش تم کو مجھ سے بے پروا کر سکتی ہے۔

دو گواہ: عزیز من! کسی گناہ کے ارتکاب کے باعث اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بلکہ دین کے کپڑے کی گندگی کو توبہ و اخلاص کے پانی سے دھو ڈال اور اس پر قائم رہ۔ معرفت کی خوشبو سے اس کو دھونی دے کر معطر کر دے۔ اس منزل سے جس میں تو ہے خوف کر۔

فانک کیفما التفت فالسباع حولک + و الا ذایا تقصدک + تحول عنہ + وارجع الی الحق عزوجل بقلبک + لا تاکل بطبعک و شهوتک وهواک + لاتاکل الابشاهدین عدلین + وهما الکتاب والسنتہ + ثم اطلب شاهدین اخرین + وهما قلبک وفعل اللہ عزوجل + اذا اذن الکتاب والسنتہ وقلبک + انتظرالرابع + وهو فعل اللہ عزوجل لا تکن کحاطب اللیل + یحطب ولایدری مایقع بیدہ +

ان تکون الخالق والخلق + هذا شئی لایجی باتحلی و التمنی والتکلف والتصنع + ولکن هو شئی وقر فی الصدر + وصدقہ العمل + ای عمل + العمل الذی اریدبہ وجہ اللہ تعالی +

یا غلام العافیتہ فی ترک لطب العافیتہ + والغنی فی ترک طلب الغنی + والد واء فی ترک لطب لادوا کل الدواء فی التسلیم الی الحق عزوجل + وقطع الاسباب + وخلع الارباب من حیث قلبک + الدواء فی توحید اللہ عزوجل بالقلب + لابالسان فحسب + التوحید والزهد لا یکو نان علی الجسد واللسان + التوحید فی القلب + والزهد فی القلب والتقوی فی القلب والمعرفتہ فی القلب + والعلم بالحق عزوجل فی القلب + ومحبتہ اللہ عزوجل فی القلب والقرب منہ فی القلب + کن عاقلا + لاتتهوس ولا تتصنع ولا تتکلف + انت فی هوس وتصنع وتکلف وکذب و ریاء نفاق + کل همک استجلاب الخلق الیک +

اماتعلم انک انک کلما خطوط بقلبک خطوۃ الی الخلق بعدت من الحق عزوجل + تدعی انک طالب الحق عزوجل وانت طالب الخلق + مثلک مثل من قال ارید ان امضی الی مکتہ + وتوجہ الی خراسان + فبعد من مکتہ + تدعی ان قلبک قد خرج من الخلق + وانت تخافهم و ترجوهم + ظاهرک الزهد + وباطنک الرغبتہ + ظاهرک

تو جس طرف دیکھے گا تجھے درندے نظر آئیں گے اور موذی تجھ پر حملہ آور ہیں۔ ادھر سے منہ پھیر اور حضور دل سے خدا تعالیٰ کی جانب متوجہ ہو اپنی خواہش' ارادہ اور ہوس سے نہ کھا۔ بلکہ دو سچے گواہوں یعنی کتاب و سنت کے حکم سے کھا۔ پھر دوسرے دو گواہ طلب کر یہ دو گواہ تیرا دل اور اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ جب کتاب و سنت اور تیرا دل گواہی دے دے تو چوتھے کی اجازت کا منتظر رہ۔ وہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ رات کو لکڑیاں چننے والے کی طرح نہ ہو کہ لکڑیاں چن رہا ہے اور نہیں جانتا کہ ہاتھ میں کیا آئے گا؟

یہ نہیں ہو سکتا کہ تو خالق بھی ہو مخلوق بھی۔ یہ بات آراستگی' تمنا' تکلف اور بناوٹ سے نہیں آ سکتی۔ یہ وہ چیز ہے جو سینوں میں جگہ پاتی ہے اور عمل اس کی تصدیق کرتا ہے وہ عمل جس کا مقصود ذات الہی ہو

ترک اسباب: عزیز عافیت اسی میں ہے کہ عافیت کی خواہش نہ رہے۔ امیری یہ ہے کہ امارت کی طلب جاتی رہے اور دوا یہ ہے کہ دوا کی فکر ترک ہو جائے۔ ساری دواؤں کی دوا یہ ہے کہ دل کو اسباب و مخلوق سے خالی کرکے اپنی معاملات کو حق تعالیٰ کے سپرد کر دے اور خدا کو نہ صرف زبان بلکہ دل سے ایک جان ۔ توحید و زہد جسم و زبان پر نہیں ہوتے بلکہ توحید' زہد تقویٰ معرفت علم الہی اللہ کی محبت اور اس کا قرب سب دل میں ہوتے ہیں سمجھ سے کام لے بوالہوس نہ بن تکلف اور بناوٹ نہ کر تو ہوس' تصنع' تکلف' جھوٹ' ریا اور نفاق میں مبتلا ہے تیرا سارا فکر مخلوق کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں لگا ہے کیا تجھے نہیں معلوم کہ مخلوق کی جانب تیرا ایک قدم دل سے چلنا خدا سے دور کرتا ہے تو طالب حق ہونے کا دعویٰ دار ہے حالانکہ تو مخلوق کا طلب گار ہے تیری مثال اس شخص کی ہے جو مکہ جانا چاہتا ہے اور خراسان کی سمت چل رہا ہے تو ظاہر ہے کہ مکہ سے دور ہوتا جائے گا تیرا دعویٰ ہے کہ دل مخلوق سے خالی ہے حالانکہ تو

الحق + وباطنک الخلق + هذا امر ہ یجئی بلقلقتہ + اللسان + ھذالحال: لیس فیھا خلق ولا دنیا ولاخرۃ ولا ماسوی اللہ عزوجل فی الجملتہ + ھو واحد ولا یقبل الا واحدا + واحد لا یقبل الشریک + فانہ ید برا مرک + واقبل مایقال لک + الخلق عجزۃ لایضر ونک ولا ینفعونک + انما الحق عزوجل یجری ذلک علی ایدیھم + فعلہ یتصر فیک وفیھم + جری القلم فی علم اللہ عزوجل بما ھولک وعیک + الموحدون الصالحون حجتہ اللہ علی بقیتہ الخلق + منھم من یتعری عن الدنیا من حیث ظاھرہ وباطنہ + ومنھم من یتعری عنھا من حیث باطنہ فحسب + لایری الحق عزوجل علی بواطنھم منھا شیئا + تلک القلوب الصافیتہ + من قدر

علی ھذا فقد اعطی

الملک من اخلق + ھو

الشجاع لبطل + الشجاع من طھر قلبہ مما سوی اللہ عزوجل + ووقف علی بابہ بسیف لتوحید و صمصامتہ الشرع + لا یخلی شیاء من المخلوقات یدخل الیہ + یجمع قلبہ بمقلب القلوب + الشرع یھذب الظاھر + والتوحید والمعرفتہ یھز بان الباطن +

یاھذا بین قالو اوقلنا مایجئی شئی تقول ھذا احرام وانت مرتکبہ + وھذا حلال وانت لا تفعلہ ولا تستعملہ + انت ھوس فی ھوس + عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال + وایل للجاھل مرۃ وللعالم سبع مرات ویل واحد للجاھل + کیف لم یعلم + وویل لھذا العالم سبع مرات + لانہ یعلم + وماعمل + ارتفعت عنہ برکتہ العلم +

اسی سے ڈرتا بھی ہے اور امید بھی رکھتا ہے۔ ظاہر میں کنارہ کشی ہے اور باطن میں ان کی رغبت۔ ظاہر میں خدا اور باطن میں مخلوق خدا۔ یہ چیز زبانی جمع خرچ سے نہیں آتی۔ یہ وہ حالت ہے جس میں مخلوق دنیا، آخرت او غیر خدا کا گزر نہیں وہ اکیلا ہے اور یکتائی پسند کرتا ہے وہ یگانہ ہے اس کی شرکت پسند نہیں وہی تیرے حال کی تدبیر فرمائے گا میری یہ بات مان۔ ساری مخلوق عاجز ہے وہ نہ نفع پہنچا سکتی ہے نہ نقصان۔ خدا تعالیٰ ان کے ہاتھوں سے کام لیتا ہے اسی کا فعل تیرے اور مخلوق کے اندر تصرفات کرتا ہے تیرے نفع نقصان کی بات اللہ کے علم میں لکھی جا چکی ہے اس کے خلاف نہیں ہو سکتا موحد نیکو کار لوگ باقی مخلوق پر حجت ہیں ان میں ایسے بھی ہیں جو ظاہر و باطن دونوں اعتبار سے دنیا سے بے تعلق ہیں اور ایسے بھی ہیں جو صرف باطن کے اعتبار سے الگ ہیں اللہ تعالیٰ ان کے باطن پر دنیا کا ذرا بھی اثر نہیں پاتا۔ یہی قلوب صاف ہیں۔ جس کو اس پر قدرت حاصل ہو گئی۔ اسے مخلوق پر حکومت مل گئی۔ وہی بہادر پہلوان ہے۔ بہادر وہ ہے جس کا دل ماسواء سے پاک ہو۔ اور خدا کے دروازہ پر توحید و شرع کی تلوار لئے کھڑا ہو۔ کسی مخلوق کو دل میں گھسنے نہیں دیتا۔ اس کا دل خدا پر مطمئن ہے۔ شرع اس کے ظاہر حال کو درست کرتی ہے اور توحید و معرفت اس کے باطن کو سنوارتے ہیں

عالم کی تباہی سات گنا ہوگی: اے شخص! اس بات سے کیا حاصل کہ "انہوں نے یوں کہا اور میں نے یوں کہا" تو زبان سے کہتا ہے کہ یہ حرام ہے لیکن اسکا مرتکب ہوتا ہے اور جس کو حلال کہتا ہے نہ اس پر عمل کرتا ہے نہ اسے استعمال کرتا ہے تو سرتاپا ہوس بن گیا ہے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ "جاہل کے لئے ایک مرتبہ تباہی ہے اور عالم کی سات مرتبہ" جاہل کے لئے تو یہی ایک

و بقت علیہ حجتہ + تعلم ثم اعمل ثم افنرد فی خلوتک عن الخلق + واشتغل بمحبتہ الحق عزوجل + فلاذاصح لک الانفراد والمحبتہ + قربک الیہ + وادناک منہ + وافساک فیہ + ثم ان شاء یشھر ک ویظھرک للخلق + ویردک

الی استیفاء الا قسام +

امریح سابقتہ

وعلمہ فیک + فھبت

علی حیطان خلوتک +

فارمت بھا +

واظھر امرک للخلق + فتکون

ینھمابہ لابک + تستوفی اقسامک

مع علم شوم النفس والطبع

والھوی + یردک الی اقسامک

لئلا یبطل قانون علمہ فیک +

تستوفی الاقسام وقلبک مع الحق

عزوجل +

اسمعوا واعملوا یا جھا لا بالحق عزوجل و اولیائہ + یا طاعنین فی الحق عزوجل و فی اولیائہ + الحق ھوا لحق عزوجل + والباطل انتم یا خلق الحق ھو فی القلوب و الاسرار والمعانی + والباطل فی لانفوس و الاھویتہ و الطباع والعادات والدنیا و ماسوی الحق عزوجل + ھنا القلب لا یفلح + حتی یتصل بقرب الحق عزوجل القدیم الا زلی الدائم الابدی + لا تزاحم یا منافق + فما عندک خیر من ھنا + انت عبد خبزک وادمک و حلاوتک و ثیابک و فرسک وسطلانک + القلب الصادق یسافرعن الخلق الی الخالق + یری فی الطریق الاشیاء یسلم علیھا ویجوز + العلماء العمال بعلھم نواب السلف + ھم

ہے کہ وہ عالم کیوں نہ بنا۔ عالم ۔کے لئے سات بار تباہی یہ ہے کہ اس نے پڑھ لکھ کر عمل نہ کیا۔ اس سے علم کی برکت اٹھ گئی اور حجت باقی رہ گئی۔ علم حاصل کرکے اس پر عمل کر۔ اس کے بعد اپنی خلوت میں مخلوق سے یکسو ہو کر اللہ تعالیٰ کی محبت میں مشغول ہو۔ جب تیری محبت اور یکسوئی صحیح ہو جائے گی تو وہ تجھے اپنا مقرب بنائے گا اور اپنے پاس بلا کر اپنی ذات مین فنا کر لے گا۔ پھر اگر چاہے گا تو تجھے شہرت دے کر مخلوق پر ظاہر فرمائے گا۔ اور مقسوم پورا کرنے کے لئے تجھ کو لوٹا دے گا۔ اور تیرے متعلق اپنے علم اور تقدیر کی ہوا کو حکم دے گا۔ وہ خلوت کی چہار دیواری پر چلے گی اور اسے ڈھا دے گی۔ تیرا حال مخلوق پر ظاہر ہو جائے گا۔ لیکن تو گمنامی و شہرت دونوں حالتوں میں خدا کے ساتھ ہو گا۔ اور اپنے نفس، تبعیت اور خواہش کی نحوست کے بغیر اپنا دنیاوی مقسوم پورا کرے گا۔ اس نے تجھے مقسوم کی طرف اس لئے لوٹایا کہ اس کے علم کا قانون تیرے بارے میں غلط نہ ہو جائے۔ تو اپنا مقسوم حاصل کرے گا اور تیرا دل خدا کے ساتھ ہو گا۔

خدا اور اولیاء اللہ پر طنز: نادانو! سنو اور عمل کرو۔ خدا تعالیٰ اور اس کے دوستوں سے ناواقف اور ان پر طنز کرنے والو! خدا تعالیٰ حق اور مخلوق باطل ہے حق "قلوب، باطن اور معانی میں ہے اور جو باطل ہے وہ نفس، خواہشات، طبیعت، عادت دنیا اور ماسواء خدا میں ہے اس دل کی خیر نہیں جب تک اس کو قدیم، ازلی، ابدی مالک کی حضوری حاصل نہ ہو جائے۔

علماء حق: اے منافق! مزاحمت نہ کر۔ تیرے پاس اس سے بہتر چیز نہیں ہے۔ تو اپنے روٹی سالن مٹھائی کپڑے، گھوڑے اور سلطنت کا بندہ بنا ہوا ہے اور سچا قلب ان مخلوقات کو چھوڑ کر خالق کی طرف لپکتا ہے راستہ میں ان چیزوں کو دیکھ کر دور سے سلام کرکے آگے بڑھ جاتا ہے۔ اپنے علم پر

ورثته النبيا+ وبقيته الخلف هم مقلمون بين ايديهم + مامرونهم بالعمران فى مدينته الشرع + وينهو نهم عن خرابها + يجتمعون يوم القيامته

هم والانبياء عليهم السلام فيستوفون لهم الاجرة من ربهم عزوجل + وقد مثل الله عزوجل العالم الذى لا يعمل بعلمه + بالحمار +- فقال + كمثل احمار يحمل اسفارا الاسفار هى كتب العلم + هل ينتفع الحماد بكتب العلم + ما يقع بيده منها سوى التعب والنب + من از داد علمه ينبغى ان يز داد خوفه من ربه عزوجل وطواعيته له +

يامدعى العلم اين بكائوك من خوف الله عزوجل + اين حذرک وخوفک + اين اعترفک بذ نوبک + اين مواصلتک للضياء بالظلام فى طاعته الله عزوجل + اين تاديبک النفسک ومجاهد تها فى جانب الحق وعد اوتهافيه انت همتک القميص والعمامته والا كل والنكاح والد و والد کاكين والقعود مع الخلق والانس بهم + نح همتک عن هذه الاشياء كلها + فان كان لک فيها قسم فانه يجيئک فى وقته + وقلبک مستريح من تعب الانتظار و ثقل الحرص قائم مع الحق عزوجل + فمالک وهذا التعب فى شئى مفروغ منه +

يا غلام خلوتک فاسدة ماصحت + نجسته ما طهرت + ايش اعمل بک + قلبک ماصح فيه التوحيد والا خلاص + يانيا مالا ينام عنهم + يا معرضين لا يعرض عنهم + ياناسين لا ينسون + ياتاركين لا يتركون + يا جهالا بالله عزو جل ورسوله صلى الله تعالى عليه وسلم ءمں، تقلم و من تاخر + انتم كخشب مملود

عمل کرنے والے علماء سلف کے جانشین، انبیاء کے وارث اور خلف میں غنیمت ہیں، انبیاء علیہم السلام کے نقیب ہیں۔ شریعت کے شہروں کی آبادی کا حکم دیتے اور ویران کرنے سے روکتے ہیں۔ قیامت کے روز وہ اور انبیاء علیہم السلام ایک جگہ جمع ہوں گے اپنے رب سے پورا پورا اجر دلوائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے بے عمل عالم کی گدھے سے مثال دی ہے فرمایا "وہ گدھے کی مثل ہے جو کتابیں لادے ہوئے ہے۔" اسفار سے مراد کتابیں ہیں۔ کیا گدھا کتابوں سے نفع حاصل کر سکتا ہے؟ اس کو مشقت اور تکلیف کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ جس شخص کا علم زیادہ ہو اس کے اندر خدائے برتر و بزرگ کا خوف اور اس کی اطاعت زیادہ ہونا چاہیے۔

اے علم کے مدعی! اے مولوی!. خوف خدا سے تیرا رونا کہاں گیا؟ تیرا خوف اور پرہیز اور گناہوں کا اقرار کیا ہوا؟ تیرا طاعت الٰہی میں صبح سے شام کرنا کہاں رہا؟ اپنے نفس کی تنبیہہ اور اس کو مجاہدات میں ڈالنا کیوں چھوڑ دیا؟ حق کے بارے میں نفس کی عداوت کہاں گئی؟ تیری ساری ہمت جبہ و دستار، کھانے پینے، شادی بیاہ، مکان دکان میں لگ رہی ہے مخلوق کے پاس اٹھنے بیٹھنے اور ان سے محبت کرنے میں صرف ہو رہی ہے ان چیزوں سے منہ موڑ اگر تیری قسمت میں یہ چیزیں ہیں تو اپنے وقت پر مل کر رہیں گی تیرا قلب انتظار کی تکلیف اور حرص کے بوجھ سے نکل کر خدا تعالیٰ کے ساتھ قائم ہو گا۔ اور آرام پائے گا جس چیز سے فراغت ہو چکی اسکی لئے مشقت اٹھانے سے کیا فائدہ؟

عزیزم! تیری گوشہ نشینی غلط ہے صحیح نہیں ناپاک ہے پاک نہیں میں تجھے لے کر کیا کروں۔ تیرے دل میں صحیح توحید و اخلاص نہیں ہے سونے والو! لوگ تم سے غافل نہیں ہو سکتے۔ بھولنے والو! تم بھلائے نہیں جا سکتے۔ چھوڑنے والا تم چھوڑے نہیں جا سکتے۔ اے خدا و رسول سے بے خبرو! اے اگلے پچھلوں سے غافل رہنے والو! تم لمبی سوکھی لکڑی جیسے ہو جو کسی کام کی

تجر لا یصلح لشئی +
ربنا اتنا فی الدنیا حسنتہ و فی الاخرۃ حسنتہ وقنا عذاب النار +

نہ ہو کھینچ کر ڈال دی جائے۔
اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا و آخرت میں نیکی دے اور جہنم کے عذاب سے بچا۔

المجلس الرابع عشر

وقال رضی اللہ تعالی عنہ یوم الجمعتہ + بکرۃ بالمدرستہ +
سابع ذی القعدۃ من سنتہ خمس و اربعین وخمسمائتہ

یامنافق طہر اللہ عزوجل الارض منک مایکفیک نفاتک حتی تغتاب العلماء والاولیاء والصالحین باکل لحوامھم انت واخوانک النافقون مثلک عن قریب یا کل الدید ان السنتکم ولحومکم وتقطعکم و تمزقکم + والارض تضمکم فتسحقکم و تقلبکم + لا فلاح لمن لا یحسن ظنہ باللہ عزوجل و بعبادہ الصالحین و یتواضع لھم + لم لا تتواضع لھم + وھم الرنوساء والامراء + من انت بالاضافتہ الیھم + الحق عزو جل قد سلم الحل والربط الیھم + بھم تمطر السماء وتنبت الارض +
کل الخلق رعیتھم
کل واحد کالجبل +
لاتزعزعہ والا تحرکہ ریاح الافات والمصائب + لاتتز عزعن من امکنتہ توحید ھم ورضا ھم عن مولا ھم عزوجل + طالبین
لا نفسہ ولغیر ھم +
توبوا الی اللہ عزوجل واعتذ روا الیہ + واعترفوا بذنو بکم بینکم وبینہ وتضر عوابین یدیہ + ایش بین ایدیکم لو عرفتم لکنتم علی غیر ما انتم علیہ + تادبوا بین یدی الحق عزوجل + کما کان یتادب

چودھویں مجلس

وقت صبح - یوم جمعہ
۷ ذیقعدہ ۵۴۵ھ - مدرسہ معمورہ

اولیاء کرام سے حسن ظن اور نیک صحبت

اولیاء اللہ سے حسن ظن: اے منافق! خدا تعالیٰ زمین کو تجھ سے پاک فرمائے کیا تیرا نفاق کافی نہ تھا کہ علماء اولیاء اور صالحین کی غیبت کرکے ان کا گوشت کھانے لگا۔ تو اور تیرے سارے منافق بھائی ایک سے ہیں۔ اور عنقریب تمہاری زبان اور گوشت میں کیڑے پڑیں گے اور تم کو ریزہ ریزہ کر دیں گے زمین تم کو بھینچ کر پیس ڈالے گی اور الٹ پلٹ دے گی جو کوئی اللہ اور اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ نیک گمان نہ رکھے اور ان کے سامنے تواضع نہ کرے اس کو فلاح نہ ملے گی تو ان کے سامنے تواضع کیوں نہیں ظاہر کرتا وہ رئیس اور امیر ہیں ان کے سامنے تیری ہستی کیا ہے اللہ تعالیٰ نے حل و عقد ان کے ذمہ کیا ہے بارش انہی کی وجہ سے ہوتی ہے زمین انہی کے باعث سر سبز ہوتی ہے ساری مخلوق ان کی رعایا ہے اور ان میں کا ہر ایک پہاڑ ہے جن کو آفتوں اور مصیبتوں کی آندھیاں اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتیں۔ مولا کی رضا و توحید کے مقام سے جنبش نہیں کرتے اپنے اور دوسروں کے لئے اپنے مولا کی رضا طلب کرتے ہیں۔

صحبت صالح: اللہ سے توبہ کرو۔ اور اس سے گناہوں کا اعتراف کرکے معافی مانگو اور گڑ گڑاؤ تمہارے سامنے کیا ہے؟ اگر تم کو حق کی پہچان ہوتی تو تم اپنی حالت بدل کر دوسری حالت پر آ جاتے۔ اللہ کے سامنے ادب سے رہو جیسے تمہارے بزرگ با ادب رہے تم ان

من بسقكم + انتم مخانيث ونساء بالا ضافته اليهم شجاعتكم عند كم ماتا سركم به نفوسكم واهويتكم وطباعكم + الشجاعته فى اللين تكون فى قضاء حقوق الحق عزوجل + لا تستهينوا بكلمات الحكماء والعلماء فان كلا سهم دواء و كلماتهم ثمرة وحى الله عزوجل + ليس بينكم نبى موجود بصورة حتى تتبعوه فاذا تبعتم التمبعين للنبى صلى الله عليه وسلم المحققين فى التبعه فكا نما قد اتبعتموه + واذا رايتمو هم فكا نكم قد رايتموه + اصحبو العلماء المتقين + فان صحبتكم لهم بركته عليكم + ولا تصحبوا العلماء الذين لا يعملون بعلهم + فان صحبتكم لهم شوم عليكم + اذا صحبت من هو اكبر منك فى التقوى والعلم + كانت صحبتك له بركته عليك + واذا صحبت من هو اكبر منك فى السن ولا تقوى له ولا اعلم له + كانت صحبتك له شئوما عليك اعمل لله عزوجل +

ولا تعمل نعيره + اترك له + ولا ترک لغيره + العمل نعيره كفر + والترک لغيره رياء + من لا يعرف هنا ويعمل غيره هنا فهو فى هوس + عن قريب ياتى الموت يقطع هوسک ويحک واصل ربک عزو جل و قاطع غيره من حيث قلب + قال النبى صلى الله عليه وسلم + صلو الذى بينكم وبين ربكم تسعد واصفوا ما بينكم وبين ربنكم عز وجل يحفظ قلوب الصالحين +

يا غلام ان وجدت عندک تفرقته بين الغنى والفقير عند اقبالهم عليک فلا فلاح لک + اكرم الفقرء الصبر + وتبرک بهم وبلقائهم والجلوس معهم + قال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم الفقرء الصبر جلساء الرحمن يوم القيامته + جلساوه اليوم بقلوبهم +

بزرگوں کے مقابلے میں ہیجڑے اور عورت ہو۔ تم انہی امور میں شجاع ہو جو تمہارے نفس، خواہشیں اور طبیعتیں حکم دیتی ہیں۔ شجاعت دینی امور میں ہونا چاہئے۔ اللہ کے حقوق ادا کرنے میں ہونا چاہئے عالموں اور حکیموں کے کلام کی تحقیر نہ کرو کہ یقیناً ان کا کلام دوا ہے اور خدا کی وحی و الہام کا نتیجہ۔ تمہارے سامنے نبیؐ موجود نہیں ہیں کہ تم ان کی پیروی کرو۔ لہٰذا تم نے اگر آپ کے اتباع کرنے والوں اور سچے فرماں برادروں کی پیروی کی تو گویا آپؐ ہی کی پیروی کی اور ان کو دیکھا تو گویا آپ ہی کو دیکھا متقی علماء کی صحبت میں رہو ان کی صحبت میں رہنا تمہارے لئے یقینی برکت ہے بے عمل علماء کے پاس نہ رہو۔ ان کی ہم نشینی تمہاری بدبختی ہو گی۔ جب تم کسی ایسے کی صحبت میں رہو گے جو علم و تقویٰ میں تم سے بڑھ کر ہے تو تمہیں برکت حاصل ہو گی جب ایسے کی صحبت اختیار کی جو عمر میں بڑا ہے اور علم و تقوی کچھ نہیں تو تمہاری بدبختی ہے۔ اللہ کے لئے عمل کر غیر کے لئے نہیں گناہ اس کے لئے ترک کر نہ کسی غیر کی خاطر کسی غیر کی رضا کے لئے نیک عمل کرنا کفر ہے۔اور ان کی خاطر گناہ ترک کرنا دکھاوا جو اس بات کو نہیں پہچانتااور اس کے خلاف کرتا ہے وہ ہوس میں مبتلا ہے عنقریب موت آکر اس کی ہوس ختم کر دے گی۔ غیر اللہ سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ دل سے تعلق رکھ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے اور پروردگار کے درمیان تعلق قائم رکھو فلاح پاؤ گے۔" اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان معاملہ صاف رکھو وہ صالحین کے دلوں کی حفاظت کرتا ہے۔

صابر فقیر: جب امیر و غریب تیرے پاس آئیں اور تو ان مین فرق مراتب سمجھے تو ہرگز تجھے فلاح نہ ملے گی صابر فقیروں کا اکرام کر۔ ان سے ملاقات کرکے ان کی ہم نشینی سے برکت حاصل کر جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "صابر فقرا قیامت کے دن رحمٰن کے ہم نشین ہوں گے آج دلوں سے جو ان کے ہم نشین ہوں گے کل قیامت میں اپنے جسموں کے

و غد ابا جسادهم + هم الذين زهدت قلوبهم فی الدنیا + واعرضت عن زینتها + واختار وافقرهم علی غناهم + وصبر واعلیہ + فلما تم لهم هذا خطبتم الآخرة واعرضت نفسها علیهم + فتلوا بها فلما حصلت لهم + راو انها غیر ربهم عزوجل + فاستقالوا منها ودار واوجوه قلوبهم الها + وهربو منها + حیائمن الحق عزوجل + کیف وقفوا مع غیره + و سکنوا الی المحدث + واستانسوابہ + سلموا الیها الأعمال والحسنات وجمیع ماعملوا من الطاعات ثم طاروا الیہ باجنتہ صدقهم فی طلب مولا هم عزوجل ترکوا عندها القفص + خرجوا من اقفاص وجودهم + وطار والی موجدهم + طلبو الرفیق الأعلی لطبو الا ول والآخر و الظاهر والباطن + صار وا الی برج قربہ + صار وامن الذین قال اللہ عزوجل فی حقهم وانهم عندنا لمن المصطفین الأخیار قلوبهم عندنا وهممهم عندنا ومعیانهم عندنا البابهم عندنا دنیا واخرة اذا تم هذا للقوم لا یاتی عندهم الدنیا ولاخرة تنطوی السموات والارض و ماینهما بالاضافتہ الی قلوبهم واسرارهم یفنیهم عن غیره + ویو جدهم بہ + فان کان لهم اقسام فی الدنیا ردهم الی ادمیتهم وبشریتهم لا ستیافا نی اقسامهم + کیلا یبدل العلم و السبقتہ والقصائہ فیحسنون الا دب مع علم اللہ وتصائہ وقدره + وایتنا ولون ما یعطون علی قدم الزهد والترک + لا بنفس وهوی وارادتہ والحکم الظاهر محفوظ عندهم فی جمیع الاحوال + لا یخلون علی

ساتھ ہم نشین ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جن کی دل دنیا اور دنیا کی زینت سے کنارہ کش رہے۔ اور امیری پر فقیری کو ترجیح دی اور اس پر صابر رہے جب اس حال میں کامل ہوگئے تو آخرت نے پیام نکاح دیا۔ اور اپنا نفس پیش کیا۔ ان کو آخرت کا وصل ہوا جب یہ بات بھی حاصل ہو گئی تو انہیں نظر آیا کہ یہ بھی غیر خدا میں سے ہے انہوں نے اس سے بھی قطع تعلق کیا۔ اور اپنے دل کا رخ اس سے پھیر لیا۔ اور حق تعالیٰ سے شرما کر آخرت سے بھاگے کہ وہ غیر خدا کے پاس کھڑے کیسے کھڑے ہونگے مخلوق کے پاس کیوں ٹھہرے اور ان سے مانوس کیوں ہوئے انہوں نے اپنے اعمال نیکیاں اور جو کچھ عبادتیں کی تھیں سب آخرت کے حوالے کر دیں پھر اپنے مولیٰ کی طلب میں صدق کے پروں سے اڑے آخرت کے پاس پنجرا چھوڑا اپنے وجود کے قفس سے نکل کر اپنے پیدا کرنے والے کی طرف اڑے۔ رفیق اعلیٰ کو طلب کیا جو اول ہے آخر ہے ظاہر ہے باطن ہے اس کے قرب کے برج میں جاپہنچے اور ان لوگوں میں سے ہو گئے جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک وہ ہماری جناب میں منتخب اور برگزیدہ ہیں ان کے دل ان کی ہمتیں ان کے باطن ان کی عقلیں او دنیا و آخرت ہمارے پاس ہیں۔ اس درجہ رفعت کے بعد ان کے پاس دنیا و آخرت نہیں آتی آسمان و زمین اور ان کے اندر جو کچھ بھی ہے سب ان کے دل کے لئے معدوم ہو جاتے ہیں ان کو اپنے غیر سے فنا کرکے اپنے لئے وجود بخشتا ہے اگر دنیا میں ان کا مقسوم باقی رہتا ہے تو انہیں آدمیت و بشریت کی طرف مقسوم پورا کرنے کے لئے واپس بھیجتا ہے تاکہ علم وقضا و قدر میں تبدیلی نہ ہو وہ اللہ کے علم اور قضا و قدر کے بارے میں حسن و ادب کا خیال رکھتے ہیں اور جو کچھ ان کو عطا کیا جاتا ہے اس کو زہد و ترک دنیا کے قدم پر قائم رہ کر لیتے ہیں اپنے نفس خواہش اور ارادے سے نہیں لیتے۔

ہر حال میں شریعت کے ظاہری احکام ملحوظ رہتے ہیں

الخلق بالدنیا+ و لو قدر واقربهم کلهم
الی الحق عزوجل + لا یبقی لشئی من المخلوقات
والمحد ثات فی قلوبهم وزن ذرة +
مادم مع الدنیا فلا اتصال لک بالاخرة +
مادمت مع الاخری فلا اتصال لک بالمولی +
کن عامل + لا تتجاهل + انت ممن اضله الله
علی علم من جملته مواصلته الحق عزوجل
ان تواصل انفقرء بشئی من مالک اما
علمت ان اصدقه معالته مع الحق عزوجل
الذی هو غنی کریم + وهل یعامل الغنی
الکریم من یخسر + تنفق لو جه الله عزوجل
ذرة یعطلک جبلا + تنفق قطرة
یعطلک بحرافی الدنیا فی
الاخرة یوفیک
اجوک وثوابک +

یا قوم اذا عاملتم الحق عزوجل یزکو ازعکم
وتجری انهارکم + ویورق بغصن و تیمر اشجار کم +
مر وا بالمعرف وانهوا عن المنکر + وانصر وادین
الله عزوجل + وعاد وافیه + الصدیق من یصادقه فی
الخیر + تدوم صداقته فی الخلوة
والجلوة + فی اسراء والضراء + فی الشدة
والرخاء + اطلبو احوالکم من الحق عزوجل +
لا من خلقه وان کان ولا بد من الخلق + فادخلوا
علی الحق عزوجل بقلوبکم + فانه یلهمکم الطلب من
جهته من الجهات + فان منعتم اوا عطیتم
کان ذلک منه لا منهم + القوم اخرجواهم
ارزاقهم من قلوبهم + علموا انها مقدرة
فی اوقات معلومته +
فترکوا الطلب لها + واستو طنوا علی باب
ملکهم + استغنوا عن کل شئی
بفضل الله عزوجل وقربه وعلمه +
فلما تم لهم هذا + صار واقبلته الخلق +

دنیا کے لئے مخلوق سے بخل نہیں کرتے اور اگر قدرت ہو تو ساری مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا پیارا بنا دیں۔ ان کے دلوں میں دنیا اور دنیا کی چیزوں کی ذرہ برابر وقعت نہیں رہتی۔

خدا سے معاملہ: جب تک تو دنیا میں آلودہ ہے آخرت نہیں مل سکتی اور جب تک تو آخرت کے ساتھ ہے مالک کا وصل نصیب نہیں ہو سکتا۔ عمل کر جان بوجھ کر انجان نہ بن تو ان میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم دے کر گمراہ کیا۔ فقیروں کے ساتھ حسن سلوک خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والی چیزوں میں سے ہے کیا تجھے نہیں معلوم کہ صدقہ اس اللہ تعالیٰ سے معاملہ کرنا ہے جو غنی اور کریم ہے کیا غنی و کریم کے ساتھ معاملہ کرنے والا بھی کبھی نقصان اٹھاتا ہے اللہ کی راہ میں تو ایک ذرہ خرچ کرے گا تو وہ پہاڑ عطا کرے گا۔ تو خدا کے لئے ایک قطرہ دے گا تو دنیا و آخرت میں اس کے بدلے سمندر بخشے گا۔ تجھے بھرپور اجر و ثواب دے گا۔

لوگو! اگر تم خدا تعالیٰ سے معاملہ کرو گے تو تمہاری کھیتیاں لہلہا اٹھیں گی تمہاری نہریں جاری ہو جائیں گی تمارے درخت پھلیں پھولیں گے لوگوں کو نیکیوں کا حکم دو اور برائیوں سے روکو۔ اللہ کے دین کی مدد کرو اور اس کے لئے لوگوں سے دشمنی رکھو۔ صدیق وہ ہے جو نیک کام میں خدا سے دوستی رکھے خلوت میں، محفل میں، تنگی ترشی میں، رنج و راحت میں ہر جگہ دوستی قائم رہے خدا ہی سے اپنی حاجتیں مانگو مخلوق سے نہ کہو اور اگر مخلوق سے کہنا ہی پڑے تو پہلے اپنے دل سے خدا کی طرف رجوع ہو۔ وہ تمہیں مانگنے کا کوئی طریقہ بتا دے گا اب اگر انکار کر دیا گیا یا تمہیں کچھ مل گیا تو خدا کی طرف سے ہو گا مخلوق کی جانب سے نہیں ان لوگوں نے اپنے دلوں سے روزی کی فکر دور کر دی۔ اور یقین کر لیا کہ وہ وقت معین کے لئے مقدر ہو چکی ہے اس لئے اس کی تلاش ترک دی اور اپنے بادشاہ کے دروازہ پر پڑ رہے اور اللہ کے فضل و کرم، علم و قرب کے باعث ساری چیزوں سے بے نیاز ہو گئے جب وہ اس حالت میں کامل ہو گئے تو مخلوق کے قبلہ بن گئے اور اپنے

وخطباء لهم فى الدخول على ملكهم + يا خنون بايدى قلوبهم اليه + يكلون لهم منه خلع القبول والرضا عنهم +

عن بعضهم رحمته الله تعالى عليه + انه قال + عباد الله عزوجل الذين تحققت عبوديتهم له لا يطلبون منه دنيا ولا اخرة وانما يطلبون منه هو + لا غيره + اللهم اهد جميع الخلق الى بابك + هذا ابد سوائى + والامر اليك + هذا دعاء علم اثاب عليه والله عزوجل يفعل فى خلقه مايشاء اذا صح القلب امتلا رحمته وشفقته على الخلق

عن بعضهم رحمته الله تعالى عليه انه قال + المومن من يفعل الخير كثيرا + ولا يترك الذ نوب الا الصديقون الصديق يترك الكبائر والصغائر ثم يد قق ورعه يترك الشهوات + ثم المباح المشترك ويطلب الحلال الطلق + الصديق لا يزال فى معظ نهاره وليله فى عبادة ربه عزوجل + بخرق عوائد الخلق +

فلا جرم تخرق له العادة +

ويرزق من حيث لا يحتسب + يعطى ويوم بالتناول + تخلص له الاشياء وتصفو + لانه طالما منع وكسرت حوائجه فى صدره + وصبر على كسر اغراضه + ورد فى جمعى احواله + ان يد عوا فلا يستجاب له + يسال فلا يعطى سوله + يشكو فيز داد ماشكامنه يطلب الفرح فلا يجده + يتقى ولا يرى مخر جا + يوحد و يخلص فى اعماله فلا يرى قربا من العامل له + كانه ليس بمومن ولا موحد + ومع هذا كله كان مداريا صابر على مداراة هذه الاشياء + علم ان صبره

شاہ کے حضور پہنچانے کے لئے خطیب۔ اپنے دلوں کے ہاتھوں سے پکڑ کر وہاں لے جاتے ہیں اور خوشنودی و قبولیت کی خلعت ان کے لئے مانگتے ہیں۔

ایک بزرگ کا قول: ایک بزرگ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے جن کی عبودیت مانی ہوئی دنیا و آخرت نہیں مانگتے بلکہ اس سے اسی کو مانگتے ہیں۔

اے اللہ ساری مخلوق کو اپنے در کا راستہ دکھا میرا تو ہمیشہ تجھ سے یہی سوال ہے اور اختیار تیرے ہاتھ میں ہے۔ یہ عام دعا ہے مجھے اس پر ثواب ملے گا خدا تعالیٰ اپنی مخلوق سے جو چاہے کرے اسے اختیار ہے جب قلب کی اصلاح ہو جاتی ہے تو خلقت پر رحم و کرم کے جذبے سے لبریز ہو جاتا ہے

بعض بزرگوں نے ارشاد فرمایا "مومن وہ ہے جو اکثر نیک کام کرے اور گناہوں کو صدیق ہی چھوڑ سکتے ہیں صدیق چھوٹے بڑے سب گناہوں کو ترک کر دیتے ہیں پھر چھوٹی سے چھوٹی خواہش سے پرہیز کرتے ہیں پھر مباح کو ترک کرکے مطلق حلال کی تلاش کرتے ہیں رات دن کے بیشتر اوقات میں اللہ کی عبادت میں لگے رہتے ہیں اور مخلوق کی عادتیں ترک کرتے ہیں اس لئے ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے خرق عادت امر ظاہر کرے انہیں بے سان و گمان روزی دے انہیں عطا کرے اور لینے کا حکم دے۔ ساری چیزیں ان کے لئے خالص اور صاف ہو جائیں کیونکہ ایک زمانہ تک انہوں نے صبر کیا اور ان کی ضرورتیں سینوں ہی میں گھٹ کر رہ گئیں۔ وہ اپنی ناکامیوں کو برداشت کرتے رہے تمام حالتوں میں بے نیل و مرام لوٹائے گئے۔ دعا کرتے تو قبول نہ ہوتی درخواست کرتے تو منظور نہ ہوتی شکایت کرتے تو بیماری اور بڑھا دی جاتی خوشی چاہتے تو نہ پاتے خوف کھاتے تھے اور خلاصی نہ ملتی پکے موحد و مخلص بن کر عمل کرتے لیکن اس کی قربت نظر نہ آتی جس کے لئے عمل کرتے تھے گویا مومن اور موحد نہ تھے لیکن ان سب کے باوجود وہ ہمیشہ مدارات

دوا لقلبہ + وسبب لصفائہ وتقریبہ وان الخیر یاتیہ بعد ھذا الاختبار + علی ان ھذا لاختبار لیتبین الموٴمن من المنافق + وامرحد من المشرک + و المخلص + من المرائی + والشجاع من الجبان + والھابت من المتحرک + والصابر من الجازع + والمحق من المبطل + والصادق من الکاذب + والمحب من البغض + والمتبع امن البتدع

اسمع قول بعضھم رحمتہ اللہ علیہ

کن فی الدنیا کمن یدا وی جرحہ ویصبر علی مرارۃ الدواء + رجاء لزاول البلاء کل البلایا والامرض شرکل بالخلق + وروٴیتھم فی الضروالنفع والعطاء والمنع + وکل والدواء وا زوال البلا + فی خروج الخلق من قلبک + وعزمک عند نزول الاقضیتہ والا قدار + وان لا تطلب الریاستہ علی الخلق والعلو علیھم + وان یتجرد قلبک لربک عزو جل + و یصفو سرک لہ + وتعلو ھمتک الیہ + اذا تحقق لک ھذا + ارتفع قلبک + وزاحم صفوف النبیین والمرسلین والشھدا والصالحین والملائکتہ المقربین + وکلما دام لک + کبرت وعظمت و رفعت وقلمت وولیت وامرت + ترنالیک ماترد + تولی ما تولی + تعطی ماتعطی + المحروم من حرم سماع ھذا الکلام والایمان بہ + والا حترام لا ھلہ + یا مشغولین بمعا یشھم عنی + المعیشتہ عندی + والا رباع عندی + ومتاع الاخری عندی + وانا سناد تارۃ و سمسار اخری + ومالک المتاع اخری اعطی کل شئی حقہ + اذاحصل شئی من الاخرۃ عندی + لا اکلہ وحدی + لان الکریم لایا کل وحدہ + کل من اطلع علی کرم اللہ عزوجل لاتجد

و صبر کرتے رہے وہ جانتے تھے کہ صبر ہی ان کے دل کی دوا اور اس کی صفائی اور قربت کا سبب ہے اور اس امتحان کے بعد خیر ضرور آئے گی۔ علاوہ ازیں وہ سمجھتا رہا کہ یہ امتحان مومن کو منافق سے موحد کو مشرک سے اور مخلص کو ریاکار سے۔ بہادر کو بزدل سے ممتاز کرنے کے لئے ہے اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ ثابت قدم کون ہے ہل جانے والا کون؟ صابر کون ہے اور گھبرانے والا کون؟ اہل حق کون اور اہل باطل کون؟ اور سچے جھوٹے دوست دشمن پابند شریعت اور بدعتی میں تمیز کرنے کے لئے ہے

حرماں نصیب: ایک بزرگ کا قول سنو! دنیا میں اس شخص کی طرح رہو جو اپنے زخم کا علاج کرتا ہے اور دوا کی کڑواہٹ کو صحت کی امید میں برداشت کرتا ہے سب سے بڑی بلا اور مرض یہ کہ تو مخلوق کو خدا کا شریک سمجھے نفع و نقصان دینے لینے میں تیری نظران پر رہے سو دوا کی بلا کا دور ہونا مخلوق کا دل سے نکلنا قضا وقدر کے نازل ہونے کے وقت عزم کی پختگی ہے اور مخلوق پر حکومت و رفعت کا طلبگار نہ ہونا قلب کا خلوص باطن کی صفائی ہمت کی بلندی ہے جب تجھے یہ مقام حاصل ہو جائے گا تیرا قلب بلند ہو کر نبیوں، پیغمبروں، شہداء، صالحین اور مقرب فرشتوں کی صف میں شامل ہو جائے گا اور جب تک تجھے اس پر بقا حاصل رہے گی تجھے بڑائی، عظمت، سر بلندی عطا ہو گی ولایت وحکومت دی جائے گی اسوقت تجھ کو جو ملے گا اور جیسی۔ ولایت نصیب ہو گی جو کچھ دیا جائے گا اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا جو شخص اس کلام کے سننے اس پر یقین کرنے اور اہل اللہ کا احترام کرنے سے محروم رہا حقیقت وہی حرماں نصیب ہے۔

آخرت کا سودا: وہ لوگ جو مجھے چھوڑ کر اپنی روزی کمانے میں لگے ہوئے ہیں سنو روزی نفع اور آخرت کا سودا میرے پاس ہے میں کبھی تاجروں کا دلال ہوں کبھی تاجر اور کبھی سرمایہ دار کہ ہر ایک کو اس کا حق دوں جب آخرت کی کوئی چیز مجھے ملتی ہے تو اکیلے نہیں کھاتا سخی کبھی اکیلے نہیں کھاتا ہر اس شخص کو جو اللہ کی بخشش سے واقف ہے بخیل نہ پاؤ گے۔ ہر وہ

عنده بخلا + کل من عرف الله عزوجل هان
عنده ما سواه + البخل من النفس و نفس العارف
میتة بالا ضافة الی نفوس الخلق + هی مطمئنة
ساکنة الی وعد لله عزوجل + خائفة من و عیده
اللهم ارزقنا مارزقت القوم واتنا فی
الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة وقنا
عذاب النار

شخص جس نے خدا کو پہچان لیا اس کے نزدیک ہر چیز نا چیز
ہو گئی۔ بخل نفس کا روگ ہے اور عارف کا نفس عوام کے نفوس
کے مقابلہ میں مردہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر مطمئن اور
پر سکون اور اس کی وعید سے خوف زدہ ہے

اے اللہ ہم کو بھی دے جو تو نے اولیا اللہ کو عطا فرمایا
ہمارے پروردگار! ہم کو دنیا و آخرت میں نیکی عطا فرما اور
ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

المجلس الخامس عشر

وقال رضی الله عنه یوم الاحد بالرباط تاسع
ذی القعدة سنة خمس واربعین وخمسمائة
المومن یتزود + والکافر یتمتع + والمومن یتزود
لانه علی طریق + یقنع بالیشریر من ماله + ویقدم
الکثیر الی الا خرة + یترک لنفسه بقدر
زاد الراکب + ویقدر ما یحمله + کل ماله فی الاخرة +
کل قلبه وهمته هناک هو منقطع القلب هناک
من الدنیا + یبعث جمیع طاعاته الی الاخرة +
لا الی الدنیا + واهلها + ان کان عنده طعام
طیب + یوثره الفقراء + یعلم انه فی الاخرة
یطعم خیرا منه + غایة همة المومن
العارف العالم باب قربه من الحق عزوجل
وان یصل قلبه الیه فی الدنیا قبل الاخرة
القرب من الحق عزوجل غایة خطوات
القلب وسساراة انی اراک فی قیام
وقعود و رکوع وسجود و سهر وتعب + و
قلبک لایبرج من مکانه ولا یخرج من
بیت وجوده + ولا یتحول عن عادته +
اصدق فی طلب مولاک عزوجل
وتنا غنال صدقلک عن کثیر من

پندرھویں مجلس

اتوار
۹ ذیقعدہ ۵۴۵ھ - خانقاہ شریف

ایمان

بحر دنیا و سفینہ ایمان: مومن سفر خرچ لیتا ہے اور کافر
مزے اڑاتا ہے مومن اس لئے سفر خرچ لیتا ہے کہ وہ سفر میں ہے
اور تھوڑے مال کو رکھ کر باقی آخرت کی طرف روانہ کر دیتا ہے
اپنی ذات کے لئے مسافر کے خرچ برابر رکھ چھوڑتا ہے جو اٹھا
سکے باقی اس کا سارا مال آخرت میں ہے اس کا دل اور ساری
ہمت اس میں لگی ہوئی ہے اس کا دل دنیا سے ہٹ کر وہیں
اٹکا ہوا ہے اپنی ساری اطاعت آخرت کی جانب روانہ
کر دیتا ہے دنیا اور اہل دنیا کے لئے نہیں رکھتا۔ اگر
اس کے پاس عمدہ کھانا ہوتا ہے تو ایثار کرتا اور فقرا کو کھلا
دیتا ہے وہ جانتا ہے کہ آخرت میں اس سے بہتر کھانے
کو ملے گا عالم و عارف مومن کا منتہائے مقصود خدا تعالیٰ کا
باب قربت ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آخرت سے پہلے دنیا ہی
میں اس کے دل کو اللہ کا وصل نصیب ہو جائے قلب کے
قدموں اور باطن کی سیر کی انتہا حق شانہ کا وصل ہے میں دیکھتا
ہوں کہ تو قیام و رکوع و سجود بیداری اور دوسری عبادتوں
کی مشقت میں ہے اور تیرا دل اپنی جگہ پر قائم ہے
نہ اپنی وجود کے گھر سے باہر نکلتا ہے۔ نہ اپنی عادتوں
سے باز آتا ہے اپنے مولا کا سچا طالب بن۔ تیرا صدق

التعب + انقریبضتہ وجودک بمانقار قد قل + وانقص حیطان رویتک للخلق والتقید بهم بمعاول الاخلاص و توحیدک + اکسر تفص طلبک ملاشیاء بید نهدک فیها + وطربقلبک حتی تقع علی ساحل بحر قربک من ربک عزوجل فحینذ یاتیک ملاح الساویقتہ ومعہ سفینتہ العنایتہ + فیاخذک ویعبرک الی بک عزوجل + هذه الدنیا بحر + وایمانک سفینتها + ولهذا قال لقمان الحکیم رحمتہ اللہ یابنی + الدنیا بحر + والایمان السفینتہ + والملاح الطاعات + والساحل الاخرة + یامصرین علی المعاصی + عن قریب یاتیکم العمی والصمم والزمن والفقر وقساوة قلوب الخلق علیکم + تنهب اموالکم بالخسارات والمصادرات والسرقات کونو اعقلاء توبوا الی ربکم عزوجل + لا تشرکوا باموالکم + ولا تتکلوا علیها + لا تقفوا معها + اخرجوها من قلوبکم+ واجعلوها فی بیوتکم وجیوبکم + ومع غلما نکم ووکلائکم + وارتقبوا الموت + قللوا حرصلم + وقصروا املکم (عن ابی یزید البسطامی) رحتمہ اللہ علیہ انہ قال+ المومن العارف لایطلب من اللہ عزوجل لادنیا ولاخرة + وانما یطلب من مولاہ مولا

یا غلام ارجع بقلبک الی اللہ عزوجل التقائیب الی اللہ هو الراجعم الیہ + وقولہ عزوجل و انیبوا الی ربکم ای ارجعوا الی ربکم یعنی ارجعوا سلموا الکل الیہ + سلمو نفوسکم الیہ + واطر حوها بین یدی قضائہ وقدرہ وامرہ و نهیہ وتقلیبا تہ + واطرحوا قلوبکم بین یدیہ + بلا السنتہ + بلا اید + بلا ارجل + بل اعین + بلاکیف ولالم + ولا

بہت سی تکلیفوں سے بچا لے گا۔ اپنے وجد کے خول کو سچائی کی منقار سے توڑ ڈال اور اخلاص و توحید کے پھاوڑے سے مخلوق کے ساتھ وابستگی اور امید کی دیوار ڈھا دے اپنے زہد کے ہاتھ سے اشیاء کی طلب کا پنجرہ توڑ اور اپنے قلب کے پروں سے یہاں تک پرواز کر کہ قرب خدا تعالیٰ کے سمندر کے کنارہ پر اترے اس وقت تقدیر کا ملاح تیرے پاس آئے گا جس کے ساتھ عنایت حق کی کشتی ہو گی وہ تجھ کو ساتھ لے کر پروردگار کے قریب پار اتارے گا یہ دنیا سمندر ہے اور تیرا ایمان سفینہ ۔ اسی لئے حضرت لقمان حکیم رحمتہ اللہ علیہ نے کہا میرے پیارے بیٹے یہ دنیا سمندر ہے اور ایمان کشتی عبادتیں ملاح ہیں اور آخرت کنارہ۔

عارف مومن کی طلب: گناہ پر اصرار کرنے والو! عنقریب وہ وقت آ جائے گا کہ تم اندھے، گونگے اور اپاہج ہو جاؤ گے۔ افلاس آ جائے گا اور لوگوں کے دل تمہاری طرف سے سخت ہو جائیں گے۔ تمہاری دولت خساروں ٹیکسوں اور چوریوں کی وجہ سے ضائع ہوجائے گی۔ عقل سے کام لو۔ اپنے پروردگار سے توبہ کرو ۔ اپنے مالوں کو شریک خدا نہ بنا لو کہ اس پر بھروسہ کرنے لگو۔ اس کے قریب کھڑے بھی نہ ہو۔ اس کی محبت اپنے دل سے نکال دو۔ اسے اپنے گھروں جیبوں، غلاموں اور وکیلوں کے پاس رکھ دو۔ اور موت کا انتظار کرو۔ حرص و ہوس کو کم کرو۔ اور طول امل سے بچو۔ بویزید بسطامی رحمتہ اللہ سے نقل ہے کہ مومن عارف اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کا طالب نہیں ہوتا وہ اپنے مولا سے خود اسی کی ذات کا خواہاں ہوتا ہے۔

توبہ: اے عزیز! دل سے خدا کی طرف رجوع ہو اور اللہ سے توبہ کر کہ گناہ سے معافی مانگنے والا ہی اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے ارشاد خداوندی ہے کہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو۔ یعنی ہر چیز کو اس کے سپرد کر دو اور قضاء وقدر امر ونہی اور تصرفات کے ہاتھ میں دے دو۔ اور اپنے دل اس کے آگے ڈال دو۔ اور گونگے، بے حس و حرکت ہوکر زبان اور ہاتھ پاؤں نہ ہلاؤ۔ چون و چرا نہ کرو۔

منازعته + بلا مخلافته + ول بموافقته وتصديق
قولوا صدق الامر صدق القدر صدقت
السابقته + اكنتم هكذا + لا جرم تكون
قلوبكم منيبته اليه + مشاهدة له لا تستانس
بشئي + بل تستوحش من كل شئي ماتحت
العرش الى الثرى + تهرب من جميع
المخلوقات + تبقى منخلعته منقطعته من
سائر المحد ثات +

لا يحسن الادب مع الشيوخ الامن قد
خلمهم + واطلع على بعض وحوالهم مع
الله عزوجل + القوم قد جعلوا لالحمل
والذم كالصيف والشتاء + والليل والنهار +
وكلا هما برو نهما من الله عزوجل + لانه
لا يقلو رياتى بهما الا الله عزوجل فلما
تحقق عندهم ذلك + لم يعتد • وابالحامدين +
ولم يحاربوا الذ امين + والم يشتغلو ابهم +
خرج من قلوبهم حب الخلق وبغضهم +
لا يحبون ولا يبغضون + بل يوحمون +
ايش ينفعك علم بلا صدق + قد
اضلك الله على علم + تتعلم وتصلى
وتصوم للخلق + حتى يقرو اليك +
ويبذلو الك اسوالهم +

ويمد حوک فی بیو تهم و محالسهم + قدر
انه يحصل لک هنا منهم + فاذا جاء ک
الموت والعذاب والضيق والا هوال +
يحال بينك وبينهم + ولا يغنون عنك شياء
وما حصلته من اموالهم يا كله غيرك +
والعقوبته والحساب عليك +

يامدبر يا محروم انت من العاملته
الناصبته فى الدنيا + ناصبته غدانى
النار العبادة صنعه واهلها الاولياء
وال ابدال المخلصون المقربون مع الحق

منازعت اور مخالفت نہ ہو بلکہ ہر امر میں موافقت و تصدیق کرو اور کہو کہ اس کا حکم، اس کی تقدیر اور اس کا علم سب صحیح ہے اور سب منظور۔ جب تم ایسے ہو جاؤ گے تو تمہارے قلوب اس کی جانب رجوع کرنے اور مشاہدہ کرنے والے بن جائیں گے۔ کسی چیز میں جی نہ لگے گا۔ بلکہ ہر اس چیز سے گھبراؤ گے جو آسمان کے نیچے تحت الثریٰ تک ہے ساری مخلوق سے دور بھاگو گے۔ اور ساری خلقت سے الگ رہو گے۔

مشائخ کا ادب : مشائخ کا ادب وہی کر سکتا ہے۔ جو ان کی خدمت کر چکا ہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کے معاملات سے واقف ہو جو لوگ مخلوق کی تعریف اور ہجو کو جاڑے، گرمی یا رات دن کی طرح سمجھتے ہیں کہ یہ دونوں بھی اللہ کی طرف سے ہیں اس لئے کہ سوا خدا کسی میں قدرت نہیں کہ مدح و ذم کو وجود میں لائے جب ان کے نزدیک یہ بات طے ہو گئی، تو وہ تعریف کرنے والوں سے خوش ہوئے نہ ہجو کرنے والوں سے جنگ کی نہ ان سے سروکار رکھا۔ ان کے دل میں مخلوق کی دوستی اور دشمنی کا خیال نہ رہا۔ نہ کسی سے محبت کرتے ہیں نہ دشمنی بلکہ ترس کھاتے ہیں۔

بغیر تصدیق علم مفید نہیں: تصدیق کے بغیر علم کیا نفع دے گا؟ خدا نے تجھ کو علم دے کر گمراہ کر دیا۔ تو نماز روزہ اور تحصیل علم سب مخلوق کے لئے کرتا ہے کہ وہ لوگ تیری ضیافت کریں۔ تیرے لئے اپنا مال خرچ کریں۔ ان کے گھروں اور مجمعوں میں تیری تعریفیں ہوں۔ مان لے کہ یہ سب باتیں تجھے ان سے حاصل ہو گئیں پھر کیا ہو گا جب موت، عذاب، تنگی اور ہول دل کا سامنا ہو گا۔ تیرے اور ان کے درمیان آڑ ہو جائے گی۔ اور وہ تیرے کام نہ آسکیں گے تیرا مال تو اغیار کھائیں گے اور وبال و حساب تجھ پر ہو گا۔

نائبان رسول : اے بدنصیب! اے محروم! تو وہ ہے جو دنیا مین سخت محنت کرنے والے ہیں اور کل جہنم میں مبتلاء مشقت ہوں گے۔ عبادت ایک ایسا عمل ہے جس کے اہل اولیاء، ابدال، مخلصین اور

عزوجل + العلماء العمال بالعلم + نواب الله فی ارضہ ورسلہ + وارثوا الانبیاء والمرسلین + لا انتم یا مھوسین یا مشغولین بالقلقتہ اللسان +

وفقہ الظاھر مع

جھل الباطن +

یا غلام ماانت علی شئی + الا سلام ماصح لک + الایمان ماصح لک + الاسلام ھو الاساس الذی یبنی علیہ + السھادۃ ماتمت لک + تقول لا الہ الا اللہ + وتکذب + فی قلبک جماعتہ من الالھتہ + خوفک من سلطانک و والی محلتک الھتہ + اعتمادک علی کسبک وربحک و حولک وقوتک وسمعک و بصرک وبطشک الھتہ + رویتک للضر والنفع والعطاء والمنع من الخلق الھتہ + کثیر من الخلق متکلون علی ھذہ الاشیاء بقلوبھم + ویظھرون انھم متوکلون علی الحق عزوجل + قد صار ذکر ھم للحق عزوجل عادۃ بالسنتھم + لا بقلوبھم + فاذا حوققوا فی ذلک حردوا + وقالوا کیف یقال لنا ھکذا + السنا مسلمین + غداتبین الفضائح

وتظھر المخبات +

ویحک توید فی تولک اذا قلت + لا الہ نفی کلی + والا اللہ اثبات کلی لہ + لا لغیرہ + فای وقت اعتمد قلبک علی شئی غیر الحق عزو جل فقد کذبت فی اثباتک + وصار الھک الذی اعتمدت علیہ + لا اعتبار بالظاھر + القلب ھو المومن + ھو الموحد + ھو المخلص ھو المتقی + ھو الورع + ھو الزاھد ھو الموقن ھو العالم + سو العامل + ھو لا میر + ومن سواہ جنودہ واتباعہ + اذا قلت لا الہ الا اللہ + فقل اولا بقلبک + ثم بلسانک +

اللہ کے مقرب بندے ہیں۔ علم پر عمل کرنے والے علماء دنیا میں اللہ کے نائب اور ایلچی ہیں۔ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے وارث ہیں۔ اے بو الہوس‘ زبانی جمع خرچ کرنے والو تم نائب نہیں ہو علم باطنی سے ناواقف اور علم ظاہر میں مشغول رہنے والو تم نائب نہیں ہو سکتے

معبودان باطل : عزیز من! تم کچھ بھی نہیں نہ تمہارا اسلام درست نہ ایمان ٹھیک۔ اسلام وہ بنیاد ہے جس پر انسانیت کی تعمیر ہوتی ہے۔ تیرا کلمہ صحیح نہیں تو لا الہ الا اللہ کہتا ہے مگر جھوٹ کہتا ہے۔ تیرے دل میں خداؤں کا جمگھٹا ہے بادشاہ و میر جملہ کا خوف بھی خدا۔ اپنی کمائی پر اعتماد بھی خدا۔ اپنے نفع طاقت و قوت‘ اپنی سماعت و بصارت اور اپنی گرفت پر بھروسہ بھی خدا بن گئے ہیں نفع و نقصان دینے یا نہ دینے میں تیرا مخلوق کی طرف دیکھنا بھی معبود بنے ہوئے ہیں بہتیرے لوگ دل سے ان چیزوں پر بھروسہ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا بھروسہ اللہ پر ہے وہ اللہ کا ذکر بھی عادتاً صرف زبان سے کرتے ہیں۔ دل سے نہیں۔ جب اس کی جانچ کی جاتی ہے تو بھڑک اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں ہم کو ایسا کیوں کہا جاتا ہے کیا ہم مسلمان نہیں ہیں۔ کل رسوائی اور راز کی باتیں ظاہر ہو جائیں گی۔

کلمہ : افسوس! جب تو کچھ کہتا ہے تو اپنی بات کی بچ کرتا ہے "لا الہ" کل کی نفی ہے اور "الا اللہ" اثبات کلی ہے کہ معبود صرف اللہ ہے کوئی اور نہیں اب جس وقت بھی تیرے دل نے خدا کے سوا کسی چیز پر بھروسہ کیا تو تو اثبات میں جھوٹا بن گیا اور جس پر تو نے اعتماد کیا تو وہی تیرا معبود بن گیا۔ ظاہر کا کچھ اعتبار نہیں۔ دل ہی مومن‘ موحد‘ مخلص‘ متقی‘ پرہیز گار اور زاہد صاحب یقین‘ عارف عامل‘ امیر ہوا کرتا ہے باقی سب اس کے لشکر اور پیرو ہیں۔ جب تو کلمہ پڑھے تو پہلے دل سے پڑھ پھر زبان سے پڑھ۔ صرف اسی پر

واتكل عليه + واعتمد عليه دون غيره + اشغل ظاهرک بالحکم + وباطنک بالحق عزوجل + اترک الخير والشر على ظاهرک واشتغل بباطنک مع خالق الخير والشر + من عرفه ذل له وكل لسانه بين يديه + وتواضع له ولعباده الصالحين + وتضاعف همه وغمه وباكائوه + وكثر خوفه و وجله +

وكثر حياوه + وكثر ند مه على ماتقدم من تفيطه + وتشدد حذره و خوفه من زوال ماعنده من المعرفته والعلم والقرب + لان الحق عزوجل فعال لمايعيد لا يسال عمال يفعل وهم يسالون يترد دبين نظرين + الى ماتقدم من تفريطه ووقاحته وجهالته وطربه + فيذوب من الحياء + ويخاف من المواخذة + وينظر الى مستقبل الحال + هل يقبل اويرد + هل يسلب ما اعطى اويخلى له على حاله + هل يكون يوم القيامته في صحبته المومنين او الكافرين + وهنا اقال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ان اعرلكم بالله واشدكم له خوفا من جملته العارفين في الشذ وذ والندرو من ياتيه الامن + يتلى عليه واسبق له + يعلم بموتله ومايكون مصيوره اليه + يقرء سره ماله في اللوح المحفوظ + ثم يطلع القلب على ذلک + ويامره بكتمه + وان لا تطلع النفس على ذلک + ابتداء هنا الا مرالا الاسلام وامتثال الامر الانتهاء عن النهى والصبر على الافات فتهانو الزهد فيما سوى الحق عزوجل وان يستوى عنده الذهب والتراب + واد والذم + والعطاء والمنع + والجنته و النار والنعمته والنقمته + والغنى والفقر + ووجود الخلق وعدمهم + فاذا تم هذا +

توکل اور اعتماد رکھ غیر پر بھروسہ نہ کر۔ اپنا ظاہر شریعت کے مطابق مشغول رکھ اور باطن سے اللہ کی طرف متوجہ رہ۔ خیر و شر کو ظاہر کے لئے چھوڑ دے اور باطن سے خالق خیر و شر کے ساتھ مشغول ہو جس نے اس کو پہچان لیا وہ اس کا مطیع ہو گیا۔ اور اپنی زبان بند کر لی ۔ خدا اور اس کے نیک بندوں کے سامنے منکسر مزاج بن گیا۔ اس کی رنج و غم اور گریہ و بکا میں زیادتی ہو گئی۔ اس کا خوف و ہراس بڑھ گیا حیا زیادہ ہو گئی۔ گناہوں پر شرمندگی' علم معرفت اور قرب خدا کے زوال کا خوف بڑھ گیا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ "جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے" کوئی اس سے پوچھ نہیں سکتا کہ وہ کیا کرتا ہے اور مخلوق سے باز پرس ہو گی۔ وہ دو باتوں میں متردد رہتا ہے کبھی تو اپنی گزشتہ کوتاہی' بے حیائی' نادانی اور بے باکی پر نظر ڈالتا ہے تو شرم سے گڑ جاتا ہے اور مواخذہ سے ڈرتا ہے اور کبھی آئندہ کی زندگی پر غور کرتا ہے کہ دیکھے مقبول ہوتا ہوں یا مردود؟ جو کچھ مل چکا ہے وہ چھن جاتا ہے یا باقی رہتا ہے۔ قیامت میں مومنوں کا ساتھ ہوتا ہے یا کافروں کا اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "میں تم سے زیادہ خدا کو پہچانتا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس سے ڈرتا ہوں" شاذ و نادر ایسے عارف ہوتے ہیں جن کو امن نصیب ہوتا ہے اور جو کچھ ان کے لئے خدا کے علم میں مقدر ہو چکا ہے اس کو پڑھ کر سنا دیا جاتا ہے کہ وہ اپنا انعام و انجام جان لیتے ہیں اور ان کے باطن پر لوح محفوظ کا لکھا ہوا روشن ہو جاتا ہے پھر وہ دل کو خبر کرتا ہے اور چھپائے رہنے کی تاکید کرتا ہے کہ نفس کو اس کی خبر نہ ہونے پائے۔ اس امر کی ابتدا اسلام اور اطاعت ہے۔ اس کی انتہا منع کی ہوئی باتوں سے بچنا مصیبتوں پر صبر کرنا۔ سونے اور مٹی' تعریف اور ہجو' دینے نہ دینے' جنت' دوزخ' انعام' سزا' امیری وفقیری' مخلوق کے ہونے یا نہ ہونے کو یکساں سمجھتا ہے۔ جب اس میں کمال حاصل

كان الله عزوجل من وارع ذلك كله +
ثم ياتی التوقيع منه بالامارة والولاية
لهيبته الله عزوجل ونوره
لهيبته الله عزوجل ونوره
الملتبس به +
ربنا اتنا فی الدنيا حسنته وفی
الاخرة حسنته وقنا
عذاب النار

ہو جاتا ہے تو ان سب کے بدلے صرف اللہ رہتا ہے اور اس کے بعد دنیا پر حکومت و سرداری کا فرمان شاہی اس کے پاس آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جلال و نور اس پر چھا جاتا ہے جس کی وجہ سے جو بھی اس کو دیکھتا ہے فائدہ اٹھاتا ہے۔

اے اللہ! ہم کو بھی عطا کر جو تو نے اولیاء کرام کو عطا کیا۔ ہم کو دنیا و آخرت میں نیکی عطا کر اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

المجلس السادس عشر

وقال رضی الله تعالی عنه يوم الثلاثا عشيته بالمدرسته
حادی عشر ذی القعدة سنته خمس واربعين و خمسمائته بعد كلام
قال الحسن البصری رحمته الله تعالی اهينوا
الدنيا + فانها والله لا تطيب
الابعد اها نتها +
يا غلام العمل بالقران يوقفك
على منزله والعمل بالسنته يوقفك
على الرسول نبينا محمد صلی الله
عليه وسلم + لا يبرج بقلبه وهمته
من حول قلوب القوم + هو المطيب والبخر +
لها + هوا لامصفی لا سرار هم والمزين
لها + سوا المسقرتح باب القرب لها +
هو الماشطته + هو السفير بين القلوب
والا سرار بين ربها عزوجل +
كلما تقديمت اله خطوة +
از داد فرحا من رزق هنا الحال + كان حقا
عليه ان يشكر + وتز داد طوا عيته + اما
الفرح بغير هنا هوس + الجاهل يفرح فی
الدنيا + والعالم يغتم فيها + الجاهل بنا ظرالقدر
وينازعه + والعالم يوافقه ويرضی +
يا مسكين لا تناظر القدر وتشاققه

سولھویں مجلس

یوم سہ شنبہ
۱۱ ذیقعدہ ۵۴۵ھ - مدرسہ معمورہ

اتباع قرآن وسنت وذکر الٰہی

حسن بصریؒ کا قول: حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا "دنیا کو ذلیل کرو۔ خدا کی قسم وہ ذلیل ہونے کے بعد لذیذ ہوتی ہے۔"

قرآن و سنت پر عمل: عزیز من! قرآن پاک پر عمل کرو۔ وہ تم کو خدا تک پہنچا دے گا۔ سنت پر عمل کرو وہ تم کو ہمارے نبی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھڑا کر دے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دل ہمت اور توجہ سے ہمیشہ اولیاء اللہ کے دل کی قریب رہتے ہیں۔ ان دلوں کو آپ ہی معطر اور خوشبودار بناتے ہیں' آپ ہی سے دلوں کی صفائی اور زینت ہے آپ ہی ان کے لئے باب قرب کے کھولنے اور ان کو سنوارنے والے ہیں۔ باطن و اسرار اور خداوند تعالیٰ کے درمیان آپ ہی سفیر ہیں۔ اگر تو آپؐ کی طرف ایک قدم چلے گا تو بہت خوش ہوں گے جس کو اس حال سے نواز گیا اس پر شکر ادا کرنا اور زیادہ عبادت واجب ہے اس کے سوا کسی اور چیز سے خوش ہونا محض ہوس ہے نادان دنیا میں خوش ہوتا ہے اور عالم رنجیدہ' جاہل تقدیر سے لڑتا جھگڑتا ہے اور عالم اس کی موافقت کرتا اور راضی

فتهلک + الدائرة على ان ترضى بافعال الله عزوجل + وان تخرج قلبک من الخلق + وتلقى به رب الخلق + تلقاه بقلبک وسرک و معناک اذا دست على متابعة الحق عزوجل ورسله وعباده الصالحين + ان قدرت ان تخدم الصالحين فافعل + فانه خير لک فى الدنيا والآخرة لو ملکت الدنيا کلها ولم يکن قلبک کقلوبهم کنت لا تملک ذرة + کل من يصلح قلبه لله عزوجل ويکون معه الدنيا والآخرة + يحکم بين العموام و الخواص بحکم الله عزوجل + و يحک اعرف قدرک ايش انت بالاضافة اليهم + انت کل همک الا کل والشرب واللبس والنکاح و جمع الدنيا والحرص عليها + عمال فى امور الدنيا بطال فى امور الآخرة + تعبى لحمک وتهد له للدود حشرات الارض + عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال +

ان لله عزوجل

ملکا ينادى کل يوم غدوة و عشية يا بنى

ادم و اللموت وابنوا للخراب

واجمعو اللاعداء +

المومن له نية صالحة فى جميع تصاريفه + لا يعمل فى الدنيا للدنيا + يبنى فى الدنيا للاخرة + يعمر المساجد

والقناطر و المدارس والربط +

ويهذب طرق المسلمين وان بنى

غير هذا فللعيال والارامل و

الفقراء و مالا بد منه + يفعل

ذلک حتى يبنى له فى الآخرة بدله + لا

يبنى لطبعه وهواه ونفسه +

ہوتا ہے۔ تقدیر سے مناظرہ اور اختلاف نہ کر ورنہ ہلاک ہو جائے گا دار و مدار اس پر ہے کہ تو اللہ کے حکم پر راضی رہے۔ اپنے دل سے مخلوق کا خیال نکال کر پروردگار عالم سے اس دل، باطن اور سر کے ساتھ تعلق قائم کر جب تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ، اس کے پیغمبر اور اس کے نیک بندوں کی پیروی کرے گا تو خدا سے ملاقات ہو گی اگر تو صالح بندوں کی خدمت میں رہ سکے تو رہ کیونکہ دنیا میں و آخرت میں اس سے تیرا بھلا ہو گا اگر تو ساری دنیا کا مالک ہو اور تیرا قلب ان کے قلب کی طرح نہ ہو تو تیرے پاس ایک ذرہ بھی نہیں جس کا قلب اللہ تعالیٰ کے لائق ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ دنیا و آخرت ہوتی ہے وہ اللہ کے حکم سے عام خاص سب پر حکومت کرتا ہے۔

اپنی قدر پہچانو: افسوس! تو نے اپنی قدر نہ جانی اپنی قدر پہچان۔ ان لوگوں کے سامنے تیری حقیقت کیا ہے؟ تیری ساری توجہ کھانے پینے، پہننے، شادی بیاہ، دنیا جمع کرنے اور اس کی حرص میں صرف ہوتی ہے دنیا کے معاملات میں سرگرم اور آخرت کے بارے میں کام چور۔ تو اپنے گوشت کو زمین کے کیڑے مکوڑوں کے لئے تیار کرتا اور نشانہ بناتا ہے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ کا ایک فرشتہ روزانہ صبح و شام منادی کرتا ہے "اے ابن آدم پیدا کرو موت کے لئے بناؤ ویران ہونے کے لئے اور جمع کرو دشمنوں کے لئے۔"

مومن کی نیت: مومن کی نیت تمام تصرفات میں نیک ہوتی ہے دنیا میں دنیا کے لئے کام نہیں کرتا بلکہ آخرت کی تعمیر کے لئے مسجدیں، پل، مدرسے، سرا بنایا ہے مسلمانوں کی رہ گزر ٹھیک کرتا ہے اور اگر اس کے علاوہ مکان بناتا ہے تو بال بچوں، بیواؤں اور فقیروں کے لئے یا اور ضروری کام کے لئے بناتا ہے یہ سب اس لئے بناتا ہے کہ اس کے بدلے آخرت میں اس کو محل ملے گا۔ اپنی طبیعت، خواہش اور نفس کی خاطر تعمیر نہیں کرتا۔

اذا صح ابن ادم کان مع الحق عزو
جل فی جمع احوالہ + بصیر فقد باللہ
ووجودہ باللہ یلتحق قلبہ بالنبیین و
المرسلین + یقبل ماجانو ابہ قولا
وعملا وایمانا وایقانا+ لا جرم یلتحق
بھم دنیا واخرۃ الذاکرللہ عزوجل
ابد احی ینتقل من حیاۃ الی حیاۃ فلاموت
لہ سوی لحظتہ + اذا تمکن الذکر فی القلب +
دام ذکر العبد للہ عزوجل + وان لم
یذکرہ بلسانہ + کلما دام العبد فی
ذکر اللہ عزوجل دامت موافقتہ
لہ ورضاہ بافعالہ + ان لم نوافق الحق
عزوجل فی مجئی الصیف +
والا اکد بنا الصیف + وان لم نوافقہ
فی مجئی الشتاء + والاابردنا الشتاء لاموفقتہ
فیھما ترھیل اذیتھما وشدۃ فعلھما
وھکذا لاموافقتہ فی البلایا والا فلت تزیل
الکرب والضیق والحرج والضجر وانزعاج
وقت نزولھا +

ما اعجب امور القوم + وما احسن
احوالھم کل ما یاتیھم من الحق
عزوجل عند ھم طیب + قد
سقا ھم بنج معرفتہ + ونومھم
فی حجر لطفہ + وانسھم بانسہ +
فلا جرم یطیب لھم المقام معہ +
والغیبتہ عن کل شئی سواہ + لا
یزالون سوتی بین یدیہ + وقد
ملکتھم اھیبتہ + فاذا شاء انشرھم
واقامھم واحیاھم ونبھھم
ھم بین یدیہ کاصحاب الکھف فی کھفھم +
الذین قال فی حقھم + و نقلبھم ذات
الیمین و ذات الشمال ھم اعقل الناس

تکلیف اور تنگ دلی کی دوا: جب ابن آدم صحیح ہو جاتا ہے تو ہر حال میں خدا کے ساتھ ہوتا ہے اس کا وجود و عدم خدا کے ساتھ ہے اور دل انبیا و مرسلین علیہم السلام کے ساتھ مل جاتا ہے کہ جو کچھ بھی وہ حضرات لائے تھے، اس کو قول، عمل، ایمان اور یقین کے ساتھ قبول کرتا ہے اس لئے یقینی ہے کہ دنیا و آخرت میں ان کا ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا ہمیشہ زندہ رہتا ہے وہ ہمیشہ ایک زندگی سے دوسری زندگی کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے۔ ایک لحظہ کے سوا اس کو کبھی موت نہیں۔ جب اللہ کی یاد دل میں جم جاتی ہے تو یہ دائمی بن جاتی ہے چاہئے زبان سے ذکر نہ بھی کرے جب بندہ ہمیشہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اسے ہمیشہ راضی بہ رضا رہنا بھی آ جاتا ہے۔ اگر گرمی آئے اور ہم اس کی موافقت نہ کریں تو گرمی ہم کو پریشان کرے گی۔ اسی طرح سردی آنے میں ہم موافقت نہ کریں تو وہ ہم کو پریشان کرے گی۔ ان دونوں کے آنے میں اللہ سے راضی رہیں تو ان کی شدت کم اور اذیت زائل ہو جائے گی۔ اسی طرح بلاؤں اور مصیبتوں پر راضی رہنا "تکلیف' تنگی تنگ دلی' پریشانی اور بے چینی کو زائل کر دیتا ہے۔

شراب معرفت: اللہ کے چاہنے والوں کے معاملات کیسے عجیب اور ان کے حالات کتنے پیارے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ان کے پاس آئے وہ سب لذیذ ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شراب معرفت پلائی ہے اور اپنی رحمت کے جھولے میں ان کو سلایا ہے اور اپنی محبت بخشی ہے تو یقیناً ان کو اس کے پاس ٹھہرنے میں لطف آتا ہو گا اور اس کے سوا ہر چیز سے دوری خوش گوار ہوگی وہ لوگ اس کے حضور میں ہمیشہ بے حس و حرکت مردہ بنے رہتے ہیں۔ ہیبت ان پر چھائی ہے وہ جب چاہے گا ان کو اٹھائے گا کھڑا کرے گا اور ان کو جگا کر ہوشیار کر دے گا۔ وہ اس کے سامنے ایسے ہیں جیسے غار میں اصحاب کہف۔ جن کے متعلق فرمایا "ہم ان کو داہنی طرف اور بائیں طرف کروٹ دیتے رہتے ہیں وہ سب

اليمين و ذات الشمال هم اعقل الناس يوملون من ربهم عزوجل المغفرة والنجاة فيجميع الا حوال + هنا همتهم

ويحک تعمل عمل اهل النار وترجوالجنان + فانت طامع فى غير موضع الطمع + لا تغتر بالعارته وتظهالک + عن قريب توخذ منک +

الحق عزوجل قد اعارک الحياة تطيعه فيها + حسبتهالک + وعملت فيهم ماارنت + وکذلک العافيته عاريته عندک + وکذلک الغنى عاريته عندک + وکذلک الا من والجاه وجميع ماعندک من النعم عاريته عندک + لا تفرط فى هذه العوارى + وانک تعالب بهاوتسال عنها و عن کل شئی من ها + جميع ماعند کم من النعم من الله عزوجل + فاستعينوا بها على الطاعته + جميع ماترغبون فيه انتم عند القوم شغل شاغل + لا يريدون غير السلامته مع الحق عزوجل دنيا واخرة عن بعضهم انه قال + وافق الحق عزوجل فى الخلق ولا توافق الخلق فى الحق + انکسر من انکهر وانجبر من انجبر + تعلموا موافقته الحق عزوجل من عباده الصلحين الموافقين

سے زیادہ عقل مند ہیں ہر حال میں خدا سے مغفرت ونجات کی امید رکھتے ہیں یہی ان کا مقصود ہے۔"

دنیاوی زندگی عاریت ہے: افسوس! تو کام تو دوزخیوں کے سے کرتا ہے اور جنت کی امید رکھتا ہے تیری طمع بے موقع ہے عاریت پر مغرور نہ ہو اور اس کو اپنی نہ سمجھ عنقریب تجھ سے لے لی جائے گی خدا تعالی نے تجھے کو عارضی حیات، اپنی اطاعت کے لئے بخشی ہے اور تو اسے اپنی سمجھتا ہے جو بھی چاہتا ہے کرتا ہے اسی طرح دولت تیرے پاس امانت ہے اور امن و عزت اور جو کچھ نعمت تیرے پاس ہے سب عاریت ہے ان امانتوں میں کوتاہی نہ کر کیونکہ تجھ سے ان سب کا مطالبہ اور سوال ہو گا۔ تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں سب اللہ کی دی ہوئی ہیں تو ان سے عبادت میں مدد لے اور وہ تمام چیزیں جو تجھ کو پسند ہیں وہ اولیاء اللہ کے نزدیک مشغول کرنے والے مشغلے ہیں وہ دنیا و آخرت میں حق تعالی کے ساتھ سلامتی کے سوا کچھ نہیں چاہتے ہیں ان میں سے کسی کا قول ہے حق تعالی کی موافقت کرو۔ مخلوق کے بارے میں اور حق کے معاملہ میں مخلوق کا ساتھ نہ دو۔ ٹوٹ جائے جسے ٹوٹنا ہو اور جڑ جائے جسے جڑنا ہو۔ اللہ عزوجل کی موافقت کرنا اللہ کے نیک بندوں سے سیکھو کہ وہ اس کی موافقت کے عادی ہیں۔

المجلس السابع عشر

و قال رضى الله تعالى عنه يوم الجمعته بکرة بالمدرسته رابع عشر ذى القعدة سنته خمس واربعين و خمسمائته

لا تهتم برزقک + فان طلبه لک اشد من طلبک له + اذا حصل لک رزق اليوم + فدع عنک لاهتمام برزق غد + کما ترکت امس مضى + وغد لا تدرى هل

سترھویں مجلس

وقت صبح۔ یوم جمعہ

۱۴ ذالقعدہ ۵۴۵ھ۔ مدرسہ معمورہ

مخلصین کا طریق کار اور ان کا انتخاب

فکر معاش: اپنی روزی کی فکر نہ کرو۔ وہ خود تم کو اس سے زیادہ ڈھونڈتی ہے جتنا تم اس کو ڈھونڈتے ہو جب تم کو آج کی روزی میسر آجائے تو کل کی فکر ترک کر دو جیسے تم نے گزرے ہوئے کل کا اہتمام ترک کر دیا

يصل اليك ام لا +
اشتغل بيومك + لو عرفت الحق عزو جل + لا شتغلت به عن طلب الرزق + كانت هيبته تمنعك عن الطلب منه + لان من عرف الله عزوجل كل لسانه + لايزال العارف اكرس اللسان بين يدی الحق عزوجل + حتی يرده الی مصالح الخلق + فاذا رده الهمه رفع اكلال ل عن لسانه + و الجمعته عنه + موسی عليه السلام لماكان يرعی الغنم كان فی لسانه لكنته وعجلته و عجمته ووقفته + فلما اراد الحق عزوجل ان يرده + الهمه + حتی قال واحلل عقدة من لسانی يفقهوا قولی ٥ كانه يقول لما كنت فی لابريته فی رعی الغنم لم اجترم الينا ووالان قد جاء شغلی مع الخلق والكلام لهم فاعنی بذهاب الكلال من لسانی فرفع العقدة من لسانه + فكان يتكلم بتسعين كلمته فصيحته مفهومته بقدرما يتكلم غيره كلمات يسيرة + فی حال صغره رام ان يتكلم فی غير حينه بين يدی فرعون او اسيته فلقمه الله عزوجل الجمرة +

ياغلام اراک قليل المعرفته بالله عزوجل وبرسوله + قليل العرفته باولياء الله عزوجل و ابدال انبيائه و خلفائه فی خلقه انت خال من معنی انت قفص بلا طائر بيت فارغ خراب + شجرة قد يبست وتناثر رقها + عمارة قلب العبد بالاسلام + ثم بالتحقيق فی حقيقته +

تمہیں خبر نہیں کہ کل تمہارے لئے آئے گا بھی یا نہیں صرف آج ہی کے کام میں مشغول ہو اگر تم خدا تعالیٰ کو پہچانتے ہوتے تو اس سے وابستہ ہو جاتے اور روزی کی فکر سے بے پروا اللہ تعالیٰ کی ہیبت تم کو اس کی طلب سے روک دیتی اس لئے کہ جس کو حق تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوئی اس کی زبان بند ہو گئی عارف ہمیشہ خدا کے سامنے گونگے بنے رہتے یہاں تک کہ وہی ان کو خلائق کی بھلائی کے لئے واپس فرما دے جب واپس فرما دیتا ہے تو ان کی زبان کھل جاتی ہے اور گونگا پن دور ہو جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بکریاں چرایا کرتے تھے تو ان کی زبان میں لکنت، عجلت، رکاوٹ اور ہکلاہٹ تھی جب اللہ تعالیٰ نے ان کو مخلوق کی طرف بھیجنا چاہا تھا لکنت دور کرنے کی دعا الہام فرمائی۔ اور انہوں نے دعا کی "میرے پروردگار میری زبان کی گرہ کھول دے کہ لوگ میرے بات سمجھ لیں۔" گویا وہ عرض کر رہے تھے کہ جب تک میں جنگل میں بکریاں چراتا رہا مجھے اس کی ضرورت نہ ہوئی اب مجھے مخلوق سے کام اور ان سے بات کرے کا موقع آیا ہے تو میری زبان کی لکنت دور فرما دے چنانچہ آپ کی زبان کی گرہ کھل گئی اور جتنی دیر میں آپ نوے فصیح کلمات ادا فرماتے تھے۔ دوسرا آدمی صرف چند الفاظ بول سکتا۔ آپ نے بچپن میں فرعون اور آسیہ کے سامنے ناوقت بولنے کا ارادہ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو انگارہ کھلوا کر زبان جلا دی تھی۔

دل کی آبادی: میرے عزیز! میں دیکھتا ہوں کہ تجھے اللہ و رسول کی معرفت پوری طرح حاصل نہیں اور اولیاء اللہ اور ابدال کو جو انبیاء علیہم السلام کے خلیفہ ہیں اچھی طرح نہیں پہچانتا تو معنی سے خالی بے پرند کا قفس ہے اور بلا مکین کا ویران مکان اور سوکھا درخت جس کے پتے جھڑ گئے ہوں بندے کے قلب کی آبادی اسلام ہے پھر اس کی حقیقت کی تحقیق اور اپنی ذات خدا کے حوالے کر دینا اپنے کو

وهی الاستسلام + سلم کلک الی الحق
عزوجل + یسلم الیک نفسک وغیرک +
تخرج بقلبک منک ومن الخلق +
تقف بین یدیه عریانا عنک وعنهم +
فاذا شاء الحق عزوجل البسک وکساک
وردک الی لاخلق + فتمتثل امره فیک و
فیهم+ برضا الرسول صلی الله علیه وسلم
والمرسل + ثم تقف منتظر الماباً مریه +
موافقا لکل ما یحکم علیک به کل
من تجردعما سوی الحق عزوجل +
ووقف بین یدیه علی اقدام قلبه و
سره + فقد قال بلسان الحال کما قال
موسی علیه السلام + وعجلت الیک
رب لترضی عزلت دنیای واخرتی و
وجمیع الخلق + قطعت الاسباب + وخلعت
الارباب + وجئت الیک مستعجلا لترضی
عنی + وتغفری وقوفی معهم
من قبل +

یا جاهل مالک ولهذا + انت عبد
نفسک و دنیا ک وهوا ال + انت عبد
الخلق + مشرک بهم +
لا نک جترهم فی الضر و النفع + وانت
عبد الجنته ترجود خولها+ وانت عبد
النار تخاف من دخولها + این انتم کلکم
من مقلب القلوب و الابصار + القائل
للشئی کن فیکون

یا غلام لا تغتر بطاعتک وتعجبن بها +
اسال الحق سبحانه وتعالی قبولها +
واحذ رو خف ان ینقلک الی غیرها +
ایش امنک ان یقال لطاعتک کونی
معصیته + ولصفائک کن کدرا + من
عرف الله عزوجل لا یقف مع شئی

پوری طرح خدا کے سپرد کر دے وہ تیرا نفس اور اس کے علاوہ بھی سب کچھ تیرے سپرد کر دے گا۔ تیرا دل نفس اور مخلوق سب سے کنارہ کش ہوجائے گا مخلوق اور انانیت سے خالی ہو کر اس کے سامنے کھڑا ہو گا اور خدا تعالیٰ جب چاہے گا تجھے لباس پہنائے گا چادر اڑھائے گا اور مخلوق کی جانب واپس بھیج دے گا پھر تو اپنے و غیر کے معاملہ میں اللہ رسول کی خوشنودی کے لئے تعمیل حکم کرے گا اور اس انتظار میں رہے گا کہ اب کیا حکم ہوتا ہے اور ہر امر میں اس کی موافقت تو پہلے سے کر رہا ہے جو شخص خدا کے سوا سب سے علیحدہ ہو کر اس کے سامنے دل اور باطن کے قدموں پر کھڑا ہو جائے تو وہ زبان حال سے کہہ رہا ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا "پروردگار میں تیری طرف جلدی آ گیا ہوں تاکہ تو خوش ہو جائے" دنیا آخرت اور ساری مخلوق کو چھوڑ آیا ہوں ہوں اسباب کو قطع کرکے ارباب سے منہ موڑ لیا ہے اور تیرے پاس بھاگ کر آیا ہوں کہ تو خوش ہو جائے اور اب تک جو میں ان کے ساتھ ٹھہرا رہا ہوں اس کو بخش دے۔

دنیا کا بندہ: اے نادان تجھے ان باتوں سے کیا۔ تو اپنے نفس دنیا اور خواہش کا بندہ بنا ہوا ہے اور بندہ بنا ہوا ہے مخلوق کا اور ان کو خدا کا شریک بنائے ہوئے ہے کیونکہ نفع و ضرر میں تو ان کو دیکھتا ہے جنت کا بندہ ہے کہ اس میں جانے کی تمنا رکھتا ہے دوزخ کا بھی بندہ ہے کہ اس سے ڈرتا ہے تم لوگ دلوں اور نگاہ کے پلٹنے والے اور کن کہہ کر چیزوں کو پیدا کرنے والے سے کتنی دور جا پڑے ہو۔

دین کی سلامتی: میرے عزیز! اپنی اطاعت پر غرور اور گھمنڈ نہ کر۔ اللہ تعالیٰ سے اس کے قبول کر لینے کی دعا کر اور خوف کر کہ تجھے گناہ کی طرف منتقل نہ کر دے اس بات سے کیسے مطمئن ہو گیا کہ تیری عبادت کو معصیت اور صفائی کی کدورت بنا دیا جائے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لی۔ وہ کسی چیز سے وابستہ

ولا يغتر بشئى لا يا من حتى يخرج من الدنيا على سلامته دينه + وحفظ ما

بينه وبين الله عزوجل

يا قوم عليكم باعمال القلوب واخلاصها الاخلاص الكاص هو مما سوى الله عزوجل + ومعرفته الله عزو جل هى الاصل + ماارى اكثر كم الاكنا بين فى الاقوال والا فعال فى الخلوات والجلوات مالكم ثبات لكم اقوال بلا افعال + افعال بلا اخلاص ولا توحيد ان تخببت المحك الذى بيدى + ورضيك ايش ينفعك + تبغى ان يقبلك ويرضاك الحق عزوجل عن قريب تفتضح قراضتک عند السبک

وايقاد النار + يقال

هذه بيضاء + هذه سوداء هذه شبه + فيخرج الكل مدبرا + يوم القيامته يقال لجميع اعمالک التى نافقت فيها هكذا كل عمل سفير الله عزوجل

باطل + اعلموا وحبوا واصحبوا

واطلبوا من ليس كمثله شئى

وهو السميع البصير +

انفوائم اثبتو انفوا عنه مالا يليق به + واثبتوا له ما يليق به + وهوا ماوضيه لنفسه ورضيه له رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا فعلتم هذا + زال التشبيه والتعطيل من قلوبكم + اصحبوا الله عزوجل ورسول والصالحين من عباده + والا جلال والاعظام والا حترام + ان رادتم الفلاح فلا يخضر احد منكم عندى الابحسن الادب + والا فلا يحضر ماتزالون فى فضول فاتركوا الفضول هذه الساعته التى تكونون عند ربما كان فى الجمع من يحترم و يحسن الادب معه

نہیں رہتا اور کسی شے پر مغرور نہیں ہوتا۔ اور جب تک دین کی سلامتی اور تعلق الٰہی کی حفاظت کے ساتھ دنیا سے نکل نہیں جاتا مطمئن نہیں ہوتا۔

قیامت میں کھوٹا کھرا معلوم ہو گا: لوگو! قلوب کے اعمال اور اخلاص اختیار کرو۔ کامل اخلاص ماسوا سے بچنا ہے اور اللہ کی معرفت سب کی جڑ ہے میں تم میں سے اکثر لوگوں کی خلوت و جلوت میں اقوال و افعال میں جھوٹا پاتا ہوں تم کو قرار نہیں باتیں ہیں عمل نہیں عمل میں اخلاص اور دل میں توحید نہیں۔ اگر تو نے اس کسوٹی کو جو میرے ہاتھ میں ہے دھوکا دے دیا اور خوش کر دیا تو تجھے کیا فائدہ ہو گا؟ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ بھی اس کو قبول فرمائے اور راضی ہو جائے عنقریب آگ میں تپانے اور ڈھالنے کے وقت تیری چاندی کا کھوٹ ظاہر کرکے رسوا کر دے گا اور کہا جائے گا یہ سفید ہے یہ سیاہ اور یہ ملمع۔ سب کو واپس کر دیا جائے گا قیامت کے دن تیرے ان اعمال کے بارے میں جو تو نے منافقت سے کئے ہیں اس طرح کہا جائے گا غیر اللہ کے لئے کیا ہوا ہر عمل بے کار ہے اس کے لئے عمل کرو اسی کو چاہو اسی کی معیت اختیار کرو اور اسی کی طلب میں رہو جس کا مثل کوئی نہیں جو سننے اور دیکھنے والا ہے۔

نفی اور اثبات: پہلے نفی کرو پھر اثبات ہر اس چیز کی نفی کرو جو اس کے شایان شان نہیں اور اس کا اثبات کرو جو اس کے لائق ہے یہ وہ صفات ہیں جن کو اس نے اپنے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی کے لئے پسند فرمایا۔ جب تم اس پر عمل کرو گے تو دل سے تشبیہ و تعطیل زائل ہو جائے گی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے نیک بندوں کے ساتھ رہو اور عزت و عظمت و احترام کا برتاؤ کرو اگر تم نجات کے طالب ہو تو حسن ادب کے ساتھ آؤ ورنہ نہ آؤ۔ تم ہر وقت فضول باتوں میں رہتے ہو فضولیات کو اتنی دیر چھوڑ دو جتنی دیر میرے پاس رہتے ہو اس

من وارء عقولكم واوها مک + الطباخ برعرف طبيخه والخباز يعرف خبزه + والصانع يعرف صنعته + واصاحب الدعواة يعرف المدعواين اليها الحاضرين فيها + دنيا كم قد اعمت قلوبكم + فما تبصرون بها شياء لعذ روا منها + فهی تمكنكم من نفسها تارة بعد اخرى +

حتى تلدجكم + وفی الخيرة تذبحكم + تسقيكم من شرابها وبنجها + ثم تقطع ايديكم وار جلكم + وتسمل اعينكم + فاذا ذهب البنج + وجاء ت الافاقته + رايتم ماصنعت بكم + هذا عاقبته حب الدنيا والعد وخلفها والحرص عليها و على جمعها + هذا فعلها فاحذروا منها +

يا غلام لا فلاح لک وانت تجها + وانت يا مدعی محبته الحق عزوجل لا فلاح لک ولا صحته وانت تحب الاخرة او شيئا مما سوا ه فی الجملته + العارف المحب لا يحب هذه ولا سنه ولا ما سوی الحق عزوجل + اذتم حبه له و تحقق + اته اقسامه من الدنيا مهناة مكفاة وكذلک اذا وصل الی الاخرة + فجميع ماتركم وراء ظهره براه عند باب الحق عزوجل قد سبقه الی هناک + لا نه تركه لوجه الله عزوجل + يعطی اولياء ه اقسامهم من الاشياء وهم فی معزل عنها + حظوظ القلب باطنته + و حظوظ النفس ظاهرة جحظوظ القبل لاتاتی الابعد منع النفس حظوظها + فاذا امتنعت + انفتحت ابواب حظوظ القلب +

وقت مجمع میں وہ لوگ ہوتے ہیں جو تمہارے عقل اور وہم سے باہر ہیں اور نہایت احترام اور ادب کو مستحق ہیں۔ باورچی اپنے کھانے کو اور نانبائی روٹی کو پہچانتا ہے کاریگر اپنی بنائی چیز کو اور دعوت کرنے والا آنے والے مہمانوں کو خوب پہچانتا ہے تمہاری دنیا نے تمہارے دل کی بصیرت چھین لی ہے تو تم کو اس سے کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ اس دنیا سے بچو۔ پہلے وہ تم کو اپنے نفس پر آہستہ آہستہ قابو دے گی یہاں تک کہ تم کو لپیٹ لے گی پھر ذبح کر ڈالے گی۔ تم کو اپنی شراب اور بھنگ پلا کر مست کرے گی پھر تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گی اور تمہاری آنکھوں میں سلائی پھیر دے گی۔ جب نشہ ہرن ہو گا اور ہوش آئے گا تو تم دیکھو گے کہ اس نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ یہ ہے انجام دنیا کی محبت کا۔ اس کے پیچھے دوڑنے کا اس کی اور اس کو جمع کرنے کی حرص کا اور یہ ہے اس کا برتاؤ تو اس سے بچو۔

حظ نفس و سرور باطن: اے عزیز! دنیا سے محبت رکھو گے تو فلاح نہ ملے گی۔ خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کرنے والے تجھے صحت حاصل ہو گی نہ فلاح ملے گی اگر تو نے خدا کے سوا آخرت کو یا کسی اور چیز کو اپنا محبوب سمجھا خدا سے محبت رکھنے والا عارف نہ اس دنیا سے محبت کرتا ہے نہ اس (آخرت) سے خدا کے سوا کسی کو محبوب نہیں رکھتا جب حق تعالیٰ کے ساتھ اس کی محبت کامل اور پختہ ہو جاتی ہے تو دنیا سے اس کو ایسا حصہ ملتا ہے جو خوشگوار کو کافی ہوتا ہے اور اسی طرح جب آخرت میں پہنچے گا تو وہ تمام چیزیں جسے اپنی پیچھے چھوڑ آیا ہے حق تعالیٰ کے دروازہ پر دیکھے گا کہ تجھ سے پہلے پہنچ چکی ہیں کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑ دیا تھا حق تعالیٰ اپنے دوستوں کو ان کی قسمت کی چیزیں عطا فرماتا ہے اور وہ ان سے الگ رہتے ہیں دلوں کی لذتیں باطنی ہیں اور نفس کی ظاہری۔ جب تک نفس کو لذتوں سے نہ روکا جائے قلب کو سرور حاصل نہیں ہوتا جب تم خود نفس سے رک جاؤ گے تو باطن پر لذتوں کے دروازے کھل جائیں گے

حتی اذا استغنی القلب بحظوظہ من الحق عزوجل + جاء ت الرحمتہ للنفس + یقال لھنا العبد لا تقتل نفسک + فیاتیھا حینئذ حظوظھا + فتتنا ولھا وھی مطمئنتہ +

دع مجالستہ من یرغبک فی الدنیا + واطلب مجالستہ من یزھدک فیھا + الجنس یمیل الی الجنس + یطوف بعضھم علی بعض + المحب علی المحبین + حتی یجد محبوبہ عندھم + المحبون اللہ یتحابون فیہ + فلا جرم یحبھم ویوید ھم ویشد بعضھم ببعض + یتعاونون علی دعوۃ الخلق یدعونھم الی الایمان والتوحید و الاخلاص فی الاعمال + یا خذون بایدیھم و یوقفونھم علی طویق الحق عزوجل + من خلم

خلم + ومن احسن یحسن الیہ + ومن یعطی یعطی + اذا عملت للنار کانت النارلک غدا + کماتدین تدان + کماتکونوا یولی علیکم + اعمالکم عما لکم + تعمل عمل اھل النار و ترجو من اللہ عزوجل الجنان + کیف تتمنی الجنتہ من غیر عمل + اصحاب الجنتہ ارباب القلوب فی الدنیا الذین عملوا بقلوبھم لا بجوارھم فحسب + العمل بغیر مواطا ۃ القلب ایش یعمل + المرائی یعمل بجوارحہ + والمخلص یعمل بقلبہ وجوارحہ + یعمل بقلبہ قبل جوارحہ المومن حی + والمنافق میت والمومن یعمل للہ عزو جل + والمنافق یعمل للخلق + یطلب منھم المدح والعطاء علی عملہ + عمل المومن فی ظاھرہ و باطنہ فی خلوتہ وجلوتہ + فی السرء و الضراء وعمل المنافق فی جلوتہ فحب + عملہ عند

جب قلب عطا الٰہی کی قلبی لذتوں سے بھی بے نیاز ہو جائے گا تو نفس پر اللہ کی مہربانی ہو گی اور اس بندے سے کہا جائے گا۔ اب نفس کشی نہ کر۔ اس وقت نفس سے کہا جائے گا اب نفس کشی نہ کر۔ اس وقت نفس کو بھی لذتیں اٹھانے کی اجازت ہوتی ہے۔ اور وہ مطمئنہ ہو کر حظ اٹھاتا ہے

اعمال جنت و دوزخ: ان لوگوں کی ہم نشینی ترک کر دے جو تجھے دنیا کی رغبت دلائیں۔ ان کی ہم نشینی کی فکر کر جو تجھ کو زاہد بنائیں۔ ہم جنس اپنے ہم جنس کی طرف مائل ہوتا ہے اور ہر قماش کا شخص اپنی قماش کے آدمی کے گرد گھومتا ہے محب محبون کے پاس جاتا ہے کہ اپنا محبوب ان کے پاس پا لیتا ہے چونکہ محبین خدا تعالیٰ بھی ان کو محبوب میں محبت رکھتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ بھی ان کو محبوب بناتا ان کی تائید کرتا ہے اور ایک کو دوسرے سے تقویت دیتا ہے وہ مخلوق کی دعوت حق دینے میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں ایمان و توحید اور عمل میں اخلاص کی طرف بلاتے ہیں لوگوں کا ہاتھ پکڑ کر اللہ کی راہ پر لگاتے ہیں جس نے خدمت کی مخدوم بنا جس نے نیکی کی اس کو نیکی کا پھل ملے گا جو دے گا وہ پائے گا اگر تو دوزخ کے سے عمل کرے گا تو کل دوزخ تیار ملے گی جیسا کرے گا ویسا بھرے گا جیسے تم ہو گئے ویسے ہی تم پر حاکم ہوں گے گویا تمہارے اعمال تمہارے حاکم ہیں دوزخ کے کام کر کے اللہ سے جنت کاطلب گار ۔ بغیر عمل جنت کی آرزو کیسی؟ جنتی تو وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اعضاء سے نہیں بلکہ دل سے عمل کیا کرتے تھے بے دلی کا عمل کیا کام دے سکتا ہے ریاکار اپنے اعضا سے اور مخلص اعضاء اور دل دونوں سے عمل کرتا ہے اور اعضا سے پہلے دل سے عمل کرتا ہے مومن زندہ ہے منافق زندہ ہے اور منافق مردہ۔ مومن خدا کے لئے عمل کرتا ہے اور منافق مخلوق کے لئے وہ ان سے تعریف اور بخشش کا طالب ہوتا ہے مومن کا عمل ظاہر وباطن خلوت و محفل اور رنج و راحت میں بھی یکساں ہے منافق کا عمل سب کے سامنے

السراء فاذا جاء ت الضراء لاعمل لہ + لا صحبتہ لہ للہ عزوجل + لا ایمان لہ باللہ عزوجل بروسلہ و کتبہ + لا یذکر الحشر والنشر والحساب + اسلامہ لیسلم راسہ ومالہ فی الدنیا لالیسلم فی الاخرۃ من النار التی ھی عذاب الحق عزوجل یصوم ویصلی ویقرء العلم بحنا الناس فاذا خلاعنھم رجع الی شغلہ وکفرہ

الھم انا نعوذ بک من ھذہ الحالتہ + نسالک اخلاصا فی الدنیا واخلاصاغدا امین -

یا غلام علیک بالاخلاص فی الاعمال + وارفع بصرک عن عملک وطلب العوض علیہ من الخلق والخلق + اعمل لوجہ اللہ عزو جل + لا لنعمہ + کن من الذین یرید ون وجھم + اطلب وجھہ حتی یعطیک + فاذا اعطاک ذلک حصل لک الجنتہ فی الدنیا والاخرۃ + فی الدنیا

اقرب منہ + وفی الاخرۃ النظر الیہ والجزاء الموعودۃ + بیع وضمان +

یا غلام سلم نفسک و مالک الی قدرہ و حکمہ و قضائہ + سلم المشتری الی المشتری + وغدا یعطیک الثمن + عباد اللہ + سلموا نفوسکم الیہ + الثمن والثمن + قولو ا النفس والمال والجنتہ لک + وما سواک لک + ما نرید شیا سواک + الجار قبل الدار + الرفیق قبل الطریق + یا من یرید الجنتہ + شرائوھا و عمارتھا الیوم + الا غدا + اکثر انھار ھا واجر الماء فیھا الیوم + لا غدا

ہوتا ہے راحت میں عمل ہے تکلیف میں نہیں اس کو خدا سے محبت نہیں۔ اس کو اللہ اس کے رسولوں اور کتابوں پر ایمان نہیں حشر نشر اور حساب کتاب کا دھیان نہیں۔ اس کا اسلام صرف اس لئے ہے کہ دنیا میں اس کی جان و مال محفوظ رہے اس لئے نہیں کہ آخرت میں اس آگ سے بچ جائے جو حق تعالیٰ کا عذاب ہے نماز روزہ علم حاصل کرنا سبّ لوگوں کے دکھانے کے لئے ہے جب ان سے الگ ہوتا ہے تو اپنے اسی مشغلہ اور کفر میں لگ جاتا ہے۔

اے اللہ! اس حالت سے ہم آپ کی پناہ چاہتے ہیں ہم دنیا و آخرت کے معاملہ میں اخلاص چاہتے ہیں۔ آمین!

طالب مولیٰ: اخلاص سے اے عزیز عمل کر۔ اور اپنے اعمال سے قطع نظر کرکے خالق یا مخلوق سے اس کا صلہ نہ مانگ ۔ اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کر اس کے انعام کے لئے نہیں۔ ان میں سے ہو جو اس کو چاہتے ہیں یہاں تک اس ذات کا طالب بن کہ وہ تجھ کو اپنی ذات عطا فرما دے۔ جب وہ اپنی ذات عطا فرمائے دے گا تو تجھ کو دنیاؔ و آخرت دونوں میں جنت مل جائے گی۔ دنیا میں اس کا قرب اور آخرت میں اس کا دیدار اور وہ جزا جس کا وعدہ ہے یہ ایک باضمانت تجارت ہے۔

جان و مال کا سودا: اے عزیز! اپنی جان و مال کو قضا و قدر اور اس کے حکم کے ہاتھ میں دے دے۔ جان و مال کا سودا خریدار (خدا) کے حوالے کر۔ وہ کل قیامت میں تجھے قیمت ادا کرے گا۔ اللہ کے بندو! اپنے نفسوں کو اس کے حوالے کرو۔ قیمت بھی اور سودا بھی۔ کہہ دو جان و مال اور جنت سب تیری ہے۔ تیرے علاوہ وہ سب کچھ تیرا۔ ہم تیری ذات کے سوا کچھ نہیں چاہتے ۔ گھر سے پہلے پڑوسی اور سفر سے پہلے ساتھی کی فکر کرو۔ جنت کے خریدار! اس کی خریداری اور آبادی کا دن آج ہے نہ کہ کل۔ آج عمل سے اس کی نہریں اور ان میں پانی بڑھا تو کل موقع نہ ہوگا۔

یا قوم یوم القیامتہ تنقلب القلوب والابصار
یوم نزل فیہ الاقدام + کل واحد من المومنین
بقوم علی قدم ایمانہ و تقواہ + ثبات
الاقدام علی قدر الایمان + فی ذلک الیوم یعض
الظالم علی ید یہ + کیف ظلم + و یعض
المفسد علی یدیہ + کیف افسد ولم یصلح
کیف ابق من مولاہ

یا غلام لا تغتر بعمل + فان الاعمال
بخواتیھا + علیحک بسوال الحق عزوجل ان یصلح
خاتمتک + ویقبضک علی احب الاعمال الیہ + ایاک
ثم ایاک اذاتبت ان تنقض + ثم ترجع الی المعصیتہ +
لاترجع عن توبتک .بقول قائل +
لا توافق نفسک وھواک وطبعک و تخالف
مولاک عزوجل + المعصیتہ یخذلک الیوم
و غدا اذا عصیت الحق عزوجل
یخذ لک ولاینصرک
اللھم انصرنا بطاعتک + ولا تخذلنا
بمعصیتک + واتنا فی الدنیا
حسنتہ وفی الاخرۃ حسنتہ
وقنا عذاب النار

آخرت کی کامیابی: لوگو! قیامت کے دن لوگوں کے دل اور آنکھیں الٹ پلٹ جائیں گی۔ قدم ڈگمگا جائیں گے مومنین میں سے ہر شخص اپنے ایمان و تقویٰ کے بل کھڑا ہوگا۔ قدموں کا ثبات ایمان کے موافق ہوگا۔ ظالم اس دن اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا کہ اس نے کیوں ظلم کیا اور مفسد اپنے ہاتھوں کو ملے گا کہ کیا فساد پھیلایا اور اس کی اصلاح نہ کی۔ اپنے مولیٰ سے بھاگا پھرا۔

عمل کا بھروسہ نہیں: اپنے کسی عمل پر مغرور نہ ہو کیونکہ عمل کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ خدا سے دعا کیا کر کہ انجام بخیر ہو اور اس پر عمل خاتمہ ہو جو اس کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اس بات سے بہت خوف کھا کہ توبہ کر کے تو بیٹھے اور گناہ کرنے لگے۔ کوئی بھی کہے اپنی توبہ نہ توڑ اپنے نفس، طبیعت اور خواہش کی موافقت میں اپنے مالک کی نافرمانی نہ کر۔ اب تک صرف گناہ تھے۔ کل توبہ کے کے بعد اگر خدا کی نافرمانی کرے گا تو وہ تجھے رسوا کرے گا۔ اور مدد نہ ملے گی۔

اے اللہ! اطاعت کی توفیق دے کہ ہماری مدد فرما۔ اور اپنی نافرمانی سے ہم کو رسوا نہ فرما۔ ہمارے پروردگار! ہم کو دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

المجلس الثامن عشر

وقال رضی اللہ عنہ بکرہ الاحد بالرباط سادس عشر
ذی القعدہ سنتہ خمس .واربعین وخمسمائتہ بعدکلام
قد اخبرک اللہ عزوجل بجھادین + ظاھر
وباطن + فالباطن جھاد النفس والھوی والطبع
والشیطان + والتوبتہ عن المعاصی والزلات +
والثبات علیھا + و ترک الشھوات
المحرمات+ والظاھر جھاد الکفارالمعاندین
لہ و لرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم و منا ساہ

اٹھارھویں مجلس

وقت صبح - یوم یک شنبہ
١٦- ذی قعدہ ٥٤٥ھ - خانقاہ شریف

مجاہدہ نفس

جہاد نفس کی فضیلت: حق تعالیٰ نے تم کو دو جہادوں کی خبر دی ہے۔ ظاہری اور باطنی - باطنی جہاد نفس طبیعت خواہش اور شیطان سے مقابلہ کرنا، گناہوں اور لغزشوں سے توبہ کرنا اور اس پر قائم رہنا، شہوتوں اور حرام چیزوں سے بچنا ہے اور ظاہری خدا اور رسول کے دشمنوں سے لڑنا، ان کی تلواروں، نیزوں اور تیروں کے

سیلونهم ورماحهم و سهامهم + یقتلون و یقتلون فالجهاد الباطن اصعب من الجهاد الظاہر + لا نه شئی ملازم متکرر + وکیف لایکرن اصعب من الجهاد الظاهر+ و هو قطع مالوفات النفس من المحرمات وهجرانها + وامتثال اوامرالشرع والا نتهاء عن نهيه +

فمن امتثل امر الله عز و جل فی الجهادین + حصلت له المجازاه دنیا واخره + الجراحات فی جسد الشهید کالفصد فی ید احد کم + لا الم لها عنده + والموت فی حق المجاهد لنفسه التائب من زنوبه + کشرب العطشان للماء البارد +

یاقوم ماانکلفکم بشئی الا و نعطیکم خیرامنه + المراد کل لحظته له امر و نهی یخصه من حیث قلبه + بخلاف بقیته الخلق + بخلاف المنافقین + اعداء الله عزوجل ورسوله + بجهلهم بالحق عزوجل و عداوتهم له یدخلون النار + کیف لا یدخلونها + وقد کانوا فی الدنیا یخالقون الحق عزوجل + ویوافقون نفوسهم واهویتهم وطبا عهم وعاداتهم وشیا طینهم + ویوثرون دنیا هم علی اخراهم + کیف لا یدخلون النار وقد سمعوا هذا القران و لم یو منوا به + ولم یعملوابها وامره + وینتهوا عن نواهیه +

یا قوم امنوا بهذا القران و اعملوابه + واخلصوا فی اعمالکم + لاترائو او لاتنا فقوافی اعمالکم + ولا تطلبوا الحمد من الخلق والا عواض علیها منهم + احاد افراد من الخلق + یومنون بهذا القران + یعملون به لوجه الله عزوجل +

زخموں کو جھیلنا ہے کہ قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں۔ باطن کا جہاد ظاہری جہاد سے زیادہ سخت ہے۔ اس لئے کہ وہ ہر وقت اور بار بار کا جہاد ہے اور وہ سخت کیوں نہ ہو کہ اس میں نفس کی تمام مرغوب حرام چیزوں کو قطع کرنا اور چھوڑنا پڑتا ہے۔ شریعت کے تمام احکام بجا لانے پڑتے ہیں اور ممنوعات سے باز رہنا ہوتا ہے جس نے دونوں جہادوں میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی اس کو دنیا و آخرت دونوں جگہ انعام ملا۔ شہید کے جسم کے زخم ایسے ہیں جیسے تم میں سے کسی کے ہاتھ میں فصد کھولی جائے۔ ان کو زخم کی ذرا بھی تکلیف نہیں ہوتی اور اپنے نفس کے مجاہد اور گناہ کے تائب کے حق میں موت ایسی ہے جیسے پیاسے کا ٹھنڈا پانی پینا کہ تکلیف کے بجائے راحت ملتی ہے۔

مومنوں کے لئے خاص احکام : لوگو! ہم تم کو کسی چیز کی تکلیف نہیں مگر اس سے بہتر چیز تم کو عطا بھی کرتے ہیں۔ مومن کے لئے ہر گھڑی خاص حکم اور خاص نہی ہے جو قلب کے رو سے اسی کے لئے مخصوص ہے برخلاف باقی مخلوق اور مناقین کے کہ وہ خدا اور رسول کے دشمن ہیں اور حق تعالیٰ سے جہالت اور دشمنی رکھنے کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے اور کیوں نہ جائیں۔ دنیا میں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرتے رہے اور اپنے نفس ' خواہشات' طبیعتوں ' عادتوں اور شیطانوں کا کہا مانتے رہے اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے رہے۔ دوزخ میں کیسے نہ ڈالے جائیں۔ جب کہ یہ قرآن سن کر بھی ایمان نہیں لائے۔اس کے حکام پر نہ عمل کیا نہ اس کے ممنوعات سے باز رہے۔

مخلص اور ریا کار : لوگو! قرآن پاک پر ایمان لاؤ اس پر عمل کرو اور اخلاص سے کرو۔ تمہارے اعمال میں دکھاوا اور منافقت نہ ہو۔ مخلوق سے اس پر مدح ومعاوضہ نہ طلب کرو۔ بہت کم لوگ ہیں جو قرآن پاک پر یقین رکھتے اور اس پر خلوص سے اللہ کے لیے عمل کرتے

ولهذا قل المخلصون و كثر المنافقون + ما اكسلكم فی طاعة الله عزوجل + واقواكم فی طاعة عدوه وعد و كم الشيطان الرجيم + القوم يتمنون ان لايخلوا من تكاليف الحق عزوجل + قد علموا ان فی الصبر علی تكاليفه واقضيته واقداره خيرا كثيرا + دنيا واخرة + يوافقونه فی تصاريفه وتقاليبه+ تارته فی الصبر وتارة فی الشكر + تارة فی القرب و تارة فی البعد + تارة فی التعب و تارة فی الراحته تارة فی الغنی و تارة فی الفقر + تارة فی العافيه و تارة فی المرض + كل امنيتهم حفظ قلوبهم مع الحق عز و جل + هذا هواهم الاشياء اليهم + يتمنون سلامتهم و سلامته الخلق مع الخالق عزوجل + مايزالون يسالون الحق عزوجل فی مصالح الخلق +

يا غلام كن صحيحا تكن فصيحا + كن صحيحا فی الحكم + تكن فصيحافی العلم + كن صحيحا فی السر+ تكن فصيحا فی العلانيته + كل السلامته فی طاعته الحق عزوجل + وهی امتثال جميع ما امربه + والانتها ء عن جميع مانهی عنه + والصبر علی جميع ما قضی به + من استجاب لله عزوجل اجابه + من اطاعه طوع له جميع خلقه ياقوم اقلبوا منی + فانی ناصح لكم + انا ناصحته عنی وعنكم فی جميع ما انا فيه +

اناناصحته عنه اتفرج علی فعل الله عزو جل فی وفيكم + لا تتهمونی+ فانی اريدلكم ما اريد لنفسی+ قال النبی صلی الله عليه وسلم+ لا يكمل المومن ايمانه حتی يريد لا خيه المسلم مايريده لنفسه هذا قول اميرنا ورئيسنا وكبيرنا وقائدنا وسفيرنا

ہیں۔ اسی لیے مخلص کم اور ریاکار زیادہ ہیں۔ تم کیوں اللہ کی اطاعت میں کاہل اور اپنے اور دشمن خدا شیطان مردود کی فرماں برداری میں چست ہو۔اولیاء اللہ تو آرزو کرتے ہیں کہ خدا کی دی ہوئی تکلیف سے کبھی خالی نہ رہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں اس کی تکلیفوں ' فیصلوں اور احکام پر صبر کرنے میں بھلائی ہی بھلائی ہے۔ وہ اس کے تصرفات اور تغیرات پر راضی رہتے ہیں کبھی صبر کرتے ہیں۔ کبھی شکر بجا لاتے۔ کبھی وصل میں کبھی ہجر میں کبھی تکلیف اور کبھی راحت میں کبھی غناء میں اور کبھی فقر میں' کبھی صحت وسلامتی میں' کبھی بیماری میں۔ ان کی ساری آرزو یہ ہوتی ہے کہ اللہ کے ساتھ دلی تعلق قائم رہے۔ یہ ان کے نزدیک سب چیزوں سے اہم ہے۔ وہ اپنی اور مخلوق کی اللہ کے ساتھ سلامتی چاہتے ہیں۔ اور ہمیشہ خالق سے مخلوق کی بہبودی کے خواستگار رہتے ہیں

مومن کی پسند: اے عزیز! درست ہو کہ فصیح بن جائے گا۔ حکم میں صحیح ہو تو علم میں فصیح ہو گا خلوت میں صحیح بن تو علانیہ فصیح ہوجائے گا۔ ساری سلامتی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہے اور احکام بجالانے' منہیات سے باز رہنے اور جو کچھ فیصلہ کرے اس پر صابر رہنے میں ہے۔ جو شخص اللہ کے احکام مانتا ہے۔ اللہ اس کی بات مانتا ہے اور جو اس کی اطاعت کرتا ہے۔ ساری مخلوق اس کی مطیع ہو جاتی ہے۔ دوستو! میری بات مانو۔ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ میں موجودہ حالت میں تم سے اور اپنے وجود الگ ہوں۔ بظاہر مصروف مگر یکسو ہوں۔ میں اس سے بھی الگ ہوں کہ اپنے اور تمہارے بارے میں افعال خداوندی کی سیر کرتا پھروں مجھ پر الزام نہ رکھو۔ میں تمہارے لیے بھی وہی چاہتا ہوں جو اپنے لیے چاہتا ہوں۔ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مومن کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔" یہ ہمارے امیر' سردار

و شفیعنا مقدم النبیین والمرسلین والصد بقین من زمان ادم علیہ السلام الی یوم القیامۃ+ قدنفی کمال الایمان عمن لا یحب لاخیہ المسلم مثل مایحب لنفسہ+ اذا احببت لنفسک اطایب الاطعمۃ واحسن الکسوۃ واطیب المنازل واحسن الوجوہ وکثرۃ الاموال + واحببت لا خیک المسلم بالضد من ذلک+ فقد کذبت فی دعواک کمال الایمان+ یاقلیل التدبیر+ لک جار فقیر+ ولک اهل فقراء+ ولک مال علیہ زکاۃ + ولک رحج کل یوم رحج فوق رحج+ ومعک قدر یزید علی قدر حاجتک الیہ+ فمنعک لھم عن العطاء ھو الرضابما ھم فیہ من الفقر+ ولکن اذاکان نفسک وھواک وشیطانک ورائک + فلا جرم لا یسھل علیک فعل الخیر+ معک قوتہ ارص وکثرتہ امل وحب للدنیا وقلتہ تقوی وایمان+ انت مشرک بک و بمالک و بالخلق + و ما عندک خبر + من کثرت رغبتہ فی الدنیا+ واشتد حرصہ علیھا ونسی الموت ولقاء الحق عزو جل+ ولم یفرق بین الحلال والحرام+ فقد تشبہ بالکفار الذین قالو اماھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیی وما یھلکنا الا الدھرہ کانک واحد منھم+ ولکن قد تحلیت بالا سلام+ وقد حقنت دمک بالشھادتین+ ووافقت المسلمین فی الصلاۃ والصیام عادتہ+ لاعبادتہ+ تظھر للناس انک تقی+ وقلبک فاجر+ ماینفعک ذلک+ یاقوم ایش ینفعکم الجوع والعطش بالنھار+ والافطار علی الحرام باللیل+ تصومون بالنھار

افسر، حاکم، ہادی، سفیر، اور شفیع کا ارشاد گرامی ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے قیامت تک تمام انبیاء مرسلین علیہم السلام کے سردار ہیں آپ نے اس شخص سے کمال ایمان کی نفی فرما دی جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے پسند نہ کرے جب تو نے اپنے لیے عمدہ کھانے، نفیس کپڑے، اچھے مکان، حسین صورتیں اور ہر قسم کے کثیر مال پسند کیے اور اپنے مسلمان بھائی کے لیے ان کے برخلاف تو اپنے کمال ایمان کے دعوی میں جھوٹا ہے۔اے کم سمجھ! تیرا پڑوسی فقیر اور تیرے اہل خاندان حاجت مند ہیں تیرے پاس مال ہے جس پر زکوۃ واجب ہے اور تجھ کو ہر روز نفع پر نفع مل رہا جو تیری ضرورت سے زیادہ ہے۔ایسی صورت میں تیراان کو کچھ نہ دینا درحقیقت ان کے فقر پر خوش و راضی ہونا ہے لیکن جب تیرا نفس، تیری ہوس اور شیطان تیرے پیچھے لگے ہیں تو یقیناً تیرے لیے خیرات کرنا آسان نہیں ہے۔ تیرے ساتھ تو حرص کی قوت، امیدوں کی کثرت، دنیا کی محبت اور ایمان و تقوی کی کمی لگی ہوئی ہے۔ تو اپنے نفس، مال اور مخلوق کو شریک خدا بنائے ہوئے ہے اور تجھے خبر نہیں جس شخص میں دنیا کی رغبت اور اس کی حرص بڑھ گئی موت کو اور خدا تعالیٰ کو بھول گیا اور حلال و حرام میں تمیز نہ کی تو وہ ان کفار کے مشابہ ہو گیا، جنہوں نے کہا تھا کہ ہماری زندگی تو یہی دنیاوی زندگی ہے اور ہم کو زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے۔ گویا تو بھی انہی میں سے ایک ہے لیکن اسلام کا زیور پہن لیا ہے اور کلمہ شہادت پڑھ کر اپنی جان بچالی ہے اور عادت کے طور پر نماز روزے میں مسلمانوں کی موافقت کرنے لگا ہے عبادت نہیں کرتا تو لوگوں کو دکھاتا ہے کہ متقی ہے۔ حالانکہ تیرا دل فاجر ہے۔ یہ تجھ کو نفع نہ دے گا

روزہ۔مال حرام: لوگو! تم کو دن بھر بھوکا پیاسا رہنے اور رات کو حرام سے افطار کرنے سے کیا فائدہ

و تغصون بالليل + يا اكلته الحرام+ انتم تمنعون نفوسكم شرب الماء بالنهار+ ثم تفطرون على دماء المسلمين + ومنكم من يصوم بالنهار+ ويفسق بالليل+ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم + انه قال لا تخذل امتي ما عظموا شهر رمضان + تعظيمه التقوى فيه + وان تصوموه لوجه الله+ مع حفظ حدود الشرع+

ياغلام صم + واذاافطرت واس الفقراء بشئي من افطارك+ لا تاكل وحدك+ فان من اكل وحده ولم يطعم+ يخاف عليه من الفقر والكدية+ ياقوم تشبعون+ وجيرانكم جياع+ وتدعون انكم مومنون+ ماصح ايمانكم + يكون بين يدي احدكم طعام كثير يفضل عنه+ وعن اهله ويقف السائل على بابه + ويرد خائبا+ عن قريب تبصر خبرك + عن قريب تصير مثله + وترد كما رددته مع القدرة على عطائه ويحك هلاقمت واخذت ما بين يديك واعطيته + تجمع بين الحالين + التواضع في قيامك + والعطاء من مالك + نبينا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم + كان يعطي السائل بيده + ويعلف ناقته + ويحلب شاته + ويخيط قميصه + كيف تدعون متابعته + و انتم مخالفون له في اقواله و افعاله + وانتم في دعوى عريضة + بلابينة + يقال في المثل + اما ان تكون يهوديا خالصا والا فلا تتويع بالتوراة + وهكذا اقول لك + اما انك تاتي بشرائط الاسلام + والا فلاتقل انا مسلم +

ہو گا۔ دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات میں گناہ کرتے ہو۔ حرام خورو تم دن کو پانی پینے سے باز رہتے ہو اور شام کو مسلمانوں کے خون سے افطار کرتے ہو؟ تم میں بعض لوگ دن کو روزے رکھتے ہیں اور رات کو گناہ کرتے ہیں۔ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ میری امت ذلیل و خوار نہ ہو گی' جب تک رمضان کی تعظیم کرتی رہے گی اس کی تعظیم یہ ہے کہ اس میں پرہیز گاری ہو اور شریعت کی حدود کی پابندی کے ساتھ خالص اللہ کے لیے روزہ ہو

روزہ و صدقہ: روزے رکھو اور جب افطار کرو تو اپنی افطاری سے فقیروں کو بھی دو۔ اکیلے نہ کھا جاؤ۔ اس لئے کہ جس نے اکیلے کھا لیا اور کھلایا نہیں تو ڈر ہے کہ وہ محتاج اور بھیک منگا بن جائے۔ لوگو! تم سیر ہو کر کھاتے ہو اور تمہارے پڑوسی بھوکے ہوتے ہیں۔ پھر دعوئی کرتے ہو کہ تم مومن ہو۔ تمہارا ایمان درست نہیں۔ تم میں سے بعض آدمیوں کے سامنے اتنا زیادہ کھانا ہوتا ہے جو اس سے اور اس کے بال بچوں سے فاضل ہے۔ لیکن سائل دروازہ پر کھڑا کھڑا ناکام واپس ہو جاتا ہے۔ وہ دن قریب ہے جب تو اپنا حال دیکھے گا۔ اور جلد ہی تو بھی اس جیسا ہو جائے گا اور لوٹا دیا جائے گا جس طرح قدرت و وسعت کے باوجود تو نے اس کو لوٹا دیا۔ افسوس! تو نے کھڑے ہو کر اور اپنے سامنے سے لے کر اس کو کیوں نہ دے دیا اور دو خصلتیں کیوں نہ جمع کر لیں۔ کھڑے ہونے میں تواضع اور مال دینے میں سخاوت۔ ہمارے نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے سائل کو دیتے۔ خود ہی اونٹنی کو چارہ ڈالتے۔ اپنی بکری دودھ لیتے اور اپنا کرتہ خود سی لیتے تھے۔ تم آپؐ کی پیروی کا دعوئی کیسے کرتے ہو جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال دونوں میں مخالفت کرتے ہو۔ دعوئی تمہارا بڑا ہے اور گواہی کوئی نہیں۔ کہاوت کہی جاتی ہے "یا خالص یہودی بن جاؤ ورنہ توریت کی محبت نہ بگھار۔" اسی طرح میں تجھ سے کہوں گا۔ "یا اسلام کی تمام شرائط پوری کر یا اپنے کو مسلم نہ کہہ۔

عليكم بشرائط الاسلام + عليكم بحقيقته
الاسلام وهى الاستسلام بين يدى
الحق عزوجل + واس الخلق اليوم +
حتى يو اسيک الحق عزوجل غدا برحمته +
ارحم من فى الارض+ حتى
يرحمک من فى السماء+

وقال بعد كلام

ما دمت قائما مع نفسک + لا تصل الى هذا
المقام + مادمت توصل اليها حظو ظها فانت
فى قيدها + وفها حقها + وامنعها حظها + بايصال
الحق اليها بقائوها وبايصال الحظ اليها هلاکها +
حقها مالا بد منه من الطعام و اللباس و الشراب
و موضع تسكين فيه + وحظها اللذات و الشهوات +
خذ حقها من يد الشرع + و كل حظها الى القدر
والسابقة فى علم الله عزوجل + اطعمها المباح
لا الحرام + اقعد على باب الشرع + والزمها بخد منه
وقد افلحت + اما سمعت قول الله عزوجل + وما
اتاكم الرسول فخذوة وما نهاكم عنه فانتهوا
اقنع باليسير + ووطن نفسک عليه + فان جاء
الكثير من يد السابقة والعلم + كنت فيه + اذا
قنعت باليسير ما تهلک فنسک + ولا يفوتها
ما قسم لها + كان الحسن البصرى رحمته
الله عليه يقول + يكفى المئوس ما يكفى
العنيزة كف من حشف + وشربته ماء +
المئوس يتقوت + والمنافق يتمتع +
المئوس يتقوت + لا نه فى الطريق +
ما وصل الى المنزل + قد علم ان له
فى المنزل كل ما يحتاج اليه + والمنافق
لا منزل له + لا مقصد له + ما اكثر
تفريطكم فى الايام والشهور + تقطعون
الاعمار بلا نفع+

اراكم لا تفرطون فى دنيا كم + وتفرطون

غم خواری خلق : لوگو! شرائط اسلام اور حقیقت اسلام یعنی خدا کے سامنے گردن جھکانے کو ضرور سمجھو۔ آج تم خلق خدا کی غم خواری کرو۔ کل خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے تمہاری غم خواری کرے گا۔ اہل زمین پر مہربانی کرو اللہ عرش بریں پر مہربان ہو گا۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

کچھ دیر تقریر کرنے کے بعد فرمایا:

حظ نفس : جب تک تو اپنے نفس کے ساتھ ہو گا۔ اس مقام پر نہ پہنچے گا' اور جب تک نفس کو تو حظ پہنچاتا رہے گا۔ اس کی قید میں ہو گا۔ اس کا حق پورا دے لیکن حظ نفس سے باز رہ۔ نفس کو اس کا حق دینے میں زندگی اور لذت پہنچانے میں ہلاکت ہے۔ اس کا حق کھانے پینے پہننے اور مکان میں ہے۔ اس کا سرور لذتوں اور شہوتوں میں ہے۔ اس کا حق بھی شریعت کے مطابق لے اور اس کا حظ قضا و قدر کے حوالہ کر اس کو حلال غذا کھلا' حرام نہ کھلا شرع کے در پر بیٹھ اور اس کی پابندی کر' نجات پائے گا۔ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا "جو کچھ تم کو رسول دیں لے لو اور جس سے منع کریں باز رہو" تھوڑے کو بہت سمجھ اور نفس کو اس پر قائم رکھ۔ اگر تقدیر اور علم سابق کے ہاتھ سے زیادہ ملے گا تو محفوظ رہے گا۔ تھوڑے پر قناعت کرنے سے تیرا نفس ہلاک نہ ہوجائے گا اور جو کچھ تقدیر میں ہے وہ اس کو ملے گا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے۔ "مومن کو بھی اتنا کافی ہے۔ جس قدر بکری کے بچہ کے لئے کافی ہے۔ مٹھی بھر کھجوریں اور گھونٹ بھر پانی" مومن بقدر ضرورت لیتا ہے اور کافر مزے اڑاتا ہے۔ مومن زاد راہ لیتا ہے کہ سفر میں ہے اور ابھی منزل پر نہیں پہنچا۔ اسے علم ہے کہ گھر پر اس کے لیے ہر ضروری چیز موجود ہے اور منافق کا نہ کوئی گھر ہے نہ کوئی مقصد (پھر دنیا ۔کیوں نہ جمع کرے) تم ان دنوں کتنی سستی کر رہے ہو اور بے فائدہ اپنی عمر ضائع کرتے ہو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیاوی معاملات میں سستی نہیں کرتے۔

ففی ادیانکم + اعکسوا تصیبوا + الدنیا ما بقیت علی احد + وھکذا لا تبقی علیکم

یا قوم اسمعکم توقیع .. الحق عزوجل بالحیاۃ + ما اقل تدبیر کم + من یعمر دنیا غیرۃ بخراب اخرتہ + یجمع الدنیا لغیرۃ بتفرق دینہ + یوقع بینہ وبین الحق عزوجل + وسخطہ علیہ لرضا مخلوق مثلہ + لو علم و تیقن انہ میت عن قریب + حاضر بین یدے الحق عزوجل + وانہ محاسب علی جمیع تصر فاتہ + لا قصر عن کثیر من اعمالہ + عن لقمان الحکیم رحمتہ اللہ علیہ انہ قال لا بنہ + یا بنی + کما تمرض ولا تدری کیف تمرض + ھکذا تموت ولا تدری کیف تموت+

احذر کم انھا کم + ولا تحذرون ولا تنتھون + یا غائبین عن الخیر + مشغولین بالدنیا + عن قریب تشب علیکم الدنیا + تخنقکم + ولا ینفعکم ما جمعتموہ من یدھا + ولا ما تلذذتم بھا + بل یکون جمیع ذلک وبالا علیکم

یا غلام علیک بالا حتمال وقطع الشر + للکلمات اخوات + اذا کلمک واحد منھم کلمتہ ثماجبتہ عنھا + جاء ت اخواتھا + ثم یحضر الشر بینکما + احاد افراد من الخلق یوھلون لدعوۃ الخلق الی باب الحق عزوجل + وھم حجتہ علیھم ان لم یقبلوا منھم + ھم نعمتہ علی المومنین + نقمتہ علی المنافقین اعداء دین اللہ عزوجل + اللھم طیبنا بالتوحید + و بخرنا بالفناء عن الخلق وما سواک فی الجملتہ +

ہاں دین کے کاموں میں ست ہو۔ اس کے بر خلاف عمل کرو، راہ پر لگ جاؤ گے۔ دنیا کسی کے پاس نہیں رہی۔ تمہارے پاس بھی نہ رہے گی۔

دنیا کام نہ آئے گی: لوگو! کیا تمہارے پاس خدا کی طرف سے زندگی کا کوئی پروانہ آگیا ہے؟ تمہاری عقل کتنی ناقص ہوگئی ہے۔ جو شخص اپنی آخرت بگاڑ کر دوسرے کی دنیا بناتا ہے۔ وہ اپنے دین کو پارہ پارہ کرکے غیر کے لیے دنیا جمع کرتا ہے۔ اپنے اور خدا تعالیٰ کے درمیان اس کو حائل کرتا اور خدا کو اپنی جیسی مخلوق کے لئے ناراض کرتا ہے۔ اگر وہ جانتا اوراسے یقین ہوتا کہ عنقریب مرنا ہے اور خدا کے سامنے حاضر ہونا اور اعمال کا حساب دینا ہے تو اپنی بد اعمالیوں سے بہت کچھ رک جاتا لقمان حکیم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے لڑکے سے فرمایا "جس طرح تو بیمار ہوتا ہے اور نہیں جانتا کہ کس طرح بیمار ہوا اسی طرح ایک دن مر جائے گا اور نہ معلوم ہوگا کہ کس طرح مرگیا"

میں تم کو ڈراتا اور منع کرتا ہوں لیکن تم نہ ڈرتے ہو نہ باز آتے ہو۔ خیر سے دور اور دنیا میں مشغول رہنے والو! عنقریب دنیا تم پر حملہ کرے گی اور تمہارا گلا گھونٹ دے گی اور جو کچھ تم نے اس کے ہاتھ سے لے کر جمع کیا تھا نہ وہ کام آئے گا اور نہ وہ مزے جو تم نے اس سے اٹھائے تھے بلکہ وہ سب تم پر وبال ہو جائیں گے"

در گزر: عزیزم! درگزرو رفع شر کی عادت اختیار کرو۔ بات سے بات نکلتی ہے اگر کوئی تجھ سے ایک بات کہے گا اور تو اس کا جواب دے گا تو بات بڑھ جائے گی اور تم دونوں میں جھگڑا ہوگا۔ مخلوق میں بہت کم افراد ہیں جو باب حق کی طرف لوگوں کو بلانے کے اہل قرار پائے ہیں۔ اگر لوگ ان کے بلانے پر نہ آئیں تو یہ بزرگ ان پر حجت ہیں۔ مومنوں کے حق میں رحمت اور ان منافقوں کے حق میں جو خدا کے دشمن ہیں عذاب ہیں اے اللہ! ہم کو توحید کے عطر سے معطر فرما اور مخلوق اور جملہ ما سوا سے فنا ہوجانے کی دھونی دے۔

یا موحدینا مشرکین + لیس بید احد من الخلق شئی + الکل عجزة الملوک والمما لیک والسلاطین والاغنیاء و الفقراء کلهم اسراء قدر اللہ عزوجل + قلوبهم بیدۃ یقلبها کیف یشاء + لیس کمثلہ شئی وهوا السمیع البصیر + لا تسمنوا نفوسکم + فانها تاکلکم + کمن یاخذ کلبا ضما ریا + لیر بیہ ویسمنہ و یخلو سعہ + فلا جرم یا کلہ + لا تطلقوا اعنتہ النفوس + وتحدوا سکا کینها + فانها ترمی بکم فی اودیتہ الهلاک وتخدعکم اقطعوا موادها . + ولا تطلقوها فی شهوا تها اللهم اعنا علی نفوسنا و اتنا فی الدنیا ،حسنتہ و فی الا خرة حسنتہ وقنا عذاب النار

نفس کی مثال : اے موحدو اور اے مشرکو! مخلوق میں سے کسی کے پاس کچھ نہیں۔ بادشاہ و غلام سلطان و امیر اور فقیر سب عاجز و لاچار ہیں۔ سب تقدیر خداوندی میں گرفتار ہیں۔ ان سب کے قلوب اس کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے اس کی مثل کوئی چیز نہیں۔ وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اپنے نفسوں کو موٹا نہ کرو ورنہ وہ تم کو کھا جائیں گے جیسے کوئی شخص شکاری کتے کو لے کر پالے۔ کھلا پلا کر موٹا کرے اور اس کے ساتھ تنہا رہے یقیناً وہ اس کو پھاڑ کھائے گا۔ نفسوں کی باگ ڈھیلی نہ چھوڑو اور اس کی چھریوں کو تیز نہ ہونے دو ورنہ وہ تم کو ہلاکت کے جنگلوں میں پھینک دے گا اور تم کو دھوکا دے گا۔ اس کے مادوں کو کم کرو اور شہوتوں میں اس کو آزاد نہ چھوڑ دو۔ اے اللہ ہمارے، نفسوں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما اور ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائی دے اور جہنم کے عذاب سے بچا

المجلس التاسع عشر

وقال رضی اللہ تعالی عنہ یوم الثلا عشیتہ بالمدرستہ ثامن عشرفی القعدة سنتہ خمس و اربعین و خمسمائتہ

والحق عزوجل اهل ان یخاف ویرجی + ولولم یخلق جنتہ ولا نارا + اطیعوہ طلبا لو جهہ + ما علیکم من عطائہ وعقابہ + طاعتہ فی امتثال امرة + والا نتها ء عن نهیہ + والصبر مع اقدارة توبوا الیہ + ابکوابین یدیہ + ذلو الہ بدموع اعنیکم و قلوبکم + البکا ء عبادة + وهو وبما لغتہ فی الذل + اذا مت علی التوبتہ والنیتہ الصالحتہ والا عمال الزکیتہ + نفعک الحق عزوجل + وتولی مجازاة المظلومین + لان لیس ثم من یظهر

انیسویں مجلس

وقت شام۔ یوم سہ شنبہ ۱۸ ذی قعدۃ ۵۴۵ھ مدرسہ معمورۃ

مردان خدا و صدیقین کا مرتبہ

گریہ و زاری : اگر خدا تعالیٰ جنت اور دوزخ کو پیدا نہ کرتا تو بھی اس کی ذات اس کی مستحق تھی کہ اسی سے ڈرا جائے اور اسی سے امید رکھی جائے۔ اس کی خوشنودی کے لئے اطاعت کرو۔ اس کی سزا جزاء کی غرض سے نہیں۔ اس کے احکام بجا لانا اور منع کی ہوئی باتوں سے باز رہنا اطاعت ہے اور اس کے فیصلوں پر صبر کرنے میں اطاعت ہے۔ اس سے توبہ کرو اور اس کے سامنے گریہ و زاری کرو اور دلوں اور آنکھوں کے آنسوؤں سے روؤ۔ رونا بھی عبادت ہے۔ وہ کمال درجہ کی عاجزی ہے۔ جب تو توبہ، نیک نیتی اور اچھے اعمال پر مرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو نفع دے گا

رحمتہ و رافتہ للطائعین لہ + علیک ۔ محبتہ فی الدنیا والاخرۃ + اجعل محبتہ اھم الا شیاء الیک + لا یہلک منہا فہی التی تنفعک + کل من الخلق یریدک لہ والحق عزو جل یرید ک لک +

یا قوم نفو سکم تدعی الا لھیتہ + وما عندکم خبر + لا نہا تجتبر علی الحق عزوجل و ترید غیر ما یرید + و تحب علوۃ الشیطان الرحیم+

ولا تحبہ + واذا جات اقضیتہ لا توافق ولا تصبر + بل تعارض و تنازع + ما عندھا من الا ستسلام خبر + قد قنعت باسم الا سلام + وھذاالا ینفعہا ولا یجدی علیہانفعہا+

یا غلام لازم الخوف ولاا تامن + حتی تلقی ربک عزوجل + ویستقر قد ما قلبک و نیتک بین یدیہ و یوضع توقیع الا مان فی یدیک + حینئذ ینبغی لک ان تاء من + اذا امنک رانیت عندۃ خیر اکثیرا + اذا امنک فا ستقر + لا نہ اذا وھب شیاء لا یرجع فیہ + الحق عزوجل اذا اصطفی عبد اقربہ و اذناۃ + وکلما غلب علیہ الخوف القی علیہ ما یزیل ذلک + ویسکن قلبہ وسرۃ فیکون ذلک بینہ وبینہ

ویحک یا جاھل + تعرض عن الحق عز وجل + وتخلیہ وراء ظھر قلبک و تشتغل بخدمتہ الخلق + القو اشتغلوا بخدمتہ الحق عزوجل + فقرب قلوبھم الیہ +

اور مظلوموں کو بدلہ دینے کا سرپرست ہوگا کیونکہ وہاں اس کے سوا اطاعت گزاروں پر رحمت و شفقت کرنے والا کوئی نہیں۔ دنیا و آخرت میں اس کی محبت کو ضروری سمجھو اور ساری چیزوں سے اس کی محبت کو اہم جانو۔ اس کے بغیر چارہ نہیں ۔ وہ تم کو نفع دے گی۔ مخلوق میں سے ہر ایک اپنی غرض کے لیے تجھے چاہتا ہے۔ اور وہ تیرے نفع کے لیے تجھے چاہتا ہے۔

لوگو! تمہارے نفس خدائی کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ اور تم کو خبر نہیں کیونکہ وہ خدا کے حکم کے خلاف حکم دیتے ہیں۔ اور جو وہ چاہتا ہے۔ نفس اس کی مخالفت کرتا ہے۔

خدا کے دشمن شیطان مردود کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ اس سے محبت نہیں رکھتے قضا و قدر پر راضی نہیں ہوتے اور اور نہ صبر کرتے ہیں بلکہ نزاع و معارضہ کرتے ہیں ان کو گردن جھکانے کی اہمیت کی خبر نہیں۔ صرف اسلام کے نام کو کافی سمجھ لیا ہے۔ اس سے ان کو کوئی فائدہ نہ ہوگا اور نہ کام چلے گا۔

ملاقات حق: جب تک حق تعالیٰ سے تو جا نہ ملے ڈرتا رہ اور بے خوف نہ ہو۔ اور جب تیرے دل اور نیت کے قدم اس کے سامنے جم جائیں اور امن کا پروانہ تیرے ہاتھ میں دے دیا جائے تو مطمئن ہونا مناسب ہے۔ جب وہ تجھ کو امان دے دے گا تو تجھ کو بہت کچھ بہتری نظر آئے گی۔ جب وہ امان دے گا تو اس امان کو قرار بھی ہوگا۔ وہ جب کوئی چیز دیتا ہے تو پھر واپس نہیں لیتا۔ حق تعالیٰ جب کسی بندے کو برگزیدہ کرتا ہے تو اس کو اپنے قریب کر لیتا ہے اور پاس بلاتا ہے۔ جب اس پر دہشت چھا جاتی ہے تو ایسی چیز القا فرماتا ہے جس سے دہشت دور ہو جاتی ہے اور اس کے باطن اور قلب کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ بندے اور حق تعالیٰ کے درمیان یہ معاملہ رہتا ہے۔

خدمت خلق: اے ناسمجھ! تجھ پر افسوس ہے کہ تو خدا سے منہ موڑ کر اس کو دل کی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیتا ہے اور مخلوق کی خدمت میں لگا رہتا ہے۔ اللہ کے دوستوں نے اس کی

تعرف اليها فعرفته + احدهم اذا عرف الحق عزوجل + وفرغ من محاربته نفسه وهواه وطبعه وشيطانه

يطلب شغلا بعمله + فيقال له ارجع وراء ک + واشتغل بخدمته الخلق + ودلهم علينا + اخدموالطلاب والمريدين لنا +

انتم غفل عما القوم فيه + تواصلون الضياء بالظلام فی الكد علی النفوس التی هی عدوتكم + ترضون ازواجكم سبخط ربكم عز و جل + كثير من الخلق يقدمون رضا ازواجهم واولادهم علی رضاء الحق عز و جل + اننی اری حركاتک و سكناتک وكل همک لنفسک و زوجتک وولدک وما عندک من الحق عز و جل خبر + ويحک انت لا تعد من الرجال + الرجال الكامل فی رجوليته لايعمل لاحد سوی الحق عز و جل + قد عميت عينا قلبک + وتكدر صفاء سرک + وقد حجبت عن ربک عز و جل + وما عندک خبر + ولهذا قال بعضهم سلام الله عليهم ويل للمحجوبين الذين لايعلمون انهم محجوبون + ويحک فی فتيتک زجاج مكسر + وانت تاكله + ولا تعلم به لقوة شرهک و غلبته شهوتک وهواک وشدة حرصک + بد ساعته تقطع معدتک وتهلک + كل بلائک لبعدک عن مولاک عز و جل + واختيارک لغيره + لوخبرت الخلق لبغضتهم + واحببت خالقهم + قال النبی صلی الله تعالی عليه وسلم اخبر تقله + يعنی تبغض +

انت تحب و تبغض من غيرا اختيار + العقل يختبر ولا عقل لک + القلب يختبر ولا قلب لک + القلب يتفكر و

خدمت کا مشغلہ اختیار کیا تو اس نے ان کے دلوں کو اپنے قریب کر لیا۔ اور ان کو اپنی شناخت کرادی تو وہ اس کو پہچان گئے۔ ان میں سے جب کوئی حق تعالیٰ کی معرفت کامل حاصل کرلیتا۔ اور اپنے نفس 'خواہش' طبیعت اور شیطان دیتا ہے تو وہ کسی خدمت کا خواستگار ہوتا ہے تو حکم ہوتا ہے واپس جا' مخلوق کی خدمت کر اور ان کو ہماری راہ دکھا۔ ہمارے طلبگاروں اور چاہنے والوں کی خدمت میں لگ جا۔

مردان خدا: لوگو! اولیاء اللہ جس کام میں لگے ہوئے ہیں تم ان سے غافل ہو اور اپنے نفوس کے لئے جو تمہارے دشمن ہیں رات دن محنت کر رہے ہو۔ اپنے پروردگار کو ناخوش کرکے بیبیوں کو خوش کرتے ہو۔ اکثر لوگ بیوی بچوں کی خوشی کو اللہ کی خوشی پر ترجیح دیتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ تیری ساری حرکات و سکنات اور تیرا سارا فکر نفس بی بی بچوں کی خاطر ہے اور اللہ تعالیٰ سے بالکل بے خبر ہے۔

افسوس! تیرا شمار مردوں میں نہیں ہو سکتا۔ پورا مرد وہی ہے جو صرف خدا کے لئے عمل کرتا ہے۔ تیرے دل کی آنکھیں اندھی ہیں اور تیرا باطن دھندلا گیا ہے۔ تو حق تعالیٰ سے محجوب اور بے خبر ہے۔ اسی لئے بعض بزرگوں نے کہا ہے۔ "افسوس ان محرومین پر جو یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ محروم ہیں۔"

آزمائش مخلوق: افسوس! تیری روٹی میں شیشہ کا چورا ملا ہوا ہے اور تو کھائے جاتا ہے اور خواہش کے غلبہ' حرص کی قوت اور ہوس کی شدت میں اس سے بے خبر ہے۔ ذرا دیر بعد تیرے معدے کو کاٹ دے گی اور تو مر جائے گا۔ ساری بلا خدا کو چھوڑ کر غیر اللہ کے اختیار کرنے کی وجہ سے ہے۔ اگر تو مخلوق کو آزما لیتا تو ان کو دشمن اور ان کے خالق کو دوست رکھتا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "آزمائش کرے تو انہیں دشمن سمجھے گا۔" تو امتحان کے بغیر دوست دشمن بنا لیتا ہے۔ جانچنے کے لئے عقل چاہئے اور تیرے پاس عقل نہیں۔ دل آزمایا کرتا ہے اور تو صاحب دل نہیں۔ دل ہی سوچتا اور عبرت

يتذكر و يتعظ + قال الله تعالى ان فى ذلک لذکری لم کان له قلب اوالقى السمع وهو شهيد

انقلب العقل قلبا + وانقلب القلب سرا+ وانقلب اسرفناء+ وانقلب الفنا وجودا+ ادم عليه السلام والانبياء لهم سهوات و رغبات+ غير انهم كانوا يخالفون نفوسهم + و يطلبون رضا ربهم عز و جل + ادم عليه السلام اشتهى شوة وادة فى الجنته + وزل زلته واحدة وهو فى الجنته + ثم تاب ولم يكن له عودة + وكانت شهوته محمودة فانه طلب ان لايفارق جوارالحق عز و جل + والانبياء عليهم السلام مازالوا يخالفون نفوسهم و طباعهم و شهواتهم + حتى التحقوا بالملائكته من حيث الحقيقته لكثرة مجاهداتهم ومكا بد اتهم لانفسهم + الانبياء + والمرسلون و الاولياء يصبرون وانتم ايضا وافقوهم فى الصبر +

يا غلام اصبر اضربته عدوک فعن قريب تضربه و تقتله و تاخذ سلبه + ثمه تاخذا الخلعته من الملک والا قطاع +

يا غلام اجهد انک لا توذى احدا + وان تكونيتك صالحته لكل احد + الامن امرک الشرع باذيته + فاذيتک له عبادة + العقلا النجباء الصديقون قد نفخ فى صورهم + وقد اقاموا القيامته على نفوسهم + واعراضوا عن الدنيا بممهم + و عبروا الصراط تبصديقهم + ساروا بقلوبهم + حتى وقفوا على باب الجنته + وقفوا عند الطريق و قالو الا ناكل ولا نشرب وحدنا + لان الكريم لا ياكل وحده + فرجعوا الى الدنيا قهقرى + اى يدعون الناس الى طاعته الله عز و جل + ويخرونهم بما هناک + ويسهلون الامور عليهم + من قوى ايمانه و تمكن فى ايقانه + راى بقلبه جميع

و نصیحت حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "بے شک اس قرآن میں اس شخص کے لئے نصیحت ہے جس کے دل ہو یا حضور قلب سے کان لگا کر سنے۔" عقل تبدیل ہو کر دل اور دل تبدیل ہو کر باطن بنتا ہے باطن فنا میں تبدیل ہو جاتا ہے اور فنا منقلب ہو کر وجود کا مرتبہ پاتی ہے۔ حضرت آدم اور تمام انبیاء کرام علیہ السلام میں بھی شہوتیں اور خواہشیں موجود تھیں مگر وہ اپنے نفسوں کی مخالفت کرتے اور خدا کی رضا جوئی میں لگے رہتے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے جنت میں صرف ایک خواہش کی اور ایک لغزش کھائی پھر آپ نے توبہ کر لی۔ اور کبھی ایسا نہ کیا ان کی خواہش بھی نیک تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ خدا کے پاس سے دور نہ ہوں انبیاء علیہم السلام بھی اپنے نفسوں' اپنی طبیعتوں اور خواہشوں کی مخالفت کرتے رہے۔ کثرت مجاہدہ اور مخالف نفس کے باعث حقیقت کے اعتبار سے فرشتوں سے جا ملے۔ انبیاء و مرسلین اور اولیاء اللہ صبر کیا کرتے ہیں تم بھی صبر کرنے میں ان کی پیروی کرو۔

صدیقین کا مرتبہ: عزیز من! دشمن کی ضرب پر صبر کر لے عنقریب وہ وقت آئے گا کہ تو اس کو مارے گا قتل کرے گا۔ اور اس کے سامان پر قبضہ کر لے گا۔ اس کے بعد بادشاہ کے حضور سے تجھے خلعت و جاگیر بھی ملے گی۔ کوشش کرکہ تجھ سے کسی کو بھی تکلیف نہ پہنچے اور ہر ایک کے لئے نیت بخیر ہو۔ ہاں اگر شریعت نے ایذا پہنچانے کا حکم دیا ہو تو پھر ایذا پہنچانا بھی عبادت ہے۔ صاحبان عقل و شرافت' صدیقین کے لئے صور پھونکا جا چکا اور انہوں نے اپنے اوپر قیامت برپا کر رکھی ہے۔ اپنی ہمتوں کے باعث دنیا سے منہ موڑ لیا۔ اور تصدیق کرکے پل صراط کو عبور کر گئے۔ اپنے دلوں سے چل کر باب جنت پر جا پہنچے اور راستہ میں کھڑے کہہ رہے ہیں ہم اکیلے نہ کھائیں نہ پئیں گے کیونکہ سخی اکیلے نہیں کھاتے پھر وہ الٹے پاؤں دنیا کی طرف لوٹ آئے اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں اور وہاں کی نعمتوں کی خبریں سناتے ہیں تا کہ ان پر تمام کام آسان ہو جائیں جس کا ایمان قوی اور یقین پختہ ہو گیا۔ وہ قیامت کے ان تمام

ما اخبر اللہ عز و جل بہ من امور القیامتہ + یری الجنتہ والنار وما فیھا + یری الصور والملک الموکل بہ + یری الأشیاء کماھی + یری الدنیا وزوالھا وانقلاب دول اھلھا + یری الخلق کانھم قبور یمشون + اذا اجتاز علی القبور احس بما فیہ من النعیم والعذاب + یری القیامتہ وما فیھا من القیام والموافقتہ + یری رحمتہ اللہ عز و جل وعزابہ + یرے الملائکتہ قیاما والانبیاء والمرسلین ولاا بدال والاولیاء علی مراتبھم + یری اھل الجنتہ یتزاورون + واھل النار فی النار یتعادون + من صح نظرہ نظر بعین راسہ الخلق + وبعین قلبہ الی فعل اللہ عز و جل فیھم + یری تحریکہ و تسکینہ لھم + فھذا نظرالعزۃ + من اولیاء اللہ عز و جل من اذا نظر الی شخص رای ظاھرہ بعین راسہ + و باطنہ بعین قلبہ و مولاہ عز و جل بعینی سرہ + من خدم خدم + کان اذا جاء القدر وافقہ + ان حملہ الی البرا والبحر + الی السھل او الی الجبل + اطعمہ حلوا اومرا + وافقد فی العز والذل + والغنی والفقر والعافیتہ واسقم + مشی مع القدر + حتی اذا علم القدر انہ قد تعب + نزل وارکبہ + مکانہ + و صاروکا باللہ + وخدمہ وتواضع لہ + لقربہ من اللہ عز و جل و کرامتہ لہ + وکل ذلک لمخالفتہ لنفسہ وھواہ وطبعہ و عادتہ و شیطانہ واقران السوء+ اللھم ارزقنا موافقتہ قدرک فی جمیع الاحوال + واتنا فی الدنیا حسنتہ وفی الأخرۃ حسنتہ وقنا عذاب النار

احوال کو جن کی خبر خدا تعالٰی نے دی ہے اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔ جنت‘ دوزخ اور اس کے اندر کی چیزیں دیکھتا ہے۔ صور اور اس کا فرشتہ اس کے سامنے ہوتا ہے۔ چیزوں کی حقیقت‘ دنیا کا زوال اور اہل دنیا کی حکومتوں کے انقلابات اسے نظر آتے ہیں۔ مخلوق اسے چلتی پھرتی لاش معلوم ہوتی ہے۔ قبرستان میں جاتا ہے تو قبروں کے اندر ہونے والے عذاب و ثواب اسے محسوس ہوتے ہیں۔ وہ قیامت کو اور اس میں ہونے والے واقعات پیشی وغیرہ کو دیکھتا ہے۔ خدا کی رحمت اور اس کے عذاب‘ فرشتوں‘ انبیاء و مرسلین اولیاء و ابدال کو اپنے اپنے مرتبہ پر کھڑا ہوا دیکھتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ اہل جنت ایک دوسرے سے مل رہے ہیں۔ اور دوزخیوں کو دیکھتا ہے کہ وہ آگ میں پڑے ایک دوسرے سے دشمنی رکھتے ہیں۔ جس شخص کی نظر درست ہو جاتی ہے۔ وہ ظاہری آنکھ سے مخلوق کو اور باطنی آنکھ سے مخلوق میں خالق کے تصرفات کو دیکھتا ہے۔ اس کو حق تعالٰی کا ان لوگوں کو حرکت دینا اور ساکن کرنا نظر آتا ہے۔ یہ بڑے مرتبہ کی نگاہ ہے خدا کے دوستوں ہی میں سے وہ شخص ہے جو ظاہری آنکھ سے کسی کے ظاہر کو‘ دل کی آنکھ سے اس کے باطن کو اور باطن کی آنکھ سے اپنے مالک کو دیکھ لیتا ہے۔ جس نے خدمت کی مخدوم ہوا۔ ان کی یہ حالت ہے کہ تقدیر کی موافقت کرتے ہیں چاہے وہ خشکی میں رکھے یا تری میں ڈالے۔ نرم زمین میں پہنچا دے یا پہاڑ پر۔ کڑوی چیز کھلائے یا میٹھی۔ عزت دے یا ذلیل کرے‘ توانگری دے یا فقر‘ صحت یا بیماری‘ وہ ہر حال میں مشیت کے ساتھ چلتے رہے جب تقدیر الٰہی نے جانا کہ یہ تھک گیا تو خدا کے نزدیک اس کے مقرب و مکرم ہونے کی وجہ سے اتر پڑی۔ اپنی جگہ اس کو سوار کیا اور خود ہم رکاب ہوئی اور یہ سارے مدارج نفس‘ خواہش طبیعت‘ عادت‘ شیطان اور برے ساتھیوں کی مخالفت کا پھل ہیں۔

اے اللہ ہم کو ہر حال میں تقدیر کی موافقت کی توفیق دے اور ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذاب جہنم سے بچا۔

المجلس العشرون

وقال رضی اللہ تعالی عنہ یوم الجمعتہ بکرۃ بالمدرستہ حادی و عشرین من ذی القعدہ سنتہ خمس و اربعین و خمسمائتہ

یا اہل ہذہ البلدۃ + قد کثر النفاق فیکم + وقل الاخلاص + وقد کثرت الاقوال بلا اعمال + قول بلا عمل لایسوی شیئا + بل ہو حجتہ لا محجتہ + القول بلا عمل + کدار بلا باب ولا مرافق+ کنز لا ینفق منہ+

ہو مجرد دعوی بلا بینتہ + صورۃ بلا روح + صنم لاید ان لہ ولا رجلان ولا بطش + معظم اعمالکم کجسد بلا روح + الروح ہو الاخلاص والتوحید والثبات علی کتاب اللہ عز و جل و سنتہ رسولہ + لا تغفلو + اعکسوا تصیبو + احاد افراد من الخلق تسقی قلوبہم بنج الانس والمشاہدۃ والقرب + فلا یحسون بالام القدرو بلا باہ + فتنقضی ایام البلاء ولا یعلمون بہا + فیحمدون اللہ عز و جل ویشکرونہ + کیف لم یکونوا موجودین حتی لا یعترضوا علی ربہم عز و جل + الافات تنزل علی القوم کما تنزل علیکم + فمنہم من یصبر + ومنہم من یغیب عن الافات و عن الصبر علیہا + التضرر عند ضعف الایمان + عند کونہ طفلا + والصبر عند کونہ شابا براہقا + و الموافقتہ عند کونہ بالغا + والرضا عند کونہ قریبا ینظر بعلمہ الی ربہ عز و جل + و الغیبتہ والفناء عند وجود القلب والسر عند الحق عز و جل + فہی حالتہ المشاہدۃ والمحادثتہ + یفنی وجودہ + ویمحی بالاضافتہ الی الخلق + ویود عند الحق

بیسویں مجلس

وقت صبح۔یوم جمعہ

۲۱ ذیقعدہ ۵۴۵ھ - مدرسہ معمورہ

فنا اور بقاء

فنا اور بقاء : بغداد کے رہنے والو! تمہارے اندر نفاق بڑھ گیا اور اخلاص کم ہو گیا- باتیں رہ گئیں عمل جاتا رہا- عمل کے بغیر باتیں کسی کام کی نہیں بلکہ وہ حجتہ ہیں قرب کا سبب نہیں- بلاعمل کا قول ایسا گھر ہے جس میں نہ دروازہ ہے نہ حق آسائش- یا ایسا خزانہ ہے جو خرچ نہیں کیا جاتااور ایسا دعوٰی ہے جس کا کوئی گواہ نہیں- بدن ہے جس میں روح نہیں- یا بت ہیں جن کے نہ ہاتھ پاؤں ہیں نہ گرفت کی طاقت- تمہارے اکثر اعمال بے روح ہیں- عمل کی روح اخلاص' توحید اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر قائم رہنا ہے غافل نہ رہو اپنی حالت بدلو اور برعکس عمل کرو راہیاب ہو گے حکم کی تعمیل کرو- منع کی ہوئی باتوں سے باز رہو اور تقدیر پر راضی رہو- مخلوقات میں چند ہی ایسے لوگ ہیں جن کو محبت انسیت اور مشاہدہ کی شراب پلا دی جاتی ہے- ان کو تقدیر کے آلام و مصائب محسوس نہیں ہوتے- مصیبت کے دن کٹ جاتے ہیں اور انہیں خبر بھی نہیں ہوتی- وہ اللہ کا شکر کرتے ہیں اور حمد کے گیت گاتے ہیں کہ وہ اپنے ہوش میں نہ رہے جو اپنے مولٰی پر اعتراض کرنے کی نوبت آتی- آفات و مصائب اہل اللہ پر بھی تمہارے ہی طرح نازل ہوتے ہیں- بعض ان میں سے صبر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں جنہیں اس کا اور اس پر صبر کرنے کا ہوش ہی نہیں رہتا- تکلیف کا خیال ضعف ایمان اور اس کی ابتدا میں ہوتا ہے- جب ایمان قوی اور پختہ ہونے لگتا ہے تو صبر کرنا آ جاتا ہے اور جب ایمان کامل ہونے لگتا ہے تو تقدیر کی موافقت اور جب منتہی کے قریب پہنچتا ہے تو مرتبہ رضا حاصل ہوتا ہے- وہ اپنے علم سے پروردگار کو دیکھنے لگتا ہے- جب قلب و باطن دنیا سے کوچ کر جائیں اور حق تعالٰی کے پاس جا موجود ہوں تو یہ حالت مشاہدہ اور ہم کلامی کی ہے- مخلوق کی نسبت اس کا وجود اور باطن فنا

عز و جل + يمحى ويذوب هنال ذوابا +
لم اذا شاء الحق عز و جل حل انشره +
اذاارادا اعادته اعاده +
وجمع متلاشيه ومتفرقه + كما جمع اجساد
الخلق يوم القيامته بعد التقطع والتمزق +
يجمع عظامهم ولحومهم وشعورهم
ثم يامر اسرافيل بنفخ الارواح فيها +
هذا فى حق الخلق + اما هولاء يعيدهم
بلاواسطته + نظرة تفنيهم + و
نظرة تعيدهم + شرط المحبته
ان لاتكون لک ارادة مع محبوبک +
وان لا تشتغل عنه بدنيا ولا اخرة
ولا خلق + محبته الله عز و جل ليست
هينته حتى يد عيها كل احد + كم
ممن يدعيها وهى بعيدة عنه +
وكم ممن لا يدعيها وهى عنده +
لاتحقر وا احد امن المسلمين + فان اسرار
الحق عز و جل مبذورة فيهم + تواضعوا
فى انفسكم ولا تتكبروا على عباد الله عز و جل +
تنبهوا من غفلاتكم + ما انتم الا فى غفلته
عظيمته + كانكم قد حوسبتم و عبرتم
الصراط ورايتم منازلكم فى الجنته + ماهذا
الاغترار العظيم + كل واحد منكم قد عصى الله
عز و جل معاصى كثيرة + وهولا يتفكر فيها ولا
يتوب منها + ويظن انها قد نسيت + هى
مكتوبته فى صحائفكم بتواريخ اوقاتها + يحاسب
يعاقب على القليل والكثير منها +
استيقظوايا غفل + انتبهو يا نيام + تعرضو الرحمته الله
عز و جل + من اشتدت معاصيه وزلاة +
واصر عليها ولم يتب ولم يندم + فقد جاءيه
الكفران لم يتدارک الامر +

و محو ہو کر خالق عز و جل کے پاس ہوتا ہے۔ وہ وہیں اس کو مٹاتا اور پگھلاتا ہے۔ پھر خدا چاہتا ہے تو اس کو زندہ کرتا ہے۔ اٹھاتا بٹھاتا ہے اور جب اس کو لوٹانا چاہتا ہے تو لوٹا دیتا ہے۔ اور اس کے متفرق و منتشر اجزاء کو اس طرح جمع کر دیتا ہے جس طرح قیامت کے دن مخلوق کے جسموں کو پھٹ جانے اور ٹکڑے ہو جانے کے بعد جمع کر دے گا۔ ان کی ہڈیوں' گوشت اور بالوں کو اکھٹا کرے گا۔ پھر ان میں روح پھونکنے کے لئے اسرافیل کو حکم دے گا۔ یہ عام خلقت کے حق میں ہو گا۔ لیکن ان اہل اللہ کو بلاواسطہ زندگی بخشے گا۔ ایک نظر ان کو فنا کر دے گی۔ اور ایک نظر ان کو پہلی حالت پر واپس لائے گی۔ محبت کی شرط یہ ہے کہ محبوب کے سامنے تمہارا اپنا کوئی ارادہ نہ ہو۔ اور اس کو چھوڑ کر دنیا' و آخرت اور مخلوق کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کوئی آسان بات نہیں ہے کہ ہر آدمی اس کا دعوے دار ہو تم میں سے کتنے ایسے لوگ ہیں جو اس کا دعویٰ کرتے ہیں اور ذرہ بھر ان کو محبت نہیں ہوتی۔ اور بہتیرے ہی ایسے ہیں جو دعویٰ نہیں کرتے اور ان کے دل محبت سے سرشار ہیں۔

تحقیر مسلم: کسی مسلمان کو بھی ذلیل نہ سمجھو کیونکہ حق تعالیٰ کے اسرار کے بیج ان میں بکھیرے گئے ہیں۔ تواضع اختیار کرو اور اللہ کے بندوں سے غرور نہ کرو۔ اپنی غفلتوں سے باز آ جاؤ تم بڑی بھول میں ہو۔ معلوم ہوتا ہے تم حساب کتاب سے فارغ ہو چکے ہو پل صراط کو عبور کر کے جنت میں اپنے محلوں کو دیکھ رہے ہو۔ کیا ٹھکانہ ہے اتنے بڑے دھوکے کا۔ تم میں سے ہر ایک نے بہت سی نافرمانیاں کی ہیں اور کوئی ان کو نہیں سوچتا۔ اور نہ توبہ کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ بھول بسر گئیں۔ حالانکہ وہ تمہارے اعمالنامے میں تاریخ وار وقت کے ساتھ لکھی ہوئی ہیں۔ ہر قلیل و کثیر کا حسب لیا جائے گا اور سزا دی جائے گی۔

غافلو! جاگو۔ سونے والو! جاگو خدا تعالیٰ کی رحمت کے سامنے آ جاؤ۔ اگر کسی شخص کے گناہ اور لغزشیں زیادہ سخت ہیں وہ اس پر جما ہوا ہے توبہ نہیں کرتا اور نادم بھی نہیں ہوتا۔ اور اگر اس نے معاملہ کا تدارک نہ کیا تو سمجھ لو کفر کا قاصد آگیا۔

يا دنيا بلا اخرة + يا خلقا بلا خالق + ما تخاف سوى الفقر + ما ترجو سوى الغنى +

ويحک الرزق مقسوم + لا يزيد ولا ينقص + ولا يتقدم ولا يتاخر + انت شاک فى ضمان الحق عز و جل + حريص على طلب مالم يقسم لک + حرصک قد منعک عن الحضور عند العلماء ومشاهد الخير + تخاف ان تنقص ارباحک + وان يقل زبونک +

ويحک منا اطمعک وانت طفل فى بطن امک + انت معتمد عليک + وعلى الخلق + و دنا نيرک ودراهمک + وعلى بيعک وشرائک + وعلى سلطان بلدک + کل من اعتمدت عليه فهو الهک + کل من رايته فى الضر والنفع ولم تر ان الحق عز وجل مجرى ذلک على يديه فهو الهک + عن قليل ترى خبرک + ياخذنا الحق عز و جل منک سمعک و بصرک وبطشک ومالک وجميع ما اعتمدت عليه دونه ويقطع بينک وبين الخلق + ويقسى قلوبهم عليک + ويقبض ايديهم عنک + ويعزلک عن شغلک ويغلق الابواب فى وجهک + يرددک من باب الى باب ولا يعطيک ولا ذرة + واعتمادک على بحيبک + کل ذلک لشرکک به + واعتمادک على غيره + وطلبک نعمه من غيره + واستعانتک بها على معاصيه + هذا قد رايته جرى على کثير من هذا الجنس + وهو الا غلب فى العاصين + ومنهم من يتدارک الامر بانوبته + فيقبل الحق عز و جل توبته + وينظر اليه بالرحمته + ويعامله بالکرم والطف +

يا خلق الله توبوا + يا علماء يافقهاء يا زهاديا عباد

اے دنیا دنیا کرنے والے تجھے آخرت سے کوئی واسطہ نہیں۔ مخلوق کے شیدائی! تجھے خالق سے غرض نہیں تو صرف فقر سے ڈرتا ہے اور امیر ہی ہونے کی آرزو رکھتا ہے۔

تقدیر: افسوس! رزق تقسیم ہو چکا' نہ کم ہو سکتا ہے نہ زیادہ' نہ پہلے مل سکتا ہے نہ تاخیر ہو سکتی ہے۔ تو اللہ کی ذمہ داری میں شک کرتا ہے جو چیز تیری قسمت میں نہیں ہے اس کا حریص ہے۔ اس حرص کی وجہ سے تو علماء کے پاس نہیں جاتا۔ اور خیر کی محفلوں میں شرکت نہیں کرتا۔ تجھ کو اندیشہ ہے کہ تیرے نفع میں کمی ہو جائے گی۔ اور تجارت میں گھاٹا ہو گا۔

افسوس! جب تو اپنی ماں کے پیٹ میں بچہ تھا تو اس وقت تجھے کس نے کھانا دیا آج تو اپنے اوپر اور مخلوق پر بھروسہ کرتا ہے اپنے روپیہ پیسہ پر اعتماد رکھتا ہے۔ خرید و فروخت پر شہر کے حاکم پر اعتماد کرتا ہے۔ یہ سمجھ لے کہ جس چیز پر بھی تو بھروسہ کرے وہ تیری معبود بن گئی۔ جس سے تو ڈرے اور امید رکھے وہ بھی اور ہر وہ شخص جس پر نفع و نقصان میں نظر پڑے اور یہ خیال نہ رہے کہ حق تعالیٰ ہی اس کے ہاتھ سے دلاتے ہیں تو وہ بھی معبود بن گیا۔ عنقریب تجھے اپنا انجام نظر آ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ تیرا کان' تیری آنکھ' قوت مال و دولت اور ہر وہ چیز جس پر تجھے اعتماد ہے لے لے گا۔ اور تیرے اور مخلوق کے درمیان قطع تعلق کر دے گا۔ ان کے قلوب تیرے لئے سخت ہو جائیں گے۔ ان کے ہاتھ تیری طرف سے کھینچ لے گا اور تیرے مشغلہ سے تجھے علیحدہ کر دے گا اور تجھ پر سارے دروازے بند کر دے گا۔ تجھے دربدر کی ٹھوکر کھلائے گا اور کہیں سے ایک ذرہ نہ ملے گا۔ تو پکارے گا تو جواب نہ ملے گا۔ یہ سب تیرے شرک کا نتیجہ ہے اور غیر پر بھروسہ کرنے کا پھل۔ تو نے اس کی نعمتیں غیروں سے مانگیں اور ان سے اس کی نافرمانی میں مدد لی۔ تو یہ انجام ہوا۔ میں ان لوگوں میں سے بہتیروں کے ساتھ ایسا معاملہ ہوتے ہوئے دیکھ چکا ہوں۔ بہتوں نے ان میں سے توبہ کرکے تلافی کر لی تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کی۔ اور ان پر رحمت کی نظر ڈالی۔ لطف و مہربانی سے پیش آیا۔ اللہ کے بندو! توبہ کرو۔ عالمو' فقیہو' زاہدو اور

مامنکم الامن یحتاج الی توبتہ + اخبارکم عندی فی حیاتکم ومماتکم + اذااشکلت علی اوائل امورکم انکشفت لی فی اخرھا عند موتکم + اذا خفی علی اصل مال احدکم انتظر خروجہ + فان خرجت النفقتہ علی الاولاد والا ھل وفقراء الحق عز و جل و مصالح الخلق + علمت ان اصلہ جاء من حلال + وان خرج علی الصدیقین الذین ھم خواص الحق عز و جل + علمت ان اصلہ وتحصیلہ کان بالتوکل علی الحق عز و جل + رانہ حلال طلق + لست معکم فیاس واسواقکم ولکن الحق عز و جل بین لی اموالکم بھذہ الطریقتہ + و بغیرھا من الطراق یا غلاما احذر ان یری الحق عز و جل فی قلبک غیرہ فتنھتک + احذر ان یری فی قلبک خوف غیرہ +

او رجاء غیرہ + او حب غیرہ + طھر وا قلوبکم من غیرہ + لا تروا الضر والنفع الامنہ + انتم فی دارہ و ضیافتہ +

یا غلام کل ماتراہ من الوجوہ المستحسنتہ وتحبہ + فھو حب ناقص انت معاقب علیہ + الحب الصحیح الذی لا یتغیر حب اللہ عز و جل + ھو الذی تراہ بعینی قلبک وھو حب الصدیقین الروحانین + ما احبوا بالایمان بل بالایقان والعین + کشف الحجب عن اعین قلوبھم + فراوا ما فی الغیب + راوا ما لایمکنھم شرحہ

اللھم ارزقنا محبتک مع
العفو والعافیتہ +

السامکم مودعتہ عند الدنیا اوقات معلومتہ عندالحق عز و جل + یاـیقدر احد علی الامتناع من تسلیمھا الیکم وقت مجئی الاذن سمن سلکھا + ھی تضحک بالخلق + وتکرب عقولھم + و تستھزئی بھا +

عابدو! تم میں کوئی ایسا نہیں جو توبہ کا حاجت مند نہ ہو۔ تمہاری موت و حیات کی ساری خبریں مجھے معلوم ہیں۔ اگر تمہارے ابتدائی حالات مجھے مشتبہ کر دیتے تو موت کے وقت وہ مجھ پر کھل جاتے ہیں۔ جیسا تمہارے مال کی اصلیت مجھے نہیں معلوم ہوتی تو میں اس کے خرچ کا منتظر رہتا ہوں۔ اگر آل اولاد' فقیروں اور لوگوں کی بھلائی میں خرچ کیا گیا تو سمجھتا ہوں کہ حلال کمائی ہے۔ اگر ان صدیقین پر مال خرچ ہوا جو اللہ کے خاص بندے ہیں تو سمجھتا ہوں کہ اصل مال اور اس کی تحصیل اللہ تعالیٰ پر توکل سے ہوئی ہے اور وہ خالص حلال مال ہے۔ میں بازاروں میں تمہارے ساتھ نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس ذریعے نیز دوسرے ذرائع سے تمہارے اموال کی حقیقت ظاہر فرما دی۔

دل کی پاکی: عزیز من! اس بات سے ڈرو کہ خدا تعالیٰ تمہارے دلوں میں اپنے سوا کسی اور کو دیکھے ورنہ ذلیل ہو گی۔ اس سے بھی بچو کہ تمہارے دل میں غیر کا خوف' غیر سے توقع اور غیر سے محبت ملاحظہ فرمائے۔ اپنے دلوں کو ماسوا کی محبت سے پاک کرو۔ اور نفع و نقصان کو اسی کی طرف سے سمجھو کیونکہ تم اس کے گھر میں اسی کے مہمان ہو۔

سچی محبت: عزیزم! یہ حسین صورتیں اور ان سے تیری محبت ناقص ہے۔ اس پر تجھ کو سزا ملے گی۔ صحیح محبت خدا کی ہے۔ اس میں تغیر نہیں آتا۔ وہی ہے جسے تو اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھے گا۔ وہی صدیقوں اور روحانیوں کی محبت ہے کہ وہ محض ایمان کے باعث دوستی نہیں رکھتے بلکہ یقین کامل اور عینی مشاہدہ کی وجہ سے محبت کرتے ہیں۔ ان کے دلوں سے سارے حجابات اٹھا دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے غیب کی چیزیں دیکھ لیں اور ایسا نظارہ کیا ہے جس کی شرح ممکن نہیں۔

اے اللہ ہم کو معافی اور عافیت کے ساتھ اپنی محبت عطا کر۔

تلاش معاش و خندہ تقدیر: ان مقررہ اوقات تک جن کا علم خدا کو ہے۔ تمہارا حصہ دنیا کے پاس امانت ہے مالک کی اجازت کے بعد کسی میں یہ طاقت نہیں کہ وہ تمہارے حوالے کرنے سے روک سکے۔ وہ لوگوں پر ہنستے' ان پر پھبتیاں

وتضحک ممن یطلب منها مالم یقسم لہ منها + و ممن یطلب قسمہ منها بغیر اذن من الحق عز و جل +

یا قوم ان اعرضتم عن بابها + واقلبتم علی باب الحق عز و جل + خرجت و تبعتکم + الطبوا من اللہ عز و جل العقل + اذااقبلت الدنیا علی اولیاء اللہ عز و جل + قالو الها مری غری غیرنا ناتحن قد عرفناک + قد رایناک لا تجرینا

قد عرفنا مخبرک لا تتبهر جی علینا + فلان دینارک محسن + زینتک علی صنم مجوف من خشب لا روح فیہ + انت ظاهر بلا معنی + منظر بلا مخبر + المنظر والمخبر للاخرۃ + لما ظهرت عیوب الدنیا عندالقوم هربوا منها + ولما ظهرت عیوب الخلق عندهم غابواعنهم + وهربوا منهم + واستو حشوامنهم + واستانسوابا بالصحاری والبراری والخراب والکهوف والجن والملائکتہ السائحین فی الارض + تاتیهم الملائکتہ والجن علی صور غیر صورهم + یظهرون لهم فی بعض الاوقات علی صور الزهادو الرهبان باللحاء + و علی صور الوحوش + یظهرون فی ای صورۃ ارادوا + وتبدیل الصور عندالملائکتہ والجن کثیاب معلقتہ عند احد لم فی بیتہ + یلبس ایها شاء +

المرید الصادق فی ارادتہ الحق عز و جل + فی بدایتہ امرہ یضیق عن رویتہ الخلق + وعن سماع کلمتہ منهم + وعن رویتہ ذرۃ من الدنیا + لایقدر ان یری شیئا من المخلوقات + یکون قلبہ تائها + وعقلہ غائبا وبصرہ شاخصا + لایزال کذلک حتی تقع یدالرحمتہ علی راس قلبہ فیاتیہ السکون + لایزال سکران حتی یستنشق رائحتہ القرب من ربہ عز و جل + فحینئذیفیق + رازا تمکن فی

کتے اور مذاق اڑاتے ہیں (کہ ہم خود پہنچ جائیں گے- یہ روزی کے لئے دوڑ دھوپ کیسی ہے) ان پر ہنستے ہیں جو غیر مقسوم کی طلب میں پھرتے ہیں اور بغیر اذن الٰہی اپنا حصہ چاہتے ہیں-

دنیا و آخرت کی حقیقت : دوستو! اگر تم دنیا سے منہ موڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گئے تو وہ خود تمہارے پیچھے ہو لے گی- تم خدا تعالیٰ سے عقل مانگو- اولیاء اللہ کے پاس دنیا جب آتی ہے تو کہہ دیتے ہیں- "جا کسی اور کو دھوکا دے ہم تجھے خوب پہچانتے ہیں اچھی طرح دیکھ چکے ہیں ہمیں نہ آزما- ہم کو تیری حقیقت معلوم ہے- اپنے کھوٹے دینار کی چمک ہم کو نہ دکھا کہ یہ محض ملمع ہے- تیری زینت لکڑی کے اس خالی بت کی طرح ہے جس میں روح نہ ہو تو وہ لفظ ہے جس میں معنی نہیں اور وہ منظر ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں- دیکھنے اور پرکھنے کی چیز آخرت ہے- جب دنیا کی برائیاں اہل اللہ کو معلوم ہو گئیں تو وہ اس سے دور بھاگے اور جب مخلوق کے عیوب معلوم ہوئے تو ان سے بھی چھپ گئے- بھاگ کھڑے ہوئے اور متوحش ہو کر جنگلوں' میدانوں' ویرانوں' غاروں جنات و فرشتوں سے دوستی کر لی جو زمین میں آتے جاتے ہیں- فرشتے اور جنات اپنی صورتیں بدل کر ان کے پاس آتے ہیں- کبھی زاہدوں اور لمبی ڈاڑھی والے راہبوں کی شکل میں اور کبھی وحشیوں کی صورت میں آتے ہیں اور بھی جس صورت میں چاہتے ہیں آ جاتے ہیں- فرشتوں اور جنوں کا صورت بدل لینا ایسا ہے جیسے تمہارا کھونٹی پر لٹکے ہوئے کپڑے پہن کر بھیس بدلنا-

حق تعالیٰ کا سچا مرید اپنی ابتدائی حالت میں مخلوق کو دیکھنے' ان کی بات سننے اور دنیا کا ایک ذرہ دیکھنے سے تنگ دل ہوتا ہے- وہ مخلوقات میں سے ایک چیز کو بھی دیکھنا پسند نہیں کرتا- اس کا دل حیران' عقل گم اور اس کی نگاہ پتھرائی ہوئی ہوتی ہے- مدتوں اس کا یہی حال رہتا ہے کہ اللہ کی رحمت اس کے دل پر ہاتھ رکھ دیتی ہے- اور اس کو قرار آ جاتا ہے- وہ اسی طرح مدہوش رہتا ہے کہ قرب خداوندی کی خوشبو محسوس ہوتی ہے اور وہ ہوش میں

توحيده واخلاصه و معرفته بربه عز و جل و علمه
به و محبته له + جاء ه الثبات واتساء الخلق+
تاتيه القوة من الله عز و جل + فيحمل اثقالهم من غيره
كلفته يقرب منهم ويطلبهم + ويكون كل شغله فی
مصالحهم + وهو لا يشتغل عن ربه عز و جل طرفته
عين+ المتزهل المبتدی فی زهده+ يهرب من الخلق+
والزاهد المتدی فی زهده + يهرب من الخلق +
بل يطلبهم + لانه بصير عافا عزوجل ومن
عرف الله لا يهرب من شئی ولا نجاف من شئی سواه +
المبتدی يهرب من لفساق والعصاة والمنتهی
يطلبهم كيف لا يطلبهم وكل دائهم عنده + والهذا
قال بعضهم رحمته الله عليه + لا يضحک فی
لا العارف + من كملت
عزوجل + جصارها دبا
الله بصر شبكته يصطاد بها الخلق
من بحر الدنيا + يعطی القوة حتی يهزم
ابليس وجنده + يلخذ الخلق
من ايديهم +

يا من اعتزل بزهده مع جهله + تقدم واسمع
ماقوال + يازها والا رض تقد مواخربوا صواسعكم +
وقر بامنی + قد قعد تم فی خلوا تكم من غير
اصل + ما وقعته بشی + تقد مواو
القطوا اثمار الحكم + رحمكم الله مااريد
مجيئكم لی + بل اريده لكم

غلام تحتاج تتعب حيث تتعلم النعته
وتنقض الف مرة + حتی تحسن تبنی
مالا ينتقض +
اذا فنيت فی البناء والنقص بنی لک الحق
عزوجل بناء لا ينتقض +

يا قوم متی تعقلون متی تتركون الذی
اسيراليه + طوفوا علی مريدی الحق عزوجل +
فاذا تعتم بهم فاخذ مو هم باموالكم وانفسكم

آ جاتا ہے اور جب توحید اخلاص عرفان الٰہی اور علم و محبت میں کامل ہو جاتا ہے تو ثبات اور خوش خلقی حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ طاقت آتی ہے کہ وہ بلا تکلف مخلوق کا بوجھ اٹھا لیتا ہے ان کا دوست ہو جاتا ہے اور ہر کام میں ان کی مصلحت پیش نظر ہوتی ہے اس کے باوجود خدا تعالیٰ سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں رہتا۔ بتدی زاہد لوگوں سے بھاگتا ہے لیکن زاہد کامل ان کی پروا نہیں کرتا وہ ان سے بھاگتا نہیں بلکہ ان کو بلاتا ہے کیونکہ وہ عارف ہے اور عارف خدا نہ کسی چیز سے بھاگتا ہے نہ ڈرتا ہے سوائے خدا تعالیٰ بتدی فاسقوں اورگنہ گاروں سے بچتے ہیں اور کامل ان کو چاہتے ہیں اور کیوں نہ چاہیں کہ ان کی دوا ان کے پاس ہے اس لئے ایک بزرگ نے فرمایا فاسق کے منہ پر عارف ہنستے ہیں جس شخص کو کمال معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ وہ راہ معرفت الٰہی کا رہبر ہوتا ہے اور لوگوں کے لئے جال بن جاتا ہے کہ دنیا کے سمندر سے لوگوں کو اس کے ذریعے پھنسایا جاتا ہے اس کو ایسی قوت عطا ہوتی ہے کہ شیطان اور اس کے لشکر کو شکست دے کر مخلوق کوان کے پنجے سے چھڑالیتا ہے۔

جاہل زاہد: اے جاہل زاہد گوشہ نشین! آ جو کچھ میں کہتا ہوں اس کو سن دنیا بھر کے زاہدو اپنی خانقاہوں کو ویران کرو اور آگے بڑھ کر میرے قریب آؤ تم بلاوجہ خلوتوں میں بیٹھے ہو تمہارے پاس کچھ نہیں ہے یہاں آؤ اور حکمت و دانش کے پھول چنو۔ اللہ تم پر رحم فرمائے میں تمہیں اپنی غرض سے نہیں بلاتا۔ تمہارے نفع کو بلاتا ہوں۔

مسلسل محنت کی ضرورت: تجھے ہنر حاصل کرنے کے لئے سخت محنت کی ضرورت ہے جب ہزاروں مرتبہ بنا کر بگاڑے گا پھر کہیں ایسی اچھی چیز بنے گی جسے توڑنا نہ پڑے گا۔ جب تو اس کے لئے اپنے کو فنا کر دے گا تو حق تعالیٰ ایسا بنادے گا کہ پھر نہ ٹوٹے گی۔

طالبان حق کی نشانیاں: لوگو! کب تم کو عقل آئے گی؟ جس کی طرف میں چل رہا ہوں اس کو کب حاصل کرو گے؟ خدا تعالیٰ کے چاہنے والوں کو تلاش کرو۔ جب پالو تو جان

المريدون الصادقون لهم روائح + لهم علامات ظاهرة نيرة على وجوههم + ولكن الآفته فيكم وفي بصائر كم و في اهليكم السقيمته + ما تفرقون بين الصديق والزنديق + بين الحلال والحرام + بين المسموم وغير المسموم + بين المشرک والموحد + بين المخلص والمنافق + بين العاصي والطائع + بين مريد الحق عزوجل و بين مريد الخلق + اخد موا الشيوخ العمال بالعلم + حتى يعرفوكم الاشياء كماهي + اجتهد وا في معرفته الحق عزوجل + فانکم اذا عرفتموه عرفتم ماسواه + اعرفوه ثم احبوه اذا کنتم ماترونه باعين روسکم + فانظروه باعين قلوبکم + اذا رائيتم النعم منه اجبتموه ضرورة + قال النبی صلی الله علیه وسلم + احبوا الله لمايغذ يكم من نعمه + و احبوني بحب الله عزوجل لي + يا قوم قد غذاكم بنعمته وانتم في بطون امهاتكم و بعد خروجكم منها + ثم اعطاكم العوافي والقوى و البطش و رزقكم طاعته + وجعلكم مسلمين متبعين لنبيه صلى الله تعالى عليه وسلم فان شكره و محبته کشکوه محبته + اذارايتم النعم منه + زلات محبته الخلق من قلوبكم + العارف لله عزوجل المحب له الناظر اليه بعيني قلبه الذى يرى الاحسان والا ساءة منه + لايبقيله نظر الى من يحسن اليه ويسئى من الخلق الا ظهر منهم احسان راه تبسخير الحق عزوجل + وان ظهرت منهم اساءته راها بتسليطه + ينتقل نظره من الخلق الى الخالق + و مع ذلک يعطى الشرع حقه + ولا يسقط حكمه + لا يزال قلب العارف ينتقل من حالته الى حالته + حتى يقوى زهده في الخلق + والترک لهم + والا عراض عنهم + ويرغب

و مال سے ان کی خدمت کرو۔ سچے طالبان حق کی خاص خوشبو ہے ان کی نشانیاں ان کے چہروں سے ظاہر اور روشن ہیں لیکن قصور تمہارا، تمہاری آنکھ اور تمہاری بیمار سمجھ کا ہے کہ صدیق و زندیق میں امتیاز نہیں کرتے نہ حلال حرام میں فرق سمجھتے ہو زہر آلود اور زہر سے پاک مشرک اور موحد، مخلص اور منافق، نافرمان اور فرماں بردار طالبان حق میں تمہیں کوئی تمیز نہیں ہوتی ان مشائخ کی خدمت کرو جو علم پر عامل ہیں کہ وہ تم کو چیز کی اصل حقیقت بتا دیں گے اللہ کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرو جب تم اس سے واقف ہو جاؤ گے تو جملہ ماسواء سے واقفیت ہو جائے گی پہلے اس کو پہچانو پھر محبت کرو۔ اگر تم اس کو دیدہ ظاہر سے نہیں دیکھ سکتے تو نگاہ باطن سے دیکھو جب نعمتوں کو اس کا عطیہ سمجھو گے تو ضرور اس سے محبت ہو گی جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نعمتیں اللہ نے تم کو کھانے کو دی ہیں ان کی وجہ سے اللہ سے محبت کرو اور مجھ سے اس لئے محبت کرو کہ اللہ عزوجل مجھ سے محبت کرتا ہے۔

عارف کی نگاہ: لوگو! اللہ نے تم کو ماں کے پیٹ میں بھی کھلایا اور پیدا ہونے کے بعد بھی پھر تم کو صحت قوت اور گرفت کی طاقت بخشی۔ اپنی اطاعت کی توفیق دی اور تم کو مسلمان اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع بنایا۔ آپ کی شکر گزاری اور محبت خدا تعالیٰ کے شکر و محبت کی طرح ضروری ہے جب تم نعمت کو عطیہ الٰہی سمجھو گے تو مخلوق کی محبت دل سے نکل جائے گی اللہ تعالیٰ کا عارف اور چاہنے والا اس کو اپنے دل کی نظروں سے دیکھتا ہے اور سلوک و بدسلوکی کو اسی کی طرف سے سمجھتا ہے مخلوق کے سلوک و بدسلوکی کو نہیں دیکھتا۔ اگر ان کی طرف سے اچھا سلوک ہوتا ہے تو سمجھتا ہے کہ خدا نے ان کے دل کو آمادہ کیا اور کوئی بدسلوکی ہوتی ہے تو بھی یہی خیال کرتا ہے اس کی نگاہ مخلوق سے ہٹ کر خالق کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اس کے ساتھ شریعت کا پابند ہوتا ہے اور اس کے حکم کو نظرانداز نہیں کرتا۔ عارف کا قلب ہمیشہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا زہد ترک دنیا اور اس سے بے رغبتی قوی ہو جاتی ہے اللہ

في الحق عزوجل + ويقوى توكله عليه + يزهب عنه اخذ الاشياء من الخلق + و يبقى عنه اخذ ها من الخلق على يد لحق عزوجل + يتاكد ويتا ء يد عقله المشترك بينه وبين الخلق + ويزادعقلا اخر + وهوا لعقل من الله عزوجل + يا فقير الخلق + يا مشر كابهم + احذ ران ياتيك الموت وانت على ما انت فيه + ماينفتح الله لروحک بابه ولا ينظر الهم لا غضبان على كل مشرک معتمد على غيره + عليک بالخلوة عن النفس + ثم بالخلوة عن الخلق + ثم بالخلوة عن الدنيا+ ثم بالخلوة عن الاخرة ثم بالخلوة عما سوى المولى +

اذا ارادت ان تخلومع المولى فاخل عن وجدک وتدبير ک وهذ ياتک + ويحک تقعد في صومعتک و قلبک في بيوت الخلق + منتظر لمجيئهم و هدايا هم + ضاع زيانک + وجعلت لک الصورة بلا معنى + لا توهل نفسک لشئى لم يوهلک الله عزوجل له + ان لم ياتک التاهل من الله عزوجل والا ماتقد عليه انت ولا الخلق + اذا ارادک لا مرهياک له + اذالم يكن لک باطن صحيح وقلب خال عما سوى الحق عزوجل والا فمجرد الخلوة لاينفعک +

اللهم انفعنى بما اقول + وانعهم بما اقول و يستمعون +

تعالیٰ کی طرف میلان اور اس پر توکل زیادہ ہوجاتا ہے وہ اشیاء مخلوق سے نہیں لیتا بلکہ ان سے لیتے وقت سمجھتا ہے کہ مخلوق سے خالق کے ہاتھ پر آگئی اور اس سے لی اس کی وہ عقل جو اس میں سب مخلوق میں مشترک ہے قوی اور مضبوط ہو جاتی ہے اور ایک اور عقل خدا کی طرف سے ملتی ہے جو خاص ہوتی ہے۔

شرائط خلوت نشینی : مخلوق کے محتاج ان کے ساتھ شرک کرنے والے ڈر کہ کہیں ایسی حالت میں تجھ کو موت نہ آ جائے حق تعالیٰ تیری روح کے لئے دروازہ نہ کھولے گا نہ اس کی طرف دیکھے گا کیونکہ وہ ہر مشرک اور غیر خدا پر بھروسہ کرنے والے سے سخت ناراض ہے پہلے نفس سے علیحدہ ہو پھر مخلوق سے کنارہ کشی کر۔ پھر دنیا سے علیحدگی ہو اس کے بعد آخرت سے یکسوئی اس کے بعد مالک کے سوا سب سے علیحدہ ہو جا اگر مولیٰ کے ساتھ خلوت نشین ہونا چاہتا ہے تو اپنے وجود اپنی تدبیر اور اپنی بکواس سب کو چھوڑ دے

اہلیت عطیہ الٰہی ہے : افسوس تو اپنی خانقاہ میں ہے اور تیرا دل لوگوں کے گھروں میں پڑا ہے ان کے آنے اور ان کے نذرانوں کا منتظر ہے تیرا وقت ضائع گیا۔ بے روح رسم تیرے لئے رہ گئی اپنے نفس کو اس چیز کا اہل نہ سمجھ جس کا اللہ تعالیٰ نے تجھے اہل نہیں بنایا اگر خدا کی طرف سے اہلیت حاصل نہ ہوئی تو تو اور تمام مخلوق مل کر بھی اس کو حاصل نہ کر سکے گی جب وہ تجھ سے کوئی کام لینا چاہے گا تو خود ہی اس کے لئے تیار کر دے گا جب تیرا باطن درست نہیں اور دل بھی ماسوا سے خالی نہیں تو محض خلوت مفید نہیں ہو سکتی۔

یا اللہ مجھ کو بھی نفع دے اس کلام سے جو میں کر رہا ہوں اور حاضرین کو بھی کہ میں کہہ رہا ہوں اور وہ سن رہے ہیں۔

المجلس الحادی والعشرون

قال رضی الله عنہ یوم الثلاثا عیشہ بالمدرستہ قامس عشر ذی القعدۃ سنتہ خمس واربعین وخمسائتہ الدنیا حجاب الم الاخرۃ والاخرۃ حجاب عن رب الدنیا والاخرۃ کل مخلوق حجاب عن الخالق عزوجل لاتلتف لھما وقفت للہ فھو حجاب

بک الی الخلق ولا الی الدنیا ولا الی ما سوی الحق عزوجل حتی تاتی الی اسباب الحق عزوجل باقدامہ سرک وصحتہ زھدک فیما سواء عریانا عن الکل + متحیر افیہ مستغیثا الیہ + مستعینا بہ + ناظر الی سابقتہ وعلمہ + فاذا تحقق وصول قلبک وسرک ودخلاعلیہ + وقربک وادناک وجبک وولاک علی القلوب + وامرک علیھا رجعلک طبیبا لھا لحینذ التفت الی الخلق و الدنیا + فیکون التفاتک الیھم نمتہ فی حقھم + واخذک للدنیا من ایدیھم وردھا الی فقرائھم واستیفائوک لقسمک منھا عبادۃ وطاعتہ وسلامتہ + من اخذ الدنیا علی ھذہ الصفتہ لاتضرہ + بل یسلم منھا و ویصفولہ اقسامہ من نتن کدرھا + الولایتہ لھا علامتہ فی وجوہ الاولیا + یعرفھا اھل الفراستہ + الاشارات تنطق بالولایتہ الااللسان

من ارادالفلاح فلیبذل نفسہ ومالہ للحق عزو جل ویخرج بقلبہ من الخلق والدنیا کخروج الشعرۃ من العجین واللبن + وھکذا امن الاخری + وھکذا من جمیع ما سوی الحق عزوجل فحیند تعطی کل ذی حق حقہ بین یدیہ وتاکل اقسامک من الدنیا والاخرۃ وانت

اکیسویں مجلس

وقت شام یوم سہ شنبہ ۱۵ ذیقعدہ ۵۴۵ مدرسہ معمورہ

طلب دنیا کے طریقے

طلب دنیا کا طریقہ: دنیا آخرت کے لئے حجاب ہے اور آخرت حجاب ہے دنیا اور آخرت کے پروردگار سے اور ساری مخلوق خالق کے لیے رکاوٹ۔ اگر تو کسی چیز کے ساتھ دل لگائے

تو وہ تیرے لیے حجاب بن جائے گی۔ دنیا، مخلوق اور ماسواء کی طرف مائل نہ ہو جب تک باطن کے قدموں سے سچے زہد کے ساتھ خدا تعالٰی کے دروازے پر نہ پہنچ جائے۔ تیرا حال یہ ہو کہ بالکل تنہا اور متحیر ہو۔ اسی سے فریادی اور اور اسی کی مدد کا طالب ہو اور نگاہیں اسی کے علم و تقدیر پر جمی ہوں جب تیرے قلب و باطن کو اس کی قربت نصیب ہو جائے۔ تجھے اذن باریابی دے۔ پاس بلائے اور محبوب بنا کر دلوں کی حکومت بخش دے۔ تجھ کو ان کا افسر اور طبیب مقرر کردے۔ پھر مخلوق اور دنیا کی طرف ضرور توجہ کر کہ اب ان کی طرف متوجہ ہونا ان کے لیے نعمت ہے۔ ان کے ہاتھوں سے دنیا کو لے کر فقرا کو دے دینا اور اپنے مقسوم کو پورا کر لینا عبادت اور اطاعت اور سلامتی ہے۔ جو شخص اس طرح دنیا کمائے گا اسے کوئی نقصان نہ ہوگا بلکہ اس کے شر سے محفوظ رہے گا اور اس کے حصے کدورت دنیا سے پاک صاف رہیں گے ولایت کی علامتیں اولیاء اللہ کے چہروں سے نمایاں ہوتی ہیں جنہیں صاحب فراست پہچانتے ہیں۔ ولایت کا اظہار اشارے کرتے ہیں۔ زبان نہیں کرتی

دنیا خادمہ بن جائے گی: جو شخص نجات کا طالب ہے اسے اپنی جان و مال خدا کی راہ میں خرچ کر دینا چاہیے۔ اور اپنے قلب کے رو سے مخلوق اور دنیا کو چھوڑ کر اس طرح نکل آنا چاہیے جیسے آٹے اور دودھ سے بال۔ پھر اسی طرح آخرت اور جملہ ماسوا سے باہر آجائے۔ اس وقت تو ہر حق دار کو اس کا حق ادا کرے گا اور خدا کے دروازے پر رہ کر دنیا آخرت

على بابه + وهما قائمتان خادمتان لا تاكل قسمک من الدنيا وهى قاعدة وانت قائم + بل كلها على باب الملک وانت قاعدو هى قائمته + والبطق على راسها + تخدم من هو واقف على باب الحق عزوجل + وتذل من هو واقف على بابها + كل منها على قدم الغنى والعز بالحق عزوجل + القوم رضوا من الله عزوجل بالا فلاس

فى الدنيا + ورضوا منه بالا خرة ان يقربهم اليه + مايطلبون من الله عزوجل سوى الله علموا ان الدنيا مقسومته + فتركو الطلب لها + علموان درجات الا خرة ونعيم الجنته مقسومته ايضا + فتر كو الطلب ذلک والعل له لا يردون سوى وجه الحق عزوجل + اذا داخلو الجنته لا يفتحون غيونهم حتى بروانور وجه الحق عزوجل

احبب التجريد والتفريد من لم يكن قلبه مجردا عن الخلق والا سباب لا يقدر رسلک جادة النبين والصديقين والصالحين حتى يقنع باليسير من الدنيا + ويسلم الكثير الى يد القدر لا تتعرض بطلب الكثير فانک تهلک + اذا جاء ک الكثير من الحق عزوجل من غير اختيارک كنت محفوظا فيه +

عن الحسن البصرى رضى الله تعالى عنه انه كان يقول + عظ الناس بعلمک وكلامک يا واعظا عظ الناس بصفاء سرک وتقوى قلبک ولا تعظهم بتجسين علانيتک مع قبح سريرتک الحق عزوجل كتب فى قلوب المومنين الا يمان قبل ان يخلقهم + هذا سابقته ولا يجوز الا قوف مع السابقته والا تكال عليها + بل يجتهد ويتعرض ويذل المجهود +

میں اپنا حصہ لے گا۔ یہ دونوں خادم بنی ہوئیں تیرے سامنے کھڑی ہوں گی۔ دنیا سے اپنا حصہ اس طرح نہ لے کہ وہ بیٹھی ہو اور تو اس کے سامنے کھڑا ہو بلکہ اس کو شاہی آستانہ پر اس طرح لے کہ تو بیٹھا ہو اور دنیا تیرے سامنے سر پر طباق لیے کھڑی رہے۔ جو حق تعالٰی کے در پر پڑا ہے دنیا اس کی خدمت کرتی ہے۔ اور جو اس کے دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے اس کو ذلیل کرتی ہے۔ دنیا سے اپنا حصہ بے نیازی' عزت اور خدا کے ساتھ

لے۔ اللہ والے دنیا میں افلاس پر راضی رہے۔ اور آخرت میں اس بات پر خوش کہ وہ اپنے قریب بلالے وہ ذات حق کے سوا کچھ نہیں چاہتے۔ انہوں نے جان لیا کہ دنیا تقسیم ہو چکی۔ اس لیے اس کی طلب چھوڑ دی وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ آخرت کے درجات اور وہاں کی نعمتیں قسمت میں لکھی جا چکی ہیں۔ اس لیے اس کی طلب ترک کردی۔ نہ اس کے طالب ہیں نہ اس کے عامل۔ ذات حق کے سوا کچھ نہیں چاہتے جنت میں داخل ہو کر دیدار حق کے بغیر اپنی آنکھوں کو کھولیں گے بھی نہیں۔

گوشہ نشینی : تنہائی اور گوشہ نشینی کو دل سے پسند کر کیونکہ جس شخص کا دل مخلوق اور اسباب سے خالی نہیں وہ انبیاء علیم السلام' صدیقین و صالحین کے راستہ پر نہیں چل سکتا۔ جب تک تھوڑے پر قناعت نہ کرے اور زیادہ کو تقدیر کے حوالے نہ کرے۔ زیادہ فکر میں نہ پڑ ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ ہاں جب بے طلب خدا کی طرف سے بکثرت ملے تو اس میں تیری حفاظت ہے

واعظ سے خطاب : حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا" اپنے علم اور کلام سے لوگوں کو نصیحت کر" اے واعظ ! باطن کی صفائی اور قلب کی پرہیز گاری کے بعد لوگوں کو وعظ سنا۔ ظاہری بناؤ اور باطنی خرابی کے ساتھ وعظ نہ کہہ حق تعالٰی نے مومنین کے قلوب میں ان کی پیدائش سے پہلے ہی ایمان لکھ دیا ہے اس کا نام سابقہ اور تقدیر ہے سابقہ اور تقدیر پر بھروسا کرکے بیٹھ رہنا جائز نہیں۔ بلکہ کوشش اور ہمت سے کام لے اور جہاں تک ہوسکے

يجتهد فى تحصيل الا يمان والا يقان + و يتعرض لنفحات الحق عزوجل + ويلازم الوقوف على بابه + فقلو بنا تجتهد فى اكتساب الا يمان فلعل الحق عزوجل يهبه لنا من غير كسب ولا تعب +

اما تستحيون + يصف الحق عزوجل نفسه بصفات يرضا هاله + تتاولونها و تردونها عليه + مايسعكم ماوسع من تقلمكم من الصحابته والتابينى + ربنا عزوجل على العرش كما قال + من غير تشبيه ولا تعطيل ولا تجسيم +
اللهم ارزقنا ووفقنا وجنبنا الا بتداع واتنا فى الدنيا حسنته وفى الا خرة حسنته وقناعذاب النار○

ایمان اور یقین کی تحصیل میں جدوجہد کرے۔ حق تعالیٰ کی نعمتوں کے پیچھے لگا رہے۔ اس کے در پر پڑا رہے۔ بہر حال ہمارے دلوں کو حصول ایمان کی کوشش میں لگے رہنا چاہیے۔ ممکن ہے خدا ہم کو بے رنج و بے محنت ایمان عطا فرمادے۔

خدا کی صفات اور تاویل: تمہیں شرم نہیں آتی کہ اللہ تعالیٰ تو بہت سی اپنی پسندیدہ صفتیں بیان کرتا ہے۔ اور تم ان کی تاویل اور تردید کرتے ہو۔ کیا تمہیں اتنی گنجائش نہیں جو صحابہ اور تابعین کو تھی کہ واقعی ہمارا پروردگار عرش پر ہے اور حسب ارشاد خداوندی نہ اس کا کوئی مثل ہے نہ اس کے جسم ہے اور نہ اس کے لیے تعطیل اے اللہ ہم کو روزی اور توفیق دے اور بدعات سے دور رکھ دنیا و آخرت کی نیکی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

المجلس الثانی والعشرون

وقال رضی الله تعالى عنه بكرة بالرباط سخ ذى القعدة سنته خمس واربعين و خمسانته بعد كلام

سال سائل كيف اخرج حب الدنيا من قلبى؟

فقال انظرالى تقلبها باربابها وابنانها كيف تحتال عليهم وتلتهى بهم وتعديهم خلفها ثم ترقيهم من درجه الى درجته + حتى تعليهم على الخلق وتسكنهم من رقابهم + وتظهر كنوزها وعجائبها فبينا هم فرحون بعلوهم وتمكنهم وطيبته عيشهم وخلمتها لهم + اذا خذتهم وقيدتهم وعزتهم وارست بهم من ذلك العلو على روسهم لتقطعوا و تمزقوا واهلكو واهى واقفته تضحك بهم + و ابليس الى جنبها يضحك معها + هنا

بائیسویں مجلس صبح ذیقعدۃ کی آخری تاریخ ۵۴۵ھ

خانقاہ شریف

حب دنیا اور نفاق

دنیا کی محبت سے بچنے کا طریقہ: ایک شخص نے پوچھا "اپنے دل سے دنیا کی محبت کیسے نکالوں؟"

شیخ: دنیا کو دیکھ کر کس طرح اہل دنیا پر انقلابات آتے ہیں اور اپنے چاہنے والوں سے کیسی چالیں چلتی ہے۔ ان کے ساتھ کھیلتی اور ان کو اپنے پیچھے دوڑاتی ہے۔ پھر درجہ بدرجہ ترقی دے کر بہتیرے لوگوں سے اونچا کرتی اور ان کی گردنوں کا مالک بنا دیتی ہے۔ اپنے خزانے اور عجائبات ان کو دکھاتی ہے۔ وہ اپنی رفعت حکومت، خوش عیشی، دنیا کی خدمت گزاری میں مگن رہتے ہیں کہ اچانک ان کو پکڑ کر قید کرتی اور دھوکا دے کر اس بلندی سے نیچے سروں کے بل پھینک دیتی ہے اور وہ ٹکڑے ٹکڑے پارہ پارہ ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ اور اس کے پہلو میں شیطان دونوں کھڑے

فعلها بكثير من السلاطين والملوك والا غنياء من لدن ادم عليه اسلام الى يوم القيامته + بذلك ترفع ثم تضع تقدم ثم توخر + تغنى ثم تفقر تدنى ثم تذبح + والنادر منهم من يسلم منها + و يغلبها ولا تغلبه ويعان عليها ويسلم من شرها + وهم احاد افراد + انما يسلم من شرها من عرفها واشتد حذرة منها ومن حيلها+

يا سائل ان نظرت بعينى قلبك الى عيوبها قدرت على اخرجها منه و ان نظرت اليها بعينى راسك اشتغلت بزينتها عن عيوبها ولم تقدر على اخراجها من قلبك والزهد فيها و تقلك قتلت غيرك +

جاهدنفسک حتی تطمئن+

فاذا اطماءنت

عرفت عيوب الدنيا و زهدت فيها طمانايتها انها تقبل من القلب و توافق السرا + وتطيعهما فيما يا مران به وينتهان عنه + وتقنع بعطانهما و تصبر على منعهما + اذا صارت مطمئنته انضافت الى القلب وسكنت اليه + ترى تاج التقوى على راسه وخلع القرب عليه+

عليكم بالا يمان والتصديق وترك التكذيب للقوم والمجادلته لهم + لا تنازعوهم فانهم ملوك فى الدنيا والاخرة ملكوا قرب الحق عزوجل وركوا ماسواة. + الحق عزوجل قد اعنى قلوبهم و ملاها من قربه والانس به ومن انوارة

ہو کر بنتے ہیں۔ حضرت آدم سے لے کر قیامت تک سلاطین ملوک اور امراء کے ساتھ دنیا کا یہی برتاؤ ہے اور رہے گا۔ اسی طرح اونچ نیچ دکھاتی آگے پیچھے کرتی امیر فقیر بناتی، اپنے پاس بلا کر ہلاک کرتی رہی ہے اور رہے گی۔ شاذو نادر ایسے لوگ ہیں جو اس سے بچ گئے، غالب آگئے اور یہ ان پر قابو نہ پا سکی۔ دنیا کے مقابلے میں ان کی مدد کی گئی اور وہ اس کی شرارت سے محفوظ رہے۔ دنیا کی شرارت سے وہی بچ سکتا ہے جس نے اس کو پہچان لیا ہو اور اس سے نیز چالوں سے ڈرتا ہو۔

نفس مطمئنہ: اے سائل! اگر تو اپنے دل کی آنکھوں سے دنیا کے عیوب دیکھے گا تو اس کو اپنے دل سے باہر نکال سکے گا۔ اگر ظاہری آنکھوں سے اس کی طرف دیکھے گا تو اس کے عیوب کے بدلے اس کی زینتیں نظر آئیں گی پھر اس کو اپنے دل سے دور کرنے اور ترک کرنے پر قادر نہ ہوگا۔ اور یہ دوسروں کی طرح تجھے بھی قتل کر ڈالے گی" نفس سے یہاں تک مجاہدہ کر کہ وہ مطمئن ہو جائے جب وہ مطمئن ہو جائے گا تو دنیا کے عیوب سے واقف ہو کر اس سے بے رغبتی ہوگی۔" اس کا مطمئن ہونا یہ ہے کہ وہ دل کی باتوں کو قبول کرے اور باطن کا ساتھ دے اور احکام و نواہی میں ان دونوں کی اطاعت کرے جو دیا جائے اسے کافی سمجھے اور جو نہ ملے اس پر صبر کرے۔ اس طرح وہ مطمئنہ بن کر قلب سے مل جائے گا۔ اور سکون پائے گا۔ تقویٰ کا تاج سر پر اور قرب کی خلعت بدن نظر آئے گی۔

اللہ والوں کی عبادت: دوستو! ایمان و تصدیق کو ضروری سمجھو اور اللہ والوں سے تکرار اور ان کی تکذیب ہمیشہ کے لیے ترک کر دو۔ تم ان سے تکرار نہ کرو کہ دنیا و آخرت کے بادشاہ ہیں۔ خدا کے مقرب ہونے کی وجہ سے ماسواء کے مالک بن گئے ہیں حق تعالیٰ نے ان کے دلوں کو غنا قرب انس انوار و کرامات سے لبریز کردیا ہے۔ وہ دنیا اور

وکرامتہ لا یبالون بیلمن تکون الدنیا + ومن کلھا ؛ لا ینظرون الی اولھا ینظرون الی عاقبتھا وفنائھا + یجعلون الحق عزوجل نصب عیون اسرار ھم + لا یعبدون حوفا من الھک ولا رجاء للملک خلقھم لہ ولد وام صحبتہ ویخلق مالا تعلمون ۵ ھو فعال لمایرید ۵

المنافق اذا حدث کذب + و اذا وعد احلف + واذا ائتمن خان + من بری من ھذۃ الخصال النبی ذکرھا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقد بری من النفاق+

ھذۃ الخصال ھی المحک والفرق بین المومن المنافق + خذھذا المک وھذۃ المراۃ و ابصربھا وجہ قلبک + انظر ھل انت مومن اومنافق + مرحدا او مشرک + کل الدنیا فتنتہ و مشغلتہ الا ماحذ بینتہ صالحتہ للاخرۃ + اذا صلحت النیتہ فی اتصرف فی الدنیا صادت اخرۃ + کل نعمتہ تخلومن الشکر للحق عزوجل قید و + أنعم الحق عزوجل بشکرۃ الشکر اللحق عزوجل شیان الاول الا ستعانتہ بالنعم علی الطاعات والموا ساۃ للفقراء منھا + والثانی الا عتراف بھا للمنعم بھاوالشکر لمنزلھا وھوالحق عزوجل + عن بعضھم رحمتہ اللہ علیہ انہ قال + کل مایشنلک عن اللہ عزوجل فھو علیک مشوم + ان شغلک ذکرہ عند فھم علیک مشوم + الصلاۃ والصوم والحج وجمیع افعال الخیر فکل ذلک علیک مشوم + اذا شغلتک نعمہ عنہ فھی علیک مشومتہ قابلت نعمتہ بماصیہ والرجوع فی المھمات الی غیرہ + قد تمکن الکذب و النفاق فی حرکاتک وسکناتک وصورتک و معناک + فی لیلک و نھارک + قد احتال علیک الشیطان و زین لک الکذب و الاعمال القبیحتہ +

دنیاداروں کی پرواہ نہیں کرتے۔ دنیا کی ابتدا پر ان کی نظر نہیں جاتی بلکہ وہ اس کی تباہی اور انجام کو دیکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا جلوہ ان کی باطنی نگاہوں کے پیش نظر ہوتا ہے۔ وہ ہلاکت کے خوف یا بادشاہت کی امید میں عبادت نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے لیے اور ہمیشہ اپنے پاس رکھنے کے لیے پیدا فرمایا ہے" وہ ان کو پیدا فرماتا ہے جنہیں تم نہیں جانتے" اور "وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔"

منافق کی پہچان : منافق جب کوئی بات کہتا ہے جھوٹ کہتا ہے، وعدہ کرتا ہے تو خلاف کرتا ہے اور جب اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے" جو شخص ان خصلتوں سے جن کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بری ہو تو وہ نفاق سے بری ہے یہی خصلتیں کسوٹی ہیں اور مومن و منافق میں امتیاز کی علامت۔ اس کسوٹی اور آئینہ کو لے اور اپنے دل کا منہ دیکھ پھر غور کر کہ تو مومن ہے یا منافق، موحد ہے یا مشرک۔ آخرت کے لئے جو چیز نیک نیتی سے لی جائے۔ اس کے سوا ساری دنیا فتنہ اور مشغلہ ہے۔ دنیا کے تصرفات میں جب نیت درست ہو تو وہ آخرت بن جاتی ہے۔ جس نعمت پر خدا کا شکر نہ کیا جائے وہ باعث رنج ہے خدا کی نعمتوں کو اس کی شکر گزاری میں مقید کر دو۔ خدا کی شکر گزاری کے دو جز ہیں (۱) نعمتوں سے عبادات میں مدد لینا اور فقیروں کی غم خواری کرنا (۲) نعمتوں کے دینے والے کا شکر اور اس کا اعتراف۔ ایک بزرگ سے منقول ہے۔ جو چیز تجھے خدا سے روک رکھے وہ منحوس ہے۔ اگر اس کا ذکر بھی خدا سے روکے تو نجس ہے۔ نماز، روزہ، حج اور تمام نیک اعمال خدا سے روکنے کی صورت میں تیرے لیے منحوس ہیں اگر اس کی نعمتیں اس سے باز رکھیں تو منحوس ہیں تو نے اس کی نعمت کا گناہوں سے مقابلہ کیا اور مہمات میں دوسروں کی طرف رجوع ہوا۔ تیری حرکات و سکنات، تیری صورت و سیرت اور دن و رات میں جھوٹ و نفاق موجود ت شیطان کی چال کامیاب ہوگئی۔ جھوٹ اور بداعمالیوں کو

تکذب حتی فی صلاتک + لانک تقول اللہ اکبر و تکذب + لان فی قلبک الھا غیرہ + کل ماتعتمد علیہ فھوالھک کل شئی تخاف منہ و ترجوہ فھو الھک + قلبک لا یوافق لسانک + فعلک لا یوافق قولک + قل اللہ اکبر الف مرۃ بقلبک+ومرۃ بلسانک+

ماتستحی ان تقول لا الہ الا اللہ و لک الف معبود غیرہ + تب الی اللہ عزو جل من جمیع ماانت فیہ

وانت یا من یعلم العلم وقد قنع منہ بلا سم دون العمل + ایش ینفعک + افاقلب انا علم فقد کنبت + کیف ترضے لنفسک انک تامر غیرک بمالا تعملہ انت + قال اللہ عزوجل لم تقولون مالا تفعلون٥

ویحک تامر الناس بالصدق وانت تکنب تامرھم بالتوحید وانت مشرک + تامرھم بالا خلاص وانت مراء منافق + تامرھم بترک المعاصی وانت ترتکبھا + قد ارتفع الحیاسن عینیک لوکان لک ایمان لا ستنحیت + قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الحیاء من الایمان + لا یمان لک ولا ایقان لک ولا امانتہ + خنت العلم فنھبت امانتک وکتبت عندۃ اللہ عزوجل خوانا + لا اعراف لک دواء الا التوبتہ و الثبات علیھا + من صح ایمانہ باللہ عزوجل و بقدرہ سلم کل اموورہ الیہ + ولم یجعل لہ شریکا فیھا + لا تشرک بالخلق و الاسباب و تتقید بھا عنہ + فانا تحقق وفی ھنا سلمہ من الا فات فی جمیع احوالہ + ثم ینتقل من الایمان الی الایقان+

تیری نظروں میں اچھا کر دکھایا۔ یہاں تک کہ نماز میں بھی نہیں چوکتا۔ زبان سے اللہ اکبر کہتا ہے اور جھوٹ کہتا ہے کیونکہ تیرے دل میں دوسرا معبود موجود ہوتا ہے جس پر تو بھروسا کرے وہ معبود ہے جس سے تو ڈرے یا امید رکھے وہ معبود۔ تیرا دل زبان کے اور قول و فعل کے موافق نہیں۔ دل سے ہزار مرتبہ اللہ اکبر کہہ پھر زبان سے ایک بار۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ زبان سے کہتا ہے "خدا کے سوا معبود نہیں" اور دل میں ہزاروں معبود اس کے علاوہ موجود ہیں۔ اپنی حالت پر خدا سے معافی مانگ۔

علم بے عمل مفید نہیں: اے عالم! تو نے علم کو کافی سمجھ لیا ہے اس پر عمل نہیں کرتا۔ اس سے تجھ کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ تو نے علم کا دعوی کیا تو جھوٹ کیا تو لوگوں کو عمل کا حکم دے کر اور خود اس پر کار بند ہو کر کیسے خوش ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ "کیوں ایسی بات کہتے ہو جس کو خود نہیں کرتے"

ولایت اور قطبیت: افسوس! تم لوگوں کو سچ بولنے کا حکم دیتے ہو خود جھوٹ بولتے ہو۔ موحد اور مخلص رہنے کا حکم دیتے ہو اور خود مشرک منافق اور و ریا کار ہو۔ ان کو گناہ سے روکتے ہو اور خود گناہ کرتے ہو تیری آنکھوں سے شرم اٹھ گئی ہے۔ اگر تجھ میں ایمان ہوتا تو ضرور شرم آتی جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " حیا ایمان کا جز ہے" تیرے پاس ایمان' یقین اور امانت داری نہیں رہی تو نے علم کی خیانت کی ۔ اس لیے تیری ایمان داری جاتی رہی اور اللہ کے یہاں پر خائن لکھا گیا۔ تیری دوا صرف توبہ اور اس پر استقامت ہے۔ جس کا ایمان اللہ اور اس کی تقدیر پر صحیح ہو جاتا ہے وہ سارے معاملات کو اس کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور کسی کو بھی ان میں شریک نہیں کرتا۔ تو بھی مخلوق اور اسباب کو شریک نہ قرار دے اور خدا کو چھوڑ کر ان سے تعلق نہ جوڑ۔ مومن کو یہ مرتبہ حاصل ہو جائے تو حق تعالیٰ ہر حال میں اس کا محافظ ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ ایمان سے ایقان کی طرف بڑھتا ہے۔

ثم تاتیہ الولایتہ البدلیتہ + ثم الغیبیتہ + و ربما اتت افی خر حوالہ القطبیتہ + یباھی بہ الحق عز وجل عند کل خلقہ + الجن والا نس والملک والا رواح + یقدسہ ویقربہ ویولیہ علی خلقہ ویملکہ ویمکنہ ویحبہ ویحببہ الی خلقتہ + وکل ھذا اساسہ وبدایتہ الا یمان بہ وبرسلہ والتصدیق بھما + اساس ھذا الا مرا الا سلام ثم الا یمان ثم العمل بکتاب اللہ عزوجل و شریعتہ رسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ثم الا خلاص فی العمل مع توحید القلب عند کمال الایمان + المئومن یفنی عنہ وعن عملہ وعن کل ماسوی الحق عزوجل + فیعمل الا عمال وھو فی معزل عنھا سافال یجاھد نفسہ والخلق کلھم فی جنب الحق عزوجل حتی ھداۃ الی سبیلہ + قال اللہ عزوجل والذین جاھدو وافینا لنھدینھم سبلنا ٥

کونوا زاھدین فی الاشیاء
وقد رضیتم بتاعیرۃ بقلبھم فی
یدقدرۃ فاذا وافقوۃ نقلھم الی
+ہا طونی لمن اواق القدر +
وانتظر فعل المقدر + وعمل بالقدر
وسارمع القدر + ولم
یکفر نعمتہ
الا قدار +

وابتہ نعمتہ القر + رحمتہ القرب منہ والغنی بہ عن کل خلقہ + اذا وصل قلب السبد الی ربہ عزوجل اغناۃ بہ عن الخلق + یقربہ ویمکنہ ویملکہ + یقول لہ انک الیوم للنیا مکین امین ○ یستخلفہ

اور اس کو ولایت بدلیہ نصیب ہوتی ہے پھر ولایت غیبیہ بعض وقت سارے مدارج کے بعد ولایت قطبیہ بھی نصیب ہو جاتی ہے۔ جس کے باعث حق تعالیٰ ساری مخلوق جن وانس ملا کہ اور ارواح پر فخر فرماتا ہے۔ اسے آگے بڑھاتا ہے اور پاس بلا کر لوگوں کا بادشاہ بنا یتا ہے۔ اسے قوت دیتا ہے اور اپنا وساری دنیا کا دوست بناتا ہے ان سب کی بنیاد اور ابتدا حق تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے اور انکی تصدیق پر ہے۔ اس کی بنیاد اسلام، ایمان اللہ کی کتاب اور سنت رسول پر عمل اور عمل میں اخلاص ہے۔ پھر کمال ایمان کے ساتھ قلب میں توحید کا مستحکم ہونا۔ مومن اپنی ذات، اپنے عمل اور تمام ماسوا سے فنا ہو جاتا ہے۔ عمل کرتا ہے لیکن ان سے الگ رہتا ہے۔ اپنے نفس اور تمام مخلوق سے خدا کے لیے مجاہدہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اس کو اپنی راہ دکھا دیتے ہیں" خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے "جو لوگ ہماری طلب میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھا دیتے ہیں"

خلافت دوستو! اللہ تعالیٰ کی مرضی پر راضی ہو کر چیزوں میں زاہد بن جاؤ وہ ایسے لوگوں کو اپنی تقدیر کے ہاتھوں میں الٹا پلٹتا رہتا ہے۔ جب لوگ اس کی موافقت کرتے ہیں تو ان کو اپنی قدرت کی جانب منتقل کر دیتا ہے۔ یعنی سب کچھ محض اپنی قدرت سے عطا کرتا ہے۔ ان لوگوں کو مبارک باد، جو تقدیر اور تقدیر بنانے والے کے فعال سے راضی

کے ساتھ ساتھ چلے۔ تقدیر کی نعمتوں کی ناشکری نہیں کی۔ خالق تقدیر کے نعمت کی نشانی اس کی رحمت اس کا قرب اور ساری مخلوق سے بے نیازی ہے۔ بندے کا دل جب خدا کے حضور میں پہنچ جاتا ہے تو وہ اسے بے نیاز کرکے اپنا مقرب بناتا ہے۔ صاحب اختیار بادشاہ بناتا ہے اور اس سے ارشاد فرما کر " تو آج ہمارے پاس صاحب مرتبہ اور امانت دار ہے" اس کو اپنا

فی ملکه

كما استخلف صاحب مصر يوسف عليه السلام + و فوض اليه امر ملكه وحواشيه و تدبير ملكه واسبابه وجعله امينا على خزائنه + هكذا القلب اذا صح وظهرت نجابته وطهارته عما سوى مولاه عزوجل + مكنه من قلوب عبادة ومن مملكته دنياه واخرة فيصير كعبته المريدين القاصدين + الطريق الى هذا العلم والعمل بالعلم الطاهر +

لا تتعود البطالته والكسل عن طاعته الحق عزوجل +

فانه يبتليك عقوبته + عن النبي صلى الله عليه وسلم ان قال اذا قصر العبد في العمل ابتلاه الله عزو جل بالهم يبتليه بهم مالم يقسم له + وهم والعيال + وانيته الا هل + ونقصان الربح في المعشيته + وعصيان الوللله + ومنا فقرة الزوجته + وابمنا توجه بعثر + كل ذلك عقوبته لتقصيرة في طاعته ربه عزوجل واشتغاله عنه بالادنيا والخلق + قال الله تعالى ما يفعل الله ابكم ان شكرتم وامنتم ولا يجوز لا حد ان يحتج عليه بقضائه وقدرة + له التصرف والحكم

لا يسال عما يفعل
وهم يسالون

ويحك الى متى تشتغل بنفسك واهلك عن الحق عزوجل + عن بعضهم رحمته الله عليه انه

خلیفہ بنا دیتا ہے۔

حضرت یوسف کی مثال: شاہ مصر نے حضرت یوسف علی السلام کو جس طرح اپنا جانشین بنا کر اپنے ملک معاملات ان کے حوالے کر دیے اور اپنے نوکر چاکر ملک کا انتظام اور اس کے وسائل ان کی سپردگی میں دے کر اپنے خزانوں کا امین مقرر کیا۔ یہی حال دل کا ہے۔ جب اصلاح ہونے کے بعد اس کی شرافت اور ماسواء خدا سے اس کی طہارت ظاہر ہوتی ہے تو اسے اپنے بندوں کے دلوں پر قبضہ اور اپنی مملکت میں اختیار بخشتا ہے۔ وہ مریدوں اور خدا کے طلبگاروں کا کعبہ بنا جاتا ہے۔ علم دین اور شریعت پر عمل اس راہ کے رہبر ہیں۔

عبادت میں سستی کا نتیجہ: اللہ تعالی کی عبادت میں سستی

اور کاہلی کا عادی نہ بن کر وہ تجھ کو عذاب میں مبتلا کر دے گی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بندہ جب عمل میں کوتاہی کرتا ہے تو حق تعالی اس کو فکروں میں مبتلا کر دیتا ہے" جو قسمت میں نہیں ہے۔ اس کی فکر، بال بچوں کی فکر اور اذیت، معاش کی کمی، اولاد کی نافرمانی، اور میاں بیوی کی باہمی منافرت۔ وہ جدھر بھی جاتا ہے ٹھوکر کھاتا ہے۔ یہ سب حق تعالی کی اطاعت میں کوتاہی کرنے اور اس کو چھوڑ کر مخلوق سے وابستہ ہو جانے کی سزا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے" اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لے آؤ تو اللہ تم کو سزا دے کر کیا کرے گا "کسی کے لیے قضا و قدر کو خدا کے خلاف دلیل بنانا جائز نہیں۔ (تقدیر میں یہی لکھا ہے تو ہم اس کو کرنے پر مجبور ہے۔

وہ جو کرے اس سے سوال نہیں کیا جاسکتا اور دوسروں سے پوچھ ہوگی۔

ریا و نفاق: حق تعالی کو نظر انداز کرکے اپنے نفس اور بال بچوں میں کب تک مشغول رہے گا۔ ایک بزرگ نے

قال + اذا تعلم ولدک لقط النوی فاعرض عنه واشتغل بنفسک مع ربک عزوجل اراده انه اذا علم ان النوی یصلح شیئی وان لهه ثما فقد تعلم + یکللنفسه + فلا تضیع زمانک فی الکد علیه فانه استغنی عنک + علم اولادک الصنائع + وتفرغ لعبادة الله عزوجل + فان الاهل والولد لا یغنون عنک من الله شیاء الزم نفسک واهلک وولدک القناعته بمالا یهلک عنه + وتفرغ انت وهم لطاعته مولا کم عزوجل + فان کان لکم فی الغیب سنته الرزق + فهی تاتی فی المومن من القانع اذا حتاج الی شئی من الدنیا + دخل علی ربه عزوجل باقدام سواله وتضرعه وذله وتوبته + فان اعطا الذی یرید + شکرة علی عطائه + وان لم یعطه + وافقه فی المنع و صبر معه علی ارادته + من غیر اعراض ولا منازعته + لا یطلب الدنی بدینه وبریائه ونفاقه و تمسنه کما تفعل انت یا منافق + الریاء النفاق والمواصی سبب الفقرا والذل والطرد من باب الحق عزوجل + المرالی المنافق یاخذ الدنیا بدینته +تزمیه بڑوتے الصالحین من غیر اهلیته فیه + یتکلم بزیے الصالحین من بشابهم + ولا یعمل مثل عملهم + یدعی النسب الیهم ولیس هو من نسبهم. + قولک لا اله الا الله دعوی وتوکلک علیه وثقتک به واعراض قلبک عن غیرة بینته یا کذابین اصدقوا + یاندوبین من مولا هم ارجعوا + قصدو بقلوبکم باب الحق عزوجل + وصالحوة واعتذوالیه + فی حالته الا یمان تاخذ من الدنیا بماع الشرع + وفی حال

ابولایته تاخذ بیدا مراله عزوجل مع شهادتهما

کہا ہے "جب تیرا بچہ خرے کی گٹھلیاں چننا سیکھ جائے تو اس سے بے فکر ہو کر تو فورا" اپنے پروردگار کے ساتھ مشغول ہو جا" اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بچہ سمجھنے لگے کہ چھوارے کی گٹھلیاں بھی کسی کام آسکتی ہیں اور اس کی کوئی قیمت ہے تو وہ روزی کمانے کے لائق ہو گیا اور اپنے لیے محنت مشقت کرسکے گا۔ تو اپنا وقت اس پر محنت کرنے میں ضائع نہکر۔ اس کو اب تیری ضرورت نہیں۔ اپنی اولاد کو روزی کمانے کا کوئی ہنر سکھا دے۔ اور خدا کی عبادت کے لیے فارغ ہو جا کیونکہ بی بی بچے اللہ کے یہاں کچھ کام نہ آئیں گے اپنے اور اہل اعیال کے لئے ضروری چیزوں قناعت کرنے والے مومن کو جب کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ سوال' عاجزی ذلت اور تبہ کے قدموں سے خدا کے سامنے جاتا ہے۔ اگر اس کی مراد پوری ہو جاتی ہے تو اس کی بخش کا شکر گزار ہو تا ہے۔ اور اگر وہ نہیں دیتا۔ تو اس کی مشیت پر بے حیل و حجت صبر کرتا اور راضی رہتاہے۔ وہ اپنے دین' ریا اور نفاق کے ذریعے دولت نہیں چاہتا۔ جیسے اے ریا کار! تو کما رہا ہے۔ ریا نفاق' نافرمانیاں' افلاس اور ذلت کا باعث اور راندہ درگاہ ہونے کا سبب ہیں۔ ریا کار منافق اپنے دین کے ذریعے دنیا کماتا ہے۔ نااہل ہونے کے باوجود نیکوں کی صورت بناتا' ان کا لباس پہنتا اور باتیں بناتا ہے۔ ان جیسے عمل نہیں کرتا۔ ان کی طرف نسبت کا دعوی کرتا ہے لیکن ان میں سے نہیں ہوتا۔ تیرا لا الہ الا اللہ کہنا ایک دعوی ہے اور توکل خدا پر اعتماد اور ماسواء سے دل کو خالی کرنا اس کے گواہ ہیں۔ جھوٹ بولنے والو! سچ بولو۔ بھاگنے والو ادھر آؤ۔ دل سے خدا کے درکار ارادہ کرو اور اس سے صلح و معذرت کرو۔ اب ایمان کی حالت میں جو کچھ دنیا کماؤ گے۔ شرع کے مطابق لوگے اور ولی دین بن کر اللہ کی شریعت
اور حکم دونوں کے مطابق لوگے اور بدلیت و تثبیت کے

له + يعني مع شهادة الكتاب والسنة + وفي
حالته البلية والقطبية تاخذ بفعل الله
عزوجل + تفرض الا شياء اليه

ياغلام ما تستحي + ابك على نفسك فانك
قد حرمت الصواب والتوفق + ما تستحي
تكون اليوم طائعاو غدا عاصيا + مخلصا وغدا
مشركا + عن النبي على الله تعالى عليه وسلم + انه
قال من استوى يوما فهر مغبون ومن كان امسه
خيرا من يومه فهر محروم +

ياغلام بك لا يجي شئي + ولا بلمنك + اجتهلو
المعونة من ربك عزوجل + تحرک في هذا
العجز الذي انت فيه + والا مواج ترفعک
وتقلبک الی الساحل + الدعاء منک
والا جابته منه الا جتهاد منک والتوفيق منه +
الترک منک و العبته منه اصدق في
طلب + وقد اراک باب قربه + تری يد رحمته
ممتدة اليک + ولطفه وکرمه
ومحبته مشتاقين لک + وهذا هو
غايته مطلوب القوم +
ايش اعمل بکم يا عبيد النفوس والطباع والا هويته
والشياطين + ماعندي الاحق في حق + لب في لب +
صفاء في صفاء قطع ووصل + قطع ماسوی الله
عزوجل + ووصل به + لا اقبل من هوسکم +

يا منافقون يا ملعون ياکذابون + لا
استحي من وجوهکم + کيف استحي منکم وانتم ما
تستحيون من ربکم عزلامل + وتتوا فحون عليه
وتستهينون بنظره وملائکته الموکلين بکم +
عندی صدق اقطع به رائس کل کافر و

منافق کذاب لايتوب ويرجع الی ربه عزو

درجہ میں پہنچ کر خدا کے فضل سے لوگے کہ ساری چیزوں کو اسی کے حوالے کر دو گے۔ وہ کھلائے گا تو کھاؤ گے نہ اختیار ہوگا نہ انتظار۔

دو دن : عزیزم! تمہیں شرم نہیں آتی۔ اپنے اوپر روؤ۔ تم نیک راہ اور نیک توفیق سے محروم ہوگئے۔ تم اس بات سے نہیں شرماتے کہ آج فرماں بردار ہو اور کل نافرمان۔ آج مخلص ہو کل مشرک جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جس شخص کے دو دن برابر ہوں وہ گھاٹے میں ہے اور جس کا گزرا ہوا دن آج سے بہتر ہو تو وہ بدنصیب ہے"

حرکت میں برکت : عزیزم! تم سے کچھ نہیں ہو سکتا اور کئے بغیر چارہ بھی نہیں۔ کوشش کرو اور خدا سے مدد مانگو اس بحر دنیا میں پڑے ہوئے ہاتھوں پاؤں مارتے رہو۔ موجیں اٹھا کر کنارہ پر لے ہی آئیں گی۔ تمہارا کام دعا مانگنا ہے۔ اور اس کا کام قبول کرنا۔ تمہارا کام سعی کرنا ہے اور اس کا کام توفیق دینا۔ تمہارا کام گناہ سے بچنا اور اس کا کام بچانا ہے تمہاری لب سچی ہونا چاہیے وہ اپنی قربت کا دروازہ دکھلا دے گا تو دیکھو گے کہ اس کی رحمت کا ہاتھ تمہاری طرف پھیلا ہوا ہے۔ اس کا لطف و کرم اس کی محبت تمہاری مشتاق ہے اور اہل اللہ کا یہی انتہائی مقصود ہے۔
نفس و خواہشات طبیعت و شیاطین کے بندو میں تمہارے ساتھ کیا کروں۔ میرے پاس حق ہی حق مغز ہی مغز اور صفائی ہی صفائی ہے۔ کاٹنا اور ملانا یعنی ماسوا سے قطع کرکے خدا سے ملانا ہی ہے میں تمہاری حرص نہیں پوری کرسکتا۔

خدا کی تلوار ہے : منافقو! مدعیو اور جھوٹ بولنے والو! میں تم سے نہیں شرماتا۔ اور کیسے شرم کروں۔ تم اپنے خدا سے نہیں شرماتے۔ اس کے سامنے بے حیائیاں کرتے ہو۔ اس کی اور موکل فرشتوں کی نظروں میں ذلیل ہو۔ میرے پاس سچائی کی تلوار ہے جس سے ہراس
کافر جھوٹے اور منافق کا سر اڑا دیتا ہوں جو توبہ نہیں کرتا اور توبہ

جل یا قدام توبتہ و اعتنارہ

عن بعضھم رحمتہ اللہ علیہ انہ قال الصدیق سیفہ اللہ عروجل فی ارضہ م اوضع علی شئی الاقطعہ

اقبلو منی نانی ناصح لکم + اریدکم لکم + انامیت عنکم + وجی بالخق عزوجل + من سقنی فی الصحبتہ انتفع وافلح ومن کنابنی وکنب فی صحبتی حرم وعوقب عا جلا راجلا +

من جملتہ اسباب معرفتہ ترک المنازعتہ لہ و الاعتراض علیہ والرضا بتدبیرہ + ولھنا اقال مالک بن دینار لبنس مریدیہ + ان اردت معرفتہ اللہ عزوجل فارض بتدبیرہ وتقدیرہ + ولا تجعل نفسک ونفرالک وطبعک وارادتک شرکاء لہ فیھما

یا اصحاء لا جسادہ یا متفرغین من الاعمال + ایش یفتکم من ربکم عزوجل + لواطلعت قلوبکم علی ذلک لتحسرتم + وندمتم انتبھوایا قوم انتم عن قریب موتی + ابکواعلی انفسکم قبل ان یبکی علیکم + لکم ذنوبکم مزدحمتہ علی عاقبتہ مبھمتہ + قریکم مرضی بحب الدنیا والحرص علیھا + راووسا بالزھد والترک والاقبال علی الحق عزوجل + سلامتہ الدین رائس المال + والا عمال الصالحتہ ھی الارباح + اترکو الطلب لما یقانیکم + واتنعو بما یکفیکم + العاقل لا یفرح بشئی + حلالہ حساب خرامہ عقاب + اکثرکم قدنسوا العقاب والحساب

یا غلام اذا حضرین یدیک شئی من الدنیا وارث قلبک یشمز منہ فاترکہ +

و معافی کے لیے خدا کے دربار میں حاضر نہیں ہوتا۔ بعض بزرگوں کا قوال ہے "سچ دنیا میں خدا کی تلوار ہے۔ جس کی سر پر رکھی جات ہے اس کو کاٹ ڈالتی ہے"

خیر خواہی : میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ میری بات مانو۔ میں تمہیں تمہارے نفع کے لیے چاہتاہوں۔ میں تمہارے سامنے مردہ ہوں۔ اور خدا تعالٰی کے نزدیک زندہ۔ جو صدق دل سے میری مجلس میں رہا۔ اسے نفع ہوا اور کامیابی ملی۔ جس نے مجھے جھٹلای اور جھوٹ موٹ میرے پاس آیا۔ وہ خروم رہا اور دنیا و آخرت میں اس کو سزا ملی۔

معرفت الٰہی کے ذرائع : معرفت الٰہی کے اسباب میں سے ہے کہ حق تعالٰی کی تقدیر سے اختلاف اور اس پر اعتراض نہ کرے اور اس کی تدبیر پر راضی رہے۔ اسی لیے مالک دینارؒ نے اپنے مرید سے فرمایا تھا کہ "تو معرفت الٰہی چاہتا ہے تو اس کی تدبیر و تقدیر پر راضی ہو اور اپنے نفس خواہش' طبیعت اور ارادہ کو ان دونوں میں اس کی شریک نہ بنا" اے تندرست اور اعمال سے بے فکر رہنے والو! تم کیا کچھ اپنا خدا کے یہاں ضاغ کر رہے ہو۔ اگر تم کو اس کی خبر ہو جائے تو کو بڑی حسرت اور بہت ندامت ہو + جاگو لوگو! تم عنقریب مر جاؤ گے۔ لوگوں کے رونے سے پہلے تم خود رو لو۔ تمہارے گناہ بے اندازہ ہیں اور انجام کی خبر نہیں۔ تمہارے دل دنیا کی محبت اور حرص کے مریض ہیں۔ زہد ترک دنیا اور خدا کے طرف متوجہ سے اس کا علاج کرو۔ دین کی سلامتی اصل سرمایہ ہے اور نیک اعمال اس کے منافع ہیں جس چیز سے تم میں سرکشی آئی اس کو چھوڑو اور جو کافی ہو اس پر قناعت کرو۔ سمجھ دار آدمی کسی چیز سے خوچ نہیں ہوتا۔ حلال کا حساب دینا ہوگا۔ اور حرام پر سزا ملے گی۔ تم میں سے اکثر حساب و سزا کو بھول چکے ہیں۔

شیخ کی ضرورت : جب دنیا کی کوئی چیز تیرے سامنے آئے اور دل کو کراہت معلوم ہو تو اس کو چھوڑ دے لیکن

ولکن لاقلب لک + کلک نفس و طبع و هوی + اصحب ارباب القلوب حتی یصیرلک قلب + لا یملک من شیخ حکیم عامل بحکم الله عزوجل یهذبک ویعملک وینصحک +

یامن باع کل شئی بلاشئی واشتری لاشئی بکل شئی قد اشتریت الدنیا بالاخرة + وبعت الاخرة بالدنیا + انت هوس فی هو س + علم فی علم + جهل فی جهل + تاکل کما تاکل الانعام من غیر تفتیش ولا احتساب ولا سوال من غیرنیته + من غیر امرمن غیر فعل +

المومن یاکل مباح الشرع + والولی یومر بالا کل وینهی عنه من حیث قلبه + والبدل لایتهم بشئی + بل یفعل فیه الاشیاء وهو فی غیبته مع ربه عزوجل وفنائه فیه + فالولی قائم مع الامر + والبدل مسلوب الاختیار + وکل ذل مع حفظ حدود الشرع + الفانی عنه وعن الخلق یحفظ حدود الشرع + ثم یستصرخ فی بحر القدرة فامواجه ترفعه تارة و

تحفضه اخری وتقلبه علی الساحل تارة و توقعه فی وسط الامته اخری + یصیر کا صحاب الکهف الذین قال الله عزوجل فی حقهم + ونقلبهم ذات الیمن و ذات الشمال ○ ماکان لهم علق ولاتصیر ولاحس + کانوا فی بیت اللطف والقراب مضمضین الا عین ظاهرا وباطنا + فهکذا المقرب قد غمضی عینی قلبه عما سوی ربه عزوجل + فلا ینظر الا له وبه + ولایسمع الامنه اللهم افنا

تیرے پاس تو دل ہی نہیں ہے۔ تو سرتاپا نفس، طبیعت و خواہش بنا ہوا ہے اہل دل کی صحبت میں رہ تاکہ اہل دل ہو جائے۔ تیرے لیے ایک سمجھ دار پابند احکام بزرگ کی ضرورت ہے جو تجھے تہذیب سکھائے۔ تعلیم دے اور نصیحت کرے۔

دنیا و آخرت: اے شخص تونے آخرت کو جو ایک چیز تھی، بے قیمت چیز کے عوض بیچ ڈالا اور ناچیز کو قیمتی چیز کے بدلے خرید لیا تونے آخرت سے دنیا کو خریدا اور آخرت کو دنیا کے بدلے بیچا۔ تو سراپا ہوس، جہالت اور محض عدم ہے۔ بے تحقیق اور تفتیش جو پایوں کی طرح کھاتا رہتا ہے۔ نہ پوچھ پچھ کرتا ہے۔ نہ نیت نہ حکم اور نہ فعل خداوندی کا انتظار۔

مومن شریعت کے مطابق اور ولی حکم کے موافق کھاتا ہے۔ ابدال کسی چیز کا بھی اہتمام نہیں کرتے بلکہ خود چیزیں اپنا کام کرتی ہیں اور وہ ان سے دور خدا کے پاس عالم غیب میں فنا رہتے ہیں ولی حکم کے منتظر اور ابدال بالکل بے اختیار ہوتے ہیں اور یہ سب حدود شریعہ کے حفاظت کا طفیل ہے جو شخص اپنے وجود اور مخلوق سے فنا ہو جاتا ہے۔ وہ شریعت کا پابند اور اس کے حدود کا محافظ ہوتا ہے۔ پھر بحر قدرت میں گر کر دستگیری کے لیے پکارتا ہے۔ موجیں اس کو کبھی اوپر لاتی ہیں اور کبھی غوطے دیتی ہیں کبھی ساحل پر لاتی ہیں اور کبھی منجھدار میں لے جاتی ہیں ص وہ اصحاب کہف جیسا ہو جاتا ہے۔ جنکے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ہم ان کو داہنے اور بائیں طرف کروٹیں دیتے ہیں" ان کو نہ ہوش و خبر ہے نہ حواس، وہ لطف اور قرب کے محل میں ظاہری و باطنی آنکھیں بند کیے پڑے ہیں۔ اللہ کے مقرب بندے نے ماسوا خدا سے اپنی باطنی آنکھیں بند کر لیں۔ اس لیے وہ صرف اسی کے لیے دیکھتا ہے اور اسی کی بات سنتا ہے۔ اے اللہ ہم کو ماسواء سے فنا کر دے اور اپنی ذات کے ساتھ موجود

عما سواک + واوجلنابک + واتنا فی الدنیا حسنتہ وفی لاخرۃ حسنتہ وقنا عذاب النار

رکھ اور دنیا و آخرت میں ہم کو نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

المجلس الثالث والعشرون

وقال رضی اللہ عنہ بکرۃ الجمعتہ بالمدرستہ ثانی عشر ذی الحجتہ ستہ خمس واربعین و خمسمائتہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال ان ھذہ القلوب لتصداء وان جلاء ھاقرءۃ

القران و ذکر الموت و حضور

مجالس الذکر +

القلب یصداء + فان تدارکہ صاحبہ بما وصف البنی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولا انتقل الی السواد + یسود لبعدہ عن النور + یسود لحبہ الدنیا والتجویز علیھا

من غیر ورع +

لان فمن تمکن من قلبہ حب الدنیا نیازال ورعہ + فیجمعھا من حلال و حرام + یزول تمییزہ فی جمعہ + یزول حیائوہ من

ربہ عزوجل

ومراقبتہ

یا قوم اقبلوا من نبیکم واجلوا صداء قلوبکم بالدواء الذی قد وصفہ لکم + لو ان باحدکم مرضا وصف بعض الاطباء دواء لہ + لما اھناہ العیش حتی یستعملہ + واقبوا ربکم عزوجل فی خواتکم وجلواتکم + اجعلوہ نصب اعینکم ختی کانکم ترونہ+ فان لم تکونو اترونہ فھو براکم+ من کان ذکر اللہ عزوجل بقلبہ فھو الذاکر+ ومن لم یذکرہ بقلبہ فلیس بذاکر+ اللسان غلام القلب و تبع لہ + داوم علی سماع المواعظ + فان القلب انا غاب

تیئیسویں مجلس

وقت صبح ۔ یوم جمعہ

۱۲ذی الحجہ ۵۴۵ھ ۔ مدرسہ معمورہ

تزکیہ قلب

قلب کا زنگ: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان قلوب پر بھی زنگ آ جاتا ہے اور قرآن پڑھنا موت کو یاد رکھنا اور وعظ کی مجلسوں میں حاضر ہونا ان کی قلعی ہے

قلب میں زنگ لگتا ہے اب اگر اہل قلب نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اس کا علاج کر لیا تو بہتر ہے ورنہ وہ رنگ گہرا ہو جائے گا اور نور سے دور ہونے کی وجہ سے قلب تاریک ہو گا دنیا سے محبت اور اس پر اندھا دھند گرنے سے کالا پڑ جاتا ہے کیونکہ جس دل کی محبت سما جاتی ہے اس میں تقویٰ نہیں رہتا اور وہ دنیا جمع کرنے میں لگ جاتا ہے حلال حرام کا امتیاز باقی نہیں رہتا جیسے بھی ہو اس کو جمع کرتا ہے خدا تعالیٰ اور اس کے سامنے حاضر ہونے سے نہیں شرماتا۔

ذکر قلبی: لوگو! اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو مانو اور آپ نے جو دوا تجویز فرمائی ہے اس سے اپنے دلوں کے زنگ کو صاف کر ڈالو کیونکہ اگر تم میں کوئی بیمار ہو جائے اور طبیب اس مرض کی دوا بتائے تو جب تک اس کو استعمال نہ کر لو گے چین نہ آئے گا خلوت و جلوت میں پروردگار کا دھیان رکھو۔ اس کو اپنا نصب العین بنا لو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر تم اس کو نہیں دیکھتے تو وہ بہر حال تم کو دیکھ رہا ہے جو شخص اللہ کو دل سے یاد کرتا ہے وہی ذاکر ہے اور جو دل سے ذکر نہ کرے

عن المواعظ عمی + حقیقته التوبته تعظم امرالحق عزوجل فی جمیع الاحوال + ولهذا قال بعضهم رحمته الله علیه + الخیر کله فی کلمتین + التعظیم لا مر الله عزوجل والشفقته علی خلقه + کل من لا یعظم امر الله عزوجل ولا یشفق علی خلق الله فهو بعید من الله اوحی الله عزوجل الی موسی علیه اسلام ارحم حتی ارحمک + انی رحیم من رحم رحمه واد خلته جنتی +

فیا طوبی للرحماء +

ضاع عمر کم فی اکلوا و اکلنا + وشربوا وشربنا + ولبسوا ولبسنا + وجمعوا وجمعنا + من اراد لفلاح فلیصبر نفسه عن المحرمات والشبهات والشهوات + ویصبر علی اداء امر الله عزوجل والانتهاء عن نهیه وعلی الموفقته لقدره + القوم صبر وامع الله عزوجل + ولم یصبر واعنه + صبر واله وفیه + صبر والیکونوا معه + طلبوا لیحصل لهم القرب منه + خرجوامن بیوت نفوسهم واهو یتهم وطباعهم + استصحبوا الشرع معهم + و ساروا الی ربهم عزوجل + فاستقبلتهم الافات والا هوال والمصائب والغموم والهموم والجوع والعطش والعری والذل والمهانته فلم یبالوا بها ولم یرجعواعن سیرهم ولم یتغیر واعما هم علیه + وهم الی قدام لا یفتر سیر هم + لایزالون کذلک حتی یتحقق لهم بقاء القلب والقالب

وہ ذاکر نہیں ہے زبان دل کی غلام اور اس کی ترجمان ہے وعظوں میں ہمیشہ شرکت کیا کرو کیونکہ قلب وعظ و نصیحت کی مجلس سے دور رہ کر اندھا ہو جاتا ہے توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ ہر حال میں اللہ کے احکام کی تعظیم کرے اسی لئے بعض بزرگوں نے کہا ہے ساری بھلائی دو باتوں کے اندر ہے اللہ کے حکم کی عظمت اور مخلوق پر شفقت کرنا جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعظیم نہیں کرتا اور لوگوں سے مہربانی سے پیش نہیں آتا وہ اللہ سے دور ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی رحم کرو تاکہ میں تم پر رحم کروں میں بڑا رحیم ہوں جو رحم کرتا ہے اس پر مہربان ہوتا ہوں اور اس کو جنت میں داخل کرتا ہوں رحم کرنے والوں کو مبارک ہو۔

نجات کی راہ: تمہاری عمر تو اس قصہ میں برباد ہو گئی۔ کہ انہوں نے وہ کھایا تو ہم نے یہ کھایا۔ انہوں نے وہ پیا اور ہم نے یہ پیا انہوں نے وہ لباس زیب تن کیئے تو ہم نے ایسے لباس پہنے۔ انہوں نے اتنا جمع کیا تو ہم نے اتنا۔ جو شخص نجات چاہتا ہے وہ اپنے نفس کو شہوتوں، خواہشوں اور محرکات سے روکے۔ اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرے۔ منع کی ہوئی باتوں سے باز رہے۔ اور تقدیر پر راضی رہے۔ اولیاء اللہ حق تعالیٰ کی معیت میں صابر رہے۔ اس سے دور رہنے پر صبر کیا نہ کر سکے۔ انہوں نے اس کی خاطر اور اس کے بارے میں صبر کیا تا کہ اس کا ساتھ ہو جائیں۔ اسی کی طلب میں رہے کہ تقرب حاصل ہو۔ وہ نفس، خواہشوں اور طبیعت کے چکر سے نکل گئے۔ شریعت کو ساتھ لے کر پروردگار کی طرف چل کھڑے ہوئے۔ ان پر آفتیں نازل ہوئیں۔ ہول اور مصیبتیں پڑیں۔ رنج و غم بھی آئے۔ بھوک پیاس آئی۔ ننگے رہے۔ ذلتیں اٹھائیں لیکن کسی کی پرواہ نہیں کی۔ اپنے سفر سے باز نہ آئے اور نہ ارادہ بدلا۔ آگے بڑھتے رہے اور قدم ست نہ ہوئے۔ قلب و قالب کو بقا حاصل ہونے تک ان کا یہی حال رہا۔

يا قوم اعملوا اللقاء الحق عزوجل + واستحيوا منه قبل لقائه + حياء المئومن من الله عزوجل ثم من خلقا + الا فيما يرجع الى للدين وخرق حدود الشرع فانه لايحل له ان يستحى + بل يتواقح فى دين الله عزوجل و يقيم حدوده ويمتثل امره عزوجل + ولا تاخذكم بهما رافته فى دين الله

من صحت تبعيته للرسول صلى الله تعالى عليه وسلم البسه ورعه وخوده + وقلده بسيفه + ونحله من ادبه وشمائله واخلاقه + وخلع عليه من خلعه + واشتد فرحه به كيف هو من امته + ويشكر ربه عزوجل على ذلک + ثم يجعله نائباله فى امته + ودليلا و داعيالهم الى باب الحق عزوجل + كان هو الداعى والدليل + ولما قبضه الحق عزوجل اقام له من امته من يخلفه فيهم + وهو احاد افراد من كل الف الف انقطاع النفس واحد + يدلون الخلق ويصبرون على اناسمع دوام النصح لهم + يتبسمون فى وجوه المنافقين والفساق + و يحتالون عليهم بكل حيلته + حتى يخلصوهم سماهم فيه + ويحملوهم الى باب ربهم عز و جل + ولهذا قال بعضهم رحمته الله عليه + لايضحک فى وجه الفاسق الاالعارف +

يضحک فى وجهه و يريه انه ما يعرفه وهو يعلم بخراب بيت دينه + وسواد وجه قلبه + وكثرة غله و كدره + والفاسق والمنافق يظنان انهما قد خفيا عليه ولم يعرفهما + لا ولا كرامته لهما + مايخفيان عليه + يعرفهما بلمحه و نظره

عارف اور اس کا مقام: دوستو! خدا تعالیٰ سے ملنے کے کام کرو اور ملاقات سے قبل اس سے شرم کرو۔ مومن پہلے اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہے پھر مخلوق سے شرماتا ہے۔ ہاں دین اور شرعی حدود لوٹنے کے وقت شرمانا جائز نہیں (بے باک ہو کر نصیحت کرو) دین کے حدود کو قائم کرو۔ اور خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرو۔ "خدا کے دین کے بارے میں مجرموں کو سزا دیتے وقت تم کو نرمی نہیں کرنا چاہئے۔

جو شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہو جاتا ہے تو حضرت اس کو اپنی زرہ اور خود پہناتے، اپنی تلوار اس کے گلے میں ڈالتے، اپنی عادات و اخلاق اس کو عطا فرماتے۔ اپنی خلعتوں سے اس کو خلعت بخشتے ہیں اور اس سے نہایت خوش ہوتے ہیں کہ کیسا ہونہار امتی ہے۔ اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ پھر امتیوں میں اس کو اپنا نائب مقرر کرتے ہیں۔ نیز باب حق کا راہنما اور خدا کی طرف بلانے والا بنا دیتے ہیں۔ آپ ہی بلانے والے اور راہ نما تھے لیکن پروردگار عالم نے جب آپ کو اپنے پاس بلا لیا تو آپ کی امت میں سے ان لوگوں کو جانشین بنا دیا جو لاکھوں میں بلکہ ان گنت مخلوق میں ایک دو ہی ہوتے ہیں۔ لوگوں کی رہبری کرتے ہیں۔ ان کی خیرخواہی میں رہتے ہیں اور ان کی ایذاؤں کو برداشت کرتے ہیں۔ منافقوں اور فاسقوں کے منہ پر ہنستے ہیں اور طرح طرح کی تدبیریں کرتے ہیں کہ ان کو ان کی موجودہ حالت سے چھڑا کر حق تعالیٰ کے دروازہ پر لا بٹھائیں۔ اسی لئے ایک بزرگ نے کہا ہے کہ "فاسق کے منہ پر صرف عارف ہی ہنستا ہے۔"

عارف اس کے سامنے ہنس کر یہ بتاتا ہے کہ اس کی حالت کی خبر نہیں حالانکہ وہ عارف منافق کے دین کے گھر کی ویرانی، ان کے دل کی سیاہی، کھوٹ نیز کدورت سے خوب واقف ہوتا ہے۔ فاسق و منافق سمجھتے ہیں کہ ان کا حال مخفی رہا اور اس عارف نے نہیں پہچانا نہیں ایسا نہیں ہے۔ ان کی کوئی عزت نہیں رہی۔ وہ عارف سے نہیں چھپ سکتے۔ ان کی نظر، گفتگو، حرکات

وكلمه و حركته + يعرفهما عند ظاهره و باطنه + ولاشك + ويلكم تظنون انكم تخفون على الصديقين العارفين العالمين + الى اى وقت تضيعون عمر كم فى لاشئى +

اطلبوا من يدلكم على طريق الاخرة ياضلا لا عنها + الله اكبر عليكم يا موتى القلوب + يا مشركين بالاسباب + يا عابدين اصنام حولهم و قواهم و تعلموا يشهم و رئوس اموالهم و سلاطين الصادهم و جهاتهم التى ينتهون اليها + انهم بون عن الله عز و جل + كل من يرى الضر والنفع من غير الله عز و جل فليس بعبد له + هو عبد من رائى ذلك منه + فهو اليوم فى نار المقت والحجاب + و غدا فى نار جهنم + مايسلم من نار الله عز و جل الاالمتقون الموحدون المخلصون التائبون +

توبوا بقلوبهم ثمه بالسنتكم + التوبته و شيطانك و تقلب دولته نفسك وهواك و شيطانك و اقرانك السوء + اذا تبت قلبت سمعك و بصرك ولسانك و قلبك و جميع جوارحك و تصفى طعامك و شرابك من كدرالحرام واشبهته + و تتورع فى معيشتك و بيعك و شرائك + و تجعل

كل همك مولاک عز و جل +
تزيل العادة و تترک مكانها العبادة + تزيل
المعصيته و تترک مكهانها الطاعته + ثم تتحقق
فى الحقيقته مع صحته الشريعته و شهادتها +
لان كل حقيقته لا تشهد لها الشريعته
فهى زندقته + فاذا تحقق لک هذا + جاء ک
النفاء عن الاخلاق المذمومته +

سکنات سے ان کو پہچان لیتا ہے۔ وہ ظاہر و باطن سے پہچان لئے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ افسوس تم سمجھتے ہو کہ تمہارا حال صدیق، عارف اور عالموں سے پوشیدہ رہتا ہے۔ اپنی عمریں کب تک ناچیز کے اندر ضائع کرتے رہو گے؟

بندہ دنیا: اے گمراہو! اس کے طالب بنو جو تم کو آخرت کا راستہ بتائے۔ خدائے بزرگ تم سب پر بالا ہے۔ اے مردہ دلو! اسباب کو شریک خدا سمجھنے والو! اور اے اپنی قوت و طاقت، معاش و سرمایہ کے بتوں کو پوجنے والو! شہروں اور جن اطراف کی جانب پہنچ رہے ہو وہاں کے بادشاہوں کے پجاریو! یہ سب اللہ سے محجوب ہیں جو شخص نفع اور نقصان کو غیر خدا کی طرف سے سمجھتا ہے۔ وہ اللہ کا بندہ نہیں ہے۔ وہ اسی کا بندہ بن گیا جس کی طرف سے نفع و نقصان سمجھا۔ آج وہ غصہ اور حجاب کی آگ میں ہے اور کل کو جہنم کی آگ میں ہو گا۔ اللہ کی آگ سے صرف پرہیزگار، صاحب توحید، مخلص اور توبہ کرنے والے ہی بچ سکتے ہیں۔

توبہ: پہلے دل سے توبہ کرو۔ پھر زبان سے معافی مانگو توبہ حکومت کی کایا پلٹ ہے۔ نفس، خواہش، شیطان برے ساتھیوں کی حکومت کو پلٹ دیتی ہے۔ تو توبہ کرکے اپنی آنکھ، کان، زبان، قلب اور سارے ہی اعضا کی کایا پلٹ دیتا ہے۔ حرام اور شبہ کی کدورت سے اپنے خوردونوش کو پاک کر ڈالتا ہے۔ اپنی معاش و خرید و فروخت میں محتاط ہو

جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو مقصود بنا لیتا ہے۔ عادت زائل ہو جاتی ہے۔ عبادت اس کی جگہ لے لیتی ہے۔ معصیت چھوٹ کر اطاعت آ جاتی ہے۔ اس کے بعد شریعت کی صحت و شہادت سے حقیقت میں رسوخ پاتا ہے۔ "اس لئے کہ شریعت جس حقیقت کی گواہی نہ دے وہ زندقہ ہے۔" جب حقیقت حال کی خبر ہو گی تو بداخلاقیوں سے اور مخلوق کی طرف دیکھنے سے فنا ہو جائے گا۔ تیرا ظاہر

عن رؤیته سائر الخلق + فحینئذ یکون
ظاهرک محفوظا + و باطنک بربک
عز و جل مشغولا + فاذا تم لک هذا فلو
جاء ت الیک الدنیا بحذافیرها + و
مکنتک منها + و قبعک الخلق باجمعهم من
تقدم و من تاخر + لم یضرک ذلک ولم یغیرک
عن باب مولاک عز و جل لانک قائم معه +
مقبل علیه + مشغول به + ناظر الی جلاله
و جماله + اذا نظرت الی جلاله تفرقت +
واذا نظرت الی جماله اجتمعت + تخاف
عند رؤیته الجلال + و ترجو عند رؤیته
الجمال + تنمحی عند رئویته الجلال + و تثبت عند
رئویته الجمال + فطوبی لمن ذاق هذا الطعام +
اللهم اطعمنا من طعام قربک + واسقنا
من شراب انسک + واتنا فی الدنیا حسنته و فی
الاخرة حسنته و قنا عذاب النار

محفوظ ہو جائے گا۔ اور باطن حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہو گا۔ جب اس میں بھی کمال حاصل ہو جائے گا پھر دنیا اگر اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ آئے اور اپنے کو تیرے سپرد کر دے اور تمام اگلی پچھلی مخلوق تیری مطیع ہو جائے تو اس سے تجھ کو کوئی نقصان نہ ہوگا اور نہ پروردگار کے در سے لوٹا سکے گی اس لئے کہ تو خدا تعالیٰ کے ساتھ ہو گا۔ تیری توجہ اس کی طرف ہو گی۔ اسی سے سروکار ہو گا۔ اس کے جلال و جمال پر نظر رہے گی۔ جب اس کا جلال دیکھے گا تو پارہ پارہ ہو جائے گا۔ جمال دیکھ کر پھر جمع ہو جائے گا۔ جلال دیکھ کر خوف زدہ ہو گا۔ جمال پر نظر پڑتے ہی امید بندھ جائے گی۔ جلال دیکھ کر نابود اور جمال کے نظارہ سے موجود ہو گا۔ اس کو مبارک ہو جس نے اس طعام ذائقہ چکھا۔

اے اللہ ہم کو اپنے قرب کا مزا چکھا اور اپنے انس کی شراب پلا۔ ہم کو دین و دنیا میں بھلائی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

المجلس الرابع والعشرون

وقال رضی الله عنه بکرة الاحد بالرباط رابع عشر ذی الحجته سنته خمس واربعین و خمسمائته

لا تشارکوا الحق عز و جل فی تدبیره و علمه بنفوسکم و اهویتم و طباعکم + واتقوه فیکم و فی غیرکم + عن بعضهم رحمته الله علیه انه قال و افق الحق عز و جل فی الخلق ولا توافقهم فیه انکسر من انکسر وانجبر من انجبر +

تعلموا موافقته الحق عز و جل من عبادة الصالحین الموافقین + العلم جعل للعمل لا لمجرد الحفظ وایراده علی الخلق + تعلم واعمل + ثمه علم غیرک + اذا علمت ثم عملت تکلم العلم

چوبیسویں مجلس

وقت صبح۔ یوم یک شنبہ
۱۴ ذی الحجہ ۵۴۵ھ۔ خانقاہ شریف

تصوف و معرفت

علم و عمل: اپنے نفس، خواہشات اور طبیعتوں کو حق تعالیٰ کی تدبیر اور علم میں شریک نہ بناؤ۔ اپنے اور پرائے معاملات میں اس سے ڈرو۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ "مخلوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت کرو اور اللہ کے بارے میں مخلوق کا ساتھ نہ دو۔ جسے ٹوٹنا ہو ٹوٹ جائے اور جسے جڑنا ہو جڑ جائے۔"

اللہ تعالیٰ کی موافقت کرنا اس کے نیک بندوں سے سیکھو۔ علم عمل کرنے کے لئے بنایا گیا ہے حفظ کرنے اور مخلوق کو سنانے کے لئے نہیں۔ علم سیکھو خود عمل کرو پھر دوسروں کو پڑھاؤ۔ علم حاصل کرکے عمل کرنے لگو تو تمہارا

عنک + وان سکت + تکلم بلسان العمل + اکثر
ماینکم بلسان العم ولهذا اقال بعضهم رحمته
الله علیه من لا ینفعک لحظه لا
ینفعک و عظه + العامل بعلمه
ینتضع بعلمه هو وغیره + لان
الله عز و جل ینطقنی بما یشاء علی
قد حوال الحضور عندی + والا
و بینکم عداوة + عرضی
مبذول و مالی + ولیس لی شئی +
وان کان لی شئی فما امنعکم منه +
ما بینی و بینکم سوی النصیحته +
انصحکم له عز و جل لالی + وافق القدر
والا یقصمک + امش معه الی اختیاره
والا نحرک + کن بارکا بین یدایه الی ان
یرحمک و یردفک خلفه + بدایته
امرالقوم الکسب + یا خذون من
الدنیا علی قدر الحاجته بید الشرع +
حتی اذا عجزت مبانهم عن الکسب وجاء
التوکل + فختم علی قلوبهم و قید جوارحهم +
جاء تهم اقسامهم من الدنیا مهناة
مکفاة من غیر تعب ولا عناء + الواحد
من المقربین فی الآخرة یتلبس بنعیم
الجنته علی غیر ارادة منه + بل یوافق
الحق عز و جل فی ذلک + کما وافقه
فی التلبیس بالا قسام التی کانت فی
الدنیا + یوفیهم اقسامهم دنیا واخرة +
لانه لیس بظلام للعبید

یا غلام علی قد رحمتک تعطی + ابعد عما سوی
الحق عز و جل بقلبک حتی تقرب منه + مت
معک و عن الخلق وقد رفعت الحجب بینک
و بین ربه عز و جل + قال کیف اموت + مت عن

علم خود بولے گا- تم چپ بھی رہو گے تو زبان عمل بتائے گی اکثر صرف علم کی زبان سے بات کی جاتی ہے جو موثر نہیں اسی لئے ایک بزرگ کا قول ہے- "جس کی نگاہ تیرے لئے موثر نہیں اس کا وعظ بھی مفید نہیں-" جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے وہ خود بھی فائدہ اٹھاتا ہے اور دوسروں کو بھی نفع پہنچاتا ہے کیونکہ حق تعالیٰ میرے پاس آنے والوں کے اندازہ سے مجھے قوت تقریر عطا فرماتا ہے- اگر ایسا نہ ہو تو میرے اور تمہارے درمیان عداوت ہو جائے میرا مال و آبرو سب تم پر نثار ہے- میری پاس کچھ ہے نہیں اور اگر کچھ ہوتا تو اس سے بھی دریغ نہ کرتا نصیحت و خیرخواہی کے سوا میرے پاس کچھ نہیں میں تم کو محض اللہ واسطے نصیحت کرتا ہوں- اپنی غرض کوئی نہیں- تقدیر کے خلاف نہ چلو ورنہ گردن توڑ دے گی اس کے ارادہ کے مطابق اس کے ساتھ رہو ورنہ وہ تجھ کو ذبح کر ڈالے گی- اس کے سامنے گھٹنے ٹیک دو تا کہ اس کو رحم آ جائے اور وہ تمہیں اپنے پیچھے بٹھا لے اہل اللہ کے کام کی ابتدا کسب حلال ہے- وہ ضرورت کے مطابق شریعت کے ہاتھ سے دنیا لیتے ہیں- یہاں تک کہ ان کے اعضا تھک جاتے ہیں اور توکل پیدا ہو کر ان کے دلوں اور اعضا پر صبر و سکون کی مہر لگا دیتا ہے اور ان کا دنیوی حصہ کفایت و خوشگواری سے بے محنت و بغیر مشقت ان کو ملتا رہتا ہے- سب مقرب بندے جنت کی نعمتوں سے بے ارادے فیضیاب ہوں گے بلکہ اس میں بھی وہ حق تعالیٰ کی موافقت کریں گے جس طرح دنیاوی حصے لینے میں اس کی موافقت کرتے تھے- اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں بے طلب ہی ان کو پورا حصہ دیتا ہے- اس لئے کہ "وہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا-"

نفس کی موت: عزیزم! تم کو اپنی ہمت کے مطابق ملے گا- اپنے دل سے ماسواء کو نکال دو تا کہ اللہ اپنے قریب بلائے- نفس اور مخلوق کے لئے مردہ بن جاؤ- اگر کوئی پوچھے کہ کیسے مر جاؤں؟ نفس، خواہش، طبیعت

متابعتہ نفسک ھواک و طبعک وعاداتک و عن متابعتہ الخلق واسبابھم وایس منھم واترک الشرک بھم و عن طلبہ شئی سوی الحق عز و جل + اجعل اعمالک کلھا لوجہ اللہ عز و جل + لا یطلب نعمہ + ارض

بتدبیرہ و قصائتہ وافعالہ + فاذا فعلت ھنا فقد مت عنک وحییت بہ + بصیرقلبک مسکنہ + یقلبہ کیف یشاء + بصیر فی کعبتہ قربہ متعلقا باستارھا + ذاکرالہ ناسیا لما سواہ +

مفتوح الجنتہ قول لا الہ الا محمد رسول اللہ الیوم و غدا + بفنائک منک و عن غیرک و عن کل ماسواہ + مع حفظ حدود الشرع + قرب الحق عز و جل الاھنہ الجنتہ + و بعدھم عنہ نارھم + لا یرجون الا ھنہ الجنتہ + و بعدھم عنہ فارھم + ھنہ النار + ای غل للنار عندھم حتی یخافوا منھا + ھی تستغیث من المومن و تھرب منہ فکیف لا تھرب من المحبین المخلصین + ما احسن حال المومن فی الدنیا والاخرۃ + ھو فی الدنیا لا یبالی علی ای حال کان فیھا + بعد ان یعلم ان ربہ عز و جل راض عنہ + اینما سقط لقط قسمہ و رضی بہ + اینما توجہ نظر بنور اللہ عز و جل + لاظلمتہ عندہ + کل اشارتہ الیہ + کل اعتمادہ علیہ + کل توکلہ علیہ + احذرو من اذیتہ المومن فانھا سم فی جسد موذیہ + و سبب لفقرہ و عقوبتہ + جاھلا باللہ عز و جل و نجواصہ + لا تنق طعم علیتھم + فانھا سم قاتل + ایاک ثم ایاک + ایاک ثمہ ایاک + ان تتعرض لھم بسوء +

عادت، مخلوق اور اسباب کی پیروی ترک کر دو۔ یہی موت ہے۔ سب سے ناامید ہو کر ان کے ساتھ شرک اور غیرخدا سے طلب چھوڑ دو۔ سارے اعمال صرف خدا کے لئے کرو۔ اس کی نعمت کی خاطر نہیں۔ تدبیر قضاء و قدر اور اس کے افعال پر راضی ہو۔ جب تو ایسا کر لے گا۔ تو نفس کے لئے مر جائے گا۔ اور خدا کے لئے زندہ رہے گا اس وقت تیرا دل اس کا مسکن ہو گا وہ جس طرح چاہے گا پلٹ دے گا اور تو اس کے کعبہ قرب کے پردوں سے لٹکا ہوا ہو گا۔ سب کو بھول کر صرف اس کی یاد میں محو ہو گا۔

جنت اور اس کی کنجی: لا الہ اللہ محمد رسول اللہ آج بھی اور کل قیامت میں بھی جنت کی کنجی ہے (لیکن صرف زبان سے نہیں) بلکہ اپنے غیر اور ماسوا کی نفی اور فنا کے ساتھ اور شرعی حدود کی رعایت کے ساتھ پڑھو خدا تعالیٰ کی قربت اہل اللہ کی جنت اور اس سے دوری ان کی جہنم ہے۔ وہ اسی جنت کے متوقع اور اسی جہنم سے خائف ہیں۔ ان کے نزدیک اس دوزخ کی گرمی کیا ہے جس سے وہ ڈریں۔ وہ تو بندہ مومن سے پناہ مانگتی اور بھاگتی ہے۔ پھر مخلصین سے کیوں نہ بھاگے گی۔ مومن کا حال دنیا و آخرت میں کتنا اچھا ہے وہ دنیا میں کسی حال میں بھی رہے اس کو پروا نہیں ہوتی۔ اگر معلوم ہو جائے کہ اس کا پروردگار اس سے خوش ہے۔ (پرند کی طرح) جہاں بھی اترا دانہ چگ گیا اور اسی میں خوش رہا۔ جدھر بھی دیکھا اللہ کے نور سے دیکھا اس کے لئے اندھیرا ہے ہی نہیں۔ اس کے سارے اشارے اسی کی طرف ہیں۔ اس کا اعتماد و توکل بھی اسی پر ہے۔ مومن کو تکلیف دینے سے بچو۔ یہ ایذا موذی کے لئے زہر بن جاتی ہے۔ اور اسی کے افلاس اور سزا کا باعث۔

اے اللہ اور اہل اللہ سے ناواقفو! خاصان خدا کی غیبت کا مزا نہ چکھو۔ یہ سم قاتل ہے۔ بچو اور اپنے آپ کو اس سے بچاؤ کہ ان سے کسی قسم کی برائی سے پیش آؤ۔

فان لهم من يغار عليهم

يا منافقا قد علق شک النفاق فی قلبک + وقد ملک ظاهرک و باطنک + استعمل التوحيد والاخلاص فی جميع الاحوال + وقد شفيت وذهب شکک +

ما اکثر ما تخرقون حدودالشرع+ وتمزقون دروع تقواکم+ وتنجسون ثياب توحيد کم+ وتطفون نورايمانکم + وتتبغضون الی ربکم عزوجل جميع افعالکم واحوالکم+ اذاافلح الواحد منکم وعمل طاعته فهی مشوبته بالعجب و رويته الخلق و طلب الحمد منهم عليها + من ارادمنکم ان يعبد الله عزو جل فليعتزل عن الخلق + فان رويتهم لل عمال مبطلته لها+ عن النبی صلی الله تعالی عليه وسلم انه قال + عليکم بالعزلته فانها عبادة + وانها راب الصالحين من قبلکم +

عليکم بالايمان + ثمه بالايقان + ثمه الفناء والوجود بالله عز و جل + لا بک ولا بغيرک + مع حفظ الحدود +مع الرضاء الرسول صلی الله تعالی عليه وسلم + مع رضا المتلوا المسموع القروء + لاکرامته لمن يقول غير هذا + هذا الذی فی المصاحف والا لواح کلام الله عز و جل+ طرف بيده و طرف بايدينا +

عليک بالله عز و جل والا نقطاع اليه والتعلق به +

فانه يکفيک مونته الدنيا والاخرة + ويحفظک فی الحيات والممات + ويذب عنک فی جميع الاحوال + عليک بهذا السوا علی البياض + اخلمه حتی يخدک + يا خذ بيد قلبک + ويوقفه بين يدی ربه عز و جل + العمل به

کیونکہ ان کا بھی کوئی ہے جو بڑا غیرت دار ہے۔

نفاق کی دوا: منافقو! تمہارے دلوں میں نفاق شک پڑ گیا ہے اور تمہارے ظاہر و باطن پر چھا گیا ہے۔ ہر حال میں توحید واخلاص کی دوا استعمال کرو شفا پاؤ گے اور شک دور ہو جائے گا

تم شریعت کے حدود کس قدر توڑتے اور اپنے تقویٰ کی زرہ کو پارہ پارہ کرتے ہو۔ اپنی توحید کے کپڑوں کو نجس کرتے اور نور ایمان کو بجھاتے ہو اور تمام حالات اور معاملات میں خدا کے دشمن بن رہے ہو۔ اگر تم میں کوئی نیک کام کرتا بھی ہے تو اس میں خود پسندی دکھاوے اور مخلوق کی تعریف کی آمیزش ہوتی ہے۔ تم میں جو کوئی خدا کی عبادت کرنا چاہے اسے خلائق سے کنارہ کشی اختیار کرنا چاہیے کیونکہ اعمال میں ریا اس کو باطل کر دیتا ہے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گوشہ نشینی کو ضروری سمجھو۔ وہ عبادت ہے اور گزشتہ صالحین کی عادت ہے۔

خوشنودی خدا اور رسول: ایمان، یقین فنا اور وجود مع اللہ کو ضروری سمجھو۔ وجود مع الغیر کو غیرضروری جانو حدود شریعت کی حفاظت، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی اور کلام اللہ کی خوشنودی کا خیال رکھو جو شخص اس کے خلاف کہے اس کی کوئی عزت نہیں۔ یہی قرآن جو کاغذوں اور تختیوں میں لکھا ہے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے کہ اس کا ایک سرا اس کے ہاتھ اور دوسرا ہمارے ہاتھ میں ہے۔

اللہ تعالیٰ کو اپنا بنا لو۔ اس کے ہو رہو اور سب کو چھوڑ کر اسی سے تعلق رکھو کہ دنیا و آخرت کی ساری ضروریات میں وہ کافی ہے۔ موت و حیات میں تمہاری حفاظت فرمائے گا اور ہر حالت میں مشقت رفع کرے گا۔ اس قرآن پاک پر مضبوطی سے عمل کرو۔ اس کی خدمت میں لگے رہو تا کہ وہ تمہاری حفاظت کرے اور تمہارا قلبی ہاتھ پکڑ کر اپنے پروردگار کے سامنے

بریش جناحی قلبک فیطیر بهما الی ربه عز و جل +

یا من قد لبس الصوف + البس الصوف لسرک ثم لقلبک ثم لنفسک ثم لبدنک + بدایته الزهد من هناک تکون + لا من الظاهر الی الباطن + اذا صفا السر تعدی الصفاء الی القلب والنفس والجوارح والما کول والملبوس + وتعدی الی جمیع احوالک + اول مایعمر

داخل الدار + فاذ اکملت عمارتها اخرج الی عمارة + الباب + لا کان ظاهر بلا باطن + لا کان الخلق بلا خالق + لا کان باب بلادار + لا کان قفل علی خربته + یا دنیا بلا اخرة + یا خلقا بلا خالق + جمیع ما انت فیه لا ینفعک یوم القیامته بل یضرک + هذا المتاع الذی معک مایبتاع منک هناک + متاعک الریاء والنفاق الاخرة صحح الاسلام ثم تناول + فی سوق الاخرة + صحح الاسلام ثم تناول + السلام مشتق من الاستسلام +

وان تسلم امرالله عز و جل الی الله + تسلم نفسک الیه وتعتمد علیه + وتنسی حولک و قوتک وما فی یدیک من الدنیا تنفقه فی طاعته + تعمل بالطاعات و تسلمها الیه و تنسا ها + کل عملک جوزفارغ + کل عمل لا اخلاص فیه فهو قشر لا لب فیه + خشبته ممدودة جمد بلا روح + صورة بلا معنی + وهذا عمل المنافقین +

یا غلام الخلق کلهم التہ + والله عز و جل الصانع لها + والمتصرف بالالته + ورای هذا تخلص من التقید بالالته + و رای

لے جا کر کھڑا کر دے۔ اس پر عمل کرنے سے تمہارے دل کو پر لگ جائیں گے اور تم ان سے اڑ کر اپنے پروردگار کے پاس جا پہنچو گے۔

تصوف: اے گلیم پوش! پہلے اپنے باطن، دل، نفس اور بدن کو گدڑی پہننے کا عادی بنا۔ زہد کی ابتدا اسی باطن سے ہوا کرتی ہے ظاہر سے باطن درست نہیں ہوتا۔ باطن صاف ہو جائے گا تو دل، نفس، اعضا اور لباس طعام تک صفائی پہنچ جائے گی اور سارے حالات میں پیدا ہو جائے گی۔ پہلے گھر کے اندر تعمیر ہوتی ہے جب اندر سے مکمل ہو جائے تو دروازہ بنانے کے لئے باہر آ۔ یہ نہیں کہ ظاہر ہو اور باطن غائب۔ خلق سے انس ہو اور خالق کا دھیان نہ ہو۔ پھاٹک ہو اور گھر نہ ہو اور کھنڈر میں قفل لگا ہو۔ اے سراپا دنیا کہ آخرت سے کوئی تعلق نہیں۔ اے مخلوق کے شیدا جسے خدا سے واسطہ نہیں جن مشاغل میں تو ہے۔ ان میں سے قیامت کے روز کچھ بھی کام نہ آئے گا۔ بلکہ مضر ہو گا تیرا سودا اس دن خریدا نہ جائے گا۔ تیرے پاس ریا، نفاق اور نافرمانیوں کا سودا ہے۔ اور یہ ایسی چیزیں ہیں جن کا آخرت میں چلن نہیں ہے۔ پہلے اپنا اسلام صحیح کر۔ اس کے بعد دنیا لے۔ اسلام استسلام سے نکلا ہے۔ (جس کے معنی اپنے آپ کو دوسرے کے حوالے کرنا ہے۔) تو حق تعالیٰ کا کام اس کے سپرد کر دے اور اپنی ذات اس کے حوالے کر۔ اس پر بھروسہ رکھے اور اپنے زور و طاقت کو بھول جائے اور جو کچھ تیرے پاس ہے۔ اس کی راہ میں خرچ کر دے۔ نیک کام کرے اور اس کو بھی خدا کے سپرد کرکے بھول جائے۔ تیرا سارا عمل بے مغز اخروٹ ہے۔ جس عمل میں اخلاص نہ ہو وہ ایک خول ہے۔ جس میں گری نہیں۔ سوکھی ساکھی لکڑی ہے۔ بے روح کا جسم ہے۔ بے معنی لفظ ہے اور یہ منافقین کا عمل ہے۔

ساری خلقت آلہ ہے اور خدا برتر و بزرگ کا دیگر اور ان میں تصرف کرنے والا ہے جس نے یہ بات سمجھ لی وہ اسباب کے علائق سے چھوٹ گیا اور اس کی نظر تصرف

المتصرف فیها + الوقوف مع الخلق بغضته و کلفته و کرب + والوقوف مع الحق عز و جل فرحته و طیبته و نعمته +

انت منقطع عن جادة من تقلم + لا نسب بینک و بینهم قد قنعت برایک ولم تجعل لک استاذ یعرفک ویود بک + یا منقطعا عن الطریق + یا من تتلاعب بہ شیاطین الا والجن یا عبد النفس والهوی وا ویحک قد خرست الحق عز و جل + ارجع الیہ والا عتنار ÷ حتی یخلصک وینجیک من لجته بحر هلا ما انت فیہ + وقد سهل انت مستظل بشجرة الغفلته + اخرج من ظلها وقد رایت ضوء الشمس و عرفت الطریق + شجرة الغفلته تربی بماء الجهل + وشجرة الیقظته والمعرفته تربی بماء الفکر وشجرة التوبہ تربی بماء الندامته + وشجرة المحبته تربی بماء الموافقته

یا غلام قد کان لک بعض العذر و انت صبی و شاب الی الان قدو قاربت الاربعین او تدجاوزتها وانت تلعب بما یعلب الصغار + احذر من مخالطتهالجهال و الخلوة بالسناء الصبیان + اصحب الشیوخ المتقین + واهرب من الشباب الجاهلین + قم ناحیته عن القوم فمن جاء منهم الک فکن بہ کا لطبیب لهم + کن لخلق کالاب الشفیق علی اولاده اکثر من طاعته الله عز و جل + فان طاعته ذکره + عن النبی صلی الله تجال علیہ وسلم انہ

کرنے والے پر رہی۔ مخلوق کے ساتھ رہنا ناگواری تکلیف اور اذیت کا سبب ہے اور حق تعالیٰ کے ساتھ رہنا فرحت، نعمت اور راحت ہے۔

اے راستہ سے دور پڑے ہوئے اور جنات و انسان و شیاطین کے کھیل بنے ہوئے اور نفس خواہش کے غلام! تو بزرگوں کے راستہ سے دور جا پڑا ہے۔ تیرے اور ان کے درمیان کوئی واسطہ نہیں۔ تو نے اپنی رائے کو کافی سمجھا اور کسی کو اپنا مرشد نہیں بنایا جو ادب اور معرفت سکھلاتا۔

معرفت و ذکر الٰہی: افسوس! تو گونگا بن گیا کہ دعا مانگی جاتی۔ اللہ تعالیٰ سے فریاد کر۔ توبہ و ندامت سے اس کے پاس چل، وہ تجھے دشمنوں سے نجات دے گا اور ہلاکت سے بچا لے گا۔ اپنے موجودہ حال اور اس کے انجام پر غور کر کو تو اس کا چھوڑ دینا آسان ہو جائے گا۔ تو غفلت کے درخت کے سایہ میں بیٹھا ہوا ہے اس کے سائے سے باہر آ۔ تجھے آفتاب کی روشنی نظر آئے گی اور راستہ پہچان لے گا۔ غفلت کا درخت جہل کے پانی سے سینچا جاتا ہے۔ بیداری و معرفت کا شجر غور و فکر کے پانی سے سیراب ہوتا ہے۔ توبہ کے درخت کی پرورش ندامت کے آنسو سے ہوتی ہے اور نخل محبت کی سیرابی قضا و قدر کی موافقت سے ہے۔

جب تو بچہ اور جوان تھا تو کچھ عذر بھی تھا اور اب جبکہ تیری عمر چالیس سال یا اس سے بھی کچھ زیادہ ہو گئی تو وہی بچوں کے سے کھیل کھیل رہا ہے۔ جاہلوں کے میل جول اور عورتوں و بچوں کے خلا ملا سے پرہیز رکھ۔ متقی بزرگوں کے ساتھ رہ اور نادان نوجوانوں سے دور بھاگ۔ لوگوں سے کنارے ہو کر کھڑا ہو۔ اگر کوئی تیرے پاس آ جائے تو اس کا طبیب بن۔ لوگوں کے ساتھ باپ کی سی شفقت کا برتاؤ کر۔ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کہ اس کی اطاعت ہی اس کو یاد رکھنا ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جس نے اللہ کی اطاعت کی اس نے

قال + من اطاع الله عز و جل فقد ذكره وان قلت صلاته و صيامه وقراء القران + ومن عصاه فقد نسيه وان كثرت صلاته وصيامه وقراء ته القران +

المومن مطيع لربه عز و جل موافق له صابر معه + يقف عند مظلوطه وكلمه واكله و بسه وجميع تصرفاته + والمنافق لايبالي بهذه الاشياء في جميع احواله

يا غلام تفكر في امرک وحاقق نفسک ماليس فيک + ماانت صادل ولا صديق ولا محب ولا موافق ولاراحسن ولا عارف + قد ادعيت المعرفته بالله عزوجل + قل لي ما علامته معرفته + ايش ترى في قلبک من الحكم و الانوار + ما علامته اولياء الله عزوجل و ابدال انبيائه + تظن ان كل من ادعى شيئا سلم اليه و لا يطالب بالبينته + و لا يحک ديناره على الحک + من جملته صفات العارف لله عزوجل انه يصبر على الافات + و يرضى بجميع اقضيته الله عزوجل و القداره في جميع الاحوال + في نفسه و اهله و سائر الخلق

يا غلام حب الحق عزوجل و حب غيره لا يجتمعان في قلب واحد + قال الله عز و جل ما جعل الله لرجل من قلبين في جوفه ٥ الدنيا و الاخرة لا يجتمعان + و الخالق و الخلق لا يجتمعان + اترک الاشياء الفانيته حتى يحصل لک شئى لا يغنى + ابذل نفسک و مالک حتى تحصل لک الجنته +

قال الله عزوجل ان الله اشترى من المومنين انفسهم و اموالهم بان لهم الجنته ٥ ثم ابذل من قلبک الرغبته فيما سوا ه +

خدا کو یاد رکھا۔ اگرچہ اس کی نمازیں، روزے اور قرات قرآن کم ہی ہوں اور جس نے نافرمانی کی اس نے اس کو بھلا دیا، اس کی نماز روزہ اور قرات قرآن زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔"

مومن پروردگار کا فرماں بردار، دوست اور صابر ہوتا ہے۔ اپنی لذتوں، گفتگو، کھانے پہننے اور تمام تصرفات میں توقف کرتا ہے (کہ امر الٰہی کیا ہے؟) اور منافق ان تمام حالتوں میں ان چیزوں کی پروا نہیں کرتا۔

عزیزم اپنے معاملہ میں غور کر اور اپنے نفس کے اندر وہ بات پیدا کر جو تجھ میں نہیں ہے۔ تو نہ طلب میں سچا نہ خدا کا دوست ہے نہ اس سے محبت کرتا ہے۔ نہ موافق ہے نہ راضی ہے نہ عارف۔ تو اللہ تعالیٰ کی معرفت کا دعویٰ کرتا ہے۔ مجھے بتا کہ اس کی نشانی کیا ہے۔ تو اپنے قلب میں کون سی حکمتیں اور انوار دیکھتا ہے۔ اولیاء اور انبیاء کے جانشین ابدال کی کیا پہچان ہے؟ تو سمجھتا ہے کہ جو بھی دعویٰ کیا جائے گا وہ مان لیا جائے گا۔ نہ گواہی طلب کی جائے گی نہ کسوٹی پر پرکھا جائے گا۔ عارف خدا کی کھلی پہچان یہ ہے کہ وہ مصیبتوں پر صبر کرتا ہے اور اپنے اہل و عیال اور مخلوق کے بارے میں تمام خداوندی فیصلوں اور قضا و قدر پر راضی رہتا ہے۔

خدا و غیر خدا کی محبت: میرے عزیز! خدا و غیر خدا کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "اللہ تعالیٰ نے کسی کے سینے میں دو دل جمع نہیں کیے۔" دنیا و آخرت اور خالق و مخلوق ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ ناپائیدار چیزوں کو چھوڑ دے تاکہ لافانی چیزیں ملیں۔ اپنی جان و مال کو خرچ کر تاکہ جنت حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

جان و مال کی بیع: "بے شک اللہ نے مومنین سے ان کے جان و مال کو خرید لیا ہے اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔" اس کے بعد اپنے دل سے ماسوا کی

حتی یحصل لک القرب منه + و تکون فی صحبته دنیا و اخرة + یا محب الحق عزوجل در مع قلوه کیفما دار +

و طهر قلبک الذی هو مسکن قرب الحق عزوجل + اکنسه عما سواه + واقعد علی بابه بسیف التوحید و الاخلاص و الصدق + و لا تفتحه لاحد غیره + ولا تشغل زاویته من زوایا قلبک بغیره +

یا لعابین ما عندی لعب یا قشور ما عندی سوی اللب + عندی اخلاص بلا نفاق + و صدق بلا کذب + الحق عزوجل یرید التقوی و الاخلاص من قلوبکم + ما ینظر الی ظاهر اعمالکم + قال الله عزوجل لن ینال الله لحومها و لا دماوها و لکن یناله التقوی منکم ٥ یا بنی ادم کل ما فی الدنیا و الاخرة مخلوق لکم + فاین شکر کم و این تقواکم و اشاراتکم الیه و اخدامکم +

لا تعبوا و تعملوا اعمالا بلا ارواح + الاعمال لها ارواح و هی الاخلاص +

خواہش بھی نکال دے کہ اس کا قرب حاصل ہو جائے اور دنیا و آخرت میں تو اس کی محبت میں رہے۔ اے محب خدا! تقدیر الٰہی جس طرف پھیرے اسی طرف پھر جا۔ اور اپنے قلب کو جو خدا کا گھر ہے پاک رکھ۔ اس میں ماسوا سے جھاڑو دے اور توحید' اخلاص و صدق کی تلوار لے کر اس کے دروازے پر بیٹھ جا۔ خدا کے سوا کسی کے لئے بھی اسے نہ کھول اور اپنے قلب کے کسی گوشے کو بھی اللہ کے سوا کسی کی طرف متوجہ نہ کر۔

بے روح اعمال : اے کھلاڑیو! میرے پاس کوئی کوئی کھلونا نہیں ہے۔ اے بے مغز میرے پاس مغز کے سوا کچھ نہیں۔ میرے پاس اخلاص بے نفاق اور صدق بے کذب ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے قلوب سے تقویٰ و خلوص کا خواہاں ہے۔ وہ تمہارے ظاہری اعمال کو نہیں دیکھے گا۔ وہ فرماتا ہے۔ "اللہ تک قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز نہ پہنچیں گے بلکہ تمہارا تقویٰ پہنچے گا" اے بنی آدم! دنیا و آخرت کی تمام چیزیں تمہارے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ تمہارا شکر اور تمہارا تقویٰ اور اس کی طرف تمہارے اشارے اور تمہاری طاعات کہاں گئیں؟

بے روح اعمال کرتے ہوئے تم تھکتے نہیں۔ سچ بات تو یہ ہے کہ جن اعمال میں روح ہے وہی اخلاص اور صداقت ہے۔

المجلس الخامس و العشرون

و قال رضی الله عنه فی تاسع عشر ذی الحجه سنته خمس و اربعین و خمسمائته

عن عیسی علیه السلام انه کان اذا شم رائحته طیبته سد انفه

و قال هذا من الدنیا هذا حجته علیکم یا مدعین الزهد باقوالکم و افعالکم + قد

پچیسویں مجلس

۱۹ ذی الحجہ ۵۴۵ھ

زہد و تصوف

زہد محمدی : حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منقول ہے "جب کوئی خوشبو ان کی ناک میں آتی تو وہ اپنی ناک بند کر لیا کرتے اور فرماتے یہ بھی دنیا ہی ہے۔" اپنے قول و فعل میں زہد کا دعویٰ کرنے والو! یہ تم پر حجت ہے۔ تم نے کپڑے

تلبستم بثیاب الزهاد + و بواطنکم ملای رغبتہ و حسرة علی الدنیا + لو خلعتم هذه الثیاب و اظهرتم الرغبتہ التی فی قلوبکم لقد کان احب الیکم و ابعد لکم من النفاق + الصادق فی زهده تجئی الیہ اقسامہ و یتنا و لها + یتلبس ظاهره بها و قلبہ مملوع من الزهد فیها و فی غیرها + و لهذا نبینا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان ازهد من عیسی علیہ السلام و من غیره من الانبیاء علیکهم السلام + غیر انہ قال حبب الی من دنیا کم ثلاث الطیب و النساء و جعلت قرة عینی فی الصلاة احب ذلک مع زهده فیہ و فی غیره + لان ذلک کان من قسمہ + قد سبق بہ علم ربہ عزوجل + فکان یتناولہ امتثالا للامر + و امتثال الامر طاعتہ + فکل من یتناول اقسامہ علی هذه الصفتہ فهو فی طاعتہ + و ان کان متلبسا بالدنیا کلها +

یا زهادنا علی قلم الجهل اسمعوا و صدقوا و لا تکذبوا + تعلموا هنا حتی لا تردوا علی القدر بجهلکم + کل جاهل بالعلم مستغن برایہ قابل کلام نفسہ و هواه و شیطانہ + فهو عبد ابلیس تابع لہ + قد جعلہ شیخہ +

یا جهالا و یا منافقین ما اظلم قلوبکم + و ما انتن روائحکم + و ما اکثر تعلقتہ السنتکم + توبوا من جمیع ما انتم فیہ + و اترکوا الطعن فی اللہ عزوجل + و فی اولیائہ الذین یحبهم و یحبونہ + و لا تعترضوا + علیهم فی تناول الاقسام + فانهم

تو زاہدوں کے سے پہن لئے ہیں اور تمہارے دلوں میں دنیاوی خواہشات بھری ہوئی ہیں۔ اگر تم ان کپڑوں کو اتار دیتے اور جو رغبت تمہارے دلوں میں ہے اسے ظاہر کر دیتے تو نفاق دو ہو جاتا۔ جو شخص سچا زاہد ہوتا ہے اس کے پاس اس کا مقسوم آتا ہے تو لے لیتا ہے (لیکن دنیا کے پیچھے نہیں پھرتا) ظاہر میں نفع اٹھاتا ہے لیکن اس کا دل تمام چیزوں سے بے نیاز رہتا ہے۔ اسی لئے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں میری محبوب بنائی گئی ہیں۔ خوشبو' عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔" آپ زہد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے تمام انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے۔ لیکن آپ نے اوپر کی حدیث میں ان چیزوں کا محبوب ہونا ظاہر فرمایا تو اس لئے کہ اس کا محبوب ہونا تقدیر الٰہی تھا اور خدا کا حکم بجا لانا عین اطاعت ہے۔ جو شخص اپنا مقسوم اس طریقہ سے لے گا وہ بھی اطاعت ہی ہے۔ اگرچہ ساری دنیا ہی سے فائدہ کیوں نہ اٹھائے۔

زاہدان بے علم: اے جاہل زاہدو! سنو اور اس کی تصدیق کرو تکذیب نہ کرو۔ اس زہد محمدی کو سیکھو اور اپنی جہالت سے (عطیات الٰہی کے ترک کو زہد سمجھ کر) تقدیر یعنی عطیات کو رد نہ کرنے لگو۔ (یہ تقدیر الٰہی کو مخالف بنانا ہے اور یہ بڑی معصیت ہے) جو شخص اپنی جہالت اور خود رائی کے باعث بڑوں کے مشوروں سے بے نیاز ہو کر اپنے نفس' اپنی خواہش اور شیطان کی بات پر عمل کرتا ہے۔ وہ ابلیس کا بندہ اور اسی کا تابع ہے کہ اس کو اپنا مرشد بنا لیا ہے۔

دلوں کی تاریکی: نادانو اور منافقو! تمہارے دل کتنے سیاہ اور تمہاری بو کس قدر گندی اور تمہاری زبانوں کی بک بک کتنی زیادہ ہے جس بدحالی میں تم مبتلا ہو اس سے توبہ کرو۔ خدائے برتر اور اس کے اولیاء پر جن کو وہ محبوب سمجھتا ہے اور وہ اس کو محبوب سمجھتے ہیں' طعن کرنا چھوڑ دو۔ اور مقسوم لینے میں ان پر اعتراض نہ کرو کیونکہ وہ (اپنا مقسوم) حکماً"

متناولون بالامر + لا بالهوى + عند هم مشدة فى حبهم لله عزوجل + و الشوق اليه + و الزهد فيما سواه + و اعراض الظاهر و الباطن عن الكل + و لكن لهم اقسام قد سبق بها العلم + لا بد لهم من تناولها + اشد البلاء عليهم قيامهم فى الدنيا + و بقائوهم فيها + و تلبسهم باقساهم + و روئيتهم للمكذبين لله عزوجل ولهم

يا غلام اهجر الكلا على الخلق و مادمت قائما مع نفسک و هواک + ست عن الكلام فان الحق عزوجل اذا ارادک لامر هياک له + اذا شاء انشرک و اهلک و اثبتک + يکون هو المظهر لا انت + سلم نفسک و کلامک و جميع احوالک الى قدره + و اشتغل بالعمل له + کن عملا بلا کلام + اخلاصا بلاریاء + توحيد ابلا شرک + خمولا بلا ذکر + خلوة بلا جلوة + باطنا بلا ظاهر + و اشتغل بالباطن بابطال النيته + انت تخاطب الحق عزوجل و تشير اليه بقولک اياک نعبدو اياک نستعين ۵

هذا خطاب لحاضر + يا حاضرا عندی + يا عالمابی قريبا منی + يا شاهد علی + خاطبوه فی صلاتکم و غيرها بهذه النيه + علی هذه الصفته + ولهذا قال النبی صلی الله تعالی عليه وسلم اعبدالله کانک تراه + فان لم تکن تراه فانه يراک

يا غلام صف قلبک باکل الحلال + وقد عرفت ربک عزوجل + صف لقمتک و خرقتک وقلبک + وقد صرت صافيا + التصوف مشق من الصفاء +

لے رہے ہیں خواہش نفس سے نہیں۔ ان کے پاس خدا تعالی کی محبت اس کا شوق' اس کے سوا ہر چیز میں بے رغبتی اور ظاہر و باطن کا سب سے رخ پھیر لینا شدت سے موجود ہے لیکن خدا کے علم میں جو چیزیں ان کی قسمت میں پہلے ہی لکھی جا چکی ہیں' ان کا استعمال کئے بغیر چارہ نہیں۔ ان کے لئے دنیا میں قیام اور اس عالم میں رہنا اور اپنے مقسوم سے متمتع ہونا اور جو حق تعالی کے اور ان کے جھٹلانے والے ہیں' ان کو دیکھنا ایک سخت ترین عذاب ہے۔ (لیکن وہ راضی برضا ہیں)

ایک آیت کی تفسیر: اے عزیز! جب تک تو اپنے نفس اور اپنی خواہش کے ساتھ قائم ہے' کلام کے لحاظ سے مرجا (یعنی وعظ مت کہہ) جب خدا تعالی تجھ سے کوئی کام لینے کا ارادہ کرے گا تو تجھ کو خود ہی تیار کر دے گا۔ وہ جب چاہے گا تجھ کو زندہ کرے گا اور اہلیت عطا فرمائے گا اور تجھ کو (ناصحانہ کلام کے لئے) قائم کر دے۔ (اس وقت) ظاہر کرنے والا وہی ہو گا نہ کہ تو خود۔ اپنے نفس' اپنے کلام اور اپنے تمام حالات کو اس کی تقدیر کے حوالے کر دے اور خود اس کے کام میں لگ جا۔ عمل بن جا بغیر گفتگو کے' اخلاص بن جا بغیر ریا کے۔ سر تا پا توحید بن جا بغیر شرک کے۔ گمنامی بن جا بغیر چرچا کے۔ خلوت بن جا بغیر جلوت کے اور باطن بن جا بغیر ظاہر کے اور ارادہ کو باطل کر کے اصلاح باطن میں مصروف ہو جا۔ تو اپنے قول "ایاک معبدو ایاک نستعین" میں خدا تعالی کو خطاب کرتا ہے اور اس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

(کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں) یہ (لفظ یعنی "تجھی کو") خطاب ہے حاضر کے لیے یعنی اے وہ ذات جو میرے سامنے موجود ہے۔ اے وہ ذات جو مجھ سے واقف اور میرے قریب ہے اور اے وہ ذات جس پر میرے تمام حالات منکشف ہیں۔ تو اپنی نماز میں اور اس کے علاوہ ہر حالت میں اسی طرح اور اسی نیت سے اس کو مخاطب کیا کر۔ اسی لیے جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "اللہ کی عبادت اس طرح کیا کر گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے۔ اگر تو اس کو نہیں دیکھتا تو وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔

تصوف کیا ہے؟: عزیزم! حلال کھانے سے اپنے قلب کی صفائی کر۔ اس طرح حق تعالی کی معرفت یقیناً حاصل ہو جائے گی۔ اپنی غذا' لباس اور دل کو پاک کر۔ اس طرح تو (صوفی) صافی

یا من لبس الصوف + الصوفی الصادق فی تصوفہ یصفو قلبہ عما سوی مولاہ عزوجل + وھذا شئی لا یجئی بتغییر الخرق + و تصفیر الوجوہ + وجمع الا کتاف + و لقلقتہ اللسان بحکایات الصالحین + وتحریک الا صابع بالتسبیح والتھلیل + وانما یجئی بالصدق فی طلب الحق عزوجل + والزھد فی الدنیا + واخراج الخلق من القلب + و تجردۃ عما سوی مولا عزوجل عن بعضھم

رحمتہ اللہ علیہ انہ قال + قلت فی بعض اللیالی + الھی لا تمعنی ما تمنفی ولا یضرک + وکررت ذلک ثم نمت + مرایت فی النام کان قائلا یقول لی + وانت ایضالا تمتنع

من عمل ماینفعک+و

امتنع من عمل مایضرک

صححوا انسابکم من نبیکم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من صحت تبعیتہ لہ فقد صح نسبہ + و اما بقولک انا من امتہ من غیر متابعتہ لا ینفعک + اذا تبعتموہ فی اقوالہ وافعالہ کنتم معہ فی صحبتہ فی دار الاخرۃ + اما سمعتم قولہ عزوجل و ما اتاکم الرسول فخذوۃ وما نھا کم عنہ فانتھوا ۵ امتثلو اما امرکم + وانتھو اعمانھا کم + وقد تربتم من ربکم عزوجل فی الدنیا بقلوبکم + وفی الا خرۃ

بنفوسکم واجسادکم

یا زھادنا ماتحسنون تزھدون + تزھدون بانفسکم واھویتکم + وتستقلون برایکم + اتبعوا واصحبو المشایخ العارفین باللہ عزوجل العالمین العاملین المقبلین علی الخلق

بن جائے گا۔ تصوف لفظ صفا سے مشتق ہے۔ (صوف سے نہیں) پس اے وہ شخص جس نے (صوفی بننے کی غرض سے) صوف پہن رکھا ہے' سچے صوفی کا دل ماسواء سے پاک ہوتا ہے اور یہ چیز (رنگ کر) کپڑوں کو بدلنے' چہروں کو زرد بنانے (اور تصنع سے پیروں کی طرح) کندھے اکٹھا کرنے اور (واعظ بن کر) بزرگوں کی حکایات سنانے میں زبان چلانے اور تسبیح پھیرنے سے نہیں حاصل ہوتی بلکہ یہ طلب حق میں صادق بننے' دنیا سے بے رغبتی رکھنے' مخلوق کو قلب سے خارج کرنے اور ترک ماسوا سے حاصل ہوتی ہے۔ ایک بزرگ سے منقول

ہے۔ ایک رات میں نے عرض کیا کہ خداوندا! ان (نعمتوں کو مجھ سے نہ روک جن کے (ملنے سے) میرا تو فائدہ ہے اور تیرا کچھ نقصان نہیں" بار بار یہی دعا مانگی پھر سوگیا تو میں نے خواب میں دیکھا جیسے کوئی کہنے والا یوں کہتا ہے"تو بھی ایسے عمل سے باز نہ رہ جس میں تیرا نفع ہے اور ایسے عمل سے باز آجا جس میں نقصان ہے"

صحیح نسبت: دوستو! جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ساتھ اپنی نسبت درست کرو۔ جس کے لیے آپ کا اتباع صحیح ہو جاتا ہے' اس کی نسبت بھی صحیح ہو جاتی ہے۔ اور اتباع کے بغیر تیرا یہ کہنا کہ میں آپ کا امتی ہوں تجھے کوئی فائدہ نہ دے گا۔ جب تم آپ کے اقوال و افعال میں آپ کے تبع بن جاؤ گے۔ تو دار آخرت میں تم کو آپ کی معیت نصیب ہوگی۔ کیا تم نے حق تعالی کا یہ ارشاد نہیں سنا "پیغمبر جو کچھ تم کو دیں اس کو لو اور جس سے باز رکھیں اس سے باز آجاؤ" آپ جس چیز کا حکم دیں اس کی تعمیل کرو اور جس چیز سے بھی منع فرمائیں اس سے باز رہو' یقیناً دنیا میں قلوب کے رو سے قربت حق حاصل کرو گے۔ اور آخرت میں اجسام و نفوس کے اعتبار سے قربت حاصل ہوگی۔

زہد خالص: اے زاہدو! تم خالص زہد اختیار نہیں کرتے۔ اپنے نفس اور خواہشات کے موافق زاہد بنتے ہو۔ اور اپنی رائے کو صحیح سمجھتے ہو۔ متابعت اختیار کرو۔ ان مشائخ وعارفین کی صحبت اختیار کرو جو عالم باعمل ہیں اور بغیر کسی لالچ کے مخلوق کو

بلسان النصیحۃ و زوال الطمع من اعراض قلوبھم عنکم واقبالھا علی الحق عزوجل + ھم علیہ مقبلون وعن غیرہ معرضون

یاغلام ارجع الی ربک بقلبک قبل ان یقعد خلفک + قد قنعت من احوال الصالحین بالکلام فیھا والتمنی لھا +

کالقابض علی الماء + یفتح یدہ فلا یری فیھا شیا ویحک التمنی وادی الحمق + قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایاکم والتمنی فانہ وادی الحمق + تعمل اعمال اھل الشرا + وتتمنی درجات اھل الخیر + من غلب جانوۃ خوفہ تزندق + و من غلب خوفہ رجاء قنط + والسلامۃ فی اعتدالھما + قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم + لو وزن خوف المئومن و رجاءہ لاعتد لا عن بعضھم رحمۃ اللہ علیہ انہ قال + رایت سفیان الثوری رحمۃ اللہ علیہ بعد موتہ فی المنام + فقلت لہ ما فعل اللہ عزوجل بک + فقال وضعت احدی قدمی علی الصراط والا خری فی الجنۃ + سلام اللہ علیہ + فلقد کان فقیھا زاھد او رعا + تعلم العلم وعمل بہ + اعطاہ حقہ بالعمل + واعطی العمل حقہ بالا خلاص فیہ + واعطاہ الحق عزوجل رضاہ بالقصد الیہ + واعطی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رضاہ بالمتابعۃ لہ + رحمۃ علیہ و علی جمیع الصالحین وعلینا بعھم + کل من لم یتبع النبی صلی اللہ

نصیحت کرتے ہیں۔ وہ تم سے بے نیاز ہو کر دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہیں اور ان کے دلوں سے (دنیا کی) طمع نکل گئی ہے ۔ وہ صرف خدا کی طرف متوجہ ہیں۔ اس کے سوا سب سے روگرداں۔

حماقت کا جنگل: عزیزم! اس سے قبل (کہ تیری موت کے بعد) تیرا جانشین تیری جگہ لے' اپنے دل سے اپنے پروردگار کی طرف رجوع' ہو تو صالحین کے تذکرے اور ان کے حالات کے بیان اور ان جیسا ہونے کے تمنا ہی پر قانع ہو بیٹھا ہے۔ (یہ تو وہی مثال ہوئی)جیسے کوئی شخص پانی کو مٹھی میں لے (اور سمجھے کہ بہت کچھ ہاتھ آگیا) لیکن جب مٹھی کھولے تو کچھ نہ پائے تجھ پر افسوس! (صرف) تمنا و آرزو تو حماقت کا جنگل ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "تمنا سے اپنے آپ کو بچاؤ کہ وہ حماقت کا جنگل ہے" تو کام تو اہل شر کے سے کرتا ہے۔ اور تمنا کرتا ہے اہل خیر کے درجات کی؟ جس شخص کی امید خوف پر غالب آئی' وہ زندیق ہو گیا اورجس کا خوف امید پر غالب آیا' وہ نا امید ہو گیا پس سلامتی ان دونوں حالتوں کے اعتدال میں ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مومن کے خوف اور امید کو اگر وزن کیا جائے تو یقیناً دونوں برابر نکلیں گے"۔ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ " میں نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور ان سے پوچھا کہ حق تعالی نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک پاؤں پل صراط پر رکھا اور دوسرا جنت میں (کہ پار کرنے میں دیر نہ لگی)" ان پر اللہ کی سلامتی ہو واقعی وہ ایک بڑے فقیہ اور بڑے زاہد متقی تھے۔ علم بھی سیکھا اور اس پر عمل بھی کیا۔ علم پر عمل کرکے علم کا حق ادا کیااور عمل میں اخلاص سے کام لے کر عمل کا حق ادا کیا۔ پس حق تعالی نے ان کو اپنی خوشنودی بخشی کیونکہ انہوں نے اس کو اپنا مقصود بنایا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی بھی آپ کا اتباع کرکے حاصل کی۔ ان پر تمام صالحین اور ان کے ساتھ ہم پر بھی خدا کی رحمت نازل ہو۔ جو

علیہ وسلم

ولم یاخذ شریعتہ فی یدہ + والکتاب المنزل علیہ فی الید الاخری + ولا یصل فی طریقہ الی اللہ عزوجل + یھلک ویھلک یضل و یضل + ھما دلیلان الی الحق عزوجل + القران دلیلک الی الحق عزوجل + والسنہ دلیک الی الرسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم +

اللھم باعد بیننا وبین نفوسنا + واتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الا خرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار +

المجلس السادس والعشرون

وقال رضی اللہ عنہ بالرباط عشرین ذی الحجۃ سنۃ خمس و اربعین و خمسمائۃ

عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال + من کنوز العرش کتمان المصائب + یا من یشکوالی الخلق مصائبہ + ایش ینفعک شکواک الی الخلق + لا ینفعونک ولا یضرونک + واذا عتمدت علیھم واشرکت فی باب الحق عزوجل + یبعدونک و فی سخط یوقعونک وعنہ یحجبونک + انت یا جاھل تدعی العلم + من جملۃ جھلک طلبک الدنیا من غیر ربھا عزوجل + تطلب الخلاص من الشدائد بشکواک الی الخلق +

ویحک اذا کان ھذا الکلب الشرہ یتعلم حفظ الصید + ویترک شرھہ وطبعہ + و ھذا الطائر ایضا بالتعلیم یخالف طبعہ +

ویترک ماکان علیہ من اکل الصیود

شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرے۔ اور ایک ہاتھ میں آپ کی شریعت اور دوسرے ہاتھ میں آپ کی کتاب (قرآن) جو آپ پر نازل ہوئی تھی نہ لے اور آپ کے راستے پر خدا تعالیٰ کی طرف نہ چلے تو وہ ضرور ہلاک اور یقیناً گمراہ ہوگا۔ یہی دونوں (قرآن و شریعت) خدا تک پہنچانے والی ہیں۔ قرآن تیری رہنما ہے خدا تعالیٰ تک پہنچانے کو اور سنت تیری رہنما ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچانے کو۔

دعا: خداوندا! ہمارے اور ہمارے نفوس کے کے درمیان دوری ڈال دے اور ہم کو دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی عطا فرما اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

چھبیسویں مجلس

۲۰ ذی الحجہ ۵۴۵ھ خانقاہ شریف

ترک حرص، حسن ادب اور خطبہ وعظ

مخلوق سے شکایت مفید نہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ مصیبتوں کا چھپانا بھی ہے" اے وہ شخص جو اپنی مصیبت" کا شکوہ مخلوق سے کرتا پھرتا۔ مخلوق سے یہ شکوہ شکایت کرنے سے تجھے کیا فائدہ ہوگا؟ وہ نہ تجھ کو نفع پہنچا سکتے ہیں نہ تیرا کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ اگر تونے ان پر اعتماد کیا اور انہیں خدا کا شریک سمجھا تو وہ تجھ کو اللہ کے دروازے سے دور کردیں گے۔ اور اس سے غضب میں ڈالیں گے اور اس سے تجھ کو محجوب کر دیں گے۔ اے جاہل! تو علم کا دعویٰ کرتا ہے اور ثبوت دے رہا ہے۔ جہالت کا خالق کو چھوڑ کر کسی اور سے دنیا طلب کرنا یہ تیری جہالت ہی تو ہے تو مخلوق سے شکایت کرکے مصیبتوں سے نجات چاہتا ہے۔

ترک حرص: تجھ پر افسوس! حریص کتا (تو جانور ہو کر) شکار کو (اپنے مالک کے لیے) محفوظ رکھنا سیکھ لیتا ہے۔ اپنی حرص اور فطرت کو ترک کردیتا ہے اور یہ شکاری پرند (باز و عقاب وغیرہ) بھی تعلیم کی بدولت

اپنی طبیعت کے خلاف اس شکار کو کھا ڈالنے کی عادت بدل ڈالتا ہے

التی تجعل له + فنفسک اولی بالتعلیم + علمها وفهما حتی لا تاکل دینک + وتمزقک + وتخون فی امانات الحق عزوجل المودعته عنده + دین المئومن عنده لحمه و دمه + لا تصحبها قبل تعلیمک لها + اذا تعلمت و فهمت واطمانت حینئذا استعحبها اینما توجهت

لاتفارقها فی جمیع الا حوال + اذا طمانت صارت حلیمته عالمته + راضیته بما یاتیها القدره من الا قسام + لا تفرق بین لب الحنطته و خبز الشعیر + ترتفع فیما للحظوظ تصیر + لان عرم الا کل احب الیها من ان تاکل + مساعدة لک علی فعل الخیر والطاعته والا یثار + ینیقل طبعها + تصیر سخیته کریمته زاهد ة فی الدنیا راغبته فی لاخرة + ثم اذا

زهدت فی الاخرة و طلبت المولی + طلبته معک وسارت مع قلبک الی بابه + فحنذ تجیها السابقته + تقول کل یا من لم یا کل + واشرب یا من لم یشرب + المریض العاقل لا یا کل الا من یدالطبیب اویامرة + مع دوام ادبه والقبول منه وترک الشره فی حضوره وغیبته یا شره یا مستعجل + طعام قد خلق لک من یقدر یا کله غیرک + لباس و مسکن مرکوب و منکوح قد خلق لک من یقدریتنا وله ویلبسه غیرک + اینس هذا الجهل + مالک ثبات ولا عقل ولا یمان ولا تصدیق بوعداللہ عزوجل+

جس کو وہ کبھی اپنے لیے شکار کیا کرتا تھا تو تیرا نفس (انسان ہونے ہونے کی وجہ سے) تعلیم کا زیادہ مستحق ہے(کہ اپنی بدعادات ترک کرکے اپنے اعمال سے آقا کو فائدہ پہنچائے) اس کو تعلیم دے اور سمجھا کہ وہ تیرا دین نہ کھائے اور تجھ کو پارہ پارہ نہ کرے اور حق تعالٰی کی ان امانتوں میں خیانت نہ کرے جو اس کے سپرد کی گئی ہیں۔ مومن کا دین اس کے نزدیک گویا اس کا خون اور گوشت ہے۔ نفس کو تعلیم دینے سے پہلے ساتھ نہ لے۔ جب وہ تعلیم پا جائے، سمجھ لے اور مطمئن ہو جائے تو اس وقت وہ جہاں بھی جائے

اس کے ساتھ اور کسی صورت میں اس سے جدا نہ ہو۔ وہ مطمئن ہو کر بردبار واقف کار اور قضائے الٰہی پر راضی ہو جائے گا۔ اور گیہوں کے میدے اور جو کی روٹی میں کچھ فرق نہ سمجھے گا اور جن باتوں کا مقصد محض لذت کا حصول ہے وہ رفع ہو جائیں گی کھانے سے زیادہ اس کو فاقہ لذیذ معلوم ہوگا۔ کار خیر، اطاعت اور ایثار میں تیرا مدد گار ہوگا۔ طبیعت بالکل بدل جائے گی۔ وہ سخی، کریم دنیا سے بے نیاز اور آخرت کا شائق بن جائے گا۔ پھر جب تو آخرت کا خیال بھی ترک کرکے صرف مولا کا طالب ہو گا تو تیرا نفس

بھی اسی کا خواستگار ہو گا اور تیرے قلب کے ساتھ اس کے در کی طرف چلے گا۔ اس منزل پر تقدیر الٰہی آکر کہے گی کہ کھا لے اے وہ شخص جس نے کچھ کھایا نہیں اور پی لے اے وہ شخص جس نے کچھ پیا نہیں۔ سمجھ دار مریض معالج کے ہاتھ یا حکم کے علاوہ کسی کے ہاتھ سے کچھ نہیں کھاتا۔ وہ اس کا حکم مانتا ہے۔ اور اس کی موجودگی اور غیر موجودگی میں بھی لالچ اور بد پرہیزی نہیں کرتا۔ اے حریص! اور جلد باز! جو رزق صرف تیرے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ تیرے سوا کس کی طاقت ہے کہ اس کو کھا لے۔ لباس، مکان، سواری جو تیرے ہی لیے بنائی گئی ہیں، تیرے سوا کس میں طاقت ہے کہ ان کو لے یا پہنے؟ پھر یہ کیسی نادانی ہے کہ تجھے نہ عقل ہے، نہ قرار ہے، نہ ایمان ہے نہ حق تعالٰی کے وعدوں کے سچائی کا یقین۔

یا زو کازی اذا عملت مع رجل کریم فتادب + ولا تطلب الثروۃ الا خرۃ فھما یحصلان لک من غیر طلب و سواء ادب + اذا اراک قد ترک الشرہ و الطب وسوء الا دب + میزک علی اصحابک الذین یعملون معک ورفھک واقعدک مشرفا علیھم + الحق عزوجل لا یصحب مع الا عتراض + المنازعتہ + وانما یصحب مع حسن الا دب وسکون الظاہر والباطن والموفقہ الدائمتہ + کل من وافق القدر دامت لہ الصحبتہ مع الحق عزوجل + العارف باللہ العالم بہ + قائم معہ لا مع غیرہ + موافق لہ لا لغیرہ +

حی بہ میت عن غیرہ

یا غلام اذاتکلمت فتکلم بنیتہ صالحتہ + واذا سکت فاسکت بنیتہ صالحتہ + کل من لم یقدم النیہ قبل العمل فلا عمل لہ + انت ان تکلمت اوسکت فی ذنب + لا نک لا تصحح نیتک + سکوتک وکلامک بغیر السنتہ + عند تغیر الا حوال وضیقتہ الا رزاق تتغیرون علیہ لا جل لقمتہ + وعند کسر عرض تکفرون کل نعمتہ لا جل زوال فرد نعمتہ + کانکم جبارون تتحکمون علیہ + افعل + ولا تفعل ولم فعلت + وکان ینبغی ان یکون کذا + ھذا بعد ومقت وطرد + من انت یا ابن ادم + انت مخلوق من ما مھین + تواضع لربک عز وجل وذل لہ + اذالم یکن لک تقوی فلست بکریم عند اللہ عزوجل + ولا عندعبادۃ الصالحین + الدنیا حکمتہ +

حسن ادب: اے مزدور! جب تو کسی شریف سخی کے یہاں کام کرے تو ادب کے ساتھ رہ اور ثروت و اجرت طلب مت کر کیونکہ یہ دونوں سوال اور (تقاضے) کے بے ادبی کے بغیر ہی تجھ کو مل جائیں گی اور جب وہ دیکھے گا کہ تو لالچ طلب اور بے ادبی کو چھوڑ چکا ہے تو وہ تجھ کو تیرے ساتھیوں سے جو تیرے ساتھ کام کر رہے ہیں ممتاز بنائے گا۔ آسودگی اور رفعت عطا کرے گا۔ حق تعالیٰ کی مصاحبت اعتراض اور جھگڑے سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ظاہری اور باطنی سکون حسن ادب اور دائمی موافقت سے حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص راضی برضا رہتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی دائمی رفاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ جو شخص خدا کا عارف اور اس سے واقف ہوتا ہے وہ اسی کے ساتھ رہتا ہے نہ کہ غیر کے ساتھ' صرف اسی کی موافقت کرتا ہے کسی دوسرے کی نہیں وہ اسی کے ساتھ زندہ ہوتا ہے اور غیروں کے ساتھ مردہ۔

عمل بغیر نیت درست نہیں: عزیزم! جب تو گفتگو کرے تو اچھی نیت سے کر اور جب خاموش ہو تو خاموش بھی اچھی نیت سے ہو۔ عمل سے پہلے کوئی نیت نہ ہو تو عمل بے کار ہے۔ نیت درست کیے بغیر تمہاری گفتگو اور تمہاری خاموشی دونوں گناہ کی صورتیں ہیں تیرا سکوت اور تیرا کلام دونوں خلاف سنت ہیں کیونکہ حالات کے متغیر ہونے رزق کی تنگی پیش آنے اور ایک نوالہ کی بھی کمی میں تم اللہ سے ناراض ہو جاتے ہو۔ عزت و آبرو پر حرف آنے اور ایک نعمت میں کمی ہو جانے کی وجہ سے تم اللہ کی ساری نعمتوں کی ناشکری کرنے لگتے ہو گویا تمہاری ہی حکومت ہے جو اسے حکم دیتے ہو کہ "یہ کر اور وہ نہ کر" ایسا کیوں کیا؟ "یہ یوں ہونا چاہیے تھا" اسی کا نام لعنت' غصہ اور راندہ درگاہ ہونا ہے۔ اے ابن آدم! تو آخر ہوتا کون ہے تیری پیدائش تو ایک نجس پانی سے ہے۔ اپنے رب العزت کے سامنے تواضع اختیار کر اور اس کے حضور میں سرنگوں ہو جا اگر تجھ میں تقویٰ اور پرہیزگاری نہیں ہے۔ تو نہ حق تعالیٰ کے نزدیک تیری عزت ہے نہ نیکو کاروں کی نظر میں آبرو۔ دنیا حکمت کا گھر (عالم

والا خرة کلها قدرة یا قوم
علیکم رقبا + انتم فی توکیل الحق
عزوجل وما عندکم خبر + کونو اعقلا
افتحوا اعین قلوبکم + اذا حضر احد کم
فی بیتہ جماعتہ + فلا یکن مبتدئا
بالکلام + بل یکون کلامہ جوابا +
ولا یسال عما لا یعنیہ+

التوحید فرض.+ وطلب الحلال فرض + وطلب مالا بد منہ من العلم فرض والا خلاص فی العمل فرض + وترک العوض علی العمل فرض + اهرب من الفاسقین والمنافقین + والتحق بالصالحین الصدیقین + اذا شکل علیک الا مر + ولم تفرق بین الصالح والمنافق + فقم من اللیل وصل رکعتین + ثم قل یا رب دلنی علی الصالحین من خلقک + دلنی علی من یدلنی علیک + ویطعمنی من اطعامک + ویسقینی من شرابک + ویکحل عین قلبی بنور قربک ویخبر نی بما رانی عیانا لا تقلیدا + القوم اکلوا من طعام فضل اللہ عزوجل + وشربوا من شراب انسہ + وشاہدوا باب قربہ + لم یقنعوا بالخبر + بل جاهدوا و صابر واوسافر و اعنهم وعن الخلق + حتی صار الخبر عندهم عیانا + لما و صلوا الی ربهم ادبهم و هذ بهم + و علمهم الحکم والعلوم + اطلعهم علی ملکہ + وعرفهم ان لیس فی السماء و الارض غیرہ + ولا معطی غیرہ ولا مانع غیرہ + ولا محرک ولا مسکن غیرہ +

اسباب) ہے اور آخرت سر تا پا قدرت لوگو! تم پر نگراں (فرشتے) مقرر ہیں تم خدا کی نگرانی میں ہو (کہ کہیں بھاگ نہیں سکتے) اور تمہیں خبر نہیں عقل کرو۔ اور اپنے قلوب کی آنکھیں کھولو جب کچھ لوگ مل کر تم میں سے کسی کے مکان پر آئیں تو تم کو لازم ہے کہ خود گفتگو کی ابتدا نہ کرو لیکن جب وہ بات کریں تو جواب دو اور بے کار باتیں نہ پوچھو۔

عارف خدا: توحید بھی فرض ہے اور کسب حلال بھی بقدر ضرورت طلب علم بھی فرض ہے اور عمل میں اخلاص بھی فرض عمل پر معاوضہ کی طلب سے دست برداری بھی فرض ہے۔
فاسقوں اور منافقوں سے دور رہ کر اور نیکو کار صدیقوں سے وابستہ ہو جب تمہیں اس معاملے میں یہ مشکل پیش آئے کہ تم نیکو کار اور منافق میں تمیز نہ کر سکو۔ تو رات کو اٹھ کر (تہجد کی) دو رکعتیں پڑھو اور بار گاہ خداوندی میں عرض کرو کہ "اے میرے پروردگار اپنی مخلوق کے نیک بندوں پر مجھے مطلع فرما مجھ کو آگاہ کر اس شخص سے جو مجھے تیری راہ دکھائے اور مجھ کو تیرے کھانے کھلائے اور تیری شراب (معرفت) پلائے اور میرے قلب کی آنکھ میں تیرے قرب کی روشنی کا سرما لگائے اور مجھ کو ان (اسرار سے باخبر کرے جنہیں وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہے (اور مشاہدہ سے ایمان لایا ہے نہ کہ دوسروں کی تقلید سے۔ اہل اللہ نے خدا تعالیٰ کے فضل کا کھانا کھایا ہے اور اس کے انس کی شراب پی ہے اور اس کے قرب کا دروازہ کھول لیا ہے۔ انہوں نے محض خبر پر اکتفا نہیں کیا بلکہ مجاہدہ وصبر سے کام لیا اور اپنے نفس و مخلوق سے (بے نیاز ہو کر اللہ کی راہ میں) سفر کرتے رہے یہاں تک سنی ہوئی خبر آنکھوں دیکھی چیز بن گئی۔ جب وہ اپنے رب کے پاس پہنچے تو اس نے ان کو ادب سکھایا اور مہذب بنایا حکمتوں اور علوم کی تعلیم دی۔ اپنی مملکت سے آگاہ کیا اور انہیں بتایا احکم الحکمین آسمان و زمین میں سے اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔ کوئی دینے والا ہے نہ کوئی روکنے والا۔ نہ اس کے سوا کوئی حرکت و سکون دینے والا ہے اور نہ اس کے سوا کوئی قضا و قدر والا۔ نہ اس کے سوا کوئی عزت یا ذلت دینے والا ہے۔ نہ کوئی (دشمن کو

ولا مقدر و قاضی غیره + ولا معز ولا مذل غیرة + ولا مسلط ولا مسخر غیره + ولا قاهر غیره ماعندة یریهم ما عنده + فیرونه + باعین قلوبهم و اسرارهم + فلا یبقی للدنیا وملکها عندهم قدر ولا وزن+

اللهم ارنا کما اریتهم مع العفور والعافیته + و اتنا فی الدنیا حسنته وفی الاخرة حسنته وقنا عذاب النار ٥

یا قوم توبوا من ترککم التقوی + التقوی دواء وترکهاداء + توبو فان التوبته دواء والذنوب دا ء + قال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم یوما لا صحابه + الا اعلمکم مادانو کم وما دوا نوکم + فقالوا بلی یا رسول الله + فقال دانوکم الذنوب و دانوکم التوبته + الذنوب تمرض الا یمان والمواظبته علی مجالس الذکرو طاعته الحق عزوجل شفاء لها + توبوابلسان ایمان + و قلجاء کم الفلاح + تکلموا ابلسان التوحید + والا خلاص وقد جاء کم الفلاح + اجعلوا الا یمان سلاحکم + عند مجئی الا فات من ربکم عزوجل + وکان یقول رضی الله عنه فی ابتداء کل مجلس + الحمد الله رب العالمین + یکررها ثلاث مرات ویکست عقب کل مرة لحظته ثم یقول "عدد خلقه وزنته عرشه" و رضاء نفسه ومداد کلماته ومنتهی علمه وجمیع ماشاء وخلق وذراء وبراء + عالم الغیب والشهادة الرحمن الرحیم + الملک القدوس العزیز الحکیم +

کسی پر) مسلط کرنے والا ہے۔ اور نہ کوئی مفتوح بنانے والا اور نہ اس کے سوا کوئی قاہر مطلق ہے۔ (عالم غیب کی چیزیں) جو اس کے پاس ہیں وہ ان کو دکھاتا ہے اور یہ (نیک بندے) ان کو اپنے قلب و باطن کی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔ ان کے نزدیک دنیا اور اس کی بادشاہت کی نہ تو کوئی قدر باقی رہتی ہے اور نہ منزلت۔

یا اللہ! عفو اور عافیت کے ساتھ ہم کو بھی دکھا جو تو نے ان کو دکھایا ہے اور دنیا میں بھی نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

مرض اور دوا: لوگو! تقویٰ کو ترک کرنے سے توبہ کرو تقویٰ دوا ہے اور اس کو چھوڑ دینا بیماری توبہ کرو کہ توبہ دوا ہے اور گناہ بیماری۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم کو نہ بتاؤں کہ تمہارا مرض کیا ہے اور دوا کیا؟" انہوں نے عرض کیا ہاں حضرت! (ضرور ارشاد فرمایئے) تب آپ نے فرمایا تمہارا مرض تو گناہ ہیں اور ان کی دوا توبہ ہے۔ گناہ ایمان کو بیمار بنادیتے ہیں اور ذکر خیر اور اطاعت حق کے جلسوں میں ہمیشہ شرکت کرنا ان کی شفا ہے۔ بزبان ایمان توبہ کرو یقیناً نجات حاصل ہوگی۔ بزبان توحید و اخلاص کلام کرو، تم کو فلاح حاصل ہوگی۔ جب خدا کی طرف سے مصائب آئیں تو ان کی اذیت کو ہتھیار بناؤ (یعنی شکوہ کرنے سے پرہیز کرو تاکہ ان کی اذیت سے محفوظ رہو) حضرت شیخ اپنے ہر وعظ کا افتتاح اس خطبہ سے کیا کرتے تھے "حمد اللہ ہی کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہان کا پالنے والا ہے" اس کلمہ کو تین بار کہتے اور ہر مرتبہ کہنے کے بعد کچھ دیر خاموش ہو جاتے پھر یہ کلمات کہتے تھے۔ اتنی حمد جو اس کی مخلوقات کی شمار اور عرش کے وزن کے برابر ہو اور اس کی نفس کی خوشنودی اور علم کی حد کے موافق اور ان تمام چیزوں کی گنتی کے برابر ہو جو اس کی مشیت میں داخل ہیں جن کو اس نے پیدا کیا، بنایا اور اگایا ہے وہ حاضر و غائب کا جاننے والا ہے۔ نہایت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ بادشاہ ہے غایت درجہ پاک، سب پر غالب اور حکمت والا ہے۔

واشهدان لا اله الا الله وحده
لا شریک له له الملک وله الحمد
یحیی ویمیت وهو حی لا یموت +
بیده الخیر وهو علی کل شئی قدیر +
والیه المصیر + واشهد ان محمد
عبدة ورسوله + ارسله بالهدی
و دین الحق لیظهره علی الدین کله
ولو کره المشرکون ۵ اللهم صل
علی محمد و علی ال محمد + واحفظ
لا مام والا مته والراعی والرعیته +
الف بین قلوبهم فی الخیرات + ادفع
شربعضهم عن بعض اللهم وانت
العالم بسرائرنا فاصلحها + وانت
العالم بحوائجنا فاقضها + وانت
العالم بذنوبنا فاغفرها + وانت
العالم بعیوبنا فاسترها لا ترنا
حیث نهیتنا + لا تفقدنا حیث
امرتنا + لا تنسنا ذکرک +
ولا تومنا مکرک + لا تحوجنا الی
غیرک + لا تجعلنا من
الغافلین+

اللهم الهمنار رشدنا + واعذنا
من شرانفسنا + اشغلنا بک عمن
سواک + اقطع عنا کل قاطع یقطعنا
عنک+

الهمنا ذکرک وشکرک وحسن
عبادتک + ثم تلتفت عن یمینه ویقول
لا اله الا الله ماشاء الله لا حول ولا
قوة الا بالله العلی العظیم + ثم یقول
تلقاء وجهه هکذا + ثم یلتفت عن
یساره ویقول هکذا + ثم یقول + لاتبد
اخبارنا .+ ولا تهتک استارنا ولا تواخذنا

میں صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں۔ نہ کوئی اس کا شریک ہے۔ اسی کی بادشاہی ہے اور وہی حمد کا مستحق وہی جلاتا اور مارتا ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا فنا نہ ہوگا۔ تمام بھلائیاں اسی کے قبضے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جن کو دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو جملہ مذاہب پر غالب کرے اگرچہ مشرکوں کو ناگوار کیوں نہ گزرے۔ اے اللہ رحمت کاملہ نازل فرما محمد اور آل محمد پر امام، امت، حاکم اور رعایا کی حفاظت فرما۔ سارے نیک کاموں میں ان کو باہم متفق فرما اور ان میں ایک کا شر دوسرے سے دور فرما۔ اے اللہ تو ہمارے باطنی حالات سے واقف ہے پس ان کی اصلاح فرما تو ہماری حاجتوں سے آگاہ ہے، ان کو پورا کر، تو ہمارے گناہوں کو جانتا ہے پس ان کو بخش دے اور ہمارے عیوب تجھ پر روشن ہیں۔ پس ان کو چھپالے ایسے موقعوں پر ہم کو (موجود) نہ دیکھ جن سے تونے منع کر رکھا ہے اور ایسے موقعوں سے ہم کو غیر حاضر نہ رکھ جن کا ہم کو تونے حکم دے رکھا ہے۔ اپنی یاد سے غافل نہ ہونے دے اور اپنی سزا سے نڈر نہ بنا۔ اپنے سوا کسی اور کا محتاج نہ کر اور غافلوں میں ہمارا شمار نہ ہو۔

دعا: اے اللہ! ہمارے دلوں میں نیک خیالی پیدا کر اور ہمیں ہمارے نفس کے شر سے پناہ دے۔ ہمیں اپنے ماسوا سے پھیر کر اپنی ہی طرف متوجہ رکھ اور ہمارا تعلق جو تجھ سے قطع کرنے والا ہو، اسے ہم سے قطع کردے۔ اپنا ذکر اور اپنا شکر اور اپنی اچھی عبادت ہم کو القا فرما اس کے بعد آپ داہنی طرف منہ پھیر کر فرماتے۔ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو اس نے چاہا۔ (وہ ہو کر رہا) ہم میں نہ زور ہے نہ طاقت مگر اللہ برتر و بزرگ کی مدد سے اس کے بعد آپ سامنے کی طرف منہ کرکے فرماتے پھر بائیں طرف منہ پھیر کر یہی کلمات کہتے۔ اس کے بعد کہتے (بار الہا) ہماری خبروں کو ظاہر نہ کر۔ ہمارے پوشیدہ (عیوب) کا پردہ

بسواء اعمالنا + لا تحينا فی غفلته + ولا تواخذنا علی غرة ربنا لا تواخذنا ان نسينا اواخطانا + ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته علی الذين من قبلنا + ربنا ولا تحملنا مالا طاقته لنابه + واعف عنا واغفرلنا و ارحمنا + انت مولانا فانصرنا علی القوم الكافرين ثم يشرع فی الكلام بما يفتح الله علی لسانه من فتوح الغيب + من غير تقدير ولا تعبيته بكلام + وفی النار درمن المجالس يكون قد حفظ خبر اعن رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم اوكلمته حكمته من كلام الحكماء من جملته مايقراء عليه + فيبداء بذكر ذلك تبركاته ويشرع ويبنی الكلام عليه+

نہ اٹھا اور ہماری بداعمالیوں پر گرفت نہ کر۔ ہماری زندگی غفلت میں نہ گزرے اور ہم کو اچانک نہ پکڑنا (کہ توبہ کا بھی وقت نصیب نہ ہو) اے پروردگار! ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہم سے مواخذہ نہ کر اور اے ہمارے پروردگار ہم پر ایسے بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے اور اے ہمارے پروردگار! ہم سے اتنا بوجھ نہ اٹھوا جس کی ہم میں سکت نہیں۔ اور ہم کو معاف فرما اور ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا کار ساز ہے پس کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما" اس کے بعد خدا تعالیٰ غیبی فتوحات میں سے جو کچھ بھی آپ کی زبان پر جاری فرماتا' آپ بلا تقریب اور بغیر کسی مضمون کی تمہید کے اس کا وعظ فرمانا شروع کردیتے بعض مجالس میں ایسا بھی ہوتا کہ جو مضامین آپ کو القا ہوتے' ان میں سے جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی کسی حدیث یا کسی شیخ کا کوئی قول آپ محفوظ رکھتے اور تبرکاً" اس کو بیان فرماتے اور پھر وعظ شروع کردیتے اور موضوع تقریر وہی قول ہوتا۔

المجلس السابع والعشرون

و قال رضی الله تعالی عنه بكرة الجمعته فی المدرسته سابع جمادی الآخرة سنته خمس و اربعين و خمسمائته بعد كلام

كن عاقلا و لا تكذب + تقول انا خائف من الله عزوجل و انت تخاف من غيره + لا تخف جنيا ولا انسيا و لا ملكا + و لا تخف شياء من الحيوانات الناطقته و الصامتته + لا تخف من عذاب الدنيا + و لا تخف من عذاب الاخرة + و انما تخاف من المعذب بالعذاب + العاقل لا يخاف لومته لائم فی جانب الله عزوجل + هو اصم عن كلام غير الله عزوجل + الخلق كلهم عنده عجزة مرضی فقراء + هذا و امثاله هم العلماء الذين ينتفع بعلمهم +

ستائیسویں مجلس وقت صبح بروز جمعہ ۷ جمادی الثانی ۵۴۵ھ

مدرسہ معمورہ

ریا اور اہل اللہ کی ایذا رسانی

بیمار و طبیب: عقل مند بن جھوٹ نہ بول۔ تو کہتا تو یہ ہے کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں' حالانکہ تو غیر اللہ سے ڈرتا ہے۔ نہ کسی جن سے خوف کھا نہ انسان سے' نہ فرشتے سے اور نہ کسی جانور ناطق یا غیر ناطق سے' نہ دنیا کے عذاب سے ڈر اور نہ آخرت کے عذاب سے۔ بس ڈرنا تو اسی سے چاہئے جو عذاب دینے والا ہے۔ (یعنی خدا تعالیٰ) عقلمند اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کیا کرتا۔ وہ غیر اللہ کی بات سے بہرا ہے۔ (یعنی کسی کی بات پر کان نہیں دھرتا) ساری خدائی (گویا) اس کے نزدیک

العلماء بالشرع و حقائق الاسلام هم اطباء الدين + الجابرون لكسره + يامن قد انكسر دينه تقدم اليهم + حتى يجبر و اكسرک + الذی انزل الداء هو الذی ينزل الدواء + هو اعرف بالمصلحة من غيره + لا تتهم ربک عزوجل فی فعله + نفسک اولی بالتهم و اللوم من غير ها + قل لها العطاء لمن اطاع + و العصا لمن عصى + اذا اردنا

الله عزوجل بعبد

خيرا" سلبه+

فان صبر+

رفعه و طيبه و اعطاه و اقناه +

اللهم انا نسالک القرب منک بلا بلاء + الطف بنا فی قضائک و قدرک + اکفنا شرالا شرار و کید الفجار + احفظنا کيف شئت و کما شئت . نسالک العفوو العافية فی الدين و الدنيا الاخرة + نسالک التوفيق

للاعمال الصالحة والاخلاص

فی الاعمال امين+

دخل رجل علی ابی يزيد البسطامی رحمته الله عليه + فبقى ينظر يمينا و شمالا + فقال ابو يزيد له مالک + قال ارید موضعا" نظيفا اصلی به + فقال له طهر قلبک و صل حيث شئت + لا يعرف الرياء الا المخلصون + کانوا فيه و تخلصوا منه + هو عقبة فی طريق القوم لا بد لهم من العبور عليها + الرياء و العجب و النفاق من جملة سهام الشيطان التی يرمی بها الی القلوب + اقبلوا من المشائخ و تعلموا منهم السير فی الطريق الموصل

بیمار بے کس اور محتاج ہے۔ یہ اور ان جیسے لوگ ہی علماء حق ہیں۔ جن کے علم سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ جو شریعت اور حقائق اسلام کے عالم ہیں۔ وہ دین کے طبیب ہیں کہ اس کی شکستگی کو جوڑتے ہیں۔ اے وہ شخص! جس کا دن ٹوٹ گیا ہے' ان کی طرف قدم بڑھا تاکہ وہ تیری شکستگی کو جوڑ دیں۔ جس نے بیماری دی ہے وہی دوا بھی دے گا۔ وہ اپنی مصلحت کو دوسروں سے زیادہ جانتا ہے۔ خداوند تعالیٰ کو اس کے کسی کام پر الزام نہ دے۔ تیرا نفس خود ہی تہمت اور ملامت کا مستحق ہے۔ اس سے کہہ دے کہ عطا اطاعت کرنے والے کے لئے ہے اور عصا گنہگار کے لئے ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس سے (صحت اور دولت) چھین لیتا ہے۔ پس اگر وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اسے رفعت' راحت' بخشش اور سرمایہ عطا فرماتا ہے۔

دعا: اے اللہ! ہم تجھ سے بغیر آزمائش کے قرب کا سوال کرتے ہیں۔ اپنی قضا و قدر میں ہمارے ساتھ لطف کا برتاؤ فرما۔ شریروں کی شرارت اور بدکاروں کی مکاری سے ہم کو بچا اور جس طریقے سے بھی تو چاہے اور جس طرح بھی چاہے تو ہماری حفاظت فرما۔ ہم تجھ سے دین و دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ نیک اعمال کی توفیق کا اور اعمال میں اخلاص کا۔ آمین!

ریا کی حقیقت: ایک شخص حضرت ابو یزید بسطامیؒ کی مجلس میں حاضر ہوا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ حضرت ابو یزیدؒ نے اس سے پوچھا "میاں کیا بات ہے؟" اس نے کہا کہ "میں صاف ستھری جگہ ڈھونڈتا ہوں۔ تاکہ نماز پڑھ لوں۔" تب آپ نے اس سے فرمایا "اپنے قلب کو پاک کر اور جہاں چاہے نماز پڑھ" ریا کی حقیقت مخلص ہی خوب پہچانتے ہیں۔ کیونکہ وہ ریا میں مبتلا تھے اور (انجام کار) اس سے نجات پا چکے ہیں۔ ریا اہل اللہ کے راستے کی ایک گھاٹی ہے۔ جس کو عبور کئے بغیر چارہ نہیں۔ ریا' خود پسندی اور نفاق یہ تینوں شیطان کے تیر ہیں' جنہیں وہ قلوب کی جانب پھینکتا ہے۔ تم مشائخ کا کہنا مانو۔ اور خدا تعالیٰ تک پہنچانے والے راستے میں چلنا ان سے سیکھو کیونکہ وہ اس راستے پر چل

الی الحق عزوجل + فانہ طریق قد سلکوہ + سلوھم
عن افات النفوس و الا ھویۃ و الطباع + فانھم
قد قاسوا افاتھم و عرفو اغوائلھم و معجانیھم +
بقوا فی ذلک زمانا + فبعد کم و کم + حتی غلبوا
علیہ و غلبو ھم ملکوھم + لا تغتر بنفخ الشیطان
فیک + و لا تنھزم من سھام النفس +
فانھا ترمیک بسھامہ + فانہ
لا یقدر علیک الا بطر یقھا +
شیطان الجن لا یقدر علیک الا
بشیطان الانس + و ھی النفس و الا قران
السوء + استعث باللہ عزوجل +
و استعن بہ علی ھئولاء الا عداء +
فانہ یغیثک + فاذا و جدتہ و رایتہ
ما عندہ و خطیت بہ + ارجع
من عندہ الی العیال و الخلق
و خذ ھم الیہ + قل لھم ائتونی
باھلکم اجمعین ○ یوسف علیہ السلام لما
ظفر بالملک و الملک قال لا ھلہ + ائتونی
باھلکم اجمعین ○ المحروم من حرم الحق عزو
جل و فاتہ القرب منہ دنیا و اخرۃ + قال عزو
جل فی بعض کتبہ + یا ابن ادم ان فتک فاتک
کل شئی + کیف لا یفوتک الحق عزوجل و انت
معرض عنہ و عن المئومنین من عبادہ مئوذیالھم
بقولک و فعلک + معرضا عنھم بظاھرک
و باطناک + عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم انہ قال + اذیۃ المئومن اعظم
عند اللہ من نقض الکعبۃ و البیت المعمور
خمس عشرۃ مرۃ اسمع و یلک یامن لم یزل
یئوذی فقراء اللہ عزوجل و ھم المئومنون
بہ الصالحون لہ العارفون بہ
المتوکلون علیہ+

ویلک انت عن قریب میت مسحوب
مخرج من بیتک + و مالک الذی

چکے ہیں۔ نفس طبیعت اور خواہش آفتیں انہی سے پوچھو کہ وہ ان کی آفتیں جھیل چکے اور ان کی مضرتوں اور خرابیوں سے واقف ہو چکے ہیں۔ وہ مدتوں ان کے پھندے میں گرفتار رہ کر ان پر غالب آئے اور ان کے مالک بنے ہیں۔ تیرے اندر شیطان نے جو پھونک مار دی ہے۔ اس پر غرور نہ کر اور نفس کے تیروں سے نہ بھاگ وہ نفس پر تجھ پر شیطان ہی کے تیر چلاتا ہے۔ اور اسی نفس کے ذریعے ہی شیطان کو تجھ پر قدرت حاصل ہوتی ہے۔ نوع جنات کا شیطان نوع انسان کے شیطان یعنی نفس اور برے ہم نشینوں کے ذریعے بغیر تجھ پر قدرت نہیں پا سکتا۔ تو حق تعالیٰ سے فریاد کر اور ان دشمنوں پر غلبہ پانے کے لئے اس سے مدد مانگ وہ ضرور تیری پکار سنے گا۔ پس جب (ان دشمنوں کو مغلوب کرکے) تو خدا کو پا جائے اور جو کچھ اس کے پاس ہے اسے دیکھ لے اور اس سے بہرہ یاب ہو جائے تو اس کے پاس سے اہل و عیال و مخلوق کی طرف لوٹ آ اور انہیں لے کر اس کی طرف جا۔ (حضرت یوسفؑ کی طرح) "ان سے کہہ دے لے آؤ میری طرف اپنے سارے کنبے کو۔" یوسف علیہ السلام جب ملک و سلطنت کے مالک ہوئے تو انہوں نے اپنے بھائیوں سے فرمایا "لے آؤ میرے پاس اپنے سارے کنبے کو" بد نصیبی وہی ہے جسے خدا نہ ملا اور دنیا و آخرت میں اس کے قرب سے محروم رہا۔ حق تعالیٰ نے اپنی ایک کتاب میں فرمایا ہے "اے ابن آدم! اگر میں تیرے ہاتھ نہ آیا تو کچھ بھی تیرے ہاتھ نہ آیا" تو حق تعالیٰ سے کیوں نہ محروم رہے جبکہ تو اس سے اور اس کے نیک بندوں سے منہ پھیرے ہوئے ہے۔ اپنے قول اور فعل دونوں سے ان کو دکھ پہنچاتا ہے اور اپنے ظاہر و باطن دونوں کے لحاظ سے ان کا مخالف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ "مومن کو ایذا دینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کعبہ اور بیت المعمور کو ڈھا دینے سے پندرہ گنا گناہ زیادہ ہے۔ غور سے سنو۔ تجھ پر افسوس اے وہ شخص! جو ہمیشہ اللہ کے فقیروں' ایمان داروں' بھلے کام کرنے والوں' عارفوں اور اللہ پر توکل رکھنے والوں کو ایذائیں پہنچاتا ہے۔ تجھ پر افسوس! تجھے عنقریب موت آنے والی ہے اور تو اپنے گھر سے کھینچ کر باہر نکال دیا جائے گا اور جس مال و دولت پر تجھے

تفتخربہ منہوب لا ینفعک ولا یردعنک+

غرور ہے وہ لوٹ لیا جائے گا اور وہ تیرے کام نہ آسکے گا، نہ تجھے نفع دے گا (اور نہ تجھے عذاب سے بچا سکے گا)

المجلس الثامن والعشرون

و قال رضی اللہ تعالی عنہ بالرباط تاسع جمادی الاخرۃ من سنۃ خمس و اربعین و خمسمائۃ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ جاء الیہ رجل + فقال لہ انی احبک فی اللہ عزوجل فقالہ لہ اتخذ البلاء جلبا با اتخذ الفقر جلبا با + لانک ترید تتصف بصفتی + تتصف بی + لان من شرط المحبۃ الموافقۃ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ لما صدق فی محبتہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم + انفق علیہ جمیع مالہ + و اتصف بصفتہ + و شارکہ فی الفقرا + حتی تخلل بالعباء + و افقتہ ظاھرا و باطنا + سرا و علانیتہ + و انت یا کذاب تدعی محبتہ الصالحین و تخبئی عنھم دنا نیرک و دراھمک + و ترید القرب منھم و المصاحبتہ لھم + کن عاقلا + ھذہ محبتہ کاذبتہ + المحب لا یخبئی عن محبوبہ شیئا + و یوثرہ علی کل شئی+

کان الفقر ملازمان للنبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لا یفارقہ + و لھذا قال الفقراء سرع الی من یحبنی من سیل الماء الی منتھاہ و قالت عائشتہ رضی اللہ تعالی عنھا ما زالت الدنیا علینا کدوۃ عسرۃ مادام رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فینا فلما قبض صبت الدنیا علینا صبا+

اٹھائیسویں مجلس

۹جمادی الثانی ۵۴۵ھ

خانقاہ شریف

فقروفاقہ اور محبت رسولؐ

فقر و فاقہ اور رسالت مابؐ: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ "میں اللہ واسطے آپ سے محبت رکھتا ہوں" آپ نے اس سے فرمایا کہ "بلا کو چادر بنا لے، فقر کو چادر بنا لے، کیونکہ تو میری سی حالت بنانا اور میری کیفیت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ (محبوب کے ساتھ) موافقت کرنا محبت کی شرط ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو آپ سے سچی محبت ہوئی تو آپ نے اپنا سارا مال آپ پر خرچ کر دیا اور آپ کی سی حالت بنا لی۔ فقر میں آپ کے شریک ہو گئے یہاں تک کہ صرف ایک عبا سے جسم ڈھانپا۔ ظاہر و باطن اور کھلے اور چھپے ہر طرح آپ کے ساتھ موافقت کی اور تو اے جھوٹے! اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور اپنے درہم و دینار کو ان سے چھپاتا ہے۔ (کہ کہیں انہیں کچھ دینا نہ پڑے) حالانکہ ان کے قرب اور ہم نشینی کا خواہاں ہے۔ سمجھ دار بن۔ یہ محبت جھوٹی ہے۔ محب اپنے محبوب سے کوئی چیز چھپا کر نہیں رکھتا اور اس کو ہر چیز پر ترجیح دیتا ہے۔ فقر و فاقہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگا ہوا تھا کہ جدا نہ ہوتا تھا اور اسی لئے آپ نے فرمایا کہ "پانی کی دھار جس تیزی سے دہانہ کی طرف بہتی ہے، اس سے زیادہ تیزی سے فقر مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف دوڑتا ہے" اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں "جب تک پیغمبر علیہ السلام حیات رہے دنیا ہم پر مکدر رہی اور جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہم پر دنیا کا موسلا دھار مینہ برسنے لگا۔

فشرط حب الرسول الفقر + و شرط حب الله عزوجل البلاء + عن بعضهم انه قال و کل البلاء بالولاء + کیلا یدعی محبته الله عزوجل مع کذبه و نفاقه و ریائه + ارجع عن دعواک و کذبک + لاتخاطر براسک + ان کنت جئت تصدق و الا فلا تتبعنا + لا تتبهرج علی الصیر فی فانه لا یقبل منک و یفضحک + لا تتولع بالحیته و

اسبع فانهما یهلکانک + ان کنت حوا فتقدم الی الحیته + و ان کان لک قوة فتقدم الی السبع + طریق الحق عزوجل یحتاج الی الصدق + و یحتاج الی نور المعرفته به + شمس المعرفته طالعته فی قلب الصدیقین + لا تغیب لیلا و لا نهار +

یا غلام اعرض المنافقین المتعرضین لمقت الله عزوجل + کن عاقلا" و لا تقرب + اکثر اهل الزمان ذئاب علیهم ثیاب + خذ مراة الفکر و انظر فیها + و اسئال الله عزوجل ان یبصرک بک و بهم + انی قد خبرت الخلق و الخالق + فوجدت الشر عند الخلق و الخیر عند الخالق + اللهم سلمنا من شروروهم + و ارزقنی خیرک دنیا واخرة+

انی لا ارید کم لکم + فی جالکم افتل + ساخذ منکم شیئا الا لکم لا لی + عندی فیما یخصنی غنی عما اخذه منکم + ما عندی الا الکسب او التوکل علی الله عزوجل + لا انتظر ما تاتونی به کما ینتظر کم هنا المنافق المرائی المتوکل علیکم الناسی لربه عزوجل + انا محک

شرط اول : پس محبت رسول کی شرط ہے فقر و فاقہ اور اور اللہ سے محبت کی شرط ہے۔ ابتلاد آزمائش بعض مشائخ سے روایت ہے کہ بلا اور ولایت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ تاکہ جھوٹ' دکھاوے اور نفاق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعوئی نہ کیا جا سکے۔ تو اپنے دعوئی اور جھوٹ سے باز آ جا۔ اپنی جان کو خطرے میں نہ ڈال۔ اگر تو (اپنے دعوئی محبت میں) سچا بن کر آیا ہے تو آ ورنہ ہمارا تتبع نہ کر۔

(ہم کھرا کھوٹا پہچاننے والے صراف ہیں پس) اپنا کھوٹا سکہ صراف کے پاس نہ لے جا' وہ نہ لے گا اور تو ذلیل ہو گا۔ (محبت خدا و رسول درندہ جانوروں کی مانند خطرناک ہے پس) سانپ اور درندہ سے محبت نہ کر وہ تجھ کو ہلاک کر دیں گے۔ ہاں اگر تو سپیرا ہے تو سانپ سے کھیل اور اگر تو طاقتور ہے تو درندہ کی طرف قدم بڑھا راہ حق میں سچائی اور معرفت کی روشنی درکار ہے۔ صدیقین کے قلب میں آفتاب معرفت روشن رہتا ہے۔ نہ رات کو ڈوبتا ہے نہ دن کو۔

غور و فکر کا آئینہ : عزیزم! غضب خداوندی میں گرفتار منافقوں سے بچو اور سمجھ دار بنو۔ اس زمانے کے اکثر لوگ انسان کے روپ میں بھیڑیئے ہیں۔ غور و فکر کا آئینہ لے کر دیکھ پھر خدا تعالیٰ سے دعا کر کہ وہ تیرے نفس اور منافقوں کی حقیقت ظاہر کر دے۔ خالق و مخلوق دونوں کا میں تجربہ کر چکا ہوں۔ میں نے برائی مخلوق کے پاس اور خیر و خوبی خالق کے پاس دیکھی۔ اے اللہ! ہم کو ان کے شر سے محفوظ رکھ اور دنیا و آخرت میں خوبی مجھ کو عطا فرما۔

راہ نجات : میں تمہارا بھلا تمہارے لئے چاہتا ہوں' اپنے لئے نہیں۔ میں تمہاری رسیوں میں بل دیتا ہوں (تاکہ تم مضبوط اور کارآمد بن جاؤ) میں جو کچھ بھی (بطور ہدیہ وغیرہ) تم سے قبول کرتا ہوں' وہ تمہارے ہی لئے لیتا ہوں۔ (تاکہ تمہیں فائدہ پہنچے) اپنے لئے نہیں لیتا۔ میرے پاس تو ایسی خاص چیز ہے جو تم سے اور تمہارے ہدیوں سے بے نیاز کرتی ہے۔ میرے پاس یا کسب ہے اور

اهل الارض + فکونوا عقلاء + و لا تتبهر جوا علی + فانی اعرف جید کم من ردئیکم بتوفیق الله عزوجل و تاهیله لی + ان اردت الفلاح فکن سند انا لقضیبی + حتی اقرع دماغ

نفسک و هواک و طبعک و شیطانک و اعدائک و اقرانک السوء + استعینوا بربکم عزوجل

علی هئو لاء الا عداء + و المنصور من یصبر علیهم +

و المخذول من و کل الیهم + الافات کثیرة و منزلها واحد + الامراض کثیرة وطبیبها + واحد +

یامرضی النفوس + سلموا

نفوسکم الی الطبیب + لا تتهموه فیما یفعل بکم + فهوا راف بکم منکم علی نفوسکم + اخر سوابین یدیه و لا تعارضوه + و قد رئیتم الخیر کله فی الدنیا و الخرة + القوم فی سکوت کلی و خمود کلی و دهشته کلیته + فاذاتم لهم ذلک و داموا علیه + انطقهم کما ینطق الجمادات یوم القیامته + لا ینطقون الا اذا انطقوا لا یاخذون الا اذا اعطوا + لا ینبسطون الا اذا بسطوا + التحقت قلوبهم بقلوب الملائکته + قال الله عزوجل و جل لا یعصون الله ما امرهم و یفعلون ما یومرون و التخفوا بالملائته و زاد و اعلیهم بالمنزلته + زاد و اعلیهم بالمعرفته بالله عزوجل و العلم به + و الملائکته غلما نهم و اتباعهم

یا خدائے عزوجل پر توکل۔ میں تمہاری لائی ہوئی اشیاء کا اس طرح انتظار نہیں کرتا جس طرح وہ ریاکار منافق منتظر ہے جو تم پر توکل کئے ہوئے ہے اور اپنے خدا کو بھولا ہوا ہے میں باشندگان زمین کی کسوٹی ہوں۔ عقل سے کام لو۔ اپنی ٹیپ ٹاپ مجھے نہ دکھاؤ تمہارے کھرے کھوٹے کو پہچاننے کی توفیق و اہلیت اچھی طرح اللہ نے عطا فرمائی ہے۔ اگر تو نجات چاہتا ہے تو میرے ہتھوڑے کا اہرن بن جا تاکہ میں تیرے نفس، طبیعت، خواہش، شیطان، دشمن اور برے ہم نشینوں کا سر کچل دوں۔ ان دشمنوں کے مقابلے میں اللہ کی مدد مانگ کیونکہ ڈٹ کر مقابلہ کرنے والوں ہی کی مدد کی جاتی ہے اور بے یار و مددگار وہ ہے جو ان کے حوالے کر دیا جائے۔ بلائیں اور بیماریاں بہت ہیں۔ لیکن ان کا نازل کرنے والا اور معالج ایک ہی ہے۔

مریض نفس : اے نفس کے بیمارو! اپنے نفوس کو طبیب کے سپرد کر دو۔ وہ جو کچھ بھی چاہے ان کے ساتھ برتاؤ کرے اس کی شکایت نہ کرو کیونکہ وہ تمہارے نفوس پر تم سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ اس کے سامنے گونگے بہرے بن جاؤ اور شکوہ شکایت نہ کرو۔ یقیناً دنیا و آخرت میں بھلائی پاؤ گے۔ اہل اللہ بالکل خاموش، افسردہ اور مدہوش رہتے ہیں۔ جب اس میں ان کو کمال حاصل ہو جاتا ہے تو حق تعالیٰ ان کو گویائی عطا فرماتا ہے۔ (یعنی ان کو رہبر و ناصح بنا دیا جاتا ہے) جس طرح قیامت میں جمادات کو گویائی کی قوت عطا فرمائے گا۔ اہل اللہ اسی وقت بولتے ہیں جبکہ ان کو بولنے کا حکم دیا جائے اور اسی وقت لیتے ہیں جبکہ ان کو دیا جائے اور اسی وقت انبساط حاصل کرتے ہیں جب کہ ان کو انبساط میں لایا جائے۔ ان کے قلوب فرشتوں کے قلوب سے جا ملے ہیں۔ (ان کے بارے میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اللہ جو کچھ ان کو حکم دیتا ہے اس میں وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جس بات کا حکم دیتا ہے اس کو بجا لاتے ہیں۔ وہ فرشتوں سے جا ملے ہیں۔ رتبے میں ان سے بھی بڑھ گئے ہیں اور حق تعالیٰ کی معرفت اور اس کے علم میں فرشتوں پر بھی فوقیت لے گئے ہیں

یستفیدون منهم + لان الحکم تصب فی قلوبهم صبا + قلوبهم محروسته من جمیع الافات + تاتی الی جوار حهم و مبانیهم و نفوسهم + اما قلوبهم فلا + ان اردت الوصول الی منازلهم فعلیک بتحقیق الاسلام + ثم ترک الذنوب ما ظهر منها و ما بطن + ثم الورع الشافی + ثم الزهد فی مباع الدنیاو حلا لها + ثم الاستغناء بفضل الله عزوجل + ثم الزهد فی فضله و الاستغناء بقربه + وا ذا صح لک الاستغناء بقربه صب علیک فضله + و فتح علیک ابواب اقسامه + باب لطفه و رحمته و منته + قبض علیک الدنیا ثم فبسطها الی نهایته + وهذا لا حاد افراد من الاولیا و الصدیقین لعلمه بتقواهم + فانهم لا یشتغلون عنه بشئی + و اما الغالب منهم فالدنیا عنه مقبوضه + لانه یحب فراغهم له و دخولهم علیه و طلبهم منه + و لو اعطاهم الدنیا لعلهم کانوا یشتغلون بها عن خدمته و یقعدون معها + هذا هو الا غلب و ذلک نادر + و النادر لا یتعلق علیه حکم + نبینا صلی الله تعالی علیه وسلم من جملته من عرضت علیه الدنیا فلم یشتغل بها عن خدمته + لم تلتفت الی الاقسام مع کمال الزهد و الاعراض + عرضت علیه مفاتیح کنوز الارض فردها + و قال رب احینی مسکنا و امتنی مسکینا و احشرنی مع المساکین +

فرشتے ان کے خادم اور ان کے ملازم ہیں کہ ان سے استفادہ کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے قلوب پر اللہ کی حکمتوں کی (موسلادھار بارش) برسائی جاتی ہے اور ان کے قلوب تمام آفتوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ آفتیں ان کے اعضاء' ان کے نفوس اور ان کے اجسام تک تو آتی ہیں لیکن ان کے قلوب تک نہیں پہنچتیں۔ اگر تو اگر ان کے مرتبے تک پہنچنا چاہتا ہے تو اول اسلام کی حقیقت معلوم کر' پھر کھلے چھپے سارے گناہ چھوڑ دے اور پوری احتیاط رکھ۔ اس کے بعد دنیا کی حلال و مباح چیزوں سے بھی ہاتھ اٹھا لے۔ پھر خدائے عزوجل کے فضل کا غنا حاصل کر کہ (فضل حق کے کے سوا ہر شے سے بے نیاز ہو جائے) اس کے بعد اس کے فضل سے بھی بے نیاز ہو کر اس کے قرب کی دولت مانگ اور جب یہ دولت حاصل ہو جائے گی تو تجھ پر اس کے رحم و کرم کی بارش ہو گی اور اپنے لطف و کرم' فضل و احسان کے دروازے تجھ پر کھول دے گا۔ پہلے دنیا تجھ پر تنگ فرمائے گا اس کے بعد بے انتہا کشادہ۔ یہ (وسعت دنیا) اولیاء و صدیقین میں سے کسی کسی کو ملتی ہے۔ کیونکہ اللہ ان کے تقویٰ سے واقف ہے پس (جانتا ہے کہ) وہ کسی چیز میں بھی مشغول ہو کر اس کو بھول نہیں سکتے۔' باقی اکثر اولیاء کی یہ حالت ہوتی ہے کہ دنیا ان سے لے لی جاتی ہے کیونکہ اس کو ان کا اپنے ہی لئے فارغ' اپنے ہی دربار میں حاضر اور اپنا ہی مشتاق بنائے رکھنا پسند ہے۔ (ان کو دنیا کا زر و مال عطا نہیں کیا جاتا۔) اگر انکو دنیا عطا فرما دے تو ممکن ہے کہ وہ اس کی خدمت سے غافل ہو کر دنیا میں پھنس جائیں۔ اکثریت کے ساتھ یہی برتاؤ ہے اور وہ سلوک شاذ و نادر ہے اور شاذ و نادر پر حکم کا تعلق نہیں ہوتا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہی میں سے ہیں جن کو دنیا پیش کی گئی مگر آپ نے اللہ کو چھوڑ کر اس میں مشغول ہونا پسند نہ کیا اور کمال زہد اوردنیا سے نفرت کی وجہ سے مقسوم کی طرف بھی توجہ نہ کی۔ آپ کے سامنے روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں پیش کی گئیں لیکن آپ نے ان کو واپس کر دیا اور فرمایا۔ "اے میرے پروردگار! مجھ کو مسکین بنا کر زندہ رکھ اور مسکین ہونے کی حالت میں موت دے اور مساکین ہی کے ساتھ میرا

الزهدنيةصالحة+

و الافما يقدر احد ان يزهد قسمه + المئومن من يستريح من ثقل الحرص + لا يشره و لا يستعجل + زهد فی الاشیاء بقلبه

و اعرض عنها بسره و اشتغل بما امربه + و علم ان قسمه لا يفوته فلم يطلبه + ترک الاقسام تعد و خلفه و تذل و تساله قبولها +

یا غلام تحتاج الی ایمان یسیرک فی طریق الحق عزوجل + و لی ایقان یثبتک فیها + تحتاج فی اول سلوک فی هذا الطریق الی هميان + و فی اخره الی ایمان + بخلاف طریق مکته + بعضهم قال طریق مکته یحتاج الی ایمان و هميان + و هذه الطریق التی قد اشرت الیها تحتاج الی هميان و ایمان بد ابته و نهایته (عن سفیان الثوری رحمته الله علیه) انه اول ما طلب العلم کان علی وسطه هميان فیه خمسائته دینار + ینفق منه و یتعلم و یدق علیه یده و یقول + لو لاک لتمند لو ابنا + فلما حصل له العلمو عرف الحق عزوجل + انفق ما بقی معه علی الفقراء فی یوم واحد+ وقال لوان السماءحدیدلا تمطر والارض صخر لا تنبت و اهتممت برزقی فی الطلب انی کافر+

علیک بالکسب و التعلق بالسبب الی

حشر فرما۔" زہد تو درحقیقت نیک نیتی کا نام ہے۔ ورنہ اپنے مقسوم سے زہد اختیار کرنے پر کوئی بھی قادر نہیں۔ مومن کو حرص کی گرانی سے نجات رہتی ہے۔ وہ نہ لالچ کرتا ہے، نہ جلدی مچاتا ہے۔ وہ اپنے قلب سے تمام اشیاء میں رغبت اور اپنے باطن کے ساتھ ان سے روگردانی اختیار کرتا ہے اور حکم الٰہی کی تعمیل میں مشغول

رہتا ہے اور اسے یقین ہے کہ جو کچھ قسمت میں ہے وہ ضرور ملے گا۔ اس لئے وہ اس کی طلب میں نہیں رہتا۔ اپنے مقسوم کی چیزوں کو وہ ترک کر دیتا ہے لیکن وہ اس کے پیچھے بھاگتی ہیں اور التجا کرتی ہیں کہ ہم کو قبول کرلو۔

راہ حق کے لئے زر و مال: عزیزم! سب سے پہلے تجھے ایمان کی ضرورت ہے جو تجھے اللہ کی راہ پر چلائے۔ پھر ایقان کی حاجت ہے جو تجھے اس راہ میں ثابت قدم رکھے۔ (طریقت) کی راہ پر گامزن ہونے کے لئے تجھے اول ہمیانی (مال و زر) کی ضرورت ہے اور آخر میں جا کر تجھ کو ایمان کی ضرورت ہے۔ بخلاف مکہ کی راہ کے (یعنی سفر حج کے) کہ وہاں شروع ہی میں ایمان کی اور بعد میں ضرورت ہے ہمیانی (مال و زر) اور اس راستہ میں جس کی طرف میں اشارہ کر چکا ہوں، پہلے زر و مال چاہئے اور بعد میں ایمان، سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ سے بیان کیا گیا ہے کہ "ان کی طالب علمی میں ان کی کمر پر ایک ہمیانی تھی جس میں پانچ سو دینار تھے وہ اس میں سے خرچ کرتے اور علم پڑھتے اور اس پر اپنا ہاتھ مار کر کہتے کہ اگر تو نہ ہوتی تو لوگ ہم کو رومال بنا لیتے۔ (یعنی ان کے پس خوردہ پر ہماری نظر رہتی اور پڑھنا پڑھانا ختم ہو جاتا) جب وہ فارغ التحصیل ہو کر عارف حق بن گئے جو کچھ ان کے پاس بچ رہا تھا، سب ایک ہی دن میں خیرات کر دیا اور فرمایا کہ "اگر آسمان لوہا بن جائے کہ ایک قطرہ بھی بارش نہ ہو اور زمین پتھر ہو جائے کہ ایک دانہ بھی نہ اگائے، اس کے باوجود بھی میں اگر روزی کی فکر اور اہتمام کروں تو میں کافر ہوں۔

روزی کمانا تقویت ایمان ہے: ایمان کو تقویت

ان يقوى ايمانک + بم انتقل من السبب الى المسبب + الانبياء عليهم السلام اكتسبوا واقترضوا و تعلقوا بالاسباب فی اول امرهم + وفی الاخر تكلوا + جمعوا بين الكسب والتوكل بدايته ونهايته + شريعته وحقيقته +

يا محروم لا تخل من يدك الكسب فی التوكل علی ما فی ايدی الناس و تكدی منهم + فتكفر نعمته الاقدار + فتمقتک الله عزوجل و يعبدک + ترک الكسب و الكدية من الناس عقوبته من الله عزوجل للعبد + سليمان عليه السلام لما ازال ملكه عاقبه باشياء من جملتها الكدية من الناس + كان فی ايام مملكته يكتسب و ياكل + فلما ضيق الحق عزوجل عليه اخرجه من مملكته و ضيق عليه طرق الارزاق حتی اكدی من الناس + و كان سبب ذلک عبادة امراءة فی بيته تمثا لا اربعين يوما" فبقی فی العقوبته اربعين يوما + يوم يوم +

القوم لا فرحته لغمهم ولا وضع لحملهم + لا قرار لبعونهم + لا سلوة لمصابهم حتی بلقوار بهم عزوجل + و لقاءهم علیٰ ضربين + لقاء فی الدنيا لقلوبهم و اسرارهم و هونا در + و لقاء فی الاخری + اذا لقواربهم عزوجل جاء هم

حاصل ہونے تک روزی کمانا اور سبب کے ساتھ تعلق رکھنا تو لازمی سمجھ۔ اس کے بعد (جب ایمان قوی ہو جائے) تو سبب سے خالق سبب کی طرف منتقل ہو (کیونکہ اسباب پیدا کرنے والا خدا بلا سبب بھی روزی عطا کر سکتا ہے انبیاء علیہم السلام نے اپنی ابتدائی حالت میں روزی بھی کمائی قرض بھی لیا اور اسباب کے ساتھ تعلقات بھی قائم رکھے اور آخر میں (سب کو ترک کرکے) توکل اختیار کیا۔ شریعت اور طریقت کی رو سے ابتداء و آخر کو ملا کر کسب و توکل دونوں کے جامع بنے۔

سوال کی مذمت: اے بدنصیب! لوگوں کے مال و متاع پر بھروسہ کرکے ان سے بھیک مانگنے لگے، محنت مزدوری کو اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑ ورنہ تو (جسمانی) طاقتوں کی نعمت کا ناشکر گزار قرار دیا جائے گا۔ پس (اس پاداش میں) حق تعالیٰ تجھ سے ناراض ہو جائے گا اور تجھے اس سے دوری نصیب ہو گی۔ اپنی روزی نہ کمانا اور لوگوں سے بھیک مانگنا اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام سے سلطنت لے لی تو ان کو چند قسم کی سزائیں دیں۔ ان میں سے ایک بھیک مانگنا بھی تھا۔ اپنے عہد حکومت میں اپنی روزی خود کماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جب ان پر تنگی فرمائی تو ان کو ان کی سلطنت سے باہر نکال دیا اور چالیس دن تک ان پر روزی کے دروازے بند کر دیئے (یہاں تک کہ بھیک مانگنے کی نوبت پہنچ گئی) اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک عورت آپ کے گھر میں چالیس دن تک ایک بت کی پوجا کرتی رہی تھی۔ (جس سے آپ بے خبر تھے مگر شان نبوت کے سبب عتاب نازل ہوا) پس اس کی بت پرستی کے ہر دن کے بدلے آپ کی سزا کا بھی ایک ایک دن مقرر ہوا۔

وصل حق اور اولیاء کی مسرت: جب تک اہل اللہ کو اپنے رب کا وصل حاصل نہ ہو جائے ان کے غم کو نہ خوشی نصیب ہوتی ہے، نہ ان کے (سر سے) بوجھ اترتا ہے، نہ آنکھوں کو سرور اور نہ ان کی مصیبت کو سکون ملتا ہے۔ ان کے لئے وصال حق کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو دنیا میں اپنے قلوب و باطن سے ملنا اور یہ بہت شاذ ہے۔ دوسری

الهنا و الفرح + اما قبل هذا فمصائبهم دائمة + و قال رضی الله تعالی عنه بعد كلام النفس+

يا غلام امنعها الشهوات و اللذات و اطعمها طعاما طاهرا لا يكون نجسا + الطاهر الحلال و الحرام النجس + ثم قال غذها من الحلال حتی لا تبطر و تشمخ و تسئی الادب + اللهم عرفنا بك حتی نعرفك امين

صورت آخرت میں ملنا۔ اپنے پروردگار سے ملنے کے بعد ہی انہیں راحت و مسرت حاصل ہو گی لیکن اس سے پہلے تو ان کی مصیبت دائمی ہے۔ کچھ دیر نفس کے متعلق گفتگو کرنے کے بعد فرمایا

حلال غذا : عزیزم! نفس کو لذتوں اور خواہشات سے باز رکھ اور ان کو پاکیزہ کھانا کھلا جو نجس نہ ہو۔ پاکیزہ حلال ہے۔ اور نجس حرام ہے۔ اس کو حلال کھانا اس لئے کھلا کہ وہ تکبر غرور اور بے ادبی نہ کرے۔ یا اللہ! ہم کو اپنی معرفت بخش تاکہ ہم تیرے عارف بن جائیں۔

المجلس التاسع والعشرون

و قال رضی الله تعالی عنه بالمدرسة حادی عشر جمادی الاخرة سنة خمس و اربعين و خمسمائة

عن النبی صلی الله تعالی عليه وسلم انه قال من تزعزع لغنی طلبا لمافی يديه+

ذهب ثلثا دينه + اسمعوا يا منافقون + هذا لمن تزعزع للغنياء فكيف من صلی و صام وحج لهم و قبل اعتابهم يا مشركين بالله عزوجل ما عندكم منه و لا من رسوله خبر + اسلموا و توبوا و اخلصوا فی التوبة + حتی يبراء ايمانكم و يترعرع ايقانكم + و ينشو توحيدكم فتصعد فروعه الی العرش + يا غلام اذا تربی ايمانك و صعدت شجرته + اغناك الحق عزوجل عنك و عن الخلق + يغنيك عن كسبك و عن اكتسابك + الحق عزوجل يشبع نفسك و قلبك و سرك + يوقفك علی بابه و يغنی فقرك بذكره و قربه و الانس به + و لا تبالی

انتیسویں مجلس

۱۱جمادی الثانی ۵۴۵ھ

مدرسہ معمورہ

فقر و صبر

تعظیم کی حدیث : جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "جو شخص کسی امیر (کی تعظیم) کے لئے اس مال کی خواہش میں اٹھا جو اس کے قبضے میں ہے تو اس کا دو تہائی دین جاتا رہا" منافقو! سن لو یہ اس کے بارے میں ہے جس نے دولت مندوں کے لئے اپنی جگہ سے حرکت کی۔ پھر اس کا کیا ہو گا جو نماز، روزہ، حج بھی انہی کے لئے کرتا ہے اور ان کی چوکھٹوں کو چومتا ہے اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کرنے والو تمہیں خدا اور رسول کی خبر ہی نہیں۔ مسلمان بنو توبہ کرو۔ اور توبہ میں اخلاص سے کام لو تاکہ تمہارا ایمان صحت مند اور یقین پختہ ہو جائے تمہاری توحید نشوونما پائے اور اس کی شاخیں عرش تک جا چڑھیں۔ عزیزم! جب تیرا ایمان نشوونما پا لے گا اور اس کا درخت بلند ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو خود تجھ سے اور ساری مخلوق سے بے پروا کر دے گا اور تجھ کو کمانے کی محنت سے بے نیاز کر دے گا۔ خدا تعالیٰ تیرے قلب، تیرے باطن اور تیرے نفس کو سیری بخشے گا۔ تجھ کو اپنے در پر ٹھہرائے گا اور تیرے فقر کو اپنے ذکر، اپنے قرب اور اپنے ساتھ انس کی تونگری عطا فرمائے گا۔ پھر تجھے فکر نہ ہو گی کہ کون

بمن اکل من الدنیا و اشتغل بھا + لا
تبالی بمن ھی بیدہ + فتصیر رونیتک لہ
رحمتہ و کلفتہ و ظلمتہ +

یامن یدعی العلم و یطلب الدنیا
من ابنائھا و یبذل لھم + قد
اضلک اللہ علی علم + ذھبت برکتہ
علمک + ذھب لبہ و بقی قشرہ +
و انت یا من یدعی العبادۃ و قلبہ یعبد
الخلق ویخافھم ویرجوھم+
ظاھرعبادتک
للہعزوجل+
و باطنھا للخلق + کل طلبک و ھمک لماباید یھم +
من الدراھم و الدینار و الحطام + ترجو حمد ھم
و ثناء ھم و تخاف ذمھم و اعراضھم + تخاف
منعھم و ترجو عطاء ھم + بکثرۃ تماریک و تخارعک
و لین کلامک علی ابوابھم ویلک انت مشرک
منافق مرائی مداخل زندیق + ویلک علی
من تبھرج + علی من یعلم خائنتہ الاعین و ما
تخفی الصدور ٥ ویلک تقف تکذب فی الصلوۃ
و تقول اللہ اکبر + انت تکذب فی قولک
الخلق فی قلبک اکبر من اللہ عزوجل +
تب الی اللہ عزوجل و لا تعمل حسنتہ
لغیرہ + لا للدنیا و الاخرۃ + کن ممن
یرید وجھہ + اعطا الربوبیتہ حقھا +
لا تعمل للحمد و الثناء + لا للعطاء
و لا للمنع + و یحک رزقک لا یزید
و لا ینقص + ما قد قضی علیک من الخیر
و الشر لا بدمن مجیئہ + فلا تشتغل
بشئی قد فرغ منہ و اشتغل بطاعتہ +
قلل حرصک و قصرا ملک و اجعل
الموت نصب عینیک + و قد افلحت
علیک بموافقتہ الشرع

دنیا میں عیش کرتا ہے اور کون اس میں مشغول رہتا ہے۔ تجھے اس بات کی پروا نہ ہو گی کہ دنیا کس کے ہاتھ میں جاتی ہے۔ اب تو اس (دنیا دار) کو بطور شفقت کلفت اور ظلمت دیکھے گا۔

نجات کا راستہ : اے وہ شخص! جو علم کا دعویٰ کرتا اور دنیا داروں سے دنیا طلب کرتا اور ان کے سامنے انکساری اختیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تجھے علم عطا کر کے گمراہ بنا دیا۔ تیرے علم کی برکت جاتی رہی گویا مغز ختم ہو کر چھلکا رہ گیا۔ اے وہ شخص! جو بظاہر اللہ کی عبادت کا دعویٰ دار ہے اور اس کا قلب مخلوق کی پرستش میں لگا ہوا ہے۔ انہی سے ڈرتا ہے اور انہی سے توقع رکھتا ہے۔ بظاہر تو عبادت اللہ کی کرتا ہے۔ اور باطن میں مخلوق کے لئے تیری ساری طلب اور سارا فکر وہی درہم و دینار اور مال و اسباب ہیں۔ جو ان کے پاس ہیں۔ تو ان کی تعریف و توصیف کا آرزومند ہے اور ان کی مذمت و بے رخی سے ڈرتا ہے۔ تو ان کے ہاتھ روک لینے سے ہراساں ہے اور خواہش مند ہے ان کی بخشش کا (اس کا ثبوت یہ ہے کہ) تو اکثر ان کے دروازوں پر پڑا ہوا چاپلوسی کرتا اور باتیں بناتا رہتا ہے۔ تجھ پر افسوس! کہ تو مشرک ہے، منافق ہے، ریاکار ہے، بے دین ہے، اور زندیق ہے، تجھ پر افسوس! یہ ملمع سازی کس کے سامنے کر رہا ہے؟ کیا اس ذات کے سامنے جو آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے راز سے واقف ہے؟ تجھ پر افسوس! کہ تو نماز میں کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتا ہے حالانکہ تو اپنے قول میں جھوٹا ہے۔ (حقیقت میں) مخلوق تیرے دل میں خدا سے بڑھ کر ہے اللہ سے توبہ کر اور کوئی نیک عمل غیر خدا کے لئے نہ کر۔ نہ دنیا کے لئے نہ آخرت کے لئے۔ انہی میں شامل ہو جا جو ذات حق کے طالب ہیں۔ اس کی پروردگاری کا حق ادا کر۔ حمد و ثناء اور عطا و منع کے لئے کوئی کام نہ کر۔ تیرا رزق نہ کم ہو سکتا ہے۔ نہ زیادہ۔ بھلائی یا برائی جو بھی قسمت میں لکھی ہے وہ ہو کر رہے گی۔ ایسے کام میں نہ پڑ۔ جس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ حق تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو کر اپنی حرص و امید کم کر۔ موت کو ہر وقت نظر کے سامنے رکھ کہ یہی نجات کا راستہ ہے۔ ہر

في جميع احوالك +

يا قوم اليس قد بقي عندكم من موافقة الشرع + قد تركتموه من ايدي ظواهر كم و بواطنكم + و تبعتم نفوسكم و اهويتكم و اغتررتم بحلم الله عزوجل عنكم يوما بعد يوم + برفع العذاب و النكال عنكم + و في الاخرة بنزله عليكم من جميع جهاتكم + يا خذك و يبطش بك + ثم يجيئك الموت و النزول الى القبر + فتلقى ضيقه و عذابه + فتبقى في ذلك الى يوم القيامة + ثم يعاد اليك نبشك + و تحشر الى العرض الاكبر + فتحاسب على الذرات و على جميع ماعملت في الساعات + تسال عن القليل و الكثير +

انت صنم بلا روح + جلد يابس بلا معنى و لا قوة لا تصلح الا للنار + عبادتك لا اخلاص فيها + فاذا الا روح فيها لا تصلح انت و عبادتك الا للنار + ما تحتاج تتعب + ان لم تخلص في الاعمال ما يفيد منها شئي + انت من العاملة الناصبة + عاملة في الدنيا + ناصبة في النار يوم القيامة الا ان تتوب و تعتذر قبل مجئي الموت + ارجع الى الله عزوجل بتجديد الاسلام و حسن التوبة و الاخلاص فيها قبل ان يجئي الموت + فيغلق الباب في وجهك + فلا تقدر على الدخول الى باب التوبة + ارجع اليه باقدام قلبك حتى لا يغلق في وجهك باب فضله + و يكلك
الى نفسك و حولك و قوتك
و مالك +
ولا يبارك لك في جميع ما انت فيه

حال میں شریعت کی پیروی کو ضروری سمجھ۔

اعمال کا حساب: لوگو! کیا تمہارے نزدیک شریعت کی کوئی پابندی ضروری نہیں۔ تم اپنے ظاہر و باطن دونوں کے لحاظ سے اس کو چھوڑ چکے اور اپنے نفسوں اور خواہشات کی پیروی کرنے لگے اور حق تعالیٰ کے ہر روز کے حلم سے تم نے دھوکا کھایا۔ ابھی دنیا میں تم کو اس نے چھوٹ دے رکھی ہے لیکن آخرت میں ہر طرف سے تم پر عذاب نازل فرمائے گا تجھ کو پکڑے گا۔ اور گرفتار کرے گا۔ پھر تجھ کو موت آئے گی اور قبر میں اترنا ہو گا۔ وہاں اس کی تنگی اور اس کے عذاب سے تجھ کو سابقہ پڑے گا اور قیامت تک اسی حال میں رہنا ہو گا۔ اس کے بعد تیرا جسم دوبارہ پیدا کیا جائے گا اور بڑی پیشی میں تجھ کو حاضر کیا جائے گا۔ اس وقت ذرہ ذرہ اور منٹ منٹ کے تیرے اعمال کا تجھ سے حساب لیا جائے گا۔ کم ہو یا زیادہ ہر چیز کی بازپرس ہو گی۔

خلوص کے بغیر عمل: تو بے جان پتلا ہے اور خشک کھال ہے بے معنی اور بلاقوت کے تو سوائے آگ کے اور کسی کام کا نہیں۔ تیری عبادت میں نام کو بھی اخلاص نہیں (اور یہی اخلاص عبادت کی جان ہے) جب اس میں روح نہیں تو تیری عبادت اور تو صرف آگ کے ایندھن ہیں۔ پھر تجھے اس مشقت سے کیا فائدہ؟ اگر اعمال میں خلوص نہیں تو وہ بیکار ہیں۔ تو اس گروہ میں سے ہے جو عمل کرنے والے اور مشقت اٹھانے والے ہیں۔ یعنی دنیا میں عمل کرتے ہیں اور آخرت میں جہنم کے عذاب کا دکھ اٹھانے والے ہوں گے۔ لیکن اگر تو موت آنے سے پہلے توبہ اور معذرت کر لے اور سچا مسلمان بن کر خلوص دل سے اللہ کی طرف رجوع ہو جائے اس سے پہلے کہ موت آ جائے (تو نجات مل سکتی ہے) توبہ کا دروازہ بند ہونے کے بعد کوئی توبہ قبول نہیں ہو گی۔ اپنے دل کے پاؤں سے اس کی طرف چل تاکہ اس کے فضل کا دروازہ تجھ پر بند نہ ہو اور وہ تجھ کو تیرے نفس، تیری طاقت و قوت اور تیرے مال و زر کے تجھے حوالے نہ کر دے۔ کہ تیری کسی حالت میں برکت نہ ہو۔

و يحك ما تستحي منه عزوجل و قد جعلت دينارك ربك + و درهمك همك + و نسيته بالكلية + عن قريب ترى خبرك و يحك اجعل دكانك و مالك لعيالك + تكسب لهم بامر الشرع + و يكون قلبك متوكلا على الله عزوجل + اطلب رزقك و رزقهم منه لا من المال و الد كان + فيجرى رزقك و رزقهم على يدك + و يجعل فضله و قربه و الانس به لقلبك + يغني عيالك عنك و يغنيك به + نغيهم بماشاء و كيف يشاء + و يقال لقبلك هنالك و هنا العيالك +و كيف تصل الى هنا المقال و انت عمرك كله مشرك محجوب مطرود + لا تشبع من الدنيا و جمعها + اغلق باب قلبك وانيس الكل من الدخول اليه + و انزل فيه ذكر الحق عزوجل حسب + و تب توبته في اثر توبته من اعمالك + و ندامته في اثر ندامته من تجربك سواء ابيك و اكثر البكاء على ما كان منك + و واس الفقراء بشئى من مالك + لا تبخل به فعن قريب تفارقه + المومن الموقن بالخلف في الدنيا و الاخرة لا يكون بخيلا +

عن عيسى عليه السلام

انه قال لابليس

من احب الخلق اليك + قال مومن بخيل + و قال و من ابغضهم اليك قال فاسق كريم + ثم قال له لم ذلك قال ارجو المومن البخيل ان يوقعه بخله في المعصيته + و اخاف من الفاسق الكريم ان تمحى سياته بكرمه+

توکل اور کاروبار: تجھ پر افسوس! کہ تو خدا تعالیٰ سے شرماتا نہیں اور تو نے اپنے دینار کو اپنا رب اور درہم کو اپنا سب کچھ سمجھ رکھا ہے۔ اور خدا کو بالکل فراموش کر دیا ہے۔ تیرا انجام بہت قریب ہے۔ خدا پر بھروسہ کرکے شریعت کے مطابق اپنے بال بچوں کے لئے کاروبار کر۔ اپنا اور ان کا رزق خدا سے مانگ' مال و دکان سے نہ مانگ۔ وہ تیرا اور ان کا رزق تیرے ہی ذریعے دے گا اور اپنا فضل و قرب اور اپنے ساتھ انس تیرے دل کو عطا فرمائے گا تیرے بیوی بچوں کو تجھ سے اور تجھے اپنی ذات سے بے نیاز کر دے گا اور ان کو جس طرح اور جس چیز سے چاہے گا غنی کر دے گا۔ اور تیرے دل سے کہہ دیا جائے گا کہ یہ (ماسوائے بے نیازی) تیرے لئے اور یہ (مال و زر کی فراوانی) تیرے بیوی بچوں کے لئے ہے۔ تو جب تمام عمر شرک میں مبتلا' محجوب اور راندہ درگاہ رہا تو اس مرتبہ کو کہاں پا سکتا ہے۔ دنیا اور اس کے سمیٹنے سے تیرا جی نہیں بھرتا۔ اپنے دل کا دروازہ بند کرکے ذکر الٰہی کے سوا سب کو اس میں داخل ہونے سے روک دے۔ اپنی بد اعمالیوں سے بار بار توبہ کر۔ اپنی بے باکی اور بے ادبی پر شرمندہ ہو۔ اور جو کچھ ہو چکا اس پر بکثرت رو اور اپنے کچھ مال سے فقیروں کی دلجوئی کر۔ بخل نہ کر کہ عنقریب اپنا مال چھوڑ جائے گا۔ بندہ مومن جس کو دنیا و آخرت میں صدقے کا بدلہ ملنے کا یقین ہوتا ہے وہ اس میں کنجوسی نہیں کرتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شیطان سے سوال عیسیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے ابلیس سے پوچھا "مخلوق میں سب سے زیادہ تیرا محبوب کون ہے؟" جواب دیا "بخیل مومن" پھر فرمایا "سب سے بڑا دشمن کون ہے؟" اس نے کہا "گنہگار سخی" آپ نے پوچھا "اس کا سبب؟" ابلیس نے کہا "کنجوس مسلمان سے امید رہتی ہے کہ اس کا بخل ضرور اس کو گناہ میں مبتلا کر دے گا۔ (اور میرا مقصد بر آئے گا) اور گنہگار سخی سے ڈر لگتا ہے کہ سخاوت کے باعث اس کے گناہ ضرور معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اور میرا داؤ خالی جائے گا")

اشتغل بالدنیا للدنیا + الشرع انما شرع الکسب لیستعان بہ علی طاعتہ الحق عزوجل + اما انت اذا اکتسبت + استعنت بہ علی المعصیتہ + و ترکت الصلوٰۃ و فعل الخبر + و لم تخرج الزکوۃ فانت فی معصیتہ لا فی طاعتہ بصیر کسبک کقطع الطریق + عن قریب یجی الموت فیفرح بہ المومن و یغتم لہ الکافر و المنافق عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال اذا مات المومن یتمنی انہ ماکان فی الدنیا و لا ساعتہ لما یرے من کرامتہ اللہ عزوجل لہ + این التائب الثابت علی توبتہ + این المستحی من ربہ عزوجل المراقب لہ فی جمیع الاحوال + این المتعفف عن المحارم فی خلوۃ و جلوتہ این الغاض لبصر قلبہ و قالبہ + عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال

ان العینین لیزنیان و

زنا ھما النظر الی المحرمات + کم تزنی عینک بالنظر لی المحرم من النساء و الصبیان + اما سمعت قول اللہ عزوجل قل للمومنین یغضوا

من ابصارھم ۵

یا فقیر اصبر علی فقرک + فان فقر الدنیا ینقطع + عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال لعائشتہ رضی اللہ تعالی عنھا یا عائشتہ تجرعی مرارۃ الدنیا لنعیم الاخرۃ ماتدری ما اسمک مع القوم + شقی ام سعید + معلوم ان ھذا فی علم اللہ عزوجل و سابقتہ + لکن تترک الخوف و تتکل علی العلم و السابقتہ + فتمرق عن حد الشرح + اجھد فی فعل ما امرت بہ + و ما علیک من ھذا العلم السابق + ھذا شئی

مومن کی آرزو: دنیا سے دنیا کی ضرورت کے مطابق سروکار رکھو۔ شریعت نے کمائی کو صرف اس لئے جائز کر دیا ہے کہ اس سے اطاعت الٰہی میں مدد لی جائے۔ (کیونکہ کھائے پیئے بغیر عبادت نہیں ہو سکتی) لیکن تو جب کمائی کرتا ہے تو اس سے معصیت میں مدد حاصل کرتا ہے۔ نماز اور تمام نیک کام ترک کر دیتا ہے۔ زکوٰۃ نہیں نکالتا۔ پس تو سراسر گناہ میں مبتلا ہے' طاعت میں مصروف نہیں۔ تیری کمائی گویا راہزنی ہے عنقریب موت آجائے گی۔ پس مومن تو اس سے خوش ہو گا اور کافر و منافق اس سے مغموم جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ "بندۂ مومن مرتے وقت حق تعالیٰ کی عنایتیں دیکھ کر تمنا کرتا ہے کہ کاش ایک گھڑی کے سوا دنیا میں نہ رہتا۔" اپنی توبہ پر قائم رہنے والے تائب کہاں ہیں؟ اپنے رب سے وہ شرمانے والے کہاں ہیں؟ جو اپنی ساری حالتوں میں اس کو پیش نظر رکھیں کہاں ہیں اپنی خلوت و جلوت میں دونوں حالتوں میں حرام سے بچنے والے؟ کہاں ہیں۔ اپنے بدن اور قلب کی نظر نیچی رکھنے والے؟ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

آنکھ کا گناہ: "آنکھیں بھی زنا کیا کرتی ہیں اور ان کا زنا نامحرموں کو دیکھنا ہے" تیری آنکھیں نامحرم عورتوں اور لڑکیوں کو دیکھ کر اکثر زنا کی مرتکب ہوتی ہیں۔ کیا تو نے خدا تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا "کہہ دو (اے نبی) مومنوں سے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں۔"

مفلسی میں صبر: اے فقیر! اپنی مفلسی پر صبر کرو کہ دنیا کا افلاس ختم ہو جائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا "دنیا کی تلخی کا گھونٹ آخرت کی لذت کے لئے پی جا" تو نہیں جان سکتا کہ لوگوں کے ساتھ (خدا کے نزدیک) تیرا کیا نام ہے۔ بدنصیب ہے یا خوش نصیب؟ ظاہر ہے کہ یہ صرف خدا ہی کو معلوم ہے کہ کسی کی قسمت میں کیا ہے؟ لیکن تقدیر کی آڑ لے کر (کہ جب تقدیر میں سب کچھ لکھا جا چکا ہے۔ تو عمل بے معنی ہے) نڈر نہ ہو اور شرعی حد سے نکل۔ تجھے جن باتوں کا حکم ہے انہیں بجا لانے کی کوشش کر۔ تجھ پر تقدیر کی

ما تعلمه انت و لا غيرک + هو من
جملته الغويب +

القوم طو و افراش الدنيا و تخوا عنها
و قاموا بين يدى مولا هو اشتغلوا
بخلمته مع خلمه + يا خنون منها
تزود الا تنعما + بل يفعلون ذلک ضرورة +
يقومون بنياتهم على العبادة + و يحصنون
فروجهم من کيد الشيطان و مکره +
يمتثلون فى ذلک امر ربهم عزوجل
و يتبعون سنته نبيهم صلى الله تعالى
عليه وسلم + کل شغلهم فى امتثال
الا و امر و اتباع السنته +
هم مع نبوا الهمته و قوة الزهد فى
کل الاشياء اللهم اجعلنا مهم و اعد
علينا من برکاتهم + امين +

يا غلام مادام حب الدنيا فى قلبک
لا ترى شياء من احوال الصالحين + ما
دمت مکديا يا من الخلق مشرکابهم لا
تنفتح عينا قلبک + لا کلام حتى تزهد
فى الدنيا و الخلق + کن مجتهد اترما لا براه
غيرک + تخرق لک العادة + اذا ترکت ما
هو فى حسابک جاء ک ما هو فى غير حسابک
اذا اعتمدت على الحق عزوجل و اتقيته خلوة
و جلوة رزقک من حيث لا تحتسب + اترک
انت يعطک هو + ازهد انت برغبک هو +
فى البديته الترک و فى الاخرة الاخذ +
فى بد الا مر تکليف القلب
بترک الشهوات و الدنيا + و فى
اخره تناولها + الاول للمتقين +
و الثانى للابدال الواصلين الى طاعته
الله عزوجل + يا مرائى يا

ذمہ داری نہیں۔ وہ ایک ایسی چیز ہے جسے نہ تو جانتا ہے نہ کوئی اور۔ یہ تو عمل غیب کی باتیں ہیں۔

اولیاء کا دنیا سے تعلق: اہل اللہ نے دنیا سے بستر بوریا باندھ لیا اور اس سے یکسو ہو کر اپنے آقا کے حضور میں کھڑے ہو گئے اور اس کے خادموں کے ساتھ خود بھی خدمت میں مشغول ہو گئے۔ وہ آخرت کے لئے دنیا لیتے ہیں' مزے اڑانے کو نہیں لیتے بلکہ یہ بھی ضرورت کرتے ہیں تاکہ (کچھ کھا پی کر) اپنے جسم کو عبادت کے لئے قائم رکھ سکیں۔ اور (نکاح کر کے) اپنی شرم گاہ کو شیطان کے مکر و فریب سے بچا سکیں۔ اس میں بھی اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کے سارے کام احکامات کی تعمیل اور سنت کی اتباع کے لئے ہوتے ہیں۔ (ورنہ) ان کو تمام چیزوں میں بلند ہمتی اور کامل زہد حاصل ہے۔ اے اللہ! ہم کو بھی انہی میں سے بنا دے اور ان کی برکتیں ہم پر نازل فرما۔ آمین!

مقصود عارف: اے عزیز! جب تک تیرے دل میں دنیا کی محبت ہے' صالحین کے حالات میں سے تو کچھ بھی نہ دیکھ سکے گا۔ جب تک تو مخلوق سے بھیک مانگتا اور ان کو خدا کا شریک سمجھتا رہے گا' تیرے دل کی آنکھیں نہ کھلیں گی جب تک مخلوق اور دنیا سے بے رغبتی نہ ہو تجھے بات نہ کرنا چاہئے۔ کوشش کر تجھے وہ کچھ نظر آئے گا جو اوروں کو نہیں نظر آتا۔ تجھ سے کرامتیں ظاہر ہونے لگیں گی۔ جب تو گنی چنی چیزیں (یعنی زر و مال پر چھوڑ دے گا تو تیرے پاس (خزانہ غیب سے وہ چیزیں آئیں جو تیرے شمار سے باہر ہوں گی۔ جب تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے گا اور خلوت و جلوت میں اس سے ڈرے گا تو وہ تجھے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں تجھے گماں بھی نہ ہو گا۔ تو (مال جمع کرنا) چھوڑ دے' وہ خود تجھے عطا فرمائے گا۔ زہد اختیار کرتا کہ وہ خود تجھے عطا فرمائے۔ ابتدا میں دنیا کا ترک کرنا اور آخرت میں اس کا لینا۔ ابتدا میں دنیا اور لذتوں کو ترک کر کے قلب کو اذیت پہنچانا اور آخرت میں ان چیزوں سے راحت حاصل کرنا ہے۔ پہلی حالت (یعنی ترک دنیا) پرہیزگار

منافق یا مشرک لا تزاحمهم
فیما تترک + هم معدودون +
لا تطلب احوالهم فما یقع
بیدک + هم خرقوا العادات و انت

حفظتها + قل فلا جرم خرقت لهم
العادات و لم تخرق لک +
قاموا عند نومک + صاموا عند
افطارک + خافوا عند امنک + امنوا عند
خوفک بذلوا عند امساک + عملوا للحق
عزوجل و عملت انت لغیره + ارادوه و اردت
انت غیره + سلموا الامر الیه و جاذبته انت
و حاربته + فغنوا بقضائه و قطعوا السنتهم
عن الشکوی الی الخلق و لم تفعل انت کذلک
صبر و علی المرارة فانقلبت فی حقهم
حلاوة سکاکین القدر تقطع لحومهم
لا یبالون و لا یتالمون ة و ذلک
لروتهم الموم و دهشتهم
به + الخلق منهم فی راحته
لا یتعدی منهم الی احدالم +
قیل ان الابرار الذ ین لا یوذون
الذر + و الذر هو نمل صغار
لا یکاد یری + یواصلون الحق عزوجل
بالطاعته + و الخلق بحسن العشرة +
و الاهل بالصلته + هم فی نعیم دنیا و اخری + فی
الدنیا نعیم القرب + و فی الاخری نعیم الجنته + و
رویتهم لله عزوجل و دنوهم منه و السماع
لکلامه و التلبس بخلعه + ما علیک منهم +
اشتغل بالتوبه من ذنوبک و وقاحتک علی
ربک عزوجل و تجریک علیه+
ویلک الحیاء من الله
عزوجل

لوگوں کے لئے ہے اور دوسری صورت ابدال کے لئے جو طاعت الٰہی تک پہنچے ہوئے ہیں۔ اے ریاکار! اے منافق! اے مشرک! تو جو نسی (دنیا کی لذت) ترک کئے ہوئے ہے' اس میں تو ان حضرات سے مزاحم نہ ہو۔ یہ گنتی کے وہ لوگ ہیں۔ ان کے حالات کا طالب نہ ہو' وہ تیرے

ہاتھ نہ آئیں گے۔ انہوں نے اپنی عادتوں کے خلاف کیا اور تو نے انہیں محفوظ رکھا۔ یقیناً وہ صاحب کرامت ہیں اور تو نہیں ہے وہ تیرے سونے کے وقت (نماز تہجد کے لئے) کھڑے ہوئے انہوں نے تیرے افطار کے وقت روزے رکھے۔ تو بے خوف رہا اور وہ ڈرتے رہے۔ تیرے بخل کے موقع پر خرچ کیا۔ وہ بے خوف رہے۔ انہوں نے تیرے بخل کے موقع پر خرچ کیا۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کے لئے عمل کیا اور تو نے غیر خدا کے لئے انہوں نے اللہ کو مقصود بنایا اور تو نے غیر اللہ کو مراد ٹھہرایا انہوں نے سارا معاملہ خدا کے سپرد کیا اور تو نے خدا سے جنگ و جدال کی۔ وہ تقدیر پر راضی ہو کر غنی ہوئے اور مخلوق سے شکایت کرنے والی زبان کاٹ ڈالی اور تو نے یہ نہیں کیا۔ انہوں نے دنیا کی تلخی پر صبر کیا تو یہ تلخی ان کے حق میں حلاوت بن گئی۔ تقدیر کی چھریاں ان کا گوشت کاٹتی رہیں لیکن انہوں نے کوئی پروا نہ کی اور نہ ہی ملول ہوئے کیونکہ ان کی نظر دکھ دینے والے پر تھی اور وہ اس سے مدہوش تھے۔ مخلوق ان سے آرام میں تھی کہ ان سے کسی ایک کو بھی تکلیف نہ پہنچتی تھی۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ "ابرار وہ ہیں جو چھوٹی چیونٹی کو بھی نہیں ستاتے جس کا نظر آنا بھی مشکل ہے" وہ خدا سے عبادت کے ساتھ' مخلوق کے ساتھ حسن سلوک سے اور بال بچوں سے صلہ رحمی کے ساتھ ملا کرتے ہیں۔ وہ دنیا اور آخرت دونوں جگہ عیش میں ہیں۔ دنیا میں خدا کے قرب کا لطف ہے اور آخرت میں جنت' حق تعالیٰ کے دیدار' اس کے کلام کی سماعت اور خلعت پوشی کی لذت ہو گی۔ تجھ کو ان سے کیا نسبت؟ تو خدا تعالیٰ کی جناب میں اپنی بے شرمی اور گناہ سے توبہ کرنے میں لگ جا۔

عالم وجود باری کی دلیل ہے

تجھ پر افسوس! شرم خدا تعالیٰ سے ہونی چاہئے۔

يكون لا من الخلق + هو الكائن قبل كل شئ فتستحي من المحدث و تتواقح على القديم + هو الكريم وغيره ليم + هو الغني و غيره الفقير + بابه العطاء و باب غيره امنع + ارجح بحوائجك اليه فانه اولى من غيره + استدل عليه بصنعته + حافظ على حدود شرعه و لازم تقواه + فانك اذا دمت على تقواه دلك عليه + و اشتغلت به عن المصنوع + استدل عليه و اطلبه و اترك الدنيا و الاخرة فان مالك منهما ياتيك و لا يفوتك + تركلك لما سواه يصفي قلبك عن الاكدار + ان لم يدلك قلبك عليه فانت كالبهائم بلا عقل + قم عن الدنيا و تعال الى العقلا الذ ين دلهم عقلهم على الله عزوجل + فتعلم العقل منهم و اعرف بهنفسك وربك

و يحك عمرك يذهب و ما عندك خبر + الى

متى هذا الاعراض عن الاخرة و الاقبال على الدنيا و يحك رزقك لا ياكله غيرك + موضعك من الجنته و النار لا يسكنه غيرك + قد ملكتك الغفلته و اسرك الهوى + كل همك فى الا كل و الشرب و النكاح و النوم وبلوغ اغراضك○

همك هم الكفار و المنافقين + بعد ما تشبع من حلال او حرام ما على قلبك كان لك دين والا+

يا مسكين ابك على نفسك + يموت و لدك تقوم القيامته عليك + يموت

نہ کہ مخلوق سے وہی ہر چیز سے پہلے موجود تھا۔ (تعجب ہے کہ) تو فانی (مخلوق) سے تو شرم کرتا ہے اور باقی رہنے والی ذات سے تجھ کو حیا نہیں آتی۔ سخی وہی ہے اور دوسرے بخیل وہ غنی ہے اور دوسرا فقیر۔ اس کی عادت بخشش ہے اور دوسروں کی عادت بخل اسی کے پاس اپنی حاجتیں لے کر آ کیونکہ وہ دوسروں سے زیادہ اس کا مستحق ہے۔ اس کی کاریگری اس کے ہونے کی دلیل ہے۔ اس کی شرعی حدود کے اندر رہ اور تقویٰ کو ضروری سمجھ۔ اگر تو ہر وقت تقویٰ کا خیال رکھے گا تو وہ اپنی ذات پر تجھے آگاہ کر دے گا اور تو مصنوع (مخلوق) کو چھوڑ کر اس (صانع) کے ساتھ مشغول ہو جائے گا۔ اس پر (عالم سے) دلیل لا (کہ اتنی بڑی دنیا بنانے والا ضرور موجود ہے) اور اس کی تلاش کر اور دنیا و آخرت دونوں کو چھوڑ دے۔ کیونکہ ان دونوں میں جو کچھ بھی تیری قسمت کا ہے وہ ضرور ملے گا اور ضائع نہ ہو گا ماسوا کو ترک کرنے سے تیرا دل کدورتوں سے صاف ہو جائے گا۔ اگر تیرا دل تجھ کو اس کا راستہ نہ دکھائے پائے تو تو بے عقل جانور ہے۔ اٹھ دنیا کو چھوڑ اور ان عقلمندوں کے پاس آ جن کی عقل نے اللہ کی راہ بھائی ہے۔ ان سے عقل سیکھ اور اس عقل سے اپنے نفس اور خدا کو پہچان۔

ہوس کا قیدی: افسوس تیری عمر گزر رہی ہے اور تجھے خبر نہیں۔ آخرت سے منہ موڑ کر کب تک دنیا کے پیچھے رہے گا۔ تجھ پر افسوس! تیری روزی تیرے سوا کوئی دوسرا نہ کھائے گا۔ جنت یا دوزخ میں جہاں بھی تیری جگہ ہے اس میں کوئی اور قیام نہ کرے گا۔ تجھ پر غفلت چھائی ہوئی ہے اور تو ہوا و ہوس کا قیدی ہے۔ تیری ساری ہمت کھانے پینے، نکاح کرنے، سونے اور اپنا مطلب نکالنے میں صرف ہوتی ہے۔ تیرا اہتمام کفار و منافقین کا سارا اہتمام ہے۔ حلال ہو یا حرام، اس سے پیٹ بھر لینے کے بعد تجھے کچھ خیال نہیں آتا کہ تجھ پر کوئی قرض ہے یا نہیں۔

دین کا خسارہ: اے مسکین! اپنے نفس پر رو۔ تیرا بچہ مر جاتا ہے تو قیامت آ جاتی ہے لیکن تیرا دن مرتا ہے۔

دينك و لا تبالي و لا تبكي عليه + الملائكة الموكلون بك يبكون عليك + لما يرون من خسرانك في بضاعة دينك + مالك عقل + لو كان لك عقل بكيت على ذهاب دينك + معك راس مال و انت لا تتجربه + هذا العقل و الحياة هما راس المال + و انت ما تحسن ان تتجربها علم لا تعمل به و عقل لا تنتفع به و حياة لا تفيد + كبيت لا يسكن و كنزلا يعرف و طعام لا يوكل + اذا كنت لا تعرف ما انت فيه فانا اعرف + معي مراة الشرح الذي هو الحكم الظاهر +

و مراة العلم بالله عزوجل الذي هو العلم الباطن + انتبه من نوم الغفلة و اغسل و جهك بماء اليقظة + فانظر ما انت + مسلم او كافر + مومن او منافق + موحد او مشرك + مرائي او مخلص + موافق او مخالف + راض او ساخط + الحق عزوجل لا يبالي بك + رضيت ام سخطت + ضرر هذا و منفعة عائد ان اليك سبحان الكريم الحليم المتفضل + الكل تحت لطفه و فضله + لو لم يلطف بنا لهلكنا + لو قابل كل واحد منا حقيقة المقابلة على فعله لهكنا اجمع +

يا غلام تمن على الله عزوجل بعبادتك + مع سهوك و رياك و نفاقك + و تطلب كرامة لك + و تزاحم الصالحين مع فسادك مالك و الذكر لهم والدعوى لمعرفتهم + يا ابق يا شاردا خارجا عن دائرة المخلصين . الموحدين من هذه الامة و يحك ابك حتى يبكي معك + اقعد في مصيبتك و البس ثياب العزاء حتى يعقد معك + انت

تو تجھے کوئی پروا نہیں ہوتی اور نہ تجھے رونا آتا ہے۔ فرشتے جو تجھ پر موکل ہیں، وہ تیرے دین کے متعلق اصل کا خسارہ دیکھ کر تجھ پر روتے ہیں۔ (کہ نفع کی بجائے اصل پونجی بھی ضائع ہو گئی) تجھے عقل نہیں۔ اگر ذرا بھی سمجھ ہوتی تو دین جانے پر ضرور روتا۔ تیرے پاس سرمایہ ہے لیکن تو اس سے تجارت نہیں کرتا۔ یہ عقل و زندگانی دونوں سرمایہ ہیں مگر تو ان سے تجارت کرنا۔ اچھا نہیں سمجھتا۔ علم جس پر عمل نہ کیا جائے، وہ عقل جو نفع نہ دے اور وہ زندگی جس سے فائدہ نہ ہو، ایسی ہیں جیسے غیر آباد گھر، لاپتا خزانہ اور ایسا کھانا جسے کھایا نہ جائے۔ اگر تجھے اپنے حال کی خبر نہیں تو (مجھ سے پوچھ کہ) میں خوب واقف ہوں۔ میرے پاس آئینہ شریعت ہے، وہ حکم ظاہر ہے اور ایک آئینہ معرفت الٰہی کا ہے، وہ علم باطن ہے (ان آئینوں سے یہ بات عیاں ہو جائے گی کہ نہ تیرا ظاہر درست ہے نہ باطن) خواب غفلت سے جاگ اور بیداری کے پانی سے منہ دھو ڈال۔ پھر دیکھ کہ تو کیا ہے؟ آیا مسلم ہے یا کافر؟ مومن ہے یا منافق؟ موحد ہے یا مشرک؟ ریاکار ہے یا مخلص، موافق ہے یا مخالف؟ خوش ہے یا ناخوش؟ تیری خوشی و ناخوشی کی پروا حق تعالیٰ کو نہیں۔ اس کا نفع و نقصان دونوں تجھ ہی کو ہوں گے۔ وہ پاک ہے سخی، حلیم اور صاحب فضل ہے۔ سب اسی کے فضل و کرم کے ماتحت ہیں۔ اگر وہ ہم پر لطف نہ فرمائے تو ہم ہلاک ہو جائیں۔ اگر اپنے برتاؤ کے مطابق ہم میں سے ہر شخص کے برتاؤ کا پورا مقابلہ کرے تو ہم سب ہلاک ہو جائیں۔

محرومی و بے خبری: عزیزم! تو اپنی عبادت کا جس میں تیری سہو، تیری ریا اور تیرا نفاق شامل ہیں خدا پر احسان جتاتا ہے۔ اور اپنے لئے عزت کا خواہاں ہے اپنی خرابی کے باوجود نیکو کاروں سے مقابلہ کرتا ہے۔ اے بھاگے ہوئے غلام! اے مغرور! اور اس امت کے مخلصوں اور موحدوں کے دائرہ سے خارج انسان! تجھے ان نیکو کاروں اور ان کی معرفت سے کیا سروکار؟ تجھ پر افسوس اتنا رو کہ لوگ بھی تیرے ساتھ رونے لگیں۔ اپنی مصیبت پر ماتمی لباس پہن کر بیٹھ تاکہ دوسرے بھی تیرے پاس (ہمدردی کے طور پر تعزیت کے لئے) آ بیٹھیں

محجوب و ما عندک خبر + قال بعض الصالحين رحمته الله عليه ويل للمحجوبين الذين لا يعلمون انهم محجوبون ويلک ای شئی قلبک + ای شی تعقل + الی من تشکو + الی من تستغيث + مع من تنام + اذا وقعت فی شدة بمن تثق + حدثنی + انی اعرف کذبک و نفاقکّ انت و الخلق عندی کالبق + الصادق منکم انا غليمه و خادمه + ان اراد ان يحملنی الی السوق يبيعنی او يکاتبنی فليفعل + ان ارادنی ياخذ ثيابی و ما بيدی او يامرنی حتی اکدی فليفعل + انت لا صدق لک ولا توحيد ولا ايمان+

ايش اعمل بک + اسد بک الشق + انت خشب تجرلا تصلح الا للنار +

يا قوم الدنيا تنهب و الاعمار تفنی و لاخرة قربته منکم و ما همکم لها + بل همکم للدنيا و جمعها + ازتم اعداء نعم الله عزوجل + ان کان منه اليکم شر تظهرون + و ان کان منه اليکم خير تکتمون + اذا کتمتم نعم الله عزوجل و لم تشکروه عليها سلبها منکم + عن النبی صلی الله تعالی عليه وسلم انه قال + اذا انعم الله عزوجل علی عبده نعمته احب ان تری عليه +

القوم [illegible]علوا لهم هما واحدا + اخرجوا الا[illegible]ياء عن قلوبهم و اسکنوها شياء و احداء لا کا لاشياء + اخلصوا عباداتهم من الرياء و النفاق و السمعته + حققوا العبوديته لربهم

تو محجوب ہے اور تجھے خبر نہیں۔ بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ ان محجوبین پر افسوس! جن کو یہ بھی علم نہیں کہ وہ محجوب ہیں۔ افسوس! تیرا دل کیا ہے؟ (گوشت کا ٹکڑا ہے یا پتھر؟) تو سمجھتا کیا ہے؟ کس سے شکوہ کرتا ہے اور کس سے فریاد؟ کس کے پاس سوتا ہے؟ جب مصیبت سے دوچار ہوتا تو کس پر بھروسہ کرتا ہے؟ مجھے بتا تو سہی۔ میں تیرا جھوٹ و نفاق سب جانتا ہوں۔ تو اور ساری مخلوق میرے نزدیک مچھر کے برابر ہے۔ لیکن تم میں جو آدمی سچا (طالب) ہے اس کا میں ادنیٰ خادم اور غلام ہوں۔ اگر وہ (مجھے) بازار میں لے جا کر بیچنا یا مکاتب بنانا چاہے تو کر دیکھے۔ (مجھے عذر نہ ہو گا) وہ چاہے تو میرے بدن کے کپڑے اور جو کچھ میرے پاس ہے لے لے اور مجھے حکم دے کہ میں بھیک مانگتا پھروں تو کر دیکھے (مجھے عذر نہ ہو گا) تیرے پاس سچائی' توحید اور ایمان تو ہے نہیں' میں تجھے لے کر کیا کروں؟ کیا پھٹے کپڑوں کا پیوند بناؤں۔ تو سوکھی لکڑی ہے جو جلانے کے سوا کسی کام کی نہیں۔

نعمت کا اظہار و شکر: لوگو! دنیا فنا ہو رہی ہے اور عمریں تمام ہو رہی ہیں اور آخرت تمہارے قریب آ گئی ہے اور تمہیں اس کی کوئی فکر نہیں بلکہ دنیا اور اس کے جمع کرنے میں منہمک ہو تم خدا کی نعمتوں کے دشمن ہو۔ اگر اس کی طرف سے تم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کو ظاہر کرتے ہو۔ اگر اس کی طرف سے کوئی بھلائی آتی ہے تو اس کو چھپا لیتے ہو۔ اگر تم خدا کی نعمتوں کو چھپاؤ گے اور اس کا شکر ادا نہ کرو گے۔ تو وہ ان کو چھین لے گا۔ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب خدا تعالیٰ کسی بندے کو نعمت دیتا ہو تو چاہتا ہے کہ وہ اس پر دیکھی جائے۔ (یعنی وہ نعمت ظاہر ہو)

ولی اور غیر ولی کی تمنا: اہل اللہ نے اپنے لئے صرف ایک فکر رکھی۔ ساری چیزیں اپنے دل سے نکال دیں۔ صرف ایک چیز باقی رہنے دی جو دوسری چیزوں کی طرح نہیں ہے۔ انہوں نے اپنی عبادات کو دکھاوے' سناوے اور ریا سے پاک رکھا۔ عبودیت کو رب عزت کے لئے مخصوص کیا اور تم بندے بنے ہوئے ہو مخلوق

عزوجل + و انتم عبيد الخلق
عبيد الرياء و النفاق + عبيد الخلق
و الا هوية و الحظوظ + و الثنا + ما فيكم
من تحققت له العبودية الا من يشاء
الله عزوجل + احاد افراد + هنا يعبد
الدنيا و يحب دوامها و يخاف زوالها +
و هنا يعبد الخلق يخاف منهم و يرجوهم +
و هنا يعبد الجنة يرجو نعيمها
و لا يرجو خالقها + و هنا يعبد النار
يخاف منها ولا يخاف من خالقها +
ما الخلق و ما الجنة و ما النار و من سواه +
قال الله عزوجل- و ما امر وا الا ليعبدوا
الله مخلصين له الدين حنفاء○

العارفون العالمون به عبدوه لا لغيره +
اعطوا الربوبية و العبودية حقها + عبدوه
امتثال امره و محبته له + لا لمعنى اخر +
و عنوا به دون غيره + و تركوا ما سواه +
انتم صور بلا ارواح + انتهم ظاهر و
القوم باطن + انتم مبانى و القوم معانى +
انتم جهر و هم سر + القوم رجالته
الانبياء عن ايمانهم و شمائلهم و قد امهم
و وراء هم + بقايا طعامهم و شرابهم
لهم + يعلون بعلومهم + فحصت الوراثة
لهم منهم + قال النبى صلى الله تعالى
عليه وسلم العلماء و رثته الانبياء اذا
عمل ابعلومهم كانو خلفاء الانبياء
و وراثهم و نوابهم ويلك لاتجى
بحض العلم فحسب + كمالا تنفع دعوى
بلا بينة لا ينفع علم بلا عمل + عن
النبى صلى الله تعالى عليه وسلم
انه قال يهتف العلم بالعمل فان
اجابه و الا ارتحل + ترتحل بركته و

کے'
بندے بنے ہوئے ہو' ریا و نفاق کے'تم بندے ہو مخلوق کے اور
خواہشات و لذات اور مدح کے تم میں سے چند ایک کے سوا کوئی
بندگی کا حق ادا نہیں کرتا' ہاں جسے خدا چاہے اور وہ شاذ و نادر
افراد ہیں۔ (باقی سب کی یہ کیفیت ہے کہ) کوئی دنیا پوجتا ہے۔
اور چاہتا ہے کہ یہ ہمیشہ رہے اور خائف ہے اس کے
زوال سے اور کوئی مخلوق کا پجاری ہے۔ انہی سے ڈرتا
ہے اور انہی سے امیدیں وابستہ رکھتا ہے۔ کوئی جنت
کی پرستش کرتا ہے اور اس کی نعمتوں کا آرزومند ہے۔
مگر جنت بنانے والے کا آرزو مند نہیں۔ کوئی دوزخ کی پرستش
کرتا ہے' صرف اسی سے ڈرتا ہے۔ مگر اس کے پیدا کرنے والے
سے نہیں ڈرتا۔ مخلوق' جنت' دوزخ اور ماسوا ہی حقیقت ہی کیا
ہے؟ (کیا اس سے ڈرا جائے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا "لوگوں کو حکم دیا
گیا ہے کہ اخلاص سے یکسو ہو کر اللہ ہی کی عبادت کریں۔"

ولی و غیرولی میں فرق: جن کو ذات باری کا علم و معرفت
حاصل ہے انہوں نے اسی کی عبادت کی غیر کی نہیں کی۔
انہوں نے ربوبیت اور عبودیت کا حق ادا کر دیا۔ تعمیل حکم اور
اس کی محبت میں عبادت کی۔ کسی اور غرض سے نہیں کی اس کے
سوا کسی سے غرض نہ رکھی' سب کو چھوڑ دیا تم بے جان تصویر
ہو۔ تم ظاہر اور اہل اللہ باطن ہیں۔ تم الفاظ ہو اور اہل اللہ
معانی تم آشکارا ہو۔ اور وہ سرو خفا ہیں۔ اہل اللہ انبیاء علیہم
السلام کے دائیں بائیں' آگے پیچھے پیادوں کی طرح ہیں۔ ان
کا بچا ہوا کھانا اور پانی کھاتے پیتے ہیں۔ ان کے علوم پر عمل
کرتے ہیں۔ پس ان کی وراثیت ان کے لئے متحقق ہو گئی۔ جناب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علماء انبیاء علیہم السلام
کے وارث ہیں" جب کہ انہوں نے ان کے علوم پر عمل کیا تو
انبیاء علیہم السلام کے جانشین' وارث اور نائب بن گئے
تجھ پر افسوس! یہ مرتبہ محض علم سے حاصل نہیں ہوتا۔ جس
طرح دعویٰ بغیر گواہ کے نفع بخش نہیں۔ اسی طرح علم عمل کے
بغیر بے فائدہ ہے۔ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"علم عمل کو آواز دیتا ہے' اگر وہ اس کی تعمیل کرتا ہے تو
بہت خوب ورنہ وہ چل دیتا ہے" اس (علم) کی برکت اٹھ
جاتی ہے۔ صرف پڑھنا پڑھانا باقی رہتا ہے۔ مغز جاتا رہتا

تبقى دراسته تبقى قشوره و يذهب لبه +
يا تاركين العمل بالعلم + احد كم
يحنق الشعر بعبارة فصاحته و بلاغته
و ليس له عمل و لا اخلاص +
لو تهذب قلبك لتهذب جوارحك +
لانه ملک الجوارح + فاذا تهذب الملک
تهذبت الرعيته + العلم قشر و العمل لب +
انما يحفظ القشرحتى يحفظ اللب + و انما
يحفظ اللب حتى يستخرج نه الدهن +
فاذا لم يكن فى القشرلب ما يصنع به +
و اذا لم يكن فى اللب دهن فما يصنع به +
العلم قد ذهب + لا انه اذا ذهب العمل
به فقد ذهب + ايش ينفعک حفظه
و دراسته بلا عمل + يا عالم ان اردت
خيرا الدنيا و الاخرة فاعمل بعلمک
و علم الناس + و يا غنى ان اردت
خير الدنيا و الاخرة فواس الفقراء
بشئى من مالک + عن النبى صلى الله تعالى
عليه وسلم انه قال الناس عيال لله و احب
الناس الى الله عزوجل انفعهم لعياله +
سبحان من احوج البعض الى البعض +
له فى ذلک حکم + يا غنى تهرب
منى + انا اخذ منک لک + سيجيئنى
الخيرا من الله عزوجل و يغنينى
عنکم و يحوجکم الى + کان

ابراهيم رحمته الله عليه

اذا رائى قلته صبر الفقير يقول اللهم
وسع علينا فى الدنيا و زهد نا فيها
و لا تزوها عنا و تزعبنا فيها

فنهلک بطلبها اللهم الطف بنا
فى اقضيتک واقدارک

ہے۔ صرف چھلکا رہ جاتا ہے۔

اے علم پر عمل نہ کرنے والو! کوئی تم میں شعر و شاعری کا ماہر ہے اور کوئی عبادت آرائی اور فصاحت و بلاغت میں (یگانہ روزگار) ہے۔ لیکن عمل و اخلاص سے کورا ہے۔ اگر تیرا دل مہذب ہو جاتا تو تیرے اعضاء بھی شائستہ بن جاتے کیونکہ وہ اعضاء کا بادشاہ ہے۔ بادشاہ کے مہذب ہونے سے رعایا بھی مہذب بن جاتی ہے۔ علم چھلکا ہے اور عمل گری۔ چھلکے کی حفاظت اس لئے کی جاتی ہے کہ گری محفوظ رہے۔ گری کی حفاظت اس لئے کی جاتی ہے کہ اس میں سے تیل نکالا جا سکے۔ جب چھلکے میں گری ہی نہ ہو تو نرا چھلکا کیا ہو گا اور جب گری میں تیل نہیں تو (سوکھی) گری کس کام کی۔ علم اٹھ گیا کیونکہ جب علم پر عمل نہ رہا تو گویا علم نہ رہا۔ عمل کے بغیر پڑھنے پڑھانے اور یاد کرنے سے تجھے کوئی فائدہ نہیں۔ اے عالم! اگر تو دنیاو آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اپنے علم پر عمل کر اور لوگوں کو پڑھا اور اے امیر اگر تو دنیا و آخرت میں بھلائی کا طلب گار ہے تو اپنے کچھ مال سے فقیروں کے ساتھ سلوک کر۔ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ اور حق تعالی کو وہ سب سے زیادہ پیارا ہے۔ جو اس کے کنبہ کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔ وہ پاک ذات ہے جس نے ایک کو دوسرے کا محتاج بنایا۔ اس میں اس کی بہت سی حکمتیں ہیں۔ اے دولت مندا! تو مجھ سے بھاگتا ہے۔ (کہ کچھ دینا نہ پڑے) میں تجھ سے تیرے ہی لئے لیتا ہوں (تاکہ تجھے فائدہ پہنچے) مجھے عنقریب اللہ تعالی کی جانب سے وہ امارت ملنے والی ہے جو مجھے تو سے بے نیاز اور تمہیں میرا محتاج بنادے گی۔ ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ جب کسی فقیر کی بے صبری دیکھتے تو یوں دعا مانگتے۔ اے اللہ! ہم کو دنیا میں وسعت دے اور زہد عطا فرما اور اس دنیا کو ہم سے دور بھی نہ کر اور اتنی رغبت بھی نہ دے۔ ورنہ ہم اس کی طلب میں ہلاک ہو جائیں گے۔ اے اللہ! اپنے احکام قضا وقدر میں ہم پر رحم فرما!

المجلس الموفی للثلاثین

و قال رضی اللہ تعالی عنہ بکرۃ بالرباط سادس عشر جمادی الاخرۃ سنۃ خمس و اربعین و خمسمائۃ

یا طوبی لمن اعترف للہ عزوجل بنعمہ + و اضاف الکل الیہ + و عری نفسہ و اسبابہ و حولہ و قوتہ + العاقل الذی لا یحسب علی اللہ عزوجل عملا + و لا یطلب منہ جزاء فی جمیع الاحوال

ویلک انت تعبد عزوجل بغیر علم + و تزھد بغیر علم + و تاخذ الدنیا بغیر علم + ذلک حجاب فی حجاب + مقت فی مقت + لا تمیز الخیر من الشر + لا تفرق بین ما ھو لک و ما ھو علیک + ما تعرف صدیقک من عدوک + کل ذلک لجھلک بحکم اللہ عزوجل + و ترک لخدمۃ الشیوخ + شیوخ العمل + و شیخ العم بدلونک علی الحق عزوجل + القول اولا و العمل ثانیا + و بہ تصل الی الحق عزوجل وما وصل من وصل الا بالعلم

و الزھد فی الدنیا و الاعرض عنھا بالقلب و القالب المتزھد یخرج الدنیا من یدہ + و الزاھد المتحقق فی زھدہ یخرجھا من قلبہ + زھد وافی الدنیا بقلوبھم + فصار الزھد طبعالھم + خالط ظواھر ھم و بواطنھم + انطفت ناریۃ طباعھم + انکسرت اھویتھم + اطماء نت نفوسھم واستحال شرھا

یا غلام ھذا الزھد لیس ھو صنعتہ تعملھا + لیس ھو شیاء تاخذہ بیدک ترمیہ + بل ھو خطوات + اولھا النظر فی وجہ الدنیا فتراھا کما علی علی صورتھا عند من تقدم من الانبیاء و الرسل و عند

تیسویں مجلس صبح ۱۲ جمادی الثانی ۵۴۵ھ

خانقاہ شریف

زہد اور علم

عقل مند کون ہے: مبارک ہو اس کو جس نے اللہ کی نعمتوں کا اسی کے لئے اعتراف کیا اور ساری نعمتیں اس کی طرف منسوب کیں اور اپنے نفس اور اسباب اور زور و قوت کو خالی سمجھا۔ عقلمند وہی ہے جو اللہ تعالی سے کسی عمل کے متعلق بھی حساب نہیں کرتا اور نہ کسی حال میں اس سے طالب معاوضہ ہے

زہد علم کے بغیر حجاب ہے: تجھ پر افسوس! تو اللہ تعالی کی عبادت بغیر علم کے کرتا ہے۔ زہد بھی عمل کے بغیر اور دنیا کی کمائی بھی علم کے بغیر کرتا ہے۔ یہ حجاب در حجاب ہے اور غصہ در غصہ۔ تجھے بھلائی اور برائی کی تمیز نہیں اور نہ اپنے نفع و نقصان میں امتیاز ہے اور نہ اپنے دوست و دشمن کو پہچانتا ہے۔ اس کی وجہ خدا کے حکم سے تیری ناواقفیت اور مشائخ کی خدمت سے پہلوتہی ہے۔ علم و عمل کے مشائخ ہی تجھے خدا کا راستہ دکھا سکتے ہیں۔ اول قول (یعنی علم پھر عمل (کی ضرورت ہے) اور اسی سے تو خدا تک پہنچ سکتا ہے۔ جس کو بھی وصل حاصل ہوا ہے، علم کے ذریعے اور اپنے قلب اور جسم سے دنیا میں بے رغبتی اور روگردانی کرنے سے حاصل ہوا ہے بناوٹی زاہد دنیا کو صرف اپنے ہاتھ سے دور رکھتا ہے اور حقیقی زاہد دل سے دنیا کو نکال کر باہر کرتا ہے۔ جب ان کے دلوں میں دنیا کی رغبت ہی نہیں رہی تو زہد ان کی طبیعت بن گیا اور ان کے ظاہر و باطن میں رچ گیا۔ ان کی طبیعتوں کی آگ بجھ گئی۔ ان کی خواہشیں مٹ گئیں۔ ان کے نفوس مطمئنہ بن گئے۔ اور ان کی شرارت ختم ہو گئی۔

زہد صناعی نہیں: یہ زہد کوئی صنعت نہیں ہے کہ تو خود بنا سکے، نہ وہ کوئی ایسا معمولی کام ہے جسے تو ہاتھ سے کر کے پھینک دے بلکہ وہ چند قدم ہیں (جن کو طے کرنے کے لئے عرصہ دراز اور مشائخ کی رہنمائی کی ضرورت ہے) سب سے پہلے دنیا کے چہرے پر نظر ڈالنا اور اس کی اصلی صورت پہچاننا ہے، جو

الاولیاء و الابدال الذ ین لم یخل منهم
زمان + انما تصح رویتک لها
باتباع من تقدم فی الاقوال و
الافعال + اذا اتبعتهم رایت ما
راٴوا + و اذا کنت علی اثر القوم قولا
و فعلا خلوۃ و جلوۃ علماء و عملا
صورۃ و معنی تصوم کصیامهم و تصلی
کصلاتهم و تاخذ کاخذهم و تترک
کترکهم و تحبهم فحینئذ یعطیک اللہ
نورا تری به نفسک و غیرک + یبن
لک عیوبک و عیوب الخلق فتزهد
فی نفسک وفی الخلق اجمع+
فاذا صح لک
ذلک جاءت انوار القرب الی قلبک +
صرت مومنا موقنا عارفا عالما +
فتری الاشیاء علی صورها و معانیها + تری
الدنیا کما راها من تقدم من الزاهدین
المعرضین + تراها فی صورۃ عجوز شوهاء
قبیحۃ المنظر + فهی عند هو لا القوم
علی هذا الصفۃ + و عن الملوک کالعروس
المجلیۃ فی احسن صورۃ + هی عند القوم
حقیرۃ ذلیلۃ + یحرقون شعرها و
یخرقون ثیابها و یخمشون وجهها و یاخذون
اقسامهم منها قهرا و جبرا علی رغم
انفها و هم فی صحبۃ الاخر +

یا غلام اذا صح لک الزهد فی الدنیا فازهد
فی اختیارک و فی الخلق + فلا تخافهم و لا
ترجو هم + و فی جمیع ماتا مرک به نفسک
فلا تقبل منها الا بعد مجی امر اللہ عزو
جل + و الغالب لک من حیث قلبک
بطریق الا لهام او المنام + نافرا معرضا

گزشتہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام اور اولیاء و ابدال کے پیش نظر تھی، جن سے کوئی زمانہ خالی نہیں رہا اور تو دنیا کی صحیح صورت اس وقت دیکھ سکتا ہے، جب تمام قول و فعل میں ان بزرگوں کی پیروی کرے، جب تو ان کا پیرو ہو جائے گا۔ تو تجھے (دنیا) وہی نظر آئے گی جو انہیں نظر آئی تھی۔ جب تو قول و فعل، خلوت و جلوت، علم و عمل، صورت و سیرت میں اللہ والوں کے نقش قدم پر ہولے گا اور ان کی طرح روزہ رکھے نماز پڑھے گا جو چیز انہوں نے لی یا نہ لی۔ ان کی طرح تو لے گا اور ان پاک ہستیوں سے محبت رکھے گا تو اس وقت تجھ کو حق تعالیٰ ایک نور عطا فرمائے گا جس سے تو اپنی ذات اور غیر کو دیکھ سکے گا۔ تجھ پر تیرے اور مخلوق کے عیوب کھل جائیں گے اور تجھے نہ اپنی پروا ہو گی، نہ دنیا کی، جب تجھے اس میں کمال حاصل ہو جائے گا۔ تو قرب کے انوار تیرے قلب کے طرف آئیں گے اور تو مومن، عارف، صاحب یقین و علم بن جائے گا۔ اور تجھے تمام چیزیں اپنے اصلی خد و خال میں نظر آنے لگیں گی۔ اگلے زاہدوں اور اعراض کرنے والوں کی طرح تو بھی دنیا کو دیکھے گا۔ وہ تجھے ایک بڈھی، پھوس بدشکل عورت کی صورت میں نظر آئے گی۔ وہ انہیں ایسی ہی معلوم ہوتی تھی اور بادشاہوں کی بنی ٹھنی خوبصورت دولہن (دکھائی دیتی تھی) وہ اہل اللہ کے نزدیک حقیر و ذلیل ہے وہ لوگ اس کے بالوں کو آگ لگاتے، اس کے کپڑوں کو پارہ پارہ کرتے اور اس کے چہرے پر کھرونچے مارتے اور اپنے مقسوم زبردستی بادل ناخواستہ وصول کرتے ہیں اور خود وہ آخرت کی مصاحبت میں ہیں۔

ترک علائق کا حاصل: عزیزم! جب دنیا سے پوری طرح کنارہ کش ہو جائے تو اپنے اختیار اور مخلوق میں زہد اختیار کر کہ نہ ان سے ڈرے اور نہ امید رکھے اور تجھے نفس جو کچھ حکم دے، اسے امر الٰہی کے بغیر نہ مان اور خواب یا الہام میں دل پر غلبہ پانے والی کیفیت کا منتظر رہ اور وہ جب تک تمام مخلوق سے متنفر ہو کر رخ نہ پھیر لے اس کی

عن جمیع المخلوقات + و ان سکنت جوارحک فلا عبرة لا یضرک ذلک + العبرة بسکون القلب + هو الداهیته العظمی + لا سکون لک حتی تموت نفسک + و طبعک و هواک و ما سوی

مولاک + فحینذ تحیا بقربہ +

موت مت نشر +

ثم اذا شاء انشرک لہ ارسلاء الی الخلق لتنظر فی مصالحھم و تودھم الی بابہ یحی لک المیل الی الدنیا و الاخرة لتتناول اقسامک منھما + تجی لک القوة علی مقاساة الخلق فترد ھم من ضلالھم و تمتثل امرہ فیھم + ان لم تشاء ذلک ففی قربہ لک کفایتہ و منلوحتہ عن غیرہ + ما تقنع بالخلق بعد حصول الخالق المکون للاشیاء قبل وجودھا + ھو الکائن قبل کل شئی +

والمکون لکل شئی + والکائن بعد

کل شئی + فنوبکم کالامطار +

فلتکن توباتکم کل لحظتہ

فی مقابلتھا

و یحک انت بطر' انت اشر' انت شبق انت ھوی ' انت عبادہ' انظر الی القبور الدار ستہ و خاطب اھلھا

بلسان الایمان + قانھم یخبرونک

عن احوالھم

یا غلام تدعی ارادة الحق عزوجل و ارادة اولیائہ و ادعک الاحک اوعیر علیک + انا محتسب علیکم باذن الحق عزوجل + اقطع اقفیتہ المنافقین الکذبین فی اقوالھم و افعالھم + قد احتسب علی الشیوخ مرارا کثرة حتی

کوئی بات نہ مان۔ اگر تیرے اعضاء ساکن رہیں (یعنی کسب میں نہ ہلیں جلیں) تو اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ یہ تیرے لئے نقصان رساں نہیں۔ اعتبار قلب کے سکون کا ہے۔ (یعنی وہ بھٹکنے سے بچ جائے) یہ بڑا بھاری کام ہے۔ جب تک تیرا نفس تیری طبیعت' تیری خواہش اور ماسوا کی امید ختم نہ ہو جائے' تجھے سکون نصیب نہ ہو گا۔ ہاں اس کے بعد تو اس کے قرب سے زندہ ہو گا۔ پہلے (نفس کی) موت ہے پھر زندگی وہ جب چاہے گا۔ تجھے اٹھا کر کھڑا کرے گا اور تجھے مخلوق کی طرف انہی کی بھلائی اور باب حق کی طرف لانے کے لئے بھیج دے گا۔ اب دنیا و آخرت کی خواہش پیدا ہوگی تاکہ ان دونوں سے اپنا حصہ لے سکے۔ مخلوق کی ایذائیں برداشت کرنے کی طاقت بھی دی جائے گی۔ اور تو ان کی گمراہی سے باز رکھے گا اور ان کے متعلق احکام الٰہی بجا لائے گا۔ اگر تجھ کو یہ خدمت نہ بھی ملی۔ تو اس کا قرب حاصل ہو گا۔ جو کافی اور غیروں سے بے نیاز کرنے والا ہے۔ اس خالق کو پا جانے کے بعد جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور سب سے قبل موجود تھا۔ تو مخلوق پر قناعت نہ کر سکے گا۔ وہی ہر چیز سے پہلے تھا وہی سب کو وجود بخشنے والا ہے اور وہی ہر چیز کے بعد ہو گا۔ تمہارے گناہ بارش کی طرح ہیں۔ تمہاری تو میں بھی اس کے مقابلہ میں ہردم ہونی چاہئے۔

قبور سے عبرت : افسوس! تو بڑا مغرور' نہایت متکبر' بہت زیادہ حریص اور سراپا خواہش اور مجسم لغزش ہے۔ ٹوٹی پھوٹی قبروں کو دیکھ اور ان کے مردوں سے ایمان کی زبان میں گفتگو کر۔ وہ تجھے اپنا حال سنائیں گے۔

عزیزم! تم خداوند تعالیٰ اور اس کے دوستوں سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو۔ کیا میں تمہیں بغیر پرکھے ہوئے چھوڑ دوں اور شرم نہ دلاؤں۔ میں اللہ کے حکم سے تمہارا محتسب ہوں کہ منافقت کرنے والے قول و فعل میں جھوٹوں کی گردنیں اڑا دوں۔ بہت سے متاع بار بار میرے

صحت لی الحسبته +

یا اهل الارض اعجنوا اعمالکم بلا ملح تعالوا خنواله ملحا + یا شاری الملح تقدم + یا منافقین عجینکم بلا ملح فطیر + هو محتاج الی خمیر العلم و ملح الاخلاص +

یا منافق انت معجون نالنفاق + عن قریب ینقلب علیک نفاقک نارا + اخلص قلبک من النافق و قد تخلص + اذا اخلص القلب اخلصت الجوارح و تخلصت + القلب راعی الجوارح فاذا استقام استقامت + اذا استقام القلب و الجوارح کمل امر المومن و صاررا عمال علی اهله و جیرانه و اهل بلده + یرتفع حاله علی قدر قوة ایمانه و قربه من مولاه +

یا قوم احسنوا العشرة مع الله عزوجل و احذر و امنه + اعملوا بحکم فانه کلفکم العمل بحکمه لا الاشتغال بالعلم السابق فینکم + اعمل بهذا الحکم و اقض حقه + فانک اذا عملت به اخذا العمل بیدک واد خلک علی من عملت له + فتستفید منه علما لم تکن تعلمه + فتکون معه بعلمه

و مع خلقه بحکم + انت اول ما عملت به + تطلب الثانی اذا استقرت اقدامک فی الاول حینئذ اطلب الثانی

محتسب رہ چکے ہیں اور میں اس احتساب میں پورا اترا۔

اے اہل زمین! آٹا گوندھ رکھو کہ شکم سیری کا ذریعہ ہے۔ تمہارے اعمال بے نمک' بیٹھے ہیں۔ آؤ اس کے لئے نمک لے لو۔ اے نمک کے خریدار! آگے۔ آ۔ منافقو! تمہارے گندھے ہوئے آٹے میں نہ نمک ہے نہ خمیر' اس میں علم کے خمیر اور اخلاص کے نمک کی ضرورت ہے۔

منافق کو تو ریا کا معجون مرکب ہے۔ عنقریب نفاق آگ بن کر الٹ پڑے گا۔ دل کو نفاق سے پاک کر کہ نجات ملے۔ دل میں خلوص ہو تو اعضاء (کے اعمال) میں خلوص پیدا ہو جاتا ہے۔ دل اعضاء کا نگران ہے۔ جب وہ سیدھا ہوتا ہے تو بدن کے باقی حصے بھی سیدھے ہو جاتے ہیں۔ جب قلب و اعضاء سب درست ہو جاتے ہیں تو مومن کامل ہو جاتا ہے۔ اور اہل عیال پاس پڑوس اور شہریوں کا محافظ ہوتا ہے۔ اس کی حالت' اس کی قوت ایمان اور قرب الٰہی کے مطابق بلند ہوتی رہتی ہے۔

تعمیل احکام: لوگو! خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے معاملات درست رکھو۔ اور اس سے ڈرتے رہو۔ اس کے احکام کی تعمیل کرو۔ اسی تعمیل احکام کی تم کو تکلیف دی گئی ہے۔ علم سابق میں مشغول ہونے حکم نہیں دیا گیا۔ یہ حکم بجا لاؤ۔ اور اس کا حق ادا کرو جب تم اس پر عمل کرو گے تو وہ تمہارا ہاتھ پکڑ کر اس ذات کے پاس لے جائے گا جس کے لئے تم نے عمل کیا اور تمہیں وہ علم حاصل ہو گا جو پہلے حاصل نہ ہوا تھا۔ پھر علم کی وجہ سے خدا کا ساتھ اور حکم کے سبب مخلوق کا ساتھ حاصل ہو گا۔ تم نے پہلے حکم پر عمل کیا نہیں۔ دوسرے کے طالب ہو۔ جب پہلے حکم پر تمہارے قدم جم جائیں پھر دوسرے کی طلب کرو۔

الغلام ما لیقت + کیف تلقی الا ستاذ + ارجع الی ورائک و کن عاقلا + حصل العلم ثم العمل و اخلص + قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تفقہ ثم اعتزل + المومن من یتعلم ما یجب علیہ + ثم یعتزل عن الخلق و یخلو بعبادۃ ربہ عزوجل + عرف الخلق فبعضهم + و عرف الحق عزو جل فاحبہ و طلبہ و خدمہ + تبعہ الخلق فهرب و طلب غیر هم + زهد هم و رغب فی غیر هم + علم ان لا ضر ولا نفع و لا خیر و لا شرفی ایدیهم + و ان جری علی اید یهم شئی من ذلک فهو من اللہ عزوجل لا منهم + فرای ان البعد منهم خیر من القرب + رجع الی الاصل و ترک الفرع + علم ان الفرع کثیر و الاصل واحد + فتمسک بہ + نظر فی مراۃ الکفر فرایے ان الوقوف علی باب واحد خیر من الوقوف علی ابواب کثیرۃ + فوقف علیہ و تمسک بہ + المومن الموقن المخلص عاقل + قد اعطی عقل العقول و لهذا هرب من الناس واخذعنهم جانبا+

پہلے علم پھر عمل : میرے عزیز! شاگردی سے تو ملا نہیں۔ استاد سے کیا سیکھے گا۔ واپس ہو جا اور عقل سیکھ۔ پہلے علم حاصل کر۔ پھر اخلاص سے عمل کرتا رہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلے دین کی سمجھ حاصل کر پھر گوشہ نشین ہو جا۔ مومن وہ ہے جو واجبات سیکھے۔ پھر مخلوق سے یکسو ہو کر اپنے پروردگار کی عبادت میں خلوت نشین ہو رہے مخلوق کو پہچان کر اس سے بغض رکھے اور خدا کو پہچان کر اس سے محبت کرے۔ اس کا عاشق و خادم بنا رہے۔ مخلوق اس کا پیچھا کرے اور وہ ان سے بھاگے۔اور کسی اور ہی کا طالب ہو۔ ان کا شوق نہ ہو کسی دوسرے کا شوق ہو۔ مومن جانتا ہے کہ مخلوق کے ہاتھ میں نہ نفع ہے نہ نقصان نہ خیر ہے نہ شر۔ اگر ان میں سے کوئی چیز ان کے ہاتھوں ہوتی ہے تو وہ خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہے ان کی طرف سے نہیں۔ اس لئے اس نے سمجھ لیا کہ ان سے دور رہنا ان کے قریب ہونے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اس نے اصل کو لیا اور شاخ چھوڑ دی۔ وہ جانتا ہے کہ اصل ایک اور شاخیں بہت ہیں۔ اس لئے اس نے جڑ کو پکڑلیا۔ اس نے آئینہ فکر میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک در کا ہو رہنا بہت سے دروازوں پر جانے سے بہتر ہے بس وہ وہیں پڑ رہا اور اسی کا ہو رہا جس میں ایمان، یقین اور اخلاص ہوتا ہے۔ وہی عقل مند ہے اسے بہترین عقل عطا ہوتی ہے اس لئے وہ لوگوں سے بھاگتا اور ان سے کنارہ کرتا ہے۔

المجلس الحادی والثلاثون

وقال رضی اللہ تعالی عنہ فی المدرستہ عشیتہ ثامن عشر جمادی الاخرۃ سنتہ خمس و اربعین و خمسمائتہ بعد کلام

الغضب اذا کان الل عزوجل فهو محمود + واذا کان لغیرہ فهو مذموم + المومن یحتد اللہ عزوجل لا لنفسہ + یحتد نصرۃ لدینہ لا نصرۃ لنفسہ + یغضب اذا خرق حد من حدود اللہ عزوجل + کما یغضب النمرا اذا اخذ و اصیدہ + فلر جرم یغضب اللہ عزوجل لغضبہ ویرضی لرضابہ + لاتظهر الغضب للہ عزوجل وهولنفسک فتکو منافق ما اشبہ لک + لان ما کان للہ عزوجل یم بقی ویزد ذالک وماکان لغیرہ بتغیر ویزد + فاذا فللت فعلا فاذل نفسک هوالک و شیطانک منہ ولا تفعلہ الا للہ عزوجل امتشالا لامرہ

لاتفعل شیاء الابامر خرم من اللہ عزوجل + امابواسطتہ الشرع اوبالهام من اللہ عزوجل + لقبک مع موافقتہ الشرع+

ازهدفیک وفی الخلق وفی الدنیا+

یرحک من الخلق + وارغب فی الانس بالحق عزوجل و الراحتہ بقربہ + لا انس الا الانس بہ + ولا راحتہ الامعہ + بعد الصفاء من کلورات نفسک وهوالک ووجودک کن مع القوم + فتنا یلبتا بیدهم وتبصر ببصرهم ویباهی

اکتیسویں مجلس

وقت شام ۱۸ جمادی الثانی ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ

ترقی ایمان

غصہ کی خوبی : خدا تعالٰی کے لئے غصہ کیا جائے تو اچھا ہے۔ اور غیر خدا کے لیے کیا جائے تو برا۔ مومن کو خدا کے لے غصہ آتا ہے۔ نفس کی خاطر نہیں۔ وہ دین کی مدد کے لیے جوش میں آجاتا ہے۔ اپنے نفس کے لئے نہیں۔ خدا کی حدود میں سے کوئی حد ٹوٹتی ہے تو وہ غضب ناک ہو جاتا ہے۔ جیسے چیتے سے شکار چھینا جائے تو وہ غضب ناک ہو جائے۔ اس کے غصہ کی وجہ سے حق تعالٰی کو بھی غصہ آتا ہے۔ اور اس کی رضا مندی سے راضی ہوتا ہے۔ ظاہر میں خدا کے لئے اور حقیقت میں نفس کے لئے غصہ نہ کر ورنہ منافق اور اس کے مشابہ ہو جائے گا۔ جو چیز خدا کے لئے ہوتی ہے وہ کامل ہوتی ہے' باقی رہتی اور ترقی کرتی رہتی ہے اور جو غیر کے لئے ہوتی ہے' وہ بدل جاتی ہے اور زائل ہو جاتی ہے۔ جب تو کوئی کام کرے تو اپنے نفس' خواہش اور شیطان کو اس سے دور کر دیا کر۔ صرف خدا کے تعیل کا حکم غرض سے انجام دے۔ خدا تعالٰی کی طرف سے یقینی حکم ملے بغیر کوئی کام نہ کر۔ یہ حکم شرع کی رو سے ہو گا یا شریعت کے مطابق اللہ تعالٰی کی طرف سے دل میں بات آجائے گی۔

دربار خداوندی میں افتخار : اپنی ذات' مخلوق اور دنیا کے بارے میں زاہد بن' خدا تعالٰی تجھ کو مخلوق سے راحت دے گا۔ خدا کی محبت اور قرب سے راحت حاصل کرنے کی طرف راغب ہو۔ اس کے انس کے سوا کوئی انس نہیں۔ اور اس کی معیت کے سوا کہیں راحت نہیں۔ اپنے نفس' خواہش اور وجود کی کدورتوں سے پاک ہونے کے بعد اہل اللہ کے ساتھ رہ۔ ان کی تائید کے ساتھ

بک کما یباهی بهم + یباهی
بک الملک بین بقبته
الممالیک +

طهر قلبک ممن سواه فانک تری به ما سواه فی الجملته تراه ثم تری به افعاله فی خلقه کما لا یحل ان تدخل علی الملوک مع نجاسته ظاهرک لم تدخل علی مالک الملوک الذی هو الحق عزوجل مع نجاسته باطنک + انت خابیته ملان دردی + ایش یعمل بک + اقلب ما فیک و تطهر + و بعد ذلک یکون الدخول علی الملوک فی قلبک معاصی و خوف
من الخلق و رجاء لهم وحب
الدنیا وما فیها +

وکل هذا من نجاسته القلوب + لا کلام حتی تموت نفسک و تحمل علی باب نعش صدقک + حینئذ لا یبالی باقبالک علی الخلق + اماما دام عندک وجودلهم وانت تراهم + فلا تمدیدک الیهم حتی یقبلوها + لا کلام حتی یکون عندک دهشت بقربه + لیکون عندک شغل منهم ومن تقبیلهم یدک ومن عطائهم ومنعهم
وحمدهم وذمهم +

اذا اصحت التوبته صح الایمان وازداد + عند اهل السنته ان الایمان یزید و ینقص + یزید بالطاعته وینقص بالمعصیته + هذا فی حق العوام + واما الخواص فیزید ایمانهم بخروج الحق من قلوبهم + وینقص بد خولهم الیها + یزید بسکونهم

تجھے مدد ملے گی۔ اور ان کی بینائی سے تجھے بصیرت حاصل ہو گی اور جس طرح ان پر فخر کیا جاتا ہے تجھ پر فخر کیا جائے گا۔ بادشاہ تمام غلاموں میں تجھ پر فخر کرے گا۔

قلبی نجاست کا اثر: اپنے قلب کو ماسوا سے پاک کر تو ماسوا کے علاوہ اس کو بھی دیکھ سکے گا۔ پہلے تجھے وہ نظر آئے گا۔ پھر اس کے تصرفات جو عالم میں ہو رہے ہیں۔ دکھائی دیں گے جس طرح ظاہری نجاست کے ساتھ بادشاہوں کے دربار میں جانے کی اجازت نہیں اسی طرح شہنشاہ یعنی خدا کے سامنے باطنی نجاست کے ساتھ نہیں جاسکتا۔ تو تلچھٹ سے بھرا ہوا مٹکا ہے۔ وہ تجھے لے کر کیا کرے گا۔ تیرے اندر جو کچھ ہے اسے الٹ دے اور دھو دھلا کر صاف کر لے۔ پھر بادشاہ کے دربار میں داخلہ کی اجازت ہوگی۔ تیرے دل میں گناہ، مخلوق کا ڈر اور امید دنیا کی محبت اور ماسوا کی الفت بھری ہوئی ہے۔ یہ سب دل کی گندگیاں ہیں۔ جب تک تیرا نفس مردہ نہ ہوجائے۔ اور سچی لاہیت نہ پیدا ہو تجھے وعظ کہنا جائز نہیں۔ ہاں نفس کے مرنے کے بعد مخلوق کی جانب توجہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن جب تک تیرے نزدیک مخلوق کی کوئی وقعت ہے اور تیری نظر ان پر جاتی ہے تو اپنا ہاتھ بوسہ دینے کے لیے ان کی طرف نہ بڑھا۔ قرب الٰہی میں مدہوش ہونے سے پہلے واعظ نہ بن دہشت چھا جانے کے بعد تو لوگوں سے ان کے ہاتھ چومنے ان کی بخشش اور انکار تعریف و مذمت سے بے خبر ہو گا۔

ایمان کی کمی زیادتی کا سبب: جب توبہ درست ہوتی ہے تو ایمان بھی صحیح اور زیادہ ہوتا ہے۔ اہل سنت کے نزدیک ایمان کم، زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ اطاعت سے بڑھتا اور گناہ سے گھٹ جاتا ہے۔ یہ عوام کی حالت ہوتی ہے۔ اور خواص کا ایمان دل سے مخلوق کا خیال دور ہوجانے سے بڑھتا ہے اور مخلوق

الی اللہ عزوجل + وینقص بسکونھم الی غیرہ + علی ربھم یتوکلون وبہ یثقون والیہ یستندون و منہ یخافون والیہ یرجعون لہ یوحدون وعلیہ یتعمدون فلا یشرکون و علی ذلک یفتنون + توحید ھم فی قلوبھم + و مدا را تھم للخلق فی ظواھرھم+اذا جھل علیہیم لا یجھلون+

قال اللہ عزوجل فی حقھم + واذا خاطبھم الجاھلون+قالوا سلاما

علیک بالصمت والعلم عن جھل الجاھل وثوارن طباعھم ونفوسھم و اھویتھم + اما اذا ارتکبوا معصیتہ الحق عزوجل وجل فلاصمت لانہ یحرم و یصیر الکلام عبادۃ و ترکہ معصیتہ + اذا قدرت علی الامر بالمعروف و النھی عن المنکر فلا تقصر عنہ + فانہ باب خر قد فتح فی وجھک فبادر بالدخول فیہ+

کل عیسی علیہ السلام یا کل من حشائش الصحراء و یشرب من ماء الغدران و یاوی الی الکھوف و الحزاب + اذ انام توسد بصخرۃ او بذراعہ + المومن یفعل ھکذا و یعزم ان یلقی ربہ عزوجل علی ھذا القدم + و ان کان لہ اقسام فی الدنیا فھی تجیہ فیتلبس بھا ظاھرہ و یستو فیھا بنفسہ + و قلبہ مع اللہ عزوجل علی القدم الاول لم یتغیر + لان الزھد اذا تمکن فی القلب لا یغیرہ مجی الدنیا و تناول الاقسام + المومن لوکان یحب الدنیا و اھلھا و شھواتھا

کو دل میں جگہ دینے سے کمی ہوتی ہے۔ اللہ کے پاس رہنے سے زیادہ ہوتا اور غیر کے ساتھ سکون پانے سے گھٹ جاتا ہے وہ اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے، اسی پر اعتماد رکھتے، اسی کا سہارا لیتے، اسی سے ڈرتے اور اسی کی جانب رجوع کرتے ہیں اسی کو یگانہ سمجھتے اور اسی پر تکیہ کرتے ہیں۔ کسی کو اس کا شریک نہیں سمجھتے۔ اس پر ان کی آزمائش بھی ہوتی ہے۔ ان کے دلوں میں توحید ہوتی ہے اور ظاہر میں مخلوق کی مدارات کرتے ہیں۔ نادانی کا جواب جہالت سے نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے "جب جاہل ان کو مخاطب کرتے ہیں تو وہ "سلام" کہہ دیتے ہیں۔

گفتگو و سکوت کا موقع: خاموشی اختیار کرو اور جاہل کی جہالت، اس کی طبیعت، خواہش اور نفس کے جوش پر غصہ کو پی جانا ضروری سمجھو ہاں اگر خدا کی نافرمانی کریں تو چپ رہنا حرام ہے اس وقت کلام کرنا عبادت اور خاموش رہنا معصیت ہے۔ اگر نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے پر قدرت ہو تو اس میں کوتاہی نہ کر۔ یہ خیر کا دروازہ ہے جو تیرے سامنے کھلا ہوا ہے۔ اس میں داخل ہونے میں جلدی کر۔

مومن کی دنیا: عیسیٰ علیہ السلام جنگل کی گھاس کھاتے، چشموں کا پانی پیتے غاروں اور ویرانوں میں رہا کرتے تھے۔ جب نیند آتی تو کسی پتھر یا ہاتھ کو تکیہ بنا لیتے۔ مومن یہی کرتا اور اسی طرح خدا سے ملنے کا عزم رکھتا ہے۔ دنیاوی مقسوم خود ہی اس کے پاس آ جاتا ہے۔ اور حسب ظاہر ان سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ لیکن اس کا قلب پہلے کی طرح اللہ کے ساتھ ہوتا ہے جو نہیں بدلتا جب زہد دل میں جم جاتا ہے تو دنیا کی آمد و مقسوم کا استعمال اس کو بدل نہیں سکتے۔ اگر مومن دنیا اور اہل دنیا، اس کی لذتوں اور

و لذاتها ما كان يصبر عنها لحظته مشغولا بها
في ليله و نهاره + و ما كان يتعبد يتنسک +
و لا يذكر الله عزوجل و جل و لا يطيعه +
فبصره الله بعيوب نفسه فتاب منها
و ندم عليها على ما فرط منه
في ايامه الخالية + و بصره بعيوب الدنيا
بطريق الكتاب و السنته و الشيوخ + فجاء ه
الزهد فيها + فكلما نظر الى عيب البصر عيوبا اخر
فعلم انها فانيته + عمر ها الى امدا قريب + نعمبها
زائل + و حسنها متغير + اخلاقها
شرسته + يدها ذابحته + كلامها
سموم + ذواقته مطلاقته + ليس لها
مرجوع و لا اصل و لا عهد + القيام
فيها كالنباء على الماء فلا
يا خذها ها قرار القلبه و لا دار اله +
ثم يترتى درجته و يقوى تمكنه
فيعرف الحق عزوجل + فلا ياخذ
الاخرة ايضا قرار القلبه + بل
يتخذ قربه من مولاه قرار اله
في دنياه و اخره + يبنى لسره و قلبه
دارا هنالک + فحينئذ لا تضره عمارة
الدنيا ولو بنى الفامن الدور +
لانه يبنى لغيره لا له + يمتثل
امر الله عزوجل في ذلک و يوافق
قضاء و قدره + بقيمه في خدمته
الخلق و ايصال الراحته اليهم + يواصل
اليضاء بالضلام في الطبخ و الخبز
ولا يا كل من ذلک ذرة +
يصير له طعام يخصه لا يشاركه
فيه غيره + فيكون مفطرا عند
طعامه + صائما مجوعا عند
طعام غيره +

شہوتوں کو جی سے چاہتا تو دم بھر بھی صبر نہ کر سکتا رات دن اسی میں مشغول رہتا۔ نہ عبادت کر سکتا نہ ریاضت، نہ اللہ کا ذکر، نہ اس کی اطاعت حق تعالیٰ نے اس کے نفس کے عیوب اسے دکھا دیئے تو اس نے توبہ کر لی اور گزرے ہوئے دنوں میں اپنی بد اعمالی پر پچھتایا اور دنیا کے عیوب کتاب، سنت اور مشائخ سے معلوم ہو گئے تو اس میں زہد پیدا ہو گیا۔ جب اس نے ایک عیب پر نظر ڈالی تو بہت سے دوسرے عیوب بھی نظر آئے اس نے سمجھ لیا کہ یہ دنیا ناپائیدار اور عمر فانی ہے اس کی نعمتیں زوال پذیر اور حسن متغیر ہونے والا ہے۔ اس کے اخلاق برے ہاتھ قاتل باتیں زہر کی بجھی اور وہ طلاق دی ہوئی ہرجائی ہے۔ اس کا نہ کوئی ٹھکانا ہے نہ اصلیت نہ اس کے قول و قرار کا اعتبار۔ اس میں رہنا پانی پر گھر بنانا ہے مومن اس کو اطمینان قلب اور گھر بنانے کے لئے نہیں لیتا اس کے بعد ایک درجہ اور ترقی کرتا ہے۔ اس کا زہد قوی ہو جاتا ہے اور وہ خدا کو پہچان لیتا ہے۔ پھر تو آخرت بھی دلی اطمینان اور گھر بنانے کے لئے نہیں لیتا بلکہ خدا کے پاس رہنے ہی کو دنیا و آخرت میں اطمینان کا باعث سمجھتا ہے اور وہیں اپنے باطن اور قلب کا گھر بناتا ہے اس وقت اسے دنیا کی تعمیر نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ چاہے ہزاروں گھر بنا لے کیونکہ وہ کسی دوسرے ہی کے لئے گھر بناتا ہے اپنے لئے نہیں۔ وہ اس میں بھی خدا کے حکم کی تعمیل اور قضا و قدر کی موافقت کرتا ہے۔ مخلوق کی خدمت اور آرام کے لئے بناتا ہے۔ کھانا پکانے اور روٹیاں تیار کرنے میں دن رات لگا رہتا ہے۔ لیکن اس میں سے ایک ذرہ بھی نہیں کھاتا۔ اس کا کھانا خاص ہے۔ جس میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ اپنے کھانے کے وقت افطار کرتا، اور دوسروں کے کھانے کے وقت روزہ دار اور بھوکا رہتا ہے۔

الزاهد صائم عن الطعام و الشراب + و العارف صائم عن غير معروفه + فهو مجوع لا ياكل من غير يد طبيبه + داءه البعد و دواء وه لقرب + صوم الزاهد نهارا و صوم العارف نهارا و اليلا + لا فطر لصومه حتى يلقى ربه عزوجل + العارف صائم الدهر نائم الحمى + صائم الدهر بقلبه + محموم بسره +

قد علم ان شفاءه لقاء

وبه قربه منه

يا غلام ان اردت الفلاح فاخرج الخلق من قلبک + لا تخفهم و لا ترجهم و لا تستانس بهم و لا تسكن اليهم + هرول عن الكل و اشمز منهم كانهم ميتات جيف + فاذ اصح لک هنا فقد صحت لک + الطمانينته عند ذكر الله عزو جل و الا نزعاج عند ذكر غيره +

المجلس الثاني والثلاثون

وقال رضی اللہ تعالی یوم الجمعته بکرة فی المدرسته حادی عشرین جمادی الاخرة سنته خمس و اربعین و خمسمائته بعد کلام

انا لا مروانته عن النهى و اصبر على هذه الافات و تقرب بالنوافل + و قد سميت مستيقظا عاملا + اطلب التوفيق من ربک عزوجل مع اجتهادک و ترک تکلف الحضور باب العمل و هو المستعمل لک + سله و تذ لل بين يديه حتى يهيی لک اسباب الطاعته + فانه اذا ارادک لامر هيالک له قد امرک

زاہد کا روزہ: زاہد تو کھانے پینے کا روزہ رکھتا ہے اور عارف اپنے محبوب کے سوا سب سے پرہیز کا روزہ رکھتا ہے اور ہمیشہ بھوکا رہتا ہے۔ اپنے طبیب کے ہاتھ کے سوا کسی دوسرے کے ہاتھ سے نہیں کھاتا۔ محبوب کا فراق اس کا مرض اور اس کا قرب دوا ہے۔ زاہد صرف دن میں روزہ رکھتا ہے۔ اور عارف کا روزہ رات دن ہر وقت رہتا ہے۔ خدا سے ملنے کے وقت تک اس کا روزہ نہیں کھلتا۔ عارف عمر بھر کا روزہ دار اور سدا کا بیمار ہے۔ دل اس کا روزہ دار اور باطن مبتلائے بخار ہے اس نے سمجھ لیا کہ اس کی شفا خدا سے ملاقات اور اس کا قرب ہے۔

نجات کی راہ: میرے عزیز! اگر تو نجات چاہتا ہے تو دل سے لوگوں کا خیال نکال دے۔ نہ ان سے ڈر نہ امید رکھ۔ نہ ان سے محبت ہو نہ اس سے سکون ملے سب سے بھاگ اور الگ ہو اور ان مردار سمجھ۔ جب تجھ میں یہ کیفیت صحیح طرح پیدا ہو جائے گی تو اللہ کی یاد سے اطمینان اور غیر خدا کے ذکر سے پریشانی ہو گی۔

بتیسویں مجلس

جمعہ۔ بوقت صبح

۲۱ جمادی الثانی ۵۴۵ھ۔ مدرسہ معمورہ

سعی اور تائید الٰہی

توفیق الٰہی کی درخواست: تھوڑی تقریر کے بعد فرمایا "حکم بجا لا اور نہی سے باز آفتوں پر صبر کر اور نفلی عبادتوں سے اس کے قریب ہونے کی کوشش کر۔ تیرا نام بیداروں اور کار گزاروں میں لکھ لیا جائے گا۔ کوشش اور ترک تکلف کرکے خدا کی مدد مانگ۔ حضوری عمل کا دروازہ ہے' اور وہ عمل کرنے والا۔ کسی سے مانگ اور اس کے حضور میں عاجزی کر کہ تیرے لئے اطاعت کے اسباب مہیا کر دے۔ اگر وہ کوئی کام لینا چاہے گا تو اس کے

بالمسارعة من حيثك و بوجه اليك و التوفيق من حيثه + الامر ظاهر و التوفيق باطن + النهى عن المعاصى ظاهر و الحمية عنها باطنة + بتوفيقه تتمسك و بحميته و عصمته تترك و بقوته تصبر + احضرو اعندى بعقل و ثبات و نية و عزيمة بلا زاحة التهمة لى و حسن الظن فى و قد نفعكم ما اقول و فهتم معانيه + باستهم الى عذ ابتبين لك كل ما انه فيه + لا تزاحمنى فيما انا عليه + قلبك ينقهر و تغلب + اثقال الدنيا على راسى و اثقال الآخرة على قلبى و اثقال الحق عز و جل على سرى فهل لى من معاون +

من يحسر يتقدم الى
و يخاطر براسه +

بحمد الله عزوجل ما احتاج الى معاونة احد سوى الحق عزوجل + كو نوا عقلاء و احسنوا الادب مع القوم فانهم نزاع العشاير + شحن البلاو و العباد + بهم تحفظه الارض + و الا ايش يحفظ بريانكم و نفاقكم و شرككم يا منافقين يا اعداء الله عزوجل و رسوله يا حطب النار + اللهم تب على و عليهم اللهم + يقظنى و ايقظهم و ارحمنى و ارحمهم + فرغ قلوبنا و جوارحنا لك + و ان كان و لا بد فالجوارح للعيال فى

امور الدنيا و النفس للاخرى +
والقلب والسر لك +
امين

لئے تیار کر دے گا۔ تجھے اپنے مقام سے لپکنے کا حکم دے گا۔ اور اپنی طرف سے توفیق بھیج دے گا۔ حکم ظاہر ہے اور توفیق باطنی امر ہے۔ گناہوں سے روکنا ظاہر ہے کہ ان سے پرہیز کرنا باطن ہے۔ اسی کی توفیق سے تو مضبوط ہوتا۔ اسی کی حفاظت و عصمت کے بل پر گناہ سے بچتا ہے اور اسی کی طاقت کی بنا پر صبر کرو میرے پاس عقل و ثبات' نیک نیتی اور پختہ ارادے کے ساتھ آ۔ نہ مجھے تہمت لگاؤ نہ میرے بارے میں بدگمانی کرو۔ پھر میری باتیں تمہیں مفید ہوں گی۔ اور ان کا مطلب سمجھو گے۔ مجھ پر الزام رکھنے والے کل کو میرا سب حال تمکو معلوم ہو جائے گا۔ میرا مقابلہ نہ کر تیرا دل مغلوب ہو کر دب جائے گا دنیا کی ذمہ داری میرے سر پر' آخرت کا بوجھ دل پر' اور حق تعالٰی کی معرفت کا وزن میرے باطن پر ہے۔ کیا کوئی میری مدد کرنے والا ہے؟ کوئی ہے جو میری جانب قدم بڑھانے کی جرات کرے اور اپنی جان پر کھیل جائے"

اہل اللہ کا ادب: اللہ کا شکر ہے کہ میں خدا تعالٰی کے سوا کسی کی مدد کا محتاج نہیں۔ سمجھ سے کام لو اور اہل اللہ کا ادب کرو۔ وہ چنے ہوئے لوگ ہیں۔ شہروں اور باشندگان زمین کے محافظ ہیں انہی کی وجہ سے زمین محفوظ ہے۔ ورنہ اے منافقو! خدا اور رسول کے دشمنو! آگ میں جلائے جانے والو! تمہاری ریا' نفاق اور شرک کے باعث حفاظت ہوچکی۔ الٰہی مجھ پر اور ان سب پر توجہ فرما۔ اے اللہ مجھ کو اور ان سب کو جگا دے۔ مجھ پر اور ان سب پر رحم فرما۔ ہم سب کے قلوب اور اعضاء کو اپنے لئے مخصوص کر لے۔ اگر مشغولی کے بغیر چارہ نہ ہو تو اعضاء کو دنیا میں اہل و عیال کے لئے اور نفس کو آخرت کے لئے اور قلب و باطن کو اپنی ذات کے لئے چن لے۔ آمین!

یا غلام لا یجی منک شئی و لا بد من العمل و حدک لا یجی منک شئی و لا بد من حضورک + اثبت باب العمل حتی یستعملک للبناء + انت و التوفیق ھکذا + انت زوکاری و التوفیق مستعمل و صاحب العمل اللہ عزوجل +

قد امرک بالمسارعۃ الی طاعتہ و ھو منہ التوفیق +

و یحک قد قیدت نفسک بالخوف من الخلق و الرجاء لھم + ازل ھذہ القیود من رجلیھا و قد قامت الی خدمۃ ربھا عزوجل و صارت مطمئنۃ بین یدیہ + زھدھا فی الدنیا و شھواتھا و نسائھا و جمیع ما فیھا + فان کان لھا فی السابقۃ شئی من ذلک فھو یجی الیھا بلا امر و لا طلبک + و تسمی عند الحق عزوجل زاھدا + و ینظر الیک بعین الکرامۃ + و القسم لا یفوت + ما دمت متکلا علی حولک و قوتک و ما فی یدیک لا یجیک من الغیب شئی + قال بعضھم ما دام فی الحبیب شئی + لا یجئی من الغیب شے اللھم انا نعوذبک من الاتکال علی الاسباب و الوقوف مع الھوس و الا ھویۃ و العادات + نعوذبک من الشر فی سائر الاحوال + ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ○

سعی۔ عمل: عزیزم! تجھ سے کچھ ہو نہیں سکتا۔ لیکن عمل کرنا ضروری بھی ہے۔ اکیلے تجھ سے کچھ نہ ہو سکے گا لیکن حاضری ضروری ہے تو محنت اور عمل کے دروازہ پر ثابت قدم رہ تاکہ وہ تجھ سے تعمیر کا کام لے تیری اور توفیق الٰہی کی مثال مزدور اور راج کی ہے تو مزدور اور توفیق الٰہی کام لینے والی۔ کام لینے والا اللہ ہے تجھ کو تو اس نے اطاعت کی کوشش کا حکم دیا توفیق اس کی طرف سے آئے گی۔

نفس کی زنجیر: افسوس! تیرا نفس مخلوق کی امید وبیم میں گرفتار ہے۔ اس کے پاؤں سے ان بیڑیوں کو نکال دے تاکہ وہ اپنے پروردگار کی اطاعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور اس کے سامنے مطمئن رہے دنیا، اس کی خواہشوں، عورتوں اور دنیا کی ہر چیز سے نفس کو دور رکھ، اگر ان میں کوئی چیز تیری قسمت میں ہے تو بے ارادہ اور بے طلب تیرے پاس خودبخود آ جائے گی۔ اور تیرا نام خدا کے یہاں زاہد ہو گا وہ تجھے عزت کی نظر سے دیکھے گا۔ اور مقسوم بھی ہاتھ سے نہ جائے گا۔ تو جب تک اپنے زور و قوت اور اپنی چیزوں پر بھروسہ رکھے گا۔ خزانہ غیب سے کچھ نہ ملے گا۔ اے اللہ ہم چیزوں پر بھروسہ رکھنے، ہوس، خواہشوں اور عادتوں میں پڑے رہنے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ ہم تمام حالتوں میں برائی سے پناہ مانگتے ہیں۔ اے پروردگار ہم کو دنیا و آخرت میں نیکی دے اور ہم کو دوزخ سے بچا۔

المجلس الثالث والثلاثون

وقال رضي الله تعالى عنه يوم الا حد بكره في للرباط ثالث عشرين من جمادى الا خرة سنته خمس وار بعين و خمسمائته

من راى محبا الله عزوجل فقد راى + من راى الله عزوجل بقلبه دخل عليه بسره + ربنا عزوجل شئ موجود مرئي + قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم سترون ربكم كما ترون الشمس والقمر لا تضامون في رئويته + يرى اليوم با عين القلوب و غدابا عين الرئوس + ليس كمثله شي و هوا السميع البصير + المحبون له رضوابه دون غيره + استعالوا ابه و اقتصرو اعمن سواه + صارت مرارة الفقر عنهم حلاوة الفقر من الدنيا عندهم والرضا به عندهم والتنعيم به عندهم + غناہم في فقرهم + نعيمهم في استقامهم + انسهم في وحشتهم + وقربهم في بعد هم راحتهم في تعبهم + طوبى لكم يا صبرا يا راضين يا فانين عن نفوسهم واهويتهم

يا قوم و افقوه و ارضوا با فعاله فيكم و في غير كم + لا تتعالموا و تتمعقلوا على من هوا عقل منكم

قال الله عزوجل والله يعلم وانتم لا تعلمون قفوابين يديه على اقدام الا فلاس من عقولكم و علومكم لتنا لوا علمه + تحيروا ولا تتخير وافيه حتى ياتيكم العلم به + التحير اولا ثم العلم ثانيا ثم الوصول الى المعلومات

تینتیسویں مجلس

یکشنبہ بوقت صبح

۲۳ جمادی الثانی ۵۴۵ھ خانقاہ شریف

دیدار الٰہی

دیدار باری: جس نے خدا کے چاہنے والے کو دیکھا اس نے سب کچھ دیکھ لیا۔ جس کسی نے اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا وہ اپنے باطن سے خدا کے حضور میں پہنچ گیا۔ ہمارا پروردگار موجود ہے۔ دیکھا جا سکتا ہے۔ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے۔ جس طرح چاند سورج کو دیکھتے ہو کہ اس کے دیکھنے میں کشمکش نہ ہوگی" آج اس کو دل کی آنکھ سے دیکھا جاتا ہے۔ کل قیامت میں ان ظاہری آنکھوں سے نظر آئے گا۔ "وہ بے مثل ہے۔ سب کی سننے والا۔ سب کو دیکھنے والا ہے" اس کے چاہنے والے اسی سے راضی و خوش رہتے ہیں۔ غیر سے نہیں۔ اس کے سوا کسی سے مدد نہیں چاہتے، فقر کی تلخی ان کے لئے شہد ہے۔ دنیا کی فقیری پر خوش اور اس کی لذت سے آشنا ہیں۔ فقیری میں امیری، بیماری میں راحت، وحشت سے انس لوگوں کی دوری میں قربت اور مشقت میں آرام پاتے ہیں۔ صبر و رضا والو اور نفس و خواہش کو مٹانے والو! تمہارے لئے بشارت ہے۔

اظہار حیرت اور لاعلمی: لوگو! خدا تعالیٰ کی موافقت کرو اور اپنے اور دوسروں کے معاملے میں اس کے تصرفات پر راضی رہو

اس ذات کے مقابلے میں جو تم سے زیادہ دانا ہے اپنا علم و عقل نہ بھگارو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے" اپنی عقل و علم کو بالائے طاق رکھ کر اس کے سامنے مفلس بن کر حاضر ہو تاکہ اس کا علم حاصل کر سکو حیرت ظاہر کرو۔ اس میں اپنی انکل نہ دوڑاؤ۔ تاکہ اس کی حقیقت معلوم ہو جائے۔ پہلے

ثالثا + القصدثم الوصول الی المقصود + الا رادة ثم حصول المراد + اسمعوا و اعملوا فانی افتل فی حبالکم + افتل حبالکم الرخوة + واصل المقطع منها + لیس لی هم الا همکم + لیس لی غم الا غمکم + انی طائر اینما سقطت لقطت + الشان فیکم یا احجارا مرمیۃ + یا مقعدین مثقلین + یا مقیدین بالنفوس یا معقلین بالالا هویۃ +

اللهم ارحمنی وارحمهم

حیرت ہے، پھر علم، اس کے بعد معلومات۔ پہلے قصد پھر مقصود کا ملنا، پہلے ارادہ پھر مراد کو پہنچنا، سنو اور عمل کرو۔ میں تمہاری رسیوں میں بل دے کر مضبوط کرتا ہوں۔ تمہاری نرم رسیوں کو بٹتا اور ٹوٹی ہوئی کو جوڑتا ہوں۔ مجھے صرف تمہارا فکر اور تمہارا غم ہے اور کوئی فکر و غم نہیں۔ میں تو ایک پرند ہوں۔ جہاں اترا وہیں دانہ چگ لیا۔ فکر تو تمہارے لئے ہے۔ اے بے کار پتھرو! بوجھ کے نیچے دبے ہوئے اور نفس و خواہشات کے گرفتارو! (تم کیا کروگے؟) اے اللہ ہم پر اور ان پر رحم فرما۔

المجلس الرابع والثلاثون

وقال رضی اللہ عنہ

بعد کلام

القوم شغلهم البذل و ایجاد الراحۃ للخلق + نهابون وهابون + ینهبون من فضل الله عزوجل و رحمتہ ویهبونہ للفقراء والمساکین المضیق علیهم + یقضون الدیون عن المدینین العاجزین عن قضائہ + هم الملوک لا ملوک الدنیا + فانهم ینهبون ولا یهبون + القوم یوثرون بالموجود وینتظرون المفقود + یاخذون من ید الحق عزوجل لا من ایدی الخلق + اکتساب جوار حهم للخلق و اکتساب قلوبهم لهم + ینفقون للہ عزوجل لا للهوی واغراض النفس + لا للحمد والثناء +

دع عنک التکبر علی الحق عزوجل و علی الخلق + فانہ من صفات الجبابرة الذین یکبهم الله عزوجل علی وجو ههم فی

چونتیسویں مجلس

تکبر و شرک

اولیاء اللہ کا کام: تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ والوں کا کام سخاوت اور مخلوق کی راحت کا سامان مہیا کرنا ہے۔ وہ لوٹتے اور لٹاتے ہیں۔ وہ اللہ کا فضل و کرم لوٹتے ہیں اور پریشان حال فقیروں، مسکینوں پر لٹاتے ہیں۔ لاچار قرض داروں کا قرض ادا کرتے ہیں۔ بادشاہ وہ ہیں دنیا کے بادشاہ نہیں ہیں کیونکہ وہ صرف لوٹتے ہیں لٹاتے نہیں۔ اللہ والے موجودہ چیز کو قربان کرتے ہیں اور جو نہیں ہے اس کا انتظار کرتے ہیں۔ اللہ کے ہاتھ سے لیتے ہیں مخلوق سے نہیں لیتے ہاتھ کی کمائی لوگوں کے لئے ہے اور دل کی کمائی اپنے لئے۔ خدا کی رضا کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اپنی غرض، خواہش اور نفس کے لئے نہیں کرتے مدح اور ستائش کے لئے نہیں کرتے۔

تکبر نہ کرو: اللہ تعالیٰ اور خلق سے تکبر کرنا چھوڑ دے۔ یہ ان متکبروں کی عادت ہے جن کو اللہ تعالیٰ اوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا تیرا خدا سے ناراض ہونا

نار الجحیم + اذا غضبت الحق عزوجل فقد تکبرت علیه + اذا اذن المئوذن فلم تجبه بقیا مک الی الصلاۃ فقد تکبرت علیه اذا ظلمت احدا من خلقه فقد تکبرت علیه تب الیه واخلص فی توبتک قبل ان یهلک با ضعف خلقه + کما اهلک نمرود وغیره من الملوک لما تکبروا علیه + اذا لهم بعد العز + افقرهم بعد الغنی + عن بهم بعد النعیم + اماتهم بعد الحیاۃ +

کونوا من المتقین الشرک فی الظاهر والباطن + الظاهر عبادۃ الا صنام والباطن الا تکال علی الخلق و رنو بتهم فی الضر و النفع + و فی الناس من تکون الدنیا بیده ولا یحبها + یملکها و لا تملکه + تحبه و لا یحبها + تعد خلفه و لا بعد و خلقها + ستخد منهم و لا ستخد مها + یفرقها و لا تفرقه + قد صلح قلبه لله عزوجل و لا تقلر الدنیا یفسده + فیتصرف فیها و لا تتصرف فیه + و لهذا قال النبی صلی الله الله تعالی وسلم نعم المال الصالح للرجل الصالح + او قال لا خیر فی الدنیا الا لمن قال هکذا و هکذا او اشار الی انه یفرقها ید به فی وجوه البر و الصلاح + اترکوا الدنیا فی ایدیکم لمصالح عیال الحق عزوجل و اخرجوها من قلوبکم فلا جرم لا یضرکم + ولا یغرکم نعیمها و زینتها + فعن قریب تذهبون و تذهب بعدکم +

تکبر ہی تو ہے۔ جب موذن اذان دے اور تو نماز کے لئے نہ اٹھے تو یہ بھی خدا سے تکبر ہے۔ جب تو نے مخلوق خدا میں سے کسی پر ظلم کیا تو بھی تکبر کیا۔ خدا سے توبہ کر اور خلوص سے کر۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی سب سے کمزور مخلوق کے ذریعے تجھے ہلاک کر دے جیسے نمرود وغیرہ بادشاہوں کو غرور کے باعث ہلاک کردیا۔ عزت کے بعد ان کو ذلت دی اور دولت کے بعد مفلسی، عیش و عشرت کے بعد سزا دی اور زندگی بخشنے کے بعد مردہ بنا دیا۔

شرک سے پرہیز: ظاہری و باطنی دونوں شرک سے بچو۔ ظاہری شرک بت پرستی اور باطنی غیر خدا پر بھروسہ کرنا اور نفع و نقصان میں ان پر نظر رکھنا ہے۔ آدمیوں ہی میں وہ لوگ بھی ہوتے ہیں جن کے ہاتھ میں دنیا ہوتی ہے۔ لیکن وہ اس سے محبت نہیں کرتے۔ وہ دنیا کے مالک ہوتے ہیں۔ دنیا ان کی مالک نہیں ہوتی۔ وہ انہیں چاہتی ہے لیکن وہ لوگ اسے پسند نہیں کرتے۔ دنیا ان کے پیچھے دوڑتی ہے اور وہ دنیا کے پیچھے نہیں دوڑتے۔ وہ ان کی خدمت لگی رہتی ہے۔ یہ اس کی خدمت نہیں کرتے۔ وہ دنیا کو دور کرتے ہیں۔ دنیا ان کو نہیں چھوڑتی۔ ان کا دل اللہ کے لائق بن گیا۔ دنیا اس کو بگاڑ نہیں سکتی۔ اس لئے وہ اس میں تصرف کرتے ہیں۔ دنیا ان میں تصرف نہیں کر سکتی۔ اسی لئے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "نیک لوگوں کے لئے مال حلال کیا نعمت ہے۔" یا فرمایا۔ "دنیا میں کوئی خیر نہیں مگر اس کے لئے جس نے یوں کیا اور یوں کیا۔" دست مبارک سے اشارہ فرمایا۔ کہ جس نے دونوں ہاتھوں سے نیک کاموں اور رفاہ عام کے لئے خرچ کیا۔ دنیا کو مخلوق کی نفع رسانی کے لئے ہاتھ میں تو رکھو۔ اور دل سے نکال دو۔ پھر قطعی تم کو نقصان نہ پہنچائے گی۔ اور اس کا عیش اور اس کی زینت تم کو مغرور نہ ہونے دے گی۔ عنقریب تم اور تمہارے بعد وہ بھی کوچ کر جائے گی۔

يا غلام لا تستغن عنى براء يك فانك تضل + من استغنى برايه ضل و ذل و زل + اذا استغنيت برايك حرمت الهداية و الحماية لانك ما طلبتها و لا دخلت فى سببها +

تقول انا مستغن عن
علم العلماء

و تدعى العلم فاين العمل + ما تاثير هذه الدعوى + ما مصداقها + انما تتبين صحة دعواك للعلم بالعمل و الاخلاص و الصبر عند البلاء و ان لا تتصغير و لا تجزع و لا تشكو الى الخلق+

انت اعمى كيف تدعى البصر + انت سقيم الفهم كيف تدعى الفهم + تب من دعواك الكاذبة الى الله عزوجل و عليك به دون غيره + تعرض عن الكل و تطلب خالق الكل + ما عليك ممن انكسر و انجبر و هلك او ملك + عليك بخويصة نفسك الى ان تطمئن و تعرف ربها عزوجل + فحينئذ التفت الى غيرك + عليك بجادة مراده + اطلب صحبته فى الدنيا و الاخرة + عليك بالتقوى و التجريد و التفرد عمن سواه + عليك بالمحوا بد الا تبيت نفسك فى شئى الا فى الاوامر و النواهى + فانه هو اثبتك فيها+

يا رجالا و يا نسا قد افلح منكم من كان معه ذرة من الاخلاص ذرة من التقوى + ذرة من الصبر و الشكر + انى اراكم مفاليس+

خود رائی کا عیب : عزیز من! خود رائی کے باعث مجھ سے بے پروا نہ ہو۔ ورنہ گمراہ ہو جائے گا۔ جس نے بھی اپنی رائے کو کافی سمجھ کر بے نیازی اختیار کی وہ گمراہ ہو کر ذلیل ہوا اور ٹھوکر کھائی۔ اگر تو خود رائی کے باعث بے پروا ہو گا تو ہدایت اور حفاظت سے محروم ہو جائے گا۔ کیونکہ تو نے نہ تو اس کو چاہا۔ نہ اس کا ذریعہ اختیار کیا۔ تو کہتا ہے مجھے علماء کے علم کی ضرورت نہیں اور عالم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن (اگر تیرا دعویٰ سچا ہے تو بتا کہ تیرا) عمل کہاں ہے؟ اس دعویٰ کا اثر اور اس کا ثبوت کہاں ہے؟ علم کے دعویٰ کی حقیقت تو عمل اور اخلاص اور مصیبت میں صبر سے معلوم ہو گی اور اس بات سے ظاہر ہو گی کہ تیری حالت نہ بدلے نہ تو گھبرائے اور نہ مخلوق سے شکوہ شکایت کرے۔

اپنی سمجھ : تو اندھا ہے پھر بینائی کا دعویٰ کیسے کرتا ہے؟ تیری سمجھ بیمار ہے' اس پر سمجھ کا دعویٰ کیسا؟ اپنے جھوٹے دعویٰ پر اللہ سے توبہ کر اور غیروں کو چھوڑ کر اسی کو مضبوط تھام لے۔ سب سے منہ موڑ کر سب کو پیدا کرنے والے کی تلاش کر۔ کوئی ٹوٹے یا جڑے' بنے یا بگڑے تجھ پر اس کی ذمہ داری نہیں ہے۔ تجھ پر تو صرف اپنے نفس کی اصلاح ہے کہ وہ مطمئن ہو اور اپنے پروردگار کو پہچانے۔ اس کے بعد دوسروں کی جانب توجہ کر۔ حق تعالیٰ کے مقصود (یعنی عبادت) کی راہ اختیار کر۔ دنیا و آخرت میں اس کی ہم نشینی طلب کر۔ تقویٰ تنہائی اور ماسوا سے یکسوئی کو ضروری جان۔ ہمیشہ اسی میں محو رہ۔ حکم و نہی کے سوا کسی وقت بھی اپنے نفس کو (اس استغراق سے) ہوشیار نہ کر کیونکہ اسی نے تجھ کو اس حالت میں قائم رکھا ہے۔

کامیاب کون ؟ : اے مردو! اور اے عورتو! تم میں سے جس کے پاس ذرہ برابر اخلاص' ذرہ برابر تقویٰ اور ذرہ برابر صبر و شکر ہوا' اس کو فلاح نصیب ہوئی۔ (مگر افسوس کہ اس بارے میں) میں تم کو مفلس قلاش دیکھتا ہوں۔

المجلس الخامس والثلاثون

(وقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

و يحكم يا متكبرين + عباد اتكم اتكم لا تدحل الارض انما تصعد السماء + قال الله عزوجل اليه يصعد + الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه + وربنا عزوجل على العرش استوى + و على الملك احتوى + و علمه محيط بالاشياء + معبدع سبع ايات في القران في هذا المعنى + لا يمكنني محوها لاجل جهلك و رعونتك + تفزعني بسيفك ما افزع + ترغبني في مالك ما ارغب + انما اخاف الله عز و جل و ما اخاف غيره + ارجوه ولا ارجو غيره + اعبده ولا اعبد غيره + اعمل له ولا اعمل لغيره + رزقي عنده بيده + كل له + العبد و ما يملك لمولاه + و ذكرانه اسلم على يده قلو خمسمائة نفس و تاب الكثر من عشرين الفا +

قال و هذا من بركات نبينا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم + عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول + الغيب عنده فاقرب منه حتى تراه و ترى ما عنده + دع اهلك ومالك وبلدك وزوجتك واولادك + واخرج عنهم بقلبك + ودع الكل و سرالى بابه +

اذا وصلت الى بابه فلا تشتغل بغلمانه و سلطانه و ملكه + ان

پینتیسویں مجلس

علم غیب

توبہ و بیعت: اے غرور کرنے والو! افسوس تمہاری عبادتیں زمین کے اندر نہیں جاتیں بلکہ آسمان پر چڑھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "نیک باتیں اللہ ہی کی طرف چڑھتی ہیں اور نیک عمل کو وہ اوپر چڑھا لیتا ہے" ہمارا پروردگار عرش پر قائم اور ملک پر حاوی ہے۔ اس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ قرآن پاک میں اسی مضمون کی سات آیتیں ہیں۔ تیری جہالت اور غرور کی وجہ سے میں ان کو مٹا نہیں سکتا تو اپنی تلوار سے مجھے ڈراتا ہے۔ میں اس سے نہیں ڈرتا۔ تو مجھے مال کی ترغیب دیتا ہے۔ مجھ کو رغبت نہیں۔ میں خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ اس کے سوا کسی سے امید نہیں رکھتا۔ اسی کی پرستش کرتا ہوں اور اسی کے لئے عمل کرتا ہوں۔ کسی غیر کے لئے نہیں کرتا۔ میری روزی اسی کے پاس اور اسی کے ہاتھ میں ہے۔ سب اسی کے ہیں۔ غلام خود اور اس کی ملکیت سب مالک کی ہے۔ (آپ نے فرمایا کہ میرے ہاتھ پر پانچ سو آدمی کے قریب مسلمان ہوئے اور بیس ہزار سے زیادہ لوگوں نے توبہ کی) پھر فرمایا۔

عالم غیب صرف خدا ہے: یہ سب ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت ہے "خدا تعالیٰ غیب کا جاننے والا ہے۔ وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوا اس کے جسے پسند فرمائے" غیب خدا ہی کے پاس ہے۔ اس کے قریب آ تاکہ اس کو اور اس کے پاس کی چیز غیب کو بھی دیکھ سکے۔ اپنے کنبے، مال شہر اور اپنی بیوی بچوں کو چھوڑ دے اور ان کو اپنے دل سے نکال دے سب کو چھوڑ کر حق تعالیٰ کے در پر چل۔ اس کے در پر پہنچ کر اس کے غلاموں اور ملک و سلطنت

قد سوالک طبقا فلا تاکل + ان اسکنوک فی حجرة فلا تسکن + ان زوجوک فلا تتزوج + لا تقبل شیا من ذلک حتی تلقاة کما انت بشیا بک وتعبک و غبار سفرک وشعثک + فیکون هوا المغیر علیک + المطعم المسقی المئونس لوحشتک + المفرج لک المریح لتعبک المومن لخوفک + یکون بقربہ لک غناک + و برویتہ لک طعامک و شرابک و لباسک + ما معنی تولی الخلق + هوا الخوف والرجاء لهم والسکون الیهم والقتد

بهم+هذا معنی
تولی الخلق+

میں مشغول نہ ہو۔ اگر تیرے سامنے خوان لائیں تو نہ کھا۔ اگر کسی کمرے میں ٹھہرائیں تو نہ ٹھہر اگر تجھ کو زوجہ دیں تو قبول نہ کر۔ ان میں سے کوئی چیز نہ لے جب تک تو انہی کپڑوں، سفر کے غبار اور بکھرے بالوں کے ساتھ اس سے ملاقات نہ کر لے۔ وہی تیرے کپڑے بدلے، کھلائے پلائے، وحشت میں مونس ہو، تکان میں راحت بخشنے والا، کشادگی دینے والا، خوف میں امن دینے والا ہو۔ اس کا قرب تیری تونگری ہو اور اس کا دیدار سامان زندگی۔ مخلوق کو سر پرست سمجھنے کے اور کیا معنی ہیں؟ ان سے ڈرنا اور امید رکھنا۔ ان سے سکون پانا اور ان پر بھروسہ کرنا ہی تو مخلوق کو سرپرست سمجھنا ہے۔

المجلس السادس والثلاثون

وقال رضی الله تعالی عنه یوم الثلاثا عیشته فی المدرسته رجب من سنته خمسین و اربعین و خمسمائته بعد کلام

هناة الدنیا سوق + بعد ساعته لا یبقی فیه احد + عند مجی اللیل یذهب اهله منه + اجتهدوا لکم لا تبیعون ولا تشترون فی هذا السوق الا ما ینفعکم غدا فی سوق الاخرة + فان الناقد بصیر + توحید الحق عزوجل الا خلاص فی العمل له + هو

النافق هناک وهو
قلیل عندکم

یا غلام کن عاقلا ولا تستعجل + فانه مایقع بیدک شی + بعجلتک لا تجی وقت الغروب و وقت الصبح + فهلا صبرت وتشاغلت حتی تجی وقت المغرب و تنالی

چھتیسویں مجلس سہ شنبہ۔ بوقت شام

۲ رجب۔ ۵۴۵ھ۔ مدرسہ معمورہ

آخرت

آخرت کا سکہ: یہ دنیا ایک بازار ہے۔ کچھ دیر بعد اس میں کوئی نہ رہے گا۔ رات ہونے پر سب بازار والے چلے جائیں گے۔ کوشش کر کہ اس بازار میں صرف انہی چیزوں کی خرید و فروخت کرو جو کل قیامت کے بازار میں نفع بخشیں کیونکہ پرکھنے والا بڑا ماہر ہے۔ خدا تعالیٰ کی توحید اور عمل میں اخلاص ہی کا سکہ وہاں چلنے والا ہے اور وہی تمہارے پاس کم ہے۔

عقل مندی کیا ہے: لڑکے! سمجھ سے کام لے۔ جلدی نہ کر۔ جلدی کرنے سے تجھے کچھ نہ ملے گا۔ تیرے جلدی مچانے سے نہ شام ہی جلد ہوگی نہ صبح پھر صبر کے ساتھ تو اپنے کام میں کیوں نہ مشغول

ما ترید + کن عاقلا و تادب مع الحق عزوجل و خلقه + لا تظلم الخلق و تطلب منهم ما لیس لک عندهم + لا کلام حتی یا نی التوقیع الی الوکیل + فحینئذ تری العطاء قبل التوقیع لا تعطی ذرة + لا یعطونک ذرة ولا بدرة ولا بحرا ولا قطرة الا باذن الله عزوجل و توقیعه والهامه لقلوبهم+ کن عاقلا

هذا هوالعقل

اثبت مکانک بین یدی الحق عزوجل فان الرزق مقسوم عنده و بیده +

ویحک بای وجه تلقاة غدا و انت تنازعه فی الدنیا معرض عنه مقبل علی خلقه مشرک به + تنزل حوائجک بهم و تتکل فی المهمات علیهم + الحاجته الی الخلق عقوبته لا کثر المسائلین + فانهم ماخر جوا الی السوال الا بذ نوبهم + والا قل منهم یکون ذلک بلا کراهته فی حقهم + اذا سالت وانت معاقب تکون محروما بمنعک العطاء

یا غلام الا ولی عندی فی حال ضعفک ان لا تطلب من احد شیا وان لا یکون لک شی + لا تعرف ولا تعرف + لا تری ولا تری + وان قدرت ان تعطی اعط ولا تاخذ فا فعل + و تخدم ولا تطلب الخدمته من غیرک فا فعل + القوم عملواله و معه فاراهم عجائبه فی الدنیا والا خرة + اراهم لطفه بهم و تولیه لهم +

رہے کہ سورج غروب ہو جائے اور تو اپنی مراد پائے۔ خدا اور اس کے مخلوق کے ساتھ ادب سے پیش آ۔ مخلوق پر ظلم نہ کر اور نہ ان سے وہ چیز مانگ جو تیری قسمت میں نہیں ہے۔ جب تک وکیل کو وکالت نامہ نہ ملے وہ گفتگو کرنے کا مجاز نہیں۔ اجازت کے بعد انعام ملے گا۔ سند سے پہلے تجھے ایک ذرہ نہیں مل سکتا۔ خدا تعالیٰ کی اجازت، فرمان اور ان کے دلوں میں القا کے بغیر وہ لوگ تجھے نہ ایک ذرہ دے سکتے ہیں نہ اشرفیوں کی تھیلی۔ نہ سمندر نہ قطرہ۔ عقلمند بن اور عقل مندی یہ ہے کہ تو خدا تعالیٰ کے سامنے اپنی جگہ پر جما رہ کیونکہ روزی قسمت لکھی جاچکی ہے اور اسی کے اختیار میں ہے۔

سوال کی مذمت: افسوس! کل قیامت میں کیا منہ لے کر اس کے سامنے جائے گا۔ جب کہ آج دنیا میں اس سے جھگڑا کرتا ہے اور اس سے منہ موڑ کر مخلوق کی طرف متوجہ اور ان کو شریک سمجھے ہوئے ہے اپنی حاجتیں ان سے کہتا اور اہم کاموں میں انہی پر بھروسہ کرتا ہے۔ مخلوق سے حاجت بیان کرنا اکثر بھیک مانگنے والوں کے لئے عذاب ہے، کیونکہ وہ محض اپنے گناہوں کی وجہ سے بھیک مانگنے نکلے ہیں۔ ایسے بہت کم سائل ہیں جن کو بھیک مانگنا بلا کراہت درست ہو۔ جب تو نے سوال کیا اور مبتلائے عذاب ہوا تو اس کی بخشش سے محروم رہے گا۔

عزیزم! میرے نزدیک ضعف کی حالت میں تیرے لئے بہتر ہے کہ کسی سے کچھ نہ مانگے اور نہ تیرے پاس کوئی چیز باقی رہے۔ کسی سے تیری جان پہچان نہ ہو نہ تو کسی سے ملے نہ کوئی تجھ سے ملنے آئے۔ اگر ممکن ہو تو دوسروں کو دے خود ان سے نہ لے۔ دوسروں کی خدمت کر۔ ان سے اپنی خدمت نہ لے۔ اللہ والوں نے اسی کے لئے اور اسی کے ساتھ کام کئے تو اس نے اپنے عجائبات دنیا وآخرت میں ان کو دکھا دیئے اپنی شفقت اور کار سازی ان کو دکھا دی۔

يا غلام اذا لم يكن لک اسلام فما يكون لک ايمان + واذلم يكن لک ايمان فلا يكون ايقان + واذا لم يكن لک ايقان فما يكون لک معرفته له و علم به + هذا درجات و طبقات اذا صح لک الا سلام صح لک الا ستسلام كن مسلما الى الله عزوجل فی جميع احوالک مع حفظ حدود الشرع والملازمته له + سم له فی حق نفسک و غيرک + احسن الادب معه و خلقه

لا تظلم نفسک ولا غيرک + فان الظلم ظلمات فی الدنيا والاخرة + الظلم يظلم القلب و يسود الوجه والصحائف + لا تظلم ولا تعاون ظالما فان النبی صلی الله تعالی عليه وسلم قال ينادی مناد يوم القيامته + اين الظلمته + اين اعوان الظلمته + اين من بری لهم قلما + اين من لاق لهم دواة + اجمعوهم واجعلوهم فی تابوت من نار+

اهرب من الخلق واجهد ان لا تكون مظلوم ولا ظالما + وان قدرت فكن مظلوما ولا تكن ظالما + مقهوا ولا قاهرا + نصرة الحق عزوجل للمظلوم ولا سيما اذا لم يجد ناصر امن الخلق + عن النبی صلی الله تعالی عليه وسلم انه قال + اذا ظلم من لم يجد ناصرا غير الحق عزوجل فانه يقول لا نصر نک ولو بعد حين + الصبر سبب للنصرة والرفعته والمعزة + اللهم انا نسالک الصبر معک و نسالک التقوی والكفايته والفراغ من الكل والا شتغال بک و رفع الحجب بيننا و بينک + ارفعوا الوسايط بينكم وبينه

عزیزم! اگر تیرے پاس اسلام نہیں تو ایمان بھی نہیں۔ ایمان نہیں تو یقین نہیں اور جب یقین نہ ہوگا تو علم و معرفت بھی تجھ کو حاصل نہ ہوگا۔ یہ طبقے اور درجے ہیں۔ جب تیرا اسلام درست ہوگا تو فرماں برداری صحیح ہوگی۔ ہر حال میں حدود شریعہ کی حفاظت اور پابندی کے ساتھ سب کاموں کو خدا کے سپرد کرنے والا بن۔ اپنے پرائے کام اسی کے حوالے کر۔ اس کے اور اس کی خلقت کے ساتھ ادب سے پیش آ۔

ظلم تاریکی ہے: اپنے اوپر ظلم کر نہ دوسرے پر۔ کیونکہ ظلم دنیا و آخرت کی تاریکی ہے۔ ظلم دل کو تاریک، چہرے اور نامہ اعمال کو سیاہ کردیتا ہے۔ نہ تو ظلم کر نہ ظالم کی مدد کر۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "قیامت کے دن آواز دینے والا آواز دے گا۔ ظلم کرنے والے کہاں ہیں۔ ظالموں کے مدد گار کہاں ہیں؟ وہ کہاں ہے جس نے ظالموں کا قلم بنایا؟ وہ کہاں ہے جس نے ان کے لئے سیاہی بنائی؟ ان سب کو جمع کرکے آگ کے تابوت میں رکھ دو"

مخلوق سے دور بھاگ اور کوشش کر کہ تو ظالم مظلوم کچھ بھی نہ بنے۔ اگر یہ نہ ہوسکے تو مظلوم بن ظالم نہ بن مغلوب ہو غالب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی مدد مظلوم کے لئے ہے۔ خصوصاً" جبکہ مخلوق میں اس کا کوئی مدد گار نہ ہو۔ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جب کسی شخص پر ظلم کیا جائے اور حق تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی مدد گار نہ ہو تو وہ فرماتا ہے کہ میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ تاخیر سے ہو" صبر کرنا نصرت، رفعت اور عزت کا باعث ہے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے صابر رہنے کا سوال کرتے ہیں اور تقوی، کفایت اور سب سے فارغ البالی چاہتے ہیں اور تیرے ساتھ مشغول رہنے اور تیرے درمیان سے پردہ اٹھ جانے کا سوال کرتا ہوں۔ لوگو! اپنے اور اس

فان وقوفكم معها هوس + لا ملک ولا سلطان ولا غنی ولا عزالا للحق عزوجل + یا منافق الی متی ترائی و تنافق + ایش یقع بیدک سمن تنافق لا جلہ + ویلک اما تستحی منہ عز و جل و ما تومن بلقائہ عن قریب + تعمل عملا لہ و باطنہ لغیرۃ + تخادعہ و تستجلی بحلمہ بک + ارجع و تدارک امرک و اصلح نیتک لہ + ابھد ان لا تاکل لقمتہ ولا تمشی خطوۃ ولا تعمل شیاء فی الجملتہ الا بنیتہ صالحتہ تصلح للحق عزوجل + اذا صح لک ھنا فکل عمل تعملہ یکون لہ لا لغیرہ تزول عنک الکفتہ و تصیر ھذہ النیتہ طبعا للعبد + اذا صحت عبودیتہ لربہ عز و جل لا یحتاج الی تکلف فی شی + لانہ

یتولاہ+واذا تولاہ اغناہ

وحجبہ عن الخلق+فلا

یحتاج الیھم+

فالتعب مادمت مریدا قاصد اسائرا اذا وصلت وانقطعت مسافتہ سفرک فصرت فی بیت قرب ربک عزوجل زال التکلف + فیثبت الانس بہ فی قلبک + و تزداد حتی تاخذ بجوانبہ + تکون اولا صغیرا ثم تکبر + فاذ اکبرت استلا القلب باللہ عز وجل + فلا یبقی لغیرۃ طریق الیہ ولا زاویہ فیہ + ان اردت الوصول الی ھنا فکن مع امتثال امرہ و الا نتھاء عن نھیہ و التسلیم الیہ

کے درمیان کے واسطوں کو ہٹا دو۔ کیونکہ ان واسطوں کے ساتھ تمہارا چپٹے رہنا محض ہوس ہے۔ حکومت و سلطنت، دولت و عزت صرف خدا تعالیٰ کے پاس ہے۔ اے منافق! یہ ریا و نفاق کب تک؟ جس کے لئے تو نفاق کرتا ہے اس سے تجھے کیا ملے گا؟ افسوس! تجھے خدا تعالیٰ سے شرم نہیں آتی اور اس سے عنقریب ملنے کا یقین نہیں۔ بہ ظاہر تو اس کی اطاعت کرتا ہے لیکن حقیقت میں غیر کے لئے ہے۔ تو اس کو دھوکا دیتا ہے اور مفید سمجھتا ہے کہ وہ تیرے ساتھ بردباری کا برتاؤ کرتا ہے۔ باز آ۔ اپنے معاملے کی تلافی کر اور نیت ٹھیک کر لے۔ کوشش کر کہ تو کوئی نوالہ نہ کھائے، کوئی قدم نہ اٹھائے اور کوئی عمل نہ کرے جب اچھی طرح نیک نیت صرف خدا کے لئے نہ ہو۔ جب اچھی طرح تجھ میں یہ بات پیدا ہو جائے گی۔ پھر جو عمل کرے گا۔ اسی کے لئے ہوگا ۔ کسی اور کے لئے نہ ہوگا۔ کلفت دور ہو جائے گی اور یہ نیت طبیعت بن جائے گی۔ جب بندہ حق تعالیٰ کا سچا بندہ بن جاتا ہے تو کسی کام میں بھی تکلف کرنے کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ وہ سر پرست بن جاتاہے اور جب وہ کار سازی فرماتا ہے تو بے نیاز کر دیتا ہے اور مخلوق سے چھپا دیتا ہے کہ وہ مخلوق کا محتاج نہیں رہتا غرض کہ مشقت اس وقت تک محسوس ہوتی ہے جب تک تو قصد و ارادہ کرتا ہے اور اس راہ طریقت میں چلتا ہے اور جب مسافت سفر طے کر کے تو پہنچ گیا تو قرب خداوندی کی منزل آگئی۔ تکلف جاتا رہے گا اور تیرے قلب کو اس سے انسیت ہو ہو جائے گی اور وہ بڑھتی رہے گی۔ یہاں تک کہ اس کو چاروں طرف سے گھیر لے گی۔ پہلے انس چھوٹا ہو گا پھر بڑھ جائے گا۔ جب بڑا ہوگا تو قلب اللہ تعالیٰ (کے نور) سے بھر جائے گا اور کسی دوسرے کے پہنچنے کا راستہ نہ رہے گا اور نہ اس میں کوئی گوشہ۔

فی الخیر والشر و الغنی والفقر والعز والذل + عند بلوغ الا غراض و کسرها فی امور الدنیا و الاخرة تعمل لہ و لا تطالب بذرة من الا جرہ + تعمل و یکون قصدک رضا المستعمل و قربہ + فالا جرة تکون رضاہ عنک و قربک منہ دنیا واخرة فی الدنیا لقلبک و فی الاخرة لقالبک + اعمل ولا تنافس لا علی زرة ولا علی بذرة + لا تنظر الی عملکَ بل تکون جوارحک تتحرک بالعمل وقلبک مع المستعمل + فاذا تم لک ھذا صار لقلبک عیون تنظر بھا + صارا لمعنی صورة و الغائب حاضر او الخیر معاینتہ + العبد اذا صلح اللہ عزوجل کان معہ فی جمیع الا حوال + یغیرة ویبدلہ وینقلہ من حال الی حال + بصیر کلہ معنی + بصیر کلہ ایمانا و ایقانا و معرفتہ و قربا و مشاھد ة + بصیر نھارا بلا لیل + ضیاء بلا ظلام + صفاء بلا کدر + قلبا بلا نفس + و سرابلا قلب + فناء بلا وجود + غیبتہ بلا حضور + بصیر غائبا عنھم و عنہ + کل ھذا اساسہ الانس باللہ عزوجل + لا کلام حتی یتم ھذا الانس بینک و بینہ +

اخط عن الحلق خطوة + لا ضرھم ولا نفعھم فقد جزتھم + واخط عن النفس خطوة ولا توافقھا و عادھا فی رضا ربک عزوجل و قدر جز تھا + فالخلق و النفس بحران فاران + واذیان مھلکان + اعزم و جز ھذا الھک و

خالی ہوگا۔ اس کے احکام بجا لانے اور منع کی ہوئی باتوں سے باز آنے میں لگا رہ اور بھلائی برائی، تونگری اور افلاس، عزت و دولت اور تمام خواہشات پوری ہونے یا نہ ہونے کو اسی کے حوالے کر۔ اسی کے لئے عمل کر اور کسی قسم کی اجرت کا خیال دل میں نہ لا۔ عمل کر لیکن مقصود کام لینے والے کی خوشنودی اوراس کا قرب ہو اور اس طرح اللہ تعالی کی رضا مندی اور دنیا و آخرت میں اس کا تقرب ہی اجرت ہو۔ دنیا میں دل سے قرب ہو اور آخرت میں جسم کے لئے قربت ہو۔ کام بغیر لالچ کے کر۔ اپنے کام کو نہ دیکھ۔ تیرے اعضا کام کریں اور دل کا کام لینے والے کے پاس ہو۔ جب تجھے یہ مرتبہ حاصل ہوگا تو تیرے دل کی آنکھیں دیکھیں گی۔ یعنی صورت غیب، مشاہدہ اور خبر معاینہ بن جائے گی۔ بندہ جب یہ مرتبہ پا لیتا ہے تو ہر حال میں خدا اس کا ساتھی ہوتا ہے۔ اس میں تغیر و تبدل فرماتا اور درجہ بدرجہ ترقی دیتا ہے۔ وہ سراپا ایمان و یقین اور معرفت و مشاہدہ بن جاتا ہے۔ اس کے دن بے رات، روشنی بے ظلمت، صفائی بے کدورت، قلب بے نفس، باطن بے قلب، فنا بغیر وجود، غیب بے حضور (ہر کمال لازوال) بن جاتا ہے۔ انتہا یہ کہ وہ ساری مخلوق بلکہ اپنے وجود کو بھول جاتا ہے۔ ان سب کی بنیاد اللہ تعالی کے ساتھ انس و محبت ہے۔ جب تک تیرے اور حق تعالی کے درمیان یہ انس کامل نہ ہو جائے۔ واعظ بننا درست نہیں۔

مخلوق و نفس: مخلوق سے چند قدم دور رہ۔ نہ ان کی ضرر رسانی کوئی چیز ہے نہ نفع رسانی۔ نفس سے بھی چند قدم پیچھے ہٹ اور اس کا ساتھ نہ دے۔ حق تعالی کی رضا کا اس کو دشمن سمجھ۔ مخلوق اور نفس یہ دونوں آگ کے سمندر اور مہلک جنگل ہیں۔ عزم و یقین کے ساتھ ان کو پار کر جا، بادشاہت ہاتھ آجائے گی۔

قد و قعت فی الملک + الا ول داء والثانی دوا ء + اللہ عزوجل انزل الداء والدواء + والا مراض کلھا لھا ادویتہ

عندہ‌وبیدہ‌لا یملکھا

احدسواہ+

اذا صبرت علی الوحدۃ جاء ک الانس بالواحد + صبرت علی الفقر جاء ک الغنی + اترک الدنیا ثم اطلب الا خری ثم اطلب القرب من المولی + اترک الخلق ثم ارجع الی الخالق + ویحک خلق و خالق لا یجتمعان + دنیا و اخری فی القلب لا یجتمعان + لا یتصود لا یصح لا یجی منہ شی + اما الخلق واما الخالق اما الدنیا واما الاخرۃ + وقد یتصوران یکون الحلق فی ظاھرک والخالق فی باطنک والدنیا فی یدک والآخرۃ فی قلبک + اما فی القلب فلا یجتمعان + انظر لنفسک واخترلھا + فان اردت الدنیا فاخرج الا خرۃ من قلبک + وان اردت الخرۃ فاخرج الدنیا من قلبک + وان اردت المولی فاخرج الدنیا و الاخرۃ وما سواہ من قلبک لا ن مادام فی قلبک ذرۃ مماسوی الحق عزوجل لا تری قربہ عندک ولا یتحقق لک الا نس والسکون الیہ + مادام فی قلبک ذرۃ من الدنیا لا تری الاخرۃ بین یدیک + وما دام فی قلبک ذرۃ من الا خرۃ لا تری تقریب الحق عزوجل + کن عاقلا لا تاتی الی بابہ

الا باقدام الصادق فان

الناقد بصیر

پہلی یعنی مخلوق و نفس میں مبتلا رہنا بیماری اور دوسری یعنی ان کو عبور کرکے خالق کو پانا دوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے مرض بھی پیدا کیے اور دوا بھی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ تمام امراض کی دوائیں ہیں اور وہی ان کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی مالک نہیں۔

دنیا و آخرت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی: توحید پر قائم رہنے سے ذات واحد سے انس ہوگا۔ فقر پر صبر کرنے سے تجھ کو امیری نصیب ہوگی۔ دنیا کو چھوڑ اور آخرت کو طلب کر۔ اس کے بعد مولیٰ کا قرب طلب کر مخلوق کو ترک کرکے خالق کی طرف رجوع ہو۔ تجھ پر افسوس! مخلوق و خالق جمع نہیں ہوسکتے۔ ایک ہی دل میں دنیا و آخرت اکٹھی نہیں ہوسکتی۔ نہ اس کی کوئی صورت ہے نہ یہ صحیح ہے اور نہ اس کا کچھ حاصل بس تیرے قلب میں یا تو مخلوق ہوگی یا خالق، یا دنیا ہوگی یا آخرت۔ ہاں! یہ ممکن ہے کہ ظاہری طور پر تو مخلوق میں ملا جلا رہے اور باطن میں خالق موجود ہو۔ دنیا تیرے ہاتھ میں ہو اور آخرت دل میں۔ لیکن دونوں ساتھ ہی دل میں جمع ہو جائیں یہ ممکن نہیں۔ اب اپنے دل میں سوچ لے کہ نفس کو دنیا چاہیے یا آخرت پھر ایک کو اختیار کرلے۔ اگر دنیا چاہتا ہے تو دل سے آخرت کا خیال نکال دے اور اگر آخرت چاہتا ہے تو دنیا کا خیال دل سے نکال دے اور اگر اپنے مالک کو چاہتا ہے تو دنیا و آخرت اور جملہ ماسوا کو دل سے نکال دے کیونکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک ذرہ بھی تیرے دل میں موجود ہوگا تو نہ اس کا قرب حاصل ہو گا نہ انس جب تک دنیا کے ایک ذرہ کا خیال بھی دل میں ہو گا تو آخرت نظر نہ آئے گی۔ اور جب تک تیرے دل میں آخرت کا ذرہ برابر خیال رہے گا تو حق تعالیٰ کا تقرب تجھ کو حاصل نہ ہوگا عقل مند بن سچائی اور خلوص کے قدموں سے اس کے دروازے پر آ کیونکہ پرکھنے والا بڑا ماہر ہے۔

ویحک تسترت عن الخلق لا عن الخالق + کیف تستر + عن قریب تنهتک عندالخلق

وتاخذ العملته من جیبک وبیتک + یا تارک الزجاج المکسر عند الکلک فی فتیستک یبین لک الخبر + یا اکل السم عن قریب یتبین فعله فی جسدک + اکل الحرام سم لجسد دینک + ترک لشکر علی النعم سم الدینک + عن قریب یعاقبک الحق عزوجل بالفقر والسوال للخلق ورفع الرحمته من قلوبهم لک + و انت یا تارک العمل بعلمه عن قریب ینسیک العلم ویذهب برکته من قلبک + یا جهالا لو عرفتموه عرفتهم عقوباته + احسنوا الا رب معه ومع خلقه + قللو من الکلام فیما لا یعینکم + عن بعض الصالحین انه قال + رایت شابا یکدی فقلت له لو عملت کان احب الیک + فعوقبت بان حرمت قیام اللیل ستہ اشهر +

یا غلام فیما یعمنک شغل عما لا یعنیک اخرج نفسک من قلبک وقع جاء ک الخیر + فانها هی الکدرۃ المکدرۃ + بعد خروجها یجی الصفاء غیر وقد غیرت + قال اللہ عزوجل ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم ۵

یا انسان اسمع + یا ناس اسمعوا + یا مکلفین اسمعوا + یا بالغ یا عقل کلام الباری عزوجل و اخبارۃ وهوا صدق القائلین + غیروا

دین کا زہر: افسوس! تو نے مخلوق سے چھپایا اور خالق سے نہیں۔ تیری پردہ داری کیا مفید ہو سکتی ہے۔ عنقریب مخلوق کے سامنے بھی تیرا پردہ فاش ہو جائے گا۔ کہ کارکنان قضاء وقدر تیری جیب اور تیرے گھر سے ساری جمع پونجی نکال لائیں گے۔ اپنے ہریسہ سے کانچ کے ٹکڑوں کو نہ نکال کر کھانے والے ہریسہ کھاتے وقت تجھ کو حقیقت معلوم ہوگی۔ اور زہر کھانے والے عنقریب اس کا اثر تیرے بدن سے پھوٹے گا شکر نہ کرنا، حرام غذا کھانا تیرے دین کے بدن کے لیے زہر ہے۔ اللہ تعالیٰ عنقریب تجھے دوہری سزا دے گا۔ مخلوق کے دل میں تیرے لیے رحم نہ ہوگا۔ اور تو مفلس ہو کر ان سے بھیک مانگتا پھرے گا۔ اے بے عمل عالم! عنقریب خدا تعالیٰ علم بھلا دے گا اس کی برکت جاتی رہے گی۔

اے جاہلو! اگر تم خدا کو پہچانتے تو اس کی سزاؤں سے بھی واقف ہوتے۔ اس کے اور اس کی مخلوق کے ساتھ ادب سے پیش آؤ۔ لا طائل باتیں نہ کرو۔ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ "میں نے ایک جوان شخص کو بھیک مانگتے دیکھا تو اس سے کہا۔ کاش تو محنت مزدوری کرتا تو تیرے لیے اچھا ہوتا۔ مجھے اس کی یہ سزا ملی کہ چھ ماہ تک تہجد سے محروم رہا۔

عزیزم! کام کی باتیں ہی اتنی ہیں ہے کہ بے کار باتوں کے لیے وقت نہ ملے۔ اپنے دل سے نفسانیت نکال دے۔ تجھے بھلائی ملے گی کیونکہ اصلی کدورت تو نفسانیت ہے جو دوسروں کو بھی مکدر کر دیتی ہے۔ اس کے دور ہونے کے بعد صفائی حاصل ہوگی۔ اپنی حالت بدل لے۔ اللہ تعالیٰ کا برتاؤ بھی بدل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا۔ جب تک وہ خود ہی اپنی حالت کو نہ بدل لے۔"

لوگو! دوستو! عاقل بالغ انسانو! سنو! اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی خبریں دھیان سے سنو۔ وہ سب کہنے والوں سے زیادہ سچا ہے۔ تم اپنی ناپسندیدہ حالت کو بدلو تاکہ وہ تمہاری پسند کی چیزیں عطا کرے۔ راستہ

له من نفوسكم مابكرة حتى يوتيكم ماتحبون + الطريق واسع + ايش بكم يا زمني + قوموا و تشبثوا + اعملوا ولا تغفلوا + مادام الحبل بطرفيه بايديكم استعينوابه على مايصلحكم + نفوسكم اركبوها و الا وكبتكم + هي امارة بالسوء في الدنيا و لو امه + في الاخرة + اهربوا ممن يشغلكم عن الله عزوجل كهربكم من السبع + عاملوه فانه من عامله ربح + من احبه احبه + من اراده اراده + من تقرب اليه قرب منه + من تعرف اليه عرفه نفسه+

اسمعوا مني واقبلو اقولي + نما على وجه الارض من يتكلم على الناس على حالته غيري + اريد الخلق لهم لا لي + وان طلبت الا خرى طلبتها لهم + كل كلمته اتكلم بهالا اريدبها الا الحق عزوجل+

ايش على من الدنيا ولا خرى وما فيهما وهو يعلم صدقي لانه علام الغيوب + تعالو الي + انا محك + انا صاحب الكورة و دار الضرب +

يا منافق ايش تهذي هذ يانك فارغ + كم تقول انا من انت + ويلك ترى غيره وتقول انا اراه + تانس لغيره و تقول انا انس به + تسمي نفسك راضيا و فلك معارضته تسميها صابرة وبقته تزعجك

بہت کشادہ ہے تمہیں کیا ہوگیا ہے اٹھو کھڑے ہو جاؤ اور اس کا دامن مضبوط تھام لو۔ کام کرو غفلت نہ کرو۔ جب تک رسی کے دونوں کنارے (زندگی اور توبہ کی مہلت) تمہارے ہاتھ میں ہیں تو اس سے ان اعمال میں مدد لو جو تم کو نیکو کار بنا دیں۔ اپنے نفس تم قابو میں کر لو ورنہ وہ تم کو اپنے قابو میں کر لے گا۔ نفس دنیا میں ترغیب دیتا ہے۔ اور آخرت میں ملامت کرے گا۔ خدا سے غافل کرنے والوں سے اس طرح بھاگو جیسے درندہ سے بھاگتے ہو۔ خدا سے سودا کرو کیونکہ جس نے اس سے سودا کیا وہ نفع میں رہا جس نے خدا سے محبت کی خدا نے اس سے محبت کی جس نے خدا کو چاہا خدا نے اسے چاہا۔ جو خدا کے قریب آیا' خدا اس سے قریب ہوا اور جس نے خدا کو پہچاننا چاہا۔ خدا نے اپنی معرفت اسے عطا کی۔

کسوٹی اور ٹکسال: میری بات سنو اور میرا کہنا مانو۔ روے زمین پر میرے سوا کوئی نہیں ہے۔ جو تمام لوگوں سے بلا امتیاز گفتگو کرے۔ میں لوگوں سے انہی کے نفع کے لیے نصیحت کرتا ہوں۔ اپنی کوئی غرض نہیں اور آخرت کا طلب گار بھی انہی کے لیے ہوں۔ میں جو بات بھی ان لوگوں سے کہتا ہوں۔ اس سے صرف خدا تعالیٰ مقصود ہوتا ہے۔ مجھے دنیا و آخرت اور اس کی چیزوں سے کیا غرض وہ میری سچائی سے واقف ہے کیونکہ وہ غیب کا جاننے والا ہے میرے پاس آؤ۔ میں کسوٹی ہوں میں بھٹی اور ٹکسال کا مالک ہوں۔

واعظ بننے کی اجازت نہیں: اے منافق! تو کیا بکتا ہے؟ تیری بکواس بے معنا ہے ہر دم اپنی بڑائی کرتا ہے۔ تو ہے کیا؟ تیری نظر ہر وقت غیروں پر رہتی ہے' اور کہتا ہے کہ میری نظر صرف خدا پر ہے تو غیروں سے مانوس ہے اور کہتا ہے کہ میں خدا سے مانوس ہوں تو اپنے نفس کو "راضی" کا نام دیتا ہے۔

وتکفرک + لا کلام حتی یصیر
لحمک سیتا لکثرة الا لام والا فات
فیه + فلا تولمه مقاریض
الا فات + فتصیر کلک خلوة +
به خلو قلبک عن الدنیا والاخرة
فتکون فی علم بالا ضافته الیهما
و الی ما فیهما + و وجودک عند
امتثال الا مروا ولا نتها عن النهی +
فانه یوجدک وفعله یحرک
ویسکنک وانت فی غیبته معه
لا تثبت لک مقام حتی یصح لک
هنا المقام + الحق عزوجل لا
یطلب من العبد صورته +
انما یطلب معناة وهو
توحیدة واخلاصه
و ازالته حب الدنیا و الاخرة من قلبه
وان تصیر جمیع الا شیاء معزل
عنه + فاذا تم له هنا
احبه وقربه ورفعه
علی غیرة +

یا واحد و حدنا لک خلصنا من
الخلق واستخا صنا لک + صحح دعا وینا بینته
فضلک ورحمتک + طیب قلوبنا ویسر
امورنا + اجعل انسنابک ووحشتنا
بمن سواک + اجعل همومنا هما
واحدا و هوا لهم بک و القرب
منک دنیانا واخرانا + ربنا
اتنا فی الدنیا حسنته وفی الاخرة
حسنته وقنا عذاب
النار ۵

اور وہ ہمیشہ جھگڑالو ہے تو اسے صابر سمجھتا ہے۔ حالانکہ ایک مچھر تجھ کو نیش زنی سے مضطرب کر دیتا اور ناشکر گزار بنا دیتا ہے۔ جب تک تکلیفوں اور مصیبتوں کی وجہ سے تیرا گوشت مردہ کی طرح بے حس نہ ہو جائے کہ مصیبتوں کی قینچیاں اسے ایذا ہی نہ دیں اس وقت تک تجھے نصیحت کرنے کی اجازت نہیں۔ تو اس وقت سراپا خلوت بن جائے گا۔ جب کہ تیرا دل دنیا و آخرت سے خالی اور ان کی نسبت سے غائب ہو اور تعمیل حکم اور ممانعت سے باز آنے کے وقت حاضر۔ پھر وہی تجھ کو وجود بخشے گا اور اسی کا حکم تجھے حرکت دے گا۔ اور ٹھہرائے گا۔ اور تو اس کے پاس اس کی محبت میں فنا ہوگا جب تک تجھے یہ مرتبہ حاصل نہ ہو جائے تیرا کوئی مقام نہیں یہ مرتبہ بندوں کی صورت میں نہیں دیکھتا وہ تو سیرت کا خواہاں ہے اور وہ توحید و اخلاص ہے اور دل سے دنیا و آخرت کی محبت کو نکال کر سب چیزوں سے بے تعلق ہو جانا ہے۔ جب بندہ کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو اس سے خدا تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ اپنے پاس بلاتا ہے اور دوسروں پر برتری دیتا ہے۔

دعا: اے ذات واحد! ہم کو موحد بنا۔ مخلوق سے ہم کو رہائی دے کر اپنا لے۔ ہمارے دعووں کو اپنے فضل و کرم کے گواہوں سے سچا کر دے۔ ہمارے دلوں کو پاک کر دے اور ہماری مشکلیں آسان فرما۔ اپنی محبت اور غیروں سے وحشت عطا فرما۔ ہمارے افکار کو صرف ایک فکر بنا دے۔ کہ ہم کو دنیا و آخرت میں صرف تیرا اور تیرے قرب کا فکر رہ جائے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچالے۔

المجلس السابع والثلاثون

و قال رضی اللہ تعالی عنہ بکرۃ الجمعۃ فی المدرسۃ خامس رجب سنۃ خمس و اربعین و خمسمائۃ

عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال + عودوالمرضی وشیعو الجنائز فانہ یذکر کم الاخرۃ قصد الرسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بذلک ان تذکروا الاخرۃ وانتم تھربون من ذکرھا وتحبون العاجلۃ + عن قریب یحال بینکم وبینھا بلا امرکم + یوخذ من ایدیکم الذی اتم فرحون بہ + تجیکم البغضۃ +

تجیکم الترحۃ
بدل الفرحۃ

یا غافل یا ھمج انتبہ + ماخلقت للدنیا وانما خلقت للاخرۃ یا غافلا عملا بذلک منہ قد جعلت ھمک للشھوات واللذات وجمع الدنیار فرق الدینار + واشغلت جوارحک باللعب ان ذکرک مذکر الاخرۃ والموت تقول نغصمت علی عیشی و تلوی براسک. ھکذا وھکذا + قد جاء ک نذیر الموت وھوالشیب فی شعرک وانت تقصہ او تغیرہ بالسودا + اذا جاء اجلک ایش تعمل + اذا جاء ک ملک الموت وبعہ اعوانہ بای شئی تردہ لذا انقطع وزقک . و انقضت مدتک بای حیلۃ تحتال + دع عنک ھذا الھوس + الدنیا مبنیۃ علی العمل + اذا عملت فیھا اعطیت الاجرۃ وان لم تعمل فما تعطی + ھی دار الا عمال و الصبر علی الافات + ھی دار العتب و الاخرۃ دار الراحۃ + المومن یتعب نفسہ فیھا فلا جرم یستریح + و اما انت تعجلت بالراحۃ

سینتیسویں مجلس

جمعہ بوقت صبح

۵ رجب ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ

معاد و آخرت

ارشادِ نبویؐ: جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "بیماروں کی مزاج پرسی کیا کرو اور جنازوں کے ساتھ جایا کرو کہ یہ تم کو آخرت یاد دلائے گا" آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے مقصد یہ ہے کہ تم آخرت کو یاد رکھو۔ اور تم اس کے ذکر سے بھاگتے ہو۔ اور دنیا کو عزیز رکھتے ہو۔ عنقریب تمہارے نہ چاہنے کے باوجود تمہارے اور دنیا کے درمیان ایک پردہ حائل ہو جائے گا اور جس پر تم خوش ہو رہے ہو اس کو تمہارے ہاتھوں سے چھین لیا جائے گا۔ خوشی کی بجائے ناگواری اور غم آجائیں گے۔

موت کی یاد: اے غافل اور اے ناسمجھ! ہوشیار ہو جا۔ تو دنیا کے لیے نہیں بلکہ آخرت کے لیے پیدا کیا گیا ہے اے آنے والی موت سے غافل تو صرف مال و دولت جمع کرنے، خواہشوں و لذتوں اور کھیل کود کی فکر میں مدہوش ہے۔ اگر کوئی ناصح تجھ کو موت و آخرت یاد دلاتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ میرا عیش مکدر کر دیا اور ادھر ادھر سر ہلانے لگتا ہے۔ موت سے ڈرانے والی بالوں میں سفیدی آگئی تو اس کو قینچی سے کاٹ کر نکال دیتا ہے۔ یا خضاب سے سیاہ کر ڈالتا ہے۔ جب تیری موت آئے گی۔ اس وقت تو کیا کرے گا اور جب ملک الموت اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئیں گے تو کس طرح لوٹائے گا۔ جب تیرا رزق ختم ہو کر وقت پورا ہو جائے گا تو کیا بہانہ کرے گا۔ اس حرص و ہوس کو چھوڑ۔ دنیا دارالعمل ہے۔ اگر تو کام کرے گا۔ اجرت پائے گا اور کام نہ کرے گا تو کچھ بھی نہ پائے گا یہ محنت و مشقت کا گھر ہے۔ راحت آخرت میں ملے گی۔ مومن یہاں و مشقت و تکلیف اٹھاتا ہے۔ لہٰذا یقیناً

و تماطل بالتوبة و تسوف يوما بعد يوم و شهرا بعد شهر و سنة بعد سنة + وقدانقضى اجلك+ عن قريب تندم + لم ماقبلت النصيحة وكيف ما انتبهت وصدقت فماصدقت+

و يحك جذع سقف حياتك قد انكسر + ايها المغرور حيطان حياتك تتواقع + هذه الدار التى انت بها تخرب + تحول منها الى اخرى + اطلب دار الاخرة وانقل رجلك اليها + ماهذة الرجل + هى الا عمال الصالحة + قدم مالك الى الا خرة حتى تجده وقت وصولك اليه +

يا مغرورا بالدنيا يا مشتغلا بلا شئى يا من ترك السرية و اشتغل بالخدامة ويحك الاخرى لا تجتمع معها لانها لا ترضا ها خادمة + اخرجها من قلبك و قدرايت الاخرة كيف تجى وتستولى على قلبك + فاذاتم لك هذا ناداك القرب من الله عزوجل + فحينئذ خل الاخرى و اطلبه + فهنالك تكمل صحة القلب وصفاءالسر

يا غلام اذا صح قلبك شهد الله عز وجل والملائكة واولو العلم + بقيم لك مدع يدعى ويشهد هولك فما تحتاج انت تشهد بصحة لنفسک + فاذا تم لك هذا تصير جبلا لا تزيله الرياح ولا تنقضه

وہاں راحت ملے گی۔ تونے راحت کے لیے جلدی مچائی کہ دنیا ہی میں آرام کیا اور توبہ کو دنوں، مہینوں، برسوں آج کل کہہ کر ٹالتا رہتا ہے۔ تیری زندگی قریب ختم ہے۔ عنقریب تجھے پشیمانی ہوگی کہ توبہ کیوں نہ کر لی اور اپنے گناہوں پر متنبہ کیوں نہ ہوا اور نصیحت کرنے والوں کی نصیحت کیوں نہ مانی۔

زندگی کا شہتیر: افسوس! تیری زندگانی کی چھت کا شہتیر ٹوٹ چکا (اور عنقریب گرا چاہتا ہے) اے مغرور! تیری زندگانی کی دیواریں گر رہی ہیں۔ اور یہ آباد گھر ویران ہوا چاہتا ہے اور اس کو چھوڑ کر دوسرے گھر جانا ہے۔ آخرت کا گھر بنا اور اس کی طرف قدم بڑھا۔ کونسا قدم؟ عمل صالح کا قدم آخرت کے لیے اپنا مال پہلے روانہ کرتا کہ وہاں پہنچ کر تو اس کو پائے۔

دنیا و آخرت کا میل نہیں: اے دنیا پر مغرور ہونے والے! اے ناچیز سے دل لگانے والے! بی بی کو چھوڑ کر خادمہ کی طرف التفات کرنے والے! دنیا و آخرت کا میل نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ اس کو پسند نہیں کرتی۔ خادمہ کا خیال دل سے نکال دے۔ پھر دیکھ کہ آخرت کس طرح تیرے پاس آتی اور دل پر چھا جاتی ہے۔ جب تیری یہ کیفیت ہو جائے گی تو حق تعالیٰ کی قربت تجھے آواز دے گی اس وقت آخرت کو بھی چھوڑ کر اس کا طلب گار بن قلب کی تندرستی اور باطن کی صفائی پوری طرح وہیں حاصل ہوگی۔

اٹل پہاڑ: عزیزم! جب تیرا دل صاف ہو جائے گا تو حق تعالیٰ صاحبان علم اور فرشتے گواہی دیں گے۔ وہی ایک دعوی دار کھڑا کرے گا جو مدعی بنے گا اور وہی خود گواہی دے گا۔ اپنے نفس کی صحت و اصلاح کے لیے تجھے گواہی نہ دینی پڑے گی۔ جب تجھے اس میں کمال حاصل ہو جائے گا۔ تو ایک اٹل پہاڑ بن جائے گا۔ نہ آندھیاں اس کو ہلا

الرماح ولا توثر فیک رویته
الخلق ومخالطتهم+ولا
تخلش خشته فی قلبک
ولا تکدر صفاء سرک+

یا قوم خلوا من یعمل عملا
یرید به وجه الخلق وقبولهم
له + فهو عبد ابق عدوالله عزوجل
جل کافر به و بنعمته محجوب
ممقوت ملعون + الخلق یسلبون
القلب و الخیر و الدین + یجعلونک
مشرکا بهم ناسیا لهم لربک عزو+
جل یریدونک لهم لا لک
و الحق عزوجل یریدک لک
لا له + فاطلب من یریدک لک
و اشتغل به + فان الاشتغال
به من اولی ممن یرید ک له +
ان کان و لا بد لک من الطلب
فاطلب منه لا من خلقه +
فان ابغض الخلق الی الله عزوجل
جل من یطلب الدنیا من
خلقه + استغث به الیه + هو
الغنی والخلق کلهم فقراء +
لا یملکون لانفسهم ولا لغیر هم ضرا
ولا نفعا اطلبه وارده فانه یریدک +
فی البدایته تکون مرید اوهو المرنا + وفی
النهایته تکون مرادا اوهوا المرید +
الصغیر فی حال صغره یطلب
امه + فاذا اکبر تطلبه امه + اذا
علم صدق ارادک له
ارادک + اذا علم صدق محبتک
له احبک و دل قلبک و قربک منه +

سکیں گی اور نہ نیزہ اس کو توڑ سکے گا۔ دنیا اختلاط اور مخلوق سے ملنا جلنا تیرے دل پر اثر نہ کرے گا اور نہ تیرے دل میں خراش پیدا کرسکے گا۔ اور نہ تیرے باطن کی صفائی کو گدلا کرسکے گا۔

مخلوق: لوگو! جو شخص مخلوق کی خاطر اور ان میں مقبول ہونے کے لیے عمل کرتا ہے۔ اس کو چھوڑ دو۔ وہ آقا کا بھاگا ہوا غلام خدا کا دشمن اس کا اور اس کی نعمتوں کا ناشکر گزار محجوب، مردود اور ملعون ہے۔ مخلوق تیرے دل، نیکی اور دین سب کو سلب کر لے گی۔ اور تجھ کو مشرک بنا دے گی۔ تو ان کو خدا کا شریک سمجھے گا اور اپنے پروردگار کو بھلا دے گا۔ وہ تجھے اپنی غرض سے چاہتے ہیں۔ تیرے خیر خواہ نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ تیرا اور تیرے نفع کا خواہاں ہے۔ اپنے بھلا نہیں چاہتا۔ تو بھی اسی کا خواستگار ہو جو تیرا نفع چاہے اور اسی کے ساتھ مشغول رہ۔ کیونکہ خدا کے ساتھ مشغول رہنا اس سے بہتر ہے کہ اس کے ساتھ رہے جو تجھ کو اپنی غرض کے لئے چاہے۔ اگر دوسری چیز مانگنا ہی پڑے تو وہ بھی خدا ہی سے مانگ نہ کہ اس کی مخلوق سے، کیونکہ اس کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ مخلوق وہ ہے جو دنیا کو اس کی مخلوق سے مانگے۔ اسی کی بارگاہ میں اس کی فریاد کر کہ وہی غنی اور باقی سب فقیر ہیں۔ نہ اپنی ذات کے نفع و نقصان کے مالک ہیں نہ کسی دوسرے کے تو اس کو چاہ وہ تجھ کو چاہنے لگے گا۔ ابتدا میں تو طالب ہوگا اور وہ مطلوب، بعد کو وہ طالب ہوگا اور تو مطلوب بچہ بچپن میں اپنی ماں کو ڈھونڈھا کرتا ہے اور جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو ماں اس کو ڈھونڈھتی ہے۔ جب تیری طلب صادق معلوم ہوگی تو وہ تجھے چاہے گا اور جب تیری سچی محبت اپنے ساتھ دیکھے گا تو تجھ کو محبوب بنا لیگا۔ تیرے قلب کی رہ نمائی کرے گا اور تجھے اپنے

كيف تفلح وقد تركت يد نفسك وهوائك وطبعك وشيطانك على عيني قلبك + نح هذه الايدى وقد رايت الاشياء كماهى + نح نفسك بمجاهدتك لها و مخالفتك نجح بدهواك وطبعك وشيطانك فانك تجده + نح هذه الايدى وقدار تفعت الحجب بينك وبين ربك عزوجل فتنظر به ماسواه ترى نفسك وترى غيرك + ترى عيوبك فتجتنبها وترى عيوب غيرك فتهرب منها + فاذاتم لك هذا قربك واعطاك مالا عين رات ولااذن سمعت ولاخطر على قلب بشر + يحدسمع قلبك وسرك نه بصرهما ويضحها ويكسوهما ويخلع عليها خلع كرامته + بوليك بولايته ويعينك وسلطنك و ويملك وفي سائر خلقه يشرحك و يجعلك حارس قلبك ويخلم لك ملائكتم + ويريك ارواح انبيائه ورسله + فلا يخفى عليك من الخلق خافية +

يا غلام اطلب هذا المقام وتمناه واجعله همك + ودع الاشتغال بطلب الدنيا فانها لا تشبعك + وما سوى الحق عزوجل لا يشبعك فاشتغل به فانه يشبعك + اذا حصل لك حصل الغنى دنيا واخرة +

يا غافلا اردمن يريدك +

قریب کرے گا تونے اپنے دل کی آنکھ پر نفس خواہش، طبیعت اور شیطان کا ہاتھ رکھ چھوڑا ہے۔ تو تجھے نجات کیسے ملے گی؟ ان ہاتھوں کو ہٹا تجھے چیزوں کی اصلیت نظر آئے گی۔ نفس کی مخالفت کرکے اور مجاہدہ میں ڈال کر اس کو الگ کر دے اپنی ہوا و ہوس اور شیطانی ہاتھ کو آنکھ سے ہٹا دے تجھ کو خدا مل جائے گا۔ ان ہاتھوں کو ہٹا کہ تیرے اور حق تعالیٰ کے درمیان سے حجابات اٹھ جائیں گے اور تو اس کے ماسوا کو دیکھ لے گا۔ اپنے نفس کو پہچانے گا اور غیر کو دیکھے گا۔ اپنے عیب دیکھ کر ان سے بچے گا اور دوسرں کے عیب دیکھ کر ان سے بھاگے گا جب تجھ کو یہ رتبہ مل جائے گا تو خدا تجھ کو مقرب بنا لے گا اور وہ کچھ عطا کرے گا جو آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں سے سنیں کسی انسان کے دل میں اس کا خیال آیا۔ تیرے قلب و باطن کی سماعت تیز کر دے گا بصارت بخشے گا ان کو درست رکھے گا اور ان کو اپنی کرامت کا خلعت پہنائے گا۔ اپنی ولایت سے سرفراز فرما کر حاکم قرار دے گا اور تیری مدد فرما کر تجھے سلطان و بادشاہ بنا دے گا اور ساری مخلوق میں تیری شہرت عام ہوگی تو اپنے دل کی نگہبانی کرے گا اور فرشتے تیری خدمت کریں گے۔ تجھ کو وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی زیارت کرائے گا اور مخلوق کی کوئی چیز تجھ سے پوشیدہ نہ رہے گی۔

دنیا طلبی چھوڑ: میرے عزیز! اس مرتبہ کا طالب بن اور اس کی آرزو کر۔ اسی کو اپنا مقصود بنا لے۔ دنیا کی طلب میں مشغول رہنا چھوڑ دے کہ وہ تیرا پیٹ نہ بھر سکے گی اور نہ خدا کے سوا کوئی چیز پیٹ بھر سکتی ہے پھر خدا کے ساتھ رہ شکم سیر کر دے گا۔ جب وہ تجھ کو مل گیا تو دنیا و آخرت کی دولت تجھے مل گئی۔

اللہ کا محبوب: اے غافل! اسی کو چاہ جو تجھے

اطلب من يطلب + احب من يحبک اشتق الى من يشتاق اليک + اما سمعت قوله عزوجل يحبهم و يحبونه ○ و قوله فيما تكلم به + وانی الی لقائکم

لاشوق+قدخلقک

لعبادة فلا تعلب+ارادک

لصحبته فلا تشغل بغيره+

لاتحب معه فی

محبته احدا+

ان احبت غيره رافته ورحمته و لطف يجوز + حب النفوس يجوز + اما حب القلوب فلا يجوز + حب السر لا يجوز + ادم عليه السلام لما اشتغل قلبه بحب الجنته واحب المقام فيها فرق بينه و بينها + و اخرجه منها بطريق اكل الثمرة + مال قلبه الى حواء فرق بينه وبينها و جعل بينها مسيرة تلثمائته سنته + هو بسرنديب وهی بجدة يعقوب لما سكن الى ولده يوسف عليهما السلام وضمه اليه فرق بينه وبينه ونبينا صلی الله تعالى عليه وسلم لما مال الى عائشه رضی الله تعالى عنها نوع ميل جرى عليها ماجرى من القذف و البهتان + وبقی اياما لا يبصرها + فاشتغل بالله عزوجل لابغيره + لا تستانس بغيره + اجعل الخلق خارج قلبک ناحيته

منه فرغه له+

يا بطال يا كسلان يا قليل القبول + ان قبلت منی و عملت بما اقول فلنفسک تعمل + وان لم تعمل فعلی نفسک المقت والحرمان +

چاہتا ہے۔ اسی کو طلب کر جو تجھے طلب کرتا ہے۔ اور اسی سے محبت کر جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ اور اسی کا مشتاق ہو جو تیرا مشتاق ہے کیا تو نے حق تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا "وہ اس سے محبت کرتا ہے جو اس سے محبت کرتا ہے" نیز اس کا یہ ارشاد جو اس نے ایک مقام پر فرمایا "بیشک میں تمہاری ملاقات کا مشتاق ہوں" اس نے تجھے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا تو نہ کھیل اور اس نے تجھے اپنی مصاحبت کے لیے پسند کیا ہے غیروں کی جانب متوجہ نہ ہو۔ اس کی محبت میں شریک کرکے کسی کو محبوب نہ رکھ اگر تو دوسروں کے ساتھ شفقت و مہربانی لطف و کرم کے لیے محبت کرے تو یہ یقیناً جائز ہے۔ لوگوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا تو جائز ہے۔ لیکن قلوب و باطن کی محبت ان سے جائز نہیں۔ آدم علیہ السلام کا دل جب جنت کی محبت کی طرف مائل ہو گیا اور جنت میں ہمیشہ رہنے کو محبوب سمجھا تو حق تعالیٰ نے ان کو ثمر ممنوعہ کھلا کر جنت سے باہر نکال دیا۔ ان کا دل حضرت حوا کی جانب مائل ہوا تو ان دونوں کو بھی جدا کر دیا اور ان کے درمیان تین سو برس کی مسافت کی دوری ڈال دی۔ وہ لنکا میں تو یہ جدہ میں۔ حضرت یقوب علیہ السلام کو حب حضرت یوسف علیہ السلام سے سکون قلب حاصل ہونے لگا اور ان کو سینہ سے لگایا تو دونوں کو فراق میں مبتلا کر دیا۔ ہمارے پیغمبر علیہ السلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف میلان فرمایا تو اتہام و بہتان کا قصہ پیش آیا اور آپ کچھ دنوں تک ان کو دیکھ بھی نہ سکے۔ پس اللہ تعالیٰ کے پاس رہو دوسروں سے سروکار نہ رکھو۔ دل میں خدا کے سوا کسی کی جگہ نہ رہے۔

نیکی بدی: لغو و لا طائل بکنے والے اے کاہل اور نصیحت نہ سننے والے! اگر تو نے میرا کہا مانا اور اس پر عمل کیا تو اپنے لیے کرے گا۔ اور اگر عمل نہ کیا تو لعنت و محرومی اٹھائے گا۔

قال اللہ عزوجل لها ماکسبت و علیها ما اکتسبت + و قال تعالی

ان احسنتم

احسنتم لانفسکم وان اساتم فلها + هی غدا تلقی ثواب الاعمال فی الجنان وعقوبۃ الاعمال فی النیزان + عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال + اطعموا طعامکم لاتقیاء و اعطوا اخرقکم المومنین + اذا طعمت طعامک للمتقی و ساعدتہ فی امر دنیاہ + کنت شریکہ فیما یعمل ولا ینقص من اجرہ شئی + لانک عاونتہ فی قصدہ ورفعت عنہ اثقالہ و اسرعت خطاہ الی ربہ عزوجل + واذا اطعامت طعامک لمنافق مراء عاص + و ساعدتہ فری امور دنیاہ + کنت شریکہ فیما یعمل لاینقص من عقوبتہ شئی + لانک اعنتہ علی معصیتہ الحق عزوجل

فیرجع شرہ الیک

یا جاهلا تعلم العلم فلاخیر فی عبادۃ بلا علم + ولا خیر فی ایقان بلاعلم + تعلم واعمل + فانک تفلح دنیا واخری + اذالم یکن لک صبر علی تحصیل العلم والعمل بہ کیف

تفلح + العلم اذا عطیتہ کلک اعطاک بعضہ + قیل لبعض العماء رحمتہ اللہ علیہ + بم نلت هذا العلم الذی معک فقال بکورۃ الغراب وبصبرا الجمل و بحرص الخنزیر و بتملق الکب + کنت ابکر علی ابواب العلماء کما یبکر الغراب الی الطیران + وکنت اصبر علی اثقالهم کصبرا الجمل علی الاثقال +

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "نفس ہی کے لیے ہے جو اس نے نیکی کمائی اور اس کی برائیوں کا وبال اسی پر پڑے گا" اور فرمایا "اگر تم نیکی کرو گے تو اپنے نفس کے لیے اور اگر برائی کرو گے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا "یہ نفس ہی ہے جو کل اپنی نیکیوں کا ثواب جنت میں اور اپنے گناہوں کا عذاب دوزخ میں پائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلایا کرو اور اپنی پوشاک مومنین کو دیا کرو" جب تونے اپنا کھانا کسی متقی کو کھلایا اور دنیوی کاموں میں اس کی مدد کی تو اس کے اعمال میں تو بھی شریک ہوگا اور اس کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی کیونکہ تونے اس کے ارادے میں مدد کی۔ اور اس کا بوجھ اٹھایا اور اس کے قدم کو خدا کی طرف چلایا۔ اور جب تونے کسی ریا کار منافق و نافرمان کے دنیوی کاموں میں مدد کی تو جو کچھ وہ برائی کرے گا۔ تو اس میں شریک ہوگا اور اس کی سزا میں کوئی کمی نہ ہوگی کیونکہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی میں اس کا مددگار ہوا تو اس کا وبال تجھ پر پڑے گا۔

ایک عالم کا قول: اے جاہل! علم حاصل کر کہ علم کے بغیر عبادت میں کوئی خیر نہیں اور بے علم ایقان میں خوبی نہیں۔ علم حاصل کرکے عمل کر کہ دنیا و آخرت میں کامیابی ہو۔ جب علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے میں صبر و استقلال نہیں تو کامیابی کیسے ہوگی۔ جب تو علم پر سب کچھ خرچ کردے گا تو تھوڑا بہت علم حاصل ہوگا۔ ایک عالم سے کسی نے پوچھا تھا کہ یہ علم کیسے حاصل کیا؟ انہوں نے جواب دیا۔ "کوے کی سحر خیزی' اونٹ کے صبر' سور کی حرص اور کتے کی خوشامد سے۔ یعنی جس طرح کوا سویرے ہی اڑتا ہے۔ اسی طرح میں صبح ہی صبح علما کے دروازے پر پہنچ جاتا تھا۔ ان کی دی ہوئی مشقتوں پر صبر کرتا تھا جس طرح اونٹ

وکنت احرص طلب العلم کحرص الخنزیر علی شئی یا کلہ + و کنت اتملق لھم کتملق الکب بباب دار صاحبہ حتی یطعمہ شیاء

یاطالب العلم اسمع مقالتہ ہنا العالم و اعمل بھا ان اردت العلم ولفلاح + العلم حیاۃ والجھل موت + العالم العامل بعلمہ المخلص فی عملہ الصابر علی تعلیمہ + لحق ربہ عزوجل + لاموت لہ + لانہ اقامات التحق بربہ عزوجل + فلامت حیاتہ سعہ + اللھم ارزقنا والاخلاص فیہ+

بوجھ پر صبر کرتا ہے اور علم کا ایسا حریص تھا جیسا کہ سور اپنی خوراک کا حریص ہوتا ہے اور ان کی خوشامد اس طرح کرتا ہے کہ جس طرح کتا راتب کے لیے مالک کی خوشامد کرتا ہے۔

علم زندگی، جہالت موت : اے طالب علم! اگر تو علم اور کامیابی حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کا قول سن اور اس پر عمل کر۔ علم زندگی ہے اور جہالت موت جو شخص عالم باعمل، مخلص اور دوسروں کو پڑھانے میں صابر ہو وہ خدا سے مل جاتا ہے۔ اس کے لیے موت نہیں کیونکہ وہ مرتے ہی اپنے پروردگار سے جا ملتا ہے اسی طرح وہ ہمیشہ خدا کے یہاں زندہ ہے۔ "اے اللہ! ہم کو علم اور اخلاص عطا فرما!"

المجلس الثامن والثلاثون

و قال رضی اللہ تعالی عنہ بکرۃ الاحد فی الرباط سابع رجب سنتہ خمس و اربعین و خمسانتہ

عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال اضو اشیا طینکم یقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ + فان الطشیطان یضنی بھا کما یضنی احدکم بعیرہ بکثرۃ رکوبہ

او شیل احمالہ علیہ یا قوم اضنوا شیناطینکم بالاخلاص فی قول لا الہ اللہ لا یجرد اللفظ + التوحید یحرق شیاطین الانس و الجن + لانہ نار للشیاطین و نور للموحدین + کیف تقول لا الہ الا اللہ و فی قلبک کم الہ + کل شئی تعتمد علیہ و تثق بہ دون اللہ فھو صنمک + لا ینفعک توحید اللسان مع شرک القلب +

اڑتیسویں مجلس یک شنبہ

۷ رجب ۵۴۵ھ خانقاہ شریف

کلمہ لا الہ الا اللہ

شیطان کو کمزور کر دو : جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول پڑھ کر شیطان کو لاغر کر دو کیونکہ کلمہ طیب سے شیطان ایسا ہی کمزور پڑ جاتا ہے جیسے کہ کوئی شخص اپنے اونٹ کو اس پر کثرت سے سوار ہونے اور بوجھ لادنے سے لاغر کر دیتا ہے۔ لوگو! کلمہ لا الہ الا اللہ کو صرف زبان سے کہہ کر نہیں بلکہ خلوص قلب سے کہہ کر اس کو لاغر کرو۔ توحید، انسان و جنات کے شیطانوں کو جلا دیتی ہے۔ وہ شیطانوں کے لئے نار اور اہل توحید کے لئے نور ہے۔ تو لا الہ الا اللہ کس طرح کہتا ہے جب کہ تیرے دل میں نہ معلوم کتنے معبود موجود ہیں۔ خدا کو چھوڑ کر جن چیزوں پر تو اعتماد و بھروسہ کرتا ہے وہ سب بت ہیں۔ دل میں شرک ہوتے ہوئے زبانی توحید کوئی نفع نہ دے گی۔ قلب کی گندگی کے ساتھ جسم کی

لا ينفعک طهارة القالب مع نجاسة القلب الموحد یضنی شیطانه و المشرک یضنیه شیطانه + الاخلاص لب الاقوال و الافعال + لانها اذا خلت منه کانت قشر ابلالب و القشر لا یصلح الا للنار +

اسمع کلامی و اعمل به + فانه یخمد نار طبعک و یکسر شوکة نفسک + لا تحضر موضعا تثورفیه نار طبعک فنجرب بیت دینک و ایمانک + یثورا الطبع و الهوی و الشیطان فیذهب بدنیک و ایمانک وایقانک + لا تسمع کلام هوء لاء المنافقین المتضعین المزخرفین + فان الطبع یسکن الی کلام مزخرف مصنع هوس + کعجین فطیر بلا ملح+یوذی بطن اکله ویهدم بیته+

العلم یوخذ من افوه الرجال لا من الصحف + من هولا لاء الرجال + رجال الحق عزوجل المتقون التارکون الوارثون العارفون العاملون المخلصون + ماهو غیر التقوی هوس و باطل + الولایة للمتقین فی الدنیا و الاخرة الاساس و البناء لهم دنیا و الاخرة + الله عزوجل انما یحب من عباده المتقین المحسنین الصابرین + لوکان لک خاطر صحیح عرفتهم و احبتهم و صحبتهم + انما یصح الخاطر اذا تنور القلب بمعرفة الله عزوجل + لا تسکن الی خاطرک حتی تصح المعرفة و یتبین لک منه الخیر و الصحة + غض بصرک عن المحادم + و اسک نفسک عن الشهوات + و عود نفسک اکل الحلال + و احفظ باطنک

پاکی سے کوئی فائدہ نہ ہو گا مومن شیطانوں کو کمزور کرتا ہے اور مشرک کو شیطان لاغر کر دیتا ہے۔ اخلاص اعمال و افعال کی روح ہے، جب ان میں خلوص نہ ہو، تو بے مغز کا چھلکا ہیں اور چھلکا آگ میں جلانے کے سوا کسی کام کا نہیں ہوتا۔

آتش ہوس: میری بات سن اور اس پر عمل کر، وہ تیری آتش طبیعت کو بجھا دے گی اور نفس کی شوکت کو مٹائے گی۔ ایسی جگہ نہ جا جہاں تیری آتش طبعی بھڑک اٹھے اور تیرے دین و ایمان کا گھر ویران کر دے۔ طبیعت نفس اور خواہش کے شیطان جوش میں آ کر تیرے دین، ایمان اور یقین کو ملیا میٹ کر دیں گے۔ ان منافقوں، تصنع کرنے والوں اور ملمع سازوں کی بات نہ سن کیونکہ طبیعت کو ملمع کی ہوئی بناوٹی اور ہوا و ہوس کی باتوں میں مزا آتا ہے۔ اس کی مثال بے نمک کی کچی روٹی کی سی ہے۔ (دیکھنے میں اچھی)، کھانے والے کو درد شکم میں مبتلا کر دیتی اور اس کے جسم کو گرا دیتی ہے۔ علم کتابوں سے نہیں بلکہ مردوں کی زبان سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ مرد کون ہے؟ وہ مردان خدا، متقی تارک الدنیا وارث انبیاء صاحبان معرفت سراپا عمل اور مخلص بندے ہیں۔ تقویٰ کے خلاف چیزیں ہوس اور نکمی ہیں۔ دنیا و آخرت میں متقیوں ہی کی ولایت ہے۔ دنیا و آخرت میں بنیاد و تعمیر انہی کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں صرف متقی، پرہیزگار، نیکوکار صابروں سے محبت کرتا ہے۔ اگر تیری طبیعت نیک ہوتی تو ان کو پہچانتا، ان کو عزیز رکھتا اور ان کی صحبت میں رہتا۔ طبیعت اسی وقت درست ہو سکتی ہے جب کہ قلب حق تعالیٰ کی معرفت سے منور ہو جائے۔ جب تک معرفت صحیح نہ ہو اور خوبی و نیکی ظاہر نہ ہو جائے اپنے خیالات پر مطمئن نہ ہو۔ اپنے نفس کو شہوتوں سے روک اور اپنی نگاہ کو محرمات سے بچا۔ اپنے نفس کو حلال غذا کا خوگر بنا۔ اپنے باطن کو حق تعالیٰ کے مراقبہ

بالمراقبة لله عزوجل + و ظاهرک باتباع السنة + و قد صارلک خاطر صحیح مصیب + و تصح لک المعرفة بالله عزوجل + انما اربی القعول و القلوب + اما النفوس والطباع والعادات فلا ولا کرامة +

یا غلام تعلم العلم و اخلص حتی تخلص من شبکة النفاق و قیده + اطلب العلم لله عزوجل لا لخلقه و لا للبناه + علامة طلبک العلم الله عزوجل خوفک ووجلک منه عندی مجی الامر والنہی +

تراقبه و تنل له فی نفسک و تتواضع للخق من غیره حاجة الیهم + لا طمعا فیما فی ایدیهم + و تصادق فی الله عزوجل و تعادی فیه + لان الصداقة فی غیر الله عزوجل عداوة + الثبات فی غیره زوال + العطاء فی غیره حرمان + قال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم +

الایمان نصفان نصف صبر و نصف شکر + اذالم تصبر علی النقم و لم تشکر علی النعم فلست بموءمن + حقیقه الاسلام الاستسلام اللهم احی قلوبنا بالتوکل علیک و بالطاعة لک بالذکر لک + بالموافقة لک + بالتوحید لک + لولا رجال فی قلوبهم هنا الحیاة هم مبلون فی الارض لهلکتم لان الحق عزوجل بصرف عذابه عن اهل الارض بدعائهم + صورة النبوة و ارتفعت و معناها باق الی یوم القیامة + و الانعلی ای شئی کان یبقی فی الارض اربعون منهم من فیه معنی من معانی النوة قلبه کقلب واحد من الانبیاء + منهم خلفاء الله و رسله

میں اور اپنے ظاہر کو اتباع سنت کے ساتھ بچا۔ تیری طبیعت نیک اور صائب الرائے بن جائے گی پھر حق تعالیٰ کی صحیح معرفت حاصل ہو جائے گی۔ میں صرف عقول اور قلوب کی تربیت کرتا ہوں۔ نفس، طبیعتوں اور عادتوں کی نہیں کرتا اور نہ ان میں کوئی خوبی ہے۔

دوستی اور دشمنی اللہ کے لئے ہو: اے عزیز! علم سیکھ کر مخلص بن جا تاکہ نفاق کے پھندے اور اس کی قید سے رہائی حاصل ہو۔ مخلوق و دنیا کی غرض سے نہیں بلکہ خالصۃ اللہ علم حاصل کر۔ اللہ واسطے علم حاصل کرنے کی پہچان یہ ہے کہ حکم و ممانعت کے وقت تو خائف اور ترساں ہو۔ دل میں اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھے اور عاجزی کرے اور مخلوق اور ان کے مال و متاع سے بے نیاز ہو کر ان سے عجز و انکسار سے پیش آئے۔ محبت اور عداوت اللہ ہی کے لئے ہو کیونکہ غیر اللہ کے لئے دوستی کرنا درحقیقت عداوت ہے اور غیر اللہ کا ثبات حقیقت میں زوال ہے۔ اور غیر اللہ کی بخشش حقیقتاً محرومی ہے۔ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

ایمان کے دو جز: "ایمان کے دو جز ہیں۔ ایک صبر اور دوسرا شکر" اگر تو نے تکالیف پر صبر اور احسانات کا شکر نہ کیا تو تو مومن نہیں ہے۔ اسلام کی حقیقت گردن جھکانا ہے۔ اے اللہ تو عمل، اطاعت، اپنے ذکر، اپنی موافقت اور توحید سے ہمارے دلوں کو زندگی بخش دے۔ اگر وہ لوگ نہ ہوتے جن کے دل نور ایمان سے روشن ہیں اور سارے روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہیں تو تم لوگ ہلاک ہو جاتے کیونکہ انہی کی دعا کی وجہ سے اللہ اپنا عذاب ہٹا دیتا ہے۔ ظاہر انبوت ختم ہو چکی ہے۔ لیکن معنی کے لحاظ سے قیامت تک باقی رہے گی ورنہ چالیس ابدال دنیا میں کسی بنا پر باقی رہتے۔ ان میں سے ہر ایک کے اندر نبوت کے معنی موجود ہیں۔ اور ہر ایک کا قلب کسی نہ کسی نبی کے قلب کے مشابہ ہے۔ یہی حضرات

فی الارض + اقام الغلمان فی النیابتہ عن الاستاذین + و لهذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم العلماء ورثتہ الانبیاء+

هم ورثتہ حفظا و عملا و قولا و فعلان لان القول بلا فعل لا یساوی شیاء + و الدعوی المجردۃ بلا بینتہ لا تساوی شیاء

یا غلام بینتک ملازمتہ الکتاب و السنتہ و العمل بهماوا لاخلاص فی العمل + انی اری علماء کم جهالا + زهادکم طالبی الدنیا و راغبین فیها متوکلین علی الخلق ناسین للحق عزوجل + الثقتہ بغیر الحق عزوجل سبب اللعنتہ + عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال + ملعون ملعون من کانت ثقتہ بمخلوق مثلہ و قال علیہ الصلوۃ والسلام من تعزز بمخلوق فقد ذل و یحک اذا خرجت من الخلق صرت مع الخالقؒ + یعرفک مالک وما علیک + تمیز بین مالک وبین مالغیرک + علیک بالثبات و اللزوم علی باب الحق عزوجل و قطع الاسباب من قلبک + و قد رایت الخیر عاجلا و اجلا + هنا شئی لایتم و الخلق و الریاء فی قلبک + و الاخری و ما سوی الحق عزوجل فی قلبک + ولا مقدار ذرۃ من ذلک+

انالم تصبر لا دین لک + لا رانس لا یمانک + قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصبر من الایمان کالرانس من الجسد+ معنی الصبر

انک لا تشکوالی احد و لا تتعلق بسبب ولا تکرہ وجود البلیتہ

اللہ اور اس کے رسولوں کے دنیا میں نائبین ہیں اللہ تعالیٰ نے شاگردوں کو استادوں کا قائم مقام بنا دیا ہے اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "علماء انبیاء کے وارث ہیں" وہ لوگ حفاظت، عمل اور قول و فعل میں انبیاء سے مشابہ ہیں۔ اس لئے کہ قول بغیر فعل کچھ بھی نہیں۔ اور بغیر گواہ کے دعویٰ کی کوئی حقیقت نہیں۔

ایمان کے گواہ: عزیزا! قرآن و سنت کی پابندی اور ان پر عمل اور عمل میں اخلاص تیرے ایمان کے گواہ ہیں۔ میں تمہارے عالموں کو جاہل اور زاہدوں کو دنیا کا طالب اور خواہشمند خدا کو چھوڑ کر مخلوق پر یقین رکھنے والا دیکھ رہا ہوں۔ حق تعالیٰ کے سوا کسی اور پر بھروسہ کرنا لعنت کا سبب ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "ملعون ہے۔ ملعون ہے وہ شخص جو اپنی ہی جیسی مخلوق پر بھروسہ کرے"۔ نیز آپ نے فرمایا "جس نے مخلوق سے عزت چاہی بے شک وہ ذلیل ہوا"۔ یاد رکھ جب تو مخلوق کو چھوڑے گا تو خالق کی معیت حاصل ہو گی۔ وہ تجھے تیرے نفع و نقصان سے آگاہ کر دے گا۔ اور تو اپنی اور پرائی چیزوں میں تمیز کر سکے گا۔ (مال و اعمال) حق تعالیٰ کے در پر پڑا رہنے اور ماسوا سے قطع تعلق کر لینے میں دنیا و آخرت کی خوبی ہے۔ جب تک تیرے دل میں مخلوق، ریا، آخرت یا حق تعالیٰ کے سوا ذرہ برابر کوئی چیز رہے گی تو تجھ کو یہ مرتبہ کمال حاصل نہ ہو گا۔

صبر کے معنی: جب تو نے صبر نہ کیا تو نہ تیرا دین رہا اور نہ ایمان۔ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "صبر کو ایمان سے وہ تعلق ہے جو سر کو بدن سے ہے" صبر کے معنی یہ ہیں کہ تو نہ تو کسی سے شکایت کرے، نہ سبب کے ساتھ کوئی تعلق رکھے، نہ تکلیف کا وجود ناگوار معلوم ہو

و لا تحب زوالها + العبد اذا
تواضع لله عزوجل فی حال فقره
و فاقته و صبر معه علی مراده +
و لم یستنکف من الصفته المباحته +
وواصل الضیاء بالضلام بالعبادة
و الکسب + ینظر الیه بعین الرحمته +
یغنیه و یغنی عیاله من جهته لم
تکن فی حسابه + قال الله عزوجل
و من یتق الله یجعل له مخرجا
و یرزقه من حیث لا یحتسب ۵
انت کالحجام تخرج الداء من غیرک
و فیک داء محض ما تخرجه +
انی اراک تزداد علماء ظاهراو
جهلا باطنا + مکتوب فی التوراة
من از داد علماء فلیزدد وجعا +
ما هذا الوجع + هو الخوف من
الله عزوجل و الذله و العباده +
اذالم یکن لک علم تعلم + اذا
لم یکن لک علم و لا عمل
و الاخلاص و لا ادب و لا حسن ظن بالشیوخ
فیکف یجی منک شئی + قد جعلت همک
الدنیاوخطامهاعن قریب
یحال بینک+وبینها
این انت من القوم الذین همهم هم
واحد + یراقبون الله عزوجل فی
بواطنهم کما یراقبونه فی ظواهر هم +
یهذبون القلب کما یهذبون الجوارح +
حتی اذا تم لهم هذا کفاهم هم الشهوات
باسرها + فلا یبقی فی قلوبهم الا
شهوة واحدة + وهی طلب الله
عزوجل والقرب منه
ومحبته فحسب+

اور نہ اس تکلیف کے دور ہونے کی آرزو کرے۔ بندہ جو اپنے فقر و فاقہ سے اپنے مالک کے آگے جھکتا اور اس کے ارادہ مشیت پر صبر کرتا اور رات دن عبادت و ریاضت میں ایک کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو رحمت کی نظر سے دیکھتا اور اس کو اور اس کے بال بچوں کو اس طرح روزی عطا فرماتا ہے کہ اس کو خیال بھی نہیں ہوتا خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے "جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اور اس کے لئے سبیل نکال دیتا اور اس کو ایسے طریقہ سے رزق پہنچاتا ہے کہ وہاں اس کا گمان بھی نہیں جاتا" تیری حالت نشتر لگانے والے کی سی ہے جو دوسروں کو بیماری کا علاج کرتا ہے۔ اور اپنی بیماری دور نہیں کرتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تو ظاہری علم میں ترقی کر رہا ہے اور باطن کی جہالت بڑھ رہی ہے توراۃ میں ہے کہ جس شخص کا علم بڑھے تو چاہئے کہ درد میں بھی اضافہ ہو" وہ درد کیا ہے؟ حق تعالیٰ کا خوف اور اس کے اور بندوں کے سامنے عجز و انکسار۔ جب تجھے کسی چیز کا علم نہ ہو تو اس کو علم سیکھ۔ جب تجھ میں نہ علم ہو گا نہ عمل نہ اخلاص نہ ادب اور نہ مشائخ کے ساتھ حسن ظن تو پھر تجھے کوئی چیز کس طرح حاصل ہو سکتی ہے تو نے تو اپنا سارا مقصود دنیا اور اس کے مال و متاع کو قرار دے لیا ہے۔ عن قریب تیرے اور اس کے درمیان پردہ پڑ جائے گا۔ تجھ کو ان سے کیا نسبت جن کا مقصود ہی یہ ہے کہ وہ جس طرح بظاہر اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھتے ہیں اس طرح باطن میں بھی اس کا دھیان رکھیں جس طرح اعضاء کو تہذیب سکھاتے ہیں اسی طرح دل کو بھی سنوارتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ان کو مرتبہ کمال حاصل ہو جاتا ہے تو جملہ خواہشات کے فکر و اہتمام سے بے نیازی ہو جاتی ہے۔ ان کے دل میں ایک خواہش کے سوا کچھ بھی نہیں رہ جاتا اور وہ اللہ تعالیٰ تک رسائی کی خواہش ہے۔

حکی ان بنی اسرائیل اصابتھم شدۃ فاجتمعوا الی بنی من انبیائھم فقالوا لہ اخبر نابما یرضی الحق عزوجل حتی نتبعہ فیکون سبباالد فع ھذہ الشدۃ عنا + فسال الحق عزوجل عن ذلک + فاوحی اللہ الیہ قل لھم ان اردتم رضای فارضو المساکین فان ارضیتمو ھم رضیت وان استخطتموھم سخطت +

اسمعوا یا عقل انتم ما تزالون ستخطون المساکین و تریدون رضا اللہ عزوجل + ما یقع بایدیکم رضاہ بل انتم متقلبون فی سخطہ + اثبتوا علی خشونتہ کلامی و قد افلحتم + الثبات نبات + ما کنت اھرب من کلام الشیوخ و فظاظتہ و خشونتہ + بل کنت اخرس اعمی + الافات تنزل علی منھم و انا ساکت + و انت لا تصبر علی کلامھم و ترید تفلح + لا و لا کرامتہ + لا تفلح حتی توافق القدر لک و علیک + و تصحب الشیوخ مع ازالتہ التھم فی حظک و نصیبک + و تبتعھم وتوافقھم فی جمیع الاحوال وقد جاءک الفلاح ضیاواخرۃ +

افھمو اما اقول و اعملوا بہ + الفھم بلا عمل لا یساوی شیاء + العمل بلا اخلاص طمع فارغ + الطمع کل حروفہ فارغتہ مجوفتہ لیس

بنی اسرائیل کا ایک واقعہ : ایک مرتبہ بنی اسرائیل فقر و فاقہ میں مبتلا ہوئے تو سب جمع ہو کر اپنے نبی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ وہ کام بتایئے جسے ہم کریں تو اللہ تعالیٰ راضی ہو اور ہماری مصیبت کو دور کر دے۔ نبی علیہ السلام نے اس کی بابت پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ان سے کہہ دو اگر تم میری خوشنودی چاہتے ہو۔ تو مسکینوں کو خوش کرو۔ اگر تم نے ان کو خوش کر دیا۔ تو میں خوش ہو جاؤں گا اور اگر ان کو ناراض رکھا تو میں ناراض ہو جاؤں گا۔

اطاعت شیخ : اے عقل مندو! سن لو تم ہمیشہ مسکینوں کو ناخوش رکھتے ہو پھر بھی خدا کی رضا مندی چاہتے ہو۔ اس کی خوشنودی تمہارے ہاتھ نہ آئے گی۔ تم ہر پہلو سے اس کی ناراضی میں رہو گے۔ میری سخت کلامی برداشت کر لو نجات پاؤ گے۔ ثابت قدمی ہی روئیدگی ہے۔ میں مشائخ کی گفتگو اور ان کی سختی و درشتی سے بھاگتا نہ تھا بلکہ گونگا بہرہ بن جایا کرتا تھا۔ ان کی طرف سے مجھ پر آفتیں آتی تھیں اور میں خاموش رہتا تھا۔ ایک تو ہے کہ ان کی بات برداشت نہیں کرتا اور اور چاہتا ہے کہ نجات پائے۔ اس طرح عزت حاصل نہیں ہو گی۔ جب تک اچھی بری قسمت پر راضی نہ ہو گا۔ چاہے اس میں فائدہ ہو یا نقصان جب تک مشائخ پر الزام تراشی سے باز رہ کر ان کی صحبت میں نہ رہے گا اور جب تک ہر حال میں مشائخ کی اتباع اور ان کی موافقت نہ کرے گا فلاح نہ پائے گا۔ ہاں اگر ایسا کرے گا تو یقیناً دنیا و آخرت میں فلاح ہو گی۔

طمع کے تینوں حرف خالی : میں جو کچھ کہتا ہوں اس کو سمجھو اور عمل کرو۔ صرف سمجھ لینا اور عمل نہ کرنا بے کار ہے، عمل اخلاص کے بغیر محض طمع ہے اور طمع کے تینوں حرف خالی ہیں۔ عوام اگرچہ تیرے

فیها شئی + العوام لا یعرفون بهرجتک الصیر فی یعرف بهر جتک ثم یعلم العوام حتی یحذ روک + لو صبرت مع الله عزوجل لرائیت عجائب من لطفه + یوسف علیه السلام لماصبر علی الاخذ و العبودیة و السجن و الذل و وافق فعل ربه عزوجل صحت نجابته وصار ملکا + نقل من الذل الی العز + من الموت الی الحیاة + فهکذا انت اذا اتبعت الشرح و صبرت مع الله عزوجل و خفت منه و رجوته و خالفت نفسک و هواک و شیطانک نقلت من هذا الذی انت فیه الی غیره + تنقل مما تکره الی ما تحب + اجهد و اجتهد فانک بک لا تجی بلمنک اجتهد وقد جاء ک الخیر + من طلب وجد وجد + اجهد فی اکل الحلال فانه ینور قلبک و یخرجه من ظلماته + انفع العقل ما عرفک نعمة الله عزوجل و اقامک فی شکوها و اعانک علی الاعتراف بها و بمقد ارها +

یا غلام من عرف بعین الیقین ان الله عزوجل قسم جمیع الاشیاء و فرغ منها لا یطلب منه شیاء حیاء منه یشتغل بذکره عن مطالبته + لا یساله تعجیل قسمة ولا ان یعطیه قسم غیره + دابه الخمول و السکوت و حسن الادب و ترک الاعتراض + لایشکو الی الخلق الا فی قلیل و لا فی کثیر + الکد یة من الخلق بالقلب کالکد یة منهم باللسان + عندی

کھوٹ سے واقف نہ ہوں لیکن صراف تیرا کھوٹ پہچان کر عوام کو بتا دے گا اور وہ تجھ سے بچیں گے۔ اگر تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ صبر سے رہے تو اس کے عجیب و غریب لطف نظر آئیں گے۔ یوسف علیہ السلام نے جب گرفتاری، غلامی، قید، رسوائی پر صبر کیا اور ہر حال میں خدا تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہے، تو ان کی شرافت ثابت ہوئی اور وہ بادشاہ بنے۔ ذلت سے عزت سے اور موت سے زندگی تک پہنچے۔ اسی طرح تو بھی جب شریعت پر چلے گا اور خدائے برتر و بزرگ کے ساتھ صبر کرے گا اسی سے ڈرے گا اور اسی سے امید رکھے گا۔ اپنے نفس، خواہش، طبیعت اور شیطان کی مخالفت کرے گا۔ تو اپنی موجودہ حالت سے دوسری حالت کی جانب منتقل کیا جائے گا۔ تیرے حال کو بہتر حالت سے بدل دیا جائے گا۔ سعی و کوشش کر اگرچہ تجھ سے نہ ہو سکے گی۔ لیکن اس کے بغیر چارہ نہیں۔ کوشش کئے جا یقیناً بہتری ہو گی۔ جس نے ارادہ کیا اور جدوجہد کی اس نے پایا۔ حلال کمائی میں کوشش کر وہ تیرے دل کو منور کرے گی اور اس کی سیاہی دور کر دے گی وہ عقل سب سے مفید ہے جو حق تعالیٰ کی نعمتوں سے باخبر کرے اور شکر گزاری پر آمادہ کرے اور نعمتوں اور ان کی مقدار کے اعتراف میں معاون ہو۔

دل اور زبان کی گداگری: میرے عزیز! جس کو پکا یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز قسمت میں لکھ کر فراغت پا لی ہے اس کو خدا سے کچھ مانگتے شرم آتی ہے۔ وہ مانگنے کی بجائے اس کی یاد میں مصروف رہتا ہے۔ نہ حق تعالیٰ سے اپنے مقسوم کے لئے جلدی کرتا اور نہ دوسروں کے رزق کا سوال کرتا ہے۔ اس کی عادت گمنامی، خاموشی، حسن ادب اور ترک اعتراض ہے۔ مخلوق سے کسی زیادتی کا شکوہ نہیں کرتا۔ دل میں مخلوق سے گداگری ایسی ہی ہے جیسے

لا فوق بينهما من حيث الحقيقه ويلک ما تستحی تطلب من غير الله عزوجل و هو اقرب اليک من غيره + تلطب من الخلق مالا حاجته بک اليه+

معک کنز مکنو زوانت تزاحم الفقراء علی حبته و ذرة + اذ امت افتضحت + تظهر مخابيک + و مکاتمک و تاخذک اللعنته من جوانبک + لو کنت عاقلا اکتسبت فرة من الايمان + تلقی الله عزوجل بها + و لکنت تصحب الصالحين و تتادب بهم باقوالهم و افعالهم + حتی افا ترعرع ايمانک و تم ايقانک استخلصک الله عزوجل له و تولی ادبک و امرک و نهيک من حيث قلبک + يا عابد صنم الرياء ما تشم قرب الله عزوجل لا دينا ولاخرة + يا مشرکا بالخلق مقبلا عليهم بقلبه اعرض عنهم + فليس منهم ضرر ولا نفع ولا عطاء + و لا منع + لا تدعی توحيد الله عزوجل مع الشرک الملازم لقبلک+

فما يقع بيدک

منه شئی+

زبان سے بھیک مانگنا۔ میرے نزدیک حقیقتاً ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ افسوس! تجھے دوسروں سے مانگتے شرم نہیں آتی حالانکہ خدا دوسروں سے زیادہ قریب ہے۔ مخلوق سے تو وہ کچھ مانگتا ہے جس کی تجھ کو ضرورت بھی نہیں۔

تیرے پاس گڑا ہوا خزانہ ہے اور نہ تو ایک ایک دانہ اور ایک ایک ذرہ کے لئے فقیروں میں شامل ہوتا ہے۔ تو مر کر رسوا ہو گا۔ تیرے راز اور چھپے ہوئے حالات کھل جائیں گے اور چاروں طرف سے تجھ پر پھٹکار پڑے گی۔ اگر تو عقلمند ہوتا تو ذرہ برابر ہی ایمان کما تا کہ اس کے ساتھ خدا سے ملتا۔ نیک لوگوں کی صحبت میں رہتا اور ان کے قول و فعل سے ادب سیکھتا یہاں تک تیرا ایمان کامل اور یقین پختہ ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ تجھ کو خاص اپنے لئے چن لیتا اور قلب کے اعتبار سے تیرے امر و نہی اور ادب کا کفیل و کارساز ہوتا ہے۔ اے صنم ریا کے پجاری! تو دنیا و آخرت میں کہیں بھی خدا تعالیٰ کے قرب کی بو بھی نہ سونگھ سکے گا۔ اے مخلوق کو خدا کا شریک سمجھنے والے اور دل سے ان کی طرف متوجہ ہونے ان سے منہ پھیر لے کہ ان سے نہ نقصان ہے نہ فائدہ نہ بخش نہ محرومی' قلب میں چھپے ہوئے شرک کے ساتھ اللہ کی توحید کا دعوئ نہ کر کہ اس سے تیرے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔

المجلس التاسع والثلاثون

و قال رضی الله عنه بکرة الجمعته فی الرباط ثانی عشر رجب من سنته خمس و اربعين و خمسمائته

ان اردت الملک دنيا و اخرة فاجعل کلک لله عزوجل فتصير اميرا و رئيسا علی نفسک و علی غيرک + انی قد نضحتک فاقبل نصحی +

انتالیسویں مجلس

جمعہ بوقت صبح

۱۲رجب ۵۴۵ھ خانقاہ شریف

خاصان خدا

خاصان خدا سے کینہ: اگر تو دنیا و آخرت کی بادشاہت چاہتا ہے تو سب کچھ خدا کے سپرد کر دے تو اپنے نفس کا اور دوسروں کا حاکم اور سردار بن جائے گا میں تجھے نصیحت کرتا ہوں میری نصیحت مان۔ میں تجھ سے

قد صد قتک فصدقنی + اذا کنبت و کنبت کنبت و کنب لک + و اذ صدقت و صلقت و صدقت و صلق لک + کما تدین تدان + خذ منی دواء لمرض دینک و استعمله و قد جاء ته العافیته + من تقدم کانو ایطرفون الشرق والغرب فی طلب الاولیاء و الصالحین الذین هم اطباء القلوب و الدین + فاذا حصل لهم واحد منهم طلبو امنه دواء لا دیانهم و انتم الیوم ابعض الیکم الفقها و العلماء و اولاولیا الذین هم المودبون و المعلون + فلا جرم لا یقع بایدیکم الدواء ایش ینفع علمی و طبی معک + فکل یوم ابنی لک اسا سا وانت تنقضه + اصف لک دواء و لا تستعمله + اقول لک لا تاکل هذه اللقمه فیهما سم + کل هذه ففیها دواء + فتخالفنی و تاکل التی فیها السم + عن قریب یظهر ذلک فی ینته دینک و ایمانک + انی انصحک و لا افزع من سیفک و لا ارید ذهبک + منیکون مع الله عزوجل لا یفزع من احد فی الجملته لا من جن و لا من انس و لا من حشرات الارض و سباعها و هوا مها و لا من شئی من المخلوقات با سرها +

لا تزد روا بالشیوخ العمال بالعلم + انتم جهال بالله عزوجل و رسله و الصالحین من عباده الواقفین معه الراضین بافعاله + کل السلامته فی الرضا بالقضاء و قصر الامل و الزهد فی الدنیا + فاذ ارایتم فی انفسکم ضعفا فدنوکم بذکر الموت و قصر الامل + قال صلی الله تعالی علیه وسلم حکایته عن الله عزوجل + ما تقرب

سچ کہتا ہوں، مجھے سچا سمجھ۔ اگر تو جھوٹ بولے گا اور جھٹلائے گا تو تجھ سے بھی جھوٹ بولا جائے گا اور تو جھٹلایا جائے گا۔ اگر سچ بولے گا اور سچا سمجھے گا تو تجھ سے سچ کہا جائے گا اور تیری تصدیق کی جائے گی۔ جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔ اپنے دینی مرض کی دوا مجھ سے لے لے اور استعمال کر شفاء پائے گا۔ اگلے بزرگ مشرق و مغرب میں ایسے لوگوں کی جستجو کرتے تھے جو دلوں اور دین کے طبیب ہوتے اور جب ان میں سے کوئی ہاتھ آ جاتا تو اس سے اپنے دین کی دوا لیتے تھے اور آج تمہارا یہ حال ہے کہ سب سے زیادہ کینہ ان فقیہوں، عالموں اور اولیاء سے ہے جو ادب اور علم سکھاتے ہیں تو یقیناً دوا تمہارے ہاتھ نہ آئے گی۔ میرا علم اور میری طبابت تمہارے کس کام آ سکتی ہے۔ میں ہر روز تمہارے لئے بنیاد قائم کرتا ہوں۔ اور تم ڈھا دیتے ہو۔ میں دوا تجویز کرتا ہوں تم استعمال نہیں کرتے۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ اس لقمہ میں زہر ہے نہ کھاؤ۔ یہ کھاؤ اس اس میں دوا ہے۔ لیکن تم میری مخالفت کرکے وہی کھا لیتے ہو جس میں زہر ہوتا ہے۔ اس کا اثر عنقریب تمہارے تمہارے دین و ایمان کے بدن میں ظاہر ہو گا۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں۔ تمہاری تلوار سے نہیں ڈرتا، نہ تمہارے مال و زر کا طالب ہوں۔ جس کو اللہ کی معیت حاصل ہو جاتی ہے وہ کسی چیز سے نہیں ڈرتا۔ جنات انسان، کیڑوں، مکوڑوں اور درندوں، سانپ بچھو زہریلے جانور یہاں تک کہ کسی مخلوق سے نہیں ڈرتا۔

تحقیر مشائخ کی ممانعت : علم پر عمل کرنے والے مشائخ کی تحقیر نہ کرو۔ تم اللہ تعالیٰ اس کے رسولوں اور اس کے بندوں میں ان نیکوکاروں سے واقف نہیں ہو جو اس کے پاس اس کے افعال پر راضی ہیں۔ پوری سلامتی قضا و قدر پر راضی ہونے، امیدوں کو کم کرنے اور دنیا کی رغبت ہونے میں ہے۔ پس جب تم اپنے نفوس میں کمزوری محسوس کرو (یعنی دنیا کی رغبت کم نہ ہوسکے) تو موت کو یاد رکھو اور امیدیں کم کرو۔ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ جل شانہ سے حدیث قدسی بیان فرمائی ہے۔ میرا تقرب چاہنے والوں نے

المتقربون الی بالفضل مناداء ما افترضت علیهم + و لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ + فاذا اجبتہ کنت لہ سمعا و بصرا و یدا و مویدا فبی یسمع وبی یبصرو بی یبطش + یبصر جمیع افعالہباللہ تعالی و بہ یخرج من حولہ و قوتہ و رویتہ نفسہ وغیرہ + تصیر حرکاتہ و حولہ و قوتہ باللہ عزوجل لابہ و لا بسائر الخلق + یعزل نفسہ و دنیا و اخراہ + کلمہ طاعتہ + فلا جرم تقربہ + طاعتہ تکون سببا لمحبتہ اللہ عزوجل لہ + بالطاعتہ یحب و یقرب + و بالمعصیتہ یبغض و یبعد + بالطاعتہ یحصل الانس و بالمعصیتہ تحصل الوحشتہ + لان من اساء استوحش + بمتابعتہ الشرع یحصل الخیر و بمخالفتہ یحصل الشر + من لم یکن الشرع رفیقہ فی جمیع احوالہ فہو ہالک مع الہالکین +

اعمل و اجتھد و لا تتکل علی العمل + فان التارک للعمل طامع و التمکل علی العمل معجب مغرور + قوم قیام بین الدنیا و الاخرۃ + و قوم قیام بین الجنتہ و النار + و قوم قیام بین الخلق و الخالق + انکنت زاھد فانت قائم بین الدنیا و الاخرۃ و انکنت خائفا فانت قائم بین الجنتہ و النار + و ان کنت عارفا فانت قائم بین الخلق و الخالق + تنظر الی الخلق تارۃ الی الخالق اخری + تبلغ القوم و تعرفھم احوال الاخرۃ

فرائض ادا کرنے سے زیادہ کسی چیز سے بھی میرا قرب نہیں پایا اور بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا مقرب بنتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کو محبوب بنا لیتا ہوں۔ جب اس کو محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کی سماعت و بصارت اور ہاتھ اور مددگار بن جاتا ہوں کہ مجھ ہی سے سنتا ہے۔ مجھ ہی سے دیکھتا ہے اور مجھ ہی سے تھامتا ہے" اپنے تمام افعال کو اللہ تعالی کی طرف سے سمجھتا ہے اور اس کی وجہ سے اپنے زور اور قوت' اپنے نفس اور دوسروں کی طرف دیکھنے سے باز آ جاتا ہے۔ اس کی حرکات' قوت و طاقت اللہ تعالی ہی سے ہوتی ہیں' اپنے نفس یا مخلوق سے نہیں۔ وہ اپنے نفس اور دنیا و آخرت سے کنارہ کش ہو کر سراپا اطاعت بن جاتا ہے اس لئے یقیناً مقرب بارگاہ بنتا ہے۔ اس کی اطاعت ہی اس کو اللہ کا محبوب بناتی ہے۔ طاعت سے محبت و قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور معصیت سے بغض اور دوری حاصل ہوتی ہے۔ اطاعت سے محبت اور گناہ سے وحشت پیدا ہوا کرتی ہے۔ اس لئے کہ جو برا کرے گا' اسے وحشت ہو گی شریعت کی پیروی سے بھلائی اور اس کی مخالفت سے برائی حاصل ہوتی ہے۔ تمام حالتوں میں شریعت جس کی رفیق نہ ہو' تباہ ہونے والوں کے ساتھ ایک ہلاک ہونے والا وہ بھی ہو گا۔

سعی و عمل: سعی و عمل کر لیکن عمل پر بھروسہ نہ کر۔ عمل نہ کرنے والا (یعنی بغیر عمل کئے نجات کا طالب) محض حریص اور عمل پر بھروسہ کرنے والا خود پسند اور مغرور ہے (مخلوق میں تین قسم کے لوگ ہیں) ایک گروہ دنیا و آخرت کے درمیان قائم ہے اور ایک گروہ جنت اور دوزخ کے درمیان قائم ہے اور ایک گروہ مخلوق و خالق کے درمیان قائم ہے۔ اگر تو زاہد ہے تو دنیا و آخرت کے درمیان قائم ہے (کہ آخرت کا خواہاں اور دنیا سے دل برداشتہ ہے) اور اگر تو خائف ہے تو جنت اور دوزخ کے درمیان قائم ہے اور اگر تو عارف ہے تو مخلوق اور خالق کے درمیان ہے۔ (کبھی مخلوق کی طرف دیکھتا ہے کبھی خالف کی جانب)۔ لوگوں کو تبلیغ کرتا ہے اور آخرت کے احوال' حساب کتاب اور جو کچھ وہاں پیش آنے والا ہے سب کو بتاتا ہے بلکہ جو کچھ (انوار الہی) کا نظارہ دیکھ

و حسابها و جميع ما فيهما + لا بل تخبر بما قد شاهدت و رايت + ليس الخبر كالمعاينته + القوم منتظرون لقاء الله عزوجل + ايتمنونه فى جميع اوقاتهم لا يخافون من الموت + لانه سبب للقاء محبوبهم + فارق قبل ان تفارق + ودع قل ان تودع + اهجر قبل ان يهجرك اهلك + و سائر الخلق ما ينفعونك اذا دخلت فى القبر+

تب من تناول المباع بشهوة +

يا قوم تورعوا فى جميع احوالكم + الورع كسوة الد ين + اطلبو امنى كسوة لا دبانكم + اتبعونى فانى على جادة الرسول صلى الله عليه وسلم + انا تابع له فى كله و شربه و نكاحه و احواله و ما كان يشير اليه + لا ازل كنلك حتى اقع بمراد الله عزوجل منى + فانى على ذلك و لا افكر بحمد الله عزو جل + لا افكر بحمد لك و لا ذمك + بعطائك و منعك + بخيرك و شرك + باقبالك و ادبارك + انت جاهل و الجهال لا يبالى به + اذا افلحت و عبدت الله عزوجل كانت عبادتك مردودة عليك + لانها عبادة مقرونته بالجهل + و الجهل له مفسدة + قال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم من عبد الله عزوجل على جهل كان ما يفسد اكثر مما يصلح+

لا فلاح لک حتى تتبع الكتاب و السنته + عن بعضهم رحمته الله عليه انه قال من لم يكن له شيخ فابليس

چکا ہے۔ اس کی خبر دیتا ہے۔ خبر مشاہدہ کے برابر نہیں ہوتی۔ یہ لوگ حق تعالی کی ملاقات کے منتظر اور اپنے تمام اوقات میں اسی کے متمنی رہتے ہیں۔ موت سے نہیں ڈرتے کیونکہ وہ محبوب کی ملاقات' کا ذریعہ ہے (مخلوق سے) جدائی اختیار کر' اس سے پہلے کہ مفارقت کی گھڑی آ جائے۔ (سب کو) رخصت کر دے اس سے پیشتر کہ خود رخصت ہو۔ اس سے پہلی کہ بیوی بچے اور تمام لوگ تجھ کو چھوڑ دیں تو ان کو چھوڑ دے۔ جب تو قبر میں جائے گا تو یہ سب تیرے بالکل کام نہ آئیں گے۔

نفس کی خواہش کے ساتھ مباح چیز کھانے سے توبہ کر۔

دین کا لباس : لوگو! تمام حالتوں میں تقویٰ اختیار کرو کہ تقویٰ دین کا لباس ہے۔ اپنے دین کا لباس مجھ سے مانگو۔ میری پیروی کرو کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر ہوں۔ میں کھانے پینے' نکاح کرنے اور آپ کے تمام معاملات اور ان چیزوں میں جن کی طرف آپ اشارہ فرماتے تھے' آپ چیزوں میں ہمیشہ اسی طرح (تم کو نصیحت کرتا) رہوں گا یہاں تک کہ میری ذات سے اللہ کا مقصود پورا ہو جائے گا۔ میں اسی طرح رہوں گا اور اللہ کا شکر ہے کہ مجھے کوئی فکر نہیں۔ نہ تیری مدح سرائی کی فکر ہے۔ نہ ہجو گوئی کی' نہ تیری داد و دہش کی نہ کنجوسی کی' نہ تیری بھلائی کی نہ تیری برائی کی' نہ تیری توجہ کرنے کی نہ بے توجہی کی۔ تو نادان ہے اور نادان کی پروا نہیں کی جاتی۔ جب تو نیکو کاری اختیار کرے اور اللہ کی عبادت بھی کرے تو تیری عبادت تیرے منہ پر مار دی جائے گی۔ کیونکہ اس میں جہالت کی آمیزش ہے اور جہالت سرتا سر خرابی ہے۔ جناب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جس نے جہالت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اس نے اصلاح سے زیادہ اپنے کو بگاڑا۔

ذریعہ نجات : کتاب و سنت کی اتباع کے بغیر تجھے فلاح نصیب نہ ہو گی۔ بعض بزرگوں نے کہا ہے۔ "جس کا کوئی پیر نہیں۔ اس کا پیر شیطان

شیخہ + اتبع الشیوخ العلماء بالکتاب و السنتہ العاملین بھما و احسن الظن بھم +
وتعلم منھم واحسن الادب
بین ایدیھم و العشرۃ معھم و قد افحلت + اذا لم تتبع الکتاب و السنتہ و لا الشیوخ العارفین بھما فما تفلح ابدا + اما سمعت من استغنی برائیتہ ضل + ھذب نفسک بصحبتہ من ھوا علم منک + اشتغل باصلا حمائم انتقلالی غیرھا + قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ابدا بنفسک ثم بمن تعول + و قال لا صدقۃ
وذورحم محتاج+

ہوتا ہے" جو مشائخ کتاب و سنت کے عالم اور ان پر عامل ہیں، ان کی پیروی کر اور ان سے حسن ظن رکھ۔ ان سے علم سیکھ، ان کا ادب کر اور ان کے سامنے اچھی طرح اٹھ بیٹھ یقیناً تجھے فلاح ملے گی۔ اگر تو نے کتاب و سنت کی پیروی نہ کی اور نہ ہی کتاب و سنت جاننے والے مشائخ کا اتباع کیا تو تجھے کبھی فلاح نہ ملے گی، کیا تو نے سنا نہیں کہ جس نے اپنی رائے پر گھمنڈ کیا، وہ گمراہ ہوا۔ جو تجھ سے زیادہ واقف ہے، اس کی صحبت میں رہ کر اپنے نفس کو شائستہ بنا۔ پہلے اپنے نفس کی اصلاح کر کے پھر دوسروں کی طرف متوجہ ہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "پہلے اپنے نفس کی فکر کر پھر اہل و عیال کی اور فرمایا "صدقہ دینا بے موقع ہے جبکہ رشتہ دار محتاج ہو" (یعنی اس صورت میں صدقہ دینا یا خیرات کرنا داخل ثواب نہیں۔)

المجلس الموفی للاربعین

وقال رضی اللہ تعالی عنہ یوم الاحد بکرۃ فی الرباط رابع عشر رجب سنتہ خمس واربعین و خمسمائتہ

عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال اذا اراد اللہ بعبدہ خیرا فقھہ فی الدین و بصرہ بعیوب نفسہ + الفقہ فی الدین سبب لمعرفتہ النفس + من عرف ربہ عزوجل عرف الا شیاء کلھا + بہ تصح لہ العبودتہ والعتق من عبودتہ غیرہ + لا فلاح لک لا بخاۃ لک حتی تو ثرہ علی غیرہ + تو ثرینک علی شھواتک + واخرتک علی دنیا ک + و خالقک
علی خلقک +
ھلا کک فی تقدیم شھوتک علی دینک + و دنیا ک علی اخرتک + و خلقک علی

چالیسویں مجلس

یکشنبہ بوقت صبح

۱۴ رجب ۵۴۵ھ خانقاہ شریف

سعی و عمل، دین کی سمجھ، آخرت کی کھیتی

دین کی سمجھ: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے

آپ نے فرمایا۔" حق تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا کرتا اور نفس کے عیوب اسکو دکھا دیتا ہے" دین کی سمجھ نفس کو پہچاننے کا ذریعہ ہے۔ جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا اس نے ہر چیز پہچان لی۔ اسی سے اس کو اللہ کا بندہ بنا اور غیر کی غلامی سے نکلنا آجاتا ہے جب تک تو خدا تعالیٰ کو جملہ ماسوا پر اپنے دین کو اپنی خواہشات پر آخرت کو اپنی دنیا پر اور اپنے خالق کو مخلوق پر ترجیح نہ دے گا، تیرے لیے فلاح ہے اور نہ نجات خواہش کو دین پر اور دنیا کو آخرت پر اور مخلوق پر اور مخلوق کو خالق پر ترجیح دینے میں تیری بربادی ہے۔ اس پر عمل

خالقک + اعمل بهذا او قد کفاک + انت محجوب عن الحق عزوجل الا اجابته لک + الاجابته انما تکون بعد الا ستجابته + اذا اجبته بالعمل اجابک فی وقت سئوالک له + وجود الزرع انما یکون بعد الزراعته + ازرع حتی تحصد + قال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم الدنیا مزرعته الا خرة +

ازرع هناه الزرعته بالقلب والبذرو هوالا یمان والحراثه لها وجلب الما الیها وسقیها بالاعمال الصالحته + اذا کان هذا القلب فیه لین ورافته و رحمته نبت فیه + واذا کان قاسیا فظا غلیظا کانت ارضه سبخته والسنج لا ینبت الزرع + اذا زرعت علی راس جبل لا ینبت فیه + فهو الی الهلاک اقرب + تعلم هذة الزراعته من الزراع لها + لا تنفرد براء یک + قال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم استعینوا علی کل صنعته بصالح اهلها + انت مشغول بزرع الدنیا لا بزرع الاخرة + اما عملت ان طالب الدنیا لا یفلح + مع الاخرة لا یری الحق عزوجل + ان اردت الاخرة فعلیک بترک الدنیا + وان اردت الحق عزوجل فعلیک بترک الحظوظ و الخلق + و قد و صلت الیه + فاذا صح لک هذا جاء ت الیک الدنیا والاخرة والحظوظ والخلق تبعا طوعا و کرها + لان الا صل معک وکل الفروع تبع لهذا الاصل +

کن عاقلا + لا ایمان لک لا عقل لک لا تمیز لک + انت قائم مع الخلق مشرک بهم + انت هالک ان لم تبت + تنح عن طریق القوم +

کر کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو (تیری ہر ضرورت کے لیے) کافی ہے تو خدا تعالیٰ سے محجوب ہے۔ تیری دعا قبول نہ ہوگی قبولیت تو تعمیل حکم کے بعد ہوتی ہے۔ جب تو عمل کرکے اس کا حکم قبول کرے گا تو تیرے سوال کے وقت وہ تیری درخواست بھی منظور فرمائے گا۔ غلہ تو کھیتی کرنے کے بعد وجود میں آتا ہے کھیتی کر کہ کاٹنا نصیب ہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "دنیا آخرت کی کھیتی ہے"

دل کی زمین اور ایمان کے بیج: قلب میں وہ کھیتی بو، جس کا بیج ایمان ہے۔ نگرانی اور سینچائی اور اعمال صالح سے ہے۔ اگر اس دل کی زمین میں نرمی رقت اور رحمت ہے تو کھیتی ضرور تیار ہو گی اور جب وہ سخت اور بد خو ہوگا تو زمین بنجر ہو گی اور اس میں پیدا وار نہ ہوگی۔ جب تو پہاڑ کی چوٹی پر بیج بوئے گا تو وہ وہاں اگے گا نہیں بلکہ وہ ضائع ہونے کے زیادہ قریب ہے۔ اس کھیتی کا طریقہ زراعت پیشہ سے سیکھ صرف اپنی رائے کو کافی نہ سمجھ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر صنعت میں اس کے ماہر سے مدد لیا کرو تو دنیا کی کھیتی میں لگ رہا ہے آخرت کی کھیتی نہیں کرتا۔ کیا تو نہیں جانتا طالب دنیا کو فلاح نہیں، آخرت کی طلب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں ہوتی۔ اگر تو آخرت چاہتا ہے تو دنیا کو چھوڑنا لازمی سمجھ اور اگر خدا کو چاہتا ہے تو ہر قسم کی لذتوں سے منہ موڑنا اور مخلوق سے کنارہ کرنا ضروری سمجھ، پھر یقیناً خدا تک رسائی ہوگی اور جب اچھی طرح قرب الٰہی حاصل ہو جائے گا تو دنیا اور آخرت اور حظوظ اور مخلوق سب "تبعاً" اور چار و ناچار تیرے پاس آئیں گی کیونکہ اصل (خدا) تیرے ساتھ ہے اور ساری شاخیں اسی جڑ (یعنی حق تعالیٰ) کے ماتحت ہیں

اہل اللہ کا حلقہ: عقل مندبن - تیرے پاس ایمان اور عقل تمیز کچھ بھی نہیں۔ تو مخلوق سے وابستہ اور ان کو خدا کا شریک بنائے ہوئے ہے۔ اگر تو نے توبہ نہ کی تو تباہ ہو جائے گا۔ اہل اللہ کے راستے سے ہٹ جا۔ ان کے در سے

تخ عن بابهم لا تزا حمهم باكتاف بنيتك دون قلبك + لا تزا حمهم بنفاقك و دعاويك وهو سك + انما تزا حم القوم بالقلوب والا سرار + باكتاف التوكل والصبر على الا فات والرضا بالا قسام +

يا غلام كن بين يدى الحق عزو جل والا افات تنزل عليك و انت قائم على قدم محبته لا تتغير + لا تز يلك الرياح والا مطارو لا تخرقك الرماح + تكون ثابتا ظاهراو باطنا + قائما فى مقام لا خلق فيه + لا دنيا فيه + ولا اخرة فيه + لا حقوق فيه + لا حظوظ فيه + لا لم فيه + لا كيف فيه لا ماسوى الحق عزوجل فيه + لا تكلرك رويته الخلق و مئونته العيال + ولا تتغير بالقلته والكثرة + لا بالذم ولا بالحمد + لا بالا قبال ولا با لاد بار + تكون معه من وراء معقول الانس و الجن والملك والخلق فى الجملته + ما احسن ما قال بعضهم

ان كنت تصلق والا فلا تبتعنا +

الصبر و الاخلاص اساس

لما قد شرحت لك + تريد نى انا فقك والين لك فى الكلام + تفرح نفسك و تعجب و تظن انها على شئى + لا ولا كرامته لها + انا نارو لا يثبت على النار الا السمندل الذى يبيض ويفرخ ويقوم ويقعد فى النار + اجتهد ان تكون سَند لا فى نار ا لافات و المجاهدات و الكابدات والصبر على مطارق الا قضيته و

دور ہو۔ اپنے دل سے بے پروا ہو کر اپنے بدن کے شانے ہلاتا ہوا ان کی صف میں مت گھس۔ اپنے نفاق، دعووں اور ہوس کے ذریعے ان میں شامل نہ ہو۔ اہل اللہ کے حلقے میں تو صرف قلوب اور باطن کے ذریعے توکل کے سہارے مصیبتوں پر صبر کرکے اور مقسوم پر راضی رہ کر ہی شریک ہو سکتا ہے۔

محبت میں ثابت قدمی: عزیزم! خدا کے سامنے ایسا ہو جا کہ بلائیں نازل ہوں اور تیری محبت کا قدم نہ ڈگمگائے۔ تجھ میں تغیر نہ ہو۔ ہوائیں اور بارش تجھے اپنی جگہ سے نہ ہلا سکیں۔ نہ برچھیاں زخم لگا سکیں۔ تو ظاہر و باطن میں ہر طرح جما رہے۔ ایسے مقام پر قائم رہے جہاں نہ مخلوق ہو نہ دنیا نہ آخرت نہ حقوق ہوں نہ لذتیں نہ مجال چون و چرا۔ صرف حق تعالیٰ ہو اور کچھ نہ ہو نہ مخلوق کے سامنے آنے سے تکدر ہو نہ بال بچوں کے لئے فکر معاش۔ نہ کمی و بیشی سے تیری حالت تبدیل ہو، نہ تعریف و مذمت سے اور نہ کسی کی توجہ اور بے توجہی سے۔ تو خدا تعالیٰ کی معیت میں اس طرح رہے کہ جن و بشر، فرشتے اور ساری مخلوق کی عقل اور سمجھ سے باہر ہو۔ ایک بزرگ نے کیا اچھی بات کہی ہے "اگر تو (اپنی طلب اور ارادے میں) سچا ہے تو خیر ورنہ ہمارے پیچھے نہ آ"

صبر و اخلاص: جو کچھ میں نے تجھ سے بیان کیا ہے، اس کی بنیاد صبر اور اخلاص ہے۔ تو چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ منافقت سے پیش آؤں اور نصیحت میں نرمی اختیار کروں۔ تو اپنے نفس پر اتراتا، ناز کرتا اور سمجھتا ہے کہ کچھ ہے۔ نہیں نہیں اس کی کوئی عزت نہیں میں آگ ہوں اور آگ میں صرف سمندر جانور ہی رہ سکتا ہے جو آگ ہی میں انڈے بچے دیتا اور اسی میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ کوشش کر کہ تو مصائب، مجاہدات اور مشقتوں کی آگ میں سمندر بن جائے اور قضا وقدر کے گرز کے نیچے صبر کر سکے تاکہ میری مصاحبت اور

الا قدار + حتی تصبر علی مصاحبتی وسماع کلامی و خشونته والعمل به ظاهرا و باطنا + سرا و علانیته + فی خلوتک اولا و فی جلوتک ثانیا وفی جودک ثالثا + فان صح لک هذا جاء ک الفلاح دنیا و خرة + بمشیئته الله عزوجل وتقدیره + انا لا احابی احدا من الخلق فی شئی هولله عزوجل ومن حقه + لا التفت الی احد منهم فی شئی بلا امره + بل اتقوی به فی استیفا ء حقه من خلقه ولا اضعف + و اقوی مع نفسی واوافقها فیهم + عن بعضهم رحمته الله علیه انه قال وافق الله عزوجل فی الخلق ولا توافق الخلق فی الله + انکسر من انکسر وانجبر من انجبر + کیف ابالی وانت عاص الله عزوجل + مستهین باوامره ونواهیه + منازع له فی اقضیته واقداره + معاد له فی لیلک و نهارک فانت ممقوته و ملعونه + قال الله عزوجل فی بعض علامه + اذا اطعت رضیت واذا رضیت بارکت ولیس لبر کتی نهایته + واذا عصیت غضبت و اذا غضبت لعنت وتبلغ لعنتی الی الولد السابع + هذا زمان بیع الدین بالتین + زمان طول الامل و قوة الحرص + اجهد ان لا تکون ممن قال فیهم + و قد منا الی ما عملوا من عمل فجعلناه هبا منثورا + کل عمل یراد به غیرالله عزو

میرے کلام کے سننے اور اس کی سختی پر ظاہرا" و باطنا" اور علانیہ و خفیہ اس پر عمل کرنے میں ثابت قدم رہ سکے، اول اپنی خلوت میں، دوم جلوت میں سوم اپنی سخاوت میں - پس اگر یہ بات تیرے لیے صحیح ہوگئی تو اللہ تعالیٰ کے حکم و مشیت سے دنیا و آخرت دونوں میں تجھے فلاح حاصل ہوگی جو چیز بھی اللہ کی ہے اور اس میں اللہ کا حق ہے، اس کے لیے میں کسی شخص کی بھی رو رعایت نہیں کرسکتا اور اس کے حکم کے بغیر مخلوق میں سے کسی کی طرف توجہ نہیں کرسکتا بلکہ اس کی مخلوق سے خدا کا حق لینے میں خدا تعالیٰ سے طاقت پاتا ہوں اور کمزور نہیں بنتا۔ ہاں مخلوق کے متعلق اپنے نفس کا ساتھ دیتا اور اس کے ساتھ قوی ہو جاتا ہوں۔ کسی بزرگ کا قول ہے "مخلوق کے متعلق خدا کی موافقت کر اور خالق کے بارے میں مخلوق کی موافقت نہ کر جس کو ٹوٹنا ہو ٹوٹ جائے اور جس کو جڑنا ہو جڑ جائے" میں کس طرح تیری پروا کر سکتا ہوں، جب کہ تو خدا کا نافرمان اس کے اوامر و نواہی کی تحقیر کرنے والا، کی قضا و قدر میں اس سے نزاع رکھنے والا اور دن اس کی عداوت میں سرگرم ہے اور خدا کا معتوب وملعون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمایا "میری اطاعت کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں راضی ہوتا ہوں تو برکت عطا کرتا ہوں اور میری برکت کی حد نہیں اور جب نافرمانی کی جاتی ہے تو غصہ ہوتا ہوں جب غصہ ہوتا ہوں تو لعنت کرتا ہوں اور میری لعنت سات پشتوں تک پہنچتی ہے۔"یہ وہ زمانہ ہے کہ دین کو ایک انجیر کے بدلے بیچ دیا جاتا ہے بڑی بڑی امیدوں اور حرص و ہوس کا زمانہ ہے۔ تو کوشش کر کہ ان لوگوں میں سے نہ بنے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے کہا ہے۔ "ہم متوجہ ہوئے ان کے اعمال کی طرف جو انہوں نے کیے تھے پس ان کو پراگندہ غبار بنادیا۔" ہر وہ عمل جو غیر اللہ کے لئے کیا جائے

جل فهو هباء منثور ويحک ان خفى امرک على العوام فما يخفى على الخواص + السوادى يخفى عليه بهرجک + الصير فى لا + الجاهل يخفى عليه العالم لا + اعمل و اخلص فى عملک و اشتغل بالله عزوجل ودع الا شتغال بما لا يعنيک + غيرک مما لا يعنيک فلا تشتغل به + عليک بخويصته نفسک حتى تقهرها و تذ لها و تستاء سرها وتجعلها مطيتک + فتقطع بها فيا فى الدنيا حتى تصلى الى الا خرة + تقطع بها الخلق حتى تصل الى الحق عزوجل + حتى اذا تم لک و قويت اردفت غيرک + ومن الدنيا اخرجته و الى المولى قدمته ولقمه الحكم لقمته +

عليک بصدق الحديث لا تتاول + فان المتاول غادر + لا تخف الخلق ولا ترجهم فان ذلک من ضعف الا يمان + عل همتک و قد علوت + ان الله عزوجل يعطيک على قدر همتک و صدقک و اخلاصک + اجتهد وتعرض واطلب فان بلک لا يحى شئى ولا بد منک + تکلف فى تحصيل الاعمال الصالحته کما تتکلف تى تحصيل الرزق + الشيط ان يلعب بعوام الناس کما يلعب الفارس بکرة + يريد احدهم فيما يشاء کما يدير احدکم دابته فيما يشاء + يضرب اقفيته قلوبهم ويستخد مهم کيف اراد + يحطهم من الصوامع و يخرجهم من المحاريب و يوقفهم فى خدمته + و النفس تعينه على ذلک و تهيئى له اسبابه

پراگندہ غبار ہے۔ تجھ پر افسوس! اگر تیری حالت عوام سے پوشیدہ بھی رہی تو خواص سے تو چھپی نہیں رہ سکتی۔ تیرا کھوٹ دیہاتی سے چھپ سکتا ہے لیکن صراف سے نہیں۔ جاہل سے چھپا رہے لیکن عالم سے چھپا نہ رہے گا۔ عمل کر اور اس میں اخلاص پیدا کر اور اللہ تعالیٰ سے سروکار رکھ۔ بے نفع چیزوں میں مشغول نہ ہو۔ تیری ذات کے سوا سب انہی میں ہیں جن سے تجھ کو کوئی نفع نہیں۔ تو ان سے سروکار نہ رکھ۔ صرف اپنے نفس کی فکر کر، یہاں تک کہ اس کو مغلوب و ذلیل، اپنا قیدی اور اپنی سواری بنا کر دنیا کا میدان طے کر یہاں تک کہ آخرت تک پہنچ جائے اور اس پر سوار ہو کر مخلوق کو طے کرے حتی کہ خالق سے جا ملے۔ جب یہ حالت تیرے لیے تکمیل کو پہنچ جائے گی اور تجھ میں قوت آجائے گی تو دوسرے شخص کو بھی تو اپنے پیچھے بٹھا سکے گا اور اس کو دنیا سے نکال کر خدا تک پہنچا سکے گا اور حکمتوں کے نوالے تو اس کو کھلا سکے گا

عزت بقدر ہمت : ہمیشہ سچ بول اور تاویلیں نہ کر ۔ تاویلیں کرنے والا دھوکے باز ہے۔ مخلوق سے نہ خوف کھا، نہ امید رکھ کہ یہ ایمان کی کمزوری ہے۔ اپنی ہمت بلند رکھ اس سے رفعت حاصل ہوگی بے شک خدا تعالیٰ تجھ کو تیری ہمت اور سچائی اور اخلاص کے مطابق عطا فرمائے گا۔ کوشش کر۔ درپے عمل ہو اور (توفیق کا) طالب بن کہ تجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا لیکن تیرا ہونا ضروری ہے۔ جس طرح روزی کمانے میں محنت کرتا ہے، اسی طرح نیک عمل کرنے میں تکلیف اور مشقت اٹھا۔ عوام سے شیطان اس طرح کھیلتا ہے جس طرح کوئی سوار اپنی گیند سے کھیلے کہ جدھر چاہتا ہے اپنے گھوڑے کو گھماتا ہے۔ شیطان بھی اسی طرح عوام کو چکر دیتا ہے۔ ان کے دلوں کی گدی پر چپت مار کر جو چاہتا ہے کام لیتا ہے۔ انہیں خانقاہوں سے نیچے لاتا، مسجدوں سے نکالتا ہے۔ اور (غلاموں کی طرح) اپنی خدمت میں کھڑا رکھتا ہے۔ نفس شیطان کی ان سب کارروائیوں میں اس کا معاون ہوتا ہے اور اس کے لیے اس کے سامان مہیا کرتا ہے۔

يا غلام اضرب نفسك بسوط الجوع والمنع من الشهوات واللذات والترهات واضرب قلبك بسوط الخوف والمراقبة + اجعل الا ستغفار داب نفسك وقلبك و سرك + فان لك منهم ذنبا يخصه + الزمهم بالموافقة والمتابعة له في جميع الاحوال + يا قليل الدارية اذا كان القدر لا يمكنك رده ولا تغييره و محوه، و مخالفته فلا ترتد غير ما يريد + اذا كان لا ياتيك الا بما يريد فلا تريد + اذا كان لا يريد شيئا لا يتم فلا تتعب نفسك وقلبك فيه + سلم الكل الى ربك عزوجل + تعلق بذيل رحمته بيد توبتك اليه + فاذا دمت على هذا اتزول الدنيا من عين قلبك ورانسك + وتهون عليك مصائبها وترك شهواتها ولذاتها ولا تشكر من قرصا تها و لسعا تها + تصير نفسك و الم البلاع كاآسية رضي الله تعالى عنها زوجة فرعون + لما تحقق انها مومنة بالله عنها زوجل امربها فضرب في يديها و رجليها اوتادا من حديد + وجعل يعاقبها بالسياط + رفعت ر ء سها الى السماء فرات ابواب الجنة مفتحة + والملائكة تبني فيها بيتا +

وجاء + ملك الموت ليقبض رو حها + فقال لها هذا البيت لك + فضحكت و ذهب عنها الم العقوبة + وقالت رب ابن لي عندك بيتا في الجنة ٥ فهكذا تصير انت - لا لك تنظر بعين قلبك

غم دنیا کو غم جاناں بنالو: اے عزیز! اپنے نفس کو بھوک کے کوڑے لگا اور شہوتوں، لذتوں اور ناز و نعم سے باز رہنے کی سزا دے اور اپنے قلب کو خوف و مراقبہ کے چابک رسید کر۔ استغفار کو اپنے نفس اور قلب اور باطن کی عادت بنا کر ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک جدا گانہ گناہ ہے جو اس کے لیے مخصوص ہے۔ ان کو ہر حال میں موافقت اور اطاعت میں مشغول رکھ۔ اے کم سمجھ! جب تقدیر کا رد کرنا یا اس کو بدلنا مٹانا یا اس کے خلاف کرنا تیرے لے ممکن نہیں ہے تو اس کے ارادہ کے خلاف تو ارادہ ہی کیوں کرتا ہے جب تجھ کو وہی ملتا ہے جو خدا چاہتا ہے تو پھر تجھے کسی چیز کا ارادہ ہی نہ کرنا چاہیے اور جب وہ چیز ہو ہی نہیں سکتی جو کو وہ نہ چاہے تو اپنے نفس اور قلب کو بلا وجہ مشقت میں نہ ڈال۔ سب کچھ اپنے پروردگار کے سپرد کر دے۔ اس کی طرف رجوع کر توبہ کے ہاتھ سے اس کی رحمت کا دامن تھام لے۔ جب تو ہمیشہ اس حالت پر قائم رہے گا تو دنیا تیری ظاہری و باطنی آنکھوں سے گر جائے گی اور دنیا کی مصیبتوں کا برداشت کرنا اور اس کی شہوتوں اور لذتوں کا چھوڑنا تجھ کو سہل ہو جائے گا اور تجھے اس کے ڈسنے اور ڈنک مارنے شکایت نہ ہوگی تیرے نفس اور مصیبت کی تکلیف کا یہ حال ہو جائے گا جیسے فرعون کی بیوی حضرت آسیہؓ کا حال تھا۔ جب فرعون کو ان کے ایمان کی تحقیق ہوگئی تو اس کے حکم حضرت آسیہؓ کے ہاتھ پاؤں میں لوہے کی میخیں ٹھونک دی گئیں اور چابکوں سے ان کو مارا جانے لگا۔ حضرت آسیہؓ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو دیکھا کہ جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور فرشتے اس میں ایک محل تیار کر رہے ہیں۔ اسی وقت ملک الموت ان کے پاس ان کی روح قبض کرنے آئے اور کہا یہ محل تمہارا ہی ہے۔ پس وہ ہنس دیں اور سزا کی تکلیف جاتی رہی اور کہا" اے پروردگار! اپنے قریب جنت میں میرے لیے گھر بنا"۔ پس اسی طرح تو بھی ہو جائے گا کیونکہ جو کچھ وہاں نعمتیں ہیں تو ان کو قلب و یقین کی انکھ سے دیکھے گا اور یہاں کی بلاؤں اور مصیبتوں پر صبر کرے گا

ویقینک الی مائم فتصبر علی ما
همنا من البلاغ ولا فات و تخرج
من حولک وقوتک + ولا تاخذ ولا
تعطی ولا تتحرک ولا تسکن الا مجول
الله و قوته + تفنی بین یدیه +
تسلم امرک الیه + توافقه
فیک وفی الخلق + فلا تد برمع
تدبیره ولا تحکم مع حکمه ولا تختر مع
اختیاره + من عرف هذا الحال لا
یطلب غیره + لا یکون له امنیته سواه +
کیف لا یتمنی العاقل هذا الحال و
صحبته الحق عزوجل لا تتم الا به +

اور اپنی طاقت اور زور (کے گھیرے سے) باہر نکل جائے گا۔ تیرا لین دین، نقل و حرکت اور ٹھہرنا سب خدا ہی کے زور و قوت سے ہوگا۔ تو اس کے آگے اپنے کو مٹادے گا۔ اپنے کام اس کے سپرد کردے گا۔ اپنے اور مخلوق کے بارے میں اس کی موافقت کرے گا۔ اس کی تدبیر میں اپنی تدبیر کو دخل نہ دے۔ اس کے حکم کے ساتھ اپنا حکم نہ چلا اور اس کے اختیار کے ساتھ اپنے اختیار کو کام میں نہ لائے گا۔ جو اس کیفیت سے باخبر ہو جاتا ہے وہ اس کے سوا کسی اور کا طلب گار نہیں ہوتا اور نہ اس کے سوا اس کی کوئی اور تمنا رہتی ہے۔ عقل مند اس حالت کی آرزو کیوں نہ کرے کیونکہ خدا کی صحبت اس کے بغیر پوری طرح حاصل نہیں ہوتی

المجلس الحادی والاربعون

وقال رضی الله تعالی عنه

بعد کلام

اعلم ان الاشیاء کلها محرکته
تحریکه و مسکنته بتسکینه + اذا ثبت
هذا له استراح من ثقل الشرک بالخلق و
استراح الخلق منه + لا نه لا یعیب علیهم
ولا یطالبهم بشئی مما بدیه + انما
یطالبهم بما طالبهم به الشرع
فحسب + یطالبهم شرعا و
یعذرهم علما + جمعا بین
الحکم والعلم + رویته فعل الله عزو
جل فی الخلق عقیدة لا ینقض
بها الحکم + هوالمقدر وهو
المطالب + لا یسال عما یفعل وهم
یساء ۵ لون هذا معتقد کله مسلم

اکتالیسویں مجلس

کمال محبت

تصرفات الٰہی: کچھ تقریر کے بعد فرمایا اچھی طرح سمجھ لے کہ ساری چیزیں اسی کے حرکت دینے سے حرکت میں آتی ہیں اور اسی کے ٹھہرانے سے ٹھہرتی ہیں۔ جب یہ بات (مومن کے لیے) ثابت ہوگئی تو اس نے مخلوق کو شریک خدا سمجھنے کے بوجھ سے راحت پائی اور مخلوق کو اس سے راحت ملی کیونکہ نہ تو وہ ان کی عیب جوئی کرتا ہے اور نہ ان سے اپنے لیے کوئی چیز مانگتا ہے سوائے ان چیزوں کے جن کا مطالبہ ان سے شریعت کر رہی ہے، شرعاً ان سے مطالبہ کرتا ہے اور علم کی رو سے ان کو معذور سمجھتا ہے تاکہ حکم اور علم کو یکجا کرے۔ مخلوق میں فعل خدا وندی کو دیکھنا ایک ایسا عقیدہ ہے جس سے حکم نہیں ٹوٹتا۔ وہی تقدیروں کو مقرر کرنے والا اور وہی مطالبہ کرنے والا ہے "وہ جو کچھ کرے اس سے اس کی پوچھ گچھ نہیں ہوسکتی اور مخلوق سے پوچھ گچھ ہو گی۔"

موقن موحد راض عن الله عزوجل موافق له فی القضیته و القداره و صنعه فیه و فی غیره +

هو غنیٰ عن نفسک و صبرک ولکن ینظر کیف تعمل + فی دعواک هل تصدق او تکذب + المحب لا یملک شیاء + یسلم الکل الی محبوبه + محبته و تملک لا یجتمعان + الحب للحق عزوجل الصادق فی محبته یسلم الیه نفسه و ما له و عاقبته + و یترک اختیاره فیه و فی غیره + لا یتهمه فی تصرفه + لا یستعجله لا . یبخله + یحلو عنده کل ما یصدر الیه منه +

تنسد جهاته لا یبقی لا الا جهته واحدة + یا من یدعی محبته الله عزوجل جل لا تکمل لک محبتک ایاه حتی تنسد الجهات فی حقک + لا یبقی لک الا جهته واحدة + محبوبک یخرج الخلق من قلبک من العرش الی الثری + فلا تحب الدنیا ولا الاخرة تستوحش عنک وتستانس به + تصیره کمجنون لیلی + لما تمکنت منه المحبته خرج من بین الخلق و رضی بالوحدة و خالط الوحش + خرج من العمران ورضی بالخراب + خرج من مدح الخلق و ذمهم + صار کلامهم وسکوتهم عنده واحدا + رضا هم عنده وسخطهم عنده واحدا + قیل له بعض الایام من انت قال لیلی + وقیل له ایضامن این جئت + قال لیلی + قیل له الی این تمر + قال لیلی + عمی

ہر مسلمان صاحب یقین و موحد کا جو اللہ تعالیٰ سے راضی اور اس کی قضا و قدر اور مخلوق میں اس کے تصرفات کا قائل ہے، یہی عقیدہ ہے

کمال محبت: اللہ تعالیٰ تجھ سے اور تیرے صبر سے بے نیاز ہے لیکن وہ یہ دیکھتا ہے کہ تو کیا کرتا ہے اور اپنے دعوئٰ میں سچا ہے یا جھوٹا؟ محب اپنے قبضے میں کوئی چیز نہیں رکھتا سب کچھ اپنے محبوب کے حوالے کردیتا ہے۔ محبت اور ملکیت ایک جگہ جمع نہیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ سے سچی محبت رکھنے والا اپنا مال اپنا نفس اپنا انجام سب اسی کے حوالے کر دیتا ہے۔ اپنے اس نفس اور دوسروں کے متعلق اس کو مختار کل بنا دیتا ہے۔ اس کے تصرفات پر اعتراض نہیں کرتا، جلدی نہیں مچاتا اور اس کو بخیل نہیں سمجھتا۔ اس کی طرف سے ہر ملنے والی چیز اس کو میٹھی معلوم ہوتی ہے ایک سمت (یعنی خدا) کے سوا جملہ اطراف اس کے لیے بند ہو جاتی ہیں۔ اے محبت الٰہی کے مدعی! جب تک تیرے حق میں جملہ اطراف مسدود ہو کر صرف ایک طرف باقی نہ رہ جائے گی۔ تیری محبت کامل نہ ہوگی۔ تیرا محبوب عرش سے لے کر زمین تک ساری مخلوق کو تیرے دل سے نکال دے گا۔ پھر تو نہ دنیا کو محبوب سمجھے گا نہ آخرت کو۔ اپنی ذات سے بھی تجھے وحشت ہو گی۔ صرف اس کی ذات سے انس ہوگا۔ تو لیلیٰ کے مجنوں کی طرح ہو جائے گا کہ جب اس کے دل میں محبت سما گئی تو مخلوق سے کنارہ کشی کرکے تنہائی پسند ہو --- وحشی جانوروں میں جا ملا۔ آبادی سے بھاگ کر ویرانہ میں آجائیگا لوگوں کی تعریف و ہجو سے بے نیاز ہو گیا۔ لوگوں کا کلام اور ان کی خاموشی اسے یکساں معلوم ہو --- ان کو خوشی و ناخوشی اس کے نزدیک برابر ہو گئی ایک دن --- نے اس نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ کہا "لیلی" کسی اور نے پوچھا "کہاں سے آرہے ہو؟" جواب دیا "لیلی!" پھر اس نے پوچھا "کہاں سے آرہے ہو؟" رہے ہو" کہا "لیلی" غرض لیلی کے سوا ہر چیز سے آنکھیں بند کرلیں اور اور اس کے ذکر کے سوا ہر بات سے

عما سواها و طرش عن سماع غیر کلامها لیرجع عنها بعذل عاذل + ما احسن ماقال بعضهم واذا تساعدت النفوس علی الهوی فالخلق یضرب فی حدید بادر هذا القلب اذا عرف الحق عزوجل واحبہ قرب منہ یستوحش من الخلق و السکون الیهم +

یستحوش من الکہ و شربہ ولباسہ ونکاحہ + یستوحش من العمران ویہیم علی وجہہ الی الخراب + لا یقیدہ شئی سوے امر الشرع + یقیدہ فی الامر والنہی + والفعل یقیدہ الی وقت مجی القدر + اللهم لا تدعنا من ید رحمتک فنغرق فی بحر الدنیا و بحرالوجود + یا مانح الکرم والاراء والسابقۃ ادرکنا + یا غلام من لایعمل بما اقول + لا یفہم ما اقول + فاذا عمل فہم اذالم تحسن الظن بی و لا تومن بما اقول و لا تعمل بہ کیف تفہم + انت جائع تقف بحذائی ولاتاکل من طعامی کیف تشبع + عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقول + من مرض لیلۃ واحدۃ وہو راض عن اللہ عزوجل صابر علی ما نزل بہ خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ + ربک لایجی شئی ولا بلمنک + کان معاذ رضی اللہ تعالی عنہ یقول للصحابۃ قوموا نئو من

بہرا بن گیا کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اسے لیلی سے روگردان نہ کر سکی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے "جب محبت رگ رگ میں سما جاتی ہے' اس وقت جو لوگ (نصیحت کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ) ٹھنڈے لوہے پر چوٹ مارتے ہیں۔ (یعنی نصیحت بالکل بے اثر ہوتی ہے) یہ دل جب خدا تعالی کی معرفت حاصل کرکے اسے اپنا محبوب بنا لیتا اور اس کا مقرب بن جاتا ہے تو مخلوق اور اس کے پاس ٹھہرنے سے گھبراتا ہے۔ کھانے پینے' لباس اور نکاح سے بھی اس کو وحشت ہوتی ہے۔ آبادی سے گھبرا کر سراسیمہ و پریشان ویرانہ کی طرف بھاگتا ہے۔ امر شریعت کے سوا کوئی چیز اسے روک نہیں سکتی۔ بس یہی امرونہی اس کو مقید کرتے ہیں اور فعل خداوندی نزول تقدیر کے وقت اس کی قید کر لیتا ہے (نہ فرائض و محرمات کی تعمیل سے گھبراتا ہے اور نہ امور تقدیر سے بے قرار ہوتا ہے) یا اللہ ہم کو اپنی رحمت کے ہاتھ سے نہ چھوڑ دو نہ ہم دنیا اور وجود کے دریا میں ڈوب مریں گے۔ اے کرم اور عقول اور تقدیر کے بخشندہ! ہم کو سہارا دے۔ اے عزیز! جو میرے قول پر عمل نہیں کرتا وہ اس کو سمجھتا بھی نہیں جب تو عمل کرے گا جبھی سمجھے گا بھی جب تجھ کو میرے ساتھ حسن ظن ہی نہیں اور جو کچھ میں کہتا ہوں نہ تو اس پر یقین رکھتا ہے اور نہ اس پر عمل کرتا ہے تو پھر کس طرح سمجھے گا؟ تو بھوکا ہے۔ کہ میرے ساتھ کھڑا ہے لیکن میرے ساتھ کھانے میں شریک نہیں ہوتا۔ پھر تیرا پیٹ کیسے بھرے گا؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا "جو شخص ایک رات بیمار رہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو اور جو تکلیف اس پر نازل ہوئی اس پر صابر" ہو تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا باہر نکل جاتا ہے جسے اس (دن بے گناہ تھا) جب کہ اس کو ماں نے جنا تھا" تجھ سے کچھ ہو بھی نہیں سکتا اور عمل کیے بغیر چارہ بھی نہیں۔ حضرت معاذؓ صحابہؓ سے کہا کرتے تھے کہ " کھڑے ہو جاؤ' آؤ ایک ساعت کے کے لیے تو ایمان لے آئیں۔ مقصد یہ تھا کہ کھڑے ہو جاؤ۔

ساعة + ای قوموا نوقوا ساعة + قوموا ادخلوا الباب ساعة + ولقابهم + كان يشيرا الى الاطلاع على اشياء غامضة + يشير الى النظر بعين اليقين + ليس كل مسلم مومنا ولا كل مومن موقنا + ولهذا لما قال الصحابة رضى الله عنهم للنبی صلى الله تعالى عليه وسلم ان معاذ يقول لنا قوموا نومن ساعة السنا مومنين + فقال دعوا معاذ اوشانه +

يا عبد نفسه وهواه وطبعه و شيطانه و دنياه + لا قدرلك عند الله عزوجل عباده الصالحين + من يعبد الاخرة لا التفت اليه + كيف من يعبد الدنيا ويحك ايش تعمل بالقلة اللسان بلاعمل + انت تكذب وعندك انك تصدق + تشرك وعندك انك توحد + تمرض وتعتقد الصحة + معك بالغش وتعتقد انه جوهر + شغلی معك ان امنعك من الكذب و امرك بالصدق + و بیدی ثلاث محكات اعرف بها الكتاب والسنة وقلبی + المحك الاخير يتبين له الا شباح + لايبلغ القلب الى هذه المنزلة

حتى تحقيق له العمل بالكتاب و السنة + العمل بالعلم تاج العلم + العمل بالعلم نور العلم + صفاء الصفاء جوهرا الجوهر لب اللب + العمل بالعلم يصحح القلب

آؤ ایک ساعت کے لیے تو (ایمان کا) ذائقہ چکھ لو۔ ایک ساعت کے لیے تو خاص دروازے میں داخل ہو جاؤ حضرت معاذؓ کا یہ فرمانا صحابہ پر شفقت کی نظر سے تھا۔ کہ دقیق باتوں سے آگاہ ہونے کا اشارہ اور یقین کی آنکھ سے دیکھنے کا ایما فرماتے تھے (کیونکہ) ہر مسلمان مومن نہیں ہوا کرتا اور ہر مومن صاحب ایقان نہیں ہوتا۔ اسی لیے جب صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ معاذؓ ہم سے کہتے ہیں کہ "کھڑے ہو جاؤ' آؤ ایک ساعت کے لیے ایمان لے آئیں" یا رسول اللہ کیا ہم مومن نہیں؟" آپ نے فرمایا "معاذؓ کو ان کے حال پر چھوڑ دو"

تین کسوٹیاں: اے اپنے نفس' اپنی خواہش' اپنی طبیعت اپنے شیطان اور اپنی دنیا کے بندے! نہ خدا کے نزدیک تیری کچھ قدر و منزلت ہے اور نہ اس کے نیک بندوں کے نزدیک' جو شخص بندہ آخرت بنتا ہے۔ میں اس کی طرف بھی متوجہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کا تو ذکر ہی کیا تو جو دنیا کا بندہ بنا ہوا ہے۔ تجھ پر افسوس! کام کیے بغیر زبانی جمع خرچ سے تیرا کام نہیں چلے گا تو جھوٹا ہے اور اپنے کو ---- سمجھتا ہے کہ سچا ہے۔ شرک کا ارتکاب کرتا ہے اور اپنے کو ----- سمجھتا ہے کہ صاحب توحید ہے۔ تو بیمار ہے اور اپنے نزدیک تندرست سمجھتا ہے تیرے پاس کھوٹ اور تو خیال کرتا ہے کہ جو جوہر ہے۔ میرا کام تیرے ساتھ یہی ہے کہ تجھے جھوٹ سے منع کروں اور سچائی کی تاکید کروں۔ میرے ہاتھ میں تین کسوٹیاں ہیں جن سے (کھوٹے کھرے کو) پرکھتا ہوں یعنی اللہ کتاب رسول اللہ کی سنت اور میرا قلب آخری کسوٹی (قلب) پر عکس پڑتا ہے۔ قلب اس منزل پر نہیں پہنچتا جب تک کتاب و سنت پر اس کا پوری طرح عمل نہ ہو۔ علم پر عمل کرنا علم کا تاج ہے علم پر عمل کرنا علم کا نور ہے۔ صفائی کی صفائی ہے' جوہر کا جوہر اور مغز کا مغز ہے۔ علم پر عمل کرکے قلب پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ جب قلب درست ہوتا ہے تو اعضاء بھی درست ہو جاتے ہیں۔

و يطهره + فاذا اصح القلب صحت الجوراح + اذا طهرا القلب طهرت الجوارح + اذا خلع عليه على الجثة + اذا صلحت المضغة صلحت النبية صحة القلب من صحة السر الذی بين الا دمی وبين ربه عزوجل + السرطائر و القلب قفصه + و القلب طائر و النبية قفصه + والبنية طائرو والقبر قفصها + وهو قفص الخلق الذی لايبلهم من الدخول اليه+

جب قلب پاک و صاف ہو جاتا ہے تو اعضا بھی پاک و صاف ہو جاتے ہیں جب قلب کو خلعت (تقویٰ) عطا ہوتا ہے تو جسم کو بھی خلعت ملتا ہے۔ جب گوشت کے اس ٹکڑے کی اصلاح ہو جاتی ہے تو بدن کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے۔ قلب کی صحت اس باطن کی صحت پر موقوف ہے۔ جو انسان اور اسؒ کے پروردگار کے درمیان ہے۔ باطن (گویا) پرندہ ہے اور دل اس کا پنجرہ۔ دل پرندہ ہے تو بدن اس کا پنجرہ اور بدن ایک پرندہ ہے تو قبر اس کا پنجر۔ قبر ساری مخلوق کا پنجرہ ہے کیونکہ انجام کار سب کو اس میں جانا ہے۔

المجلس الثانی والاربعون

وقال رضی الله تعالی عنه بكرة فی الملوسة تاسع عشر رجب سنة خمس واربعين وخمسائة

عن النبی صلی الله تعالی عليه وسلم انه قال امن احب ان يكون اكرم الناس فليتق الله + ومن احب ان اقوی الناس فليتوكل علی الله + ومن احب ان يكون اغنی الناس فليكن واثقا بما فی يد الله اوثق علی ما فی يدة + من احب الكرامة دنيا واخرة فليتق الله عزوجل + لا نه قال عزوجل ان اكرمكم عند الله اتقاكم ○ الكرامة فی تقواة والمهانة فی معصيته + ومن احب القوة فی دين الله عزوجل فيلتو كل علی الله عزوجل + لان التوكل يصحح القلب ويقويه ويهذ به و يهد يه ويريه العجائب +

بیالیسویں مجلس

صبح ۱۹ رجب ۵۴۵ھ

مدرسہ معمورہ

صبر و توکل

بزرگی اور عزت: جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے' آپ نے فرمایا جو شخص سب سے زیادہ با عزت ہونا چاہتا ہے۔ اس کو اللہ سے ڈرنا ضروری ہے اور جس کو پسند ہو کہ وہ سب سے زیادہ طاقت ور بنے تو وہ اللہ پر بھروسہ رکھے۔ اور جس کو سب سے زیادہ دولت مند ہونا پسند ہو اس کو اپنی ملکیت سے زیادہ اللہ کے قبضہ قدرت پر اعتماد رکھنا چاہیے۔ جو شخص دنیا و آخرت میں عزت چاہتا ہے اسے خدا کا خوف رکھنا ضروری ہے کیونکہ اس نے فرمایا ہے" بے شک خدا کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ با عزت وہی ہے جو سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہے۔ عزت (خدا کا) خوف رکھنے میں ہے اور ذلت اس سے انحراف کرنے میں۔ جو خدا کے دین میں قوی ہونا چاہتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ضروری ہے کیونکہ توکل دل کو صحت بخشتا' قوت دیتا مہذب بناتا' ہدایت کرتا اور عجائبات دکھلاتا ہے تو اپنے سونے چاندی اور اسباب پر بھروسہ نہ کر کہ یہ تجھ کو عاجز اور کمزور کردیں گے۔

لا تتكل على درهمك ولا دينارك +
واسبابك فان ذلك يعجزك ويضعفك +
وتوكل على الله عزوجل فانه يقويك ويعينك +
ويلطف بك ويفتح لك من حيث لا تحتسب +
يقوى قلبك ولا تبالي بجبي الدنيا وذها بها +
باقبال الخلق وارباهم + فحينئذ تكون
اقوى الناس + واذاتو كلت على مالك
وجاهك واهلك واسبابك فقد تعرضت
لمقت الله عزوجل ولزوال هذه الا شياء +
لا نه غيور لا يحب ان يرى في قلبك غيرة +

ومن احب الغنى في الدنيا والاخرة فليتق
الله عزوجل دون غيره + وليقف على بابه
ويستحي منه ان ياتي
باب غيره +
ويتغمض عينيه عن النظر الى غيره +
اعنى عينى القلب لا عينى القالب +
كيف تثق بما في يديك وهو
معرض اللزوال + نوتترك الثقته
بالله عزوجل وهو لا يزول +
جهلك به يحملك على الثقته بغيرة +
ثقتك به كل الغنى + ثقتك
بغيره كل الفقر + يا تارك
التقوى قد حرمت الكرامته دنيا واخرة
ويا متوكلا على الخلق ولا سباب قد حرمت
القوة والتعزز بالله عزوجل دنيا و
اخرة + ويا واثقا بما في يديه هد واخرة
حرمت الغنى بالله عز و جل دنيا و اخرة +

يا غلام ان اردت ان تكون متقيا
متوكلا واثقا فعليك بالصبر + فانه
اساس لكل خير + اذ ا صحت
لك انيته في الصبر فصبرت لوجه الله

اللہ پر بھروسہ رکھ کہ یہ تجھ کو قوت دے گا اور مدد کرے گا۔ تجھ کو عنایات سے نوازے گا اور ایسی جگہ سے فتوحات لائے گا، جہاں تیرا گمان بھی نہ جائے گا۔ تیرے قلب کو اس قدر قوت بخشے گا کہ نہ تجھ کو دنیا کے آنے جانے کا غم ہوگا اور نہ مخلوق کی توجہ و بے توجہی کی پروا ہوگی۔ اس وقت تو سب سے قوی ہوگا اگر تونے اپنے مال و جاہ و متعلقین اور اسباب پر بھروسہ کیا تو خدا تعالیٰ کے غصے اور ان چیزوں کے زوال کا نشانہ بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑے غیرت مند ہیں، وہ تیرے دل میں کسی غیر کو دیکھنا پسند نہیں کرتے۔

دنیا و آخرت کی دولت: جو شخص دنیا و آخرت میں دولت مند بننا چاہتا ہے اس کو بھی صرف خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے کسی اور سے نہیں۔ اسی کے در پر کھڑا رہے، دوسرے کے دروازے پر جانے سے شرم کرے اور دوسرے کی طرف دیکھنے سے اپنی آنکھیں بند کر لے یعنی دل کی آنکھیں بند رکھے نہ کہ بدن کی جو چیزیں تیرے ہاتھ میں تو اُن پر کیسے بھروسہ کرتا ہے۔ جب کہ وہ زوال پذیر ہیں اور خدا تعالیٰ پر اعتماد کرنا چھوڑتا ہے جس کو کبھی زوال نہیں۔ خدا تعالیٰ سے تیری ناواقفیت ہی تجھ کو غیر خدا پر بھروسہ کرنے کے لیے آمادہ کرتی ہے۔ تیرا خدا پر اعتماد کرنا پوری تونگری ہے اور اس کے سوا کسی اور پر بھروسہ کرنا سراسر افلاس اے تقوی سے گریز کرنے والے! دنیا و آخرت کی عزت سے محروم ہوگیا۔ اور اے مخلوق اور اسباب پر بھروسہ کرنے والے تو دنیا اور آخرت میں قوت خداوندی سے محروم رہا۔ اے اپنے ہاتھ کی چیزوں پر اعتماد رکھنے والے تو دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی تونگری سے محروم رہا۔

صبر: اے عزیز! اگر تو متقی اللہ پر بھروسہ کرنے والا اور اعتماد رکھنے والا بننا چاہتا ہے تو صبر کرنا ضروری سمجھ کیونکہ وہ ہر خیر کی بنیاد ہے۔ جب صبر کے متعلق تیری نیت صحیح ہو جائے گی اور تو اللہ کے لیے صبر کرے گا تو اس کا اجر تیرے

عزوجل كان جزائوة لک ان يدخل قلبک حبہ وقربہ دنيا واخرى + الصبر موافقتہ الحق عزوجل فى قضائہ وقدرة الذى سبق بہ علمہ ولا يقدر احد من خلقتہ على محوة + ثبت هذا عند المومن الموقن فصبر على ماقدر عليہ اختيار الا ضطرارا +

ان البصرفی اول

قدم اضطرار +

وفى ثانى قدم اختيار + كيف تدعى الا يمان ولا صبر لک + كيف تدعى المعرفتہ ولا رضالک + هذا شئى لا يجى بمجدد الدعوى + لا كلام حتى ترى الباب و تتوسد بالعتبتہ + وتصبر على دوس اقدام القدر + واقدم الضر والنفع يدوس جسد قلبک لا جسد + قالبک وانت فى مكانک لا تبرح + كانک منبخ + كانک جسد بلا روح هذا الا مريحتاج الى سكون بلا حركتہ وخمول بلاذكر + غيبت عن الخلق بلا حضور معهم من حيث القلب والسر والباطن والعنى

ما اكثر ما اصف ولا تستعملون + ما اكثر مال اطول واعرض واشرح ولا تفهمون + ما اكثر ما اعطيكم ولا تاخذون + ما اكثر ما اعظكم ولا تتعظون + ما اقسى قلوبکم وما اجهلها بربها عزوجل + لوكنتم تعرفونہ وتومنون بلقائہ وتذكرون الموت وما وراء ہ لما كنتم كذلک + اماشا هد تم موت اباكم وامها تکم واهاليکم +

لیے یہ ہوگا کہ دنیا و آخرت میں اس کی محبت و قربت تیرے دل کے اندر سمائے جائے گی۔ صبر خدا تعالٰی کی تقدیر کے ساتھ موافقت کرنے کا نام ہے کہ جس کے متعلق پہلے ہی سے اس کو علم ہے اور اس کو مٹانے کی کسی مخلوق میں قدرت نہیں۔ ایمان و یقین رکھنے والے بندے کے نزدیک چونکہ یہ بات ثابت ہوچکی ہے اس لیے وہ تقدیر پر مجورا" نہیں بلکہ اپنے ارادہ سے راضی رہتا ہے۔ صبر ابتدائی حالت میں (ایمان کمزور ہونے کی وجہ سے) مجبورا ہوتا ہے۔ آگے چل کر (اولیاء اللہ کی صورت میں قصد اور ارادہ سے ہوتا ہے۔ جب تجھ میں صبر نہیں تو ایمان کا دعوٰی کیوں کرتا ہے؟ اگر تقدیر پر راضی نہیں ہے تو معرفت خدا کا دعوٰی کیسا؟ یہ چیز صرف دعوٰی سے حاصل نہیں ہوتی۔ جب تک تو باب خداوندی کو دیکھ نہ لے' اس کی چوکھٹ کو تکیہ نہ بنالے اور تقدیر کے روندنے پر صبر نہ کرے اور نفع و نقصان کے اثرات تیرے جسم کو نہیں بلکہ دل کے جسم کو روند نہ ڈالیں اور تو اپنی جگہ ایسا اٹل رہے گویا متوالا ہے اور جسم بلا روح ہے' اس وقت تک واعظ بننا درست نہیں۔ یہ کام سکون کا محتاج ہے' جس میں مطلق حرکت نہ ہو۔ ضرورت ہے گمنامی کی کہ ذرا بھی شہرت نہ ہو۔ قلب و باطن اور سرد معنی کے اعتبار سے مخلوق سے غائب رہنے کی کہ ان سے ذرا بھی دلی لگاؤ نہ ہو۔

حالت کی تبدیلی: میں تم سے کیا کچھ (علاج) بیان کرتا ہوں اور تم عمل نہیں کرتے۔ کیسی کیسی لمبی چوڑی اور مشرح باتیں سناتا ہوں لیکن تم نہیں سمجھتے۔ میں کس قدر تم کو دیتا ہوں لیکن تم کچھ نہیں لیتے۔ کیسی کچھ نصیحتیں کرتا ہوں اور تم قبول نہیں کرتے۔ تمہارے دل کتنے سخت اور خدا سے کس قدر ناواقف ہیں۔ اگر تم اس سے واقف ہوتے اس کی ملاقات کا تم کو یقین ہوتا اور موت اور اس کے بعد کے واقعات کو یاد کرتے تو تم ایسے (غافل) نہ رہتے۔ کیا تم نے اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں

اما شاهدتم موت ملو ككم + فهلا تعظتم بهم وزجرتم نفوسكم عن طلب الدنيا وحب البقاء فيها + هلا غيرتم قلوبكم وبدلتموها و اخرجتم الخلق منها + قال الله عزوجل ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيرو اما بانفسهم ○ تقولون ولا تعملون + وكم تعلمون ولا تخلصون + كونو عقلا و لاتسيو ادبكم بين يدی الحق عزوجل + تاہد واوتحققوا انبيوا واتفكروا + هذا الذی انتم فيہ لا ينفعكم فی الا خرة انتم بخلاء علی انفسكم + لوتكرمتم عليها لحصلتم لها ماينفعها فی الاخرة + انتم اشتغلتم بما يزول وفاتكم مالا يزول + لا تشتغلو ابجمع الا موال والا زواج والا ولاد فعن قريب يحال بينكم وبين جميع ذلك لا تشتغلوا بطلب الدنيا والتعزز بالخلق فانهم لا يغنون عنكم من الله شياء + قلبک نجس بالشرک شاک فی الله عزوجل + متهم لہ + معترض عليہ فی جميع احوالک + فلما علم منک ذلک بغضک والقی فی قلوب عبادة الصالحين بغضک + كان بعضهم رحمتہ الله عليہ لا يخرج من بيتہ الا معصب العينين بقودة ابنہ + فقيل لہ فی ذلک فقال + حتی لا ابصر كافر باللہ عزوجل + ففی بعض الا يام خرج من بيتہ محلول العينين + فرای توقع مغشيا عليہ + ما اشد ما كانت غيرتہ للہ عزوجل + كيف تعبد غيرة وتشرک بہ + كيف تاكل نعمتہ وتكفربہ + وانتم لا تحسون بذلک + بل تواكلون الكفار وتقعدون معهم + لان مافی قلوبكم ايمان ولا غيرة للحق عزوجل +

کی موت نہیں دیکھی؟ کیا تم نے بادشاہوں کو مرتے نہیں دیکھا؟ پھر تم نے ان سے نصیحت کیوں حاصل نہیں کی۔ دنیا طلبی اور دنیا میں ہمیشہ رہنے کی خواہش پر اپنے نفسوں کو سرزنش کیوں نہ کی۔ تم نے اپنے دلوں کی حالت میں تبدیلی کیوں نہیں کی۔ اور مخلوق کو دلوں سے نہ نکال باہر کیا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدل لے" تم کہتے ہو مگر عمل نہیں کرتے اور اگر کبھی عمل کرتے بھی ہو تو خلوص دل سے نہیں کرتے۔ سمجھ سے کام لو۔ اللہ کے حضور گستاخی نہ کرو۔ تیار ہو جاؤ اور تحقیق کر لو توجہ کرو اور غور و فکر سے کام لو تم جس حال میں ہو اس سے آخرت میں تم کو کوئی نفع نہ ہوگا تم اپنے نفسوں کے لیے بھی خسیس بنے ہوئے ہو۔ اگر تم اپنے نفس کے لیے بھی سخی ہوتے تو اس کے لئے وہ چیز حاصل کرتے جو آخرت میں اس کے لیے نفع بخش ہوتی۔ تم لازوال کو چھوڑ کر فانی میں مشغول ہو۔ بی بی بچوں اور مال جمع کرنے میں مشغول نہ ہو کہ عنقریب تمہارے اور ان سب چیزوں کے درمیان پردہ پڑ جائے گا۔ دنیا کی طلب اور مخلوق سے عزت حاصل کرنے کی فکر میں نہ ہروکہ حق تعالیٰ مقابلے میں یہ تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے (اے عزیز) تیرا دل شرک کے نجاست سے آلودہ ہے اللہ تعالیٰ کے بارے میں شک کرتا اس کو الزام دیتا اور تیری تمام حالتوں میں اس پر اعتراض کرتا۔ جب اللہ تعالیٰ کو تیری یہ حالت معلوم ہوئی تو غصہ ہوا اور اپنے نیک بندوں کے دلوں میں تیری دشمنی ڈال دی۔ ایک بزرگ جب گھر سے باہر نکلتے تو آنکھوں پر پٹی باندھ لیتے اور ان کا بیٹا ہاتھ پکڑے چلتا تھا۔ ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ "تاکہ حق تعالیٰ کے انکار کرنے والے بندہ پر نظر نہ پڑے" پس ایک دن وہ اپنے گھر سے آنکھ کھولے ہوئے نکل آئے (کسی کافر پر) نگاہ پر گئی فورا" بے ہوش ہو کر گر گئے۔ اللہ اکبر! وہ حق تعالیٰ کے بارے میں کس قدر غیرت مند تھے۔ تو کس طرح اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرتا اور شریک سمجھتا ہے۔ اس کی نعمتیں کھا کھا کر ناشکری کرتا ہے اور احساس تک نہیں ہوتا۔ تم کافروں کے ساتھ مل جل کر کھاتے پیتے اور ان میں اٹھتے بیٹھتے ہو۔ تمہارے دلوں

عليكم بالتوبة والا ستغفار والحياء منه + اخلعو اثياب الوقاحة عليه والتجرى بين يديه + تجنبوا حرام الدنيا وشبهاتها ثم تجنبوا مباحاتها بهوى وشهوة + لان تناولكم بالهوى والشهوة + يشغلكم عن الحق عزوجل+

قال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم الدنيا سجن المومن + كيف يفرح المسجون فى سجنه + مايفرح + ولكن بشرة فى وجهه وحزنه فى قلبه + بشرة على ظاهرة والافات تقطعه من حيث باطنه وخلوته معناة جراحاته معصبته من تحت ثيابه + يعطى جراحاته بقميص تبسمه + ولهذا ايباهى به ربه عزو جل الملائكته + يوسى اليه بالا صابع + كل واحد من هولا شجاء فى دولته دين الله عزوجل وسرة + مازالوا يصبرون معه ويتجرعون مرارة اقداره حتى احبهم + قال الله عزوجل والله يحب الصابرين ○ انما يبتليك لحبه لك + كلما امتثلت اوامره وانتهيت عن نواهيه ازددت حبا + وكلما صبرت على بلائه ازددت قربا منه + عن بعضهم رحمته الله عليه انه قال ابى الله ان يعذب حبيبه ولكن يبتليه ويصبره + وكان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يقول + كان الدنيا لم تكن وكان الاخرة لم تزل + يا طالبى الدنيا + ياصحبى الدنيا + تقلدوا

میں نہ ایمان ہے اور نہ خدا تعالیٰ کے متعلق غیرت توبہ کرو، مغفرت چاہوں اور اس سے شرماؤ۔ بے حیائی اور اس کے سامنے گستاخی کا لباس اتار پھینکو۔ دنیا کی حرام اور مشتبہ چیزوں سے بچو اور اس کے بعد مباح چیزوں کو بھی شہوت و خواہش نفسانی کے ساتھ کھانے سے پرہیز کرو۔ خواہش نفس اور شہوت سے کھانا تم کو خدا سے غافل کردے گا۔

دنیا قید خانہ ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "دنیا مومن کا قید خانہ ہے" بھلا کوئی قیدی قید خانے میں کیسے خوش ہوسکتا ہے؟ ہر گز خوش نہ ہوگا۔ ہاں اگر خوشی ہوگی تو صرف چہرے پر ہوگی اور دل میں غم ہوگا۔ بہ ظاہر تو خوشی ہوگی لیکن مصائب اس کے باطن اندرون جسم اور خلوت کے اعتبار سے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہوں گے' (گویا) کپڑوں کے نیچے کے زخموں پر پٹیاں بندھی ہوئی ہیں۔ اپنے زخموں کو تبسم کے لباس میں چھپائے ہوئے ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اس پر فخر کرتے ہیں۔ اس کی طرف انگلیوں سے اشارے کیے جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک سلطنت دین خداوندی کا بہادر ہے۔ یہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی معیت میں صابر بنے رہتے اور قضا و قدر کی تلخیاں گھونٹ گھونٹ کر کے پیتے تھے یہاں تک کہ خدا نے ان کو محبوب بنا لیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ وہ تیرے ساتھ محبت ہی کی وجہ سے تجھ کو مبتلائے مصیبت فرماتا ہے۔ جس قدر بھی تو اس کے احکامات کی تعمیل کرے گا۔ اور اس کی منع کی ہوئی باتوں سے باز رہے گا' اتنی ہی تیرے ساتھ اس کی محبت بڑھے گی۔ اس کی بلاؤں پر جتنا بھی تو صبر کرے گا۔ اسی قدر اس کے یہاں تو مقرب ہوگا۔ ایک بزرگ کہتے ہیں "اللہ کو منظور ہی نہیں کہ وہ اپنے محبوب کو تکلیف پہنچائے۔ ہاں اس کو ازماتا اور صابر بنا دیتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "گویا دنیا تھی ہی نہیں اور آخرت ہمیشہ سے تھی" اے دنیا کے خواستگارو!

الی حتی اعرفکم عیوبها + وادلکم علی طریق الحق عزوجل + والحقکم بالذین یریدون وجه الله عزوجل + انتم علی هوس + اسمعوا ما اقوال لکم + اوعلموا به اوخصلوا بالعمل + اذا علمتم ما اقوال ومتم علی العمل رفعتم الی علیین فتنظرون الی هنالک + فترون اصل کلامی من هنالک + فتدعون لی وتسلمون علی وتتحققون حقیقته ما اشرالیه

یا قوم ازیلو التهملی من قلوبکم + فلست بلعاب ولا طالب دنیا + انما اقوال الحق وشیرالی الحق + مازلت فی عمری کله احسن الظن فی الصالحین واخدمهم + وذلک الذی ینفعی + لا ارید منکم اجرة علی نصحی لکم وکلامی علیکم + ثمن کلامی العمل به + وهو کلام یصلح اللخوة ولا اخلاص + النفاق ینقطع عند انقطاع الحیل والا سباب + یربی الایمان و الایقان لا النفوس والاهویته + ینفق علی المومن لا علی المنافق +

یا قوم دعواعنکم الهوسات + والا مانی الباطته واشتغلو ابذکر الله عزوجل + تکلمو بما ینفعکم واسکتواعما یضرکم + ان اردت ان تتکلم فکر فیما تریدان تتکلم به + وحصل فیه النته الصالحته ثم تکلم + ولهذا قیل لسان الجاهل امام قلبه + ولسان العقال العالم وراء قلبه + اخرص انت + فان ارادالله عزوجل منک النطق فهو ینطقک + اذا ارادک

اے دنیا سے محبت کرنے والو! میرے پاس آؤ۔ میں تم کو دنیا کے عیوب بتا دوں اور اللہ کا راستہ دکھادوں اور تم کو ان لوگوں سے ملا دوں جو ذات خدا کے طلب گار ہیں۔ تم تو ہوس میں مبتلا ہو۔ سنو! میں تم سے کیا کہتا ہوں۔ اس پر عمل کرو اور عمل میں خلوص سے کام لو۔ جو کچھ میں تم سے کہتاہوں جب اس کو معلوم کرکے عمل کرتے ہو وفات پاؤ گے تو علیین کی طرف اٹھائے جاؤ گے اور وہاں نگاہ اٹھاؤ گے تو میری باتوں کی اصلیت نظر آئے گی۔ اس وقت میرے لیے دعا کرو گے۔ مجھ پر سلامتی بھیجو گے اور جس کی طرف میں اشارہ کرتا ہوں' اس کی حقیقت کو سچا پاؤ گے۔

وعظ کی قیمت: اے لوگو! اپنے دلوں سے میرے متعلق تہمت نکال دو کہ میں نہ لغو گوہوں نہ طالب دنیا میں نے عمر بھر نیک بندوں سے حسن ظن رکھا اور ان کا خادم بنا رہا اور یہی مجھ کو نفع پہنچا رہا ہے میں تم کو نصیحت کرنے اور تمہاری خیر خواہی کرنے کی اجرت نہیں چاہتا۔ میری وعظ کی قیمت صرف اس پر عمل کرنا ہے۔ ایسا وعظ ہے۔ جو شایان خلوت اور اخلاص ہے۔ تدابیر اور اسباب کے ختم ہونے پر نفاق کی ترکی تمام ہو جاتی ہے۔ ایمان و یقین ہی پروان چڑھتا اور نشو و نما پاتا ہے' نہ کہ نفوس اور خواہشات۔ صاحب ایمان کا بول بالا ہوتا ہے۔ منافق کا نہیں۔

گونگا بن جا: لوگو! باطل ہوس اور آرزوؤں کو چھوڑ کر اللہ کی یاد میں مشغول ہو جاؤ۔ وہ بات کہو جو تم کو نفع دے اور (وہ بات کہنے سے) خاموش رہو جو نقصان پہنچائے۔ اگر تیرا بولنے کا ارادہ ہو تو جو بات کہنا چاہے پہلے اس سے غور کر۔ اس میں نیکی نیتی سے کام لے پھر وہ بات کہہ اس لیے کہا گیا ہے کہ "جاہل کی زبان اس کے دل کے آگے ہے۔ اور دانا عالم کی زبان اس کے دل کے پیچھے "تو گونگا ہو جا۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کو تیرا بولنا مقصود ہو گا تو تجھے گویائی بخشے گا۔ جب وہ تجھ سے کام لینا چاہیے گا، تو تجھ اس کے لیے تیار

لا مرهیاک له + صحبته خرس کلی + فاذا ثم الخوس یجی النطق منه ان شاء اویدیم ذلک الی حین الاتصال بالاخره + وهذا معنی قول النبی صلی الله علیه وسلم من عرف الله کل لسانه + بکل لسان ظاهره وباطنه عن الاعتراض علی فی شئی من الاشیاء بصیر موافقته بلا منازعته بعمی عینی قلبه عن النظر الی غیره + یتمزق سره ویتلاشی امره ویتفرق ماله ویخرج من وجوده ویخرج دنیاه واخرته + یذهب اسمه ورسمه + ثم اذا شاء انشره + یوجده بعد الفقد + یعیده خلقا اخر + یفنیه ید الفناء + ثم یعیده ید البقاء + لیطب اللقاء ثم یعیده لیدعو الخلق من الفقر الی الغنی + الغنی هو الغنی بالله عزوجل والاتصال به والفقر هو البعد عن الله عزوجل والا ستغناء بغیره + الغنی من ظفر قلبه بقرب ربه عزوجل، + والفقیر من علم ذلک + من ارادهذا الغنی فلیترک الدنیا و والاخری ومافیهما وماسواه فی الجمعلته یخرج الاشیا من قلبه شیاء فشیاء لا تتقید وبهذا الیسیر الموجود عندکم + انما جعل هذا الیسیر الذی عندکم زادا + فتتزودون به فی طریق السیرالیه + جعل لکم النعم لتضیفوها الیه وتستدلوا بها علیه + وجهل وجعل لکم العلم لتعملوا به

کر دے گا۔ اس کی معیت میں بالکل خاموشی ہے۔ پس جب گونگا پن تکمیل کو پہنچ جائے گا تو اسی کی طرف گویائی آئے گی بشرطیکہ اس نے چاہا ورنہ آخرت تک یہ خاموشی قائم رہے گی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے یہی معنی ہیں "جسے عرفان الٰہی نصیب ہوا اس کی زبان گنگ ہوئی" بات کسی ہی کیوں نہ ہو وہ حق تعالیٰ پر اعتراض نہیں کرتا۔ اس کے ظاہر و باطن کی زبان سے بند ہو جاتی ہے۔ وہ سراپا موافقت بن جاتا ہے اور اختلاف کا نام بھی نہیں رہتا وہ غیر اللہ کو دیکھنے سے اپنے دل کی آنکھوں کو اندھا بنا لیتا ہے۔ اس کا باطن پاش' پاش اس کی حالت پراگندہ اور اس کا مال تتربتر ہو جاتا ہے۔ اپنے وجود اور اپنی دنیا و آخرت سے باہر آجاتا ہے کہ اس کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا اس کے بعد جب خدا چاہتا ہے تو اس کو زندہ فرما دیتا ہے گم شدگی کے بعد اس کو موجود کرتا ہے اور (گویا) دوسرا جنم دیتا ہے (اب نفسانیت کی کوئی بات باقی نہیں رہتی)۔ فنا کے ہاتھ سے اس کو فنا کر کے بقا کے ہاتھ سے اس کو دوبارہ زندگی بخشتا ہے تاکہ وہ (خدا تعالیٰ سے) ملاقات کا مشتاق ہو اس کے بعد اس کو (مخلوق کی طرف) واپس کر دیتا تاکہ مخلوق کی تنگ دستی سے تونگری کی طرف لائے۔ حق تعالیٰ کی ذات اور اس کی معیت ہی اصل تونگری ہے اور حق تعالیٰ سے دوری اور دوسروں کو پا کر اپنے کو تونگر سمجھنا اصل تہیدستی ہے۔ وہی دولت مند ہے جس کو حق تعالیٰ کا قرب نصیب ہوا اور وہ تہیدست ہے جو اس سے محروم رہا۔ جسے اس دولت کی خواہش ہے اس کو چاہئے کہ دنیا و آخرت اور ان میں جو کچھ بھی ہے' حق تعالیٰ کے سوا سب کو چھوڑ دے اور ایک ایک کرکے تمام چیزوں کو دل سے نکال دے۔ اس تھوڑی سی چیز کے جو تمہارے پاس ہے پابند مت بنو۔ اس نے اس موجودہ قلیل مقدار کو تمہارے لیے زاد راہ بنایا ہے کہ اس کو راہ کا توشہ بناؤ۔ اس نے یہ نعمتیں تم کو اس لئے دی ہیں کہ اس کا عطیہ سمجھ کر اس کے ذریعے اس تک پہنچنے کوشش کرو اور علم تمہارے لئے اس لیے تجویز فرمایا کہ اس

وتهتدوا بنوره+

اللهم اهدنا قلوبنا اليك + واتنا في الدنيا حسنته وفي الاخرة حسنته وقنا عذاب النار

پر عمل کرکے اس کی روشنی میں راہ طے کرو۔ اے اللہ! ہمارے دلوں کو اپنی راہ کی ہدایت فرما اور ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

المجلس الثالث والاربعون

وقال رضی الله تعالى يوم الاحد بكرة في الرباط حادى عشر شهر رجب سنته خمس واربعين وخمسمائته

يا غلام اذا اردت الفلاح فخالف نفسك في موافقته رب عزوجل + ووافقها في طاعته + وخالفها في معصيته نفسك حجابك عن معرفته الخلق + والخلق حجابك عن معرفته الخالق عزوجل + فما دمت مع نفسك لا تعرف الخلق + وما دمت مع الخلق لا تعرف الحق عزوجل + ما دمت مع الدنيا لا تعرف الاخرة + .مالك مع الاخرة لاترى رب الاخرة + مالك ومملوك لايجتمعان + كما لا تجتمع الدنيا والاخرة فهكذا لا يجتمع الخالق والخلق + الندفس امارة بالسوء + هذه جبلتها = فبعدكم و كم حتى تامر بما يا مربه القلب + جاهد ها في جميع الاحوال + ولاتحتج لها بقوله عزوجل فالهما فجورها وتقواها+

نوبها بالمجاهدة فانها اذا ذابت و فنيت اطمانت الى القلب + ثم يطمئن القلب الى السر + ثم يطمئن السرالى الحق عزوجل + فيكون شرب الجميع من هنالك + اذاتم تنويك لهاتنادى من حيث قلبك +

تینتالیسویں مجلس

یک شنبہ۔ صبح

۱۱ رجب ۵۴۵ھ خانقاہ شریف

مجاہدۂ نفس

مخالفت نفس : اے عزیز! جب تو نجات کا طالب ہو تو اپنے پروردگار کی موافقت میں نفس کی مخالفت کر۔ اس کی اطاعت میں نفس کا ساتھ دے اور اس کی نافرمانی میں نفس کی مخالفت کر۔ مخلوق کو پہچاننے سے تیرا نفس تیرا حجاب ہے اور مخلوق حق تعالیٰ کے پہچاننے سے حجاب ہے۔ پس جب تک تو نفس کا ساتھ دے گا مخلوق کو نہ پہچان سکے گا۔ جب تک تو دنیا کے ساتھ رہے گا خدا تعالیٰ کو نہ پہچان سکے گا۔ جب تک تو دنیا کے ہے تو آخرت کے پروردگار کو نہ دیکھ سکے گا۔ آقا و غلام ایک ساتھ نہیں ہے تو آخرت کے پرودگار کو نہ دیکھ سکے گا۔ آقا و غلام ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ جس طرح دنیا و اخرت یکجا نہیں ہو سکتیں اس طرح خالق و مخلوق بھی ایک جا جمع نہیں ہوسکتے۔ نفس تو برائی ہی کو کا حکم دیتا ہے اور یہ اس کی فطری عادت ہے۔ پس ایک زمانہ درکار ہے کہ وہ (صلاحیت پسند ہو کر) اس بات کا حکم دے جس کا قلب حکم دیتا ہے۔ ہر حال میں اس سے مجاہدہ کر اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے کہ اس نے ہر نفس کو اس کی اچھائی اور برائی الہام فرما دی' اس کو کٹ حجتی نہیں سکھا۔ (کہ مقدر کا لکھا بھلا ہو یا برا جب بدلا نہیں جاسکتا تو پھر مجاہدہ سے فائدہ؟)

مجاہدہ سے اس کو پگھلا ڈال کیونکہ جب وہ پگھل کر فنا ہو جائے گا تو قلب کے ساتھ اسے سکون ملے گا۔ اس کے بعد قلب کو باطن کے ساتھ سکون ملے گا اور پھر باطن خدا تعالیٰ کے ساتھ سکون پائے گا پس ان سب کی سیرابی اسی سرچشمہ سے ہوگی۔ جب تو پوری طرح اس کو بھگا دے گا تو قلب کے لحاظ سے تجھ کو آواز

ولا تقتلو انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما ○ انما یجی ہذ ا الخطاب من الحق عزوجل بعد طہارتہا من الاکدار و ذوبان شرہا و سمن القلب بذکر الحق عزوجل وطاعتہ + افالم یحصل لہا ہنا فلا تطمع فی تقربیہا مع کدرہا وشرہا + کیف یحصل لہا القرب من الملک مع علم الطہارۃ من النجاس + قصر املہا ثم اطاعتک الی ماترید منہا + عظہما بموعظتہ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم + وھوقولہ اذا اصبحت فلا تحدث نفس بالمساء واذا امسیت فلا تحدث نفسک بالصباح فانک لا تدری ما اسمک غدا + انت اشفق علیہا من غیرک وقد ضیعتہا + فکیف یشفق علیہا غیرک و یحفظہا + قوۃ املک وحرصک حملاک علی تضییعہا + اجہد فی تقصیر الامل وتقلیل الحرص وذکر الموت و مراقبتہ الحق عزوجل والتداوی بانفاس الصدیقین و کلما تہم والذکر انصافی من التکدرفی اللیل والنہار+

قل لہا لک ما کسبت و علیک ما اکتسبت + احدما یعمل معک ولا یعطیک من عملہ شیاء ولا بدمن العمل والمجاہدۃ + صدیقک من نہاک + عدوک من اغواک +

انی اراک عند الخلق لا عند الخالق عز و جل + تودی حق النفس والخلق و تسقط حق الحق عزوجل + تشکر غیرۃ علی نعمہ + من اعطاک مانت فیہ من النعم غیرۃ حتی تشکرۃ و تعبدۃ + ان کنت تعلم ان ما عندک من النعم

دی جائے گی (کہ بس اب ترس کھاؤ اور) اپنے نفوسوں کو قتل نہ کرو۔ بے شک خدا تم پر شفیق و مہربان ہے (کہ نفس پر بھی زیادہ بوجھ اسے گوارا نہیں) مگر یہ ندا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نفس کی اپنی کدورتوں سے پاک اور اس کے شر کی میل کٹ جانے اور خدا کی یاد اور اطاعت سے قلب کے فربہ ہو جانے کے بعد ہوگی جب تک نفس میں یہ کیفیت پیدا نہو تو کدورت اور شر کے ساتھ اس کو مقرب بنانے کی طمع نہ کر کیونکہ نجاستوں سے پاک صاف ہوئے بغیر اس کو بادشاہ کا قرب کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ نفس کی خواہشات کم کر پھر جو تو کچھ اس سے کہے گا وہ تیرا کہا مانے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم کی نصیحت اس کو سنا۔ آپ کا ارشاد ہے "جب صبح کا وقت آئے تو اپنے نفس سے شام کر ذکر نہ کر اور جب شام کا وقت آئے تو اس سے صبح کا تذکرہ نہ کر کیونکہ تجھے کیا معلوم کہ کل تیرا کیا نام ہوگا؟" (یعنی زندہ ہو یا مردہ؟) تو نے اپنے نفس پر دوسروں سے زیادہ شفقت کرکے اس کو بالکل کھو دیا پھر بھلا دوسرے اس پر شفقت اور اس کی حفاظت کیا کریں۔ تیری لمبی چوڑی آرزوؤں و حرص نے اس کو برباد کر ڈالا ہے پس اپنی امیدوں کو کوتاہ اور حرض کو کم کرکے موت کو یاد اور حق تعالیٰ کا ہر وقت دھیان کرنے اور صدیقین کے انفاس اور کلمات کو دوا بنانے اور کدورت سے پاک و صاف ذکر کے ذریعے شب و روز علاج معالجہ میں کوشش کر اپنے نفس کو بتا دے کہ اپنے کئے کا نفع بھی تجھ ہی کو ہوگا اور وبال بھی تجھ پر پڑے گا۔ نہ کوئی تیرا عمل بٹائے گا نہ اپنے کئے ہوئے عمل میں تجھ کو کچھ دے گا۔ کام اور محنت مجاہدہ کئے بغیر چارہ نہیں۔ تیرا دوست وہی ہے جو تجھ کو (برائی سے) روکے اور تیرا دشمن وہ ہے جو تجھے برائی پر اکسائے۔

غیر کا شکریہ: میرے عزیز! میں تجھ کو مخلوق کے پاس دیکھ رہا ہوں نہ کہ خالق کے پاس۔ تو مخلوق اور نفس کا حق تو ادا کرتا ہے لیکن حق تعالیٰ کا ساقط کرتا ہے۔ اس کی نعمتوں پر دوسروں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جن نعمتوں میں تو ڈوبا ہوا ہے تجھ کو کس نے دی ہیں؟ کیا خدا کے سوا کسی اور نے دی ہیں جو تو ان کا شکریہ ادا کرتا اور اس کی پرستش کرتا ہے۔ اگر تجھے علم

من الحق عزوجل فاین شکرۃ + و ان کنت تعلم انہ خلقک فاین عبادتہ فی امتثال اوامرۃ وا انتھاء عن نواھیہ والصبر علی بلائہ + جاھد نفسک حتی تھتدی قال اللہ عز وجل والذین جاھد وافینا لنھدینھم سبلنا + و قال للہ عزوجل ان تنصروا اللہ ینصرکم و یشبت اقدا مکم + لا ترخص لھا ولا تطعھا وقد افلحت + لا تتبسم فی وجھھا واجاء بھا عن کل الف کلمتہ کلمتہ + الی ان تتھذب و تطمئن و تقنع + اذا طلبت منک الشھوات واللذات لما طلھا واخرھاو قل لھا موعدک الجنتہ + صبرھا علی مرادۃ المنع حتی یجیھا العطاء + اذا صبرتھا و صبرت کان اللہ عزوجل معھا + لانہ قال ان اللہ مع الصبرین + لا تقبل لھا قولا فانھا لا تامر الا بالشر + ان احببتھا فخا لفھا ففی خلافھا صلاح لھا + یامن یدعی ارادۃ الحق عزوجل وھو واقف مع نفسہ کذبت فی دعواک + النفس والحق لا یجتمعان + الدنیا والا خرۃ لا یجتمعان + من وقف مع نفسہ فاتہ الوقوف مع الحق عزوجل + من وقف مع الدنیا فاتہ الوقوف مع الاخرۃ + قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من احب دنیاۃ اضربا خرتہ و من احب اخرتہ اضر بدنیاہ + اصبر فاذا تم صبرک تم رضاک + جا ء ک فنائوک فیصیر

ہے کہ جو کچھ بھی نعمتیں تیرے پاس ہیں وہ تمام خدائے عزوجل کی طرف سے ہیں تو پھر اس کا شکریہ کہاں ہے؟ اور اگر تو جانتا ہے کہ اسی نے تجھ کو پیدا کیا ہے تو اس کی عبادت یعنی اس کے احکامات کی بجا آوری اور ممنوعات سے پرہیز اور اس کی بلاؤں پر صبر کرنا کہاں ہے؟ اپنے نفس سے اتنا مجاہدہ کر کہ وہ سیدھے رستے پر آ لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان کو اپنی راہ دکھا دیتے ہیں" نیز اس نے فرمایا "اگر اللہ کی مدد کرو گے (یعنی اس کا بول بالا رکھو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا" نفس کو مہلت نہ دے اور نہ اس کا کہا مان، تو یقیناً نجات پائے گا۔ اس کے سامنے تبسم نہ کر اور اس کی ہزار باتوں میں سے بس آدھ بات کا جواب دے یہاں تک کہ وہ مہذب، مطمئن اور قانع ہو جائے۔ اگر وہ تجھ سے اپنی خواہشوں اور لذتوں کا مطالبہ کرے تو اسے ٹال دیا کر اور کہ دیا کر کہ اس کے پورے ہونے کا مقام جنت ہے۔ انکار کی تلخی کا اس کو خوگر بنا یہاں تک کہ بخشش آئے۔ جب تو اس کو صابر بنائے گا اور صبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی معیت اس کو نصیب ہو گی، اس لئے کہ اس کا ارشاد ہے "بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے" تو اس کی بات بھی نہ مان کیونکہ وہ برائی کے سوا کسی چیز کا حکم نہ دے گا۔ اگر تجھے اسکے ساتھ محبت ہے تو اس کی مخالفت کر کہ اس کی مخالفت میں ہی اس کی بھلائی ہے۔ اے وہ شخص! جو تو مدعی خدا تعالیٰ کی طلب کا ہے اور ساتھی ہے اپنے نفس کا۔ تو اپنے دعوےٰ میں جھوٹا ہے۔ نفس اور حق کا ساتھ نہیں ہو سکتا دنیا و آخرت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ جو نفس کے ساتھ کھڑا ہوا، اس سے خدا تعالیٰ کا ساتھ چھوٹا۔ جس نے دنیا کا ساتھ پکڑا، اس سے آخرت کا ساتھ جاتا رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اراشا ہے "جو اپنی دنیا کو عزیز سمجھے گا، وہ اپنی آخرت خراب کرے گا اور جو اپنی آخرت سے محبت کرے گا، وہ اپنی دنیا کا نقصان کرے گا۔" صبر کر۔ جب صبر کامل ہو جائیگا تو رضا کامل ہو جائے گی۔ تیری فنائیت تجھ کو حاصل ہوگی۔ ہر چیز تیرے پاس اچھی

الکل عندک طیبا + ینقلب الکل شکرا + یصیر البعد قربا + یصیر الشرک توحیدا + فلا تری من الخلق ضرا ولا نفعا + لا تری اضداد بل تتحد الا بواب والجهات + فلا تری الا جهتہ واحدۃ + حالتہ لا یعقلها کثیر من الخلق + بل ہی لا حاد افراد من کل الف الف الی انقطاء النفس واحد+

یا غلام اجهد ان تموت ھھنا بین یدی الحلق عزوجل + اجهد ان تموت نفسک قبل ان تخرج روحک من بدنک + موتها بالصبر والمحالفتہ + فعن قریب تحمد عاقبتہ ذلک + صبرک یفنی و جزائوۃ لا یفنی + انی صبرت و رایت عاقبتہ الصبر محمودۃ + مت ثم احیانی ثم اماتنی + و غبت ثم اوجلنی من غیبتی + هلکت معہ و ملکت معہ + جاهدت نفسی فی ترک الا ختیار والا رادۃ حتی حصل لی ذلک + فصار القدر یقودنی + والمنتہ تنصرلی + والفعل یحرکنی + والغیرۃ تعصمنی + والا رادۃ تطیعنی + والسابقتہ تقلمنی + واللہ عزوجل برفعنی ویحک تهرب منی و انا شحنتک احفظها + مکانک عندی والا فانت هالک + یا جو یهل حج الی اولا + ثم حج الی الیت ثانیا + انا باب الکعبتہ + تعالی حتی اعلمک کیف تحج + اعلمک خطابا تخاطب بہ رب الکعبتہ + سوف ترون اذا نجلی الغبار+

ہو گی۔ کل سراپا شکر ہو جائے گا دوری بھی قریب ہوگی شرک توحید بن جائے گا۔ تو نہ نقصان کو مخلوق کی طرف سمجھے گا نہ نفع کو۔ تجھ کو اغیار نظر نہ آئیں گے۔ سارے دروازے اور ساری سمتیں ایک ہو جائیں گی۔ تیری نگاہ بجز ایک سمت کے کسی پر بھی نہ اٹھے گی۔ یہ ایک ایسی حالت ہے جس کو اکثر لوگ سمجھ بھی نہیں سکتے۔ لاکھوں بلکہ ساری مخلوق سے کسی ایک نصیب ہوتی ہے۔

صبر کا اجر: عزیزم! کوشش کر کہ تو خدا تعالیٰ کے حضور میں یہیں مر مٹے۔ کوشش کر کہ بدن سے روح نکلنے سے پہلے ہی تیرا نفس مر جائے اور نفس کی موت صبر اور اس کی مخالفت سے واقع ہو گی اور عنقریب اس کا انجام بخیر ہوگا۔ تیرا صبر تو ختم ہو جائے گا مگر اس کا اجر ختم نہ ہوگا میں نے خود صبر کیا اور اس کا انجام بہتر پایا۔ میں مرچکا ہوں پھر میرے خدا نے مجھ کو زندگی دی اور اس کے بعد (فنائیت کی) موت دی۔ میں معدوم ہو چکا ہوں پھر خدا تعالیٰ مجھ کو عدم سے وجود میں لایا ہے۔ اس کی حضوری میں مر مٹا اور اس کی معیت میں بادشاہ بنا۔ میں نے اپنے اختیار و ارادے کو ترک کرنے کے لئے نفس کو مجاہدہ میں ڈالا یہاں تک کہ یہ (مرتبہ قرب) نصیب ہوا کہ اب تقدیر میرا ہاتھ پکڑتی ہے اور اللہ کا احسان میری مدد کرتا ہے۔ اس کا فعل مجھے حرکت دیتا اور غیرت میری (معصیت سے) حفاظت کرتی ہے۔ مشیت میری اطاعت گزار اور علم الٰہی میرا پشت پناہ بنا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ مجھ کو بلند فرماتا رہتا ہے۔ تجھ پر افسوس! تو مجھ سے بھاگتا ہے حالانکہ میں تیرا کوتوال ہوں اور تیری حفاظت کرتا ہوں پس تجھے میرے پاس ٹھہرنا چاہیے ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا۔ اے بے وقوف! پہلے میری طرف قصد کر پھر خانہ کعبہ کا ارادہ کرنا۔ میں کعبہ کا دروازہ ہوں۔ آ میں تجھے حج کرنے کا طریقہ بتاؤں اور تجھے وہ آداب گفتگو سکھاؤں جس سے تو رب کعبہ کو خطاب کرے جب غبار ہٹے گا تو عنقریب تجھ کو نظر آجائے گا کہ (حقیقت کیا تھی اور ہم کیا خیال کیے بیٹھے تھے)

القعدوا یاسیاس+
احتموابی + فانی قد اعطیت القوۃ من اللہ عزوجل + القوم یا مرونکم بما امر کم بہ + یونھو نکم عما نھاکم عنہ + قد سلم الیھم النصح لکم + فھم یودون الامانتہ فی ذلک+

اعملوا فی دارلحکمتہ حتی تصلوا لی دارا القدرۃ + الدنیا حکمتہ والا خرۃ قدرۃ + الحکمتہ تحتاج الی ادوات والات واسباب + والقدرۃ لا تحتاج الی ذلک + وانما فعل الحق عزوجل ذلک لیمیز دارالقدرۃ من دار الحکمتہ + الا خرۃ فیھا تکوین بلا سبب + ینطق بھا جوارحکم و تشھد علیکم بما عملتم من معاصی الحق عزوجل + یوم القیامتہ تنکشف الا ستار و تظھر المخبات ان شئتم وابتم + لا یدخل احد من الخلق النار الا یقلب بارد لارتکاب الحجتہ علیہ + اقرءو ا کتبکم بالسنتہ و فکر و فیھا + ثم توبوامن السیات واشکروا علی الحسنات + احضر واکتب المعاصی واضربوا علی سطورھا بالتوبتہ

یا غلام قد بیعت علی یدی و صحبتنی + اذا لم تقبل منی ما اقول لک ایش ینفعک ذلک+

رغبت فی الصورۃ دون المعنی + من یرید یصحبنی یقبل ما اقول لہ و یعمل بہ + ید و رکیف درت + و الا فلا یصحبنی + فانہ یخسر اکثر مما یربح + اناسماط ھدف وما

رعایا کے پاسبان: اے رعایا کے پاسبانو! بیٹھ جاؤ۔ (حکومت کا تکبر ترک کر سکے) میری پناہ میں آجاؤ۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص قوت بخشی گئی ہے۔ اللہ والے تم کو انہی باتوں کا حکم دیتے ہیں جن کا حکم خدا نے دیا ہے اور انہی باتوں سے روکتے ہیں جن باتوں کی خدا نے ممانعت کی ہے۔ تمہاری خیر خواہی ان کے سپرد کی گئی ہے۔ پس وہ اس امانت کو ادا کر رہے ہیں۔

حکمت کا گھر: اس حکمت کے گھر (یعنی دنیا میں کام کرنا ناگزیر ہے اس لئے) کام کیے جاؤں یہاں تک کہ دار قدرت (یعنی آخرت) میں پہنچ جاؤ۔ دنیا سراسر حکمت ہے اور آخرت سراپا قدرت۔ حکمت کو آلات' آوزار اور اسباب کی ضرورت ہوتی ہے اور قدرت کو ان کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ اس لئے کیا ہے کہ قدرت کا گھر حکمت کے گھر سے الگ ہو جائے آخرت میں ساری چیزیں بلا اسباب وجود میں آئیں گی۔ تمہارے اعضاء بولنے لگیں گے اور تم نے حق تعالیٰ کی جو نافرمانیاں کی ہیں ان کی تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔ قیامت کے دن سارے پردے اٹھ جائیں گے اور تم چاہو یا نہ چاہو ساری پوشیدہ باتیں کھل جائیں گی۔ دوزخ کے اندر مخلوق میں سے سوائے اس قلب کے جو سرد ہو (یعنی مردہ ہو اور اس میں طاعت حق کا شمہ تک نہ ہو) اور کوئی بھی داخل نہ ہوگا کیونکہ اسی پر حجت قائم ہوئی ہے اپنے نامہ اعمال کی فکر کرو پھر گناہوں سے توبہ کرو اور نیکیوں پر شکر ادا کرو۔ نافرمانیوں کے اوراق جمع کرکے توبہ کے قلم سے ان کی سطروں کو کاٹ دو۔

بیعت حقیقی: عزیزم! تو نے میرے ہاتھ پر بیعت کی اور میری صحبت اختیار کی ہے اگر تو میری بات نہ مانے گا تو تجھے (میری بیعت و صحبت سے) کیا فائدہ ہو گا؟ تو نے ظاہرا رغبت کی' حقیقتاً نہیں۔ جو شخص میری صحبت میں رہنا چاہے تو جو کچھ مین اس سے کہوں اس کو مارنے اور اس پر عمل کرے اور جدھر کو بھی میں پھروں ادھر ہی وہ بھی پھر جائے ورنہ میری صحبت میں رہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ جتنا (ساتھ رہ کر) فائدہ اٹھائے گا' اس سے زیادہ (نا فرمانی

احدیها کل منی شیاء + باب مفتوح
لا ید خله احد + الیش اعمل بکم +
کم اقول لکم وانتم لا تسمعون
منی + فانی ارید کم لکم لا لی +
انی لا اخافکم ولا ارجوکم + لا
افرق بین الخراب و العمران +
بین الباقی والمیت + بین الغنی
والفقیر + بین الملک والمملوک +
الا مرید غیرکم + لما اخرجت
حب الدنیا من قلبی صح لی هذا +
کیف یصح لک التوحید و فی قلبک
حب الدنیا + اما سمعت قول النبی
صلی اللہ علیہ وسلم

حب الدنیا رأس کل خطیئة + ما
دمت مبتدئا مقتد یا طالبا سالکا
فحب الدنیا فی حقک راس کل خطیئة +
فاذا انتهی سر قلبک و وصل الی
قرب الحق عزوجل حبب الیک
قسمک من الدنیا و بغض الیک
قسم غیرک +
یحبب الیک اقسامک حتی
تستو فیها + تحقیقا لعلمه السابق
فیک + فتقنع بها ولا تلتفت
الی غیرها + وقلبک قائم
بین یدیه یتقلب فی الدنیا
کتقلب اهل الجنة فی الجنة
فجمیع ما یجری علیک من
الحق عزوجل محبوبک لا نک
ترید بارادته و تختار با ختیارة +
تدور مع قدرة و تقطع عن
قلبک جمیع ما سواة + تنحی

کرکے) نقصان اٹھائے گا۔ میں ایک بچھا ہوا دستر خواں ہوں (کہ جو چاہے کھائے' پھر بھی کوئی نہیں کھاتا۔ کھلا ہوا دروازہ ہوں لیکن (افسوس) کوئی اس میں داخل نہیں ہوتا۔ میں تمہیں کیا کروں میں تم سے کہتا ہوں اور تم میری سنتے ہی نہیں۔ میں تم کو تمہارے ہی لئے چاہتا ہوں' اپنے لئے نہیں۔ میں نہ تم سے ڈرتا ہوں اور نہ تم سے امید رکھتا ہوں۔ میں آبادی اور ویرانے زندہ اور مردہ' غنی اور فقیر' بادشاہ و غلام کسی میں بھی فرق نہیں سمجھتا لیکن اختیار کسی اور ہی کے ہاتھ میں ہے (وہ جس کو چاہتا ہے مجھ سے نفع پہنچاتا ہے) جب دنیا کی محبت میں اپنے دل سے نکال چکا تو تو مجھ کو یہ (مرتبہ) حاصل ہوا۔ تیرے دل میں دنیا کی محبت بھری ہوئی ہے اس لئے تیرے لئے یہ واعظ بننا کس طرح مناسب ہو سکتا ہے؟ کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا کہ:۔

دنیا کی محبت گناہ کی جڑ ہے: "دنیا کی محبت ہی ہر گناہ کی جڑ ہے" جب تک تو متبدی و مقتدی بنا ہوا طب وسلوک کی حالت میں ہے' تیرے لئے دنیا کی محبت ہر لغزش کی جڑ ہے لیکن جب تیرا باطن انتہائی منزل طے کرکے خدا کے نزدیک پہنچ جائے گا تو دنیا کا جتنا حصہ بھی تیری قسمت میں لکھا ہے' اس کی محبت تیرے دل میں ڈال دی جائے گی اور غیر کے مقسوم کا بغض ڈالا جائے گا۔ تیرے مقسوم کی محبت تیرے دل میں اسی لئے پیدا کی جائے گی کہ تو اپنے متعلق خدا تعالٰی کے حکم ازلی کو ثابت کرنے کے لئے اپنا پورا مقسوم حاصل کرسکے اور اس پر قناعت کرکے دوسری چیزوں کی طرف بالکل توجہ نہ کرے۔

تیرا دل حق تعالٰی کے حضور میں کھڑا ہوا اس طرح دنیا کو استعمال کرے جیسے جنتی جنت میں استعمال کریں گے حق تعالٰی کی طرف سے جو کچھ بھی تجھ کو ملے گا وہ تجھ کو پسند ہوگا کیونکہ تو اسی کے ارادے سے ارادہ کرتا ہے اور اسی کے اختیار دینے سے اختیار کرتا ہے۔ اس کی تقدیر کے ساتھ گھومتا رہتا ہے اور اپنے دل سے خدا کے سوا ہر چیز سے الگ تھلگ رہتا ہے۔ دنیا و آخرت دونوں

الدنیا و الا خرۃ عنک فیصیر تناولک للاقسام و حبک لھا بہ لا بک+

المنافق المرائی المعجب بعملہ بلیم صیام النھار و قیام للیل و یخشن ما کولہ و ملبوسہ وھو فی ظلمتہ باطنا وظاھرا ۃ لا یتقدم من قلبہ خطوۃ الی ربہ عزوجل + فھو من العاملتہ الناصبتہ + سریرتہ ظاھرۃ عند الصدیقین والا ولیاء والصالحین الواصلین الی الحق عزوجل + الیوم یعرفہ الخواص من الخلق + وغدا یعرفہ العوام جمیعھم + الخواصؒ اذا راوہ مقتوۃ بقلوبھم + ولکنھم یسترونہ بستر اللہ عزوجل+

لا تزاحم القوم بنفاقک فانک ما تخلی + لا کلام حتی تقطع الزنا رو تجد دالا سلام + و تتحقق التوبتہ بقلبک و تخرج من بیت طبعک وھواک ووجودک وجلب النفع الیک و دفع الضرعنک + لا کلام حتی تخرج عنک بترک نفسک و ھواک و طبعک علی الباب + وتترک قلبک فی الدھلیز وتترک سرک فی المخدع عند الملک +

اسرع الی الا ساس فاذا احکمتہ اسرع الی البناء + ماء الا ساس الفقہ فی الدین فقہ القلب لا فقہ اللسان + فقہ القلب یقربک الی الحق عزوجل + و فقہ اللسان یقربک الی الخلق و ملوکھم + فقہ القلب یترک فی صدر مجلس القرب من الحق عز و جل + یصعد رک د بر فعک ویقرب خطاک الی ربک عزوجل ویحک تضیع زمانک فی طلب العلم ولا تعمل بہ +

ہی تجھ سے الگ ہیں۔ پس تیرا اپنے مقسوم کو لینا اور اس کو محبوب سمجھنا خدا ہی کی وجہ سے ہو گا' نہ کہ اپنی ذات کی وجہ سے۔

عمل کا غرور: ریا کار منافق اپنے عمل پر مغرور ہوتا ہے دن کو ہمیشہ روزے رکھتا اور رات کو شب بیداری کرتا' رو کھا سوکھا کھاتا اور موٹا جھوٹا پہنتا ہے لیکن حقیقت میں ظاہر و باطن میں تاریکی کے اندر ہے کہ اپنے دل سے خدا تعالیٰ کی جانب ایک قدم بھی نہیں بڑھتا۔ وہ محنت مشقت میں مبتلا ہے۔ اس کی حقیقت اولیاء و صدیقوں اور خدا کے پاس رہنے رہنے والے نیکوکاروں پر عیاں ہے کیونکہ مخلوق میں سے خواص تو آج بھی اس کو پہچانتے ہیں اور کل (قیامت) میں سب لوگ اسے پہچان لیں گے۔ خواص اس کو دیکھ کر دل میں اس سے دشمنی رکھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی پردہ پوشی کی وجہ سے اس کو چھپا لیتے ہیں۔ تو اپنے نفاق کے ساتھ ان کے گروہ میں نہ جا۔ وہاں رہنے نہ پائے گا۔ وعظ مت کہہ جب تک کہ تو اپنا زنار نہ۔توڑ ڈالے اور نئے سرے سے اسلام قبول کر کے دل سے توبہ نہ کرے اور اپنی طبیعت' خواہش' وجود اور نفع کے حصول اور مضرت کے بچاؤ کے احاطہ سے باہر نہ نکل آئے۔ وعظ مت کہہ جب تک کہ تو اپنے آپ (انانیت) سے باہر نہ نکل آئے کہ اپنے نفس' اپنی خواہش اور اپنی طبیعت کو دروازے پر' قلب کو دہلیز پر اور باطن کو بادشاہ کے قریب نشست گاہ میں چھوڑے۔

قلب کا علم و فہم: پہلے بنیاد رکھنے میں جلدی کر۔ پس جب اس کو مضبوط کر لے تو تعمیر میں تیزی دکھا۔ بنیاد کا پانی دین کی سمجھ ہے لیکن دل کا علم و فہم نہ کہ زبان کا قلب کا علم و فہم تجھ کو خدا کے قریب لے جائے گا اور زبان کا علم مخلوق اور دنیوی بادشاہوں کے پاس لے جائے گا۔ قلب کا علم و فہم تجھ کو خدا کے قرب کی مجلس کا صدر بنائے گا۔ تجھ کو صدر مقام پر اور اونچا لے جائے گا اور تیرے قدم کو حق تعالیٰ کی طرف چلا کر اس کے پاس پہنچائے گا۔ تجھ پر افسوس! کہ تو علم کی تحصیل میں اپنا وقت ضائع کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا۔ تو

فانت علی قدم الجهل فی هوس + تخلم اعداء الحق عزوجل و تشرک بهم + هو غنی عنک و عمن اشرکت به + لا یقبل منک شریکا + اما علمت انک عبد من زمامک بیدة + ان اردت الفلاح فاترک زمام قلبک بید الحق

عزوجل+وتوکل علیه

حقیقة التوکل+

واخلصه بظاهرک و باطنک + ولا تتهمه فانه غیر متهم + هو اعرف منک بمصلحتک + وهو یعلم وانت لا تعلم + علیک بالسکوت بین یدیه والخمول والتغمض والا طراق والخرس + الی ان یا تیک الاذن منه بالنطق + فتنطق + فتنطق به الا بک + فیکون لطقک دواء لا مراض القلوب و شفاء

لاسرار وضیاء للعقول+

اللهم نور قلوبنا و دلها علیک + وصف اسرارنا و قربها منک + و اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة

وقنا عذاب النار ۵

جہالت کے پاؤں پر (کھڑا اور) ہوس میں (مبتلا) ہے کہ دشمنان خدا کی خدمت کرتا اور ان کو شریک خدا سمجھے ہوئے ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے اور جن کو تو اس کا شریک بنائے ہوئے ہے، ان سب سے بے نیاز ہے۔ وہ تجھ سے کسی شریک کو نہیں مانے گا۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ جس کے ہاتھ میں تیری باگ ہوگی، اسی کا تو بندہ ہوگا۔ اگر تو نجات چاہتا ہے تو اپنے دل کی باگ خدا کے ہاتھ میں دے دے اور اس پر پوری طرح بھروسہ کر۔ اپنے ظاہر و باطن سے اس کی خدمت کر اس کو الزام نہ دے۔ وہ ہر الزام سے بری ہے۔ وہ تجھ سے زیادہ تیری مصلحتوں سے واقف ہے۔ وہ علیم ہے اور تو علیم نہیں۔ اس کے سامنے خاموشی، گمنامی، آنکھیں بند، سر جھکائے رکھنا اور گونگا بن جانا ضروری سمجھ یہاں تک کہ اس کی طرف سے بولنے کی اجازت ہو پس اس وقت اسی کی وجہ سے بولے نہ کہ اپنی وجہ سے۔ اس وقت تیرا بولنا قلبی بیماریوں کی دوا، باطن کی شفا اور عقلوں کا نور و ضیاء بن جائے گا۔

اے اللہ! ہمارے دلوں کو منور فرما اور ان کو اپنی راہ دکھا اور ہمارے باطن کو صاف کر کے اپنے قریب فرما لے۔ ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

المجلس الرابع والاربعون

وقال رضی الله تعالی عنه یوم الثلاثا عشیة فی المدرسة ثالث عشر رجب سنة خمس واربعین و خمسمائة

المومن غریب فی الدنیا + والزاهد غریب فی الاخرة + والعارف غریب فیما سوی المولی + المومن مسجون فی الدنیا و ان کان فی سعة الرزق والمنزل + اهله یتقلبون فی ماله

چوالیسویں مجلس

سہ شنبہ۔ بوقت شام
۱۳ رجب ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ

دنیا اور ترک دنیا

دنیا کو تین طلاق: بندہ مومن دنیا میں مسافر ہے اور زاہد خشک مسافر ہے آخرت میں (یعنی وہاں نہ اس کا جی لگے گا اور نہ سکون پائے گا) اور عارف جملہ ماسوائے خدا میں مسافر ہے۔ مومن دنیا میں ایک قیدی ہے چاہے کتنا ہی بڑا مکان اور وسعت رزق حاصل ہو کہ اس کے اہل و عیال ہر طرح اس کے مال و

وجاهه و يفرحون ويضحكون جواليه
وهوفی سجن باطن+
بشره فی وجهه وحزنه فی
قلبه + عرف الدنیا فطلقها
بقلبه + اول ما طلقها طلقه
واحدة + لا نه خاف من
تقلیب الا عیان + فبینما هو
کذلک اذا فتحت الا خرة بابها +
فجاء برق حسن و جهها + فطلق
الدنیا طلقه اخری فجاء ته
الاخری فعالقته + فطلق
الدنیا الطلقته الثالثه + و
وقف مع الاخر بکلیته +
نبینما هو معها اذ برق نور
الحق عزوجل + جطلق الاخری +
قالت له الدنیا لم طلقتنی +
قال لهارایت احسن منک + وقالت
له الا خری لم طلقتنی + قال لها
لانک محدثته مصورة اما انت
غیرة + فکیف لا اطلقک + فحینئذ
تحققت معرفته لربه عزوجل
فصار حراسما سواة + غریبا فی
الدنیا والاخرة + فی غیبته عن
الکل + فی محو الکل + فتقف
الدنیا فی خدمته + بری خلامته
لا سریته + تقف بصدد العمل
خالیته عن زینتها +
التی تظهر بها عند ابنائها + و
انما جعلت کذلک لئلا یکون
التفات الیها + الملکته اذا
احبت شخصا" نفذت هدایا ها
الیه علی ید العجائز والجواری

دولت سے فائدہ اٹھاتے، اس کے ارد گرد ہنستے کھیلتے اور خوشیاں مناتے ہیں، لیکن وہ ایک باطنی قید خانے میں ہے (اندر ہی اندر گھٹتا اور دنیا سے رہائی پانا چاہتا ہے) اس کی خوشی محض چہرے پر ہے اور اس کا غم دل کے اندر پوشیدہ ہے۔ وہ دنیا (کی بے ثباتی سے) واقف ہوا پس اس نے اپنے دل سے اس کو طلاق دے دی۔ پہلے اس نے دنیا کو ایک ہی طلاق دی (کیونکہ اس میں رجوع کرنے کا اختیار باقی رہتا ہے۔) چونکہ اس کو حالات کے تغیر کا خوف ہے (کہ اگر دنیا چھوڑنے کا متحمل نہ ہو سکے تو دوبارہ اس کو حاصل تو کر سکے، وہ اسی حالت میں تھا کہ اچانک آخرت نے اپنا دروازہ کھول دیا۔ اس کے چہرے کے حسن کی شعاعیں چمکنے اور مومن کو اپنا گرویدہ بنانے لگیں تو اس نے دنیا کو دوسری طلاق بھی دے دی۔ اب آخرت اس کے پاس آکر اس کے گلے مل گئی تو و دنیا کو تیسری طلاق دے کر کلیتہ آخرت کا ہو رہا۔ ابھی وہ اسی حال میں تھا کہ یکایک حق تعالٰی کا نور چمکا تو اس نے آخرت کو بھی چھوڑ دیا۔ دنیا نے اس سے پوچھا کہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ مومن نے جواب دیا کہ "میں نے تجھ سے کہیں زیادہ خوبصورت چیز دیکھ پائی۔" آخرت نے بھی پوچھا کہ مجھے کیوں طلاق دی؟ اس کو یہ جواب دیا کہ تیرا وجود اور تیری صورت کسی اور کی مرہون منت ہے، اس لئے تو بھی غیر ہے پس تجھے بھی کیوں نہ چھوڑ دوں (خالق حسن کا گرویدہ کیوں نہ بنوں؟) اب مومن نے حق تعالٰی کی معرفت حاصل کر لی اور ہو اس کے سوا سب سے آزاد اور دنیا و آخرت دونوں میں مسافر ہو گیا۔ سب سے غائب اور ہر چیز سے محو ہوگیا۔ دنیا اس کی خدمت میں بی بی بن کر نہیں بلکہ خادمہ بن کر کھڑی رہتی ہے اور ہر خدمت کے لئے تیار اور ہر اس زیبائش و آرائش سے خالی جو وہ اپنے عاشقوں پر ظاہر کرتی ہے۔ دنیا کی یہ حالت اس لئے بنا دی جاتی ہے تاکہ اس (مومن) کو اس کی طرف رغبت نہ ہو۔ بیگم جب کسی شخص سے محبت کرنے لگتی ہے تو اپنے تحفے تحائف بوڑھیوں اور کالی کلوٹی حبشن لونڈیوں کے ہاتھ بھیجا کرتی ہے

الزنج + حفظالہ و غیرۃ علیہ +
اقبل علی ربک بکلیتک +
اترک غدا الی جنب
امس + لعل غداباتی
وانت میت+

وانت یا غنی لا تشتغل بغناک
عنہ + لعل غداباتی وانت فقیر +
لا تکن مع شی بل کن مع خالق
الا شیاء الذی ھو شی لا یشبھہ
شی + لا تستروح الی غیرۃ راحتہ +
قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم +
لا راحتہ لمومن من دون لقاء
ربہ + اذا خرب ما بینک وبین
الخلق + و عمر ما بینک وبینہ
فقد اختارلک + فلا تکرۃ
خیرۃ + من صبر مع الحق عزوجل +
رای عجائب من الطافہ + من
صبر علی الفقر جاء ہ الغنی
اکثر ما جعل النبوۃ
فی الرعاۃ
والولا یتہ فی الموالی و
الغربا + کلما ذل العبد
لہ اعزۃ + کلما تواضع
لہ رفعہ + ھو المعز
والمذل الرافع
والمواضع الموفق
والمسھل + لولاہ
ما عرفناہ +

یا معجبین باعمالھم ما اجھلکم +
لو لا توفیقہ ما صلیتم و صمتم و صبرتم +
انتم فی مقام الشکر لا فی مقام العجب اکثر

کیوں؟ محبوب کو بچانے اور اس پر غیرت کی وجہ سے (کہ خوبصورت عورتوں کو دیکھ کر ان پر فریفتہ نہ ہو جائے) تو بھی اپنے پروردگار کی جانب پوری طرح متوجہ ہو جا۔ آنے والے کل کو گزر ہوا سمجھ لے۔ کیا معلوم کل کا دن آئے اور تو مردہ ہو۔

عمل کا غرور: اے امیر! تو اپنی امارت میں مشغول ہو کر خدا سے غافل نہ ہو۔ کیا خبر کل کا دن آئے اور تو مفلس و قلاش ہو جائے۔ کسی چیز کے ساتھ بھی مت رہ بلکہ چیزوں کے پیدا کرنے والے کا ساتھ اختیار کر کہ وہ ایسی (بے نظیر) چیز ہے جس کی کوئی مثال نہیں۔ اس کے غیر کے پاس تجھے راحت نہ ملے گی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "مومن کے لئے تو خدا تعالیٰ کی ملاقات سے بڑھ کر کوئی راحت نہیں" جب اس نے تیرا اور مخلوق کا واسطہ منہدم کر دیا اور اپنا اور تیرا درمیانی واسطہ تعمیر کیا تو یقیناً" اس نے تجھے چن لیا۔ اب تو اس کے انتخاب کو ناپسند نہ کر۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ صابر بنا رہتا ہے وہ اس کی عجیب و غریب نوازشیں دیکھتا ہے۔ جو مفلسی پر صبر کرتا ہے، اس کو خوش حالی نصیب ہوتی ہے۔ اکثر منصب نبوت بکریاں چرانے والوں کو عطا ہوا ہے۔ اور مرتبہ ولایت غلاموں اور غریبوں کو۔ بندہ جتنا بھی خدا کے سامنے اپنے کو ذلیل کرے گا' وہ اسی قدر اس کو عزت عطا فرمائے گا اور جس قدر بھی جھکے گا' اسی قدر وہ اس کو سرفراز فرمائے گا۔ وہی عزت دینے والا ہے اور وہی ذلت دینے والا۔ وہی بلند کرنے والا ہے اور وہی پست کرنے والا۔ وہی توفیق دینے والا ہے اور وہی (ہر دشواری کو) آسان کرنے والا۔ اگر اس کا فضل نہ ہوتا تو ہم اس کو کبھی نہ پہچان سکتے۔

توفیق الٰہی: اے اپنے اعمال پر مغرور ہونے والو! تم کتنے نادان ہو۔ اگر اس کی توفیق نہ ہوتی تو نہ تم نماز ادا کر سکتے نہ روزہ رکھ سکتے اور نہ صبر کر سکتے۔ تمہارے لئے شکر کا

العباد معجبون بعبادتهم و اعمالهم + طالبون
للحمد و الثناء من الخلق + راغبون فی اقبال
الدنیا و اربابها علیهم + و سبب ذلک و قوفهم
مع نفوسهم و اهویتهم + الدنیا محبوبته
النفوس + و الاخری محبوبته القلوب +
و الحق عزوجل محبوب الاسرار + انما
تنفذ الحکم الی قلوبهم بعد احکام
الحکم + لان الحکم قدم هذا الامر +
فمن ادعی منه شیئا مع عدم احکام الحکم
فقد کذب + لان کل حقیقته لا تشهد
لها الشریعته فهی زندقته + طرالی الحق
عزوجل بجناحی الکتاب و السنته +
ادخل علیه و یدک فی ید الرسول صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم +
اجعله وزیراک و معلمک + دع
یده تزینک وتمشطک وتعرضک
علیه + هو الحاکم بین الارواح +
المربی للمریدین جهبه المرادین +
امیر الصالحین + قسام الاحوال
والمقامات بینهم + لان الحق
عز و جل فوض ذلک الیه +
جعله امیر الکل + الخلع اذا
خرجت من عند الملک
الجند انما تقسم علی ید
امیر هم + التوحید عبادة
والشرک بالخلق عادة فالزم
العبادة واترک العادة اذا
خرقت العادة خرقت فی وحقک العادة
غیر حتی یغیر الله لک + قال الله
عز و جل ان الله لا یغیر ما بقوم
حتی یغیروا ما بانفسهم + اخرج

مقام ہے نہ کہ خود پسندی کا۔ اکثر لوگ اپنی عبادتوں
اور اعمال پر مغرور اور مخلوق سے تعریف کے خواہاں ہیں
اور دنیا و اہل دنیا کو اپنا گرویدہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں
اور اس کی وجہ اپنے نفسوں اور خواہشات کے ساتھ ان
کی وابستگی ہے کیونکہ دنیا تو نفوس کی معشوقہ ہے اور آخرت
دلوں کی محبوبہ اور اللہ تعالیٰ باطن و اسرار کا محبوب ہے (پس ہر
ایک اپنے محبوب ہی کی طرف مائل ہو گا) حکمتوں کا قلوب
میں پیدا کرنا (تعمیل) حکم میں پختگی کے بعد ہی ہوتا ہے کیونکہ حکم
(شریعت) اس (حکمت و دانش) کا پاؤں ہے۔ حکم کی تعمیل
کے بغیر جو شخص اس (علم باطنی) کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے
کیونکہ جس حقیقت کی شہادت شریعت نہ دے (وہ حقیقت
نہیں بلکہ) زندیقیت ہے۔ کتاب اللہ و سنت رسول کے
دو بازوؤں سے اللہ تعالیٰ کی جانب پرواز کر۔ اس کے سامنے
اس طرح حاضری دے کہ تیرا ہاتھ رسول اللہؐ کے دست مبارک
میں ہوں۔ آنحضرت کو اپنا پشت پناہ اور مرشد بنا
آپ کے ست مبارک کو اختیار دے کر تیرا بناؤ سنگار کرکے
خدا تعالیٰ کے سامنے لے جائے۔ آنحضرت ہی لشکر ارواح کے
حاکم ہیں۔ طالبین کے مزی و سرپرست ہیں۔ مظلومین کے سردار
ہیں۔ نیکو کاروں کے افسر ہیں اور ان میں حالات و مقامات
کی تقسیم فرمانے والے ہیں' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ
خدمت آپ کے سپرد کر دی اور آپ کو سب کا امیر بنا
دیا۔ جب لشکر کے لیے بادشاہ کی طرف خلعت
عطا ہوتے ہیں تو سپہ سالار ہی کے ساتھ تقسیم
کرائے جاتے ہیں۔ توحید (یعنی صرف خدا ہی سے
خوف اور امید رکھنا) عبادت ہے اور مخلوق کو شریک سمجھنا
(نفس کی) عادت ہے عبادت کو لازم سمجھ اور عادت کو چھوڑ
دے۔ جب تو عدات کے خلافت کرے گا تو (خدا تعالیٰ کی
طرف سے بھی) تیرے ساتھ خلافت عادت برتاؤ ہوگا۔
تو (اپنی حالت کو) بدل تاکہ خدا تعالیٰ تیرے لیے (اپنی
عادات جاریہ میں) تبدیلی فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد
ہے۔ "بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ

نفسک والخلق من قلبک + واملاہ بمکونهما حتی یرد الیک التکوین + ماهنا اشی یجی بصیام النهار وقیام اللیل + لکن بطهارة القلوب وصفاء الاسرار + عن بعضهم رحمته الله علیه انه قال الصیام والقیام خل وبقل علی المائدة والطعام غیرهما + صدق +

هما اول الطعام ثم یحی لون بعد لون من الا طعمته ثم الاکل + ثم عسل الایدی + ثم یحی لقاء الله عز و جل + ثم الخلع والا قطاع والا مارة والنیابته وتسلیم البلاد والقلاع + اذا صلح قلب البعد للحق عز و جل وتمکن

من قربه اعطی المملکته والسلطنته فی افطار الارض + ولم الیه نشرالدعوة من الخلق والصبر علی اذاهم + یسلم الیه تغییر الباطل واظهار الحق + یعطیه ویغنیه + لانه اذا اعطی اغنی + یملا بطنته حکما الحق عز و جل قد جعل من خلاء ل اراضی قلوب عباده الصالحین له العارفین به انهارا الحکم + تنبع من وادی علمه من عند عرشه ولوحه + تجری الی اراضی القلوب المیته الجاهلته به المعرفته عنه +

یا غلام اکل الحرام یمیت قلبک + واکل الحلال یحییه + لقمته تنور قلبک + و القمته تظلمه + و لقمته تشغلک بالدنیا + و لقمته تشغلک بالاخری + و لقمته تزهدک فیهما + والقمته ترغبک فی خالقهما + الطعام الحرام

وہ اپنی حالت کو خود نہ بدلیں" اپنے نفس اور مخلوق کو دل سے نکال اور ان دونوں کے خالق کو دل میں جگہ دے تاکہ (تجھے منصب تکوین عطا ہو اور مخلوق کے متعلق) نظم و نسق تیرے حوالے کیا جائے۔ یہ چیز دن کے روزوں اور رات کی نمازوں سے نہیں ملتی بلکہ دلوں کو پاک اور باطن کو صاف کرنے سے حاصل* ہوتی ہے۔ ایک بزرگ نے کہا ہے کہ "روزے اور شب بیداری دستر خوان کی چٹنی اور پھل ہیں اور اصل کھانا تو کچھ اور ہے" کیا سچی بات فرمائی ہے۔ یہ دونوں چیزیں کھانے سے پہلے آتی ہیں۔ پھر یکے بعد دیگرے انواع و اقسام کے کھانے چنے جاتے ہیں اور کھانا شروع ہوتا ہے۔ پھر ہاتھ دھوتے ہیں سب کہ بعد اللہ کی ملاقات پھر خلعت، جاگیر سپہ سالاری جانشینی اور ملکوں اور قلعوں کی سپردگی ہوتی ہے جب بندہ کا دل خدا تعالیٰ کے لائق بن جاتا ہے اور وہ مقرب بارگاہ

بنا لیا جاتا ہے تو اطراف عالم میں اس کو بادشاہت اور حکومت عطا کی جاتی ہے اور اس کو مخلوق کی دعوت کا کام سپرد کرکے ان کی ایذا رسانی پر صبر کا (حکم) ہوتا ہے۔ باطل کو مٹا کر اعلان حق کا کام تفویض ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ ہی اس کو نوازتا اور اس کو (سب سے) بے نیاز کر دیتا ہے۔ کیونکہ جب وہ دینے پر آتا ہے تو پوری طرح غنی کر دیتا ہے۔ اس کا پیٹ حکمتوں سے بھر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے صالح و عارف بندوں کے دلوں کی زمینوں میں حکمت و معرفت کی وہ نہریں جاری کر رکھی ہیں جو اس کے عرش و لوح کے قریب علم کی وادی سے نکلتی ہیں اور بہتی ہوئیں دلوں کی ان سرزمینوں میں پہنچتی ہیں جو مردہ ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے ناواقف اور روگرداں ہیں۔

حلال و حرام کھانے کے اثرات

عزیزم! حرام کھانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اور حلال کھانا اس کو زندہ رکھتا ہے۔ ایک لقمہ ہے جو تیرے دل کو منور کرتا ہے اور ایک لقمہ ہے جو اس کو تاریک کر دیتا ہے۔ ایک لقمہ ہے جو تجھ کو دنیا میں مشغول کرے گا اور ایک لقمہ ہے جو تجھ کو آخرت میں مشغول کرے گا اور ایک لقمہ ہے جو تجھ کو ان دونوں سے بے رغبت بنائے گا اور ایک لقمہ ہے جو تجھ کو ان

يشغلك بالدنيا و يحبب
اليك المعاصى +

والطعام المباح يشغلك بالآخرى ويحبب اليك الطاعات + والطعام الحلال يقرب قلبك من المولى + هذه الاطعمة لا تعرف الا بمعرفة الحق عز و جل + و معرفته انما تكون فى القلب لا فى الدفاتر + منه تكون لا من خلقه + انما تحصل معرفة الله عز و جل بعد العمل بحكمه + بعد الصديق و الصدق + بعد التوحيد لله عز و جل والثقة به + بعد الخروج من الخلق فى الجملة كيف تعرف الحق عز و جل و لست تعرف الا ماتاكل وتشرب وتلبس وتنكح + ولا تبالى من اى وجه كان + اما سمعت قول النبى صلى الله تعالى عليه وسلم من لم يبال من اين مطعمه ومشربه لم يبال الله من اى باب من ابواب النار ادخله (وقال رضى الله تعالى عنه بعد كلام) فلا تبال بجميع الاشياء + ولا تتمن شياء + ولا يشغلك عنه شى + لاتقيدك الخلق عنه + غير انک تحدثهم بما يعقلون + و تتصدق عليهم بالمداراة + تعمل بقول النبى صلى الله تعالى عليه وسلم مداراة الناس صدقة +

تعطيهم من عطاء ربک
عز و جل +

تتكرم عليهم بشى من كرامته لک + ترفق بهم و تلطف بهم و تلين جانبک لهم + بصير خلقک من اخلاق الحق عز و جل و فعلک من امره + اشيوخ اثنان + شيخ

کے پیدا کرنے والے کا مشتاق بنائے گا۔ حرام غذا تجھ کو دنیا میں مصروف رکھ کر معصیت کی محبت میں پھنسائے گی۔ اور مباح غذا تجھ کو آخرت میں مشغول کرے گی اور اطاعت کی محبت پلائے گی اور حلال غذا تیرے دل کو اللہ تعالیٰ کی قربت پہنچائے گی۔ ان غذاؤں کی شناخت اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوئے بغیر نہیں ہو سکتی اور اس کی معرفت دل میں ہوتی ہے۔ کتابوں میں نہیں ملتی۔ اسی کی طرف سے حاصل ہوتی ہے۔ مخلوق کی طرف سے نہیں ملتی اللہ کی معرفت اس کے احکام پر عمل کرنے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے سچا سمجھنے اور سچا بننے کے بعد خدا تعالیٰ کو یکتا سمجھنے اور اس پر بھروسہ رکھنے کے بعد اور ساری مخلوقات کو ترک کرنے کے بعد (حاصل ہوتی ہے) جب کہ تجھ کو کھانے پینے پہننے اور نکاح کرنے کی شناخت کے سوا کچھ معلوم ہی نہیں تو خدا کی معرفت کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور یہ مزے جس طرح بھی حاصل ہو جائیں (خواہ ناجائز ذریعے سے ہی کیوں نہ حاصل ہوں) تجھے کچھ پروا نہیں۔ کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا" جس کو اس کی پرواہ نہ ہوئی کہ اس کا کھانا پانی کہاں سے آرہا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی پروا نہ کرے گا۔ کہ جہنم کے کسی بھی دروازے سے اس کو دوزخ میں داخل فرمائے" تھوڑی سی تقریر کے بعد شیخ نے فرمایا) پس تو ہر چیز سے بے پرواہ ہو جا اور کسی چیز کو بھی نہ دیکھ۔ نہ کوئی چیز تجھ کو خدا سے غافل کرے اور نہ مخلوق تجھ کو خدا سے چھڑا کر اپنا پابند کرے۔ ہاں! ان سے ان کی سمجھ کے مطابق باتیں کرے اور دل داری کے ان کو خیر خیرات دے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کر کہ "لوگوں کی مدارات کرنا بھی صدقہ ہے" اپنے پروردگار کی بخشش (قرب ولایت) میں سے ان کو بھی کچھ دے اور اس نے (اصلاح حال کی) جس نعمت سے تجھ کو سرفراز کیا ہے تو اس سے ان کو بھی نوازے۔ ان کے ساتھ نرمی و شفقت کا برتاؤ کر اور ان کے طرف محبت سے جھک جا۔ تیرا اخلاق خداوندی میں سے ہوگا اور تیرا کام اس کے حکم سے ہوگا مشائخ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک

الحکم و شیخ العلم + شیخ الحکم یدلک علی باب الخلق + وشیخ العلم یدلک علی باب قرب الحق عز و

جل + بابان لا یدلک من الدخول فیهما + باب الخلق و باب الخالق + باب الدنیا و باب الاخرة + احدهما تبع للاخر + باب الخلق والابواب الحق عز و جل ثانیا + ماتری الباب الاخیر حتی تجوز من الباب الاول + اخرج بقلبک + من الدنیا حتی تدخل الی الاخری + اخدم شیخ الحکم حتی یدخل بک الی شیخ العلم + اخرج من الخلق حتی تعرف الحق عز و جل + هی درجات درجته بعد درجته + وهما ضدان لایجتمعان هذه الاشیاء اضداد فلا تطلب الجمع بینها + فما یقع بیدک + فرغ قلبک الذی هو بیت الحق عز و جل + لاتدع فیه غیره + اذا کانت الملائکته علیهم السلام لاتدخل بیتافیه صورة فیکف یدخل الحق عزوجل الی قلبک وفیه صور واصنام + کل ماسواة صنم + فکسر الاصنام

وطهر هذا البیت + وقد رایت حضور صاحبه فیه + تری من العجائب مالم تکن تراه من قبل +

اللهم وفقنا لما یرضیک عنا + واتنا فی الدنیا حسنته وفی الاخرة حسنته وقنا عذاب النار

مشائخ شریعت اور ایک مشائخ معرفت۔ شیخ شریعت تجھ کو مخلوق کے دروازے پر لے جائے گا (یعنی معاملات و مدارات کا درس دے گا) اور شیخ معرفت یعنی طریقت قرب حق کے باب کی راہ دکھائے گا۔

یہ وہ دروازے ہیں جن میں تجھ کو داخل ہوئے بغیر چارہ نہیں۔ باب خلق اور باب خالق دنیا کا دروازہ اور آخرت کا دروازہ پہلا مخلوق کا دروازہ ہے اور دوسرا خالق کا دروازہ۔ جب تک تو پہلے دروازے سے نہ گزرے گا' دوسرا دروازہ تجھ کو نظر نہ آئے گا۔ اپنے دل سے دنیا کو دور کر دے تاکہ آخرت میں داخلہ ممکن ہو شیخ شریعت کی خدمت کر کہ وہ تجھ کو شیخ طریقت تک پہنچا دے۔ مخلوق (کے ساتھ وابستگی) سے باہر نکل کر تجھ کو خدا کی معرفت حاصل ہو۔ یہ درجات ہیں کہ ایک درجہ دوسرے کے بعد ہے اور دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ کبھی یک جا نہیں ہوسکتے۔ یہ سب چیزیں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ پس ان سب کو جمع کرنے کا خواہش مند نہ بن کر اس طرح) تیرے ہاتھ نہ (یہ) آئے گا نہ وہ وہ اپنے دل جو اللہ تعالیٰ کا گھر ہے خالی رکھ کسی غیر کو اس میں نہ رہنے دے۔ جب فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویر ہو تو خدا تعالیٰ تیرے دل میں کیسے داخل ہو گا جب کہ اس میں بہتری مورتیں اور بت موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ہر چیز بت ہے۔ بتوں کو توڑ ڈال اور اس گھر کو پاک صاف کر کہ گھر والا گھر میں دکھائی دے اور تو ایسے عجائبات دیکھے جو اس سے پہلے نظر نہ آئے تھے۔

اے اللہ! ہم کو اس روش کی توفیق دے جو تجھے ہم سے راضی کر دے اور ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

المجلس الخامس والاربعون

وقال رضی الله تعالی عنه بکرة فی المدرسته سادس عشرین من شهر رجب سنته خمس واربعین وخمسائته

عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم انه قال ملعون من کانت ثقته بمخلوق مثله .+ ما اکثر الذین دخلو فی هذة اللعنته + من خلق کثیرا واحدیثق بالله عزوجل + و من وثق بالله عزوجل فقدا استمسک بالعروة الوثقی + ومن ثوق بمخلوق مثله فهو کالقباض علی الماء یفتح یدة لا یری فیها شیاء+

ویحک الخلق یقضون حوائجک یوما او اثنین او ثلاثه او شهر او سنته اوسنتین + وفی الا خیر یضجرون منک علیک بصحبته الحق عزوجل وانزال حوائجک به + فانه لیضجر منک ولا ولا یسام من حوائجک فی الدنیا والاخرة +

الموحد عند قوة توحیدة لایبقی له اب ولا ام ولا اهل ولا صدیق ولا عدوو لا مال ولا جاة ولا سکون الی شئی فی الحملته + لا یبقی له سوی التعلق بباب الحق عزوجل ومننه + یا واثقا بالدینار والدرهم اللذین فی ید ک + عن قریب یذهبان من یدک + عقوبته لک + کما یغیتهما قد کانا فی ید غیرک + فسلبا منه وسلما الیک تستعین بهما علی طاعته مولاک عزوجل + فجعلتهما صنمک +

یا جاهل تعلم العلم لوجه الله عز

پینتالیسویں مجلس صبح۔ جمعہ۔ ۲۶ رجب ۵۴۵ھ

مدرسہ معمورہ

غم دنیا سے نجات کے طریقے

مٹھی میں پانی : جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! "جس شخص کا بھروسہ اپنی جیسی مخلوق پر نہ ہو وہ ملعون ہے ملعون ہے" کتنی کثرت سے لوگ اس لعنت میں داخل ہیں کثیر مخلوق میں سے ایک ہی آدھ ہو گا جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہوگا۔ جس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اس نے مضبوط رسی پکڑ لی اور جس نے اپنی جیسی (کمزور و محتاج) مخلوق پر بھروسہ کیا ہو اس شخص کی مانند ہے جو مٹھی میں پانی پکڑنا چاہیے (مگر) ہاتھ کھول کر دیکھے تو اس میں کچھ بھی نظر نہ آئے۔

صرف خدا کفیل ہے : تجھ پر افسوس! مخلوق تیری ضروریات دو تین دن یا ایک مہینہ یا سال دو سال پوری کردے گی۔ آخر کار تجھ سے اکتا جاوے گی (اور تنگ آکر رخ پھیر لے گی) تو خدا تعالیٰ کی صحبت اختیار کر اور اسی کے سامنے اپنی ضروریات پیش کر کہ دنیا ہو یا آخرت تیری حاجتیں پوری کرنے سے نہ وہ اکتائے گا اور نہ تجھ سے گھبرائے گا۔ موحد کی توحید جب قوی ہو جاتی ہے۔ تو اس کے لیے ماں باپ' کنبہ قبیلہ' دوست دشمن مال و جاہ کوئی چیز اہمیت نہیں رکھتی۔ کسی کے پاس اسے سکون نہیں ملتا۔ سوائے حق تعالیٰ کے دروازے اور اس کے احسانات کے ساتھ تعلق رکھنے کے اس کے لیے کچھ باقی نہیں رہتا۔ دنیا اور اپنے مال و زر پر بھروسہ کرنے والے! عنقریب یہ سزا کے طور تجھ سے چھن جائیں گے جس طرح یہ تیرے پاس پہنچے' کبھی دوسرے کے قبضے میں تھے' (سزا کا وقت آیا) تو اس سے چھین کر تجھ کو دے دیے گئے تاکہ تو ان کو اپنے اللہ کی اطاعت میں صرف کرے مگر تو نے ان کو اپنا بت ہی بنا لیا (اور ان کی پرستش کرنے لگا۔)

علم کی قدر و قیمت : اے جاہل! خدا کے لیے

وجل واعمل بہ فانہ یوفیک + العلم حیاۃ والجھل موت + الصدیق اذا فرغ من تعلم العلم المشترک ادخل فی العلم الخاص + علم القلوب و الاسرار + فاذا تمکن فی ھذا العلم صار سلطان دین اللہ عزوجل + یامر و ینھی و یعطی و یمنع باذن مسلطہ + یصیر سلطانا فی الخلق + یامر بامر اللہ عزوجل وینھی عن نھیہ + یاخذ منھم بامرہ + ویعطیھم بامرہ + فیکون معھم بالحکم ومع الحق

عزوجل بالعلم +

الحکم بواب علی الباب + و العلم داخل الدار + الحکم عام و العلم خاص + العارف واقف علی باب الحق عزوجل و قد سلم الیہ علم المعرفتہ و الاطلاع علی امور لم یطلع غیرہ علیھا + یوم بالعطاء فیعطی و یومر بالامساک فیمسک + یومر بالاکل فیاکل + یومر بالجوع فیجوع + یومر بالاقبال علی شخص و بالاعراض عن اخر + یومر بالاخذ من شخص و بالرد الی اخر + المنصور من نصرہ و المخذول من خذلہ + القوم یاتون الیکم و لمنفعتکم لا لحوائجھم + لا حاجتہ لھم الی احد من الخلق + فی حبال الخلق یفتلون و بنیانھم یشیدون و علیھم یشفقون + ھم جھا بذۃ الحق عزوجل فی الدنیا والاخرۃ + ایش یاخذون منکم لکم لالھم + شغلھم النصح للخلق والدوام علیہ + لان ما کان من اللہ عزوجل فھو

علم حاصل کرکے اس پر عمل کر۔ وہ تجھ کو (شاہی) آداب سکھائے گا۔ علم زندگی ہے اور جہالت موت۔ صدیق جب علم (شریعت) جو (عام مومنین میں) مشترک ہے، حاصل کر لیتا ہے۔ تو خاص علم یعنی قلوب و اسرار کے علم (کے مکتب میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ جب وہ اس علم کا ماہر ہو جاتا ہے۔ تو دین الٰہی کا بادشاہ بن جاتا ہے اور اپنے بادشاہ بنانے والے (حق تعالیٰ کی اجازت سے حکم کرتا، باز رکھتا، بخشش کرتا اور محروم بناتا رہتا ہے۔ وہ مخلوق میں بادشاہ ہوتا ہے۔ اللہ کے حکم سے حکم دیتا ہے۔ اور اسی کے منع کرنے سے منع کرتا ہے۔ اسی کے حکم سے مخلوق سے لیتا اور اسی کے فرمان کے مطابق ان کو دیتا ہے۔ علم کے لحاظ سے خدا کے ساتھ اور حکم کے اعتبار سے اس کے بندوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ حکم اس دروازے کا دربان ہے اور علم گھر کا اندرون۔ حکم عام ہے اور علم خاص۔ عارف خدا تعالیٰ کے دروازے پر کھڑا ہے۔ اس کو معرفت کا علم اور ان امور کی خبر دی گئی ہے جن کی دوسروں کو اطلاع نہیں۔ بخشش کا حکم دیا جاتا ہے۔ تو بخشش کرتا ہے اور روک دینے کا حکم ہوتا ہے تو ہاتھ روک لیتا ہے۔ کھانے کا حکم ہوتا ہے تو کھاتا اور بھوکا رہنے کا حکم ہوتا ہے۔ تو بھوکا رہتا ہے۔ کسی شخص پر توجہ کرنے کا حکم ہوتا ہے تو (اس پر) توجہ کرتا ہے اور کسی شخص سے بے توجہی کا حکم ہوتا ہے۔ تو (اس سے) بے توجہ ہو جاتا ہے۔ اس کو کسی شخص سے قبول کر لینے کا حکم ہوتا ہے اور کسی (کا ہدیہ) رد کر دینے کا۔ جو شخص اس کی مدد کرتا ہے اس کی (خدا کی طرف) سے مدد کی جاتی ہے۔ جو اسے حقیر سمجھتا ہے وہ (خدا کی طرف سے) ذلیل ہوتا ہے۔ اللہ والے لوگ تمہارے ہی نفع کے لیے تمہارے پاس آتے ہیں، نہ کہ اپنی ضرورتوں کے لیے ان کو تو کسی ایک مخلوق کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ وہ تو مخلوق کی رسیوں کو بٹتے، ان کی بنیاد کو مضبوط کرتے اور ان پر مہربانی کرتے ہیں۔ وہ دنیا و آخرت میں خدائی سردار ہیں۔ وہ جو کچھ تم سے لیتے ہیں۔ اپنے لیے نہیں تمہارے لئے لیتے ہیں ۔ ان کا کام ہمیشہ مخلوق کی خیر خواہی کرنا

بلوم و يثبت + و ماكان من غيره فلا + اخدم العلم والعلماء العمال و اصبر

على ذلک + انا اصبرت على خدمة العلم اعطيت فقه القلب و نور الباطن +

يا قوم سلموالا مورالى الحق عزوجل فهوا علم بكم منكم +

انتظر والفرجه فان من ساعة الى ساعة فرجا + اخدموا الحق عزوجل واستفتحوا بابه و واغلقوا ابواب الخلق + فانه يريكم عجائب ماليس فى حسابكم ويحک ان اراد الله عزوجل ان ينفعک على ايدى الخلق نفعک وان اراد ان يضرک على ايديهم كان ذلک + هو المسخر والملين والمقسى لقلوبهم + هو المحيى والمميت + هو المعطى والمانع + هو المعز والمذل هو الممرض والمعافى هو المشبع والمجوع + هو المكسى والمعرى هو المشبع والموحش + هو الاول والا خر والظاهر والباطن كل ذلک هو لا غيرة + اعتقد هذا بقلبک واحسن معاشره الخلق بظاهرک + وهذا شغل الصالحين المتقين + يتقون الله عزوجل فى جميع احوالهم ويدارون الخلق يحدثونهم

ثم ايعقلون بقلوبهم بخلق حسن + بخلق الكتاب والسنة + و يامرونهم بما فيهما فان قبلو اشكروهم على ذلک + وان خرجوا منهما فلا يبقى بينهم و بينهم صداقة ولا محاباة + يتواقحون على الخلق فى امر الله عزوجل ونهيه+

ہے۔ جو چیز بھی اللہ کی جانب سے ہوتی ہے وہ ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ اور غیر خدا کی چیز قائم نہیں رہتی۔ علم اور باعمل علما کی

خادم بن اور اس پر ثابت قدم رہ تو علم کی خدمت میں لگا رہے گا تو تجھے بصیرت اور نور باطن حاصل ہوگا۔

خدا تعالیٰ سب کچھ ہے: لوگو! اپنے معاملات حق تعالیٰ کے سپرد کر دو۔ وہ تم سے زیادہ تمہارا جاننے والا ہے۔ اس کی کشائش کے منتظر رہو کہ ایک لمحے سے دوسرے لمحے تک بہت گنجائش ہے۔ اللہ کے خادم بنو۔ اس کا دروازہ کھلواؤ اور مخلوق کے دروازوں کو بند کر دو پس وہ تم کو ایسی عجیب (عنائتیں) دکھائے گا جو تمہارے حساب سے باہر ہوں گی۔ تجھ پر افسوس! اگر اللہ تجھ کو مخلوق کے ہاتھوں نفع پہنچانا چاہے گا۔ تو نفع پہنچا دے گا اور اگر نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے گا اس کو بھی کر گزرے گا وہی ان کے دلوں کو مسخر کرنے والا ہے اور وہی نرم یا سخت بنانے والا وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہی دینے والا اور نہ دینے والا ہے۔ وہی عزت و ذلت دینے والا' بیماری اور صحت عطا کرنے والا وہی پیٹ بھرنے والا اور بھوکا رکھنے والا ہے۔ وہی پہنانے اور ننگا رکھنے والا اور وہی محسن ہے اور وہی وحشت دینے والا' وہی ہے اول و آخر اور ظاہر و باطن سب کچھ وہی ہے نہ کہ کوئی اور اپنے دل سے اس کا اعتقاد رکھ اور اپنے ظاہر سے مخلوق کے ساتھ اچھا برتاؤ کر کیونکہ نیکو کار پرہیزگاروں کا یہی کام ہے اپنے ہر حال میں خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہتے اور مخلوق سے خندہ روئی سے ملتے ہیں۔

حسن خلق کے ساتھ کتاب و سنت کے خلق کے مطابق ان سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو وہ سمجھ سکیں اور احکام قرآن وحدیث (پر عمل کرنے) کا حکم دیتے ہیں۔ پس اگر وہ اس کو مان لیتے ہیں تو ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اگر وہ لوگ اس سے باہر ہو جاتے ہیں تو نہ ان میں دوستی باقی رہتی ہے نہ محبت وہ اللہ کے احکام و نہی کے بارے میں مخلوق کا لحاظ نہیں کرتے۔

اجعل قلبک مسجدا +

لا تدع مع الله احدا کما قال الله عزو جل وان المساجد فلا تدعوا مع الله احد فاذا ترقت درجته هذا العبد من الاسلام الیٰ الا یمان + من الا یمان الی الا یقان + من الا یقان الی العمرفته + من المعرفته الی العلم + من العلم الی المحبته + من المحبته الی المحبوبیوته + من طلبه الی مطلوبیته + فیحنذ اذا غفل لم یترک + واذا انسی ذکر + واذا نام نبه + واذا غفل واقظ + واذا ولی اقبل + واذا سکت نطق + فلا یزال ابد مستیقظا صافیا + لا ننه قد صفت انیته قلبه یری من ظاهرها باطنها + وورث الیقظه من نبیه علیه الصلاة والسلام + کانت تنام عناة ولا ینام قلبه + وکان یری من ورائه کما یری من امامه +

کل احد یقظته علی قدر حاله + فالنبی صلی الله تعالی علیه وسلم لا یصل احد الی یقظته + ولا یقدر ان یشارکه احد فی خصائه + غیر ان الا بدال و الاولیا من امته یردون علی بقایا طعامه وشرابه یعطون قطرة من بحاد مقاماته وذرة من جبال کراماته + لانهم وراثته المتسکون بدینه الناصرون له + الدالون علیه + الناشرون لعلم دینه و شرعه + علیهم سلام الله وتحیاته + وعلی الوارثین لهم الی یوم القیامته +

المومن لمح الدنیا فارادها

کعبہ دل : اپنے دل کو مسجد بنا لے۔ اللہ کے ساتھ کسی کو بھی مت پکار۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "واقعی مسجدیں اللہ ہی کی ہیں پس (ان میں آکر) اللہ کے ساتھ (شریک بنا کر) کسی کو بھی نہ پکارو" جب بندہ کا درجہ اسلام سے ترقی کرکے ایمان تک اور ایمان سے یقین کامل اور یقین کامل سے معرفت تک، معرفت سے علم تک، علم سے محبت تک محبت سے محبوبیت تک اور طلب سے مطلوبیت تک پہنچ جائے تو اس وقت اگر غفلت کرے تو (اس پر) قائم نہیں رکھا جاتا ہے اور جب بھول جائے تو یاد دلا دیا جاتا ہے اور سو جائے تو جگا دیا جاتا ہے۔ غافل ہو تو ہوشیار کر دیاجاتا ہے۔ منہ پھیرے تو سامنے کے رخ لایا جاتا اور جب خاموش ہوجائے تو گویا کر دیا جاتا ہے۔ پس وہ ہر وقت وہ ہمیشہ بیدار اور صاف رہتا ہے کیونکہ اس کا آئینہ دل ایسا صاف ہو گیا ہے کہ باہر ہی سے اس کا باطن نظر آتا ہے اور اس کو بیداری اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ورثہ میں ملی ہے کہ "نیند کی حالت میں صرف) آپ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہ سوتا تھا۔ آپ جس طرح اپنے سامنے سے دیکھتے تھے اسی طرح پیچھے سے بھی دیکھتے تھے۔

سمندر کے چند قطرے : ہر شخص کی بیداری اس کے حال کے مطابق ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری کو کوئی نہیں پہنچ سکتا اور نہ آپ کی خاصیتوں میں سے کسی خاصیت میں بھی کوئی شخص شریک ہونے کی قدرت رکھتا ہے ہاں آپ کی امت کے ابدال اور اولیاء آپ ہی کے بچے ہوئے کھانے اور پانی پر آتے ہیں آپ ہی کے مرتبوں کے سمندروں میں سے ایک قطرہ اور کرامات کے پہاڑوں میں سے ایک ذرہ ان کو دے دیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ آپ کے وارث، آپ کے دین پر قائم آپ کے مدد گار آپ تک پہنچنے کا راستہ بتانے والے اور آپ کے دین اور شریعت کو پھیلانے والے ہیں۔ اللہ کی سلامتی اور برکتیں آپ پر اور آپ کے وارثوں پر قیامت تک نازل ہوتی رہیں۔

طریقہ ابراہیمی : مومن نے دنیا پر نظر ڈالی۔ اس کا ارادہ

وطلبها واستلا ء قلبه بها + فارادت تملکته فطلقها + ثم طلب الا خرة حتی وجلها فامتلا ء قلبه بها + فخاف من تقبیدها وجسهاله عن ربه عزوجل + فطلقها واقعدها الی جنب الدنیا وادی فرضها + ولحق بباب الحق عز وجل فخیم عندة وتوسد بعتبته + اتبع ملته ابراہیم الخلیل علیه السلام الزاهد فی النجم ثم فی القمرثم فی الشمس ثم قال لا احب الا فلین + انی وجهت وجهی للذی فطر السموات ولارض حنیفا وما انا المشرکین + فلما دام توسده بالعتبته و عرف الحق عزوجل صدقته فی الطلب + فتح الباب واذن لقلبه فی الدخول علیه +

فاستخبره عن حاله

وما جری علیه مع الدنیا والا خری + وهو علم بذلک منه + فقص علیه قصته + فقربه و انسه و حدثه وخلع علیه خلعته رضاه و املاه من حکمه وعلمه + ودعی لمطلقتیه الدنیا والا خرة و جدد له العقد علیهما و کتب بینه وبینها قضیته + وشرط علیهما ترک الا ذیته + وجعلهما خادمتین له یوفیا نه اقسامه منهما والقی علیهما محبته + وانقلب لامر فی حقه +

کیا طالب ہوا اور اس کا دل اس سے بھر گیا۔ دنیا نے اس پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا (کہ میرے سوا دوسرے کی طرف راغب نہ ہو) تو اس نے دنیا کو طلاق دے دی۔ پھر آپ آخرت کا خواستگار ہوا۔ حتی کہ اسے بھی حاصل کر لیا۔ اس سے بھی اس کا دل بھر گیا۔ وہ ڈرا کہ وہ کہیں اس کو پابند کرکے پروردگار سے روک نہ لے لہٰذا اس کو بھی طلاق دے کر دنیا کے پہلو میں بٹھا دیا (البتہ) اس کا حق ادا کرتا رہا (یعنی نماز روزہ میں کوتاہی نہ کی) اور خود اللہ کے در سے چمٹ گیا اور اس کے پاس خیمہ گاڑ لیا اور اس کی چوکھٹ کو تکیہ بنایا۔ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کا طریقہ اختیار کیا جنہوں نے ستاروں سے پھر چاند اور اس کے بعد سورج سے کنارہ کشی اختیار کرکے فرمایا۔ میں ان کو محبوب نہیں سمجھتا جن کا نور چھپ جانے والا ہے۔ میں نے تو سب سے کنارہ کش ہو کر اپنا رخ اسی ذات کی جانب کر لیا جس نے آسمان و زمین کو بنایا اور میں مشرکین میں نہیں ہوں" (کہ اللہ کے سوا کسی اور کو اللہ کا شریک سمجھوں)" پس جب وہ چوکھٹ کو تکیہ بنائے رہا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی طلب صادق کو جانچ لیا تو دروازہ کھول دیا۔ اور اس کے قلب کو اپنے حضور میں باریابی کی اجازت دی۔ اس کے حالات دریافت کئے اگرچہ وہ اس سے پوری طرح واقف تھا۔ (لیکن اپنی شفقت ظاہر کرنے کے لیے) جو کچھ دنیا و آخرت کے ساتھ (وصل و جدائی کا) معاملہ گزرا تھا اس سے دریافت کیا اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنا انس اور قرب عطا فرمایا اور اپنا خوشنودی کے خلعت اس کو بخشے اور علم و دانش سے اس کو پُر کر دیا اور اس کی طلاق دی ہوئی دنیا آخرت کو بلا کر ان دونوں سے اس کا نیا عقد کر دیا اور اس کے اور ان دونوں (نئی بی بیوں یعنی دنیا و آخرت) کے درمیان شرائط نامہ لکھ دیا جس میں اس (بندے) کو کبھی اذیت نہ پہنچانے کی ان پر شرط لکھی گئی اور دونوں کو اس کی خادمہ بنا دیا کہ اس کے مقسوم پورے پورے اس کو دیتی رہیں اور ان کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دی۔ (کہ اس کے آرام کا خیال رکھیں) اب معاملہ برعکس ہو گیا (پہلے وہ دنیا و آخرت کا طالب تھا

صار مقام قلبہ عندربہ عزوجل + وتنحی ماسواہ عنہ + صار عبد ا حرا + عبد اللہ عزّوجل حرا مما سواہ + مطلقا فی الارض والسماء لایملکہ شئی ویملک الا شیاء صار ملکا لا یملکہ سوی الملک + الباب مشرع فی وجھہ باذن مطلق + لا بواب ولا حاجب + یا غلام کن غلام القوم + فان الدنیا والا خرۃ تخدمھم + ای وقت شائوا اخذو منھا باذن الحق عزوجل + یعطونکم صورۃ من الدنیا + معنی فی الا خرۃ +

اللھم عرف بیننا وبینھم
الدنیا والا خرۃ +

المجلس السادس والعشرون

وقال رضی اللہ تعالی عنہ بکرۃ الا حد + ثامن عشرین من شھر رجب سنتہ خمس واربعین وخمسمائتہ

الدنیا سوق عن قریب ینغلق + اغلقوا ابواب رویتہ الخلق + وافتحوا باب رویتہ الحق عزوجل + اغلقوا ابواب الا کتساب والا سباب فی

حال صفاء القلوب و قرب السر فیما یخصکم + فیما یعم غیر کم والنفع لغیر کم والتحصیل لغیر کم + واطلبوا ما یخصکم من طبق فضلہ + واقعدو انفوسکم مع الدنیا وقلوبکم مع الا خری واسرار کم مع المولی + انک تعلم ما نرید

اور اب یہ اس کی شیدا ہوگئیں) اس کے دل کی قیام گاہ اللہ کے پاس قرار پائی اور ماسوا کا رشتہ ٹوٹ گیا۔ آزاد بندہ بن گیا کہ صرف رب کا غلام رہا اور جملہ ماسوا اللہ سے آزاد ہوگیا۔ آسمان و زمین میں آزاد کہ اس پر کوئی چیز قابو نہیں پاسکتی اور وہ سب اشیا پر قابض ہے وہ۔ بادشاہ بن گیا کہ بجز شہنشاہ (خدا تعالیٰ) کے کسی کا اس پر اختیار نہیں با اجازت عامہ بلا قید (شہنشاہ) کا دروازہ اس کے لیے کھلا ہے کہ نہ کوئی دربان ہے اور نہ کوئی روک ٹوک کرنے والا۔ عزیزم! اللہ والوں کا غلام بن کہ دنیا و آخرت ان کی خادمہ بن کر آتی ہیں۔ وہ جس وقت بھی (ان سے کوئی چیز لینا) چاہتے ہیں، اللہ کے حکم سے لے لیتے ہیں وہ تم کو دنیا کی صورت اور آخرت کی حقیقت عطا کریں گے (یعنی بدن کا تعلق دنیا سے ہوگا اور دل کی لو آخرت سے لگی ہوگی)"

دعا: اے اللہ! دنیا اور آخرت دونوں جگہ ہماری اور ان کی واقفیت کرا دے۔

چھیالیسویں مجلس یک شنبہ بوقت صبح ۲۸ رجب ۵۴۵ھ

نیابت رسول اور اولیاء اللہ کے مقام

ترک اسباب: دنیا ایک بازار ہے جو عنقریب بند ہو جائے گا۔ مخلوق پر نظر رکھنے کے دروازوں کو بند کر دو اور خدا تعالیٰ پر نظر رکھنے کا دروازہ کھول لو۔ قلوب کی صفائی اور باطن کا قرب (حاصل ہو جانے) کے وقت اسباب اور روزی کمانے کے دروازوں

کو بند کرو (لیکن صرف انہی امور میں جو تمہارے ذات سے متعلق ہیں نہ کہ ان معاملات میں جو تمہارے علاوہ اہل و عیال اور تابعین سے تعلق رکھتے ہیں پس کمائی دوسروں کے لیے جو نفع دوسروں کے

کو دنیا کے پاس بٹھا دو اور دل آخرت کے پاس اور اپنے اسرار و باطن کو مالک کے پاس

(وقال رضی اللہ عنہ)

القوم ابدال الانبیا فاقبلوا منهم ماہا مرونکم بہ + فانهم یامرونکم بامر اللہ عزوجل و رسولہ وینهون بنهیہما + ینطقون فیطقون + یعطون فیاخذون + لا یتحرکون حرکتہ بطباعهم ونفوسهم + لا یشار کون الحق عزو جل فی دینہ باھویتهم + اتبعو الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فی اقوالہ وافعالہ + سمعوا قول اللہ عزوجل وما اتاکم الرسول فخذوہ ومانہا کم عنہ فانتهوا اتبعو الرسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حتی حملهم الی المرسل + قربوا منہ فقربهم الی الحق عزوجل + اخرج لهم الا لقاب والخلع ولا مارة علی الخلق + یا منافقو حسبتم ان الدین سمر وان الا مرسدی + لا کرامتہ لکم ولا لشیاطینکم ولا لقرنا ئکم السوء ا اللهم تب علی وعلیهم وخلصهم من ذل النفاق وقید الشرک +

اعبد واللہ عزوجل واستعینوا علی عبادتہ بکسب الحلال + ان اللہ عزوجل یحب عبد اموءمنا مطیعا اکلا من حلالہ + یحب من یاکل و یعم ویبغض من یاکل و لا یعمل + یحب من یاکل بکسبہ + یبغض من یاکل بنفاقتہ وتوکلہ علی الخلق + یحب الموحد لہ + ویبغض المشرک بہ یحب المسلم الیہ + ویبغض المنازع لہ + من شرط المحبتہ الموافقتہ + ومن شرط العداوة المخالفتہ + سلموا الی

کہ "آپ علم ہی ہے جو کچھ ہماری مراد ہے" (نیز آپ نے فرمایا:-

نائبان رسول: اولیاء کرام انبیاء علیہ السلام کے نائب ہیں وہ جس بات کا حکم دیں وہ مانو کیونکہ وہ اللہ اور رسول ہی کے حکم سے تم کو حکم کرتے اور انہی کے منع سے منع کرتے ہیں۔ ان کو بلایا جاتا ہے تب ہی وہ بولتے ہیں۔ اپنے نفس و طبیعت کی خاطر نہ کوئی حرکت کرتے ہیں اور نہ اپنی خواہشات کو دین خداوندی میں خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں (کہ بدعتیں ایجاد کرکے شارع بن جائیں وہ جملہ اقوال و افعال میں جناب. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع ہیں۔ وہ اللہ کا یہ ارشاد سن چکے ہیں کہ "رسول جو کچھ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو" انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی یہاں تک کہ رسولؐ نے ان کو اپنے بھیجنے والے (حق تعالٰی) تک پہنچا دیا۔ وہ رسول کے مقرب ہوئے پس رسول نے ان کو خدا تعالٰی کا مقرب بنا دیا کہ ان کے لیے القاب [illegible] اور مخلوق پر حکومت (کافرمان) نافذ فرمایا۔ منافقو! تم سمجھتے ہو کہ دین کوئی قصہ کہانی اور آخرت مہمل بات ہے۔ (نہ جزا ہے نہ سزا) یاد رکھو تم کو تمہارے شیطانوں کو اور برے ساتھیوں میں سے کسی کو بھی عزت نصیب نہ ہوگی۔ یا اللہ! مجھ پر اور ان پر رحم فرما۔ ان کو نفاق اور شرک کی ذلت و قید سے رہائی دے۔

اللہ کے دوست: اللہ کی عبادت کرو اور حلال روزی سے اس میں مدد لو کیونکہ اللہ تعالٰی حلال روزی کھانے والے اپنے مومن بندے کو محبوب بنا لیتا ہے جو کھائے اور کام بھی کرے اس کو عزیز رکھتا ہے اور جو کھا کر کام کچھ نہ کرے اس کو ناپسند کرتا ہے کما کر کھانے والے سے محبت رکھتا ہے اور ناپسند کرتا ہے مکاری سے کھانے والے اور مخلوق پر بھروسہ رکھ کر کھانے والے کو۔ توحید کا اقرار کرنے والے کو دوست رکھتا اور مشرک کو دشمن سمجھتا ہے۔ تسلیم و رضا والے کو دوست اور اپنے ساتھ نزاع کرنے والے کو دشمن گردانتا ہے۔ موافقت کرنا محبت کی شرط ہے اور

ربکم عزوجل و ارضوا بتدبیرہ فی الدنیا والاخرۃ

من ایام ابتلیت بلیتہ فسالت اللہ عزوجل کشفھا + فزادنی بلیتہ اخری فوقھا + فتحیرت فی ذلک و اذا قائل یقول لی الم تقل لنا فی حال بدایتک ان حالتک حالتہ التسلیم +

فتادبت و سکت

و یحک تدعی محبتہ اللہ عز و جل و تحب غیرہ + ھو الصفاء وغیرہ الکدر کدر علیک + یفعل بمحبتہ غیرہ کدر علیک + یفعل بک کما فعل بابرھیم الخلیل و یعقوب علیھما السلام + لما ما الا الی ولدیھما بجزء من قلبیھا ابتلا ھما فیھما + ونبینا محمد صلی اللہ تعالی ۔ علیہ وسلم لما مال الی ولدی ابنتہ الحسن و الحسین جاء ہ جبریل علیہ السلام + فقال اتحبھما + قال نعم احد ھما فیسقی السم و اما الاخر فیقتل + فخرجا من قلبہ و فرغہ لمولاہ عز و جل و انقلب الفرح بھما حزنا علیھما + الحق عزوجل غیور علی قلوب انبیائہ و اولیائہ و عبادہ الصالحین +

یا طالب الدنیا بنفاقہ افتح

یدک فیما تری فیھا شیئا + ویلک زھدت فی الکسب و قعدت

مخالفت دشمنی کا تقاضا ہے۔ اپنے مالک کے سامنے سر تسلیم خم کرو اور دنیا و آخرت دونوں کے متعلق اس کی تدبیر پر راضی رہو

ایک بار میں چند دن تکلیف میں مبتلا رہا تو اللہ تعالی سے اس کے رفع کرنے کی دعا کی۔ پس اس نے مجھ پر دوسری تکلیف اور بڑھا دی۔ اس وقت میں حیران ہوا (کہ دعا کا اثر الٹا ہوا) ناگاہ غیب کی آواز سنائی دی۔ کیوں؟ کیا تم نے اپنی ابتدائی حالت میں ہم سے یوں نہ کہا تھا کہ میری حالت شان تسلیم ہے۔ مجھے تنبیہہ ہوئی اور میں خاموش ہو گیا۔

آزمائش : تجھ پر افسوس! دعوٰی تو اللہ تعالی کی محبت کا کرتا ہے اور محبوب بناتا ہے دوسروں کو۔ وہی صفائی ہے اور دوسرے سب میل۔ جب تو دوسروں کو محبوب سمجھ کر صفائی کو مکدر کرے گا تو تجھ پر کدورت ڈال دی جائے گی۔ تیرے ساتھ وہ سلوک ہو گا جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت یعقوب کے ساتھ کیا گیا تھا کہ جب ان کو اپنے بچوں (اسمٰعیل و یوسف علیہما السلام) کی جانب ذرا سا قلبی رجحان ہوا تو دونوں کو اپنے بچوں ہی کے لئے آزمایا گیا اور جو برتاؤ ہمارے نبی محمدؐ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ جب وہ اپنے نواسوں حسنؓ و حسینؓ کی جانب مائل ہوئے تو حضرت جبرئیلؑ نے آ کر پوچھا کہ کیا آپؐ کو ان سے محبت ہے؟ آپ نے فرمایا "کہ ہاں۔" جبرئیل نے کہا۔ "بہت اچھا۔" ان میں سے ایک کو زہر پلایا جائے گا اور دوسرے کو (میدان کربلا میں) قتل کیا جائے گا۔ پس دونوں آپ کے قلب سے نکل گئے اور آپ نے اپنے قلب کو اپنے مولا کے لئے خالی کر لیا اور دونوں (نواسوں کو دیکھ کر) خوشی غم سے بدل گئی۔ اللہ تعالی اپنے انبیاء' اولیاء اور نیک بندوں کے دلوں کے لئے بڑی غیرت رکھتے ہیں۔ (کسی کی محبت ان میں نہیں دیکھ سکتے۔)

محنت مزدوری کی فضیلت : اے اپنے نفاق سے دنیا طلب کرنے والے! اپنا ہاتھ کھول پس اس میں کچھ نظر نہ آئے گا۔ تجھ پر افسوس! تو محنت مزدوری سے نفرت کرتا اور

تاکل اموال الناس بلدینک + الکسب صنعته الانبیاء جمیعهم + ما منهم الامن کان له صنعته + و فی الاخر اخذ و امن الخلق باذن الحق عزوجل + یا سکران بخمر الدنیا و بشهواتها
وهو ساتها عن قریب
تصحوفی لحدک +

(ہاتھ پر ہاتھ دھر کر) بیٹھتا ہے کہ اپنے دین کو (ذریعہ معاش بنا کر اس کے ذریعے) لوگوں کا مال کھاتا ہے۔ محنت مزدوری تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ ان میں کوئی بھی ایسا نہیں گذرا جس کو کوئی ہنر نہ آتا ہو۔ ہاں! آخر میں جا کر انہوں نے (توکل اختیار کیا) اور خدا کی اجازت سے لوگوں سے کچھ قبول کیا ہے۔ اے دنیا اور اس کی شہوت و ہوس کی شراب کے متوالے! عنقریب اپنی لحد میں تجھ کو ہوش آئے گا۔

المجلس السابع والاربعون

وقال رضی الله تعالی عنه یوم الثلاثا فی المدرسته مستهل شعبان + سنته خمس و اربعین و خمسمائته

تعلم ثم اعمل + اخلص + تجرد عنک و عن الخلق + و قل الله ثم زرهم فی خوضهم یلعبون قل کما قال ابراهیم علیه السلام فانهم عدولی الارب العالمین ۵ اهجرا الخلق وابغضهم مادمت تراهم فی الضر + فاذا صح توحیدک
وخرج خبث الشرک
من قلبک عدالیهم
وخالطهم و
انفعهم بما عندک من العلم و دلهم علی باب ربهم عز و جل + موت الخواص موت عن الخلق فی الجملته + موت عن الارادة والاختیار + من صحت له هذه الموته صحت له الحیاة الابدیته مع ربه عز و جل + تصیر موته الظاهرة سکته لحظته + غشیته لحظته + نومته ثم یقظته + ان اردت هذا الموته فعلیک بتناول بنج

سینتالیسویں مجلس

سہ شنبہ۔ یکم شعبان ۵۴۵ھ
مدرسہ معمورہ

بدعت و نفاق

خواص کی موت و حیات: علم حاصل کر کے اس پر عمل کر۔ مخلص بن۔ نفس اور تمام مخلوق سے الگ ہو اور کہہ اللہ! پھر سب کو چھوڑ کر اپنے مشغلوں میں کھیلتے رہیں" کہ جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا کہ "پروردگار عالم کے سوا سب میرے دشمن ہیں (رب ہی میرا محبوب ہے" جب تک (ابتدائی حالت میں) تیری نظر (نفع و نقصان) میں مخلوق پر پڑے تو ان کو چھوڑ دے اور ان کو اپنا دشمن سمجھ۔ ہاں! جب تیری توحید صحیح ہو جائے (کہ ہر نفع و نقصان خدا ہی کی طرف سے سمجھنے لگے) اور تیرے دل سے شرک دور ہو جائے تو مخلوق کی جانب لوٹ آ۔ ان سے مل جل اور جو کچھ علم تیرے پاس ہے' اس سے ان کو نفع پہنچا اور ان کی پروردگار کے در کی طرف رہنمائی کر۔ خواص کو موت مخلوق کی طرف سے اپنے کو مردہ سمجھنا اور اختیار و ارادے کو ختم کر دینا ہے جس کے لیے یہ مرجانا صحیح ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے اپنے رب کے ساتھ حیات ابدی صحیح ہو جاتی ہے۔ اس کو ظاہری موت (گویا) ایک لحظہ کا سکتہ لحظ بھر کی غشی اور ایک لمحہ کی عدم موجودگی ہے کہ ذرا (سی دیر کا) سونا پھر (دائمی) بیداری۔ اگر تجھ کو یہ موت مطلوب ہے تو قرب و معرفت کی شراب پی کر

المعرفتہ والقرب والنوم علی عتبتہ الحق عز و جل + حتی تاخذک یدالرحمتہ والمنتہ فتحییک حیاۃ ابدیتہ + للنفس طعام و للقلب طعام وللسر طعام + ولھذا قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی اخل عند ربی فیطعمنی ویسقینی + یعنی یطعم سری معانی + یطعم روحی الروحیاتہ + یغذینی بغذا یخصنی + فی الاول عرج بقالبہ و قلبہ + ثم بعدک ذلک منع القالب وصاریعرج بقلبہ وسرہ وھو حاضرین الناس + وھکذا وراثتہ علی الحقیقتہ الذین جمعوابین العلم والعمل والاخلاص والتعلیم للخق

یا قوم کلوا بقایا القوم + اشربوا ماقد بقی فی اوانیھم + یامن یدعی العلم لا عبرۃ بعلمک من غیر عمل + ولا عبرۃ بعملک من غیر اخلاص + لا نہ جسد بلا روح + علامتہ اخلاصک انک لا تلتفت الی حمد الخلق ولا الی ذمھم + ولا تطمع فیما فی ایدیھم + بل تعطی الربوبیتہ حقھا + تعمل للمنعم لا للنعمتہ + للمالک لا للملک + للحق لا للباطل + ما عند الخلق قشر + وما عند الخالق لب + فاذا اصح صدقک فیہ واخلاصک لہ و دام وقونک بین یدیہ اطعمک من دھن ھذا اللب + واطلعک علی لب اللب و سرالسر و معنی المعنی + فیحنئذ تتعری عما سواہ فی الجملتہ + التعری للقلب لا للجسد + الزھد للقلب لا للجسد + الاعراض للسرلا

آستانہ خداوندی پر سو جا تا کہ دست رحمت و احسان تجھ کو تھام لے اور تجھے دائمی زندگی عطا فرمائے۔ نفس کی غذا جدا ہے قلب کی جدا اور باطن کی جدا اسی لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں پروردگار کے پاس رہتا ہوں اور وہ مجھ کو کھلاتا پلاتا رہتا ہے" مطلب یہ ہے کہ معانی کی غذا میرے باطن کو اور روحانیت کی میری روح کو کھلاتا ہے مجھے یہ کھانا کھلاتا ہے جو میرے ہی لیے مخصوص ہے آپؐ کو پہلے جسمانی و قلبی معراج ہوئی۔ اس کے بعد آپ کا بدن (دنیا میں) رہا اور قلب و باطن ہے اوپر چڑھے حالانکہ لوگوں کے درمیان موجود رہے۔ یہی حال آپ کے ان سچے وارثوں کا ہے جو علم و عمل اور اخلاص اور تعلیم خلق کے جامع ہیں۔

اخلاص کی پہچان: لوگو! اہل اللہ کا بچا کھچا اور جو کچھ ان کے برتنوں میں بچ رہا ہے اس کو پی لو اور اے علم کے مدعی! عمل کے بغیر تیرے علم کا مطلق اعتبار نہیں اور نہ اخلاص کے بغیر علم قابل اعتبار ہے کیونکہ وہ بے روح کو جسم (زمین میں دبانے کے قابل) ہے تیرے اخلاص کی پہچان یہ ہے کہ تو لوگوں کی تعریف و مذمت کی طرف توجہ نہ کرے اور اس مال و متاع سے جو ان کے قبضے میں ہے بے نیاز رہے اور ربوبیت کو اس کا حق ادا کرے، نعمت کے لیے نہیں بلکہ نعمت دہندہ کے لیے، ملک کے لیے نہیں بلکہ مالک کے لیے، خداتعالیٰ کے لیے کرے نہ کہ باطل کے لیے، مخلوق کے پاس جو کچھ ہے وہ چھلکا ہے اور خدا تعالیٰ کے پاس مغزوگری جب ذات حق کے ساتھ تیرا صدق اور اس کے لیے تیرا اخلاص صحیح ہو جائے گا اور اس کے حضور میں تیرا کھڑا رہنا دائمی بن جائے گا، تب وہ اس گری کا روغن تجھ کو کھلائے گا اور مغز کے مغز، باطن کے باطن اور معنی کے معنی پر تجھ کو آگاہی بخشے گا تو ماسوا سے برہنہ ہو جائے گا۔ یہ برہنگی جسم کی نہیں قلب کی ہو گی۔ زہد کا تعلق جسم سے نہیں دل سے ہے۔ روگردانی بھی ظاہر کی نہیں، باطن کی (معتبر) ہے۔ نظر الفاظ پر نہیں معانی پر

للظاهر + النظرالى المعانى لا للمبانى + النظر للحق عز و جل لا للخلق + الدائرة على ان تكون معه لا مع الخلق + تنعدم الدنيا والاخرة بالا ضافته اليكم كان لا دنيا و لا اخرة + كان لا شى سواه + تنعم المحبون لله عز و جل الذين هم خواصه من خلقه لا بتلاء اجسادهم + الشهداء الذين قتلوا بسيوف الكفار بتلاء اجسادهم + لكيف الشهداء الذين قتلوا بسيوف المحبة+

انما يتسلط الخراب على الانبية والمبانى بالمعاصى + اماترى المواضع الخراب معاصى اهلها خربتها + لان المعاصى تخرب البلادوتهلك العباد + هكذا انت بنيتك بلدة + اذا عصيت فيها جاء ها الخراب + اذا عصيت بجيئك الخراب الى جسدك + ثم الى جسد دينك + يجيئك العمى والزمن والطرش و ذهاب القوة + تجيئك الامراض المختلفة + يجيئك الفقر + فيخرب بيت مالك ويحوجك الى اصدقائك واعدائك+

ويلك يا منافق + لا تخادع الحق عز و جل + تعمل عملا و تظهرانه له وهو للخلق + ترائيهم وتنا فقهم و تتملق لهم و تنسى ربك عز و جل+ عن قريب تخرج من الدنيا مفلسا +

يا مريض الباطن عليك بالدوا + وهذا الدواء لا يكون الا عند الصالحين من عباد الله عز و

ہوتی ہے۔ دیکھنا خدا تعالیٰ کا ہے نہ کہ مخلوق کا مدار اس پر ہے کہ تجھ کو خدا تعالیٰ کی معیت نصیب ہو نہ کہ مخلوق کی کہ تمہارے خیال سے دنیا اور آخرت سب ہی معدوم ہو جائیں۔ وہی وہ رہے‘ نہ دنیا ہو نہ آخرت۔ وہ ہو اس کے سوائی کوئی چیز نہ ہو۔ خاصان خدا کو جو اس کی مخلوق میں منتخب ہیں‘ بدنی تکلیفوں میں بڑا مزا آتا ہے۔ شہیدوں کو جو کفاروں کی تلواروں سے قتل ہو جاتے ہیں‘ اپنی بدنی تکلیفوں میں (ایسی لذت آتی ہے) کہ کٹتے ہیں اور پھر اسی میں گھستے ہیں اور بار بار قتل ہونے کی تمنا کرتے ہیں) پھر ان کو کیا پوچھنا جو شمشیر محبت کے کشتہ ہیں۔

ویرانی کے اسباب: ویرانی گناہوں کی وجہ سے جسموں اور بدنوں پر چھایا کرتی ہے۔ کیا ویران مقامات کو تو نے نہیں دیکھا کہ وہاں کے باشندوں کی معصیت سے وہ ویران ہو گئے ہیں کیونکہ گناہ اور نافرمانیاں شہروں کو ویران اور بندوں کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ اس طرح تیرا جسم (گویا) ایک شہر ہے جب تو اس میں گناہ کرے گا (کسی عضو سے خلاف شروع کام کرے گا) تو تیرے جسم کی طرف ویرانی آئے گی اور پھر دین کے جسم پر چھا جائے گی۔ پھر تو اندھا‘ بہرا‘ گونگا اور کمزور بن جائے گا۔ تجھ کو طرح طرح کی بیماریاں ستائیں گے اور تو افلاس کا شکار ہوگا۔ جو تیرے مال و دولت کا مکان ویران کر دے گا اور تجھ کو تیرے دوستوں اور دشمنوں کا محتاج بنا دے گا۔

ریا اور مفلسی: اے منافق! تجھ پر افسوس! خداتعالیٰ سے فریب نہ کر۔ تو عمل کر کے ظاہر کرتا ہے کہ یہ خدا کے لیے ہے اور ہوتا ہے مخلوق کے لیے کہ انہی کو دکھانے کے لیے تو کرتا ہے اور ان سے نفاق کا برتاؤ کرتا‘ ان کی چاپلوسی میں لگا رہتا ہے اور اپنے پروردگار کو بھول رہا ہے تو جلد ہی دنیا سے مفلس بن کر نکلے گا۔

مرض باطن کا علاج: اے باطن کے مریض! دوا کر اور یہ دوا اللہ کے نیک بندوں کے سوا کہیں اور نہ

جل + خذا الدواء منهم واستعمله + وقد جاء تک العافیة الدائمة + والصحة الا بدیة لمعناک ولقلبک ولسرک ولخلوتک مع ربک عز و جل + تنفتح عینا قلبک فتنظر بها الی ربک عز و جل + تصیر من المحبین الوقوف علی بابه الذین لا تنظرون الی ماسواه + قلب فیه بدعة کیف ینظر الی الحلق عز و جل + یا قوم اتبعوا ولا تبتدعوا + وافقوا ولا تخالفوا + اطیعوا ولا تعصوا + اخلصوا ولا تشرکوا + وحد والحق عز و جل و عن بابه فلا تبرحوا + سلوه ولا تسالوا غیره + استعینوا به ولا تستعینوا بغیره + توکلواء علیه ولا تتوکلوا علی غیره + وانتم یا خواص سلموا نفوسکم الیه وارضو بتدبیره فیکم + واشتغلوا بذکره دون مسئلته + اما سمعتم قوله عز و جل فی بعض کتبه من شغله ذکری عن مسئلتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین + یا من اشتغل بذکره وانکسر قلبه لا جله + اما ترضی من عطائه ان یکون جلیسالک + قال الله عز و جل فی بعض کلامه انا جلیس من ذکرنی + وقال انا عند المنکسرة قلوبهم من اجلی یا غلام بذکرک له یقرب قلبک منه + و تدخل الی بیت قربه + وتصیر ضیفاله + الضیف یکرم ولا سیما ضیف الملک + الی متی تشتغل عن هذا الملک بالملک والملک + عن قریب تفارق ملکل و ملک + عن قریب تدعی فی الاخرة وتری کان الدنیا لم تکن + والاخرة لم تزل + لا تهربوا منی لفقریلی +

ملے گی۔ ان سے دوا لے کر استعمال کر۔ تجھ کو دائمی صحت اور ابدی راحت نصیب ہو گی تیرے اندرون کو، تیرے باطن کو، تیرے قلب کو اور حق تعالیٰ کے ساتھ تیری خلوت کو بھی تیرے قلب کی دونوں آنکھیں کھل جائیں گی۔ پس تو ان سے اپنے پروردگار کو دیکھے گا۔ خدا کے ان محبین میں سے ہو جائے گا جو اس کے دروازے پر کھڑے رہتے ہیں اور اس کے سوا کسی کی طرف بھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ جس قلب میں بدعت ہو حق تعالیٰ کی طرف کس طرح دیکھا جا سکتا ہے۔ لوگو! اتباع کرو، بدعتی نہ بنو، موافقت کرو مخالفت نہ کرو۔ فرماں بردار بنو، نافرمان نہ بنو، مخلص ہو جاؤ، مشرک مت بنو، توحید کا اقرار کرو اور اس کے دروازے سے نہ ٹلو۔ اسی سے مانگو کسی اور سے نہ مانگو۔ اسی سے مدد مانگو، کسی اور سے مدد نہ چاہو۔ اسی پر بھروسہ کرو، کسی دوسرے پر بھروسہ نہ کرو اور تم اے خاصان خدا! اپنے نفوس کو اس کے سپرد کردو اور اس کی تدبیر پر جو تمہارے متعلق ہو راضی ہو جاؤ اور سوال کو ترک کر کے اس کی یاد میں مشغول رہو۔ کیا تم نے حق تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا جو اس کی کسی کتاب میں ہے "جس شخص کو میری یاد سے سوال کرنے سے باز رکھا اس کو میں مانگنے والوں سے بہت زیادہ دوں گا۔" ایک اور فرمان میں اس کا ارشاد ہے "میں اس کا ہم نشیں ہوں جو مجھے یاد کرے" اور فرمایا "میں ان کے پاس ہوں جو میرے لیے دل شکستہ ہیں" صاحب زادے! تو اس کو یاد رکھے گا تو تیرا دل اس کا مقرب بنے گا اور توخانہ قرب میں داخل ہو جائے گا اور اس کا مہمان بن جائے گا (قاعدہ ہے کہ) مہمان کی عزت کی جاتی ہے۔ خصوصاً" شاہی مہمان کی۔ تو ملک و سلطنت میں مشغول رہ کر کب تک بادشاہ سے غافل رہے گا۔ عنقریب تو اپنے ملک اور اپنی ملکیت کو چھوڑ دے گا اور عنقریب تجھے آخرت میں بلایا جائے گا اور دیکھے گا کہ دنیا میں کبھی تھی ہی نہیں اور آخرت (گویا) ہمیشہ سے ہے میری تنگ دستی کی

فان عندی غنی عنکم و عن اهل المشرق والمغرب + انما اریدکم لکم + فی حبالکم افتل + لا تبتدع و تحدث فی دین الله عز و جل شیالم یکن + اتبع الشاهدین العادلین + الکتاب والسنة + فانهما یوصلانک الی ربک عز و جل واما ان کنت مبتدعا فشهاد اک عقلک وهواک + فلا جر یوصلانک الی النار + ویلحقانک بفرعون وهامان و جنودهما + لا تحتج بالقدر فلا یقبل منک + لا بدلک من الدخول الی دارالعلم والتعلم ثم العمل + ثم الاخلاص + بک لا یجی شی ولا بدمنک + اجعل سعیک فی طلب العلم والعمل + ولا تجعله فی طلب الدنیا + عن قریب ینقطع سعیک فاجعل سعیک فیما ینفعک + قام الیه رجل و تواجد وقال ما کان مقدمته هذه العروس حتی کان لها البخت + فقال لمحته من الشاة قبل الزفاف یا غلام تعرض و توصل الی رضا الحق عز و جل عنک + فانه اذارضی عنک اجبک + نح غم الرزق عن قلبک وقد جاء ک الرزق من الله عز و جل من غیر تعب منک ولا عناء + نح

الهموم عن قلبک

واجعلها واحدا و هوالحق عز و جل + فاذا افعلت ذلک کفاک الهموم کلها + همک ما اهمک + ان کان همک الدنیا فانت معها + وان کان همک الاخرة فانت معها + وان کان همک الخلق فانت معهم + وان کان همک الحق عز و جل فانت معه دنیا و اخرة

وجہ سے مجھ سے نہ بھاگو (کہ کہیں کچھ مانگ نہ لے) میں تم سے اور تمام اہل مشرق و مغرب سے بے نیاز ہوں۔ میں تمہیں تمہارے بھلے کو چاہتا ہوں کہ تمہاری رسیوں کو بٹ کر مضبوط کروں۔ (اے مخاطب) اللہ کے دین میں کسی بدعت اور ایسی چیز کو راہ نہ دے جو اس میں موجود نہ تھی۔ دو منصف گواہوں قرآن و حدیث کی پیروی کر۔ یہ دونوں تجھ کو خدا کے حضور میں پہنچا دیں گے اور اگر تو بدعتی ہوا تو تیرے دونوں گواہ عقل و خواہش نفس ہوں گے جو یقیناً تجھے دوزخ تک پہنچائیں گے اور تجھ کو فرعون و ہامان۔ اور ان کے گروہ میں جا ملائیں گے۔ تقدیر کو آڑ بنا کر کٹ حجتی نہ کر کہ یہ قابل قبول نہ ہو گی تیرے لیے درس و تدریس (کے مدرسہ) میں داخل ہونا ضروری ہے اس کے بعد عمل (کی باری ہے اور) پھر اخلاص کی۔ تجھ سے کچھ بن نہیں پڑے گا۔ لیکن تیری ضرورت بھی ہے۔ طلب علم و عمل میں کوشش کرتا رہ اور طلب دنیا میں مصروف نہ ہو کہ عنقریب تیری دوڑ دھوپ ختم ہو جائے گی۔ پس اپنی سعی کو انہی کاموں میں مصروف رکھ جو تیرے لیے مفید ہوں۔ ایک شخص وجد میں آکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا وہ پیش خیمہ کیا تھا اس کی دولہن (آپ) کا ایسا نصیب ہو گیا (جو دیکھتا ہے پروانہ وار گرتا ہے) آپ نے فرمایا "شب وصال سے قبل پیا کی ایک نظر" عزیز من توجہ کر اور حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر کیونکہ جب وہ تجھ سے خوش ہو جائے گا۔ تو تجھ کو اپنا محبوب بنا لے گا۔ روزی کی فکر چھوڑ دے کیونکہ وہ مشقت و تکلیف کے بغیر اللہ کی طرف سے تجھ کو ملنے لگے گی۔ سارے غموں کو اپنے دل سے دور کر دے اور سب غموں کو ایک ہی غم بنا لے یعنی خدا تعالیٰ کا غم۔ پس جب تو ایسا کرے گا تو وہ تیرے سارے غموں کا کفیل ہو جائے گا۔ غم وہ ہے جو کچھ بے چین رکھے۔ اگر تیرا غم دنیا کا ہے تو تو دنیا کے ساتھ ہے اور اگر تیرا غم آخرت کا ہے تو تو آخرت کے ساتھ ہے۔

المجلس الثامن والاربعون

وقال رضی اللہ تعالی عنہ یوم الثلاثا + عشیتہ فی المدرستہ ثامن شعبان + سنتہ خمس واربعین و خمسمائتہ

عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال + من تزین للناس بمایحبون و بارز اللہ بما یکرہ لقی اللہ عز و جل وھو علیہ غضبان + اسمعوا کلام النبوۃ یا منافقون + یا بائعین الاخرۃ بالدنیا + یا بائعین الحق عز و جل بالخلق + یا بائعین ما یبقی بما یفنی + خسرت تجارتکم وھنبت رئوس اموالکم + ویلکم انتم متعرضون لمقت اللہ عز و جل وسخطہ + لان من تزین للناس بمالیس فیہ مقتہ اللہ عز و جل + زین ظاھرک باداب الشرع و باطنک با خراج الخلق منہ + رد ابوابھم + افنھم من حیث قلبک + حتی کانھم لم یخلقوا +

لا تری علی ایدیھم ضرا ولا نفعا + قد اشتغلت بزینتہ القالب و ترکت زینتہ القلب + زینتہ القلب بالتوحید والاخلاص + والثقتہ باللہ عز و جل و بذکرہ و نسیان غیرہ + عن عیسی علیہ السلام انہ قال

العمل الصالح ھوالذی لا یحب ان یحمد علیہ + یابلہ یا مجانین بالنسبتہ الی الاخرۃ + عقل بالنسبتہ الی الدنیا + ھذا عقل لا ینفعکم + اجھد فی تحصیل الایمان و قد حصل لک الایمان + تب و

اعتذر واندم وارسل دموع عینیک علی خدیک + فان البکاء من خشیتہ اللہ عز و جل لطیفی نیر ان

اڑتالیسویں مجلس

سہ شنبہ شام۔ ۸ شعبان ۵۴۵ھ

مدرسہ معمورہ

حسد و رواج (فیشن) کی مذمت اور توبہ کا اثر

زیب و زینت: ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ "جس نے لوگوں کے لیے ایسی زیب و زینت اختیار کی جسے وہ پسند کرتے ہیں اور اللہ کے ساتھ مقابلہ کیا ایسی حالت سے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر غصہ ہو گا منافقو! ارشاد نبوی سن لو۔ اے آخرت کو دنیا کے عوض بیچنے والو! اے حق تعالیٰ کو مخلوق کے لیے بیچ دینے والو! اور اے پائدار کو ناپائدار کے بدلے بیچنے والو! تمہاری تجارت بڑے خسارے کی ہے۔ تمہارا سرمایہ بھی ڈوب گیا تم پر افسوس! کہ تم خدا تعالیٰ کے غصے اور غضب کا نشانہ بنے ہوئے ہو کیونکہ جس شخص نے لوگوں کی خاطر اپنی ایسی صورت بنائی جو حقیقتاً نہیں ہے۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ غصہ کرتا ہے۔ اپنے ظاہر کو آداب شریعت سے آراستہ کر اور اپنے باطن کو اس میں سے مخلوق کو باہر نکال دینے سے تو ان کے دروازوں کو بند کر اور اپنے قلب کے اعتبار سے سب کو فنا کر دے کہ گویا وہ پیدا ہی نہیں ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں نہ ضرر کا اختیار جان ورنہ نفع کا تو جسم کی آرائش میں لگ گیا اور دل کی آرائش چھوڑ بیٹھا۔ قلب کی زینت توحید اخلاص، توکل خدا اس کی یاد اور ماسوا کو بھول جانے سے ہوتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ:۔

توبہ کے آنسو: "نیک عمل وہی ہے جس پر تعریف کیے جانے کی خواہش نہ ہو" اے آخرت کے اعتبار سے بے قوفو! اور دیوانو! اور دنیا کے اعتبار سے عقل مند یہ عقل تمہارے کام نہ آئے گی۔ ایمان کی تحصیل میں کوشش کر کہ وہ حاصل

ہو جائے گا۔ توبہ و معذرت کر اور نادم ہو کر اپنی آنکھوں کے آنسو اپنے رخساروں پر بہا کیونکہ حق تعالیٰ کے خوف سے

المعاصی + یطفی نیران غضب اللہ عز و جل +
اذا تبت بقلبک فان نور التوبۃ الصادقۃ
یفئی علی الوجہ .

یا غلام اجھد فی حفظ سرک مھما
قدرت علی الحفظ + فاذا جاء تک الغلبۃ
فانت معذور + الحب یخرب حیطان الخلور
الستر + حیطان الحیاء + حیطان الوجود +
حیطان رویۃ الخلق + المتکلف امرہا خراجہ +
والملکف المغلوب اکتحل بتراب قدمہ + لان ھذا
نفسی وھذا قلبی ھذا خلقی وھذا ربانی +
اجتھد ان لا تکون انت بل یکون ھو + اجھد

ان لا تتحرک فی دفع الضر عنک ولا جلب
النفع الیک + فانک اذا فعلت ذلک اقام
الحق عز و جل الیک
من یخدمک
ویخی الاذی عنک + کن معہ کالمیت مع الغاسل +
وکاھل الکھف مع جبریل علیہ السلام +
کن معہ بلا وجود والاختیار ولا تدبیر فی
الجملۃ + اثبت بین یدیہ علی قدمی ایمانک و
یقینک وقت نزول اثقال اقضیۃ واقدارہ +
الایمان یقب ویثبت مع القدر + والنفاق یھرب +
المنافق کلما مضت علیہ الایام واللیالی ھزلت
بنیتہ + وسمنت نفسہ وھواہ وطبعہ + و
عمیت عینا سرہ وقلبہ + باب دارہ
عامر و داخل الدار خراب + ذکرہ
للحق عز و جل بلسانہ لا بقلبہ + غضبہ
لنفسہ لا لربہ عز و جل + والمومن
بالضد منہ + ذکرہ للہ عز و جل
بلسانہ وبقلبہ + و فی اکثر اوقاتہ یکون
قلبہ ذاکر او لسانہ ساکتا + غضبہ

رونا گناہوں کی اور حق تعالیٰ کے غصے کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اگر تو دل سے توبہ کرے گا تو بے شک سچی توبہ کا نور چہرے پر دمک اٹھے گا۔

اخفائے راز: عزیزم! جہاں تک ممکن ہو اپنے راز کو چھپائے رہ۔ ہاں جب غلبہ ہو تو معذور ہے کیونکہ محبت پردہ ستر، حیا، وجود اور مخلوق کو دیکھنے کی دیواروں کی ڈھا دیا کرتی ہے (کیونکہ محبت کاملہ میں اپنی خبر رہتی ہے نہ غیر کی) جو شخص بناوٹ سے معنوعی وجد میں آئے اسے باہر نکال دینے کا حکم ہے ملکف مغلوب ہے (جس پر بے اختیار وجد کی کیفیت طاری ہو) اس کی قدم کی خاک کا سرمہ بنایا جاتا ہے۔ اس کے لیے وہ نفسانی تھا اور یہ قلبی ہے اس کی نسبت خلق کے ساتھ تھی، اس کا لگاؤ خالق سے
ہے۔ کوشش کرہ تو فنا ہو جائے اور وہی وہ باقی رہے کوشش کر کہ تو اپنے آپ نفع و نقصان کے لیے حرکت نہ کرے۔ اگر تو ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ (اپنی مخلوق میں سے) کسی کو کھڑا کر دے گا۔ جو تیری خدمت کرے گا۔ اور تکلیف دور کرتا رہے گا۔ حق تعالیٰ کے ساتھ ایسا بن جس طرح مردہ نہلانے والے کے ساتھ ہوتا ہے۔ (کہ وہ جس پہلو چاہے اسے پلٹ دیتا ہے) یا جیسے اصحاب کہف جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ وجود، اختیار اور تدبیر کو ترک کرکے رہ۔ اس کی قضا و قدر کے نازل ہونے کے وقت اپنے ایمان اور یقین کے قدموں پر جم کر کھڑا ہو تقدیر کے ساتھ ایمان ہی جم اور ٹھہر سکتا ہے، نفاق بھاگ جایا کرتا ہے منافق پر رات دن گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کو جسم دبلا اور نفس و خواہش و طبیعت فربہ ہوتی ہیں اور قلب و باطن کی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں۔ اس کے گھر کا دروازہ آباد ہے۔ اور گھر کا اندرون ویران وہ صرف زبان سے خدا کو یاد کرتا ہے، دل سے نہیں، اس کا غصہ پروردگار کی خاطر نہیں، نفس کی خاطر ہوتا ہے اور مومن اس کی ضد ہے کہ اس کا خدا کو یاد کرنا دل سے بھی ہے۔ اور زبان سے بھی اکثر اوقات میں اس کا قلب ذاکر ہوتا ہے اور زبان خاموش وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی خاطر غصہ کرتا ہے۔ اپنے

لله عز و جل ولرسوله + لا لنفسه وهواه وطبعه و دنیاه + لا یحسد والا یحسد + ولا ینازع اهل الحظوظ فی حظوظهم

یا غلام ایاک وایاک ان تنازع محظوظا + فانه یسلم و یرتفع وانت تهلک و تخط و تذل و تفضح + کیف تغیر حظه بمنازعتک + وقد سبق علم الله بما هو فیه + اذا نازعت الحق عز و جل فی علمه السابق فیک و فی غیرک سقطت من عینیه + ولا ینفعک علمک کما قال الله عز و جل عاملة ناصبة تب الآن الی الله عز و جل + المعصوم کیس لا ترجع عن القصد الیه لا جل لا انزله بک + انتظر کشفه عنک ولا تیاس فان من ساعته الی ساعته فرجا + کل یوم هو فی شان + ینقل من قوم الی قوم + اصبر معه وارض بتقدیره + فانک لا تدری لعل الله یحدث بعد ذلک امرا + اذا صبرت خفف عنک البلاء واحدث لک امرا یحبه و تحبه + واذا جزعت و اعترضت ثقل علیک البلاء وزادک منه عقوبته لاعتراضک علیه + سبب اعتراضکم علیه عز و جل ومنازعتکم له + وقوفکم مع نفوسکم واهوائکم واغراضکم + وحبکم للدنیا کم و حرصکم علی جمعها

نفس، اپنی خواہش اپنی طبیعت اور اپنی دنیا کے لیے نہیں۔ وہ نہ کسی سے حسد کرتا ہے اور نہ اس پر حسد کیا جاتا ہے اور نہ خوش حالوں سے ان کی خوش حالی میں جھگڑا کرتا ہے۔

حسد: اے عزیز! اپنے آپ کو بچا بچا، اس بات سے کہ کسی خوشحال سے جھگڑا مول لے (کہ وہ مال دار کیوں ہے اور میں کیوں نہیں) کیونکہ وہ تو محفوظ اور ترقی پذیر رہے گا اور تو ذلیل و خوار ہو کر تباہ ہو جائے گا۔ تو اپنی نزاع سے اس کی خوش حالی کو کیسے بدل سکتا ہے۔ جب کہ اس کی خوش حالی کو کیسے بدل سکتا ہے، جب کہ اس کی خداتعالیٰ سے اس کے علم ازلی میں نزاع کرے گا جو تیرے اور دوسرے کے متعلق ہے تو تو اس کی نظروں سے گر جائے گا اور تیرا عمل تیرے کام نہ آئے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "عمل کرنے والے (بے کار) مشقت اٹھانے والے ہیں" اب خداتعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر عقل مند تو وہ ہے جو گناہوں سے محفوظ ہو کسی مصیبت کے باعث جو وہ تیری جانب نازل فرمائے، اس کا قصد رکھنے سے پہلو تہی نہ کر۔ اس کے اس مصیبت کو دور کر دینے کا منتظر رہ اور مایوس نہ ہو کہ ایک لحظہ سے دوسرے لحظہ تک بڑی گنجائش ہے ہر دن اس کی جدا شان ہے ایک فریق سے دوسرے فریق کی طرف منتقل کرتا رہتا ہے۔ صبر کر اور راضی بہ رضا رہ کیونکہ تو نہیں جانتا کہ اللہ اس کے بعد شاید کوئی اور سبیل پیدا فرما دے تو صابر رہے گا تو وہ تیری مصیبت کو ہلکا کر کے تیرے لیے ایسے حالات پیدا کر دے گا جو اس کو بھی پسند ہوں گے اور تجھے بھی پسند آئیں گے۔ جب تو جزع و فزع اور اعتراض کرے گا تو وہ مصیبت کو گراں کر دے گا اور تیرے اعتراض کی وجہ سے اس پر سزا بڑھا دے گا۔ خدا تعالیٰ پر تمہارے اعتراض اور اس کی خواہشات اور اپنی اغراض کے پیچھے پڑے رہنا اور نفوس اور خواہشات اور اپنی اغراض کے پیچھے پڑے رہنا اور دنیا کو محبوب سمجھنا اور اس کے جمع کرنے کی حرص رکھنا ہے۔

يا قوم ان كان ولا بد فتكون نفوسكم على باب الدنيا وقلوبكم على باب الآخرة + و اسرار كم على باب المولى + الى حين تنقلب النفس قلبا و تذوق مماذاق + ينقلب القلب سرا ويذوق مما ذاق + يونقلب السر فناء فيه لا يذوق ولا يذاق + ثم يحييه له لا لغيره + فحينئذ يصير كيمياء + كل درهم منه يقع في الف مثقال من الشبه يجعلها ذهبا + فهنا هو الغاية الكية الا صلية الباقية + طوبى لمن عرف ما اقول و امن به + طوبى لمن اخذ العمل بيده فقربه الى المعمول له يا غلام اذا مت تراني و تعرفني + تراني عن يمينك و شمالك احمل و ارفع عنك + و اسال فيك + الى متى انت مشرک بالخلق متكل عليهم يحجب عليك ان تعلم ان احد منهم لا ينفعك ولا يضرک + فيقر هم و غنهم عزيزهم و ذليلهم + عليک بالله عز و جل + لاتتكل على الخلق ولا على كسبک وحولک وقوتک + اتكل على فضل الله عز و جل + اتكل على الذى اقدرک على الكسب ورزقک اياه + فاذا فعلت ذلک سيرک معه + واراک عجائب قدرته وسابقته بوصل قلبک اليه + ثم يذكره بعد الوصول اليه ايامه السالفة + كما يتذاكر اهل الجنة في الجنة ايام الدنيا اذا خرقت كشبته السبب وصلت الى المسبب +

اذا خرقت العادة خرقت لک العادة من خدم يخدم +

فنا فی اللہ : لوگو! اگر (دنیا کے بغیر) چارہ ہی نہ ہو تو تمہارے نفوس تو دنیا کے دروازے پر رہیں اور تمہارے دل آخرت کے دروازے پر اور تمہارا باطن مولی کے در پر، یہاں تک کہ نفس قلب بن جائے اور وہ لذت پائے جو قلب نے پائی ہے۔ اور قلب باطن بن کر وہ مزہ چکھے جو باطن نے چکھا ہے اور باطن فنا فی اللہ بن کر نہ کچھ چکھے نہ چکھائے پھر خدا اس کو زندہ کرے اپنے لئے نہ کہ غیر کے لئے۔ اس وقت وہ کیمیا بن جائے گا۔ اس کا ایک درہم ہزار مثقال تانبا میں پڑ کر اس کو سونا بنا دے گا پس یہی ہے غایت کلیہ اصلی پائدار مبارک ہو اس کو جس نے پہچانا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اور اس کا یقین کیا۔ مبارک ہو اس کو جس کا ہاتھ عمل نے تھاما۔ پس اس کو اس کے قریب پہنچا دیا جس کے لیے اس نے عمل کیا تھا میرے عزیز! جب تو مر جائے گا تو مجھے دیکھے گا اور پہچانے گا۔ تو مجھ کو اپنے داہنے اور بائیں دیکھے گا کہ بوجھ اٹھا اٹھا کر تجھ سے ہٹا رہا ہوں اور تیرے لیے (خدا سے نجات کا) سوال کر رہا ہوں تو کب تک مخلوق کو خدا کا شریک سمجھ کر ان پر بھروسہ کرتا رہے گا تجھ پر یہ جاننا واجب ہے کہ اس میں سے کوئی بھی تجھ کو نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان اس کا محتاج دولت مند، معزز اور ذلیل سب برابر ہیں۔ اللہ تعالی (کا آستانہ) پکڑلے۔ نہ مخلوق پر بھروسہ کر اور نہ اپنے کام کا دھندے اور طاقت و قوت پر۔ اللہ تعالی کے فضل و کرم پر بھروسہ کر اس پر اعتماد رکھ جس نے تجھ کو کمانے اور روزی حاصل کرنے پر قدرت بخشی جب تو اس پر عمل کرے گا تو وہ تجھ کو اپنے ساتھ سیر کرائے گا اور اپنی قدرت و تقدیر کے عجائبات دکھائے گا تیرے دل کو اپنی ذات تک پہنچا دے گا۔ تیرے قلب کو وصل نصیب ہو گا پھر اس کو گزرنے ہوئے دن یاد دلائے گا جس طرح جنتی جنت میں دنیا کے دنوں کا تذکرہ کریں گے جب تو اسباب کے جال کو چاک کر کے تب خالق اسباب تک پہنچے گا جب تو (اپنی پڑی ہوئی) عادت کے خلاف کام کرے گا تب تیرے لیے (خدا تعالی کی طرف سے بھی) خلافت عادت کیا

من اطاع یطاع + من اکرم یکرم + من تقرب قرب + من تواضع رفع من تکرم تکرم علیه + من احسن الارب قرب + حسن الارب یقربک و سوء الاد ب یبعدک + حسن الاد ب

طاعته الله + وسواء الادب معصیته

یا قوم لا توخر الاعرض لانفسکم والمحاسبته لها + عجلو اہلک علی انفسکم فی الدنیا قبل الاخرۃ + عن النبی الله علیه وسلم انه قال ان الله عز و جل یستحی ان یحاسب المتورعین من عباده فی الدنیا +

علیک بالورع والا فالحذ لا ان فیا ریقک + تورع تصرفک فی الدنیا و الا انقلبت شهواتک حسرات فی الدنیا والاخرۃ الدینار داد النار + والدرهم دارالهم + لاسیما اذا اخذتهما من وجه حرام + صرفتهما فی وجه حرام + عنابیین لک هذا الذی اقول + الیوم انت ماعمی واصم + قال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم

حبک الشئی یعمی ویصم + عرقلبک من الدنیا واجعه واظمه + حتی یکسوه الحق عز و جل و یطعمه ویسقیه + سلم ظاهرک و باطنک الیه

ولا تدبر + بل تکون هو بلا انت + کن ابد ارو کاریا + لان الدنیا دارالعمل والاخرۃ دارا لاجرۃ دار العطاء + دار الموهبته + هذا هو الا غلب فی حق الصالحین + واما النادر رمنهم من یخرجه من العمل فی الدنیا + ومن

جائے گا۔ خادم ہی مخدوم بنتا ہے۔ جو قرب چاہتا ہے وہی مطاع (قابل اطاعت) بنتا ہے جو قرب چاہتا ہے وہی مقرب بنتا ہے۔ جو سخاوت کرتا ہے' اسی کے ساتھ فیاضی برتی جاتی ہے۔ حسن ادب اختیار کرنے والے کو قرب نصیب ہوتا ہے

حسن ادب تجھ کو (خدا کے) قریب پہنچائے گا اور بے ادبی تجھ کو دور لے جائے گی۔

حسن ادب خدا کی اطاعت ہے اور بے ادبی گناہ۔

محاسبہ نفس: لوگو! (خدا تعالیٰ کے سامنے) اپنے نفسوں کے محاسبہ اور پیشی میں دیر نہ لگاؤ۔ آخرت سے پہلے دنیا ہی میں اپنے نفس سے محاسبہ کر لو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "حق تعالیٰ کے ان بندوں سے حساب لینے میں شرم آئے گی جو دنیا میں متقی تھے۔

آگ کا گھر: تقویٰ اختیار کرو ورنہ ذلت تمہارے گلے پڑے گی دیناوی معاملات میں متقی بنو ورنہ تیری خواہشیں دنیا و آخرت میں حسرت بن جائیں گے دینار آگ کا گھر ہے (کہ اس میں لفظ نار موجود ہے) اور درہم غم کا گھر ہے (کہ اس میں لفظ ہم موجود ہے) خاص کہ جب تو ان کو حرام طریقے سے حاصل کرے اور خرچ بھی حرام کام میں کرے یہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں کل (قیامت کے روز) تجھ پر واضح ہو جائے گا آج تو اندھا بہرا بنا ہوا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

چیزوں کی محبت کا اثر: "چیزوں کی محبت تجھ کو اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے" اپنے قلب کو دنیا سے خالی کر کے اس کو بھوکا پیاسا رکھ تا کہ خدا تعالیٰ ہی اس کو پہنائے اور کھلائے پلائے۔ اپنے ظاہر و باطن کو اس کے حوالے کر کے تدبیر کرنا چھوڑ دے بلکہ (فنا ہو جا کہ) وہی وہ رہ جائے تو کچھ نہ ہو۔ ہمیشہ مزدور بنا رہ۔ اس لیے کہ دنیا محبت کا گھر ہے اور آخرت اجرت ملنے کی جگہ اور انعام و بخشش کا گھر۔ نیکوکاروں کے حق میں غالب صورت تو یہی ہے (کہ محنت کے مطابق راحت پائیں گے) ہاں شاذ و نادر ایسے بھی ہیں جن کو دنیا میں کام سے نکال کر احسان و رحم فرماتا

عليه ويرحمه ويعجل له الراحة قبل مجى الاخرة بقتصر منه باداء الفرائض ويريحه من النوافل + فان الفرض لا يسقط فى سائر الا حوال والمقامات و هذا فى حق احاد افراد من عباد الله عز و جل + وهو نادر من كل نادر

يا غلام ازهدو اعرض فتستريح بالعاجل + وان كان لک قسم من الدنيا فلا بد من و صوله اليک + تاتيک اقسامک و انت عزيز مكرم مسول + لا تاكل بنفسک و هواک + فان ذلک حجاب يحجب قلبک عن ربک عز و جل + المومن لا ياكل لنفسه وبنفسه + ولا يلبس لها ولا يتمتع + بل يتقوى على طاعة الله عز و جل + ياكل ما ايثلبت اقدام ظاهره بين يديه + ياكل بالشرع لا بالهوى + والولى يا كل بامر الله عز و جل + والبدل الذى هو وزير القطب يا كل بفعل الله عز و جل + والقطب اكله وتصرفه كا كل النبى صلى الله تعالى عليه وسلم و تصرفه كيف لايكون كذلک + وهو غلامه و نائبه خليفته فى امته + هو خليفة الرسول + خليفة الله عز و جل + هذا خليفة باطن + و امام المسلمين المتقدم عليهم خليفة ظاهر + وهو الذى لايحل لاحد من المسلمين ترک متابعته وطاعته + وقد قيل ان امام المسلمين اذا كان عاد لاهو قطب الزمان + لا تحسبو ان الامرهين + وقد و كل بكم من يحصى اعمالكم الظاهرة + وهو يحصى اعمالكم الباطنة

ہے اور آخرت آنے سے پہلے ان کو راحت بخشتا ہے۔ کہ ان کے فرائض ادا کر لینے کو کافی سمجھتا اور نوافل سے ان کو راحت دے دیتا ہے (یعنی نفلوں کی کثرت ان کے ذمے نہیں ہوتی) البتہ فرض کسی حاصل اور کسی مرتبے میں بھی ساقط نہیں ہوتا مگر ایسا اللہ کے بندوں میں کسی کسی کے حق میں ہوتا ہے اور ایسے بندے بہت سے کمیاب ہیں۔

مومن کا کھانا پینا: اے عزیز! زاہد بن اور (مال اور جاہ سے) منہ پھیر لے۔ دنیا ہی میں آرام ہو گا۔ اگر تیری (قسمت میں) دنیا کا کوئی حصہ ہو گا تو تجھ کو ضرور ملے گا۔ تیرے پاس تیرے مقسوم آئیں گے اور حالانکہ تو معزز و مکرم ہو گا کہ (مقسوم ہی قبولیت کی) درخواست کریں گے۔ اپنی مرضی و خواہش نفس سے نہ کھا کہ یہ حجاب ہے جو تیرے دل کو پروردگار (تک پہنچنے) سے روک دے گا۔ مومن اپنے نفس کی خاطر اپنی خواہش سے نہیں کھاتا' نہ اس کی خاطر پہنتا اور مزے اڑاتا ہے بلکہ اللہ کی عبادت کے لیے قوت حاصل کرتا ہے۔ اس قدر کھاتا ہے جو ظاہری قدموں کو خدا کے سامنے جمائے رکھے۔ وہ اپنے نفس کے موافق نہیں بلکہ شرع کے مطابق کھاتا ہے۔ اور ولی اللہ کے حکم سے کھاتا ہے۔ بدل جو قطب کا وزیر ہوتا ہے خدا کے کھلانے سے کھاتا ہے۔ اور قطب کا کھانا اور تمام امور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے اور امور کے مطابق ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو جب کہ وہ آپؐ کا غلام آپؐ کا نائب اور آپؐ کی امت میں آپؐ کا خلیفہ ہے۔ وہ خلیفہ ہے رسول کا اور خلیفہ ہے خدائے عز و جل کا۔ یہ باطنی خلیفہ ہے اور امام المسلمین جو رعایا کا بادشاہ ہے وہ ظاہری خلیفہ ہے اور وہ وہی ہے جس کی اطاعت و فرماں برداری کا ترک کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں اور کہا گیا ہے کہ اگر خلیفہ المسلمین عادل ہو تو وہی اپنے زمانے کا قطب ہے یہ نہ سمجھو کہ (قطبیت و ولایت) کوئی معمولی بات ہے۔ تم پر ایسے فرشتے متعین ہیں جو تمہارے ظاہری افعال کی نگرانی کرتے ہیں اور خدا تمہارے باطنی اعمال کا نگران ہے تم میں سے ہر شخص قیامت کے دن اس طرح لایا جائے گا کہ دنیا میں اس

مامنكم الاسن يوتى به يوم القيامته ومعه ملائكته الذين كانو موكلين به فى الدنيا + يكتبون عليه حسناته وسياته + ومعهم تعته وتسعون سجلا + كل سجل منها مدالبصر + فيها حسناته وسياته وجميع ماصدرمنه + فيكف قراء تها جميعا + فيقرو ها وانكان فى الدنيا لم يحسن يكتب ولم يقراء + لان الدنيا دار حكمته والاخرة دار قدرة + الدنيا تحتاج الى اسباب والات + والاخرة لا تحتاج الى ذلك + انجحد احدكم ما فى سجلاته نطقت جوارحه بما فيها + تنطق كا جارتحه على حدة بجميع ماعملته فى الدنيا + قد خلقتم لامر عظيم + وماعندكم خبر قال الله عزوجل افحسبتم انما خلقنا كم عبثا وانكم الينا لا ترجعون ٥

کی نیکیاں اور بدیاں لکھنے والے فرشتے جو اس پر تعینات تھے اس کے ساتھ ہوں گے اور ان کے ساتھ ننانوے رجسٹر ہوں گے اور ہر رجسٹر حد نگاہ تک (پھیلا ہو گا) ان میں اس کی نیکیاں اور برائیاں اور اس کا ہر فعل درج ہو گا پس اس کو وہ سب پڑھنے کی تکلیف دی جائے گی۔ وہ ان کو پڑھے گا اگرچہ دنیا میں لکھنا پڑھنا نہ جانتا تھا کیونکہ دنیا حکمت کا گھر ہے (کہ لکھنا پڑھنا سیکھنا پڑتا ہے) اور آخرت قدرت کا گھر ہے (کہ لکھا پڑھا نہ ہونے پر بھی پڑھ سکے گا) دنیا اسباب و ذرائع کی محتاج ہے اور آخرت کو ان کی ضرورت نہیں۔ تم میں سے جب کوئی رجسٹروں کے کسی اندراج کا انکار کرے گا تو اس کے اعضاء بولیں گے۔ جو کچھ بھی اس نے دنیا میں کیا تھا' اس کو ہر عضو الگ الگ بتائے گا۔ تم ایک عظیم الشان کام کے لیے پیدا کیے گئے ہو اور تم کو کچھ خبر نہیں۔ حق تعالیٰ کا فرمان ہے۔ "کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تم کو بے کار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہ آؤ گے؟"

المجلس التاسع والاربعون

وقال رضى الله عنه فى المدرسته يوم الجمعته حادى عشر (شعبان سنته خمسه واربعين و خمسمائته)

حكى عن عبدالله بن المبارك رحمته الله تعالى عليه انه جاء اليه فى بعض الايام سائل يساله شيا من الطعام + فلم يحظر عنده شئى سوى عشر بيضات + فامرجاريته بان تعطيته اياها + فاعطته تسعته وخبات واحدة + فلما كان وقت غروب اشمس جاء رجل دوق الباب + وقال خذوا منى هذه السلته + فخرج عليه عبد الله رضى الله تعالى عنه واخذها منه + فراى فيها بيضا فعده + فاذا هو

انچاسویں مجلس

جمعہ ۱۱ شعبان ۵۴۵ھ

مدرسہ معمورہ

فیاضی، نفس کشی، رضاء الٰہی

عبداللہ ابن مبارک کا واقعہ: عبداللہ ابن مبارک سے روایت ہے کہ ایک دن ان کے پاس کوئی سائل آیا۔ جو کچھ کھانا مانگتا تھا۔ آپ کے پاس دس انڈوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ آپ نے لونڈی کو حکم دیا کہ وہی اس کو دے دے۔ اس نے نو انڈے سائل کو دیئے اور ایک چھپا لیا۔ جب آفتاب غروب ہونے کا وقت آیا تو ایک شخص آیا اور دروازہ کھٹ کھٹا کر کہا کہ یہ جھابا لے جاؤ۔ چنانچہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے اور وہ جھابا اس سے لے لیا۔ پس اس میں انڈے دیکھے ان کو گنا تو نو انڈے ہوئے۔ تب آپ نے لونڈی سے کہا آخری انڈا کہاں ہے؟

تسعة بيضة + فقال لجاريته اين لبيضة
الاخرى + كم اعطيت السائل + فقالت
اعطيته تسعة وتركت واحدة تفطر عليها +
فقال لها غرمتينا عشرة + هكذا كانوافى
معاملتهم لربهم عز و جل + كانو يومنون
ويصدقون بما ورد فى الكتاب والسنة +
كانو عبيد القران + لا يخالفونه فى
حركاتهم و سكناتهم اخذهم و عطائهم +
عاملوا ربهم عز و جل فربحوا
فى معاملته فلزموها + راوابابه
مفتوحا قد خلوه + ورا واباب غيره
مغلوقا فهجروه + ووافقوه فى غيره
ولم يوافقوا غيره فيه +
وافقوه فى بغضه لمن يبغض + وفى
حبه لمن يحب + ولهذا قال
بعضهم وافق الله عز و جل فى
الخلق + ولا توافق الخلق + فى الله
عز و جل انكسر من انكسر وانجبر من انجبر +
القوم لا يزالون فى جانب الحق عز و
جل + ينصرونه على نفوسهم و
على غيره + لا تاخذهم فيه
لومة لائم + لا يخالفون احدا
فى حدوده و اقامة شرعه

يا غلام دع عنك الهوس الذى
انت فيه و عليه + واتبع القوم فى اقوالهم
وافعالهم + لاتطلب الوصل الى ماوصلوا
اليه بمجرد الدعوى الكاذبة + اصبر على البلاء
كما صبر و اعليه حتى تصل الى ماوصلو اليه +
لو لا البلاء لكان الناس كلهم عبادا زهادا +
ولكنهم تجيئهم البلايا فلا يصبرون عليها
فتحجبهم عن باب ربهم عز و جل + من

تو نے سائل کو کتنے دیئے تھے؟ اس نے کہا میں نے اس کو نو دیئے تھے اور ایک رکھ لیا تھا کہ آپ اس سے روزہ افطار کریں گے پس آپ نے اس سے کہا کہ تو نے ہم کو دس انڈوں کا نقصان پہنچایا۔ یہ تھا ان کا معاملہ اپنے خدا کے ساتھ کے جو کچھ قرآن و حدیث میں آیا ہے' اس پر ایمان رکھتے اور اس کو سچا سمجھتے تھے۔ وہ قرآن کے غلام تھے کہ نہ اپنی حرکات و سکنات میں اس کی مخالفت کرتے تھے نہ لین دین میں۔ انہوں نے اپنے پروردگار سے معاملہ کیا اور نفع اٹھایا لہٰذا اسی پر جم گئے انہوں نے اس کا دروازہ کھلا پایا اس میں داخل ہو گئے' اور اس کے غیر کا دروازہ بند دیکھا' پس اس کو چھوڑ بیٹھے' دوسروں کے بارے میں انہوں نے خداتعالیٰ کی موافقت کی اور اس کے بارے میں غیروں کا ساتھ نہ دیا۔ اس نے جس سے بغض رکھا' اس سے بغض رکھنے میں اور جس سے اس نے محبت رکھی' اس محبت رکھنے میں اس کی موافقت کی۔ اسی لیے ایک بزرگ نے کہا ہے "مخلوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت کر اور اللہ کے بارے میں مخلوق کا ساتھ نہ دے جس کو ٹوٹنا ہو ٹوٹ جائے اور جس کو جڑنا ہو جڑا رہے" اللہ والے ہمیشہ حق تعالیٰ کی حضوری میں اس کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ اپنے نفسوں کے مقابلے میں بھی اور دوسروں کے مقابلے میں بھی۔ اس میں نہ وہ کسی ملامت گر کی ملامت کی پروا کرتے ہیں اور نہ اس کی حدود اور شریعت قائم کرنے میں کسی سے ڈرتے ہیں۔

صبر کے فضائل: اے عزیز! جس ہوس میں تو مبتلا ہے اس کو چھوڑ اور اللہ والوں کے اقوال اور افعال میں ان کی پیروی کر۔ محض جھوٹے دعوے سے وہاں تک پہنچنے کا خواہاں نہ ہو جس طرح انہوں نے بلاؤں سے وہاں تو بھی کرتا ہے کہ جہاں وہ پہنچے ہیں تو بھی پہنچ جائے۔ اگر بلائیں نہ ہوتیں تو سارے ہی آدمی عابد اور زاہد بن جاتے۔ ان پر مصیبتیں نازل ہوتی ہیں' وہ صبر نہیں کر سکتے لہٰذا وہ ان کو پروردگار کے دروازے تک

لا تصبر له لا عطاء له انا علمت الصبر والرضاء

کان ذلک سبا لخروجب من عبودیتک للحق عز و جل + قال الله تعالیٰ فی بعض کتبه + من لم یرض بقضاوی ولم یصبر علی بلائی فلیتخذ الها سوائی +

اقنعوابه دون غیره + والمقدر کائن لکم وعلیکم حقوق الاسلام حتی تصلو الی الایمان + ثم حققوا الایمان حتی تصلوالی الایقان

فیحنذ ترون مالم تروه من قبل + الیقین یریکم الاشیا کما هی علی صورتها + یصیر الخبر معاینته + هو یوقف القلب علی الحق عز و جل ویریه الاشیاء منه + اذا وقف القلب علی باب الحق عز و جل خرجت الیه ید الکرامته فتکرمت علیه + فیصیر کریما موثرا + یتکرم علی الحق ولا یبخل علیهم بشئی + القلب الصحیح الذی صلح لله عز و جل کریم. + والسر الذی قد صفا عن الکدر کریم + وکیف لایکونان کذالک وقد تکرم علیهما اکرم الاکرمین

یا قوم علیکم بالکرم والایثار فی طاعته الحق عز و جل لا فی معصیته + کل نعمته تصرف فی المعصیته هی معرضته للزوال + تشاغلو بالاکتساب مع ملازمته الطاعته الی ان یاتیکم القرب منه +

فتجتمع هومکم به ومعه + لا بغیره ولا مع غیره + لیحنئذ یصیر کلکلم من طبق

نہیں پہنچنے دیتیں۔ جو صبر نہیں کر سکتا' اس کو عطیہ بھی نہیں ملتا۔ اگر تجھ میں صبر و رضا نہیں ہے۔ تو یہ خدا کی بندگی سے تیرے نکلنے کا سبب ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک کتاب میں ارشاد فرمایا ہے۔ "جو میرے فیصلے پر راضی نہیں اور جسے میری (ڈالی ہوئی) بلاؤں پر صبر نہیں اس کو چاہیے کہ میرے سوا کوئی اور معبود بنا لے۔"

یقین کے ثمرات: سب کو چھوڑ کر اسی پر قناعت کرو کہ جو کچھ مقدر ہے چاہے تمہارے لیے مفید ہو یا مضر' وہ ہو کر رہے گا حقیقی اسلام حاصل کرو تاکہ ایقان تک رسائی ہو' پھر حقیقی ایمان حاصل کرو تاکہ ایقان تک پہنچو۔ اس وقت وہ چیزیں دیکھو گے جن

کو ایقان سے پہلے نہ دیکھا تھا یقین تم کو چیزوں کی حقیقت و اصلیت دکھا دے گا۔ خبر مشاہدہ بن جائے گی۔ وہ یقین قلب کو خدا کے حضور میں کھڑا کر دے گا اور سب چیزوں کو اس کی طرف سے دکھائے گا۔ جب قلب خدا تعالیٰ کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا تو کرامت و بزرگی کا ہاتھ اس کی طرف بڑھے گا اور اس پر کرم فرمائے گا تب وہ قلب صاحب کرم و ایثار بن جائے گا مخلوق پر جود و سخا کرے گا اور ان سے کسی چیز میں کنجوسی نہ کرے گا۔ صحیح قلب و اللہ کے قابل بن جاتا ہے۔ وہ سخی ہوا کرتا ہے۔ اور کدورت سے پاک و صاف باطن بھی کریم ہوتا ہے یہ دونوں سخی اور صاحب کرم کیوں نہ ہوں جب کہ سب سے بڑھ کر کریم نے ان پر کرم فرمایا ہے۔

وصول حق کی تدبیر: لوگو! اللہ کی اطاعت میں کرم و ایثار اختیار کرو۔ اس کی معصیت میں سخی نہ بنو ہر وہ نعمت جو گناہ میں صرف کی جاتی ہے' زوال پذیر ہوتی ہے۔ اطاعت میں لگے رہ کر کمانے میں مشغول رہو یہاں تک کہ خدا کا قرب تم کو نصیب ہو جائے۔ پس تمہارے سارے افکار اسی کے ساتھ مجتمع ہو جائیں نہ کہ کسی غیر کے ساتھ اس وقت (کسب معاش سے

فضله وكرمته من حيث لاتدرون
ولا تعقلون + النفس حجابهم عنه +
فاذا ازالت من الواسط زال الحجاب +
ولهذا قال ابويزيد البسطامى
رحمته الله عليه + رايت ربى فى
المنام فقلت له كيف الطريق اليك يا
بارى خدا + فقال دع نفسك وتعال +
فانسلخت منها كما تنسلخ الحيته من جلدها +
انما عين الحق عز و جل على النفس دون
غيرها وامره بتركها لان الدنيا وما
فيها وماسوى الحق عز و جل فى الجملته تبع
للنفس + الدنيا لها وهى محبوبتها + والاخرة
لها ايضا + فان الله عز و جل قال وفيها ما
تشتهيه الا نفس وتلذ الاعين

(وقال رضى عنه بعد كلام)

هم بالنهار فى مصالح الخلق و
العيال + وفى الليل فى خدمته ربهم عز و
جل والخلوة معه + هكذا الملوك طول
النهار مع الغلمان والحواشى وقضاء حوائج
الناس + فاذا اجاء اليل خلو بوزرانهم
وخواصهم اسمعوا رحمكم الله تعالى
ما اقول باسماع قلوبكم واحفظوه
واعلموا به +

ما انطق الا بالحق من الحق + ما
انطق الا بصفته طريق الحق عز
وجل + اصفها حتى تسلكوها +
ما اقنع منكم بان تقولو الى
احسنت + بل قولو الى بالسنته
قلوبكم احسنت + واعملو بما
اقول واخلصوا فى اعمالكم حتى اذا
رايت فلك منكم قلت

بے نیازی حاصل ہو گی کیونکہ) تمہارا کھانا پینا اس کے فضل و کرم کے دسترخوان سے ہو گا' اس طرح سے کہ تم سمجھ بھی نہ سکو گے۔ نفس مخلوق اور خدا کے درمیان حجاب ہے۔ جب یہ بیچ سے ہٹ جاتا ہے تو حجاب اٹھ جاتا ہے۔ اسی لیے ابویزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے "میں نے اپنے پروردگار کو خواب میں دیکھا تو پوچھا خدایا! آپ تک پہنچنے کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا اپنے نفس کو چھوڑ دو اور آ جاؤ۔ چنانچہ میں نفس سے اس طرح نکل گیا جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے سب چیزوں کو چھوڑ کر نفس ہی کو معین اس لیے فرمایا کہ ذات حق کے علاوہ جو کچھ بھی اس دنیا و مافیہا میں ہے وہ سب نفس ہی کے تابع ہے۔ دنیا بھی اسی کی ہے کیونکہ وہ اس کو محبوب ہے اور آخرت بھی اسی کے لیے ہے خداتعالیٰ کا ارشاد ہے "اس میں موجود ہو گا جو نفوس خواہش کریں اور آنکھیں جن سے لذت اٹھائیں "کچھ اور تقریر کے بعد آپ نے فرمایا) :۔

خلوت و جلوت : وہ (اہل اللہ) دن بھر مخلوق اور اولاد کی مصلحتوں میں مصروف رہتے ہیں۔ اور رات بھر اپنے پروردگار کی خدمت اور اس کے ساتھ خلوت میں رہتے ہیں۔ اسی طرح بادشاہ دن بھر نوکروں چاکروں کے ساتھ اور عوام کی حاجت روائی میں مشغول رہتے ہیں۔ اور رات کو اپنے وزیروں اور خواص کے ساتھ رہتے ہیں۔ اللہ تم پر رحم فرمائے۔ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں' دل کے کانوں سے سنو اس کو یاد رکھو اور اس پر عمل کرو میں تو حق ہی طرف سے حق ہی بات کہتا ہوں میں جو کچھ بولتا ہوں اس میں اللہ تعالیٰ ہی کے راستے کی کیفیت بتاتا ہوں۔ کہ اس کیفیت کو بیان کر دو تاکہ تم اس پر چلو۔ میں تمہاری اتنی بات پر قانع نہ رہوں گا کہ تم (واہ واہ کرو) اور کہنے لگو کہ آپ نے خوب بیان کیا بلکہ (میرا مقصد تو یہ ہے کہ) تو اپنے دلوں کی زبانوں سے کہو کہ آپ نے خوب کہا اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو اور اپنے اعمال میں مخلص بنو۔ میں جب تمہاری یہ حالت دیکھوں گا تو خود ہی تم سے کہوں گا

لکم احسنتم

متی تصلی عی نفسک وعلی دنیاک واخرتک و علی الخلق وماسوی الحق عز و جل فی الجملتہ + الخلق حجاب نفسک + ونفسک حجاب قلبک + وقلبک حجاب سرک + فما دمت مع الخلق لاتری نفسک + فان ترکتھم رایتھا + تراھا عدوۃ لربک عز و جل ولک + فلا تزال تحاربھا حتی تطمئن الی ربھا عز و جل + وتطمئن الی وعدہ وتخاف من وعیدہ + تمتثل امرہ وتنتھی عن نھیہ + ونوافقہ فی قدرہ + فیحنئذ تزول الحجب عن القلب والسر + یریان مالم یریاہ من قبل + یعرفان ربھما عز و جل ویلجان بہ + ولایقفان مع شئی سواہ + العارف لایقف مع شی بل یقف مع خالق کل شئی +

لا نوم لک ولا سنتہ لہ + لا قید لہ عن ربہ عز و جل + والمحبوب لا وجودلہ + ھو فی وادی القدر و العلم بربہ عز و جل + امواج بحر العلم ترفعہ وتحطہ + ترفعہ الی الجوئم تحطاہ الی التخوم + وھو غائب مبھوت لا یعقل + اصم ابکم لا یسمع من غیر الحق عز و جل ولایری غیرہ + وھو میت بین یدیہ + فاذا شاء انشرہ + اذا ارادا وجدہ + ھم ابدا فی سرا دق القرب + فاذا جات نوبتہ الحکم کانوافی صحن الحکم + اذا جات نوبتہ الخروج کانو علی الباب + یا خذون القص من الخلق + یصبرون

کہ تم نے خوب کیا۔

نفس قلب کا حجاب ہے: تو اپنے نفس، اپنی دنیا، اپنی آخرت اور مخلوق اور ماسوائے خدا پر کب نماز (جنازہ) پڑھے گا؟ مخلوق تیرے نفس کا حجاب ہے جب تک تو مخلوق کا حجاب ہے اور قلب تیرے باطن کا حجاب ہے جب تک تو مخلوق کے ساتھ رہے گا تو اپنے نفس کو نہ دیکھ سکے گا۔ ان کو چھوڑ دے گا۔ تو نفس کو دیکھ سکے گا کہ وہ تیرا اور تیرے پروردگار کا دشمن بنا ہوا ہے پس تو اس سے برابر جنگ کرتا رہے گا یہاں تک کہ اس کو اپنے پروردگار کے ساتھ سکون اور اس کے وعدوں پر اطمینان ہو گا اور اس کی وعید سے ڈرے گا۔ اس کے احکام کی تعمیل کرے گا اور منع کی ہوئی باتوں سے باز رہے گا قضا و قدر میں اس کی موافقت کرے گا پس اس وقت قلب و باطن سے پردہ اٹھ جائیں گے اور ان دونوں کو وہ کچھ نظر آئے گا جو اب تک نہیں دیکھا تھا وہ اپنے پروردگار کو پہچان لیں گے اور اس کے پناہ لیں گے اور اس کے سوا کسی چیز کے پاس نہ ٹھہریں گے۔ عارف کسی چیز کے پاس نہیں ٹھہرتا وہ صرف چیزوں کے پیدا کرنے والے کے پاس ٹھہرتا ہے۔ اس کے لیے نہ نیند ہے نہ اونگھ اور نہ رب سے اسے کوئی روکنے والا اور محبوب (کی تو یہ حالت ہوتی ہے گویا) اس کا وجود ہی نہیں ہے۔ وہ اپنے پروردگار کی قضاء و قدر اور علم کی وادی میں (سرگشتہ و حیران) ہوتا ہے کہ دریائے علم کی موجیں اس کو اٹھاتی بٹھاتی ہیں۔ کبھی عالم بالا تک لے جاتی ہیں اور کبھی تحت زمین اتارتی ہیں اور اور وہ متحیر ہوتا ہے۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ گونگا بہرا ہوتا ہے۔ کہ نہ غیر کی سنتا ہے۔ اور نہ غیر کو دیکھتا ہے (گویا) حق تعالیٰ کے ہاتھوں میں وہ بے جان مردہ ہوتا ہے۔ پس جب وہ چاہتا ہے اس کو زندگی دیتا ہے اور جب ارادہ کرتا ہے اس کو وجود بخشتا ہے وہ ہر وقف سرا پردہ قرب میں رہتے ہیں جب حکم کی باری آتی ہے، حکم کے میدان میں ہوتے ہیں اور جب نکلنے کا وقت آتا ہے تو دروازے پر ہوتے ہیں مخلوق کی واقعات معلوم کرتے ہیں، اور ان کے اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ قرار

وسائط بينهم وبين الحق عز و جل + هذه
احوالهم ولكن من الحال مايكتم +

يا قوم ايش هذا انتم فی هوس +
انتم فی ضياع الزمان بلا شئی + اصبروا
مع الله عز و جل وقد رايتم الخير فی الدنيا
والاخرة + ان اردت القرب من الله عز و جل
بالاستسلام + وان اردت القرب من الله عز و جل
فعليک بالا ستطراح بين يدی قدره وفعله
بلالم ولاكيف + فبذلک تقريب منه +
لا تشاء شيا فانه مايصلح + قال الله عز و جل
وما تشائون الا ان يشاء الله+

اذا كان لايتم لک ماتشاء فلا تشاء
لا تنازعه فی افعاله + اذا اخذ عرضک
ومالک و عافيتک وولدک وكسر
اعراضک فتبسم فی وجه قدره و
ارادته وتبديله + كن علی ذلک
ان اردت قربه + ان اردت الصفاء +
معه + ان اردت وصول قلبک اليه
وانت فی الدنيا + اكتم حزنک
واظهر بشرک + اقل الناس بخلق حسن +
قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم
بشر المومن فی وجهه و حزنه فی قلبه +

لا تشكوالی احد + فانک ان شكوت من
الحق عز و جل سقطت من عينه + ومع
ذلک لايزول من عندک ماشكوت منه +
ولا تعجبن بشئی من اعمالک فان العجب يفسد
العمل ويهلكه + من رای توفيق الله عز و جل
نه انتفی عنه العجب بشوی من الاعمال + اجعل
كل قصدک اليه + فانه يجعل رحمته لک ويهی
لک اسباب الوصول اليه + كيف تقدر ان

پاتے ہیں۔ یہ ہیں ان کی حالتیں مگر بعض حالات پوشیدہ ہوتے ہیں (جن کی خبر نہیں ہوتی)۔

رضا بہ قضا: لوگو! یہ بات کیا ہے؟ تم لوگ ہوس میں (مبتلا) ہو تم بے فائدہ وقت ضائع کر رہے ہو۔ حق تعالیٰ کے (فیصلوں) پر صبر کرو، دنیا و آخرت کی خوبیاں دیکھو گے اگر تو حقیقی اسلام چاہتا ہے تو شان تسلیم و رضا پیدا کر اور اگر حق تعالیٰ کے قریب ہونا چاہتا ہے تو اس کی قضا و قدر اور فعل کے سامنے بے چون چرا سرخم کر دے۔ اس کی وجہ سے تم تو اس کے قریب ہو جائے گا۔ تو کسی چیز کو نہ چاہے گا مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے "تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے۔"

جب تیرا چاہا پورا نہیں ہوتا تو تجھے اس چیز کا چاہنا ہی ترک کر دینا چاہیے۔ حق تعالیٰ سے اس کے افعال میں نزاع نہ کر اگر وہ تیری آبرو، تیری مال تیری راحت و عافیت اور تیری اولاد سب کچھ لے لے اور تجھ سے بے عزت کرے تو اس کی قضا و قدر اور ارادے اور تبدالی پر مسکرا ایسا بن، اگر تو اس کا قرب چاہتا ہے اگر تو اس کے ساتھ صفائی چاہتا ہے تو دنیا ہی میں دل سے اس کے پاس پہنچنا چاہتا ہے اپنے حزن کو پوشیدہ رکھ اور اپنی خوشی کو ظاہر کر اور لوگوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے" مومن کی خوشی چہرے پر ہوتی ہے اور اس کا غم دل میں۔"

غرور کا نتیجہ: کسی سے شکایت نہ کر کیونکہ اگر تو خداتعالیٰ کا شکوہ کرے گا تو اس کی نظروں سے بھی گر جائے گا۔ اور جس مصیبت کی شکایت کی تھی وہ بھی دور نہ ہو گی اپنے کسی عمل پر غرور نہ کر۔ مغرور ہونا عمل کو خراب و تباہ کر دیتا ہے۔ جس شخص کی نظر توفیق الٰہی پر ہوتی ہے، وہ مغرور نہیں ہوتا۔ اپنے سارے ارادے اسی کے لیے کر، وہ تجھ پر رحمت فرمائے گا اور اپنے تک پہنچنے کے ذرائع مہیا کر دے گا تو اس کو اپنا مقصود کیسے

تجعل قصدک الیہ + وانت کاذب فی اقوالک وافعالک + طالب الحمد من الخلق + خائف من ذمہم + طریق الحق عز و جل کلہا صدق + القوم لہم صدق بلاکذب + صدق بلاظہور + افعالہم اکثر من اقبالہم + ہم نواب الحق عز و جل فی خلقہ و خلفائوہ علیہم +

وجہا بذتہ وشحنہ فی ارضہ + ہم مفردہ و خواصہ + انت یا منافق ایش علیک منہم + لا تزاحمہم بنفاقک ہنا شئی لا یجی بالتخلی والمتمنی والقال والقیل +

اللہم اجعلنا من الصادقین + واتنا فی الدنیا حسنہ و فی الاخرۃ حسنتہ وقنا عذاب النار ٥

(وقال رضی اللہ تعالی عنہ)

لا تقنع من احوالہم بالاسم والتزیی بزیہم والتشدق بکلام مہم + لاینفعک ذلک مع مخالفتک لافعالہم + انت کدر بلا صفاء + خلق بلا خالق + دنیا بلااخرۃ + باطل عمل بلا حقیقہ + ظاہر بلا باطن + قول بلا عمل + عمل بلا اخلاص + اخلاص بالا اصابتہ السنتہ + ان اللہ عز و جل لایقبل قولا بلا عمل + ولا عملا بلا اخلاص + ولا یقتبل شیاء من الجملتہ غیر موافق لکتابہ وسنتہ نبیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم + ذلک دعوی بلابینہ + فلا جرم لا یقبل منک شیا + ان حصل لک قبول الخلق مع کذبک فما حصل لک قبول الحق عز و جل + ہو العالم بما فی القلوب + لابتہرج فان الناقد بصیر + ان اللہ عز و جل ینظر الی قلبک + لا الی صورتک + ینظر الی ماوراء الشاب و

بنا سکتا ہے جب کہ تو اپنے اقوال و افعال میں جھوٹا ہے۔ مخلوق کی مدح کا امیدوار اور ان کی مذمت سے خائف ہے۔ خداتعالیٰ کی راہ تو سچائی کی راہ ہے اللہ والوں کے لیے صدق ہی صدق ہے بلا کذب کے اور صدق ہے بلا اظہار کے ان کے افعال ان کی اقوال کی نسبت زیادہ ہیں۔ وہ خدا کی مخلوق میں خدا کا نائب اور خلیفہ ہیں۔ اس کی زمین میں اس کی طرف سے رہنما اور کوتوال ہیں وہ اس کے منتخب اور خاص بندے ہیں۔ اے منافق! تجھ کو ان سے کیا نسبت؟ اپنے نفاق کے ساتھ ان کی صف میں شامل نہ ہو۔ یہ چیز بناؤ سنگار، تمنا اور قیل و قال سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔

دعا: "اے اللہ! ہم کو سچا بنا اور عطا فرما ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔"

عمل خلاف کتاب و سنت مقبول نہیں

(نیز آپ نے فرمایا) اللہ والوں کے حالات میں محض نام کرنے، ان کی سی صورت بنانے اور ان کے فرمودات (نقل کر کے) باچھیں کھول کر تقریر کرنے پر اکتفا نہ کر ان کے افعال کی مخالفت کے ساتھ یہ (نقالی) تیرے کام نہ آئے گی تو کدورت ہے بغیر صفائی کے خلق ہے، بغیر خالق کے دنیا ہے بغیر آخرت کے، باطل ہے بغیر حقیقت کے ظاہر ہے بغیر باطن کے قول ہے بغیر عمل کے عمل ہے بغیر اخلاص کے اور اخلاص ہے بغیر موافقت سنت کے، اللہ تعالیٰ قول بغیر عمل اور عمل بغیر اخلاص قبول نہیں فرماتا، کوئی چیز بھی کیوں نہ ہو، اگر وہ اس کتاب اور اس کے پیغمبر کی سنت کے مطابق نہ ہو گی تو قبول نہ فرمائے گا، یہ محض دعویٰ ہے بغیر گواہ کے تیری بات یقیناً قابل قبول نہیں۔ اگر تو اپنے جھوٹ سے مخلوق میں مقبول ہو بھی گیا تو خدا کے یہاں تو قبولیت حاصل نہ ہوئی۔ وہ دلوں کے حالات سے آگاہ ہے کھوٹے سکے کی چمک نہ دکھا۔ پرکھنے والا (خدا) صاحب نظر ہے۔ خداتعالیٰ تیرے دل کو دیکھتا ہے۔ تیری صورت

الجلود والعظام +
ينظر الى خلوتك لا الى جلوتك
اما تستحي جعلت منظر الخلق مزينا +
ومنظر الحق عز و جل منجسا +
ان اردت افلاح فتب من جميع ذنوبك +
واخلص في توبتك + تب من شرك
بالخلق + لا تعمل شياء الالعزوجل + انی
اراک کلک خطا لانک مع النفس و
الهوى والدنيا والشهوات واللذات +
تحردک بقتة تسخطک لقتة ترضي لرضا
نفسک + وتسخط لسخطهاک + فانت عبدها +
زمامک بيدها + ابن انت من عباد الله
عز و جل الذين تحققت لهم العبودية
له + والرضا بافعاله + الافات تنزل عليهم
وهم قعود كالجبال الرواسي + تنزل اليهم
وعليهم وهم ينظرون اليها بعين الصبر
والموافقة + تركو الا جساد للبلايا وطاروا
الى الحق عز و جل بقلوبهم + فهم خيم
بلا رجال + اقفاص بلا طيور + ارواحهم
عنده + واجسادهم
بين يديه +

يا معرضين عن ربهم عز و جل
يا مستوحشين منه + تقلموا الى
حتى اصلح بينكم وبينه + اساله فيكم +
اخذلكم الامن منه + اتضرع
بين يديه +
حتى يهب لكم حقوقه لتي له عليكم +
اللهم ردنا اليک + وواقفنا على
بابک + اجعلنا لک وفيک ومعک +
ارضنا بخلمت تک + اجعل اخذنا

نہیں دیکھتا۔ وہ کپڑوں، کھالوں اور ہڈیوں کے ماورا کو دیکھتا ہے وہ تیری خلوت کو دیکھتا ہے جلوت کو نہیں۔ کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ جس پر مخلوق کی نظر پڑتی ہے، اس کو تو آراستہ کر رکھا ہے اور جو خالق کے دیکھنے کی چیز (دل) ہے اس کو نجس بنا رکھا ہے اگر تو نجات چاہتا ہے تو اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر اور اپنی توبہ میں اخلاص سے کام لے خلق کو خدا کا شریک بنانے سے توبہ کر۔ جو کچھ کر خدا کے لیے کر میں تجھ کو سراپا گناہ دیکھتا ہوں کیونکہ تو نفس اور خواہش اور دنیا اور شہوات و لذات میں پھنسا ہوا ہے۔ ایک مچھر تجھ کو غصہ دلاتا اور ایک لقمہ تجھ کو ناراض کر دیتا تو اپنے نفس کی خوشی سے خوش اور اس کی ناخوشی سے ناراض ہو جاتا ہے۔ پس تو نفس کا بندہ بنا ہوا ہے کہ تیری باگ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ تجھے اللہ کے ان بندوں سے کیا نسبت جن کی بندگی اللہ کے لیے اور خوشنودی اس کے افعال پر مستحق ہو چکی ہے۔ ان پر مصیبتیں نازل ہوتی ہیں لیکن وہ پہاڑ کی طرح جمے ہوئے ہیں آفتیں ان پر ٹوٹتی رہتی ہیں اور وہ صبر و موافقت کی نظر سے ان کو دیکھتے رہتے ہیں انہوں نے اپنے جسموں کو مصیبتوں کے لیے چھوڑا اور اپنے دلوں سے خداتعالٰی کی طرف پرواز کر گئے وہ (گویا) خیمہ ہیں آدمیوں کے بغیر اور پنجرے ہیں پرندوں کے بغیر۔ ان کی روحیں خدا کے حضور میں اور ان کے اجسام (دنیا میں ہیں مگر) خدا کے سامنے۔

توفیق کی دعا: اے پروردگار سے منہ پھیرنے والو! اور اے اس سے وحشت کھانے والو! میرے پاس آؤ کہ میں تمہارے اور اس کے تعلق کو درست کر دوں۔ اس سے تمہاری طرف سے درخواست کروں اور تمہارے لیے اس سے امن حاصل کروں اور اس کے سامنے عاجزی کروں، یہاں تک کہ وہ تم کو اپنے حقوق جو تم پر واجب ہیں عطا فرمائے (اور فرائض کی ادائیگی کی توفیق بخشے اے اللہ! ہم کو اپنی طرف لوٹا کر اپنے دروازے پر کھڑا کر دے۔ ہم کو اپنا بنا لے۔ ہم کو اپنی خدمت کے لیے منتخب فرما۔ ہمارا

وعطاء نالک + طهرابو اطننا
عن غیرک + لا ترنا حیث نهیتنا
لا تفقد ناحیث امرتنا لاتجعل
ظواهرنا فی معاصیک وبواطننا
فی الشرک بک + خنا من
نفوسنا الیک + اجعل کلنا لک +
اغنیا + بک من غیرک نبهنا
من الغفلتہ عنک + اودنا بطاعتک
ومنا جاتک + لذ ذ قلوبنا واسراونا
بقربک + احل بیننا وبین معاصیک کما
احلت بین السماء والارض وقربنا الی
طاعتک کما قربت بین سوادا العین وبیاضها +
احل بیننا وبین ماتکرہ کما احلت بین
یوسف وزلیخا فی معصیتک

(وقال رضی اللہ تعالی عنہ)

ذوبو انفوسکم واھویتکم وطبا عکم
بالصوم الدائم والصلاۃ الدائمتہ والصبر
الدائم + اذاصح للعبد ذوبان نفسہ وھواہ
وطبعہ بقی ھو و مولا بلا زحمتہ +
بقی قلبا وسرا ومولی + سعتہ بلا ضیق +
عفیتہ بلا سقم +

کونو اعقلا ٔ وتعلمو واعملوا
واخلصوا یا غلام تعلم من الخلق ثم
من الخالق + قال النبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم من عمل بما یعلم
اورثہ اللہ علم مالم یعلم +
لا بلمن التعلم من الخلق والاوھو
الحکم ثم من الخالق ثانیا
وھو العلم اللدنی + علم یخص
القلوب + سر یخص الا سرار +

لینا اور دینا سب اپنے لیے بنا۔ ہمارے باطن کو پاک کر۔ جہاں کی ممانعت فرمائی ہے۔ وہاں ہم کو نہ دیکھ اور جہاں کا حکم فرمایا ہے وہاں غیر حاضر نہ ہونے دے ہمارے ظاہر کو معصیتوں سے اور ہمارے باطن کو اپنا شریک بنانے سے باز رکھ۔ ہمارے نفوس سے ہم کو اپنی طرف کھینچ لے اور ہم کو سرتاپا اپنا بنا لے کہ تیرے باعث تیرے غیر سے بے پرواہ ہو جائیں غفلت سے ہم کو بیدار کر اور ہم کو اپنی اطاعت اور مناجات کی توفیق دے۔ ہمارے قلب و اسرار کو اپنے قرب کی لذت عطا کر۔ ہمارے اور نافرمانیوں کے درمیان دوری عطا کر جس طرح آسمان ، زمین میں تو نے فصل فرما دیا ہے اور ہم کو اپنی اطاعت کے اتنا قریب لے آ' جس قدر آنکھ کی سفیدی و سیاہی میں قربت ہے۔ ہمارے اور ان باتوں کے درمیان جو تجھے ناپسند ہیں ایسی آڑ پیدا کر دے جیسی معصیت (زنا) کے متعلق یوسفؑ اور زلیخا میں آڑ کر دی تھی۔"

نفس کو گداز کرنا : (نیز آپ نے فرمایا) اپنے نفوس' طبیعتوں اور خواہشوں کو دائمی روزہ' دائمی نماز اور دائمی صبر سے پگھلاؤ جب نفس و خواہش اور طبیعت اچھی طرح پگھل جاتی ہیں۔ تو بندے اور مولی کے درمیان کوئی مزاحم نہیں رہ جاتا۔ صرف قلب و باطن اور مولی رہ جاتا ہے وسعت بغیر تنگی کے اور عافیت بغیر مرض کے ہوتی ہے۔

علم و عمل کی ترغیب : سمجھ دار بنو اور علم حاصل کرو اور عمل کرو اور مخلص بنو۔ عزیزم! پہلے مخلوق سے علم حاصل کرو پھر خالق سے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جو علم پر عمل کرتا ہے۔ اللہ اس کو وہ علم عطا فرماتا ہے۔ جو اس کو پہلے حاصل نہیں۔ تھا" پہلے مخلوق سے علم حاصل کرنا ضروری ہے اور وہ حکم (یعنی شریعت) ہے اس کے بعد دوسرے نمبر پر خالق سے (علم حاصل ہوگا) اور وہ علم لدنی ہے۔ یہ علم قلوب کے لیے مخصوص ہے اور ایک راز ہے جو باطن کے ساتھ خاص ہے۔

كيف تقدر تتعلم شياء بلا استاد + انت في ادار الحكمته + اطلب العلم فان طلبه فريضته + قال النبي صلى الله عليه وسلم اطلبو العلم ولوكان بالصين +

يا غلام اصحاب من يعاونك على جهاد نفسک + لا من يعاونها عليک + اذا صحبت شيخا جاهلا منافقا صاحب طبع وهوى كان معاونا لها عليک الشيوخ لا لايصحبون الدنيا بل يصحبون للاخرة + اذا كان الشيخ صاحب وهوى صحب للدنيا واذا كان صاحب قلب صحب للاخرة واذا كان صاحب سرصحب للمولى + ياومن تمشخ وتصدروزاحم + الشيوخ المخلصين في احوالهم+

مادمت تطلب الدنيا بنفسک وهواک فانت صبي + ذلک طبع محض + النادر من كل نادر نفس تعرض عن الدنيا وتترکها اختيارا لا اضطرارا + وكون النفس تتطمن و تصير قلبا + نادر من كل نادر بعيد من كل بعيد + انما يصح في حقها اذا عميت عن الدنيا والاخرة وماسوى المولي + كلما قرب العبد من ربه عز و جل كثر خطره واشتد خوفه + ولهذا اخطر الناس من الملک وزيره + لانه اقربهم منه + مايصل اليه المومن الا بالا خلاص فحينئذ هو على خطر + القوم على خطر عظيم + لا يسكن

(اس کے لیے شیخ طریقت کا دامن پکڑنا ضروری ہے) استاد کے بغیر کسی فن کو تو کس طرح سیکھ سکتا ہے تو دارالحکمت میں ہے۔ علم کا طب کیونکہ طلب علم فرض ہے۔ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علم طلب کرو اگرچہ چین میں ہو"

شیخ کامل: اے عزیز! اس کی صحبت میں رہ جو تیرے نفس سے جہاد کرنے میں تیری مدد کرے۔ اس کی صحبت میں نہ رہ جو تیرے مقابلے میں نفس کی اعانت کرے۔ جب تو جاہل منافق طبیعت و خواہش کے تابع شیخ کی صحبت میں رہے گا تو وہ تیرے مقابلے میں نفس کا مددگار ہوگا اور مشائخ کی صحبت دنیا کے لیے نہیں بلکہ آخرت کے لیے اختیار کی جاتی ہے۔ جب شیخ نفس و خواہش کا بندہ ہوگا تو اس کی صحبت دنیا کے لیے ہوگی اور جب صاحب دل ہوگا تو اس کی صحبت آخرت کے لیے ہوگی اور جب صاحب باطن ہوگا تو اس کی صحبت مولیٰ کے لیے ہوگی۔ اے وہ شخص جو شیخ و صدر نشین بن بیٹھا اور مخلص مشائخ کے حالات اپنانے لگا۔ جب تک تو اپنے نفس و خواہش کے ساتھ دنیا کا طالب رہے گا۔ تو بچہ ہے۔ (شیخ بننے کا اہل نہیں)' یہ تو صرف تیرا نفس ہے۔ بہت کمیاب ہے وہ نفوس جو دنیا سے منہ پھیر کر مجبوری نہیں بلکہ اپنے اختیار سے اس کو ترک کر دیں اور نفس کا مطمئنہ بن جاتا ہے کہ وہ قلب (جیسا اطاعت گزار) بن جائے یہ بہت ہی نادر الوجود اور دور از دور ہے کیونکہ یہ نفس کے لیے اسی وقت درست ہوسکتا ہے جب کہ وہ دنیا و آخرت اور مولیٰ کے سوا ہر چیز سے اندھا بن جائے بندہ اپنے رب سے جس قدر قریب ہوتا جاتا ہے۔ اس کو خطرہ زیادہ اور خوف شدید ہو جاتا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سب سے خطرے میں بادشاہ کا وزیر ہوا کرتا ہے کیونکہ بادشاہ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ مومن خدا تک اخلاص کے بغیر نہیں پہنچتا۔ پس اس وقت خطرے میں ہوتا ہے۔ اللہ والے بڑے خطرے میں ہیں۔ جب تک وہ (وفات پا کر) اپنے رب کے

خوفهم حتى يلقوا ربهم عز و جل + من عرف الله عز و جل اشتد خوفه ولهذا قال النبي صلى الله عليه وسلم انا اعرفكم بالله واشدكم له خوفا + الحق عز و جل يختبر اولياء ليصفيهم + فهم ابدا على قدم الخوف من التغير والتبديل يخافون وان كان حالهم الامن + ينزعجون وان كانو قد اعطوا السكون + يناقشون انفسهم على ذرة وخردلة ولفتة وادنى غفلة +

كلما اسكنهم طاروا + كلما اغناهم افتقروا + كلما امنهم خافوا + كلما اعطاهم امتنعوا + كلما اضحكهم بكوا + كلما فرحهم حزنوا + يخافون من تقلب الاغيار وسواء العاقبة + قد علمو ان ربهم عز و جل لايسال عما يفعل وهم يسالون + وانت يا غافل تبارز الحق عز و جل با لمعصية والمخالفة ثم تامنه + عن قريب ينقلب امنك خوفا + سعتك ضيقا + عافيتك مرضا + عزك ذلا + رفعك وضعا غناك فقرا + اعلم ان منك يوم القيامة من عذاب الله عز و جل على قدر خوفك منه في الدنيا + وخوفك في الاخرة على قدر امنك في الدنيا + ولكنكم غائصون في بحر الدنيا + ساكنون في تعريثر الغفلة + فلا جرم عيشكم كعيش البهائم لا تعرفون

پاس نہیں پہنچ جاتے' اس کے خوف کو سکون نہیں ملتا۔ جب نے اللہ کو پہچانا اس کا خوف اور بڑھ گیا۔ یہی وجہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں اللہ کو تم سب سے زیادہ پہچاننے والا اور تم سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں" اللہ تعالیٰ اپنے مقروبین کی آزمائش کرتا رہتا ہے کہ ان کو پاک صاف کر دے۔ پس اس تبدیلی اور تغیر سے وہ ہر وقت خوف زدہ رہتے ہیں۔ (کہ شاید امتحان میں پورے اتریں یا نہ اتریں) امن کی حالت میں بھی وہ ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں۔ وہ بے چین رہتے ہیں۔ اگرچہ ان کو امن بخشا گیا ہو۔ وہ ایک ذرہ ایک اور رائی کے دانہ (کے برابر حرکت) اور ذار ای بھی (غیر اللہ کی طرف) توجہ اور ادنی غلفت پر بھی اپنے نفسوں سے جنگ وجدال کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس قدر ان کو سکون بخشتا ہے' اتنا ہی ان کا دل مضطرب ہوتا ہے۔ جس قدر بھی وہ ان کو تونگری بخشتا ہے' اسی قدر وہ (اس کے) محتاج بنتے ہیں۔ جتنا بھی وہ ان کو امن بخشتا ہے' اتنا ہی خائف ہوتے ہیں۔ جس قدر بھی وہ ان کو عطا فرماتا ہے' اسی قدر وہ جھجکتے ہیں۔ اور جتنا وہ ان کو ہنساتا ہے' اتنا ہی وہ روتے ہیں۔ جس قدر بھی ان کو فرحت ملتی ہے' اتنی ہی ان کا غم بڑھتا ہے۔ دوسروں کی طرف حالات بدل جانے اور انجام کے خراب ہونے سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ ان کا پروردگار (احکم الحاکمین ہے) کہ "جو کچھ وہ کرے اس سے اس کی باز پرس نہیں ہوسکتی۔ اور لوگوں سے باز پرس ہوگی اور تونے اے غافل! حق تعالیٰ کا ان کی نافرمانی اور مخالفت سے مقابلہ کر رہا ہے اور پھر بھی بے خوف بنا ہوا ہے۔ عنقریب تیرا امن خوف سے بدل جائے گا تیری وسعت تنگ دستی بن جائے گی تیری عافیت مرض اور تری عزت ذلت بن جائے گی۔ تیری بلندی' پستی اور تیری امیری افلاس بن جائے گی۔ جان لے کہ قیامت کے دن تجھ کو عذاب خداوندی سے امن و امان دنیا میں خدا کے خوف کے بقدر ہوگا اور آخرت میں تیرا خوف دنیا میں تیرے امن کی مقدار ہوگا لیکن تم تو دنیا کے سمندر میں غرق اور غفلت کے کنوئیں کی تہہ میں بیٹھتے ہو۔

سوی الاکل والشرب والنکاح والنوم + احوالکم ظاھرۃ عندار باب القلوب + الحرص علی الدنیا و جمعھا و طلب الا رزاق قد حجبکم عن طریق الحق عز و جل و عن بابہ+

یا من قد فضحہ حرصہ + لواجتمعت انت واھل لارض علی ان تجلت لک شیاء لم یقسم لک لم تقدر + فدع عنک الحرص علی طلب ماقد قسم لک و طلب مالم یقسم لک + کیف یحسن لعاقل ان یضیع زمانہ فیما قد فرغ منہ + اخرج الخلق من قلبک ولاتراھم فی الضر والنفع + فی اعطاء والنمع + فی الحمد والذم + فی الاکرام والاھانۃ + فی الاقبال والا دبار + واعتقد ان الضر والنفع من اللہ عز و جل + وان الخیر والشر بیدہ + یجریھما علی ایدی الخلق + فاذا تحققت صرت سفیرا بین الخلق والخالق + اخذا بایدیھم الی بابہ + تراھم کانھم معدومون بالا ضافۃ الیک + تری العصاۃ لربھم عز و جل + بعین الجنون والجھل + فتداریھم وتطبھم وتصبر علی اذاھم وجھلھم + الطائعون لربھم عز و جل ھم العلماء العقل + والعاصون لربھم عز و جل ھم الجھال والمجانین + العاصی جھل ربہ عز و جل فعصاہ + وتابع شیطانہ ووافقہ + فلولم یجھل لما عصی + لوعرف نفسہ وعلم انھا تامرہ بالسواء لما

تمہاری زندگی چوپایوں کی سی ہے۔ کھانے پینے، نکاح کرنے اور سو رہنے کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ تمہاری حالتیں اہل دل حضرات پر ظاہر ہیں۔ دنیا کے حرص اس کو جمع کرنے اور طرح طرح کے رزق کی طلب نے تم کو خدا تعالیٰ کی راہ اور اس کے دروازے سے روک دیا ہے۔

اے وہ شخص! جس کو اس کی حرص نے خوار کر رکھا ہے۔ اگر تو اور دنیا کے سارے باشندے اکٹھے ہو کر چاہیں کہ جو شئے تیری قسمت میں نہیں ہے۔ اس کو تیرے لیے حاصل کریں تو ہرگز نہیں کر سکتے، اس لیے تجھے چاہیے کہ جو چیز تیری قسمت میں لکھی گئی ہے یا جو چیز نہیں لکھی گئی دونوں کی حرص کو چھوڑ دے۔ عقلمند کے لیے کیسے مناسب ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا وقت ایسی چیز میں ضائع کرے۔ جو طے ہوچکی ہے اپنے دل سے مخلوق کو نکال دے۔ اپنے نفع و نقصان اور عطا بخل میں نظر نہ کر اور نہ مدح و مذمت، نہ اکرام و اہانت اور نہ توجہ اور بے توجہی کو دیکھ اور اعتقاد رکھ کہ نفع و نقصان سب اللہ ہی کی طرف ہے ہے۔ بھلائی اور برائی سب اسی کے ہاتھ میں ہے، صرف وہ مخلوق کے ہاتھوں اس کو جاری کرا دیتا ہے جب تجھ پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی۔ تو مخلوق اور خالق کے درمیان تو سفیر بن جائے گا۔ ان کا ہاتھ پکڑ کر اس کے دروازے تک پہنچائے گا تو ان کو ایسا دیکھے گا۔ گویا وہ تیرے فقط نظر سے معدوم ہیں۔ اپنے پروردگار کی معصیت کرنے والوں کو تو جاہل و مجنوں خیال کرے گا اور ان کی دل دہی اور علاج کرے گا۔ ان کی ایذاؤں اور نادانیوں کو برداشت کرے گا۔ اپنے پروردگار کا فرماں برداری کرنے والے علما سمجھ دار ہیں۔ اور اس کے نافرمان جاہل اور دیوانے ہیں۔ نافرمان اور پروردگار سے جاہل رہا پس اس کی نافرمانی کرنے لگا۔ اور اپنے شیطان کا فرماں بردار بن کر اس کا ساتھ دینے لگا۔ اگر جاہل نہ ہوتا تو نافرمانی نہ کرتا۔ اگر اپنے نفس کو پہچان لیتا کہ وہ اس کو برائی ہی کا حکم دیتا ہے تو اس کی کبھی موافقت

واقفها + کم احذرک من ابلیس واعوانه وانت تصحبه وتقبل منه + اعوانه النفس والدنیا والهوی والطبع واقران السواء + احذرا الجمیع فان کلهم اعدائوک + ولیس لک محب سوی الله عز و جل + فانه یریدک لک وغیره یریدک له + اذا فقدت نفسک فی حال خلوتک + و طلبتها مع الطالبین + حینئذ صارت خلوتک انسا بالحق عز و جل + اذا ترکت نفسک مع الدنیا وقلبک مع الاخری و سرک مع المولی + حینئذ صارت خلوتک انسا بالله + واما مع وجودها وجود غیرها من الانفس + لا یکون لک خلوة + الخلوة معه انما تکون مع الوحدة من غیره انما تجده بعد بغض غیره + متی تصفو حتی تری الصفا واهله + متی تصدق حتی تری الصدق واهله + متی تخلص حتی تری باب الحق عز و جل واهله + اذا حققت حالک رایت رجال الحق عز و جل + اذا رایت باب الملک رایت خدمه وقوما هناک + باب الملک مادسته + مالمحته کیف تری غلمانه +

لا کلام حتی تری الباب + فحینئذ تری الغلمان + لا کلام حتی تری الله عز و جل + فحینئذ تری صدقا وقدر رایت هنالک الصدق + یحملک ویقدمک ویوقظک + والکذب یردک وینومک + کن مع الصادقین حتی تعامل بما

نہ کرتا۔ میں تجھ کو شیطان اور اس کے مددگاروں سے کتنا کچھ ڈراتا ہوں لیکن تو اسی کا ساتھی بنتا اور اسی کی بات مانتا ہے۔ نفس اور خواہش اور طبیعت اور برے ہم نشین، یہ سب ابلیس کے مدگار ہیں۔ ان سے پرہیز کر یہ سب کہ سب تیرے دشمن ہیں اور اللہ جل شانہ کے سوا تیرا کوئی دوست نہیں۔ وہ صرف تیرے لیے تیرا خواہاں ہے۔ اس کے ماسوا اپنے لیے تجھے چاہتے ہیں۔ جب تو اپنی خلوت کی حالت میں اپنے نفس کو گم کر دے گا اور طالبین کے ساتھ تو بھی اس کا طالب ہوگا تو اس وقت تیرے خلوت انس بحق بن جائے گی اور جب تو اپنے نفس کو دنیا کے پاس اور قلب کو آخرت کے پاس اور باطن کو مولیٰ کے پاس چھوڑ دے گا تو اس وقت تیری خلوت انس باللہ ہوگی۔ اپنے نفس اور دوسرے نفوس کے موجود ہوتے ہوئے تیری خلوت ہی (کار آمد نہیں) اللہ تعالیٰ کے ساتھ تنہائی دوسروں سے علیحدہ ہو کر ہی ہوتی ہے۔ دوسروں سے بغض رکھنے کے بعد ہی تو حق تعالیٰ کا پائے گا۔ تجھ میں صفائی کب آئے گی کہ صفا اور اہل صفا کو دیکھ سکے۔ تو سچا کب بنے گا کہ صدق اور اہل صدق تجھ کو نظر آئیں۔ کب مخلص بنے گا کہ باب خدا اور اہل اللہ کو دیکھ پائے۔ جب تو واقعی اپنا حال درست کرلے گا تو مردان خدا کو دیکھ پائے گا۔ جب تو شاہی دوازہ دیکھ لے گا تو شاہی خدام وہاں کھڑے دیکھے گا۔ شاہی دروازہ کی طرف تو نہ ابھی تو گیا اور نہ اس کو دیکھا پھر شاہی خادموں کو کیسے دیکھ سکتا ہے؟

صدق و توکل کیا ہے: وعظ مت کہہ یہاں تک کہ تو دروازے کو دیکھے، پس اس وقت تجھ کو شاہی غلام دکھائی دیں گے۔ جب تو حق تعالیٰ کو نہ دیکھے وعظ نہ کہہ۔ اس وقت تجھ کو صدق دکھائی دے گا اور وہیں تجھ کو نظر آئے گا۔ کہ صدق تجھ کو اٹھا کر آگے لے جائے گا اور بیدار کرے گا۔ جھوٹ تجھ کو پیچھے لوٹائے گا۔ اور سلائے گا بچوں کے ساتھ رہ تاکہ تیرے ساتھ بھی وہی برتاؤ کیا جائے جو ان

عو ملوا به + اصدق فی اقوالک
وافعالک واصبر فی جمیع احوالک
الصدق هو التوحید والاخلاص
والتوکل علی الله عز و جل + حقیقة
والتوکل قطع الاسباب والارباب والخروج
من حولک وقوتک من حیث قلبک
وسرک + ان اردت الاتصال به
فاقطع کل موصول غیره + واعرض
عنک وعنهم + اعرض عن المحدث
حتی تصل الی المحدث + مادمت معک
ومعهم لاتفلح + قرب الحق عز و جل لایحتمل
الزحمة + من کل الف منکم الی
انقطاع النفس واحد یعقل ما اقوال و
یعمل به + وباقیکم یدخلون فی عمارة +
ویتبرکون بحضورهم معه + انی ارجولکم
الخیر فی الدنیا والاخرة + الدنیا سجن
المومن + فاذانسی سجنه جاء ه الفرج +
المومنون فی سجن
والعارفون فی سکر + فهم غائبون
عن السجن + قد تقاهم ربهم
شراب الشوق الیه + شراب الانس
به + شراب الطلب له + شراب
الغفلة عن الخلق والیقظة
به + سقاهم هذه الاشربة
فتنتجوا عن الخلق وفاقوا
به ومعه + غابوا عن السجن
والمسجونین + قد عجل لهم
فی الدنیا نارهم و جنتهم + المنازعة نارهم
والرضا لقضاه جنتهم + الغفلة نارهم
و الیقظة جنتهم + القیامة فی حق
العوام المحاسبة + وفتی حق الخواص

کے ساتھ کیا گیا۔ اپنے اقوال اور افعال میں سچا بن اور اپنے تمام حالات میں صابر، بن سچائی توحید اور اخلاص اور خدا پر بھروسہ کرنا ہے۔ اپنے قلب و باطن کے اعتبار سے اسباب و ارباب کو ترک کرنا اور اپنی طاقت و قوت پر (اعتماد کرنے) سے خارج ہو جانا حقیقی توکل ہے۔ اگر تو خدا سے ملنا چاہتا ہے تو اس کے سوا ہر متصل چیز سے قطع تعلق کر اور اپنے آپ اور جملہ ماسوا سے منہ موڑ لے فانی چیزوں سے منہ موڑ تاکہ ان کے خالق تک پہنچ سکے۔ جب تک تو اپنے اور ان کے ساتھ رہے گا نجات نہ ملے گی۔ حق تعالیٰ کا قرب (اس) اژدھام کو برداشت نہیں کرتا۔ (لہٰذا سب کو چھوڑتا کہ اس کا قرب حاصل ہو) لاکھوں بلکہ تم سب میں سے کوئی کوئی ہے۔ کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں، وہ اس کو سمجھتا اور اس پر عمل کرتا اور باقی تم سب تو صرف اس جگہ آ جاتے اور حاضر ہو جانے کی برکت حاصل کرتے ہو۔ (بہرحال) تمہارے لیے بھی دنیا و آخرت میں بھلائی کا امیدوار ہوں۔ دنیا مومن کا قید خانہ ہے۔ جب وہ اپنے قید خانے کو بھلا دے گا، جب ہی اس کو راحت ملے گی، اہل ایمان قید خانے میں ہیں۔ اور عارف مدہوش ہیں۔ پس وہ قیدخانے میں ہیں۔ کہ ان کے مولیٰ نے ان کو پلا دی ہے اپنے شوق کی شراب اپنے انس کی شراب، اپنے طلب کی شراب اور مخلوق سے بے خبری اور اپنے ساتھ باخبری کی شراب ان کو یہ شرابیں پلائیں پس وہ مخلوق کی جانب سے ہوش اور خدا تعالیٰ سے باخبر ہوگئے۔ اس طرح وہ قید خانے اور قیدیوں دونوں سے بے خبر ہوگئے۔ ان کے لیے دنیا ہی میں ان کی جنت دوزخ بنا دی گئی۔ (اللہ تعالیٰ) سے لڑنا اور ان کا دوزخ ہے۔ (جس سے وہ بھاگتے ہیں) اور رضا بہ قضا ان کی جنت ہے۔ غفلت ان کی دوزخ اور بیداری ان کی جنت ہے۔ عوام کے لیے تو قیامت باز پرس کا دن ہے۔ اور خواص کے حق میں (محبوب حقیقی) کے مشاہدہ کا دن۔ ایسا کیوں نہ ہو جب کہ دنیا ہی میں رہ کر انہوں نے اپنے نفوس کے

المعاینة + کیف لایکون کذلک وقد اقاموا القیامة علی انفسهم وهم الدنیا + بکوا قبل الضرب فنفعهم البکاء وقت حضور الضرب + روی سفیان الثوری رحمة الله علیه فی المنام فقیل له ما فعل الله بک + قال اوقفنی بین یدیه وقال لی یاسفیان اماعلمت انی غفور رحیم + بکیت ذلک البکاء کله من خوفی + اما استحیت منی +

اهجر طبعک وهواک و شیطانک ولا ترکن الیهم + اذا ثبت هذا فاجعل بینک وبین اقران السواء عداوة +

ولا تصادقهم حتی یوافقوک فی حالک + التوبة قلب دولة + من تاب ولم یغیر ماکان علیه قبس التوبة فقد کذب فی توبته + اذا غیرت غیر علیک + قال الله عز و جل ان الله لایغیر ما بقوم حتی یغیر و اما بانفسهم + لاتظلم احدا فی الدنیا فانک توخذبه فی الاخرة اعدل فی الدنیا حتی لایعدل بک عن طریق الجنة + الظلمة لما ترکو العدل عدل بهم عن طریق داراهل العدل + اترک کل شئی فی موضعه حتی یصیرک موضع عند الله عز و جل + هذا اخر الزمان + انی اراکم قد غیرتم وبدلتم + فانی اخاف علیکم من التغیر و التبدیل + لابد مایغیرا شیاء و یبدل ولکن من الحال مایکتم +

یا خلق الله انی طلب صلاحکم و منفعتکم فی الجملة + اتمنی غلق

لیے قیامت قائم کر لی۔ (کہ روزانہ اپنے نفوس سے محاسبہ کرتے ہیں) وہ پٹنے سے پہلے ہی رو چکے ہیں پس مار کے وقت یہ رونا ان کے کام آگیا۔ سفیان ثوریؒ کو کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ "مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور ارشاد فرمایا کہ اے سفیان! کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں غفور الرحیم ہوں پھر بھی تو میرے خوف سے اس قدر رویا کہ تجھے مجھ سے شرم نہ آئی (کہ بخشنے والے کریم سے اتنا خوف کیا)"

توبہ کایا پلٹ ہے: اپنی طبیعت اور خواہش اور اپنے شیطان کو چھوڑ دے اور ان کی طرف مائل بھی نہ ہو۔ جب اس پر جم جائے تو اپنے بدہم نشینوں سے دشمنی مول لے جب تک وہ ہر حالت میں تیری موافقت نہ کریں تو ان سے دوستی نہ کر توبہ حکومت کا پلٹ ہے' جس نے توبہ کرکے اپنی پچھلی حالت نہ بدلی' وہ اپنی توبہ میں جھوٹا ہے' جب تو حالت بدلے گا تو تیرے ساتھ برتاؤ میں بھی تبدیلی کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہی اپنے نفسوں کی حالت نہ بدلیں' دنیا میں کسی پر ظلم نہ کر ورنہ آخرت میں تیری گرفت ہوگی۔ دنیا میں انصاف کرتا کہ وہ تجھ کو راہ جنت سے منحرف نہ کر دے۔ ظالموں نے جب انصاف کرنا چھوڑ دیا تو منصفوں کے مکان (جنت) کی راہ سے پھیر دیے گئے۔ ہر چیز کو اس کے مرتبہ پر رکھ تاکہ اللہ کے نزدیک تیری قدر و منزلت ہو۔ یہ اخری زمانہ ہے میں دیکھتا ہوں کہ تم نے (متقدمین کے حالات سے) بہت کچھ تبدیلی کرلی۔ ہے' لہٰذا مجھے کو ڈر ہے۔ کہ (خدا بھی اپنے فیصلے) نہ بدل دے۔ چیزوں میں تغیر اور تبدیلی ضرور ہو رہی ہے لیکن بعض حالات مخفی رہتے ہیں۔ (ان کی کسی کو خبر نہیں ہوتی)

میرے وعظ کی حقیقت: اے اللہ کی مخلوق! میں تم سب کی بھلائی اور منفعت چاہتا ہوں۔ میں

ابواب النار و علمها بالکلیته + وان لا یدخلها احد من خلق اللہ عز و جل + وفتح ابواب الجنته وان لا یمنع من دخولها احدمن خلق اللہ عز و جل + وانما تمنیت ھذہ الامنیته لاطلاعی علی رحمته اللہ عز و جل وشفقته علی خلقه +

قعودی لمصالح قلوبکم وتھذیبھا + لا لتغییر الکلام + وتھذیبه + لاتھربوا من خشونته کلامی + فماربانی الاالخشن فی من خشونته کلامی خشن وطعامی خشن + فمن ھرب منی ومن امثالی لا یفلح + اذا سات الادب فیما یرجع الی الدین لا اترککک ولا اقوال افعل ذلک + ولا ابالی حضرت عندی ام غبت + لا اطلب الحیال الا باللہ عز و جل ومنه + لامنکم + انی ناحیته عن عددکم وحسابکم + ما انا فیه لایعبر باللسان انما یعبر بالجنان + لایمین ولاشمال والا وراء + بل قدام حسب + صدر بلاظھر + تابع للا نبیا والمرسلین والسلف + لازوال عنھم فی عدو . کلی الی دار قربه +

توبوبن ذنوبکم وسوا ادبکم + ھذہ التوبته غرسی فی ارض قلوبکم + بناء انبیته عندکم + انقض بناء الشیطان وانبی بناء الرحمن + والحکم بمولا کم وربکم عز و جل + انی قالم مع اللب لا مع القشر + ھنا الظاھر قشرلا اتعب فی تربیته + انما اربی الباکم وانحی قشورکم + واریکم حتی

چاہتا ہوں کہ دوزخ کے دروازے بند اور معدوم ہو جائیں اور تمنا ہے کہ کاش! اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بھی اس کے اندر نہ جائے اور (آرزومند ہوں کہ) جنت کے دروازے کھل جائیں گے اور (کاش) کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کو بھی اس کے اندر جانے سے نہ روکا جائے اور میری خواہش اس وجہ سے ہے کہ حق تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر رحمت و شفقت سے واقف ہوں۔ میرا (وعظ کے لیے منبر پر) بیٹھنا تمہارے دلوں کی مصلحتوں اور ان کو سنوارنے کے لیے ہے' نہ کہ تقریر میں الٹ پھیر کرنے اور خوش بیانی کے لیے میری سخت بیانی سے نہ بھاگو کہ میری تربیت اسی نے کی ہے جو دین خداوندی میں سخت تھا۔ میری تقریر بھی سخت ہے اور کھانا بھی روکھا سوکھا جو مجھ سے اور مجھ جیسے (صاف گو) سے بھاگا' اس کو فلاح نصیب نہ ہوئی۔ دین کی باتوں میں اگر تو بے ادب بنے گا تو میں تجھے تو چھوڑوں گا اورنہ کہوں گا کہ اس کو کیے جا۔ میں صرف خدا سے قوت مانگتا ہوں نہ کہ تم سے میں تمہاری گنتی اور شمار سے ایک طرف ہوں' میں جس حال میں ہوں۔ وہ زبان سے نہیں بیان کیا جاسکتا' بس دل سے ادا کیا جاسکتا ہے۔ نہ دائیں طرف (توجہ کرتا ہوں) نہ بائیں طرف اور نہ پیچھے بلکہ صرف آگے سینہ وپشت کے بغیر' انبیاء و مرسلین اور سلف کے قدم بہ قدم اللہ تعالیٰ کے قرب کے دروازے کی طرف دوڑنے میں ان سے الگ نہیں ہوتا۔

تعمیر قلب: تم اپنے گناہوں اور اپنی بے ادبی سے توبہ کرو۔ تمہارے قلب کی زمین میں اسی توبہ کے بیج بونا میرا کام ہے۔ یہ ایک تعمیر ہے جس کی تمہارے لیے میں بنیاد ڈالتا ہوں تاکہ شیطانی عمارتیں ڈھا کر رحمانی تعمیر کو قائم کروں اور تم کو تمہارے آقا اور تمہارے پروردگار سے جا ملاؤں۔ میرے پاس مغز ہے' چھلکا نہیں۔ یہ ظاہر تو چھلکا ہے' اس کے لئے میں محنت مشقت نہیں کرتا۔ میں تو بس تمہارے مغز کی تربیت کرتا ہوں۔ تمہارے چھلکے کو الگ کیے دیتا ہوں اور تمہاری نشوونما کرتا ہوں کہ تمہارے

تقرعين نبيكم بكم +

يا غلمان لاتصحبوني للدنيا + و اصحبوني للاخرة فحسب + اذا صحت صحبتكم لي للاخرة + جاء تكم الدنيا تبعا وضمنا فتا خذونها على قدر الزهد فيها + وانا ضامن لكم انكم لا تحاسبون عليها + قدموا الاخرة على الدنيا + الباطن على الظاهر + الحق على الباطل + الباقي على الفاني + اتركوا ثم خذوا + اتركو الاخذ من ايدى الطبع والهوى والنفس + وخذوا من يد القلب والسر + اتركو الاخذ من ايدى الخلق + وخذوا من يد الخالق + اطيعو الرسول اقبلو منه ما ياتيكم به من الامره والنهي + قال الله عز و جل ما اتكم الرسول فخذوه ومانها كم عنه فانتهوا ٥ كونو اسباعا عند امرالله عز و جل ورسوله + ومرضى عندنهيم + موتى عند مجى الا قضية والا قدار + و مع هذا عاشر والناس بخلق حسن + لا تتطلبوا من الله عز و جل بغير علمه فيكم + ووافقوه في حكمه وقدره فيكم وفي غيركم + عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لما خلق الله عز و جل القلم قال اكتب قال ماالذي اكتب + قال اكتاب حكمي في خلق الى يوم القيامة +

يا موتى القلوب + يا احياء النفوس + قلوبكم قدمات فكونوا في مصيبتها اولى ماتكون في مصيبة غيركم + موت القلوب الغفلة عن الله عز و

نبی کی آنکھیں تم سے ٹھنڈی ہوں۔

شرکت مجلس: عزیزو! میری صحبت دنیا کے لیے نہ اختیار کرو بلکہ صرف آخرت کے لیے اختیار کرو۔ جب تم صحیح طرح آخرت کے لیے میرے پاس آنے لگو گے تو "ضمناً" دنیا میں بھی تمہارے پاس آجائے گی اور تم اپنی بے رغبتی کے اندازے کے مطابق اس کو پاؤ گے۔ (یعنی جتنا زیادہ بے رغبت ہو گے اسی قدر دنیا اور زیادہ ملے گی) میں تمہارے لیے اس کا ضامن ہوں کہ پھر اس پر تم سے محاسبہ بھی نہ ہوگا۔ دنیا پر آخرت کو ظاہر پر باطن کو باطل پر حق کو اور فانی پر باقی کو مقدم سمجھو پہلے ترک کرو پھرلو۔ نفس اور خواہش اور طبیعت کے ہاتھ سے لینا چھوڑو اور خالق کے ہاتھ سے لو۔ مخلوق کے ہاتھوں سے لینا چھوڑ اور قلب اور باطن کے ہاتھ لو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور آپ جو کچھ امرونہی فرمائیں' اس کو مانو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "جو کچھ بھی تم کو رسول دیں وہ لو اور جس سے باز رکھیں اس سے رک جاؤ" اللہ اور رسول کے حکم کے وقت درندے بن جاؤ (کہ تعمیل میں کوئی کسر نہ رہے) اور ممانعت کے وقت بیمار بن جاؤ کہ اٹھا ہی نہ جائے) اور قضا و قدر کے نزول کے وقت مردہ بن جاؤ (کہ حس وحرکت اور شعور تک نہ رہے) اور باوجود اس کے لوگوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آؤ۔ تمہارے لیے خدا کا جو کچھ علم ہوچکا ہے' اس کے سوا کچھ نہ مانگو۔ اپنے لیے بھی اور دوسروں کے متعلق بھی اس کے حکم اور فیصلے کی موافقت کرو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا "جب اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا تو اس نے کہا کہ لکھ قلم نے عرض کیا کہ کیا لکھوں؟ ارشاد ہوا کہ قیامت تک جو حکم مخلوق کے لیے ہوا ہے اس کو لکھ۔"

دل مردہ و نفس زندہ: اے مردہ دلو! اور زندہ نفسو! تمہارے دل مردہ ہوگئے۔ تم دوسروں کی مصیبت پر جتنا روتے ہو اس سے زیادہ اپنے دلوں کی مصیبت پر رونا چاہیے۔ حق تعالیٰ اور اس کی یاد سے غفلت دلوں کی موت ہے۔

جل وعن ذكره + فمن اراد منكم ان يحيى قلبه فليقلى فيه ذكر الحق عز و جل + والانس به والنظر الى سلطانه وعظمته وتصرفه فى خلقه +

يا غلام اذكر الحق عز و جل اولا بقلبك ثم بقالبك ثانيا + اذكره بقلبك الف مرة و بلسانك مرة + اذكره عند مجئى الافات بالصبر + وعند مجئى الدنيا بالترک + و عند مجئى الاخرى بالقبول + و عند مجئى الحق بالتوحيد + و عند مجئى غيره فى الجملته + بالاعراض عنه + اذا ارخيت عنان نفسک + طمعت فيک وارمت بک + الجمها بلجام الورع ودع عنک القال والقيل + ذکر الموت يصفى قلبک ويبغض الدنيا والخلق اليک + ينكشف الغطاء عن قلبک فترى الخلق فانين موتى هلكى عجزى لاضرفيهم ولا نفع +

پس تم میں سے جو شخص چاہتا ہے۔ کہ اپنے دل کو زندہ رکھے تو ضروری ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی محبت اور اس کی شان و عظمت اور اس کی مخلوق میں اس کے تصرف کا دھیان رکھے۔

یاد خدا: اے عزیز! اللہ تعالیٰ کو پہلے اپنے دل سے یاد کر پھر اپنے قالب سے اپنے۔دل سے اس کا ذکر ہزار مرتبہ کر اور زبان سے ایک مرتبہ مصیبتوں کے آنے کے وقت اس کو یاد رکھ ان پر صبر کرنے سے' دنیا آنے کے وقت دنیا کو ترک کرنے سے' اور آخرت کے آنے کے وقت اس کو قبول کرنے سے اور خدا تعالیٰ کے آنے کے وقت اس کو یگانہ ماننے سے اور جملہ ماسوا اللہ کے آنے سے وقت ان سے روگرداں ہونے سے جب تو اپنے نفس کی باگ ڈھیلی چھوڑ دے گا۔ تو اس کو تیرے اندر طمع لاحق ہوگی اور وہ (بدک کر) تجھ کو گرا دے گا۔ اس کے منہ میں تقویٰ کی لگام لگا اور قیل وقال چھوڑ دے۔ موت کی یاد تیرے دل کو صاف اور مخلوق کی قابل نفرت بنا دے گی۔ تیرے دل سے پردہ اٹھ جائے گا' پس تو مخلوق کو دیکھے گا کہ سب فانی مردہ' ہلاک' عاجز' اور درماندہ ہیں کہ ان میں نہ نقصان (کی طاقت) ہے نفع (کی)

المجلس الخمسون

وقال رضى الله تعالى عنه بكرة الجمعته فى المدرسته من شعبان سنته خمس واربعين وخمسمائته بعد كلام

اشتغل بلاصلاحک وصلاحک + ودع عنک القال والقيل وهوس الدنيا + تفرغ من همومها ما استطعت + كان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يقول تفرغوا من هموم الدنيا ماستطعتم + يا جاهلا بالدنيا لوعرفتها باطلبتها + ان جات

پچاسویں مجلس

جمعہ بوقت صبح ۱۸ شعبان ۵۴۵ھ

مدرسہ معمورہ

دنیا طلبی اور راہ طریقت

طلب دنیا کی مذمت: اپنی اصلاح اور درستی میں مشغول ہو نزاع لفظی اور دنیا کی ہوش چھوڑ۔ جہاں تک ممکن ہو دنیا کے افکار سے آزاد رہ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جہاں تک ہوسکے افکار دنیا سے فارغ رہو" اگر تو دنیا سے واقف ہوتا تو اسکا خواستگار نہ ہوتا۔ (وجہ ظاہر ہے کہ) اگر تیرے

الیک اتعبتک + وان تولت حسرتک + لوعرفت اللہ عز و جل لعرفت بہ غیرہ + ولکناک جاهل بہ و برسلہ وانبیائہ واولیائہ ویحک اما تتعظ بما جری علی من تقدم من الخلق من هذہ الدنیا + اطلب الخلاص منها + اخلع لباسها واهرب منها + اخلع لباس النفس وسوالی باب الحق عز و جل + اذا تخلعت من نفسک فقد انخلعت مما سوی اللہ اللہ عز و جل + وان کان ماسواہ تابعا للنفس + فنح عن نفسک وقد رایت ربک عز و جل + سلم الیہ وقد سلمت + جاہد فیہ وقد اهتدیت + واشکرہ و قد زادک + سلم ایاک والخلق الیہ + لاتعترض علیہ فیک ولا فی غیرک + القوم لایریدون مع اللہ عزوجل ارادة ولا یختارون معہ اختیارا +

لا یحرصون علی طلب اقسام سهم ولا ینظرون الی اقسام غیرهم + ان اردت صحبتہ القوم فی الدنیا والاخرة فوافقہ فی اقوالہ وافعالہ وارادتہ + انی قد عکست الامر وجعلت مخالفتہ ومنازعہ دابک باللیل والنهار + یقول لک افعال ولا تفعل + کانہ هوالعبد وانت المعبود + سبحانہ ما احلمہ + لولا حلمہ لرایت ضلما عندک +ان اردت الفلاح فعلیک بالسکون بین یدیہ سکون الظاهر والباطن + السوال سوء الادب عندی وانما عدة رخصتہ + اذا الا مروانتہ عن النهی ووافق القدر وسکن ظاهرک وباطنک عن الکلام بین یدیہ + وقد رایت الخیر فی الدنیا واخرة لاتسال الخلق سیاء فالهم

پاس آئے تو تجھ کو (حفاظت اور مزید دنیا حاصل کرنے کی) مشقت میں ڈالے اور اگر چلی جائے تو تجھ کو حسرت میں مبتلا کرے۔ اگر تو خدا سے واقف ہوتا تو اس کی وجہ سے دوروں کو بھی پہچان جاتا لیکن تو تو خدا سے اس کے رسولوں' نبیوں اور اور دوستوں سے نا واقف ہے۔ تجھ پر افسوس! گزشتہ لوگوں پر اس دنیا کی وجہ سے جو کچھ گزری ہے کیا تجھ اس سے نصیحت نہیں ہوتی۔ اس سے نجات مانگ۔ اس کا لباس اتار اور باب خداوندی کی طرف چل جب تو نفس کا جامہ اتار اور باب خدوانوی کی طرف چل جب تو نفس سے خالی ہو جائے گا تو جملہ ماسوا اللہ سے بھی معرا ہو جائے گا کیونکہ جملہ ماسوا اللہ نفس ہی کے تابع ہے۔ اپنے نفس سے کنارہ کشی کر تو اپنے پروردگار کو دیکھ سکے گا۔ سر تسلیم خم کر کہ سلامتی پائے گا۔ اس کی راہ میں کوشش کر کہ ہدایت ملے گی۔ اس کا شکر ادا کر' وہ تجھ کو زیادہ دے گا۔ اپنی ذات اور مخلوق کو اسی کے حوالے کر۔ اپنے اور غیر کے بارے میں اس پر اعتراض نہ کر۔ اہل اللہ اللہ کے ساتھ ہو کر اپنا کوئی ارادہ و اختیار نہیں رکھتے۔

نہ اپنے مقسوم کی طلب میں حریص ہوتے ہیں اور نہ دوسروں کے مقسوم کی طرف نظر کرتے ہیں۔ اگر دنیا و آخرت میں تو اللہ والوں کا ساتھ چاہتا ہے تو خدا تعالیٰ کے ارشاد وافعال اور ارادے کی تابعداری کر۔ میں دیکھتا ہوں کہ تو نے معاملہ برعکس کر دیا۔ اس کی مخالفت اور نزاع کو رات دن اپنی عادت بنا لیا ہے وہ حکم دیتا ہے"کر"اور تو نہیں کرتا۔ گویا کہ وہ بندہ ہے اور تو معبود سبحان اللہ! اس کی ذات کس قدر حلیم ہے۔ اگر اس کا حلم نہ ہوتا تو جو کچھ تیرے پاس ہے' اس کی ضد دیکھتا (یعنی سب کچھ چھین جاتا) اگر تو نجات کا طالب ہے تو اس کے سامنے ظاہر و باطن دونوں کا سکون اختیار کر۔ سوال کرنا میرے نزدیک بے ادبی ہے(کہ بڑوں سے فرمائش نامناسب ہے) ہاں میں اس کو رخصت ضرور سمجھتا ہوں کہ دعا ہے اور غلامی کا اظہار فرض کو ادا کر' حرام سے باز آ اور تقدیر پر راضی رہ۔ اس کے سامنے بات کرنے سے ظاہر و باطن دونوں کو خاموش رکھ

عجزة فقراء لا يملكون لا نفسهم
ولا لغير هم ضراو لا نفعا +
ابصر مع الله عزوجل ولا
تستعجله + ولا تستبخله ولا تتهمه
عليها + هو اشفق عليكم منكم +
منك عليك + ولهذا قال
بعضهم ايش علی منی + عليكم
بالموافقته له عزوجل + فهوا علم
منكم بكم + ليس كل مافيه مصلحته
لكم يطلعكم عليه +
قال الله عزوجل + عسى ان تكروهوا
شيا وهو خيرلكم وعسى ان تحبوا
شياء وهو شرلكم والله يلعم و
انتم لا تعلمون ٥ وقال و
يخلق مالا تعلمون ٥ و قال وما
اوتيتم من العلم الا قليلا ٥

من اراد سلوک طريق الحق
عزوجل فليهذب نفسه قبل
سلوكه + هی سيته الا دب + لان النفس
امارة بالسواء + ايش تمل عند الحق
عزوجل + كيف تصحبها فی سيرک اليه +
جاهدها حتى تطمن فاذا اطمانت استصحبها
معک الی بابه + لا توافقها لا بعد
الرياضته + بعد التعليم وحسن الا دب
والطمانينته الی وعد الله عزوجل
ووعيده + هی عميا ء خرساطر شاء
مخبلته جاهلته بربها عزوجل علوة له +
فبدوام المجاهدات تنفتح عينا ها
و ينطق لسانها وتسمع اذنها و
يزول خيلها وجهلها وعداوتها
لربها عزوجل + وهنا يحتاج الی

(معترض مت ہو) یقیناً" دنیا و آخرت میں بھلائی نظر آئے گی۔ مخلوق عاجز و تہیدست ہیں ان سے کوئی چیز نہ مانگ نہ اپنے نفع و نقصان کے مالک ہیں نہ دوسروں کے ۔ اللہ کے ساتھ صابر بن۔ اس سے نہ جلدیکر' نہ اس کو بخیل سمجھ اور نہ اس پر الزام رکھ۔ وہ تم پر تم سے زیادہ شفیق ہے۔ تجھ پر تیری شفقت ہی کیا ہے؟ اسی لیے ایک بزرگ کا قول ہے کہ "مجھ پر میرا ہی کیا؟"حق تعالیٰ کی ہمیشہ موافقت کرو۔ کیونکہ وہ تم سے زیادہ تمہاری ضروریات سے واقف ہے اور یہ ضروری نہیں کہ جس میں تمہاری بھلائی ہو' اس سے وہ تمہیں واقف بھی کردیا کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "کیا تعجب ہے کہ ایک چیز کو تم ناپسند کرو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور ایک چیز کو تم پسند کرو اور وہ تمہارے لیے بری ہو۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"اور فرمایا "اللہ تعالیٰ وہ چیزیں پیدا کریں گے جن کو تم جانتے بھی نہیں"اور فرمایا تم کو ذرا سا علم دیا گیا ہے"

آداب راہ طریقت : جو شخص اللہ تعالیٰ راستے پر چلنا چاہیے' اس کو چاہیے کہ چلنے سے پہلے اپنے نفس کو ادب سکھائے کیونکہ وہ بے ادب ہے(چنانچہ قرآن پاک میں ہے کہ) نفس حد درجہ بدی کا حکم کرنے والا ہے وہ اللہ کے پاس پہنچ کر کیا کام کرے گا؟ (ظاہر ہے کہ وہ گستاخی سے باز نہ رہے گا)تو خدا کی طرف سے اپنے سفر میں اس کو کس طرح ساتھ رکھ سکے گا۔ اس سے اتنا مجاہدہ کر کہ وہ مطمئن بن جائے۔ جب وہ مطمئن بن جائے تو اس کو ساتھ لے کر خدا کے دروازے پر جا۔ جب تک اس کو ریاضت' تعلیم حسن ادب اور حق تعالیٰ کے وعدے و عید پر مطمئن نہ کر لے اس کی موافقت نہ کرے وہ اندھا گونگا' بہرا' بدحواس' اپنے پروردگار سے ناواقف اور خدا کا دشمن ہے پس سدا مجاہدوں میں پڑنے سے اس کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ اس کی زبان بولنے لگی گی۔ اس کے کان سننے لگیں گے۔ اس کا خطہ

حبال ورجال + و دوام ساعة بعد ساعة + ويوم بعد يوم وسنة بعد سنة + مايحى هنا بمجاهدة بمجاهدة ساعة يوم اوشهر +

اضربها بسواط الجوع + امنعها خطها و اوفها حقها + احمل عليها ولا تخف من سيفها وسكينها + سيفها خشب ماهو حديد + لها كلام بلا افعال + كذب بلا صدق + عهد بلا وفا +

لا مودة لها جولة بلا دولة + ابليس الذى هو اميرها لاقوة له عند المومنين الصادقين فى عدواته ومخالفته + فكيف هى + لا تظن انه دخل الجنة واخرج ادم عليه اسلام منها بقوة + وما الحق عزوجل قواه على ذلك و جعله سببا لا اصلا +

يا قليل العقل لا تهرب من باب الحق عزوجل لا جل بلية يبتليك بها + فانه اعرف منك بمصلحتك + ما يبتليك الا لفائدة وحكمة + اذا ابتلا فاثبت و ارجع الى ذنوبك + واكثر الا استغفار والتوبة واساله الصبر والثبات عليها + وقف بين يديه و تعلق بذيل رحمته و اسئاله كشف ذلك عنك و بيان وجه المصلحة فيه + ان ارادت الفلاح فاصحب شيخا عالما بحكم الله عزوجل و علمه+

بعملك و يودبك و يعرفك الطريق

پروردگار سے نا واقفیت اور دشمنی جاتی رہے گی۔ اس کو (مجاہدوں) کی رسیوں اور مردان خدا کی ضرورت ہے اور ہر گھڑی، ہر دن اور برسوں اسی پر قائم رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ ایک گھڑی، ایک دن یا ایک مہینہ کے مجاہدوں سے (درستی پر) نہیں آتا

اس کو بھوک کے چابکوں سے مارا اس کو مزوں سے روک بس اس کا حق اس کو دے۔ اس پر حملہ کر۔ اس کی چھری اور تلوار سے نہ ڈر۔ اس کی تلوار لوہے کی نہیں لکڑی کی ہے۔ (محض صورت ہی ڈراونی ہے) اس کی باتیں ہی باتیں ہیں کام کچھ بھی نہیں۔ محض جھوٹ ہے سچ نہیں۔ وعدہ ہے وفا نہیں۔

اس کے یہاں دوستی کا نام و نشان بھی نہیں، محض شوں شاں ہے۔ حکومت نہیں۔ ان مومنین کے نزدیک جو واقعی شیطان کے مخالف اور دشمن ہیں، نفس کے سردار ابلیس کی بھی کوئی طاقت نہیں نفس کی کیا حقیقت ہے۔ یہ ہم نہ کرو کہ وہ تو جنت میں گھس گیا اور اس نے اپنی طاقت سے آدم علیہ السلام کو وہاں سے نکلوا دیا تھا۔ یہ حق تعالیٰ نے (آدم و حوا کے امتحان کے لیے) اس کو طاقت دے دی تھی اور اس کو سبب بنا دیا تھا۔ نہ کہ اصل۔

صبر و توبہ: اے کم عقل! اللہ تعالیٰ کی ڈالی ہوئی کسی مصیبت کے باعث اس کے ڈر سے نہ بھاگ۔ وہ تیری مصلحت اور بہبودی سے تجھ سے زیادہ وقف ہے۔ تجھ کو جو آزمائش میں ڈالتا ہے تو کسی حکمت اور فائدہ ہی کے لیے مبتلا کرتا ہے۔ جب وہ تجھ کو آزمائے تو ثابت قدم رہ اور اپنے گناہوں کی طرف متوجہ ہو (کہ یہ ان کی سزا ہے) اور کثرت سے استغفار و توبہ کر اور صبر و سکون کی اس سے درخواست کر۔ اس کے سامنے (با ادب) کھڑا ہو جا۔ اس کی رحمت کا دامن پکڑ لے اور اس کے رفع کرنے نیز اس کی مصلحت بیان فرمانے کی اس سے درخواست کر

اگر تو نجات چاہتا ہے تو ایسے شیخ کے ساتھ رہ جو حق تعالیٰ کے حکم (شریعت) اور علم (طریقت) کا عالم ہو۔

کہ وہ تجھ کو علم سکھائے اور با ادب بنائے اور تجھ کو

ابی اللہ عزوجل + المرید لا بدلہ من قائد ودلیل + لانہ فی بریتہ فیہا عقارب وحیات وافات وعطش وسباع ہملکتہ + فیحذرۃ من ھذہ الا فات ویدلہ علی موع الماء والا شجار المثر ۃ + فاذا کان وحدہ من غیر دلیل وقع فی ارض مسبعتہ وعرۃ کثیرۃ السباء والعقارب والحیات والا فات + یامسافر فی طریق الدنیا لا تفارق القافلتہ والدلیل والر فقاء + ولا ذھب منک مالک ورحک + و انت یا مسافرانی طریق الا خرۃ کن ابدا مع الدلیل الی ان یوصلک الی المنزل + اخلمہ فی الطریق واحسن ادبک معہ + ولا تخرج عن رایتہ + فیعلمک ویقربک الیہ + ثم یستنیبک فی الطریق لر نویتہ نجابت وصدقک وحذوقک + فیصیر ک امیرا فیہا وسلطانا علی اھلہا + سیتخلفک فی مواکبہ + فلا تزال علی ذلک الی ان یاتی بک الی نبیک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم + فیسملک الیہ فقربک عینا + ثم یستنیبک علی القلوب والا حول والمعانی فتصبیر سفیرا بین اللہ عزوجل و بین خلقہ + غلاما بین یدی نبیک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم + تاتی الی الخلق والخالق مرۃ بعد مرۃ + ھنا شئی لا یجی بالتخلی والتمنی ولکن بشئی وقرفی الصدور وصدقتہ العمل + القوم نزاع العشائر + من کل الف الف الی انقطا ء النفس واحد یسمعون کلام اللہ عزوجل بقلوبھم + معانہم + ویصدقون ذلک السماع باعمال وجارھم +

راہ حق سے واقف کرے۔ مرید کو دستگار اور راہبر کے بغیر چارہ نہیں کیونکہ وہ ایک ایسے جنگل میں ہے جس میں سانپ بچھو، طرح طرح کی آفتیں، پیاس اور خطرناک درندے ہیں۔ راہنما اس کو ان آفتوں سے بچاتا، پانی اور پھل دار درختوں کے ٹھکانے بتاتا رہے گا جب تنہا بغیر رہبر کے ہوگا تو درندوں والی پتھریلی زمین میں جا پڑے گا جہاں درندے، بچھو اور آفتیں کثرت سے ہوں گی۔ اے دنیا کی راہ میں سفر کرنے والے! تو قافلہ، رہبر اور ساتھیوں سے علیحدہ نہ ہو ورنہ مال بھی برباد ہوگا اور جان بھی جائے گی اے راہ آخرت کے مسافر! تو ہر وقت راہنما کے ساتھ رہ، یہاں تک کہ وہ تجھ کو منزل پر پہنچا دے۔ راستہ بھر اس کا خادم بنا رہ۔ اس کے ساتھ حسن ادب سے پیش آ اور اس کے رائے سے باہر نہ ہو۔ وہ تجھے واقف کار بنا کر اس کا مقرب بنا دے گا۔ اس کے بعد تیری شرافت و صداقت اور مہارت دیکھ کہ تجھ کو راستے ہی میں نہایت عطا کرے گا۔ تجھ کو قافلے کا سردار اور اہل قافلہ کا سلطان بنادے گا۔ اور اپنے لشکر میں تجھ کو نائب قرار دے گا۔ تو اس پر قائم رہے گا یہاں تک کہ وہ تجھ کو بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گا۔ اور تجھ کو آپ کے سپرد کر دے گا۔ آپ کی آنکھیں تجھ کو دیکھ کر ٹھنڈی ہوں گی۔ آپ کی بعد آں حضور (خود) تجھ کو قلوب، کیفیات اور معانی پر نائب بنائیں گے۔ پھر تو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر باش خدمت گزار بن جائے گا کبھی مخلوق کے پاس اور کبھی خالق کے پاس آئے جائے گا۔ یہ چیز محض خواہش اور بناوٹ سے حاصل نہیں ہوتی ہے بلکہ اس (یقین و اطمینان قلب) سے حاصل ہوتی ہے جو سینوں میں جگہ پاتی ہے اور عمل اس کی تصدیق کرتا ہے اللہ والے لوگ ہزاروں اور لاکھوں میں ایک دو ہی ہوتے ہیں۔ جو اللہ کا کلام قلب و باطن (کے کانوں) سے سنتے ہیں اور اس کو اپنے اعضا کے اعمال سے سچا کر دکھاتے ہیں۔

يا جهال توبوا الى الله عزوجل و ارجعو الى جادة الصديقين + واتبعوهم فی اقوالهم و افعالهم ولا تتبعو بنيات الطرق المنافقين الطالبين الدنيا + المعرضين عن الاخرة + التاركين لجادة الحق عزوجل التی كان عليها من تقدم + اخذوا ايمينا و شمالا دوراء + طلبو طريق الكسالی ولم يمروا بجاد تهم فی الجادة الصحيحة التی هی الطريق الی الحق عزوجل +

يا غلام ہو لا الذين تعاشرهم فی الدنيا للدنيا عنا الا تراهم + تقطع بينكم + كيف لا تقطع بينك وبين اقرانك السواء الذين عاشرتهم فی غير الله عزوجل + ان كان ولا بدلك من معاشرة الخلق فعاشر للتورعين المتزهدين العارفين العاملين مريدی الحق عزوجل ومراديه عاشر من يا خذا منك الخلق ويعطيك قرب الحق عزوجل + ياخذ منك الضلال و يقيمك علی الجادة + يعصب عينيك عن الدنيا ثم يفتحها علی الاخرة + ينحی من بين يديك طبق الدنيا ويترك بدله طبق الاخری + ينحی عنک الحفاية ويترک بدلها الجوربة + يقيمک من بين الحيات والعقارب والسباع ويقعدک فی الامن والراحة والطيبة + عاشر من هذة صفته واصبر علی كلامه + واقبل امرة ونهيه وقد رايت الخير عاجلا + غير ان اجل الشجاعة صبر ساعته + بک لا يجی شئی ولا بلمنک + اشترک الزو كاربته و الزنبيل واقعد علی باب ايعمل + فان قدر عملک فسوف تعمل + اعط السبب حقه وتوكل +

شاہ راہ: جاہلو! اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو اور صدیقوں کے راستے پر آجاؤ اور اقوال و اعمال میں ان کی پیروی کرو۔ منافقوں کے طریقوں کی متابعت نہ کرو جو دنیا کے طالب اور آخرت سے منہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کی اس شاہ راہ کو چھوڑے ہوئے ہیں جس پر متقدمین تھے اور دائیں بائیں اور پیچھے کا رخ لے بیٹھے اور کاہلوں کے راستے پر چلے اور اس راہ سے ہو کر نہ جو خدا تعالیٰ تک (پہنچنے) کی راہ تھی۔

دوستی اور میل جول: اے عزیز! یہ لوگ جن سے تو دنیا میں دنیا کی خاطر مل جل رہا ہے کل تجھ کو نظر بھی نہ آئیں گے۔ تمہارے درمیان محبت قطع کردی جائے گی اور کیوں نہ منقطع کر دی جائے جب کہ تونے ان سے اللہ کے خلاف میل جول کیا تھا۔ اگر مخلوق سے میل جول رکھنا ہی ہے تو متقی زاہدوں سے مل جو با عمل اور حق تعالیٰ کے طالب اور مطلوب ہیں۔ اس سے مل جو تجھ سے مخلوق کو لے لے اور خدا کا قرب تجھے عطا کرے۔ گمراہی سے ہٹا کر سیدھی راہ پر لگا دے۔ دنیا کی طرف سے تیری آنکھوں میں پٹی باندھ دے۔ اس کے بعد آخرت پر ان کو کھول دے۔ دنیا کا خوان تیرے سامنے سے ہٹا کر آخرت کا خوان سامنے رکھ دے۔ ننگے پاؤں ہونا تجھ سے دور کردے اور اس کے عوض جرابیں پہنا دے۔ تجھ کو سانپ، بچھو اور درندوں کے درمیان سے نکال کر امن و راحت اور خوش عیشی میں لا بٹھائے ان صفات کے بزرگ سے مل۔ اس کی باتوں پر صبر کر اور اس کے امرونہی کو قبول کر۔ یقیناً" دنیا ہی میں بھلائی دیکھے گا۔ شجاعت ایک گھڑی کے صبر ہی کا تو نام ہے(ذرا استقلال سے کام لیا اور کام بنا) تجھ سے کچھ ہو بھی نہیں سکتا اور کام کرنا بھی ضروری ہے تھیلا اور مزدوری کا سامان خرید کر (مزدور کی شکل میں)دروازہ عمل پر بیٹھ جا (یعنی کوئی ذریعہ معاش تلاش کر) اگر تیری مزدوری مقدر ہے تو کام بھی مل جائے گا سبب کو اس کا حق اداکر۔ (اور کامل

واقعد علی باب العمل + فان اخذوا الزوکاتہ وتیرک کو ک لا تبرح من مکانک + حتی تیأس من احدہ عوک الی علمہ + فیحذ القِ نفسک فی بحر التوکل فتجمع بین السبب و المسبب + احسن ادبک بین یدی معملک و لیکن صمتک اکثر من نطقک + فان ذلک سب لتعملک و قربک الی قلبہ + حسن الا دب یقربک وسوء الادب یبعدک + کیف یحسن ادبک وانت لا تخالط الا دباء کیف تتعلم وانت لا ترضی بمعلمک ولا تحسن ظنک فیہ +

مت بن) توکل اختیار کر اور عمل کے دروازے پر بیٹھا رہ۔ اگر لوگ تیرا سامان، مزدوری چھین لیں اور تجھ کو چھوڑ دیں تو بھی تو اپنی جگہ جمارہ یہاں تک کہ تجھے مایوسی آگھیرے کہ اب کوئی بھی تجھ کو مزدوری کی طرف نہ بلائے گا۔ پس اس وقت اپنے آپ کو بحر توکل میں ڈال دے کہ اسباب اور سبب الا سباب کا جامع بن جائے گا۔ اپنے معلم کے سامنے مؤدب رہ ۔ تو بولنے سے زیادہ خاموش رہ۔ تیرے ترقی کرنے اور استاد کے دل میں جگہ پانے کا یہی سبب ہے۔ حسن ادب تجھ کو قرب بنائے گا اور بے ادبی تجھ کو دور پھینک دے گی تو کس طرح ادب کرسکتا ہے جب کہ با ادب لوگوں سے ملتا جلتا نہیں تو کیسے پڑھ سکتا ہے جب کہ تو نہ اپنے پڑھانے والے سے راضی ہے اور نہ اس سے حسن ظن رکھتا ہے۔

المجلس الحادی والخمسون

وقال رضی تعالی عنہ عشرین من شعبان من السنتہ

الدنیا کلھا حکمتہ وعمل + و الاخرۃ کلھا و قدرۃ + فھذ مبنیتہ علی الحکمتہ وتلک مبنیتہ علی القدرۃ + فلا تترک العمل فی دارالحکمتہ + ولا تعجز قدرتہ رافی دارالقدرۃ + اعمل فی دار الحکمتہ بحکمتہ لا تتکل علی قدرتہ + لا تجعل القدر عذر لنفسک فانھا تحتج بہ وتترک العمل + العذر بالقدر رحجتہ الکسالی + انما یکون العذر بالقدر فی غیر الا وامرو النواھی +

اکاونویں مجلس

۲۰ شعبان ۵۴۵ھ

دربار الٰہی میں باریابی۔ نفس کشی

تقدیر کا بہانہ: دنیا سراپا اور عمل ہے (کہ کام کرو تو پھلے پھلے) اور آخرت تمام کی قدرت (کہ ہر شے کا وجود بغیر سبب کے ہوگا) اس کی بنیاد حکمت پر ہے اور اس کی قدرت پر لہٰذا حکمت کے گھر میں کام کرنا نہ چھوڑ اور قدرت کے گھر میں اس کی قدرت کو عاجز نہ جان حکمت کے گھر میں اس کی حکمت کے مطابق عمل کر اور اس کی قدرت پر بھروسہ نہ کر (بلا عمل ہی جنت کی امید رکھے) تقدیر کو اپنے نفس کے لیے بہانہ نہ بنا (کہ جو کچھ قسمت میں لکھا ہے ہو گا) ورنہ وہ اس کو بہانہ قرار دے کر عمل چھوڑ بیٹھے گا۔ تقدیر کا بہانہ کاہلوں کی دلیل ہے تقدیر کا عذر اوامر ونواہی کے علاوہ (افلاس و امیری اور موت و حیات میں) ہوا کرتا ہے۔

(وقال رضی اللہ تعلی عنہ بعد کلام) المومن لا یسکن الی ھذہ اللنیا ولا الی مافیھا + یاخذ قسمہ منھا و یتخحی بقلبہ لی الحق عزوجل + یقف ھناک حتی ینحی عنہ وھج اللنیا و یوذن لقلبہ بالدخول علیہ + سفارۃ سرۃ + بخرج السرالی القلب والقلب الی النفس المطئنتہ والجوارح الطائعتہ + فبینما ھو کذلک اذا غنی عیالہ عنہ + وحیل بینہ وبینھم یکفیہ شرور الخلق و یطیعھم لہ + و یحیل بین قلبہ و قلوبھم و یبقی وحدۃ مع ربہ عزوجل + کان الخلق لم یخلقوا بالا ضافتہ الیہ + کان لا خلق لربہ عزوجل سواۃ + یبقی ربہ عزوجل فا علا وھو مفعول فیہ + یبقی مطلوبہ وھو طالبہ + یبقی اصلہ وھو فرعہ + لا یعرف غیرہ و لا یری غیرہ + یطویہ عن الخلق ثم اذا شاء انشرۃ لھم + یوجدۃ بینھم لمصالحھم ولھدا یتھم + ویصبر علی اذاھم لمرضاۃ الحق عزوجل + القوم حراس القلوب واالا سرار + قائمون مع الحق عزوجل لا مع غیرۃ + عاملون لہ لا لغیرہ +

یا منافق ما عندک من ھولا القوم خبر + ولا من الا یمان خبر + ولا من الا نس باللہ عزوجل خبر + عن قریب تموت وتندم بعد الموت + قد تنعت بفصاحتہ اللسان مع عجمتہ الجنان + وھنا لا ینفعک + الفصاحتہ

باریابی: (کچھ اور تقریر کے بعد آپ نے فرمایا) مومن کی نہ دنیا سے چین ملتا ہے نہ اس کے سازو سامان سے۔ وہ اس سے اپنا مقسوم لیتا اور اپنے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے وہاں پہنچ کر کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ دنیا کی سوزش اس سے دور ہو جاتی ہے اور اس کے قلب کو باطن کی سفارت سے (دربار خاص میں) داخلہ کی اجازت مل جاتی ہے۔ باطن قلب کے پاس آتا ہے اور قلب نفس مطمئنہ اور فرماں بردار اعضا کے پاس۔ وہ ابھی اسی حال میں ہوتا ہے کہ جس سے متعلقین کو اس سے بے نیاز کر دیا جاتا ہے۔ اس کے اور ان کے درمیان آڑ کردی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود ہی مخلوق کی ایذا رسانی سے اس کی حفاظت فرماتا اور سب کو اس کا فرماں بردار بنا دیتا ہے۔ اس کے قلب اور ان کے قلوب کے درمیان خود حائل ہو جاتا ہے اور وہ اکیلا اپنے پروردگار کے پاس رہ جاتا ہے گویا اس کے لیے مخلوق پیدا ہی نہیں ہوئی اور. اس کے سوا کوئی خدا مخلوق ہے ہی نہیں۔ بس اس کا پروردگار فاعل حقیقی ہے اور یہ اس کا مفعول خدا اس کا مطلوب رہ جاتا ہے اور یہ اس کا طالب وہ اس کی اصل رہ جاتا ہے اور یہ اس کی شاخ اس کے سوا یہ نہ کسی کو پہچانتا ہے نہ دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ مخلوق سے اس کو کھینچ لیتا ہے (یعنی سب سے مخفی ہو جاتا ہے) اس کے بعد جب چاہتا ہے لوگوں کے لئے اس کو اٹھا کر کھڑا کر دیتا ہے۔ اس کی ہدایت اور بھلائی کے لیے اس کو موجود فرما دیتا ہے۔ وہ ان کی اذیتوں پر حق تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے صبر کرتا ہے۔ اللہ والے قلوب اور اسرار کے نگراں ہیں۔ خدا ہی کے ساتھ قائم ہیں نہ غیر کے ساتھ اور صرف اسی کے لیے عمل کرتے ہیں۔

ندامت: اے منافق! تجھے نہ اللہ والوں کی خبر ہے نہ ایمان کی اور نہ اللہ تعالیٰ سے مانوس بننے کی۔ عنقریب تو مر جائے گا اور مرنے کے بعد پچھتائے گا۔ دل کے گونگا ہونے کے باوجود تو زبان کی فصاحت کو کافی سمجھ بیٹھا۔ یہ تجھے کوئی نفع نہ دے گی۔ فصاحت دل کی قابل اعتبار ہے نہ

للقلب لا للسان ابک علی نفسک الفاوعلی غیرک مر ة + یا میت القلب یاغائبا عن القوم + یامدبر یا محبوبابک و بالخلق عن الحق عزوجل + الھی انی کنت اخرس فانطقتنی + فانفع الخلق بنطقی + وکمل لھم الصلاح علی یدی + والا ردنی الی الخرس+

یا قوم انی ادعو کم الی الموت الا حمر + وھو مخالفتہ النفس والھوی والطبع و الشطیان و الدنیا و الخروج عن الحق و ترک ماسوی الحق عزوجل فی الجملتہ + جاھدوانی ھنا الا حوال ولا تیاء وا + فان الحق عزوجل کل یوم ھو فی شان + اسالوہ علی قدر قدرتہ + اسالوہ من حیث القدرة لا من حیث الحکمتہ + اسالوہ من حیث علمہ من حیث علمکم + اسالوہ بقلوبکم واسراکم لا بقلقلتہ اللسان + اقالوہ من وراء تجوز علمکم و قدرتکم + قفوابین یدیہ علی قدم الا فلاس من جمیع الا شیاء لا تتعاملوا علیہ ولا ولا تتمقدروا علیہ ولا تتمعقولا علیہ ولا تردوا تدبیرة بتدبیرہ کم الی الجھال + من لم یعمل بعلمہ فھو جاھل + وان کان متقنا لحفظہ والعلم بمعانیہ تعلمک للعلم من غیر عمل یردک الی الخلق + وعملک بالعلم یردک الی الحق عزوجل + و یزھدک فی الدنیا و یبصرک بباطنک + یشغلک عن تزیین الظاھر و یلھمک بتزیین الباطن + فحینئذ یتولاک الحق عزوجل + لانک قد صلحت لہ + قال اللہ عزوجل وھو یتولی

زبان کی ۔ اے مردہ دل! اے اللہ والوں سے بے خبر! اے بد نصیب! نفس و خلق کے باعث خدا سے محروم! اگر تو دوسرے پر ایک بار روتا ہے تو اپنے اوپر ہزار بار رو کہ اے باری تعالیٰ میں تو گونگا بنا ہوا تھا تو نے مجھے زبان دے دی۔ اب میرے بولنے سے مخلوق کو فائدہ پہنچا اور میرے ہاتھوں سے ان کی پوری اصلاح کر دے ورنہ مجھے پھر اسی گونگے پن کی طرف لوٹا دے۔

خونی موت : لوگو! میں تم کو ایک خونی موت کی طرف بلا رہا ہوں وہ نفس خواہش طبیعت' شیطان اور دنیا کی مخالفت اور مخلوق کو چھوڑنے خدا کے سوا ہر چیز کو ترک کرنے کی دعوت ہے(جو معمولی موت سے زیادہ شدید ہے) ان حالات (کے حاصل کرنے) میں مجاہدہ کرو اور مایوس نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر روز ایک نئی شان میں ہے (کیا تعجب ہے کہ کل ہی نواز لے جاؤ) خدا سے اس کی قدرت کے مطابق مانگو۔ خدا سے بحیثیت قدرت مانگو نہ کہ بحیثیت حکمت (کہ محض بلاسبب اپنی قدرت سے بے حساب دے)خدا سے ااس کے علم کی حیثیت سے مانگو نہ کہ اپنے علم کے مطابق اپنے قلوب اور اسرار کے ذریعے مانگو نہ کہ محض زبان کی بکواس سے۔ اپنے علم اور طاقت سے بڑھ کر خدا سے مانگوں۔ ساری چیزوں سے مفلس بن کر اس کے سامنے کھڑے ہو۔ اس کے سامنے بڑے کارکن' عقل مند اور بااختیار نہ بنو اور نہ اپنی تدبیروں سے اس کی تدبیر کو جاہلوں کی طرف رد کرو۔ اپنے علم پر عمل نہ کرنے والا جاہل ہے۔ اگرچہ اس علم کا حافظ اور اس کے معنی کا بڑا واقف کار ہی کیوں نہ ہو۔ علم بغیر عمل تجھ کو مخلوق کے طرف لوٹائے گا اور اس پر عمل خدا تعالیٰ کی طرف لے جائے گا اور تجھ کو دنیا سے بے رغبت اور تیرے باطن کو صاحب بصیرت بنادے گا۔ ظاہر کی زیبائش سے بے پروا کرکے باطن کی درستی (کا فکر) تیرے دل میں پیدا کردے گا۔ اس وقت تیرا کار ساز خدا تعالیٰ ہوگا کیونکہ واقعی تو اس قابل بن گیا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے خدا صالحین

الصالحین ٥ یتولی ظوا هرهم و بواطنهم + یربی ظوا هرهم بید حکمته بواطنهم بیدعلمه + فلا یخافون من غیرة ولا یرجون غیره و لا یاخنون الا منه و لا یعطون الا فیه + یستوحشون من غیره + یستانسون به ویسکنون الیه +

هنا اخرالزمان + قد کثر فیه التغییر التبدیل + هو زمان الفترة + زمان النفاق ونفاقه + یا منافق انت عبدالدنیا والخلق + ترابئهم وتعمل لهم وتنسی نظر الحق عزوجل الیک + تظهر انک تعمل للاخرة وکل عملک وقصدک للدنیا + عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم انه قال اذا تزین العبد بعمل الا خرة وهولا یرید ها ولا یطلبها لعن فی السموات باسمه ونسبه + انی اعرفکم یامنافقون من طریق الحکم والعلم ولکن استرکم بسترالله عزوجل ویحک ماتستحی + جوارحک ماطهرت من المعاصی والنجاسات ظاهر تدعی طهارة الباطن + طهارة القلب ماصحت لکیف السر + ما تاد بت مع المخلوق و تدعی الا دب مع الخالق + المعلم مارضی عنک ولا تادبت معه وقبلت منه اوامرة + تتعلقی الدست وتتصدر + لا کلام حتی یقوم توحید ک علی رجه ویثبت بین یدی الحق عزوجل + وتخرج من بیضته وجودک وتقعد

کا کار ساز ہوتا ہے" ان کے ظاہر وباطن کی کارسازی فرماتا ہے اپنی حکمت کے ہاتھوں ان کے ظاہر کی اور اپنے علم کے ہاتھ سے باطن کی تربیت فرماتا ہے۔ پھر وہ نہ کسی سے ڈرتے ہیں نہ امید رکھتے ہیں۔ اس کے سوا کسی سے کچھ لیتے ہیں نہ کسی اور کی راہ میں دیتے ہیں دوسروں سے وحشت کھاتے اور اس سے انس رکھتے ہیں۔ اسی کے پاس ان کو چین آتا ہے۔

زمانہ نفاق : یہ آخری زمانہ ہے۔ ان دنوں ترمیم و تبدیلی زیادہ ہو گئی ہے۔ نبوت کا زمانہ دور ہوگیا۔ نفاق در نفاق کا زمانہ آگیا۔ منافق! تو دنیا اور مخلوق کا بندہ ہے ان کو کھاتا اور انہی کے لیے عمل کرتا ہے۔ اور حق تعالٰی کی نظر التفات کو بھولا ہوا ہے۔ تو ظاہر کرتا ہے کہ آخرت کے لیے عمل کرتا ہے۔ حالانکہ تیرا سارا عمل دنیا کے لیے ہے یہی دوہرا نفاق ہے ک منافق ہونے کی تیرے نفس کو بھی خبر نہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے"بندہ جب کسی آخرت کے عمل سے اپنے بناتا سنوراتا ہے اور اور وہ اس کا مقصود و مطلوب نہیں ہوتا تو آسمانوں میں اس کے نام ونسب کے ساتھ اس پر لعنت کی جاتی ہے"منافقو! میں تم کو شریعت و طریقت دونوں طریقہ سے پہچانتا ہوں لیکن پروردگار کی پردہ پوشی کی وجہ سے پردہ پوشی کرتا ہوں۔ افسوس! تجھے شرم نہیں آتی۔ تیرے اعضاء معصیتوں اور ظاہری نجاستوں سے پاک ہوئے نہیں اور تو باطنی طہارت کا دعوٰی کرتا ہے مخلوق کا ادب کرنا سیکھا نہیں اور خالق کے ساتھ با ادب ہونے کا دعوٰی کرنے لگا شیخ ابھی تجھ سے خوش نہیں ہوا اس کے سامنے۔ مودب رہنا آیا نہیں. تو اس کے احکام تونے قبول کیے نہیں اور تومنبر و مسند پر بیٹھنے اور صدر نشین ہونے لگا تیری توحید ابھی بچہ ہے اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہوسکتی۔ خدا کے سامنے جمنا نہیں آیا۔ اس لیے تجھے واعظ بننا درست نہیں۔ جب تو اپنے بیضہ وجود

فی حجر اللطف + وتکن تحتؔ جناح الانس بہ وتلقط حب الا خلاص وتشرب ماء المشاھدۃ + ثم تبقی علی ذلک الی ان تصیر دیکا + فحینئذ تصیر حافظا للدجاج + موثر الھا بالحب موذنا منھا للناس فی اللیل و النھار + تنبھم الی طاعتہ ربھم عزوجل + یاجاھل اترک الدفتر من یدک و تعال + اقعد ھھنابین یدی علی راسک + العلم یوخذ من افواہ الرجال لامن الدفاتر + یوخذ من الحال لا من المقال + یوخذ من الفانین عنھم وعن الخلق الباقین بالحق عزوجل + الدائرۃ علی فنا ئک وعنھمثم وجودک بہ + مت عن غیرۃ ثم احی بہ ولہ + اصحب خدم الحق عزوجل الذین لا یبرحون

من بابہ ال باب غیرۃ

شغلھم الا متثال لا مرۃ والا نتھا عن نھیہ و الموافقتہ لقدرۃ + یدورون مع ارادتہ فیھم و فعلہ بھم + لیس عندھم منازعتہ لہ فیھم والا فیو غیرھم + لا یعترضون علیہ فی القلیل ولا فی الکثیر+ لا فی العالی

ولا فی الدانی

لا تشغل عن خدمتہ الحق عزوجل بخدمتہ نفسک + بالحرص علی بلوغ اغراضھا + اولیاء اللہ عزوجل فی تکلف الطلب من الخلق من غیرۃ حاجتہ الیھم + ولکن یلھمھم بذلک رحمتہ للخلق + لا یطلب منھم بنفسہ + نفسہ قد اطمائنت ولم یبق لھا ارادۃ وشھو ۃ فیما یلی الدنیا + تحسب ان نفسہ کنفسک الجاھلتہ التی قد اوقفتک فی خدمتھا

سے باہر آکر ترک خودی کے بعد خدا تعالیٰ کی مہربانیوں کی گود میں بیٹھے۔ اس کی شفقت کے پروں کے نیچے پرورش پائے۔ اخلاص کا دانہ چگے اور مشاہدہ کا پانی پی کر (شاہی محل کا تربیت یافتہ) مرغ بن جائے تو تجھے مرغیوں (مریدوں کا محافظ' ایاثر و قربانی والا اور عوام کو اذان دے کر جگانے والا بنا دیا جائے گا۔ ان کو اپنے پروردگار کی اطاعت کے لیے بیدار کیا کرے گا۔ اے منافق! اپنے ہاتھ سے کتاب پھنک کر میرے پاس آ۔ میرے سامنے یہاں سر جھکا کر بیٹھ علم کتابوں سے نہیں بزرگوں کی زبان سے حاصل ہوتا ہے۔ حال سے آتا ہے قال سے نہیں آتا۔ ان لوگوں سے حاصل ہوتا ہے جنہوں نے اپنے کو نفس اور مخلوق کے لیے مردہ سمجھ لیا اور صرف ذات خداوندی کے لئے زندہ ہیں مخلوق و نفس کے لیے اپنے کو مردہ اور خالق کے لے زندہ سمجھنے ہی پر (حصول ولایت کا) دارمدار ہے۔ غیر خدا کے لئے فنا ہو کر ذات حق سے وجود کا طالب ہو۔ ملازمان خداوندی کے ساتھ رہ جو اس کے دروازے سے کہیں اور نہیں جاتے۔ جن کا کام احکام بجا لانا' منع کی ہوئی باتوں سے باز رہنا' اس کی تقدیر کے موافق کام کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اپنے ارادہ سے جو بی معاملہ کرے وہ اس پر خوش رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے اپنے اور کسی اور کے بارے میں اختلاف نہیں کرتے۔ کم وبیش پر اعتراض کرتے ہیں نہ بلند و پست پر۔

وسعت رزق کا سبب: اپنے نفس کی خدمت یعنی اس کے اغراض کے حصول کی حرص میں پڑ کر خدا کی خدمت سے غافل نہ ہو۔ اولیاء اللہ مخلوق سے جو کچھ مانگتے ہیں۔ وہ محض تکلفا بے غرض طلب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ مخلوق پر شفقت ظاہر کرنے کے لیے ان کو الہام کے ذریعے حکم دیتے ہیں(تاکہ خاصان خدا کے خدمت کا اجر ملے) وہ اپنی ذات کے لیے نہیں مانگتے۔ ان کا نفس مطمئنہ بن گیا ہے دنیا کے متعلق کوئی ارادہ اور خواہش ان کے اندر باقی نہیں رہی۔ تو سمجھتا ہے کہ ان کا نفس

وتصرفک فی ارادتها وشهواتها + لوکان لک عقل لا نصرفت من خلمتها اوشغلت بخلمته ربها عزوجل + علوة لک + الصواب لک السکوت عن جوابها وان تضرب بکلامها الحائط + اسمع منها کما تسمع من مجنون قد زال عقله + لا تلتفت الی قولها وطلبها للشهوات و اللذات والترهات + هلاک وهلاکها فی قبولک منها + وصلاحک وصلاحها فی مخالفتها + النفس اذا کانت طائعته الله عزوجل

اتاها رزقها رغدا من کل مکان + فاذا عصت وتجبرت قطع عنها الا سباب وسلط علیها الا ذایا + فهلک وهی خاسرة للدنیا و الاخرة الطائعته القانعته صاحبها مخلوم + اینما توجه لقط قسمه من الرضا به + یودی الفرض الذی علیه مع طیبته القلب بلا کلفته + فارغ القلب مما سوی الله عزوجل + ساکن الجوارح عن التعب فی تحصیل الدنیا وفضولها +

یا منعما علیه اشکر النعم والاسلبت من یدک قص جناح النعم بالشکر والا طارت من عندک + المیت من مات عن ربه عزوجل وان کان حیا فی الدنیا + ایش تنفعه حیاته وهو یصرفها فی تحصیل شهواته ولذاته وترهاته + فهو میت معنی لا صورته +
اللهم احنابک وامتنا
عن غیرک +

یا شیخا فی السن صبیا فی الطبع + الی متی تعلولصبوة طبعک خلف

بھی تیرے نفس کی طرح جاہل ہے جو تجھے اپنی خدمت میں کھڑا رکھتا ہے اور اپنی خواہشات پوری کرنے میں لگائے ہوئے ہے۔ اگر تجھے عقل ہوتی تو بھی نفس کی خدمت چھوڑ کر پروردگار کی خدمت میں لگ جاتا۔ نفس تیرا دشمن ہے۔ اس کی بات کا جواب دینے سے خاموش رہنا بہتر ہے بلکہ اس کی بات کو دیوار پر دے مار۔ اس کی بکواس کو دیوانہ کی بڑ سمجھ۔ نہ اس کی بات سن نہ اس کی لذتوں و شہوتوں اور خرافات کے مطالبہ پر توجہ کر اس کی ماننے میں تیری اور اس کی دونوں کی تباہی ہے اور مخالفت کرنے میں دونوں کی بہبودی نفس جب اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بن جاتا ہے۔

تو ہر طرف اس کی روزی کھنچی چلی آتی ہے۔ اور جب نافرمانی کرتا ہے تو رزق کے ذرائع بند ہو کر اس پر مصیبتیں مسلط ہو جاتی ہیں اور دنیا و آخرت کا خسارہ اٹھاتا ہوا ہلاک ہو جاتا ہے اطاعت و قناعت کرنے والا شخص آقا و مخدوم بنتا ہے جہاں جاتا ہے اپنی روزی بخوشی حاصل کرتا ہے اپنے فرائض منصبی بلا تکلف اور خوش دلی سے ادا کرتا ہے۔ اس کا دل ماسوا سے بے فکر ہوتا ہے اور اس کے اعضاء کو دنیااور اس کی فضولیات حاصل کرنے کی تکلیف نہیں ہوتی۔

مردہ کی تعریف: اے دولت مند! نعمتوں کا شکر ادا کر، ورنہ وہ تیرے ہاتھ سے چھن جائے گی۔ شکر گزاری سے طائر نعمت کے پر کتر دے ورنہ وہ تیرے پاس سے اڑ جائے گی۔ مردہ وہ جو خدا کی نافرمانی کرے اور اس کو بھول جائے اگرچہ دنیا میں زندہ نظر آئے یہ زندگی جس کو وہ اپنی خواہشوں لذتوں اور خرافات میں صرف کر رہا ہے کوئی کام نہ آئے گی۔ وہ بظاہر زندہ لیکن حقیقت میں مردہ ہے۔ بار الٰہا ہم کو اپنے لیے زندہ اور غیر کے لیے مردہ کردے۔

بندہ نفس یا بندہ خدا: اے ضعیف! تیرا بچپنا ابھی تک نہ گیا تو اس کی کمینی کے پیچھے بچوں

شکاستہ الدنیا + قد جعلتها لک همک + اماتعلم ان همک ما اهمک + وانک عبد من زمامک بیده + ان کان زمامک بید الدنیا فانت عبدلها +

وان کان زمامک بید الاخری فانت عبدلها وان کان زمامک بیدالحق عزوجل فانت عبدله + وان کان زمامک بید نفسک فانت عبد نفسک + و ان کان زمامک بید هواک فانت بعدهواک + وان کان زمامک بید الخلق فانت عبدالخلق + فانظر الی من تسلم زمامک + الا کثر و الا غلب منکم من یرید الدنیا + والقلیل منکم من یرید الاخرة + و النادر منکم من یرید وجه رب الدنیا و الاخرة + اصحبهم بحسن الادب ولا تعارضهم ولا تنازعهم ولا تناقصهم فتنص + لا تسئی الا دب علیهم فتهلک +

کونو اعقلاء + انتم تعادون الحق عزوجل باعمالکم + اعمالکم لا تسوی عندة جناح بعوضته الا ان تخلصوا له فی خلواتکم و جمیع احوالکم + الکنزالذی لایفنی هوالصدق والا خلاص والخوف من الله عزوجل والرجاء له والرجوع الیه فی جمیع الاحوال +

علیک بالا یمان فانه یلحقک + اذا رایت واحدا منهم فاحفص له جناحک وسلم الیه حاله ولا تنازعه فیه + اسکت عنه ولا توذة بسوء ادبک + السکوت عما لا تعلم علم +

کی طرف کب تک بھاگتا رہیگا تو نے اسی کو اپنا مقصود بنا لیا کیا تجھے معلوم نہیں کہ فکر و مقصود وہی ہے۔ جو چین سے نہ بیٹھنے دے اور کیا تجھے خبر نہیں کہ تو اسی کا بندہ ہوگا جس کے ہاتھ میں تیری نکیل ہو۔ اگر تیری نکیل دنیا کے ہاتھ میں ہے تو اسی کا بندہ ہے۔ اگر آخرت کے ہاتھ میں ہے تو بندہ آخرت ہے۔ اگر خدا کے ہاتھ میں ہے تو اس کا بندہ۔ اگر نفس کے ہاتھ میں تیری باگ ہے تو اس کا غلام، خواہش نفس کے ہاتھ میں ہے تو اس کا اور مخلوق کے ہاتھ میں ہے تو اس کا بندہ ہے تو خود دیکھ لے گا کہ اپنی لگام کس کے ہاتھ میں دے رکھی ہے تم میں اکثر لوگ وہی ہیں جو طالب دنیا ہیں اور کم حضرات طالب آخرت اور بہت کم شاذو نادر ہیں وہ حضرات جو دنیا کے پروردگار کو چاہتے ہیں۔ تو ایسے ہی لوگوں کی صحبت میں ادب و تمیز سے مودب بن کر رہ۔ ان حضرات پر اعتراض اور ان سے اختلاف نہ کر۔ ان کی توہین کرے گا تو نقصان ہوگا۔ ان کی شان میں گستاخی نہ کر ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔

خزانہ لازوال : سمجھ دار بنو! تم لوگ اپنے برے اعمال سے حق تعالیٰ کی دشمن مول لے رہے ہو۔ اگر تم لوگ اپنی خلوتوں اور تمام حالتوں میں مخلص نہ بنے تو تمہارے اعمال کی خدا کے نزدیک خس برابر وقعت نہیں صدق، اخلاص، خوف خدا اس کی امید اور ہر حال میں اس سے رجوع کرنا ایک ایسا خزانہ ہے جو کبھی خالی نہیں ہوتا۔

سچا مومن : سچے مومن بنو۔ ایمان تم کو اللہ والوں سے ملا دے گا جب ان میں سے کوئی نظر آئے تو اس کے سامنے عجزونیاز سے جھک جاؤ اور اپنے کو ان کے سپرد کردو۔ وہ جو کچھ علاج بتائیں اس پر اعتراض نہ کرو۔ بالکل خاموش رہو۔ بے ادبی کرکے ان کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ جس چیز کا علم نہ ہو، اس میں چپ رہنا ہی بہتر ہے

والتسليم فيما لا تعلم اسلام + يا ضعيف اليقين لا دنيا عندک ولا اخرة + وذلک بسوء ادبک علی الحق عزوجل وتهمتک لا وليائه وابداله انبيائه الذين اقامهم الحق عزوجل مقامهم + حملهم ماحمل علی النبيين والصديقين + سلم اليهم اعمالهم وعولمهم + افناهم عن نفوسهم واهويتهم واوجدهم به واقامهم بين يديه + طهرقلوبهم عما سواه وجعل الدنيا والاخرة والخلق فی ايديهم + اراهم قدرة وعلمهم حكمه وعلمه + واعطاهم القوة به + لهم صح قول لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم + صدقوافی هذا القول فافنوا حولهم وقواهم وقوی الخلق + و ستمسكوا بقوة الحق عزوجل + كان معاذ رحمته الله عليه يقول +

اللهم ان لم تفعل بی ما اريد فصبرنی علی ماتريد +

يا غلام الرضا بالقضاء اطيب من تناول الدنيا مع المنازعته + حلاوته احلی فی قلوب الصديقين من تنوال لشهوات واللذات + هوا حلی عندهم من الدنيا جميعها وما فيها + لانه يطيب العيش فی الجملته فی سائر الا حوال علی اختلاف اجناسها + تكلم الناس بلسان العلم والعمل والا خلاص + ولا تتكلم عليهم بلسان العلم بلا عمل + فانه لا ينفعک لا ينفع من عندک + عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قال

يهتف العلم بالعمل فان اجابه والا ارتحل عنه + ترتحل بركته وتبقی عليک حجته + تصير عالما مفتونا بعلمه + تبقی عندک شجر ته و

اور جو معلوم نہ ہو، اس کو مان لینا اسلام ہے۔ اے ضعیف الیقین! تیرے پاس نہ دنیا ہے نہ آخرت اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ تو حق تعالیٰ کے ساتھ بے ادبی کرتا اور اولیاء ابدال پر الزام رکھتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نبیوں کا قائم مقام بنایا ہے۔ اور نبیوں و صدیقوں پر جو بوجھ رکھا تھا وہی ان پر بھی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے مقدس اعمال اور ان کے پاکیزہ علوم ان کے حوالے کیے ان کے نفس و خواہشات کو فنا کرکے ان کو اپنے یہاں بقا عطا فرمائی اور اپنے سامنے کھڑا کیا۔ اپنے ماسوا سے ان کے قلوب پاک کرکے دنیا، آخرت اور ساری مخلوق ان کے ہاتھ میں دے دی۔ اپنی قوت دکھائی اپنا حکم اور علم سکھایا اور خاص اپنی قوت بخشی انہی کے لیے یہ کہنا صحیح ہے کہ "زور و طاقت اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہو اپنے قول میں سچے ہیں۔ انہوں نے نے اپنی قوت، اپنی اور مخلوق کی طاقتوں کو مٹا کر حق تعالیٰ کی طاقت کو اخذ کر لیا۔ معاذ رحمتہ اللہ علیہ کہا کرتے تھے۔

دعا: اے اللہ! اگر تو وہ نہیں کرتا جو میں چاہتا ہوں تو مجھے اس پر صبر کی توفیق دے جو تو چاہتا ہے۔

راضی بہ رضا کا مزا: اے عزیز! خدا تعالیٰ سے نزاع کرکے دنیا کمانے سے قضا و قدر پر راضی رہنے میں زیادہ مزا آتا ہے۔ صدیقین کے دل سے اس کا مزا پوچھو! خواہشوں اور لذتوں کو حاصل کرنے سے زیادہ شیریں اور وہ ساری دنیا و مافیہا سے زیادہ میٹھی ہے وہ زندگی کو ہر حال میں دلکش بنائے رہتی ہے لوگوں کو پیکر عمل، اور مجسم اخلاص بن کر سمجھا بجھا، علم پر عمل کیے بغیر سمجھانے سے نہ تجھے فائدہ ہوگا نہ پاس اٹھنے بیٹھنے والوں کو نفع جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ؛

عمل کے بغیر علم کو قیام نہیں: "علم عمل کو آواز دیتا ہے اگر اس کی آواز پر عمل آجاتا ہے تو علم قائم رہتا ہے ورنہ چل دیتا ہے" اس کی برکت جاتی رہتی ہے۔

تنهب عنک ثمرته + سل الله عزوجل از یرزقک حالا و مقامابین یدیه + فاذا ارزقک ذلک سله کتمان ذلک وان لا تحب اظهار شئی منه + اذا احببت اظهار ما بینک وبین الحق عزوجل کان ذلک سببا لهلا ک + ایاک والعجب بالا حوال و الا عمال فانه مطف مسقط لصاحبه من عین الحق عزوجل + ایاک ومحبته الکلام علی الخلق والقبول عندهم + فان ذلک یضرک ولا ینفعک لا تتکلم بکلمته حتی تحمل امرک ویاتیک من حیث قلبک امر جزم من الحق عزوجل + کیف تدعو الناس الی بیتک وما هیات لهم طعاما + هذا الامر یحتاج الی ا ساس ثم یکون بعد ذلک البناء + احفراض قلبک الی ان ینبع فیه ما + الحکمته ثم + ابن بالا خلاص والمجاهدات والا عمال الصالحات الی ان یرتفع

قصرک ثم ادع الناس

الیه بعد ذلک +

اللهم احی اجاسد اعمالنا بروح اخلاصک + ایش تنفعک الخلوة عن الخلق والخلق فی قلبک + لا ولا کرامته لک ولا لخلوتک + اذا خلوت والخلق فی قلبک فانک قاعد وحدک بلا حضور الانس بالله عزو جل بل النس والشیطن والهوی قرنائوک اذا کان قلبک مستانسا بالله عزو جل فانت خال عن الخلق وان کنت بین اهلک و عشیرتک + اذا تمکن الانس فی قلبک هدم حیطان وجودک ویصربصر بصیرتک + فتبصر

اور وہ تیرے خلاف حجت بن جاتی ہے تو اپنے علم کے فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ شجر علم تو رہتا ہے لیکن اس میں پھل نہیں آتے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کر کہ تجھ کو کیفیت خاص اور اپنے پاس مقام خاص عطا فرمائے۔ جب تجھ کو یہ چیز عطا کردی جائے تو مخفی رکھنے کی درخواست کر اور دعا کر کہ تجھ کو ان باتوں کو ظاہر کرنا پسند نہ آئے۔ اگر تو اپنے اور خدا تعالیٰ کے حالات و مقامات کا اظہار کرے گا تو یہ تیری ہلاکت کا باعث ہوگا۔ اپنے حالات اور اعمال پر مغرور نہ ہو کیونکہ یہ دل کا نور بجھا دے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی نظروں سے گرا دے گا۔ خلائق کو وعظ سنا کر ان کی مقبولیت کو پسند نہ کر۔ اس سے تجھے نقصان تو ہوگا نفع نہ ہوگا۔ جب تک خدا تعالیٰ کا پختہ حکم بذریعہ الہام نہ آجائے۔ اپنے اختیار سے ایک بات بھی منہ سے نہ نکال تو لوگوں کو اپنے گھر پر کھانے کی دعوت کیسے دیتا ہے جب کہ ان کے لیے کوئی انتظام نہیں کیا۔ اس کام کو پہلے بنیاد کی ضرورت ہے۔ تعمیر بعد کو ہوگی۔ اپنے قلب کی زمین میں اتنی گہرائی پیدا کر کہ اس میں حکمت کے چشمے ابلنے لگیں۔ اس کے بعد اخلاص، مجاہدوں اور اعمال صالح سے اپنا عالی شان محل تیار کرکے لوگوں کو اس محل میں آنے کی دعوت دے۔ "اے اللہ! ہمارے اخلاص کی روح سے اعمال میں جان ڈال دے" اگر مخلوق کا تصور دل میں موجود ہو تو ایسی عزلت نشینی سے تجھ کو کیا فائدہ؟ نہ تیری وقعت ہوگی نہ تیری خلوت نشینی کی۔ دل میں مخلوق کا خیال جاگزیں ہوا اور تو خلوت میں بیٹھا ہو تو یہ گوشہ نشینی تجھے خدا کی محبت اور معیت سے محروم رکھے گی بلکہ نفس، خواہش اور شیطان تیرے ہم نشین ہوں گے۔ ہاں اگر تیرا قلب خدا تعالیٰ سے مانوس ہو گا تو بال بچوں میں ہوتے ہوئے بھی اور کنبہ قبیلہ کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے بھی خلوت میں ہوگا۔ جب تیرے دل میں خدا کی محبت سما جائے گی تو تیرے وجود کی دیواروں کو منہدم کرکے تیرے دل کی انکھوں کو بنیائی بخشے گی۔

فضلہ وفعلہ فترضی بدون غیرۃ + من کان فی حالتہ من الا حوال مع ملازمتہ الشرع ولم یتمن مافوقھا ولا ما تحتھا ولا زوالھا ولابقا ھا فقد

حصل لہ شرط الرضاو

الموافقتہ والعبودیتہ +

ویلک لا تکذب + تدعی الرضا و تغیرک بہ بقتہ ولقمتہ و وکلمتہ وکسر عرض + لا تکذب + ما اسمع کذبک ولا اعمال بہ

ولا اصدقک علیہ +

احاد افراد

من الخلق یوحی

الی قلوبھم +

یقذف الیھا کلمات یخصھا + یعرفون الخیر ویوقفون علیہ + کیف لا یکون کذلک وھم علی متابعتہ الرسول فی اقوالہ وافعالہ + وھو علیہ اسلام اوحی الیہ ظاھر اوھم یوحی الی قلوبھم باطنا + لا نھم ورائہ و اتباعہ فی جمیع ما امرھم بہ + ان اردت ان تصح لک ھذۃ المتابعتہ فاکثر من ذکر الموت + فان ذکرۃ یعینک علی نفسک وھواک وشیطانک و انعزالک عن دنیاک + من لم یتعظ بالموت فما الی وعظ سبیل + قال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کفی بالموت واعظا +

قسمک یاتیک ان زھدت اور رغبت + فاذا زھدت وصل الیک قسمک وانت عزیز + واذا رغبت وصل الیک + وانت

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو دیکھے گا اور سب سے منہ موڑ کر اسی سے راضی رہے گا جو شخص سلوک کے احوال میں سے کسی حال میں ہو لیکن شریعت کا پابند ہو۔ اس میں ترقی و تنزل کی تمنا نہ کرتا ہو۔ اس کے بقا و زوال کی خواہش نہ ہو تو بے شک اس نے رضا، موافقت اور بندگی شرط پوری کر دی۔

جھوٹ بولنے کی ممانعت : افسوس! تو جھوٹ بول رہا ہے ۔ جھوٹ نہ بول۔ و حصول رضا خداوندی کا دعوے دار ہے اور حالت یہ ہے کہ ایک مچھر، ایک لقمہ ایک بات اور آبرو میں ذرا سی کمی سے تو چیخ اٹھتا ہے۔ (سب سے شکایتیں کرنے لگتا ہے) جھوٹ نہ بول۔ میں تیری جھوٹی باتیں نہ سنوں گا اور نہ عمل کروں گا اور نہ کبھی تیری بات مانوں گا مخلوق میں چند ہی افراد ایسے ہوتے ہیں جن کے دلوں کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ یعنی ان کے دلوں میں وہ باتیں ڈال دی جاتی ہیں جو انہی کے لیے مخصوص ہوتی ہیں۔ انہیں ہر بھلائی سے واقفیت ہوتی ہے اور وہ ان پر جمے رہتے ہیں اور کیوں نہ ہو جب کہ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر میں وحی آتی تھی اور ان کے دلوں میں باتیں ڈال جاتی ہیں۔ یہ حضرات آپ کے کے دلوں میں باتیں ڈال دی جاتی ہیں۔ یہ حضرات آپ کے وارث ہیں۔ آپ کے احکام کے پابند ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے ہے تو بھی اچھی طرح صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرسکے تو موت کو کثرت سے یاد کر۔ موت کی یاد نفس، خواہش اور شیطان کے مقابلہ میں تیری مدد کرے گی۔ جس کو موت سے بھی نصیحت حاصل نہ ہو اس کو نصیحت کرنے کا پھر کوئی طریقہ نہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "نصیحت کے لیے تو موت کافی ہے"

عزت کی روزی : تو چاہے یا نہ چاہے تیری روزی تیرے پاس آہی جائے گی۔ ہاں اگر بے رغبت اور زاہد بن جائے گا تو عزت کی روٹی ملے گی اور جب تو اس کا

غیر عزیز + المنافق یستحی من اللہ عزوجل + وقت حضور ویلک لوصح ایمانک + وقت خلوتہ ویلک لوصح ایمانک + بہ و اعتقادک انہ ناظر الیک قریب منک رقیب علیک لاستحییت منہ + انی اقول لکم الحق و لا اخاف منکم و لا ارجوکم + انتم و اھل الارضی عندی کالبق و کالذر + لانی اری الضر والنفع من اللہ عزو جل لا منکم+

الممالیک والملوک عندی سوا + انکروا علی انفسکم و علی غیر کم بالشرع لا بالھوی والنفس والطبع + ماسکت الشرع عنہ فوافقوہ فی سکوتہ + ومانطق بہ فوافقوہ فی نطقتہ +

یا غلام لا تنکر علی غیرک بنفسک وھواک بل انکر علیہ بایمانک + الایمان وھوالنکر والیقین ھوالمزیل والرب عزوجل ھوالناصر + ینصرک ویباھی بک قال اللہ عزوجل ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم ۵ ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم اذا انکرت منکرا غیرۃ للہ عزوجل اعانک علی ازلتہ ونصرک علی اھلہ وزلھم لک + واذا انکرتہ بنفسک وھواک وشیطانک وطبعک خذلک ولم ینصرک علی اھلہ ولم تقدر عل ازالتہ + الایمان ھوالمنکر + فکل منکر لایکون انکارہ بالایمان فلیس بمنکر + الانکار بلا انت ترید ان یکون اللہ

مشتاق و منتظر ہوگا تو بھی روزی ملے گی لیکن تو بے عزت ہوگا۔ منافق مخلوق میں بیٹھ کر اللہ سے شرماتا ہے اور تنہائی میں بالکل بے حیا بن جاتا ہے۔ افسوس! اگر تیرا ایمان درست اور یہ اعتقاد پختہ ہوتا کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے تیرے قریب ہے اور تیرا نگراں تو اس سے ضرور شرم آتی میں تم حق بات کہتا ہوں۔ نہ تم سے ڈرتا ہوں نہ کوئی امید رکھتا ہوں۔ تم اور دنیا والے میرے نزدیک چیونٹی مچھر سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے کیونکہ میں نفع و نقصان سب اللہ کی جانب سے سمجھتا ہوں تمہارے ہاتھ میں کچھ نہیں۔ میرے نزدیک غلام بادشاہ برابر ہیں۔ اگر اپنے یا کسی دوسرے پر اعتراض کرو تو نفس و خواہش کے غلبہ سے نہ کرو، شریعت کی رو سے جن امور میں شریعت ساکت ہو کوئی قطعی فیصلہ نہ معلوم ہو، اس میں تم شریعت کا ساتھ دو۔ کچھ نہ کہو۔ جس کے لیے حکم موجود ہو تم بھی اس کو بیان کرو۔

اللہ کی مدد: اے عزیز! کسی پر اپنے نفس و خواہش کے تقاضے سے اعتراض نہ کر بلکہ ایمان داری سے اعتراض کر۔ اعتراض کرنے والا! ایمان، برائی کو مٹانے والا یقین اور مدد کرنے والا خدا تعالیٰ ہوتا ہے۔ (کیونکہ اس کی مدد کے بغیر نہ یقین کام آئے نہ ایمان) وہ تیری مدد فرمائے گا۔ اور تجھ پر فخر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اگر اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ تو کوئی تم پر غالب نہ آئے گا اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے پاؤں جما دے گا" جب تو کسی ناجائز کام پر اللہ کی غیرت کی وجہ سے نصیحت کرے گا وہ اس کے مٹانے میں تیرا معاون ہوگا اور اس برکردار پر تجھے فتح دے گا اور وہ تیرے سامنے جھکا دیے جائیں گے۔ (نصیحت مان کر برے کام چھوڑ دیں گے) اور جب نفس، طبیعت اور شیطان کے حکم سے نصیحت کرے گا۔ تو خدا تعالیٰ تجھ کو بے یار و مددگار چھوڑے گا۔ نہ اس گنہگار پر فتح ہوگی اور نہ تو اس برائی کو مٹا سکے گا۔ اگر ایمان کی خاطر اعتراض نہ ہو تو وہ معترض معترض نہیں۔ اعتراض میں نفسانیت کا دخل بالکل نہ صرف اللہ کے لیے ہو۔ مخلوق

عزوجل + لالخلقته + للبنته لا لنفسک + له لا لک + دع عنک الھوس واخلص فی اعمالک + الموت علی رصد منک لا بلک من العبور علی قنطرته + دع عنک ھنا الحرص علی قد فضحک + ما ھو لک لابدان یاتیک وما ھو لغیرک لایاتیک + فاشتغل باللہ عزوجل و اترک طلب مالک وما لغیرک + قال اللہ عزوجل لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرة الحیوة الدنیا لنفتنھم فیہ ٥ اشد الا شیاء علی من عرف اللہ عزوجل النطق مع الخلق والقعود معھم + ولھنا یکون الف عارف والمتکلم فیھم واحد + الا انہ یحتاج الی قوة النبیاء علیھم السلام + وکیف لا یحتاج الی قوتھم وھو یرید ان یقعد بین اجناس الخلق + یخالط من یعقل ومن لایعقل + یقعد مع منافق و مومن + فھو علی مقاساة عظیمتہ صابر علی مایکرہ + ومع ذلک فھو محفوظ فیما ھو فیہ + معان علیہ + لانہ ممتثل لا مرالحق عزوجل فی کلامہ علی الخلق + لم یتکلم بنفسہ و ھواہ و اختیارہ و ارادتہ + انما اجبر علی الکلام فلا جرم یحفظ فیہ +

ان اردت ان تعرف اللہ عزوجل فاسقط قدر الخلق من قلبک فیما یلی الضر وانفع فانک ما تعرفہ

کے لیے نہ ہو۔ دین کی خاطر ہو نفس کی غرض سے نہ ہو۔ اللہ واسطے ہو۔ اپنی ذات کے لیے نہ ہو۔ اس ہوس کو ترک کر اور اپنے اعمال میں خلوص سے کام لے۔ موت تیری تاک میں ہے۔ یہ پل عبور کرنے کے سوا چارہ نہیں۔ اس حرص کو چھوڑ کر جس کے ہاتھوں تو ذلیل ہو رہا۔ ہے۔ جو چیز تیری ہے وہ تجھے ضرور ملے گی۔ اور جو غیر کی ہے وہ تجھے نہیں ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سروکار رکھ۔ تیری کون سی چیز ہے اجور دوسرے کی کون سی' دونوں کی خواہش ترک کر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے" (اے محمد!) اس دنیوی زندگی کی دلچسپیوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھ۔ بعض لوگ جو ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں' ان کو ہم نے ایک طرح فتنہ بھی جتلا کر رکھا ہے۔ مخلوق کے ساتھ ہم کلام ہونا اور ان کی ہم نشینی خدا تعالیٰ کے عارف کو بے حد شاق گزرتی ہے یہی باعث ہے کہ عارف تو ہزار ہوتے ہیں' مگر ان میں بولنے والا صرف ایک ہوتا ہے' لیکن انبیا علیہم السلام کی سی قوت کا ان میں فقدان ہوتا ہے۔ اور فقدان ہو بھی کیوں نہ' جبکہ مختلف قسم کے لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کو اس کا جی چاہتا ہے۔ عقل مندوں سے بھی میل ملاپ رکھے اور بے سمجھوں سے بھی ملے جلے۔ مومن اور منافق دونوں کے پاس بیٹھے۔ چنانچہ وہ شدید ذہنی کوفت میں جتلا رہتا ہے لیکن وہ شاق گزرنے والی باتوں پر صابر رہتا ہے اور بایں ہمہ اپنی حالت کو محفوظ رکھتا ہے۔ اسے خدا تعالیٰ کی اعانت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ مخلوق کے متعلق گفتگو کرنے میں وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل کر رہا ہے۔ وہ نہ تو اپنے نفس کی خاطر اور نہ ہی اپنی خواہش اور اپنے اختیار و ارادہ سے بولا ہے۔ وہ تو گفتگو کرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کا محفوظ رکھا جانا ناگزیر تھا۔ اگر تیرا ارادہ اللہ تعالیٰ کا عارف بننے کا ہے تو جہاں تک نفع و نقصان کا تعلق ہے مخلوق کی اہمیت اپنے دل سے محو کر دے کیونکہ اسی بات کی بدولت تجھے اس

الا بنلك ويحك اللدنيا في اليد
يجوز + في الجيب يجوز + ادخارها
لسبب بنيته صالحته يجوز + اما
في القلب فلا يجوز + وقوفها
على الباب يجوز + اماد خولها
الي وراء الباب لا + ولا
كرامته لک + انا فنى هذا
العبد عنه و عن الخلق
صار كانه مفقود ممحو + لايتغير
باطنه عند مجى الافات +
يوجد عند مجى امر الله
عزوجل فيمتثله + وعند
مجى نهيه فينتهى عنه + لايتمنى
شيا ولا يحرص على شي + يرذ التكرين
الى قلبه + يسلم اليه تقليب الاعيان + ابن
انتم وهم يا خونته في العلم والعمل + يا اعدائه
الله ورسوله + ياقطعى عباد الله عزوجل
انتم في ظلم ظاهر ونفاق ظاهر + هذا
النفاق الى متى + ياعلما و يازهادكم
تنافقون الملوك والسلاطين حتى
تاخذو منهم حطام الدنيا
واشهواتها والذاتها
انتم واكثر الملوك في هذا الزمان
ظلمته خونته في مال الله عزوجل
جل في عباده + اللهم اكسر شوكته
المنافقين واخذلهم + اوتب عليهم
واقمع الظلمته واطهر الارض منهم
او ادبلحهم امين +

وقال رضی اللہ عنہ

يا ملوک ويامماليک يا ظالمون
وياعادلون يا منافقون' ويافقون ويامخلصون

کی معرفت نصیب ہوسکتی ہے۔ تجھ پر افسوس! دنیا ہاتھ میں رکھنا روا، جیب میں رکھنا روا، نیک ارادے سے اس جو جمع کر رکھنا روا لیکن قلب میں رکھنا ناروا ہے۔ اس کا دروازے پر کھڑا ہونا روا لیکن دروازے سے اندر داخل ہونا نہ روا ہے اور نہ تیرے لیے موجب عزت۔ اپنے وجود اور مخلوق سب سے کالعدم ہو جانے پر گویا یہ بندہ غائب اور نیست و نابود ہو جاتا ہے مصیبتوں میں گھر جانے کے وقت حیران و پریشان نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کے ارشاد پر حاضر ہو جاتا ہے۔ اور اس کے حکم کو تعمیل کرتا ہے اور ممانعت کے وقت بھی حاضر ہوتا ہے اور ممنوع بات سے باز رہتا ہے۔ نہ تو کسی شے کی اسے خواہش ہوتی ہے اور نہ ہی طمع دامن گیر ہوتی ہے۔ خلق کرنے کی طاقت اس کے قلب پر نازل ہوتی ہے اور دنیا کی موجودہ چیزوں پر تصرف اس کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ اے علم اور عمل میں بددیانتی کرنے والو! ان سے تمہاری کیا مناسبت؟ اے اللہ اور اس کے رسول کے دشمنو! اے بندگان خدا کے لٹیرو! تم کھلم کھلا ظلم اور نفاق کے مرتکب ہو رہے ہو۔ یہ نفاق کب تک قائم رہے گا؟ اے عالمو اور اے زاہدو! تم کب تک بادشاہوں اور حکمرانوں کی خاطر منافقت سے کام لیتے رہو گے تاکہ تم ان سے دنیوی زر و مال اور شہوات و لذات حاصل کرسکو۔ تم اور بہت سے بادشاہ بھی اس زمانے میں خدا تعالیٰ کے مال اور بندوں کے متعلق ظلم اور خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اے اللہ! منافقوں کی شوکت پاش پاش کر دے۔ اور ان کو ذلیل و خوار فرمایا ان کو توبہ کی توفیق عطا کر۔ ظالموں کو نیست و نابود کر دے اور زمین کو ان سے پاک کر دے یا ان کی اصلاح فرما۔ آمین

نیز آپ نے ارشاد فرمایا:

اور اے بادشاہوں! اے منافقو! اور اے ظالمو! اور اے منصفو! اے منافقو! اور اے مخلصو! دنیا

الدنیا الی امدوا لاخرۃ الی ابد + فارق من سوی الحق عزوجل بمجاھدتک وزھدک + نظف قلبک من غیر ربک عزوجل + احتران بمطارک شئی اویجبک شئی اویوقفک شئی عن مولاک عزوجل + فاذا جاء ت الاقسام تناولھا بید الامر + بید الموافقۃ علی قدم الزھد فیھا + لا بید الاختیار لھا و الحب لھا + الزھد اذا دام عمل فی البدن + فیورث فی القلب حزنا و فی البینۃ نحولا + فاذا تحقق ھذا الحزن والنحول جاء الفرح من الحق عزوجل بالفرح بہ والمعرفۃ لہ + فیذھب الحزن والھم + المومن منقطع القلب عن الخلق وعن الاھل والمال والولد + وانما یتشاغل بھم وقلبہ منتظر لمجی رسول الملک + وصل باب البلد وقدودع اہلہ وھو قاعد بینھم +

المومن ابدا اودع + ھوبین الخلق وقد ودعھم + ذرہ مع الخلق وجبلہ مع الخالق + اذا وقرا التوحید فی القلب صح العمل من حیث الظاھر + لانہ یستوی ظاھرک وباطنک + غناک وفقرک + اقبال الخلق و ادبارھم + ذمھم لک و مدحم + کیف لا تخرجھما وقد ضاقت مضغتک عنھا بما رحبت + و امتلا قلبک باللہ عزوجل وبذکرہ والشوق الیہ + فحینئذ ھنالک الولایۃ للہ الحق ۵ تصیر محباحقا عالما معلما حکیما محکما قریبا مقربا ادیبا مودبا مغنی عن الخلق بغنی مکفیا عنھم بکفایتہ +

یا جاھل تعلم من جھلک +

ایک محدود وقت کے لیے اور آخرت ہمیشہ باقی رہے گی۔ مجاہدہ اور ریاضت سے اللہ کے سوا سب کو چھوڑ دو۔ غیر خدا سے دل کو پاک صاف کر لو۔ خیال رکھو۔ کہ کوئی چیز شکار نہ کر لے یا مالک کے پاس جانے سے روک کر ٹھہرا نہ لے۔ جب مقسوم آئے تو اس کو استعمال میں لا حکم اور موافقت کے ہاتھ سے اجتناب کے قدم پر نہ کہ اختیار اور شوق کے ہاتھ سے۔ زہد جب موجود ہوتا ہے۔ تو بدن میں اثر انداز ہوتا ہے۔ دل میں غم اور جسم پر لاغری چھا جاتی ہے۔ جب یہ غم اور کمزوری بڑھ جاتی ہے۔ تو خداوندکریم کی طرف سے پیام معیت اور معرفت کی خوشی آکر غم و فکر دور کر دیتی ہے۔ مومن کا دل خلق، اہل و عیال اور مال و اولاد سب سے جدا رہتا ہے۔ وہ ان سب میں مصروف تو رہتا مگر اس کا دل شاہ کے قاصد کا منتظر ہوتا ہے وہ گھر سے نکل کر شہر کے دروازے پر پہنچ چکا اور اپنے متعلقین سے رخصت ہولیا اگرچہ ان کے درمیان بیٹھا ہے۔ ومن سب سے رخصت ہو کر ہر آن سفر کے لیے تیار رہتا۔ ہے وہ مخلوق میں ہوتے ہوئے، بھی ان کو وداع کہہ چکا۔ گویا اس کا ایک ذرہ مخلوق کے ساتھ ہے اور خالق کے ساتھ ایک پہاڑ۔ جب توحید دل میں گھر کرتی ہے۔ تو ظاہر اعمال سنور جاتے ہیں۔ کیونکہ ظاہر وباطن، غنا و فقر، مخلوق کی توجہ اور بے توجہی ان کی مذمت و تعریف یکساں معلوم ہوتی ہے۔ تو ان دونوں (عزت و ذلت) کو نکال دے گا۔ کیونکہ تیرا پارہ گوشت (یعنی قلب) باوجود وسعت کے ان سے تنگ ہوگیا اور اللہ تعالیٰ کے ذکرہ شوق سے لبریز ہوگیا۔ اس وقت (یہ مضمون صادق آئے گا کہ) وہاں صرف سچے اللہ کی حکومت ہے۔ اب تو صادق، عالم، معلم، دانا، محکم، قریب، مقرب، ادیب، مودب اور مخلوق سے بے نیاز ہوگا اور خاص کیفیت کے ساتھ لوگوں سے بے پروا بنا دیا جائے گا۔

علم کی تلقین: اے جاہل جہل چھوڑ۔ علم سیکھ۔ اپنے

انک وقد ترکت التعلم واشغلت
با لتعليم + لاتتعب + مايحى
منک شئى + و لا يفلح على يد يک احد +
لان من يحسن انِ يکون معلم نفسه
فيکف يکون معلم غيره+

با قوم لاتجعزوا الله عزوجل قدره
فتلحقوا بالکفار + اعملوا بالحکم حتى
يلحقکم ذلک العمل بالعلم + فاذا
تحقق عندکم العمل رايتم القدر +
فحينذ يجعل التکوين
فى ايدى قلوبکم و اسراکم + اذا
لم يبق بينک و وبين الله حجاب من
حيث قلبک + اقدرک على التکوين +
واطلعک على خزائن سره + واطعمک
طعام فضله + و سقاله شراب الانس +
واقعدک على مائدة القرب منه +
وکل هذا ثمرة العلم بالکتاب والسنته +
اعمل بهما ولا تخرج عنهما حتى
ياتيک صاحب العل الله عزوجل
فياخذک اليه + اذا شهدلک معلم
الحکم بالحذق فى کتابه نقلک
الى کتاب العلم + فاذا تحققت فيه
اقيم قلبک و معناک + والنبى فى
صحبتهما اخذ بايديهما ويد خلهما
الى الملک + ويقول لهما
ها انتما وربکما ٥

جہل کی وجہ سے سیکھنا چھوڑ کر دوسروں کو سکھانے میں لگ گیا۔ یہ مشقت نہ اٹھا۔ تجھ سے کچھ نہ ہو سکے گا' نہ تیرے ہاتھوں کسی کو فلاح نصیب ہوگی۔ اس لیے کہ جو اپنے نفس کا استاد بن کر اس کی اصلاح نہ کر سکا وہ دوسروں کا معلم کس طرح بن سکتا ہے۔

شریعت پر عمل کرو: لوگو! اللہ تعالٰی کی قدرت عاجز نہ جانو ورنہ کافروں میں جاملوں گے۔ حکم یعنی شریعت پر عمل کرتے رہو تاکہ ہم کو اس عمل کی بدولت علم (لدنی) حاصل ہو۔ جب علم مستحق ہو جائے گا تو اس کی قدرت نظر آئے گی۔ اس وقت تکوین یعنی خلق کرنے کے اختیارات تمہارے دلوں اور باطن کے ہاتھوں میں دیے دیئے جائیں گے۔ جب تیرے اور خدا کے درمیان قلب کے روے سے پردہ نہ رہے گا تو وہ تجھے خلق کرنے کی قدرت بخشے گا اور تجھ کو راز کے خزانوں سے مطلع کرے گا۔ اپنے فضل کا کھانا کھلائے گا اور انس کی شراب پلائے گا۔ اور قرب کے دستر خوان پر بٹھائے گا۔ یہ سب قران و حدیث پر عمل کرنے کا پھل ہے۔ ان دونوں پر عمل کر اور ان سے باہر نہ ہو تاکہ علم کا مالک یعنی خدا تعالی تیرے پاس آئے اور تجھ کو اپنے پاس رکھ لے۔ جب استاد شریعت کتاب شریعت کے بارے میں تیری مہارت کی شہادت دے دے گا۔ تب وہ تجھ کو بکتاب علم (طریقت) کی طرف منتقل کرلے گا۔ کجب تو اس میں بھی کامل ہو جائے گا۔ تو تیرے قلب و باطن کھڑے کر دیئے جائیں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ ہوں گے اور آپ ہاتھ پکڑ کر بارگاہ خداوندی میں پیش فرمائیں گے اور ان دونوں سے فرمائیں گے: لو اب تم جانو اور تمہارا پروردگار۔"

المجلس الثانی والخمسون

وقال رضی اللہ عنہ بکرۃ الجمعتہ فی المدرستہ ثالث شہر رمضان سنتہ خمس واربعین و خمسمائتہ

یا قوم فروا الی اللہ عزوجل + اھربوا الیہ من الخلق والدنیا و مما سواۃ فی الجملتہ سیر وا الیہ بقلوبکم + اما سمعتم قولہ عزوجل الا الی اللہ تصیر الا مور + یا غلام لا تنظر الی الخلق بعین البقاء + بل انظر الیھم بعین الفناء + لا تنظر الیھم بعین الضر وانفع + بل انظر الیھم بعین العجز و الذل + وحد الحق عزوجل و توکل علیہ + ولا تھذی فیما قد فرغ منہ + والخلق و جمیع ما یظھر فیھا قد فرغ منہ + والخلق و جمیع ما یتقلبون فیہ قد فرغ منہ + قلب المومن فارغ من ھذا کلہ + لا سیما اذاکان متجرداعن الا سباب فھوا کذ بحالہ + وان جاء تہ الا سباب والعیال فیعان علیھم و یعطی القوۃ علی مقاستھم + فقلبہ فی جمیع الا حوال فارغ عما سوی ربہ عزوجل + لا یبرج فی غیبتہ ولا یزول + لا یطلب منہ التغیر والتبدیل لا نہ یعلم ان الذی قد قضی لا یتغیر + والقسم قد فرغ منہ لا یزید ولا ینقص + فلا یطلب زیادۃ ولا نقصانا + لا یطلب تاخیر قسمہ ولا الا سراء فی مجیئہ + لا نہ قد تحقق ان لہ وقتا مقدرا مخصوصا + فھو واشالہ ھم العقل من الخلق + والطالبون للزیادۃ والنقصان ولا سراع والتاخیر ھم المجانین + من رضی عن اللہ عزوجل

باونویں

جمعہ۔ بوقت صبح۔ ۳ رمضان ۵۴۵ھ
مدرسہ معمورہ

سعی و عمل کی ترغیب

الحب اللہ و کرامت باطنی

فنا وبقا کی نظر: لوگو! اللہ کی طرف دوڑ کر آؤ۔ مخلوق، دنیا اور تمام ماسوا کو چھوڑا کر اسی کی طرف بھاگو۔ دلوں سے اس کی جانب متوجہ ہو۔ کیا تم نے خدا تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا کہ "تمام امور خدا ہی کی طرف رجوع ہوتے ہیں" اے عزیز! مخلوق کی جانب بقا کی آنکھ سے نہیں۔ بلکہ فنا کی آنکھ سے دیکھ۔ ان کو نفع و نقصان کے لیے نہ دیکھ بلکہ ان پر عجز و ذلت کی نظر ڈال۔ خدا کو بے مثل ویگانہ سمجھتے ہوئے اسی پر بھروسہ رکھ۔ جس چیز سے فراغت ہوچکی ہے اس میں بکواس نہ کر۔ دنیا اور مافیہا سے فراغت ہو چکی۔ مخلوق اور اس کے تمام انقلابات سے فراغت ہوچکی مومن کا دل ان سے سب مطمئن رہتا ہے۔ خصوصاً" جب کہ وہ اسباب ظاہری سے بالکل جدا ہو تو فارغ البال ہونے کیحالت بہت مستحکم ہوتی ہے۔ اگر اسباب ظاہری اور اہل و عیال ہوتے ہیں تو اعانت کی جاتی ہے اور ان کو قوت برداشت بخشی جاتی ہے۔ اس کا دل ہر حال میں اپنے پروردگار کے سوا سب سے خالی رہتا ہے کیونکہ ہر وقت اور ہر لحظ اپنی فنائیت میں مستغرق ہے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی و تغیر نہیں چاہتا۔ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ جو حکم ہو چکا وہ اب بدلنے کا نہیں اور مقسوم جو طے ہو چکاوہ اب نہ کم ہو گا اور نہ زیادہ نہ کمی بیشی کا طالب ہوتا ہے۔ نہ دیر سویر کا خواہاں کیونکہ اسے یہ بھی یقین ہے کہ مقدر ایک وقت مقرر ہے مخلوق میں یہی اور اس جیسے حضرات ہی عقل مند ہیں اور کمی بیشی تاخیر و تعجیل کے طلب گار حقیقت میں دیوانے ہیں۔ جو شخص خدا سے خوش ہوگا

وافقه فی جمیع احواله و فی غیرة + احبه وعرفه اباة واستصحبه بقیته عمره علی جادة مراده + یوفقه ثم یقربه و قول له انا ربک عند تحیره عند تحیرة وتقطعه + کما قال لموسی علیه الصلاة والسلام انا ربک+

قال لمسی علی نبنا و علیه افضل الصلاة والسلام ظاهرا + ویقول لقلب هنا العارف باطنا + یسمعه ذلک رحمته له ولطفابه و کرامته لنبیه علیه الصلاته والسلام + معجزات الا نبیاء علیهم السلام ظاهر ۃ و کرامته الا ولیا ء باطنته + هم الوارثون للانبیا ء + یقیمون دین الله عزوجل و یحفظو نه من شیاطین الا نس والجن + انت جاهل بالله عز وجل و برسله وبهم + ما یدریک یا منافق ما القوم فیه و علیه + انت تقرا ء القران و ماتدری ماتقرا + تعمل وماتدری ایش تعمل + ذلک دنیا بلا اخر+ ثم بعد ذلک تعرض علیهم + کن عاقلا و تادبو تب و اخرس + ما عندک من الله عزوجل خبر + ولا من رسله خبر + ولا من اولیائه خبر + ولا من علمه فیک وفی خلقه حبر + الزم التوبته والسکوت و تفکر فی موتک وکونک الی القبر محمولا + حتی تعلم العلم + اعمل مع الله عزوجل حتی یعطیک نور اتستضی به دنیا و اخرة + اقبلوا ما اقول لکم واجتهدو افیه + و دعوا التعلق بالسبقته + فانه هوس منکم وحط وحجته الکسالی + ما علینا من السابقته + بل تشد الا وساط و نجتهد و نعمل + ولا نقول قال وقلنا ولم

اللہ تعالیٰ اس کو اس کی اور دوسرے کی ہر حالت میں اپنی موافقت بخشے گا اس کو اپنی محبت و معرفت عطا فرمائے گا۔ اور ساری عمر اپنی راہ مراد میں ساتھ رکھے گا خدا سے موافق بنائے گا مقرب کرے گا اور حیرانی و پریشانی کے وقت فرمائے گا کہ "میں تیرا پروردگار تیرے پاس موجود ہی ہوں" جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا "میں تیرا رب ہوں"

کرامت باطنی : موسیٰ علیہ السلام سے تو ظاہری طور پر فرمایا تھا اور اس عارف کے قلب میں باطنا" ؛ال دے گا اس کو بحرمت پیغمبر علیہ السلام اور اپنی رحمت اور شفقت کی بدولت سنا بھی دے گا (تاکہ اس کا دل ٹھہر جائے) انبیاء علیہم السلام کے معجزے ظاہری میں اور اولیاء اللہ کی کرامتیں باطنی۔ وہ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں کہ دین خداوندی کو قائم رکھنے اور شیطان انس وجن سے بچاتے رہتے ہیں تو خدا اس کے رسولوں اور والیاء سے ناواقف ہے۔ منافق کو خبر نہیں کہ اللہ والے کس مزے میں ہیں۔ تو قرآن پڑھتا ہے اور خبر نہیں ہوتی کہ کیا پڑھ رہا ہے عمل کرتے ہوئے نہیں سمجھتا کہ کیا عمل کر رہا ہے۔ یہ محض دنیا ہے' آخرت سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر بھی تو اللہ والوں پر اعتراض کرتا ہے۔ عقل مند بن' ادب سیکھ توبہ کر اور اپنی زبان بند کر تجھے نہ اللہ کی خبر ہے' نہ رسول کی نہ اولیا کی نہ اس کے اس علم کی جو تیرے اور مخلوق کے بارے میں اسے حاصل ہے۔ توبہ کر اور خاموش رہ اپنی موت اور قبر کی طرف کاندھوں پر جانے کا وقت سوچ تاکہ تجھ کو علم حاصل ہو۔ خدا کے ساتھ وہ وہ عمل کر کہ تجھ کو ایسا نور عطا فرمائے جس کی روشنی دنیا و آخرت میں حاصل کرسکے۔ میں جو کچھ تم سے کہتا ہوں اس کو مانو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو اور تقدیر پر تکیہ کرنا چھوڑ دو کیونکہ یہ محض ہوس' کمزوری اور کاہلوں کی کٹ حجتی ہے۔ ہمیں تقدیر سے کیا بحث ہے۔ ہمیں تو کمر ہمت باندھ کر کوشش اور عمل کرنا چاہیے۔ اس میں قیل و قال اور

وکیف + لا ندخل فی علم اللہ عزوجل + نحن نجتہد وھو یفعل مایشاء + قال اللہ عزوجل لا یسال عما یفعل وھم یسالون ۵ اذا انتہی امرک + وقرب الحق عزوجل قلبک الیہ + وصح لک ھذا + زھدک فی الدنیا و رغبک فی الا خر ۃ + لقیت اسمک مکتوبا علی باب قربک من ربک عزوجل + فلان بن فلان من عتقاء اللہ عزوجل + فذالک الذی لا یتغیر ولا یتبدل + ولا ینقص ولا یزید + فحینئذ یزداد شکر کے لربک عزوجل + وفعلک للخیرات والطاعات بین یدیہ + و مع ذلک لا تترک الخوف من ید قلبک ولا تعجز قدرتہ + و اقرا قولہ عز و جل یمحواللہ مایشا ویثبت و عندۃ ام الکتاب ۵ وقولہ لا یسال عما یفعل وھم یسالون ۵ لا تقف مع ذلک المکتوب فان الذی کتبہ ھو القادر علی محوۃ + الذی بناۃ ھو القادر علی نقضہ + کن ابدا علی قدم الطاعتہ والخوف والوجل والحذر الی ان یاتیک الموت و تعبر من الدنیا الی الا خرۃ علی قدم السلامتہ +

فحینئذ تامن التغیر والتبدیل + یا من یزاحم بجھلہ و نفاقہ و طلبہ للدنیا و مزاحمتہ علیھا یا اکل الحرام + کیف تطمع فی نور القلب و صفاء السر والنطق بالحکمتہ + القوم کلامھم ضرورۃ و نومھم نوم الغرقی + اکلھم اکل المرضی + فھم علی ذلک الی ان یبلغ الکتاب اجلہ + قد شبھوا

چوں چار ہر گز نہ کریں اور نہ علم خداوندی میں دخل دیں ہمارا کام کوشش کرنا ہے ویسے خدا جو چاہے گا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ہو جو کچھ کرے اس سے اس کی باز پرس نہ ہوگی اور بندوں سے باز پرس ہوگی" جب تیرا کام پورا ہو جائے گا اور پروردگار عالم تیرے قلب کو اپنا مقرب بنا لے گا اور یہ قرب صحیح ہو جائے گا۔ تو وہ تجھ کو دنیا سے بے نیاز اور آخرت کا شیدائی بنا دے گا۔ پھر تو اپنا نام قرب خداوندی کے دروازے پر لکھا پائے گا کہ فلاں اللہ کے آزاد کردہ بندوں میں سے ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی اور تغریا کمی بیشی نہ ہوگی۔ اس وقت تیرے اندر صفت شکر، اطاعت الٰہی اور عمل کا شوق بڑھ جائے گا۔ اس کے باوجود اللہ سے بے خوف نہ ہو اور اس کی قدرت کو کمزور نہ سمجھ۔ اس کا یہ ارشاد یاد رکھ "خدا جس چیز کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے۔ اس کے پاس لوح محفوظ ہے" نیز اس کا یہ ارشاد (بھی یاد رکھ) جو وہ جو کچھ چاہے کرے اس سے باز پرس نہ ہوگی اور بندوں سے باز پرس ہونی ہے" تو اس لکھے پر مطمئن نہ ہو کیونکہ جس نے اسے لکھا ہے وہ اس کے مٹا دینے پر قادر ہے اور جس نے اسے بنایا ہے وہ اسے ڈھا بھی سکتا ہے۔ ہر وقت اطاعت و خوف خشیت واحتیاط سے قدم اٹھا یہاں تک کہ موت آجائے اور سلامتی کے قدموں سے دنیا کو عبور کرکے آخرت کی طرف پہنچ جائے۔

اس وقت تو تغیر اور تبدیلی سے بے خوف ہو جائے گا۔
حرام خور اے شخص! تو دنیا اور دنیا کی کشمکش میں اپنے جہل و نفاق کی وجہ سے اور خواہش دنیا کے باعث زحمت اٹھا رہا ہے اور اے حرام خور! تو نور قلب، صفائی باطن اور دانش مندانہ گفتگو کرنے کی تمنا کس طرح کرتا ہے؟ اللہ والوں کی باتیں بقدر ضرورت ان کی نیند محویت اور ان کا کھانا بیماروں کا سا ہوتا ہے۔ وہ مرتے

الملئکتہ الذین قال اللہ عزوجل فی حقھم لا یعصون اللہ ما امرھم و یفعلون ما یومرون ۵ شبھوا بھم وزاد واعلیھم + فالملائکتہ غلما نھم یحملون الغواشی بین ایدیھم دنیا واخرۃ +

یا قوم ان لم یبلغ کلامی حالکم فاسمعوۃ بالا یمان و التصدیق + کلامی وجہ للقلوب فاسمعوہ بقلوبکم و اسرار کم + وقد تر وحت ظواھر کم وباطنک + وتنکسر شوکتہ نفوسکم واھویتکم + واتنطفی نیران شھواتکم اشرما علیکم . الشھوات التی تحبب الیکم الدنیا و تبغض الیکم الفقر و توقعکم فی المھالک + عن بعضھم رحمتہ اللہ تعالی علیہ انہ قال حقیقتہ التقوی انک لو جمعت ،ما فی قلبک وترکتہ فی طبق مکشوف وطفت بہ فی السوق لم یکن فیہ شی یستحی منہ +

یا جاھل ما یکفیک انک غیر متق + حتی اذا قیل لک اتق اللہ تغضب + اذا قیل لک الحق تسمع و تتھاون + ثم اذا انکر علیک منکر تفتاظ علیہ و تشفی عیظلک منہ + عن امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال من یتق اللہ لا یشفی غیظہ +

قال اللہ عزوجل فی بعض کلامہ کنت احبکم لما اطعتمونی فلما عصیتمونی بغضتکم + الحق عز وجل یحبکم لا لحاجتہ الیکم +

دم تک اسی حال میں رہتے ہیں۔ وہ ان فرشتوں کی طرح ہوتے ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "وہی کام کرتے ہیں جس کا ان کو حکم دیا جاتا ہے" وہ لوگ ان فرشتوں کے مشابہ بلکہ ان سے افضل ہیں۔ فرشتے ان کے خادم ہیں کہ دنیا و آخرت میں حاشیہ بردار رہتے ہیں۔

پرہیزگاری کی حقیقت: لوگو! اگر میری تقریر تمہارے حالات کے مطابق نہ بھی ہو پھر بھی اس کو ایمان اور تصدیق سے سنو۔ میرا کلام قلوب کی طرف متوجہ ہے۔ اس کو دل و جان سے سنو۔ تمہارے ظاہر و باطن کو چین نصیب ہوگا۔ نفوس و خواہشات کا زور ٹوٹ جائے گا اور شہوتوں کی آگ ٹھنڈی پڑ جائے گی۔ تمہارے لئے سب سے بری چیز شہوتیں ہیں۔ یہی دنیا کو محبوب اور فقر کو نا پسندیدہ بنا دیتی ہیں اور تم کو تباہی کے کنوئیں میں گرا دیتی ہیں۔ ایک بزرگ نے کہا ہے کہ "پرہیزگاری کی حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ دل میں ہے اگر اس کو جمع کرکے کسی سینی میں رکھ دیا جائے اور اس کو لے کر تو بازار میں گشت لگائے تو اس میں ایک چیز بھی ایسی نہ ہو جس کو اس طرح لے کر پھرنے میں شرم آئے"۔

نادان! تیرے لئے یہ کافی نہیں کہ تو متقی نہیں ہے۔ (اب تو جہالت کی یہ حالت ہے کہ) جب تجھ سے خدا سے ڈرنے کی نصیحت کی جاتی ہے تو غضب ناک ہو جاتا ہے۔ حق بات کہی جاتی ہے تو ناحق اور حقیر سمجھتا ہے اور کوئی معترض تجھ پر اعتراض کرتا ہے تو اس پر خفا ہوتا اور دل کا بخار نکلتا ہے۔ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اپنے غصے کا بخار نہیں نکالا کرتا"۔

الحب اللہ: حق تعالیٰ کا ارشاد ہے "جب تک تم میری اطاعت کرتے رہے ہیں تمہیں محبوب سمجھتا رہا۔ جب تم میری نافرمانی کرنے لگے مجھے تم سے بغض ہو گیا" اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کسی اپنی غرض و ضرورت کے لیے نہیں کرتا بلکہ از راہ

بل رحمته لکم + فهو یحبک لک لا له + یحب طاعتک له لان نفعها عائد الیک + علیک بالا شتغال والا قبال علی من یحبک والا عراض عنن یحبک له + المومن نسی کل الا شیاء و ذکر مولاه عز و جل + فحصل له قربه والحیاة به و معه + صح توکله فلا جرم کفاة المهام دنیا واخرة اذا صح توکل المومن و توحیده عامله الحق عزوجل بما عامل به ابراهیم علیه السلام +

یعطیه معناه وحاله لا لقبه +

یطعمه من طعامه

ویسقیه من شرابه و یسکنه فی دهلیز داره + لا انه یعطیه عن مقامه + فحینئذ یصح نسبه منه من حیث المعنی لا من حیث الصورة + ا ما تستحی قد حملک حرصک علی انک تخدم الظلمته و تاکل الحرام + الی متی تاکل و تخدم الملوک اللذین تخد مهم + یزول ملکهم عن قریب + ول تتولی خدمته الحق عزوجل الذی لا یزول + کن عاقلا واقنع بالیسیر من الدنیا حتی یاتیک الکثیر من الا خرة + تناول الا قسام ید زهدک + ویکون تناولک علی باب مولا ک عزوجل ید قدرته و فعله و معه + لا مع الدنیا و یدها + ولا علی ابواب السلاطین فی صحبته الطبع الهوی والشیطان والعوام + اذا تناولت الدنیا و قلبک علی باب ربک عزوجل تکون الملائکته و

لطف و کرم محبت کرتا ہے۔ وہ تجھ کو تیرے نفع کے لئے چاہتا ہے۔ اپنے لئے نہیں چاہتا۔ تیرااس کی عبادت میں لگا رہنا بھی اسی لئے پسند ہے کہ اس کا نفع تجھ کو پہنچے گا۔ تجھے بھی اسی کی طرف متوجہ اور مشغول رہنا چاہیے جو تجھ سے محبت رکھتا ہے اور اس سے روگردانی کر جو تجھے اپنے لئے چاہتا ہے۔ مومن نے سب کو بھول کر صرف اپنے مالک کو یاد رکھا تو اس کا قرب اور اس کی معیت کی زندگی اسے حاصل ہوئی اور پورا توکل حصال ہوگیا اس لئے اللہ تعالٰی دنیا و آخرت میں ان کا کفیل ہوگیا۔ جب مومن کی کی توحید اور توکل صحیح ہو جاتا ہے تو خدا تعالٰی اس سے وہ برتاؤ فرماتا ہے جو ابراھیم علیہ السلام سے فرمایا۔ اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب تو نہیں ہاں حال میں معنی عطا فرماتا ہے۔ آپ ہی کے کھانے سے کھلاتا اور آپ ہی کے پانی میں سے پلاتا اور آپ کے دروازے کی دہلیز پر سکونت بخشتا ہے۔ آپ کا مرتبہ کسی کو نہیں دیتا (کیونکہ کوئی ولی کسی نبی کے ہم پیہ ہیں ہوسکتا) پس اس وقت اس ولی کی نسبی نسبت صحیح ہو جاتی ہے' بلحاظ روحانی کہ باعتبار نسلی۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ تیری حرص نے تجھ کو ظالموں کی خدمت گزاری اور حرام خوری پر آمادہ کردیا۔ کب تک حرام کھاتا اور ظالم بادشاہوں کی خدمت کرتا رہے گا۔ جن کی خدمت کر رہا ہے' ان آقاؤں کی بادشاہت جلد ہی مٹ جائے گی اور تجھے خدا کے یہاں حاضر ہونا پڑے گا جس کی ذات کو کبھی زوال نہیں۔ عقل مند بن کر تھوڑی سی دنیا پر قناعت کر لے تاکہ تجھے آخرت میں زیادہ حصہ ملے۔ زہد کے کے ہاتھوں سے اپنا مقسوم لے۔ تیرا کھانا پینا خدا تعالٰی کے دروازے پر اس کی قدرت و اختیار کے ہاتھ سے ہو نہ کہ دنیا کی معیت میں اور دنیا کے ہاتھ سے اور نہ ہی بادشاہوں کے دروازوں پر طبیعت و خواہش اور شیطان و عوام کے ساتھ بیٹھ کر۔ جب تو دنیا اس طرح کمائے کھائے گا کہ تیرا دل پروردگار کے آستانہ پر ہوگا تو فرشتے اور انبیاء علیہم السلام کی روحیں تیرے

ارواح الا نبیا حولک + فشتان مابین الموضعین والحالین + القوم عقل + قالو الا ناکل اقسامنا من الدنیا

فی الطریق ولا فی بیوتنا ولا نا کل الا عنده + الزهدون یا کلون فی الجنته + والعارفون یا کلون عن وهم فی الدنیا + والمحبون لا یا کلون فی الدنیا ولا فی الا خرة + طعامهم و شرابهم انسهم و قربهم من ربهم عزوجل و نظر هم الیه + باعوالدنیا بالا خرة + ثم باعوالا خرة بوجهه + وارادوة دون غیرة + فلما تم البیع والشراء غلب الکرم + فرد علیهم الدنیا والاخرته مرهبته و امرهم بتنا ولهما + فاخذو هما بمجردا لا مرمع الشبع بل مع التخمته والغنی عنهما + فعلواذلک موافقته للقدر و حسن ادب مع القدر + قبلو اواخذوا وهم یقولن وانک لتعلم ما نرید ۵ تعلم ان قدر ضینا بک دون غیرک و رضینا بالجوع و العطش و العری والذل والمهانته + وان نکون علی بابک مطروحین + لما رضوا بذلک وقرو وامع نفوسهم الطمانینته علیه + نظر الیهم نظر الرحمته فاعزهم بعد ذلهم واغنا هم بعد فقرهم و منحهم تقربهم منه دنیا واخرة + المومن یزهد فی الدنیا فیزیل الزهد وسخ باطنه و درنه و کدرة + فیاتی الا خرة فیسکن قلبه + ثم تاتی ید الغیرة فتنزیلها عن قلبه + و تعلمه انه حجاب عن قرب الحق عزوجل + فیحنئذ یترک الا شتغال بالخلق فی الجملته + ویمتثل اوامر

آس پاس ہوں گی۔ ان دونوں جگھوں اور دونوں حالتوں میں بڑا فرق ہے۔ اللہ والے لوگ بڑے عقل مند ہیں۔ انہوں نے کہہ دیا کہ ہم اپنی روزی اپنے گھر بیٹھ کر یا راستُ میں نہ کھائیں گے۔ ہم تو اسی کے پاس کھائیں گے۔ زاہد جنت میں کھائیں گے اور عارفان خدا دنیا میں ہوتے ہوئے اس کے ساتھ کھاتے ہیں اور اس کے شیدائی نہ دنیا میں کھاتے ہیں نہ آخرت میں۔ ان کا کھانا پینا اپنے پروردگار کی محبت' قربت اور اس کا دیدار ہے۔ انہوں نے دنیا بیچ کر آخرت خریدی۔ پھر آخرت کو دیدار الٰہی کے بدلے فروخت کردیا اور سب کو چھوڑ کر اسی کے طالب ہوگئے۔ جب خرید و فروخت مکمل ہوگئی تو دریائے رحمت جوش میں آیا اور خدا نے دنیا و آخرت ان کو ہبہ کردی اور اس سے فائدہ اٹھانے کا حکم دیا۔ حکم ملتے ہی انہوں نے کن کو لیا۔ اگرچہ وہ اس سے آسودہ ہو کر بد ہضمی میں مبتلا ار اس سے بالکل بے نیاز تھے۔ صرف تعمیل حکم' تقدیر کی موافقت اور ادب کی خاطر ان کے لے لیا۔ وہ قبول کرتے اور لیتے ہوئے کہتے جاتے ہیں کہ "آپ جانتے ہی ہیں جو ہم چاہتے ہیں" آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ آپ کے سوا کسی کو ہم پسند نہیں کرتے۔ ہم نے بھوک پیاس ' ننگ ذلت و اہانت سب کو گوارا کر لیا اور آپ کے دروازے پر پڑے رہے۔ جب وہ ان حالات میں خوش رہے اور اپنے نفوس سے مطمئن رہنے کا وعدہ لے لیاتو حق تعالٰی نے رحمت کی نظر ڈالی ۔ ذلت کے بعد عزت بخشی۔ افلاس کے بعد دولت سے نوازا اور آخرت میں ان کو اپنے قریب ہونے کی دولت سے عطا کی۔ مومن دنیا میں زاہد بن کر رہتا ہے اور زہد اس کے باطن کا میل کچیل اور غبار دھو دیتا ہے۔ آخرت آکر اس کے دل کو سکون بخشتی ہے۔ اس کے بعد غیرت کا ہاتھ بڑھتا ہے اور آخرت کا خیال دل سے زائل کر دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ خدا تک پہنچنے میں اس کا تصور بھی پردہ بن کر حائل ہو جاتا ہے۔ عارفان خدا کو اب مخلوق سے کوئی دل بستگی باقی نہیں رہتی شریعت کے

الشرع و یحفظ جلودة المشترکة بینه و بین العوام + تنفیح عینا بصیرة فیبصر عیوب نفسه و عیوب المخلوقات + فلا یسکن الی غیر ربه عزوجل ولا یسمع من غیره ولا یعقل عن غیرة ولا یسکن الی غیر وعده ولا یخاف من غیر وعیده + بترک الشغل بغیرة و یشتغل به + فاذاتم هنا فهو فیما لا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر +

یا غلام اشتغل بنفسک + انفع نفسک ثم غیرک + لا تکن کالشمعة تحرق هی نفسها و تضی لغیر ها + لا تدخل فی شی بک و بهواک ونفسک + الحق عزوجل اذا ارادک لا مرهیاک له + ان ارادک لنفع الخلق ردک الیهم واعطاک ثباتا ومداراة لهم وقوة علی مقاساتهم + یوسع قلبک للخلق ویشرح صدرک و یقذف فیه الحکم + یلاحظ باطنک ویسرالی سرک + فحینئذ یکون هولا انت + اما سمعت قوله عزوجل + یا دائود انا جعلنا ک خلیفة فی الارض ۵ اعتبر قوله انا جعلنا ک خلیفة + ما قال انت جعلت نفسک + فالقوم لا ارادة لهم ولا ختیار+ بل هم فی مجرد امرالحق عزو جل و فعله و تدبیرة وارادته +

یا منعزلا عن الطریق المستقیمة + لا تحتج بشی فمالک حجته + الجادة بین یدیک + الحلال بین والحرام بین + ما او قحک

احکام کی تعمیل کرتے اور ان شرعی حدود کی جو ان کے اور عوام کے درمیان مشترک ہوتی ہیں حفاظت کرتے ہیں۔ ان کی چشم بصیرت کھل جاتی ہے اور وہ اپنے نفس اور خلائق کے عیوب سے واقف ہو جاتے ہیں۔ انہیں پروردگار کے سوا نہ کہیں سکون ملتا ہے، نہ کسی کی بات سنتے ہیں اور نہ کسی کی بات سمجھتے ہیں، نہ اس کے سوا کسی کے وعدوں پر مطمئن ہوتے ہیں ن دھمکیوں س ڈررے ہیں۔ دوسروں کے ساتھ مشغولی ترک کرکے اسی کے کام میں لگے رہتے ہیں۔ جب انہیں اس میں کمال حاصہ ہو جاتا ہے تو وہ اس منزل میں ہوتے ہیں جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی بشر کے دل میں اس کا خیال گزرا۔

خلافت : اے عزیز! پہلے اپنے نفس کی (اصلاح کی) فکر کر پھر کسی اور کی فکر کرنا۔ وہ شمع نہ بن جو اپنے کو جلاتی اور دوسروں کو روشنی دکھاتی ہے۔ اپنے طور پر نفس و خواہش کے حکم سے کسی کام میں نہ پڑا۔ خدا تعالیٰ جب تجھ سے کام لینا چاہے گا، خود ہی تجھ کو اس کے لیے تیار کردے گا اگر تجھ سے مخلوق کو فائدہ پہنچانا ہوگا تو ان کی طرف واپس فرمائے گا۔ استقلال، خاطر داری کا جذبہ اور ایذاؤں کی برداشت کی قوت بخشے گا۔ مخلوق کے لیے تیرے قلب کو کشادہ فرمائے گا سینہ کھول دے گا اور اس میں عقل و حکمت بھر دے گا۔ تیرے باطن کی نگرانی اور اسرار کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اس وقت صرف وہی ہوگا تو کچھ نہ ہوگا۔ کیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا؟ "اے داؤد! ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا" پر غور کر۔ یہ نہیں کہا کہ تم نے اپنے نفس کو خلیفہ بنا لیا اسی لئے اللہ والوں کا نہ کوئی ذاتی ارادہ ہوتا ہے اور نہ اختیار۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم، ارادہ فعل و تدبیر کے تحت ہوتے ہیں۔

کج بحثی : اے سیدھی راہ سے بھٹکنے والے! کج بحثی نہ کر۔ تیرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ راستہ سامنے ہے۔حلال و حرام ظاہر ہے(تو کج بحثی سے حلال کو حرام

على الله عزوجل + ما اقل خولك منه + ما اكثر تها و نك برويته + عن النبى . صلى الله عليه وسلم انه قال خف من الله عزو جل كانك تراه فان لم تكن تراة فانه يراك +

اهل اليقظته راوا الله عزوجل بقلوبهم فاجتمع شتاتها + انسكبت فصارت شيا واحدا + تتساقط الحجب بينهم و بينه + محيت المبانى و بقيت المعانى + تقطعت الا و صال وانخلعت الا باب فلم يبق لهم سوى الحق عزوجل + لا كلام لهم ولا حركته ولا فرح بشى حتى يصح لهم هذا + فاذا صح فقد تم الا مر فى حقهم + اول ماخر جوا من رق الدينا والعبوديته لها + ثم سما سوى الحق عزوجل فى العجملته + لا يزالون فى معاملته و فى بيته فى ابتلاء

لينظر كيف يعملون + فالسر هو الملك والقلب و زيرة والنفس واللسان والجوارع خدم بين ايديهما + السر يستقى من بحر الحق عزوجل + والقلب يستقى من السر + والنفس المطنته تستقى من القلب + تستقى من اللسان + اذا كان اللسان صالحا" صلح القلب واذا كان فاسدا فسد + يحتاج لسانك الى لجام التقوى و توبته عن الكلام بالهذيان والنفاق + فاذا دمت

نہیں بنا سکتا) تو خدا تعالیٰ کے سامنے کس درجہ بے غیرت بن گیا۔ ذرا بھی نہیں ڈرتا۔ اس کے دیکھنے کو بہت ہلکی بات سمجھ لی ہے۔(کہ گناہ پر مصر ہے)۔ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ "اللہ سے اس طرح ڈرو گویا اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو سمجھو کہ وہ دیکھ ہی رہا ہے۔"

دنیا کی غلامی سے رہائی: ہوشیار ہوگوں (اہل اللہ) نے خدائے برتر و بزرگ کو اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھ لیا تو ان کا انتشار اطمینان سے بدل گیا۔ ان کے منتشر اجزا سب مل ملا کر ایک چیز بن گوے اور حق تعالیٰ کے درمیان کے پردے ایک ایک کرکے گرتے چلے گئے۔ الفاظ مٹ مٹا گئے' معانی باقی رہے۔ سارے تعلقات ختم ہوگئے اور وسائل جاتے رہے۔ ان کے لیے خداتعالیٰ کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔ جب تک اس میں کمال حاصل نہ ہو جائے تقریر کرنا' اپنی جگہ سے حرکت کرنا یا کسی چیز سے خوش ہونا مناسب نہیں۔ جب یہ کیفیت حاصل ہوگئی تو ان کے بارے میں کام پورا ہوگیا۔ پہلے وہ دنیا کی غلامی سے چھوٹے۔ اس کی پرستش سے آزاد ہوئے پھر سارے ہی ماسوا کے دام الفت سے باہر آگئے۔ خدا کے ساتھ معاملہ کرنے اور اس کے خانہ خاص میں وہ ہمیشہ آزمائے جاتے ہیں۔ وہ دیکھتا ہے کہ یہ لوگ کیسے کام کرتے ہیں۔ باطن بادشاہ ہے اور قلب اس کا وزیر۔ نس' زبان اور دوسرے اعضاء ان کے خدمت گار ہیں۔ باطن تو بحر خداوندی سے سیراب ہوتا ہے اور دل کی سرچشمہ باطن سے پیاس بجھتی ہے۔ نفس مطمنہ کو قلب کی دریا دلی سیراب کرتی ہے۔ زبان (اس طرح سارا بدن پر نور ہو جاتا) زبان کی صلاحیت سے قلب بھی صالح بن جاتا ہے۔ زبان بگڑتی ہے تو قلب بھی بگڑ جاتا ہے۔ تیری زبان کو تقویٰ کی باگ کی ضرورت ہے۔ اور بکواس و نفاق سے روکنے کے لیے توبہ کی لگام ضروری۔ ہے اگر تو اسی طرح زبان کو تقویٰ و توبہ کی

على ذلك انقلبت فصاحة اللسان الى فصاحة القلب + فاذا تم له هنا تنور و ظهر النور منه الى اللسان والجوارح + فحينئذ يكون النطق يا للسان المقربو فى حللة قربه + لا لسان له + له دعاء له + ولا ذكر له + اللعاء والذكر والكلام فى البعد + اما فى القرب السكوت والخمود والقناعة بالنظر والتمتع به +

اللهم اجعلنا ممن يراک فى اللنيا بعينى قلبه و وى الاخرة بعينى راسه + واتنا فى اللنيا حسنة وفى الاخرة حسنة وقنا عذاب النار ٥

لگام سے روکے رکھے گا تو زبان کی فصاحت قلب میں اتر جائے گی اور وہ فصیح ہو جائے گا۔ قلب کے فصیح ہونے کے بعد اس میں نور آجائے گا۔اور وہ نور اس سے نکل کر زبان اور دوسرے اعضا میں نمایاں ہوگا۔ اب گفتگو حا کے قرب میں مقرب کی زبان سے ہوگی۔ اس اللہ والے کے منہ میں نہ زبان ہوگی نہ عرض مدعا نہ اس کا ذکر۔ ذکر ہو یا کلام یہ تو دوری کی حالت میں ہوتا ہے۔ قب کی حالت میں تو خاموشی' افسردگی دیدار پر اکتفا اور لذت دایدار سے بہرہ اندوز ہوتا ہے۔

دعا: خدایا ہم کو بھی ان میں سے بنادے جو دنیا میں تجھ کو اپنے دل کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور آخرت میں ظاہری آنکھوں سے دیکھیں گے ۔ ہم کو دنیا و آخرت میں خوبی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

المجلس الثالث والخمسون

وقال رضى الله تعالى عنه عشية الثلاثا فى الملرسة سابع شهر رمضان سنة خمس واربعن و خمسمائة

لا بلمن الا حتبار والا بتلاء + ولا سيما للمدعين + لولا الا بتلا ء والا ختبار لا دعى الولا ية خلق كثر + ولهنا قال بعضهم وكل البلاء بالولا ية كى لا تدعى + ومن جملة علامة الولى صبره على اذية الخلق و التجاوز عنهم + الاولياء يتعامون عما يرون من الخلق و يتطا رشون عما يسمعون منهم + قد و هبوالهم اعراضهم + حبک للشى يعمى ويصم + احبوا الحق عزوجل فعموا وصموا عن غيره + يلقون الخلق بالكلام الطيب و الرفق و الملراة +

ترپنویں مجلس

سہ شنبہ۔ بوقت شام۔ ٦ رمضان ٥٤٥ھ مدرسہ معمورہ

ولایت' آزمائش اور مومن کی محبت

دعویٰ اور امتحان: دعویٰ داروں کا امتحان اور آزمائش ضروری ہے۔ اگر امتحان اور آزمائش نہ ہوتی رہتی تو اکثر مخلوق ولی ہونے کا دعویٰ کرنے لگتی ۔ اسی لیے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ "مصیبت ولایت کے اوپر تعینات کر دی گئی ہے تاکہ ہر شخص اس کا دعویٰ نہ کر سکے۔ ولی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ مخلوق ستائے تو صبر بھی کرے اور ان کو معاف بھی کر دے۔ اولیاء اللہ مخلوق کی باتوں کو سننے اور دیکھنے سے اندھے بہرے بن جاتے ہیں ان لوگوں کو اپنی عزت کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی ۔ کسی چیز کی محبت میں انسان اندھا بہرا بن جاتا ہے۔ وہ لوگ خدا سے بے پناہ محبت کرتے ہیں اسی لئے وہ غیر سے اندھے بہرے ہو گئے ہیں۔ وہ لوگوں سے خوش کلامی' نرمی اور مروت سے پیش آتے ہیں اور کبھی

اوتارة يغضبون عليهم غيرة الله عزو
جل و سوا فقته في غضبه +

هم اطباء قد علموا ان لكل مرض دواء +الطبيب لا يداوى كل المرضى بدواء واحد + هم من حيث قلوبهم و معانيهم بين يدى الحق عزوجل كا صحا الكهف + اولئك
كان جبريل عليه السلام
يقلبهم+

وهو لاء يد القدرة والرحمه واللطف، تقلبهم + يد المحبته تقلب قلوبهم و تنقلها من حال الى حال + دنيا هم لطالبى الدنيا واخراهم لطالبى الاخرى وربهم عزوجل لهم + لا يبخلون بشئى + اذا طلبت الدنيا منهم وهى ند هم بذ لوها + واذا طلب منهم ثواب الا خرة بذ لوه + يعطون الدنيا للفقراء منهم ويعطون ثواب الاخرة للمقصرين فى طلبها + تير كون المحدث للمحدث ويتر كون المحدث لهم + يهبون القشر لان ماسوى الحق عزوجل قشر + والطلب له والقرب منه هوا اللب + عن بعضهم رحمته رحمته الله عليه انه قال لا يضحك فى وجه الفاسق الا العارف + نعم يامره وينهاه ويتحمل اذاه + ولا يقدر على هذا الا لاعارفون بالله عز و جل + اما الزهاد و العباد والمريدون لا + كيف لا يرحمون العصاة وهم موضع الرحمته مقام التوبته والاعتذار + العارف خلقه من

کبھی خدا تعالیٰ کی غیرت اور اس کے غضب کی وجہ سے ان پر (گناہ کے وقت) غصہ بھی ہوتے ہیں۔

روحانی طبیب: اہل اللہ (روحانی)طبیب ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ ہرمرض کی دوا الگ الگ ہے(کہیں خاطر داری مفید ہوتی ہے اور کہیں غصہ مرض کا ازالہ کرتا ہے) کوئی طبیب بھی ساری بیماریوں کا علاج ایک ہی دوا سے نہیں کیا کرتا وہ اپنے دل اور باطن کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے سامنے اصحاب کہف کی طرح بن گئے ہیں۔ ان کو جبرئیل علیہ السلام ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر لٹاتے تھے۔

ان کو دست قدرت اور رحمت وشفقت الٹا پلٹتا ہے۔ محبت کا ہاتھ ان کے دلوں کو پلٹے دیتا اور حالات میں تغیرات پیدا کرتا رہتا ہے۔ انکی دنیا طالبان دنیا کے لئے (یعنی جس نے جو کچھ مانگا وہ اسے دے دیا) اور آخرت خواستگار ان آخرت کے لئے ہے (کہ جس نے مانگا بخش دی) ہاں پرور دگار خاص ان کے لئے ہے۔ وہ کسی چیز کے دینے میں بخل نہیں کرتے۔ دنیا ان کے پاس ہو اور کوئی سوال کرے تو وہ دے دیتے ہیں اور آخرت کا سوال کرنے والوں کو آخرت بھی حوالے کر دیتے ہیں۔ دنیا کے ضرورت مندوں کو سروسامان دنیا اور آخرت کے بارے میں کوتاہی کرنے والوں کو اس کا ثواب بخش دیتے ہیں۔ مخلوق یعنی دنیا و آخرت کو۔لوگوں کے لئے چھوڑ دیتے ہیں اور خالق کو اپنا لیتے ہیں۔ چھلکا دوسروں کے لئے چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ خدا کے سوا سب کچھ چھلکا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طلب اور اس کا قرب خالص مغز ہے۔ ایک بزرگ نے کہا۔ "فاسق کے منہ پر عارف ہی ہنستے ہیں۔" وہ اس کو حکم دیتے، برائیوں سے روکتے اور اس کی تکلیفوں کو برداشت کرتے ہیں۔ اس طرح عارفان خدا ہی قدرت رکھتے ہیں (کہ ایذا رسانی کو گوارا کریں)۔ زاہد و عابد اور مرید ان کو برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ گنہگاروں پر اس لئے ترس کھاتے ہیں کہ وہ بچارے ترس کھانے کے قابل ہیں اور توبہ معذرت کی ان کو ضرورت ہے۔ عارف کے اخلاق

اخلاق الحق عز و جل فهو يجتهد فی تخليص العاصی من يد الشيطان والنفس والهوی +

اذارای احد کم ولده اسيرا فی يد کافرالیس يجتهد فی تخليصه + فهکذا العارف + الخلق جميعهم کالاولاد + يخاطب الخلق بلسان الحکم ثم يرحمهم لاطلاعه علی العلم + فيری افعال الحق عزوجل فيهم + ينظر الی خروج الاقضيته والاقدار من باب الحکم والعلم ولکنه يکتم ذلک ويخاطب الخلق بالحکم الذی هو الامر و النهی + ولا يخاطبهم بالعلم الذی هو السر +

الحق عزوجل ارسل الرسل وانزل الکتب وحذر وانذر لترکيب الحجة علی الخلق + وعلمه فيهم لا تدخل فيه ولا تعرض عليه فيه + الحکم فيه کرو فر + والعلم فيه ثبات + تحتاج الی الحکم المشترک لک ولغيرک وتحتاج الی العلم الخاص لک فحسب + اذا عمل احد کم بالعلم الظاهر زقه الرسول صلی الله عليه وسلم من العلم الباطن + يزقه الحکم لباطن کما يزق الطير لولده

يفعل ذلک معه لا جل تصديقه وعمله بقوله الظاهر + وهو شريعته +

خداوندی اخلاق کے رنگ میں رنگے ہوتے ہیں۔ اسی لئے گنہگاروں اور بدکاروں کو خواہش نفس اور شیطان کے پھندوں سے چھڑانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ تم میں سے کوئی بھی اپنے بچے کو کسی کافر کے ہاتھ میں گرفتار دیکھے تو کیا وہ اس کو اس شخص سے چھڑانے کی فکر نہیں کرتا۔ یہی حال عارف کا ہے۔ ساری مخلوق گویا اس کی اولاد ہے۔ وہ مخلوق سے شریعت کے مطابق پیش آتا ہے۔ اس کے بعد علم خداوندی سے واقف ہونے کی وجہ سے اس پر رحم کرتا ہے۔ عارف کی نظر خدا تعالیٰ کے ان احکام پر رہتی ہے جو مخلوق کے لئے جاری ہوتے رہتے ہیں۔ وہ حکم و علم کے دروازے قضا و قدر کے فیصلوں کو نافذ ہوتے ہوئے دیکھتا ہے لیکن اس کو کسی سے نہیں کہتا۔ صرف حکم یعنی امرونہی سے لوگوں کو خبردار کرتا ہے اور اس علم سے جو ایک پوشیدہ راز ہے خطاب نہیں کرتا۔

خدا کی حجت: اللہ تعالیٰ نے مخلوق پر حجت قائم کرنے کے لئے پیغمبر بھیجے۔ کتابیں اتاریں اور ڈرایا دھمکایا اب ان کے متعلق خدا کا علم ہے۔ اس میں تو دخل نہ دے اور اس بارے میں خدا تعالیٰ پر اعتراض نہ کر۔ حکم خداوندی میں شان وعظمت ہے (ایک ہی شخص کبھی معتوب ہے اور کبھی محبوب) اور علم کے اندر ثبات (جو شخص جنتی قرار پا گیا وہ دوزخی نہ ہو گا) تجھے حکم کی بھی ضرورت ہے جو تیرے اور دوسروں کے درمیان مشترک ہے اور علم (یعنی تقدیر) کی بھی ضرورت ہے جو فقط تیرے لئے مخصوص ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص علم ظاہر پر عمل کرے گا تو جس طرح پرندے اپنے بچے کے منہ میں دانہ بھرتا ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم باطنی سے اس کو شکم سیر فرمائیں گے۔ آپ کا یہ برتاؤ اس کے ساتھ اس لئے ہو گا کہ اس نے آپ کی تصدیق کی اور علم ظاہر یعنی شریعت پر عمل کیا۔

ابن دم اذا صح فلا صحیح مثلہ + اذا صفا فلا صفاء مثلہ + اذا قرب فلا قریب مثلہ + الجاھل ینظر بعین راسہ + والعاقل ینظر بعین عقلہ + والعارف ینظر بعین قلبہ + مجوھرا عالما فیلقمہ الخلق باسر ھم فیغیبون فیہ + لا یبقی عندہ شئی سوی الحق عزوجل + فحینئذ یقول ھوا لا ول ولا خروالظاھر والباطن + بصیر الحق عزوجل ظاھرہ و باطنہ واولہ واخرہ وصورتہ ومعناہ + لا شئی غیرہ عندہ + فحینئذ ید یم محبتہ معہ دنیا واخرۃ + موافقالہ فی جمیع الاحوال + یختار رضاہ وسخط غیرہ + لا تا خذہ فیہ لو متہ لائم + کما قال بعضھم رحمتہ اللہ علیہ وافق اللہ عزوجل فی الخلق ولا توافق الخلق فی اللہ تعالی انکسر من انکسر وانجبر من انجبر + شیطانک وھواک وطبعک واقرانک السوء اعداوک فاحذ رھم حتی لا یو قعوک فی الھلاک+

تعلم العلم حتی تعلم کیف تعادیھم و تحذر منھم + ثم تدری کیف تعبد ربک عز و جل + الجاھل لا یقبل منہ عبادۃ + عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من عبد اللہ بجھل کان ما یفسد اکثر مما یصلح + الجاھل لا تسوی عبادتہ شیا + بل ھو فی فساد کلی وظلمتہ کلیتہ + والعلم ایضا

ابن آدم کی صحت : ابن آدم کو اگر روحانی صحت حاصل ہو جائے تو اس سے زیادہ کوئی صحت مند نہیں اور جب وہ صفائی باطن حاصل کر لے تو کوئی چیز اس سے زیادہ پاک و صاف نہیں اور وہ مقرب خدا بن جائے تو اس سے زیادہ کوئی بھی خدا کا مقرب نہیں۔ جاہل اپنی ظاہری آنکھ سے دیکھتا ہے۔ عقل مند اپنی چشم عقل سے اور صاحب معرفت اپنی قلبی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ عارفان خدا مجسم ایک عالم ہوتے ہیں جس میں ساری دنیا سما جاتی ہے۔ سب اس میں غائب ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے سوا ان کے یہاں کسی کا وجود باقی نہیں رہتا۔ اس وقت وہ پکار اٹھتا ہے۔ " وہی اول ہے وہی آخر' وہی ظاہر ہے وہی باطن" اس کا اول و آخر' ظاہر و باطن حق تعالیٰ شانہ' کے رنگ میں رنگ جاتا ہے۔ اس کے نزدیک کوئی چیز بھی غیر نہیں۔ اس حال کو پہنچ کر ہر وقت دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ سے محبت قائم رکھتا اور ہر حالت میں اس سے راضی رہتا ہے۔ اسی کی خوشنودی سے خوش ہوتا اور غیروں سے ناخوش۔ کسی ملامت کرنے والے کی اسے پروا نہیں ہوتی۔ چنانچہ ایک بزرگ نے فرمایا۔ "مخلوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت کر اور خدا تعالیٰ کے بارے میں مخلوق کا ساتھ نہ دے۔ جسے ٹوٹنا ہو ٹوٹ جائے اور جسے جڑا رہنا ہو جڑا رہے۔" تیرا شیطان' تیرا نفس' تیری خواہش اور تیرے برے ہم نشین سب تیرے دشمن ہیں۔ ان سے دور رہ۔ کہیں یہ تجھے ہلاکت میں نہ ڈال دیں۔ علم سیکھ کر تجھے ان سے بچنے اور ان کی دشمنی کے طریقے معلوم ہوں۔ پھر تجھے معلوم ہو گا کہ اپنے رب کی عبادت کرنے کے کیا طریقے ہیں کیونکہ جاہل کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "جس نے جہالت سے عبادت کی' وہ جتنی اصلاح کرے گا اس سے زیادہ خرابی پیدا کرے گا" جاہل کی عبادت کچھ نہیں بلکہ وہ سراپا فساد اور ظلمت ہے اور علم بغیر عمل مفید نہیں عمل بغیر اخلاص کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

لا ینفع الا بالعمل بہ + والعمل لا ینفع الا بالاخلاص فیہ + کل عمل بلا اخلاص لا ینفع ولا یقبل من عاملہ + اذا علمت ولم تجھل کان العلم حجتہ علیک + عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال الجاھل یعذب مرۃ والعالم سبع مرات + الجاھل لم لم یتعلم + والعالم لم لم یعمل بعلمہ + تعلم وا عمل وعلم + فان ذلک مجمع لک الخیر باسرہ + اذا سمعت کلمتہ من العلم و عملت بھا وعلمتھا غیرک کان لک ثوابان + ثواب العلم و ثواب التعلم +

الدنیا ظلمتہ والعلم نور فیھا + فمن لا علم لہ فھو یتخبط فی ھذہ الظلمتہ و یفسد اکثر مما یصلح + یامن یدعی العلم لا تاخذ من ید نفسک و طبعک و شیطانک لا تاخذ من ید وجودک + لا تاخذ من یدریا نک و نفاقک + زھدک ظاھر و رغبتک باطن + ھذا زھد باطل + انت معاقب علیہ + تتلبس علی الحلق عز و جل و ھو یعلم ما فی خلوتک وما فی جلوتک و ما فی قلبک + لیس عندہ خلوۃ ولا جلوۃ ولا ستر + قل واحیاء اہ واویلاہ و افضیحتاہ +

فکیف لا یطلع الحلق عز و جل علی جمیع افعالی فی لیلی و نھاری وھو ناظر و انا لا استحی من نظرہ + تب من وقاحتک علیہ و تقرب الیہ باداء الفرائض والانتھاء عن النواھی + اترک الذنوب الظاھرۃ والباطنتہ وافعل الخیرات الظاھرۃ فبذلک تصل الی

عمل اخلاص کے بغیر کیا جائے گا تو نہ مفید ہو گا اور نہ مقبول۔ اگر علم حاصل کر کے تو عمل نہ کرے گا تو یہ علم تیرے لئے وبال بن جائے گا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے "جاہل کو ایک بار عذاب ہو گا اور عالم کو سات بار" جاہل کو اس لئے عذاب ہو گا کہ اس نے علم کیوں نہ حاصل کیا اور عالم کو اس لئے عذاب دیا جائے گا کہ اس نے اپنے علم پر عمل کیوں نہ کیا۔ خود بھی علم سیکھ کر عمل کر اور دوسروں کو بھی تعلیم دے۔ یہ تینوں تیرے لئے ساری خوبیاں جمع کر دیں گے۔ جب تو دین کی کوئی بات سن کر عمل کرے گا اور دوسروں کو سکھائے گا تو دو ثواب ملیں گے۔ ایک سیکھنے کا، دوسرا سکھانے کا۔

ظلمت و نور: دنیا ظلمت ہے اور علم اس کا نور۔ جسے علم نہ ہو گا وہ اس اندھیرے میں ٹکریں مارتا پھرے گا۔ اور سنوارنے سے زیادہ بگاڑتا چلا جائے گا۔ اے علم کے مدعی! (دنیا کماتے وقت) تو اپنے نفس اور اپنی طبیعت اور اپنے شیطان کے ہاتھ سے نہ لے۔ نہ ہی اپنے وجود کے ہاتھ سے اور نہ ہی اپنی ریا اور اپنے نفاق کے ہاتھ سے لے۔ تیرا زہد محض دکھاوا ہے۔ باطن میں (دنیا کی) رغبت موجود ہے۔ یہ جھوٹا زہد ہے۔ اس پر تجھ کو سزا دی جائے گی۔ تو خدا تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتا ہے حالانکہ وہ تیری خلوت اور تیری جلوت اور تیرے دل کی باتیں جانتا ہے۔ اس کے نزدیک خلوت و جلوت اور پردہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ کہہ! ہائے شرم! ہائے افسوس! ہائے رسوائی!

مومن کی محبت: خدا تعالیٰ میرے تمام افعال سے واقف ہے خواہ وہ رات میں سرزد ہوں یا دن میں اور وہ انہیں دیکھ بھی رہا ہے لیکن میں اس کے ملاحظہ سے نادم نہیں ہوتا۔ اپنی بے حیائی سے تائب ہو اور اپنے فرائض کی انجام دہی کے ذریعے اور محرمات سے باز رہ۔ اس کے قرب کا طالب بن۔ ظاہری اور باطنی تمام گناہوں و ترک کر اور کھلی نیکیوں کو عمل میں لا۔ اس طرح تو باب خداوندی تک

بأبه ٠و تقرب منه + ويحبک ويحببک
الی خلقه + ويحبک دون خلقه + ثم
ينقل ذلک الی خلقه + اذا احبک الله
و ملائکته احبک جميع الخلق سوی
الکافرين والمنافقين + فانهم لا يوافقون
الله عز و جل فی حبک + کل من فی
قلبه ايمان يحب المومن + وکل ومن فی
قلبه نفاق يبغضه + فلا نکره بغض
الکافرين والمنافقين والشياطين
والا بالسته + النافقون والکافرون
هم شياطين الانس +

المومن الموقن العارف فی معزل عن الخلق
بقلبه و سره و معناه يصل الی حالته
لا يقدران يدفع عن نفسه ضراولا
نفعا" يجلب عليها ، يصير مستطرحا
بين يدی الحق عز و جل ، لا يبقی له حول
ولا قوة + فاذا صح له هذا جاء ، الخير
من کل جانب + لا تزاحم القوم بمجرد
الدعوی والتخلی والتمنی + ما يجی من
هذا شی + لا کلام حتی تعمی عن الاسباب +
لا کلام حتی ترمن و تنقطع رجلاک
عن السعی الی ابواب الناس + لا کلام
حتی ينقلب قلبک و عقلک ووجهک
عن الخلق الی الخالق ، فيصير ظهرک
الی الخلق ووجهک الی الحق عز و جل +
يصير ظاهرک وصورتک الی الخلق +
وباطنک ولبک ومعناک الی الخالق +
فحينئذ يصير قلبک کقلوب
الملائکة والنبيين + يطعم قلبک
ويسقی من طعامهم و شرابهم +
هذا امر يتعلق بالقلوب و

پہنچ جائے گا اور اس کے قریب ہو جائے گا۔ وہ تجھے اپنا محبوب بنا کر مخلوق کے دلوں میں تیری محبت پیدا کر دے گا۔ پہلے وہ آپ تجھ سے محبت کرے گا پھر اس محبت کو مخلوق کی طرف منتقل کر دے گا۔ جب خدا تعالیٰ اور فرشتے تجھ سے محبت کرنے لگیں گے تو ساری مخلوق تیری گرویدہ ہو جائے گی سوائے کافروں اور منافقوں کے کہ وہ تجھ سے محبت کرنے میں خدا تعالیٰ کی موافقت نہیں کر سکتے۔ جس شخص کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوتا ہے وہ مومن سے محبت کرتا ہے اور جس کے قلب میں نفاق ہوتا ہے وہ اس سے کینہ رکھتا ہے۔ کافروں، منافقوں، شیطانوں اور ابلیسوں کی کینہ پروری سے رنجیدہ نہ ہو۔ منافق اور کافر نوع انسان میں شیاطین ہیں۔ صاحب ایمان و یقین و معرفت اپنے قلب اور باطن اور معنی کے لحاظ سے ساری مخلوق سے یک سو ہو جاتا ہے اور ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ نہ تو وہ اپنے نفس سے کسی مضرت کا ازالہ کر سکتا ہے اور نہ اسے کوئی نفع پہنچا سکتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے حضور میں بے حس و حرکت و بے زور ہو کر پڑا رہتا ہے۔ جب (شان تسلیم و رضا میں) کامل ہو جاتا ہے تو ہر طرف سے خیر ہی خیر آتی ہے۔ صرف دعویٰ کر کے، گوشہ نشین ہو کر اور تمناؤں کے ساتھ اللہ والوں کی صف میں داخل ہونے کی کوشش نہ کرو۔ اس سے کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ جب تک اسباب سے قطع نظر نہ کر لے وعظ کہنا مناسب نہیں۔ جب تک لوگوں کے دروازوں کی طرف دوڑ کر جانے سے تیرے پاؤں ٹوٹ نہ جائیں اور تو اپاہج نہ ہو جائے۔ (یعنی توکل میں کامل نہ ہو جائے) وعظ نہ کہہ اور وعظ کہنا درست نہیں یہاں تک کہ تیرا قلب اور تیری عقل اور تیرا منہ مخلوق کی طرف سے پھر کر خالق کی طرف ہو جائے۔ مخلوق کی طرف تو پیٹھ ہو اور خالق کی طرف منہ۔ تیرا ظاہر اور تیری صورت حال تو مخلوق کی طرف ہو اور تیرا باطن اور تیرا اندرون اور تیرا تصور خالق کی طرف تو اس وقت تیرا قلب فرشتوں اور پیغمبروں کے قلوب کے مثل ہو جائے گا۔ تیرے قلب کو انہی کے کھانے اور پینے سے

الا سرار والمعانی
لا بالصور +

اللهم طیب قلوبنا واخلع علی اسرارنا وصف عقولنا فیما بیننا وبینک من وراء عقول الخلق و عقولنا +

یا حاضرون و یا غائبون + یوم القیامۃ ترون منی عجبا + انی اناظر فی حق المنافقین فکیف فی حق المومنین + اللهم اغننی عن الکل + اغننی بک عمن سواک + اغن المعلم عن الصبیان و عما فی بیوتهم + واجعل داره دار السماط مع التعلیم + اللهم انک تعلم ان هذا الکلام قد غلب علی فاعذرنی فیہ + جامکیتی قد تمت و حصلت لی منک بقیۃ جامکیۃ الا طفال والا تباع و الطوارق + واسالک تسهیل ذلک مع طیبۃ قلبی وصفاء سری +

یا قوم تظنون انی اخذ منکم وانا اراکم . + لا ولا کرامۃ + انما اخذ من اللہ عز و جل لا منکم + بل هو منفذ علی ایدیکم + لما کنت معکم ما کنت اعرفکم + فلما خرجت منکم عرفتکم + انی داحض المنافقین وخبرة العارفین + لا اضرب المنافقین الابغطاطیس لابقضیب + سماطی لکم واکلی بعد فراغکم +

کھلایا پلایا جائے گا۔ اس کیفیت کا تعلق قلوب۔ اسرار اور معانی سے ہے نہ کہ صورتوں سے۔

دعا: بار الہا! ہمارے دلوں کو پاک کر۔ ہمارے اسرار کو خلعت عطا کر اور ہماری عقلوں کو اپنے اور ہمارے تعلق میں وہ صفائی بخش جو مخلوق اور خود ہماری سمجھ سے بھی باہر ہو۔

اللہ سے مناظرہ: اے حاضر و غائب انسانو! تم قیامت کے دن میرا قصہ دیکھ کر حیران رہ جاؤ گے - میں منافقوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ سے مناظرہ کروں گا۔ پھر مومنوں کے متعلق وکالت کا پوچھنا ہی کیا۔ اے اللہ! مجھ کو سب سے بے نیاز کر دے - اپنے سوا سب سے مستغنی کر دے - معلم (یعنی مجھ) کو (تعلیم حاصل کرنے والے) بچوں اور جو کچھ بھی ان کے گھروں میں ہے سب سے بے نیاز کر دے اور اس کے گھر کو مدرسہ کے ساتھ ساتھ دسترخوان کا مکان بھی بنا دے - خدایا! تو جانتا ہے کہ میری زبان سے یہ باتیں غلبۂ حال میں نکل گئی ہیں - مجھے معذور سمجھ کہ میرا پیمانہ بھر کر چھلک گیا - بچوں اور ساتھیوں اور نو واردوں کے ظروف بھی مجھے دیے گئے اور وہ بھی لبریز ہو گئے - میں تجھ سے اپنے قلب کی رضا اور صفائی کے ساتھ سوال کرتا ہوں (کہ ان بے شمار کیفیات کے بوجھ کو) ہلکا اور آسان بنا دے۔

میری نظر مخلوق پر نہیں: لوگو! تمہارا خیال ہے کہ میں تم سے لیتا ہوں اور تم پر میری نظر پڑتی ہے۔ نہیں نہیں (یہ خیال ہے) یہ کوئی خوبی نہیں ہے - میں تو اللہ تعالیٰ ہی سے لیتا ہوں - تم سے نہیں لیتا بلکہ وہی تمہارے ہاتھوں دلانے والا ہے - جب تک میں تمہارے ساتھ رہا (تم کو دینے والا خیال کر کے) تم سے ناواقف رہا - تم سے الگ ہوگیا تو تم کو سمجھ گیا - میں منافقوں کا سر کچلتا ہوں اور عارفوں کو پرکھتا ہوں - منافقوں کو لاٹھی کی مار نہیں بلکہ گرز کی سخت مار مارتا ہوں - میرا دسترخوان تمہارے لیے بچھا ہوا ہے اور تمہارے شکم سیر ہونے کے بعد میرے لیے کھانا آئے گا۔

لی نوالہ من غیرکم + لی طبق بعد
خروجکم + من صاحبی الذی
انا قدامہ اخدمہ + اماترون
یا اھل البصائر کمی مشمراو
وسطی مشدودا + سال سائل
فقال رسول الحلق عز و جل
الی انبیائہ جبرائیل علیہ السلام
فمن رسولہ الی اولیائہ + فقال ھو
رسولہ الیھم بلا واسطۃ + برحمتہ
ولطفہ و مننہ والھامہ و
نظراتہ الی قلوبھم واسرارھم
و تحننہ علیھم + یرونہ یقظتہ
ومنا ما باعین قلوبھم و
صفاء اسرارھم و دوام یقظتھم
یا قوم انما یقطعکم عن
معرفتہ اللہ عز و جل + و معرفتہ
اولیائہ حبکم للدنیا و حرصکم علیھا
وحب التکثر بھا ومنھا + اذکر والاخرۃ
ودعوا الدنیا +

اللھم ان حسن الکرم و حسن الجود
من صفاتک و نحن عبیدک فاعطنا
ذرۃ منھما امین +

مجھے سو کسی اور ہی کی طرف سے کھانا آتا ہے - تمہارے (کھانے سے فارغ ہو کر) چلے جانے کے بعد اس رفیق کی طرف سے جس کا میں خادم ہوں خوان آئے گا - اے صاحبان نظر! کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں آستین چڑھائے کمر باندھے تیار رہتا ہوں (جو خدمت کی علامت ہے -) ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ انبیا علیہم السلام کے پاس خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لیے حضرت جبرئیل علیہ السلام آتے تھے - اولیا کے پاس اس کے پیام پہنچانے والا کون ہے؟ آپ نے جواب دیا - اولیا کی طرف بلاواسطہ وہ اپنا پیام بر آپ ہی ہے - اپنی رحمت، اپنے لطف و فضل، اپنے الہام اور ان کے قلوب وافرار کی طرف بار بار نگاہ فرمانے اور ان پر توجہ و شفقت رکھنے کی وجہ سے (خود ہی وہ اپنا پیامی ہے) - وہ اس کو اپنے قلوب کی آنکھوں اور باطن کی صفائی، بیداری سے سوتے جاگتے ہمیشہ دیکھتے رہتے ہیں - لوگو! خدا تعالیٰ کی معرفت اور اولیاء اللہ کی شناخت سے اس لیے محروم ہو کہ تم دنیا کی محبت، حرص، کثرت مال اور اس کے جمع کرنے کی خواہش میں مبتلا ہو - آخرت کو یاد کرو اور دنیا کو چھوڑو۔

خدایا! حسن سخا اور حسن عطا تیری صفتیں ہیں اور ہم تیرے غلام ہیں - ان میں سے ہم کو بھی کچھ عطا فرما دے (کہ ہم بھی سخی بن کر دنیا کو لٹائیں)

المجلس الرابع والخمسون

وقال رضی اللہ تعالی عنہ بکرۃ عنہ تکرۃ الجمعتہ فی المدرستہ عاشر شھر رمضان سنتہ خمس واربعین و خمسمائتہ

بعد کلام

یا غلام خطوتان و قد و صلت + خطوۃ عن الدنیا و خطوۃ عن الاخری + خطوۃ عن نفسک و خطوۃ عن الخلق + اترک ھذا الظاھر و قد و صلت الی الباطن + بدایتہ ثم نھایتہ + استبدی ان و التمام علی اللہ عز و جل + منک البدایتہ و من اللہ عز و جل النھایتہ + خذالمروالزنبیل واقعد علی باب العمل + حتی اذا طلبت تکون قریبا من المستعمل + ولا تقعد علی فراشک و تحت لحافک و من وراء اغلاق + ثم تطلب العمل والاستعمال + اذن قلبک من الذکر و ذکرہ یوم النشور + تفکر فی القبور الدوارس + تفکر کیف یحشر الحق عز و جل جمیع الخلق ویقیمھم بین یدیہ + اذا دمت علی ھذا التفکر زالت قساوۃ قلبک و صفا من کدرہ + اذاکان البناء علی اساس ثبت و رسخ + واذالم یکن علی اساس تعجل وقوعہ + اذا بنیت حالک علی احکام الحکم الظاھر

لا یقد راحد من الخلق علی نقضہ + و اذا لم تبنتہ علی ذلک لا یثبت لک حال وا تصل الی مقام + ولا تزال قلوب الصدیقین تمقتک و تتمنی ان لا تراک ویحک

چونویں مجلس

جمعہ بوقت صبح۔ ۱۰ رمضان ۵۴۵ھ

مدرسہ معمورہ

اہل وعظ و پند

کچھ تقریر کے بعد فرمایا:

مقام سلوک: اے عزیز! بس دو قدم چلا اور پہنچا۔ ایک قدم دنیا سے اور ایک قدم آخرت سے اٹھا لے - ایک قدم اپنے نفس سے اور دوسرا قدم مخلوق سے ہٹالے - ظاہر سے قطع نظر کرتا کہ باطن تک پہنچے - اول ابتدا ہے پھر انتہا - تو ہمت کر کے کام کی ابتدا کر دے پورا کرنا خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے - تو ابتدا کر دے خدا تعالیٰ اسے پورا فرمائے گا - رسی اور ٹوکری لے کر مزدوری کے لیے بازار میں بیٹھ جا کہ جب تیری مانگ ہو تو کام لینے والے کے پاس پہنچ جائے - (کاہل بن کر) اپنے بچھونے لحاف اور تالوں میں نہ بیٹھ - مزدوری کرنے اور کام پر جانے کی فکر کر۔ اپنے دل کو خدا کی یاد دلا اور حشر و نشر کا دن یاد دلا۔ ٹوٹی پھوٹی قبروں میں غور کر (کہ کیسے کیسے مال دار اور حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے)۔ سوچ کہ اللہ تعالیٰ کس طرح ساری مخلوق کو اٹھا کر اپنے سامنے (حساب کتاب کے لئے) جمع کرے گا۔ جب تو ہر وقت اسی غور و فکر میں رہے گا تو دل کی سختی دور ہو جائے گی اور کدورت صفائی سے بدل جائے گی۔ (گہری و مضبوط) بنیاد کی تعمیر ہمیشہ استوار اور پائیدار ہوتی ہے اور جب بنیاد نہ ہو تو چنائی جلد گر جاتی ہے۔ جب تو ظاہر حکم (یعنی شریعت کی بنیاد) کو مضبوط رکھ کر اپنے حال (اور عمل) کی تعمیر کرے گا۔ تو مخلوق میں سے کوئی بھی اس کو گرا نہ سکے گا۔ جب اس بنیاد پر تعمیر نہ ہو گی تو نہ حال ثابت ہو گا اور نہ کسی مقام تک رسائی ہو گی۔ صدیقین کے دل تجھ سے بیزار رہیں گے۔ ان کی خواہش ہو گی کہ تجھ پر ان کی نظر بھی نہ پڑے۔ تجھ پر افسوس اے بے وقوف! دین کوئی کھیل ہے؟ یا کسی

یا جاهل + اللذین لعب هو + تتمیس
هو + لا ولا کرامتہ لقفاک +
یا متتمس + قد اهلت نفسک للکلام
علی الخلق من غیر اهلیتہ فیک + انما
یکون ذلک لا حاد من الناس افراد
من الصالحین + والا فالحزس دابهم
والا شارة لهم دون الکلام + النادر
منهم من یومر بالنطق فیتکلم علی
الخلق علی الکره منہ + بعد کلام بصیر
الخبر معاینتہ + ینقلب الامر بالا ضافتہ
الی قلبک و صفاء سرک + ولهذا
قال امیر المومنین علی بن ابی طالب
کرم اللہ تعالی وجهہ و رضی عنہ +
لوکشف الغطاء ما ازدوت یقینا + وقال
لا اعبد ر بالم اره + وقال ارانی قلبی ربی +

یا جهال خالطوا العلماء واخد موهم
و تعلموا منهم + العلم یوخذ من
افواه الرجال + جالسوا العلماء بحسن
الادب و ترک الاعتراض علیهم و طلب
الفائدة منهم+
لینا لکم من علومهم و تعود علیکم برکاتهم
وتشملک فوائدهم + وجالسوا العارفین
بالصمت + وجالسوا الزاهدین بالرغبتہ
فیهم + العارف هو فی کل ساعتہ اقرب الی
اللہ عز و جل مما کان فی الساعتہ التی قبلها +
فی کل ساعتہ یتجد دخشوه لربہ عز وجل
وذلہ . لہ + یخشع من حاضرلا من غائب +
زیادة خشوعہ علی قدر زیادة قربہ من
ربہ عز و جل + زیادة خرسہ علی قدر
زیادة مشاهدتہ + من عرف اللہ عز و
جل خرس لسان نفسہ و طبعہ

مکاری کا نام ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ تجھے کبھی عزت نصیب نہ ہو گی اور تیری گردن اسی طرح جھکی رہے گی۔ نا اہلیت کے باوجود تو نے اپنے کو واعظ اور ناصح سمجھ کر مخلوق کو نصیحت کرنا شروع کر دی حالانکہ یہ قابلیت تو صالحین میں سے بھی بہت کم لوگوں میں ہوتی ہے۔ اکثر صالحین خاموش و گونگے بنے رہتے ہیں اور اپنا کام اشاروں سے چلاتے ہیں۔ ان میں سے شاذ و نادر ہی کسی کو واعظ بننے کی اجازت دی جاتی ہے۔ وہ لوگوں کو وعظ و نصیحت بھی خوش دلی سے نہیں بلکہ مجبوراً" کرتے ہیں۔ کچھ اور تقریر کے بعد فرمایا۔ خبر مشاہدہ بن جائے گی۔ قلب و باطن کی صفائی کی وجہ سے یقین کامل حاصل ہو گا۔ اسی لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے "اگر پردہ اٹھ جائے تو میرے یقین میں کچھ زیادتی نہ ہو گی" اور فرمایا "جس معبود کو دیکھوں نہیں اس کی عبادت بھی نہ کروں" پھر فرمایا "میرے قلب نے مجھ کو میرا معبود دکھا دیا ہے"۔

عالموں کی صحبت: اے جاہلو! عالموں کے ساتھ رہو۔ ان کی خدمت کرو اور ان سے سیکھو۔ علم مردان خدا کی زبان سے سن کر ہی حاصل ہوتا ہے۔ علماء کی خدمت میں ادب و تمیز سے بیٹھو۔ ان پر اعتراض نہ کرو۔ نہ کسی دنیاوی فائدے کی غرض سے ان کی مجلس میں جاؤ تاکہ ان کے علوم کا فیض تم کو بھی پہنچے۔ برکات و انوار کی تم پر بارش ہو اور ان کے منافع میں تم شریک ہو۔ صاحبان معرفت کے پاس خاموشی سے بیٹھو اور زاہدوں کے ساتھ رغبت و شوق سے بیٹھو۔ (عارف کی حالت ہر وقت ترقی پذیر رہتی ہے) وہ ہر لحہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب ہوتا جاتا ہے۔ اس کا خشوع و خضوع ہر لحظ زیادہ اور نیا ہوتا رہتا ہے۔ وہ اس کو حاضر سمجھ کر جھکتا ہے۔ غائب نہیں سمجھتا۔ پروردگار سے جس قدر قریب ہوتا ہے۔ اس کا خشوع اور بڑھتا ہے۔ جتنا مشاہدہ ترقی پذیر ہوتا ہے اتنی ہی خاموشی بڑھتی ہے۔ جس نے خدا تعالیٰ کو پہچان لیا اس کے نفس، اس کی طبیعت، اس کی خواہش، اس کی

وهواه و عادة و وجوده + امالسان قلبه و سره و حاله و مقامه و عطائه فينطق باظهار النعم التى عنده + فلهذا بجالسون بالصمت لينتفع بهم + و يشرب من الشراب الذى ينضح من قلوبهم + من اكثر مخالطته العارفين بالله عز و جل عرف نفسه + ذل لربه عز و جل +

ولهذا قيل من عرف

نفسه عرف ربه +

هى الحجاب بين العبد و بين ربه عز و جل + من عرف نفسه تواضع لله عز و جل و لخلقه + اذا عرفها

حذرها و

اشتغل بشكرالله عز و جل على معرفتها + و علم انه ما عرفه اياها الا وهوا يريد له الخير دنيا و اخرة + فظاهره مشغول لشكره و باطنه مشغول بحمده + ظاهره متفرق و باطنه مجتمع + فرحه فى باطنه و حزنه فى ظاهره ستر اللحال + والعارف على العكس من المومن + فان حزنه فى قلبه و بشره فى وجهه + هو غليم واقف على الباب + لا يدرى مايرابه هل يقبل اويرد + هل يفتح الباب فى وجهه اويد وم غلقه + فمن عرف نفسه كان على العكس من المومن فى جميع احواله + المومن صاحب حال والحال يحول + والعارف صاحب مقام والمقام ثابت + المومن خائف من انتقال حاله و زوال ايمانه + فحزنه دائم فى قلبه و بشره دائم فى وجهه

عادت اور اس کے وجود کی زبان گونگی ہو گئی۔ ہاں اس کے قلب و باطن، حال و مقام، عطا و بخشش کی زبان ان نعمتوں کے اظہار میں جو خدا نے دی ہی بولتی رہتی ہیں۔ اسی لئے ان کی صحبت میں خاموش رہنے کی ضرورت ہے تا کہ ان سے نفع حاصل ہو اور ان کے دلوں سے جو نتھرا ہوا صاف پانی چھلک رہا ہے وہ پیا جا سکے۔ جو شخص خدا کے عارفوں سے اکثر ملتا جلتا رہتا ہے وہ اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے اور اپنے پروردگار کے سامنے جھک جاتا ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے "جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔"

مومن و عارف کا فرق: بندہ اور پروردگار کے درمیان نفس ایک حجاب ہے۔ جو شخص اپنے نفس سے واقف ہو جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ اور مخلوق کے سامنے متواضع بن جاتا ہے کیونکہ اس سے واقف ہو کر وہ احتیاط کرتا اور اس (نعمت) پر اللہ کا شکر بجا لاتا ہے اور جانتا ہے کہ اس نے اسے نفس کی حقیقت بتا کر اس کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی کا انتظام کیا ہے۔ اس کا ظاہر خدا کا شکر ادا کرنے میں مصروف ہوتا ہے اور باطن حمد و ثنا کے گیت گاتا ہے۔ دیکھنے میں وہ پریشان حال ہوتا ہے اور دل اس کا مطمئن۔ (اندرونی) حال چھپائے رکھنے کی وجہ سے چہرہ حزن و ملال کا آئینہ اور قلب مسرت سے لبریز۔ عارف اور مومن کے حالات میں فرق ہے مومن کا دل غمگین اور چہرہ بشاش۔ وہ دروازے پر کھڑا رہنے والا معمولی خدمت گار ہے جس کو خبر نہیں کہ اس سے کیا کام لیا جائے گا۔ اسے اذن باریابی ملے گا بھی یا نہیں۔ اس کے سامنے کا دروازہ کھولا بھی جائے گا یا ہمیشہ بند ہی رہے گا۔ جو شخص اپنے نفس سے واقف ہو جاتا ہے وہ ہر حال میں مومن کے برعکس ہوتا ہے۔ مومن صاحب حال ہے اور حال بدلتا رہتا ہے۔ عارف صاحب مقام ہے اور مقام قائم رہتا ہے۔ مومن اپنے حال کے تغیر اور ایمان کے زوال سے ڈرتا رہتا ہے۔ اسی لئے اس

ساتر لحزنه + تکمله بتبسم فی وجهک وقلبه یتقطع بحزنه + والعارف حزنه فی وجهه لانه یلقی الخلق بوجه النذارة + یحنزهم ویامرهم وینهاهم نیابته عن الرسول صلی اللہ تعالی علیه وسلم +

کے دل میں غم اور اخفائے حال کے لئے چہرے پر مسرت ہوتی ہے۔ تیرے سامنے اس کی باتوں سے مسرت کا اظہار ہو گا اور اس کا دل غم سے فگار ہو گا۔ عارف کا غم اس کے چہرے سے عیاں ہو گا کیونکہ وہ نائب رسول بن کر لوگوں کو غمگین چہرے سے ڈراتا' احکام سناتا اور برائیوں سے منع کرتا ہے۔

القوم عملوا بما سمعوا فقربهم العمل الی الحق عز و جل الذی عملوا له فسمعوا مواعظه من غیر واسطته با سماع قلوبهم + ذلک عند الغیبته والنومته عن الخلق والحضور والیقظته بالخالق + اذا صح قلبک کنت ابدا فی غیبته عن الخلق ونومته عنهم ویقظه بالخالق + فلا یزال بالجلوة فی الخلوة وانت فی الجوة + فلا تزال موارد الحق عز و جل و حکمه تردد علیک علی السر + والسر یملی علی القلب + والقلب یملی علی النفس المطئنته + والنفس تملی علی اللسان + واللسان یملی علی الخلق + من تکلم علي الخلق بهذه الصفته والا فلایتکلم +

طریق اہل اللہ : اللہ والوں نے جو کچھ حکم شریعت سنا اس پر عمل کیا اور عمل نے ان کو اپنے مالک کے قریب پہنچا دیا اور وہ اپنے پروردگار کی نصیحتوں کو دل کے کانوں سے بغیر کسی واسطہ کے سننے لگے۔ یہ رتبہ مخلوق سے بے خبر' غیر حاضر اور خالق کے سامنے حاضر و بیدار رہنے پر نصیب ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل صحیح ہو جائے گا تو دنیا سے غافل و بے خبر اور خالق کے سامنے بیدار رہنے لگے گا اور مجمع میں رہ کر بھی خلوت در جلوت میں ہو گا۔ ہر وقت خدا تعالیٰ کی حکمت و دانش کے مضامین تیرے باطن پر وارد ہوتے رہیں گے۔ باطن قلب پر ڈالے گا' قلب نفس مطمئنہ پر' نفس زبان پر اور زبان لوگوں کو نقل کر کے سناتی رہے گی۔ جو شخص اس کیفیت سے خلق کو واعظ و نصیحت کرے وہ وعظ کہہ سکتا ہے ورنہ زبان نہ ہلائے خاموش ہی رہے۔

جنون القوم ترک العادات الطبیعته و الافعال النفسیته الهوائیته + و التعامی عن الشهوات واللذات + لا انهم جنوا کجنون المجانین الذین ذهبت عقولهم + قال الحسن البصری رحمته اللہ علیه لوراء یتموهم تقلتم مجانین ولو را و کم لقا لوا ما امنوا هولاء باللہ عز و جل طرفته عین +

اللہ والوں کی دیوانگی : اللہ والوں کی دیوانگی طبعی عادتوں' نفسانی خواہشوں اور افعال کو چھوڑ دینا ہے اور شہوتوں اور لذتوں سے آنکھیں بند کر لینا' نہ یہ کہ ان عام دیوانوں کی طرح پاگل بن جاتے ہیں جن کی عقلیں جاتی رہتی ہیں۔ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ "اگر تم ان کو دیکھو تو پاگل کہو اور وہ تم کو دیکھیں تو کہیں کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ پر ایک لحظ کو بھی ایمان نہیں لائے"۔

خلوتک ما صحت لان الخلوة عبارة عن التعری من حیث القلب عن جمیع الاشیاء + بتعری باطنک فیکون متجرد ابدا دنیا والا اخرة ولا ماسوی الحق عز و

کمال نفس : تیری گوشہ نشینی صحیح نہیں کیونکہ گوشہ نشینی دل کو ساری چیزوں سے خالی کرنے کا نام ہے۔ تیرا باطن ایسا خالی ہو جائے کہ اس میں نہ دنیا ہو نہ آخرت نہ ما سوا

جل فی الجملته + وهذا هو جادة من تقدم من الانبیاء والمرسلین والاولیاء والصالحین + الامر بالمعروف والنهی عن المنکر احب الی من الف عابد فی المصوامع + نظر النفس اغمضه و قصره ورده حتی لا یکون نظر ها سببا لهلا کها + الا ان تصیر تابعته للقلب والسر من جملته اتباعهما + لا تخرج لهما عن رای و تتحد معهما + فلایکون بینها و بینهما فرق + تامر بما یامران به و تنهی عما ینهیان عنه و تختار ما یختار انه + فحینئذ تصیر نفسا مطمئنته فیتوا فقون علی طلب واحد و مقصود واحد + اذا بلغت النفس الی هذا الحال استحقت التقصیر من مجاهد تها +

لا تناظر الحق عز و جل فیما یفعل فیک و فی الخلق + اما سمعت قول الله عز و جل لا یسال عما یفعل وهم یسالون ۵ این متابعته الحق عز و جل منک + ان لم تحسن الادب والا اخرجت من الدار مهانا + وان احسنت الادب و وافقت اقعدت و اکرمت + المحب لله عز و جل ضیف عنده + والضیف لا تیخیر علی اصحاب الدار فی ماکوله و مشروبه و ملبوسه و جمیع احواله + بل لا یزال موافقا صابرا راضیا + فلا جرم یقال له البشر بماتری و تلقی +

من عرف الله عز و جل

خربت الدنیا والاخرة و ماسوی الحق عز و جل عن قلبه + یجب علیک ان یکون کلامک لله عز و جل والا

خدا کوئی اور چیز۔ یہی انبیاء و مرسلین، اولیاء و صالحین کی شاہراہ ہے۔ نیک کام کی ترغیب دینا اور خلاف شرع باتوں سے روکنا میرے نزدیک ہزار عابدوں کے خانقاہوں میں بیٹھ کر ذکر کرنے سے افضل ہے۔ نفس کی نظر کو جھکا لے، روک لے، لوٹا لے، تا کہ اس کی تاک جھانک ہلاکت کا سبب نہ ہو اور وہ قلب و باطن کی مطیع بن جائے۔ ان کے ساتھ دوستی رکھے اور ان کی رائے سے باہر نہ ہو یہاں تک کہ نفس، قلب اور باطن میں کوئی فرق نہ رہ جائے۔ جس بات کا قلب و باطن حکم دیں وہی نفس کا حکم ہو اور جس چیز سے یہ روکیں نفس بھی اس سے روکنے لگے اور جس کا یہ انتخاب کریں اسی کو وہ بھی منتخب کرے۔ اس وقت وہ نفس مطمئنہ بن جائے گا کہ تینوں ایک ہی طلب اور ایک ہی مقصود پر باہم متفق ہوں گے۔ نفس کا جب یہ حال ہو تو مشقت میں تخفیف کا مستحق ہے۔

مہمان و میزبان: اللہ تعالیٰ تیرے اور دوسروں کے متعلق جو کچھ فیصلہ فرماتے ہیں اس میں ان سے مناظرہ نہ کر۔ کیا تو نے خدا تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا: "وہ جو کچھ کرے اس سے اس کی باز پرس نہیں ہو سکتی اور لوگوں سے پوچھ گچھ ہو گی" خدا تعالیٰ کی فرماں برداری کیا ہوئی؟ اگر تو نے آداب کا خیال نہ رکھا تو ذلیل کر کے (خدا کے) گھر سے باہر نکال دیا جائے گا۔ حسن ادب اور موافقت اختیار کرنے سے تجھے جگہ دی جائے گی اور عزت کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والا اللہ کا مہمان ہوتا ہے اور مہمان کھانے پینے اور پہننے یا کسی حالت کی بھی میزبان سے فرمائش نہیں کرتا بلکہ جو کچھ صاحب خانہ سامنے رکھ دے اس پر خوش راضی اور صابر رہتا ہے اور اس وقت اس سے یقیناً کہا جائے گا۔ "جو کچھ دیکھتا اور پاتا ہے وہ مبارک ہو" جو شخص اللہ تعالیٰ سے واقف ہو جاتا ہے اس کے دل سے دنیا و مافیہا، آخرت اور خدا تعالیٰ کے سوا ساری چیزیں نکل جاتی ہیں۔ اگر تو اخلاص اور للہیت

فالخر منہ احب الیک + لتکن حیاتک فی طاعتہ اللہ عز و جل والا فالموت احب الیک +

اللھم احینا فی طاعتک واحشرنا مع اھل طاعتک + امین۔

(وقال رضی اللہ تعالی عنہ) المومن ھاجر لنفسہ + یصحت شیخا یودبہ و یعلمہ + لایزال فی التعلیم من خال صغرہ الی ان یموت + فی اول حالہ المقری یحفظہ کتاب اللہ عز و جل + وفی ثانی حالہ العالم یعلمہ سنتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم + و مع ذلک التوفیق ملازم لہ یعمل بما یعلم فیقربہ العمل الی الحلق عز و جل + کلما عمل بما یعلم اورثہ اللہ عز و جل علم مالم یعلم + یقیم القلب علی قلمیہ والاخلاص یقرب منہ خطاہ الی الحلق عز و جل + اذا عملت ورایت ان قلبک لاید نوامن الحلق عز و جل ولا تجد حلوۃ العبادۃ والانس فاعلم انک لست بعامل وانک محجوب + لا جل الخلل الذی فی عملک + ماذا الخلل + الریاء والنفاق والعجب + یا عامل علیک بالاخلاص والا فلا تتعب + علیک بالمراقبتہ للحق عز و جل فی الخلوۃ والجلوۃ + المراقبتہ

فی الجوۃ للمنافقین

و فی الجوۃ والخلوۃ للمخلصین ویحک رایت مستحسنا او مستحسنہ نغمض عینیک + عینی نفسک و ھواک وطبعک + واذکر نظر ربک عز و جل الیک + واقراء وما تکون فی شان الایتہ + احذرمن الحق عز و جل + غض عینیک عن النظر الی المحرم + واذکر نظر

سے وعظ نہیں کہہ سکتا تو خاموش رہنا بہتر ہے۔ اگر زندگی حق تعالیٰ کی راہ میں نہ بسر ہو تو مر جانا بہتر ہے۔

دعا : خدایا! ہماری زندگی اپنی فرماں برداری میں صرف کرا اور ہم کو فرماں برداروں کے ساتھ اٹھا۔ آمین!

(آپ نے فرمایا) مومن اپنے نفس کو چھوڑ کر ایسے بزرگ کی صحبت میں رہتا ہے جو اس کو ادب سکھائے، تعلیم دے۔ وہ بچپن سے لے کر موت تک علم حاصل کرنے میں لگا رہتا ہے۔ حافظ صاحب پہلے اس کو قرآن پاک یاد کراتے ہیں پھر مولوی صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سکھاتے (اور علوم شرعیہ کی تعلیم دیتے) ہیں۔ اب اگر خدا تعالیٰ توفیق دیتا ہے تو علم پر عمل بھی کرتا ہے اور عمل اس کو خدا تعالیٰ کے قریب پہنچاتا ہے جس قدر وہ اپنے علم پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ نئے نئے علوم اس کو عطا فرماتا ہے جو اسے پہلے نہ آتے تھے۔ یہ علم اس کے قلب کو پاؤں پر کھڑا کر دیتا ہے اور اخلاص اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف لے چلتا ہے۔ جب تو عمل کرنے میں محسوس کرے کہ قلب کو خدا تعالیٰ کی قربت حاصل نہیں ہو رہی ہے اور تجھ کو عبادت و الفت میں مزا نہیں ملتا تو سمجھ لے کہ تو نے (صحیح معنوں میں) عمل ہی نہیں کیا اور تو عمل میں خلل کی وجہ سے مجوب ہے اور وہ خلل کیا ہے؟ دکھاوا، نفاق اور خود پسندی۔ اے عمل کرنے والے! اخلاص پیدا کر ورنہ بے کار مشقت نہ اٹھا۔ خلوت و جلوت میں حق تعالیٰ کے ذکر و فکر میں مشغول رہ۔ صرف جلوت میں ذکر الہی میں مشغول ہونا منافقین کا طریقہ ہے۔ اور خلوت و جلوت دونوں صورتوں میں مخلصین کا۔ تجھ پر افسوس! جب تو کسی حسین (لڑکے) یا حسین عورت کو دیکھے تو اپنی نگاہوں یعنی اپنے نفس، اپنی خواہش اور اپنی طبیعت کی نگاہوں کو جھکا لے اور یاد رکھ کہ تیرا پروردگار تجھ کو دیکھ رہا ہے اور پڑھ : "تم کسی حال میں بھی ہو تمہارا پروردگار تم پر نگراں ہے" خدا سے خوف کر۔ تیری نگاہ نا محرموں پر نہ پڑے۔ اپنی نظر نیچی رکھ اور اس (دانا بینا خدا) کی نظر کو یاد کر جس کی نظر اور علم سے تو

من لا تبرح من نظره و علمه +
افالم تناظر الحق و جل ولم
تنازعه تمت عبودیتک له و صرت
عبد احقا + و تد خل فی زمرة من قال
فی حقهم ان عبادی لیس لک علیهم
سلطان ط

اذا تحقق شکرک الله عز و
جل الهم قلوب الخلق والسنتهم
بالشکرلک والتود دالیک +
فحینئذ لا طریق للشیطان واعوانه
علیک + ترک الدعاء عزیمته
والاشتغال به رخصته + الدعاء
نفس للغریق و روزنته للمحبوس
الی ان یاتی الفرج من الحبس والدخول
علی الملک + کونوا عقلا + انتم
ما تحنون تترکون الدعا +
ولا تحسنون تدعون +
ما من شی الا ویحتاج الی نیته و عقل و علم
و علم واتباء لمن یعرف + انتم ما
تعلمون ما عند الله عز و جل
وما عند عباده الصالحین +
ولهذا اساتم ظنونکم فیهم +
لا تخاطرو ابروس ادیانکم و احوالکم معهم +
لا تعترضوا علیهم فی جمیع تصاریفهم + افالم یعترض
الشرع علیهم لا تعترضوا علیهم + هم بین یدی
الحق عز و جل من حیث الظاهر والباطن + ما
یسکن قلبه من الخوف حتی یسکن و یضمن
له السلامته +

تعالوا یا عباد الله عز و جل فی الارض و یازهادها
تعلموا شیا ما عندکم منه خبر + اد خلوا بکتبی
حتی اعلمکم شیا لا تجدونه عندکم + للقلوب

باہر نہیں جا سکتا۔ اگر تو خدا تعالیٰ سے (اس کے احکام قضا و قدر کے متعلق) مباحثہ و مناظرہ نہ کرے گا تو پرستش کامل ہو گی اور تو حقیقی معنوں میں اس کا بندہ ہو گا اور تو ان لوگوں میں شمار ہو گا جن کے متعلق حق تعالیٰ نے کہا ہے: "(اے ابلیس!) میرے بندوں پر تیرا کچھ زور نہیں ہے"۔

دعا کی حقیقت: جب تو پوری طرح اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بن جائے گا تو مخلوق کے دلوں میں اور ان کی زبانوں پر تیری محبت اور شکر گزاری ڈال دی جائے گی۔ شیطان اور اس کے چیلے کسی طرح تیرا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ میرے نزدیک دعا نہ کرنا عزیمت اور دعا میں مشغول ہونا اجازت ہے۔ دعا تو ڈوبتے کو تنکے کا سہارا اور کوٹھڑی میں بند شخص کے لئے روشن دان ہے (کیونکہ اس سے زندگی اور رہائی کی امید باقی رہتی ہے) لیکن اسی وقت تک کہ قید سے (رہائی پا کر) کھلی فضا میں نہ آ جائے اور بادشاہ تک رسائی نہ ہو۔ عقل سیکھو۔ نہ تو ترک دعا سے اچھی طرح واقف ہے اور نہ ہی دعا مانگنا تجھے اچھی طرح آتا ہے کوئی چیز ایسی نہیں جس کے لئے عقل، نیت علم اور واقف کار کی ضرورت نہ ہو (دعا و ترک دعا کے بھی خاص مواقع ہیں)۔ تم نہیں سمجھتے کہ خدا کے پاس کیا ہے اور اس کے نیک بندوں کے پاس کیا؟ اسی لئے تم ان سے بدگمان ہو۔ ان کے ساتھ تم اپنے دین و سر کی بازی لگانے کا خطرناک کھیل نہ کھیلو (ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے)۔ ان کے حرکات و سکنات میں کسی بات پر اعتراض نہ کرو۔ جب تک کوئی کام خلاف شریعت نہ ہو معترض نہ ہو۔ وہ ظاہر و باطن دونوں اعتبار سے خدا کے سامنے ایستادہ ہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ ان کو سکون نہ بخشے اور سلامتی کا ضامن نہ ہو، خوف کی وجہ سے ان کے دل کو قرار نہیں آتا۔

مکتب علم و عرفان: اے دنیا کے رہنے والو! اللہ کے بندو اور زاہدو! آؤ وہ چیز سیکھو جس کی تم کو خبر نہیں۔ میرے مکتب میں داخل ہو جاؤ تاکہ میں تم کو وہ علم پڑھا دوں

كتاب وللاسرار كتاب وللنفوس كتاب و للجوارح كتاب + هى درجات و مقامات و اقسام معدودة + القسم الاول ماصح لک کیف تصل الى الثانى + الاسلام ماصح لک فکیف تصل الى الايمان الايمان ما صح لک فکیف تصل الى الايقان + الايقان ماصح لک فکیف تصل الى المعرفته والو لایته + كن عاقلا + ما انت على شى + كل منكم يطلب الرياسته على الخلق بلا التہ فیہ + انما تصح الرياسته على الخلق بعد الزهد فيهم و فى الدنيا والنفس والهوى والطبع والارادة + الرياسته من السماء تنزل لامن الارض +

الولايته من الحق عز و جل لا من الخلق + كن ابدا تابعالا متبوعا + صاحبا لا مصحوبا + ارض بالذل والخمول + فانكان لک عندالحق عز و جل ضد ذلک فهو يجيک فى وقته + علیک بالتسليم والتفويض و ترک حولک و قوتک و اعتراضک و شرک بالخلق و بنفسک عليک بصحبته العبوديته + وهى امتثال الامر والانتهاء عن النهى والصبر على الافات + اساس هذا الامر التوحيد + والبناء عليہ الاعمال الصالحته + الاساس ما احكمته على اى شى تبنى + النيته ما صحت لک کیف تتکلم + سکوتک ماتم لک کیف تنطق + هذا الكلام على الخلق نيابته عن الرسل + لانهم هم الذين كانوا خطباء الخلق + فلما ذهبوا اقام الحق عز و جل العلماء العمال بعلمهم مقامهم و جعلهم وراثهم + من يريد ان يكون فى مقام الرسل يكون اطهر من الخلق فى زمانه و اعلمهم بحكم الله

جو تمہارے پاس نہیں ہے۔ قلوب، اسرار، نفوس اور اعضائے بدن کے مکتب جدا جدا ہیں۔ یہ سب الگ الگ درجے اور مقامات ہیں اور چند قدم کے فاصلے پر ہیں۔ اگر پہلا ہی قدم صحیح نہ اٹھا تو دوسرا کیسے صحیح اٹھے گا؟ تیرا اسلام صحیح نہیں تو ایمان کیسے درست ہو گا؟ ایمان صحیح نہ ہو گا تو ایقان تک کیسے رسائی ہو گی؟ ابھی ایمان و ایقان درست نہیں تو معرفت و ولایت تک کیسے پہنچے گا؟ عقلمند بن۔ ابھی تو کچھ بھی نہیں۔ تم میں ہر شخص اعلیٰ سرداری کے بغیر سردار بننا چاہتا ہے حالانکہ سرداری مخلوق سے کنارہ کشی، ترک دنیا اور نفس، خواہش، طبیعت و ارادہ میں زہد اختیار کرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ سرداری آسمان سے اترتی ہے۔ زمین سے نہیں ملتی۔ ولایت مخلوق سے نہیں، حق تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے ہمیشہ (دوسرے اللہ والوں کا) فرماں بردار بنارہ۔ پیشوانہ بن۔ ان کا مصاحب بن، اپنا مصاحب نہ بنا (کہ دوسروں کا بوجھ اٹھانا آسان نہیں) ذلت اور گمنامی پسند کر، اس میں امن ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس کی ضد (یعنی شہرت و امامت) تیرے لئے مقدر کر چکا ہے تو وقت پر خود بخود مل جائے گی تو شان تسلیم و رضا اختیار کر۔ اپنے زور قوت، اعتراض، مخلوق اور نفس کو خدا کا شریک سمجھنا چھوڑ دے۔ عبودیت اختیار کر یعنی ہمیشہ احکام کی تعمیل، ممنوعات سے پرہیز اور مصائب پر صبر کر۔ اس امر (ولایت و امارت) کی بنیاد توحید پر ہے اور اعمال صالح اس کی تعمیر ہے۔ ابھی تو نے بنیاد کو مضبوط نہیں کیا۔ پھر چنائی کیسے اور کس چیز پر کرے گا؟ تیری نیت صحیح ہوئی نہیں، وعظ و نصیحت کیسے کرے گا۔ خاموش رہنا آیا نہیں، گفتگو کیسے کرے گا؟ لوگوں کو وعظ سنانا پیغمبروں کی نیابت ہے، اس لئے کہ حقیقتاً وہی مخلوق کے واعظ تھے۔ جب وہ حضرات علیہم السلام چلے گئے تو ان کے علوم پر عمل کرنے والوں کو خدا تعالیٰ نے ان کا قائم مقام بنا کر کھڑا کر دیا اور ان لوگوں کو ان انبیا علیہم السلام کا وارث بنا دیا۔ جو شخص انبیاء علیہم السلام کی جگہ کھڑا ہونا چاہتا ہے، اس کو اپنے

عز و جل و علمہ + تحسبون ان هنا الاسرهین یا جہلا لا باللہ و برسلہ و اولیائہ الصالحین من عبادہ یا جهالا بنفوسهم و طباعهم و دنیاهم و اخراهم + ویحکم

اخرسوا واسکتوا حتی تنطقوا و تنعشوا و تقاموا و تجانوا + من غلب علمہ هواہ فذلک العلم النافع + کیف لا یکون نافعا و قد اغلق ابواب الخلق و فتح باب الحق عز و جل النی هوالباب الاکبر + اذا صح هنا الغلق والفتح لعبد ذهبت عنہ الزحمتہ وجاءتہ الخلوۃ + جائت الخلع الی قلبہ والنثار علیہ + جاءتہ المفاتیح تناثر عنہ القشور وبقی الب انسد + طریق الهوی انغلب وانقهر + وانفتحت الطریق الی الحق عز و جل + و ظهرت الجادۃ علیہ جادۃ مرادہ التی هی جادۃ من تقلم من الانبیاء والمرسلین والاولیاء + ماتلک الجادۃ + جادۃ الصفاء بلا کلر + جادۃ التوحید بلا شرک + جادۃ الاستسلام بلا منازعتہ + جادۃ الصدق بلا کنب + جادۃ الحق عز و جل بلا خلق + جادۃ المسبب بلا سبب + هنہ الجادۃ التی علیها امراء اللنین وسلاطین المعرفتہ و ملوکها النین هم رجال الحلق عز و جل و اصفیائوہ و نجبائوہ + الناصرون للدین المعادون فیہ والمحبون فیہ ویحک کیف تدعی طریق هولاء القوم وانت مشرک بک وبغیرک من الخلق +

لا ایمان لک و علی وجہ الارض

زمانے میں ساری مخلوق سے زیادہ پاک صاف اور اللہ تعالیٰ کے حکم و علم کا سب سے بڑا عالم ہونا چاہیے۔ اللہ اس کے رسولوں، نیکوکاروں اور اس کے اولیاؤں سے ناواقفو! اپنے نفس، طبیعت، دنیا و آخرت سے غافل رہنے والو! تم سمجھتے ہو کہ (وعظ) کوئی آسان کام ہے۔ اس سمجھ پر افسوس! جب تک (خدا تعالیٰ کی طرف سے) بولنے، کھڑا ہونے، (منبر) پر جانے کا حکم نہ آئے، گونگے اور خاموش بنے رہو۔ اگر علم کسی کی خواہش نفس پر غالب آ جائے تو وہ علم مفید ہے اور وہ نفع بخش کیوں نہ ہو، اس نے مخلوق کے دروازے بند کر دیئے اور اللہ کا دروازہ کھول دیا جو سب سے بڑا دروازہ ہے۔ جب یہ بندو کشاد بندہ کے لئے صحیح ہو جاتی ہے تو اس کے پاس سے بھیڑ چھٹ جاتی ہے اور خلوت آ جاتی ہے۔ اس کے قلب کے پاس خلعت آتی اور اس پر نثار ہوتی ہے۔ ایسی ہوائیں چلتی ہیں جس سے بھوسی اڑ کر صاف ہو جاتی ہے اور مغز باقی رہ جاتا ہے۔ نفسانی خواہشوں کا راستہ بند اور مغلوب و مقہور ہو جاتا ہے۔ خدا کی راہیں کشادہ ہو کر مراد کی شاہراہیں نظر آنے لگتی ہیں۔ وہ شاہراہ جو گزشتہ انبیاء و مرسلین کی تھی۔ وہ شاہراہ جس میں صفائی ہے کدورت نہیں۔ توحید ہے شرک نہیں۔ تسلیم و رضا کی شان ہے منازعت و اختلاف نہیں۔ یہ راہ راست ہے جس میں جھوٹ کی آمیزش نہیں۔ صرف راہ خدائے برتر و بزرگ ہے مخلوق کا پتا نشان نہیں۔ راہ مسبب ہے اسباب کی ضرورت ہی نہیں۔ یہی وہ شاہراہ ہے جس پر امراء دین اور شاہان معرفت چلتے رہے ہیں۔ وہ مردان خدا اس کے برگزیدہ و منتخب بندے ہیں۔ اس کے دین کے مددگار ہیں اور اسی کی خاطر لوگوں سے دشمنی مول لیتے اور اسی کے لئے محبت رکھنے والے ہیں۔ تجھ پر افسوس! کہ تو اپنے نفس و مخلوق کو تو شریک خدا بنائے ہوئے ہے اور ان حضرات کا پیرو ہونے اور نقش قدم پر چلنے کا مدعی ہے۔ جب تک روئے زمین پر ایک شخص بھی ایسا موجود

من تخافه و ترجوه + لا زهد لک و فی الدنیا شی تریده + لا توحید لک . وانت تری غیره فی طریقک الیه + العارف غریب فی الدنیا والاخرة و زاهد فیهما و فیما سوی الحق عز و جل فی الجملته + لا رغبته له فی غیره +

یا قوم اسمعوا منی وازیلوا التهمته لی من قلوبکم + کیف تتهمونی و تغتا بونی وانا شفیق علیکم + احمل اثقالکم و اختیط فتوق . اعمالکم واشفع الی الحق عز و جل فی قبول حسناتکم و التجا و زعن سیا تکم + من عرفنی مابیرح من عندی الی ان یموت + یجعلنی شهواته و والذاته و طعامه و شرابه و ولباسه + یستغنی بی عن غیری + یا غلام کیف لا تحبنی وانا ارید لک لا الی + ارید منفعتک و تخلیصک من یدا الدنیا القتالته الغرارة + الی متی تعدون خلفها + عن قریب تلتفت الیکم و تقتلکم +

الحق عز و جل لا یترک محبیه مع الدنیا ولا لحظته + لا یا منها علیهم ولا یترکهم معها ولا مع غیره فی الجملته + بل هو معهم و هم معه + قلوبهم ابد الله ذاکرة + بین یدیه

ہے جس سے تو ڈرتا ہے یا اس سے امید رکھتا ہے تو تیرا ایمان کامل نہیں اور دنیا میں جب تک ایک چیز بھی ایسی ہو جس کی تیرے دل میں آرزو ہو تو زاہد مکمل نہیں اور خدا کے راستہ میں اگر ایک شخص پر بھی تیری نظر پڑے تو توحید صحیح نہیں۔ عارف دنیا و آخرت میں مسافر اور ان سے اور تمام ما سوا خدا سے بے نیاز ہوتا ہے۔ خدا کے سوا کسی سے اس کو کوئی مطلب نہیں ہوتا نہ کسی چیز کا شوق ہوتا ہے۔

خیر خواہی: دوستو! میری بات سنو اور اپنے دلوں سے مجھ پر الزام تراشی کا خیال نکال دو۔ تم مجھ پر کیوں تہمت رکھتے ہو اور کس طرح میری غیبت کرتے ہو۔ میں تو تم پر شفقت کرتا ہوں۔ تمہارے بوجھ اٹھاتا اور تمہارے اعمال میں پیوند لگاتا ہوں۔ خدا تعالیٰ سے تمہاری نیکیوں کے قبول کر لینے اور خطاؤں سے درگزر کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔ جو مجھے پہچان لے گا وہ مرتے دم تک میرے پاس ہی رہے گا۔ مجھ ہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بدلے گا اور مجھ کو دیکھ کر بھوک پیاس بھول جائے گا۔ میری وجہ سے سب کو چھوڑ دے گا اور سب سے بے نیاز ہو جائے گا۔ اے عزیز! کیا وجہ ہے کہ تو مجھ سے محبت نہیں رکھتا جب کہ میں تجھے تیرے نفع کے لئے چاہتا ہوں۔ میری کوئی غرض نہیں ہوتی۔ میں تیرا فائدہ چاہتا ہوں۔ قاتل و مکار دنیا سے تجھے چھڑانا چاہتا ہوں۔ اس ڈائن کے پیچھے تو کب تک بھاگتا پھرے گا۔ وہ موقع پا کر پلٹے گی اور تجھے مار ڈالے گی۔

خدا محبین کے ساتھ ہے: اللہ تعالیٰ اپنے چاہنے والوں کو ایک لحظہ بھی دنیا کے ساتھ نہیں رہنے دیتا۔ وہ اس کی طرف سے ان کے بارے میں مطمئن نہیں ہے۔ ان کو نہ دنیا کے پاس اکیلا رہنے دیتا ہے' نہ اپنے سوا کسی اور کے پاس ٹکنے دیتا ہے۔ ہر وقت ان کے ساتھ رہتا ہے اور وہ اس کے پاس ہوتے ہیں۔ ان کے دل

حاضرة + و عن غيره معرضته و عليه مقبلته + فهو معهم حافظ لهم ولهم مئونس +

اللهم اجعلنا منهم و احفظنا كما حفظتهم واتنا في الدنيا حسنته و في الاخرة حسنته وقنا عذاب النار ٥

وقال رضي الله عنه يا منافق + الله عز و جل هو المظهر لمن يشاء من عباده + هو المنادي عليهم + هو الجامع لقلوب الخلق على من يريد من عباده + هوالمسخر + تريد انت بنفاقك قد تجمع قلوب الخلق عليك + لا يجي من هذا شي ء +

يا غلام اترك شهواتك تحت اقدامك و اعرض عنها بكل قلبك + فان كان لك شي ء منها في سابقته علم الله عز و جل فهو يجيك في وقته +

لان السابقته لا يصح الزهد فيها + و علم الله عز و جل لا يتغير ولا يتبدل + يجيک القسم في وقته مهنا مكفي مطيبا + فتاخذه بيدالعز لا بيد الذل + و مع ذلك قد حصل لک عند الله عز و جل ثواب الزهد فيه + و نظر اليک بعين الكرامته + لا نک لم تشره و تلح في طلبه + كما هربت من الاقسام تعلقت بک و عدت خلفک + فالزهد فيها لا يصح ولكن لا بد من الاعراض عنها قبل مجيها + تعلم مني الزهد و

ہمیشہ مالک کی یاد میں مصروف، اس کے سامنے حاضر، دوسروں سے گریزاں اور اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ وہی ان کا ساتھی ہے اور وہی محافظ اور وہی ان کا مونس و غم خوار۔

دعا : اے اللہ! ہم کو بھی ان میں سے بنا دے اور ہماری بھی حفاظت فرما جس طرح ان کی حفاظت فرمائی اور دنیا و آخرت میں ہم کو بھلائی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(نیز آپ نے فرمایا) اے منافق! اللہ تعالیٰ ہی جس بندے کو چاہتا ہے مشہور و ظاہر فرماتا ہے۔ وہی لوگوں کو پکار کر کہنے والا ہے (کہ فلاں بندے کو فضیلت دی گئی) وہی جس کے لئے چاہتا ہے مخلوق کے دلوں میں محبت و عزت ڈال دیتا ہے۔ وہی لوگوں کے دل تسخیر کرنے والا ہے۔ تو منافق ہوتے ہوئے چاہتا ہے کہ لوگوں کے دل تیری طرف مائل ہو جائیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔

گوشہ نشینی کا طریقہ : اے عزیز! پہلے اپنی خواہشوں کو اپنے قدموں سے پامال کر اور تہ دل سے ان سے کنارہ کشی اختیار کر۔ اگر تیری خواہش کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے علم ازلی (تقدیر) میں تیرے لئے مقدر ہو گی تو اپنے وقت پر خود ہی تجھ کو ملے گی اور

اس وقت اس سے پرہیز درست نہ ہو گا۔ خدا تعالیٰ کے علم میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ قسمت کی روزی اپنے وقت پر خوش گوار، کافی اور بامزہ ہوا کرتی ہے۔ اس وقت اس کو لینا باعث عزت ہو گا۔ لینے اور قبول کرنے میں ذلت نہ ہو گی۔ اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ تجھ کو زہد کا ثواب بھی دے گا۔ وہ عزت کی نظر سے تجھ کو دیکھے گا کیونکہ تو نے حرص سے گریز کیا اور اس کے لئے اصرار نہیں کیا۔ مقسوم سے جتنا بھی تو بھاگے گا وہ تجھے چمٹیں گے اور تیرے پیچھے پڑیں گے۔ ایسی حالت میں ان کی رغبت نہ کرنا مناسب نہیں۔ ہاں ان کے آنے سے پہلے ان سے گریز کرنا ضروری ہے۔ زاہد بنتا

التناول + لا تقعد فی زاویتک مع جھلک + تفقہ ثم اعتزل + تفقہ فی حکم اللہ عز و جل و اعمل بہ + ثم انعزل عن الکل الا احاد افراد من العلماء باللہ عز و جل + فمخالطتک لھم و سماعک منھم افضل من اعزالک + اذارایت واحدا منھم فالزمہ و تعلم منہ الفقہ فی علم اللہ عز و جل والمعرفتہ بہ + تفقہ فیہ بسماعک لہ من افواھھم + العلم یوخذ من افواہ الرجال + من ھولاء الرجال + العلماء بحکم اللہ عز و جل و علمہ + فاذا صح لک ذلک انعزل وحدک بلا نفس و شیطان و ھوی و طبع و عادۃ و رویتہ للخلق +

اذا صح لک ھذا الانعزال

کانت الملائکتہ وارواح الصالحین و ھممھم حولک + ان انعزلت عن الخلق علی ھذہ القاعدۃ والا فانعزالک نفاق و تضیع زمانک فی لاشی + و تکون فی النار دنیا واخرۃ + فی الدنیا فی نارا لافات + و فی الاخرۃ

فی النار المعدۃ للمنافقین

والکافرین +

اللھم عفوا وغفرانا و سترا و تجاوزا و توبتہ + لا تھتک استارنا + لا تواخذنا بذنو بنا + یا اللہ یا کریم + انت قلت وھو الذی یقبل التوبتہ عن عبادہ و یعفوعن السیات ط تب علینا و اعف عنا امین +

ویحک تدعی العلم و تفرح فرح الجھال + و تغضب کغضبھم + فرحک بالدنیا واقبال الخلق علیک ینسیک

اور چیزوں کو لینے کے طریقے مجھ سے سیکھ۔ اپنی جہالت لئے کونے میں نہ بیٹھ۔ پہلے دین کی سمجھ پیدا کر پھر گوشہ نشین ہو۔ خدا کے حکم و شریعت سمجھنے کی صلاحیت پیدا کر کے اس پر عمل پیرا ہو۔ اس کے بعد سب سے الگ ہو کر خلوت نشین ہو۔ ہاں ان افراد سے جن کو خدا تعالٰی کی معرفت حاصل ہے ملتے رہنا اور ان کی باتوں کو سننا تیرے لئے گوشہ نشینی سے افضل ہے۔ ان میں سے کوئی نظر آ جائے تو اس کے ساتھ ہو لے اور علوم الٰہیہ اور معرفت خداوندی سیکھ۔ خود ان کی زبان سے سن کر اس میں فہم حاصل کر کیونکہ علم ان بزرگوں کی زبانوں سے ہی سن کر حاصل ہوتا ہے۔ وہ کون لوگ ہیں؟ علم خداوندی اور شریعت کے جاننے والے۔ جب تم کو یہ علوم آ جائیں، اس کے بعد نفس، خواہش، طبیعت، شیطان، عادت، مخلوق کی امیدواری سب کو چھوڑ کر خلوت میں بیٹھ جا۔ جب یہ گوشہ نشینی درست ہو جائے گی تو فرشتے، صالحین کی روحیں اور ان کی توجہ تیرے اردگرد ہوں گی۔ اس طرح گوشہ نشینی اختیار کرے تو یقیناً مفید ہے ورنہ تیری کنارہ کشی نفاق اور محض تضیع اوقات ہے۔ تو دنیا و آخرت دونوں جگہ آگ میں جلے گا۔ دنیا میں تکلیف و مصائب کی آگ میں اور آخرت میں اس آگ میں جو منافقوں اور کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

دعا : خدایا! معافی، معرفت، پردہ پوشی اور درگزر فرما۔ ہماری پردہ داری نہ فرمانا اور ہمارے گناہوں پر گرفت نہ کرنا۔ اے اللہ! اے کریم! تو نے فرمایا ہے "اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور خطائیں معاف کر دیتا ہے" ہماری توبہ قبول فرما کر ہم کو معاف کر دے۔ آمین!

زوال علم : تجھ پر افسوس! پڑھے لکھے ہونے کا دعوٰی کرتا ہے اور جاہلوں کی طرح اتراتا اور انہی کی طرح غضب ناک ہوتا ہے۔ اگر تو دنیا اور مخلوق کے متوجہ

الحکمتہ و یقسی قلبک + المومن لا یفرح الا باللہ عز و جل لا بغیرہ + انکان ولا بلمن الفرح فافرح اذا کان دنیا و بذلتھا فی طاعتہ اللہ عز و جل + تنفع بھا خدام الحق عز و جل و تعینھم + علی طاعاتھم + الزم الخوف فی لیلک

ونھارک حتی یقال لقلبک وسرک لا تخافا اننی معکما اسمع واری + کما
قال ذلک لموسی وھرون علیھما السلام +
ما انت منھم + لان معک حفظ العلم بلا عمل + فلا جرم لا تکون وارثا + الوراثتہ انما تصح بالعلم والعمل
والاخلاص +

اعرف قدرک ولا تتطاول الی شی ء لم یقسم لک + وافق الحق عز و جل فی مقدورہ + فلا جرم یوفقک و یلطف بک و یحمل عنک الاثقال و یرفق بک دنیا و اخرۃ + المومن اذا قوی ایمانہ سمی موقنا + ثم اذا قوی ایقانہ سمی عارفا + ثم اذا قویت معرفتہ سمی عالما + واذا قوی علمہ سمی محبا + واذا قویت محبتہ سمی محبوبا + واذا صح لہ ذلک سمی غنیا مقربا مستانسا + یستانس بقرب اللہ عز و جل + یطلعہ علی اسرار حکمہ و علمہ و سابقتہ ولا حقتہ وامرہ و قدرہ + ویکون ذلک علی قدر حوصلاتہ وما یعطیہ من قوۃ قلبہ و سعتہ + قائم مع ربہ عز و جل + خارج بقلبہ عن الخلق + اذا جاء علم ربہ

ہونے پر اترائے گا تو علم و فہم جاتا رہے گا اور دل سخت ہو جائے گا۔ مومن کو سوائے حق تعالیٰ کے (قرب کے) اور کسی چیز سے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔ اگر سر و سامان دنیا سے خوشی ہوتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں خرچ کر کے خوش ہو۔ خادمان حق کو نفع پہنچا کر اور خدا کی اطاعت میں ان کی مدد کر کے مسرور ہو ورنہ دن رات خدا سے ڈرتا رہ

یہاں تک کہ تیرے قلب و باطن کو کہہ دیا جائے جس طرح حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام سے کہا گیا تھا۔ "خوف نہ کرو میں تم دونوں کے ساتھ ہوں، سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں"۔ تو ابھی ان میں داخل نہیں ہے کیونکہ تو نے علم حاصل کر لیا ہے ابھی اس پر عمل کرنا نہیں آیا اور ایسے کو انبیا علیہم السلام کی وراثت نہیں مل سکتی۔ وراثت تو علم، عمل، اخلاص تینوں کے بعد صحیح معنوں میں ملتی ہے۔

مومن کے مدارج: اپنے مرتبہ سے واقف ہو اور جو چیز تیرے مقدر میں نہیں ہے اس کی طرف ہاتھ نہ بڑھا۔ حق تعالیٰ نے جو کچھ تیری تقدیر میں لکھ دیا ہے اس پر راضی رہ۔ پھر یقیناً وہ تجھ کو توفیق دے گا۔ تجھ پر نظر التفات فرمائے گا۔ تیرا بوجھ اٹھا لے گا اور دنیا و آخرت میں نرمی کا برتاؤ فرمائے گا۔ مومن کا ایمان قوی ہو جاتا ہے تو اس کا نام صاحب ایقان رکھا جاتا ہے۔ جب اس کا یقین کامل ہو جاتا ہے تو اس کو عارف کے نام سے یاد کرتے ہیں جب معرفت کامل ہو جاتی ہے تو وہ عالم کہلاتا ہے علم قوی ہو جانے پر اس کو محب کہتے ہیں اور جب اس کی محبت پایہ تکمیل کو پہنچ جاتی ہے تو وہ محبوب کہلاتا ہے اور جب یہ شان محبوبیت کامل ہو جاتی ہے تو اس کا نام غنی، مقرب اور بے خود رکھا جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ کے قرب سے بے خود ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو اپنے حکم، علم، تقدیر اور قضا و قدر سے مطلع فرماتا ہے۔ یہ فیضان الٰہی اس کے حوصلے، قلب کی طاقت اور گنجائش کے موافق ہوتا ہے۔ وہ اپنے رب کے حضور میں حاضر اور دل کے اعتبار سے مخلوق سے دور

عز و جل السابق و معه قسم من الماکول والمشروب والملبوس والمنکوح لا یجد من یتنا وله منه + لغیبته المنفذ الیه عن المنفذیه + فیوجده الحق عز و جل للتناو لئلا یبطل علمه و یمحی + یفخلقه خلقا اخرو ینشئه لئلا ینتقض ما بناه فی سابق علمه + فیتلقم الاقسام کما یلقم الصبی الصغیر + و کما تضع الام الدبس فی نم ولدها الرضیع + تنزل الاقسام فی فمه و یلزم با کلها کما یلزم المریض بتناول الاشربته + یوحفظ قوته بها بلا اختیار منه فی ذلک + بل السابقته تربی هذا المومن الموقن العارف الفانی عن جلب المصالح الی نفسه و دفع المضار عنها + ید الرحمته تقلبه ذات الیمین و ذات الشمال + بل اللطف یشیله و یحطه + یا خیبته من لم یعرف الله عز و جل ولم یتعلق بذیل رحمته + یا خیبته من لم یعامله و ینقطع الیه بقلبه و یتعلق به بسره ویتمسک بلطفه و مننه

یا قوم الحق عز و جل یتولی تربیته قلوب الصدیقین من حال صغرهم الی کبرهم + کلما اختبرهم بشی ء من البلایا ورای صبرهم ازداد قربهم منه + البلایا لا تقهرهم ولا تلحقهم+

کیف تلحقهم وهی ماشیته + وقلوبهم علی اجنحته الطیور الطائرة + یاخیبته من یودی

ہوتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کی تقدیر کے ظہور کا وقت آتا ہے اور اس کے لئے کھانے، پینے، پہننے یا شادی بیاہ کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے تو وہ چیز اللہ کے اس بندے کو حاضر نہیں پاتی کیونکہ وہ اپنے مقسوم سے بے خبر اللہ کی یاد میں مستغرق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس محبوب بندے کو مقسوم لینے کے لئے فنائیت سے مقام وجود میں لے آتے ہیں تا کہ علم الٰہی غلط نہ ہونے پائے۔

اللہ تعالیٰ اس کو دوسرا جنم دیتے اور اس کو وجود بخشتے ہیں تا کہ علم ازلی میں جو تعمیر فرمائی تھی وہ منہدم نہ ہونے پائے۔ اس کی قسمت کا نوالہ بچوں کی طرح اس کے منہ میں دیا جاتا ہے۔ جیسے ماں اپنے بچے کے منہ میں شہد ٹپکاتی ہے کہ قسمت کی روزی خود بخود منہ تک پہنچتی ہے اور اس کا کھا لینا اس پر ضروری ہوتا ہے جس طرح مریض کو شربت پینا۔ اس طرح اس کے اختیار کے بغیر اس کی قوت محفوظ رکھی جاتی ہے بلکہ تقدیر ہی اس کی تربیت کرتی ہے۔ مومن، عارف، فانی اپنی ذات کو فائدہ پہنچانے اور مضرت کو دور کرنے سے عاجز ہوتا ہے۔ دست رحمت اس کے دائیں بائیں کروٹ بدلتا رہتا ہے اور لطف خداوندی اس کو چڑھاتا اتارتا ہے جس نے خدا کو نہ پہچانا اور اس کی رحمت کا دامن نہ تھاما وہ سخت خسارہ میں رہا۔ جس نے اللہ سے معاملہ نہ کیا اور یک سوئی کے ساتھ اپنے باطن سے اس سے وابستہ نہ ہو گیا اور اس کے احسان و کرم کو مضبوطی سے تھام نہ لیا وہ بھی بڑے گھاٹے میں رہا۔

دوستو! صدیقوں کے قلوب کی پرورش بچپن سے لے کر ان کے بڑھاپے تک اللہ تعالیٰ ہی کے ذمہ ہوتی ہے۔ کسی مصیبت میں ان کو جس قدر آزماتا اور ان کے صبر و سکون کو ملاحظہ فرماتا ہے، اسی قدر اس سے وہ قریب ہوتے جاتے ہیں۔ در حقیقت مصیبتیں نہ ان پر غالب آتی ہیں نہ ان کو لاحق ہوتی ہیں (بدن پر اثر ہوتا بھی ہے تو دل پر نہیں ہوتا)۔ وہ لاحق بھی کیسے ہو سکتی ہیں جب کہ مصیبتیں تو پا پیادہ ہیں اور صدیقین کے قلوب پرندوں کے بازوؤں پر

قلوبهم + یا مقت الله عز و جل له + یا حرمان الله عز و جل له + یا غضب الله عز و جل له +

یا غلام کن غلام القوم وارضالهم و خادما بین ایدیهم + فاذا ادمت علی ذلک صرت سیدا + من تواضع لله عز و جل و لعباده الصالحین رفعه الله فی الدنیا والاخرة + اذا احتملت القوم وخدمتهم رفعک الله الیهم وجعلک رئیسهم فکیف اذا خدمت خواصه من خلقه +

اللهم اجرا الخیرات علی ایدینا والسنتنا واجعلنا من اهل لطفک وعنایتک +

اڑتے ہیں۔ ہائے خسارہ میں ہے وہ شخص جو ان کو ایذا پہنچائے۔ خدا کا غضب و غصہ اور محرومی ہے اس کے لئے جو ان کو ستائے۔

اے عزیز! اللہ والوں کا غلام، ان کی خاک پا اور ان کا حاضر باش خدمت گار بن جا۔ جب ہر وقت تیری یہ حالت رہے گی تو سردار بنا دیا جائے گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے نیک بندوں کے سامنے جھکتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو دنیا و آخرت دونوں جہان میں رفعت و بلندی بخشتا ہے۔ جب تو عوام کی ایذاؤں کو برداشت کر کے ان کی خدمت کرے گا تو پروردگار عالم تجھ کو رفعت بخشے گا اور ان کا سردار بنا دے گا۔ جب تو مخلوق میں سے اس کے خاص بندوں کی خدمت کرے تو تیری قدر و منزلت کا کیا پوچھنا!

اے اللہ! ہمارے ہاتھوں اور ہماری زبانوں پر نیکیاں جاری فرما اور اپنی عنایت و مہربانی کا اہل بنا دے۔

المجلس الخامس والخمسون

وقال رضی الله تعالی عنه بکرة فی المدرسة سابع عشر شهر رمضان + سنة خمس واربعین و خمسمائة بعد کلام

من اراد ان یحصل له الرضا بقضاء الله عز وجل فلیلزم ذکر الموت+ فان ذکرة یهون المصائب والآفات+ لا تتهم علی نفسک وعلی مالک وعلی ولدلک+ بل قل ربی اعلم بی منی + فاذا دمت علی ذلک جاء تک لذة الرضا والموافق + فتذهب الآفات باصولها و فروعها + و یجیئک بدلها النعم الطیبات + لما وافقت

پچپنویں مجلس

جمعہ۔ بوقت صبح۔

۱۶ رمضان ۵۳۵ھ

قدرت خداوندی اور عصائے موسیٰؑ

موت کا ذکر: جو شخص اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر پر راضی رہنا چاہتا ہے اس کو ہر وقت موت کو یاد رکھنا چاہیے کیونکہ اس کی یاد اور ذکر مصائب وآفات کو آسان کر دیتی ہے۔ نفس، مال واولاد کے بارے میں خدا تعالیٰ پر الزام نہ رکھ بلکہ کہہ دے کہ میرا پروردگار میرے حالات سے مجھ سے زیادہ واقف ہے۔ اگر ہمیشہ تیری یہ کیفیت رہے گی تو رضا و موافقت کا مزہ آئے گا اور ساری تکلیفیں جڑ بنیاد سے ختم ہو جائیں گی اور اس کی جگہ نعمتیں اور خوش کامیاں

و تلذذت بالرضافی حال البلاء جاء تک النعم من کل جانب ومکان+

ویحک یا غافلا عنه لا تشتغل عنه بطلب غیره + کم تطلب منه سعته الرزق ولعله فتنته لک وانت لا تعلم + ماتدری الخیره فی ای شئی فاسکت و وافق و اطلب منه الرضایا فعاله والشکر فی سائر الاحوال + سعته الرزق فتنته مع علم الشکر + وضیق الرزق فتنته مع علم الصبر + الشکر یزیدک من النعم و یقربک الی ربک عزوجل + والصبر یثبت اقدام قلبک و ینصره

و یویده ایظره و عاقبته محموده دنیا و اخره + الا عتراض علی الحق عزو جل حرام یظلم به القلب والوجه

و یحک یا جاهل دلیل ماتشغل نفسک بالا عتراض + اشغلها بالسئوال للحق عز وجل + شاغلهابه حتی تنهب اوقات البلایا وتنطفئی نیران الا فات +

و اما انت یا مدعی اراده الحق عزوجل المطلع علی خزائن رحمته و محبته فسله اذا کنت فی الطریق قبل الوصول الیه + ازاتحیرت قل یا دلیل المتحرین دلنی + اذا بتلیت وعجزت عن الصبر قل الهی اعنی و صبرنی و اکشف عنی + و اما اذا وصلت و ادخل قلبک وقرب منه فلا سئوا لا ولا

حاصل ہوں گی۔ جب تو بلا و آزمائش میں راضی ہونے اور موافقت الٰہی سے لذت اٹھانے لگے گا تو ہر طرف اور ہر جگہ سے تجھ پر نعمتوں کی بارش ہوگی۔

کشادگی رزق کا فتنہ: تجھ پر افسوس! اے خدا سے غافل انسان! غیر کی طلب میں مشغول ہو کر خدا سے غافل نہ ہو جا۔ تو اکثر اس سے کشادگی رزق کا خواستگار ہوتا ہے لیکن ممکن ہے کہ وہ تیرے لیے فتنہ ہو اور تجھے علم نہ ہو۔ تجھے کیا معلوم کہ بہتری کس میں ہے۔ خاموش رہ۔ اس کی موافقت کر اور ہر حال میں خوش رہنے اور شکر کرنے کی دعا مانگ۔ رزق کی ایسی وسعت جس پر شکر نہ کیاجائے فتنہ ہے اور معاش کی وہ تنگی بھی فتنہ ہے جس پر صبر نہ ہو، شکر، نعمت زیادہ کرنے اور خدا کے قریب پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ صبر قلب کو ثابت قدم رکھے گا اس کی مدد کرے گا، اس کو قوی کرکے فتوحات بخشے گا اور دنیا و آخرت میں اس کا انجام بخیر ہوگا۔ خدا تعالیٰ پر اعتراض کرنا حرام ہے کہ اس سے قلب بھی سیاہ ہوتا ہے اور منہ بھی۔

دعا کرنے کا حکم: تجھ پر افسوس! اے نادان تو اعتراض کرنے میں مشغول ہے۔ اس کے بدلے نفس کو دعا میں مشغول کر اتنے دنوں تک دعا کر کہ تکلیفوں کا دور گزر جائے اور مصیبتوں کی آگ کے شعلے بجھ جائیں۔

راہ سلوک: اے طلب حق کے مدعی! اگر تو اس کی رحمت ومحبت کی خزانوں سے واقف ہے تو خدا تک پہنچنے سے پہلے راہ سلوک طے کرتے ہوئے سارے راستہ اس سے دعا مانگتا رہا جس وقت تجھ پر حیرت کا غلبہ ہو تو عرض کر کہ "اے حیران مخلوق کے راہبر! میری رہبری فرما۔" اور جب کسی تکلیف میں مبتلا ہو اور صبر ممکن نہ ہو تو التجا کر "اے میرے معبود! میری مدد کر۔ مجھ کو صبر دے اور میری تکلیف دور کر۔" لیکن جب وصال نصیب ہو۔ قلب کو حضوری اور قرب حاصل ہو تو اس وقت نہ سوال ہو، نہ منہ میں زبان بلکہ چپ چاپ

لسانا + بل سكوتا و مشاهده + تصير ضيفا و الضيف لا يشتهي + بل يحسن الادب دبا كل مابقدم له ويا خذ مايعطى + الا ان يقال له تشه فيشتهي امتثال امر لا اختيار منه + السوال
عند البعد والسكوت
عند القرب +

القوم لا يعرفون غير الحق عزو جل + تفطعت الا رباب عنهم وانخلعت الا سباب من قلو بهم + لو انقطع عنهم الطعام والشراب اياما واشهر الا يبالون ولا يغيرون + لان الحق عزوجل مغذ يهم يغذ يهم بمايريد + من ادعى محبته الله عزوجل و طلب منه غيره فقد كذب في محبته + اما اذا صار محبوبا واصلا ضيفا مقربا يقال له الطلب و تشه و قل ما تريد فانك ممكن + المحب مقبوض و المحبوب مبسوط + الحرمان للمحب و العطاء للمحبوب + مادام العبد محبا فهو في الهيمان والتقطع والتمزق والكسب لا جل القوت + فاذا انقلبت النوبه فصار محبوبا انقلب الامر في حقه + فجاء اله لال و الرفاهيه والسكون و تسخيرسعته الرزق
و تسخير الخلق + كل هذا
ببركته صبره و ثباته
في حال محبته +

صحبته العبد الله عزوجل و محبته الله عزو جل للعبد الست كمحبته المخلوق للمخلوق +

مشاہدہ کیا جائے۔ وہاں تو مہمان ہوگا اور مہمان فرمائش نہیں کرتا۔ ادب و تہذیب سے قیام کرتا اور جو کچھ اس کے سامنے رکھا جاتا ہے اس کو کھا لیتا اور جو کچھ اس کو دیا جاتا ہے اس کو لے لیا کرتا ہے۔ ہاں جب اس کو فرمائش کرنے کا حکم دیا جائے تو بے شک تعمیل کے لئے فرمائش کرسکتا ہے۔ خواہش کو دخل نہیں ہونا چاہیے۔ دور ہو تو پکارا جاتا ہے اور قرب کی حالت میں سکوت ہوتا ہے۔

قطع اسباب و ترک تعلقات: اللہ والے خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں پہچانتے۔ وہ لوگوں سے قطع تعلق کرکے اسباب کو منقطع کردیتے ہیں۔ اگر مہینوں ان کے حالات میں دانہ نہ ملے تو ان کو پروانہ ہو اور نہ ان کے حالات میں تغیر آئے کیونکہ ان کو غذا پہنچانے والا خدا تعالیٰ ہے۔ جس چیز کو چاہتا ہے غذا بنا کر کھلا دیتا ہے۔ اللہ سے محبت کا دعوی کرنے والے غیر خدا کی طلب میں رہیں تو ان کی محبت جھوٹی ہے۔ ہاں جب محبوب تک رسائی ہو جائے اور اس کی مہمانی کا شرف حاصل ہو اور اس کو فرمائش کرنے کا حکم دیا جائے اور کہا جائے کہ جو چاہو مانگو تو مانگنے میں مضائقہ نہیں۔ اس وقت محبت کرنے والے میں جھجک اور رکاوٹ ہوتا ہے اور محبوب فیاضی و کرم گستری پر آمادہ۔ ناکامی عاشق کا حصہ ہے اور عطا وبخش محبوب کا۔ بندہ جب تک محب اور طالب رہتا ہے سرگشتگی و پریشانی شکست اور کسب معاش میں مبتلا رہتا ہے اور جب باری بدلتی ہے اور وہ محبوب بن جاتا ہے تو اس کے حق میں معاملہ بھی پلٹ جاتا ہے پھر ناز' خوش حالی' سکون اور وسعت رزق کا دور آتا ہے۔ اس کے لئے مخلوق مسخر کردی جاتی ہے اور یہ طلب و محبت میں صبر و استقامت سے کام لینے کی برکت ہے۔

خدا کی معیت: بندہ کا خدا تعالیٰ کے پاس پہنچنا اور خدا کا بندہ سے محبت کرنا ایسا نہیں ہے جیسے مخلوق کی

ربنا عزو جل لیس کمثلہ شئی وھو السمیع البصیرہ اضرب الا مثال للناس + اطلبو امنہ الفھم عنہ + اطلبوا منہ طیبتہ القلوب معہ + فانہ یوسع طیبتہ القلوب علی من یشاء + یکثر ارزاق القلوب لمن یشاء +

الواحلمن ھو لای القوم یسع قلبہ اھل السموات ولارض + بصیر قلبہ کعصا موسی علیہ السلام + کانت عصما موسی فی ابتداء امرھا حکمتہ ثم صارت قلرہ + کانت تحمل زادہ لم یقلو علی حملہ + ویر کبہا اذا عجز عن المشئی + وتدفع عنہ الا ذی وھو قاعدو نائم + وتشمر لہ ثمارا من کل جنس + وتظل علیہ اذا قعد + اراہ اللہ عزوجل قلرتہ فیھا فاستانس بالقدرہ بواسطتہ العصا + فلما جعلہ بنیا وقربہ وکلمہ و کلفہ قال لہ ماتلک بیمینک یا موسی ۵ قال ھی عصای اتو کا علیھا واھش بھا علی غنمی ولی فیھا مارب اخری + نقال نہ القھا یا موسی ۵

فالقاھا +

فصارت حیتہ عظیمتہ فھرب منھا فقال لہ الحق عزو جل خذھا ولا سنعید ھما

مخلوق سے محبت ہوتی ہے۔ ہمارے پروردگار کے مثل کوئی چیز نہیں وہ سمیع وبصیرہ۔ تشبیہ و مثال انسانوں کی دی جاسکتی ہے اس کی نہیں۔ اس کو سمجھنے کی اسی سے دعا کرو اور اس کی معیت میں خوش دل رہنے کی اسی سے دعا کرو۔ وہ جس کو چاہتا ہے زیادہ سے زیادہ خوش دلی عطا کرتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے دلوں کا رزق وسیع فرماتا ہے۔

عصاء موسیٰ کے کرشمے: ان اللہ والوں میں ایک ایک کے دل میں آسمان و زمین کے سارے ہی باشندوں کی گنجائش ہوتی ہے۔ ان کے دل حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے عصا کی طرح ہیں(کہ سب کچھ نگل گیا اور کچھ اثر نہ ہوا) موسیٰ علیہ السلام کا عصا پہلے صرف حکمت کے مطابق کام دیتا تھا۔ اس کے بعد سرتاپا قدرت بن گا (اور اس سے وہ کرشمے ظہور میں آئے جو انسان سے بھی ممکن نہ تھے) حضرت موسیٰ جب سامان سفر نہ اٹھا سکتے تو وہ عصا آپ کا بوجھ اٹھا لیتا تھا اور جب آپ پیدل چلتے چلتے تھک جاتے تو اس پر سوار ہو جاتے۔ آپ کے بیٹھنے اور سونے کی حالت میں چوکیداری کرتا اور موذیوں کو دور رکھتا اور اس میں ہر قسم کے پھل لگے جسے حضرت موسیٰ بھوک میں کھالیتے۔ آپ بیٹھتے تو سایہ کرتا۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ نے جب ایک لکڑی میں اپنی ایسی قدرت دکھائی تو حضرت موسیٰ خدا کی قدرت سے مانوس ہو گئے۔ جب ان کو نبی بنا کر اپنے پاس بلایا اور باتیں کیں اور رسالت کا منصب عطا کیا تو پوچھا۔ اے موسیٰ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے کہا یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر ٹیکتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میری دوسری ضروریات بھی ہیں۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ اس کو ذرا ڈال تو دو چنانچہ انہوں نے اس کو زمین پر ڈال دیا۔ ڈالنا تھا کہ وہ ایک بڑا سانپ بن گیا اور حضرت موسیٰ اس سے ڈر کر بھاگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس کو پکڑ لو اور ڈرو نہیں۔ ہم اس کو پھر وہی(لاٹھی) بنا دیں گے۔

فکان المقصود من ذلک ان یطلعہ علی القدرہ حتی یھون فی عینیہ ملک فرعون + ویعلمہ الجرب لفرعون و قومہ + ھیانہ لقتا لھم واطلعہ علی خرق العادات + کان فی ابتداء

الا مرضیق القلب والمصدر
ثم وسع قلبہ واصطاہ
الحکم والنبوہ
والعلم +

یا جاھل من ھذہ قدرتہ ینسی ویعصی لاتنس من لاینساک ولا تغفل عمن لا یغفل عنک + اذکر الموت فان ملک الموت موکل بارواحھم + لا یغرک شبابک و مالک و جمیع ما انت فیہ + عن قریب یو خذ منک جمیع ما انت فیہ + و تذکر تفریطک وتضییعک لھذہ الا یام فی البطالات + فتندم ولا ینفعک الندم + عن قریب تموت وتذکر کلامی ونصحی لک وتتمنی فی قبرک ان تکون عندی وتسمع منی + اجتھدان تقبل قولی وتعمل بہ حتی تکون معی دنیا واخرہ + احسن ظنک بی حتی تنتفع بقولی + احسن ظنک بغیرک واسی ظنک بنفسک ان فعلت ھذا انقفعت واشفع غیرک بک + مادمت مع غیر اللہ عزوجل لنت فی ھم وغم وشرک وثقل + اخرج من الخلق بقلبک وتصل

اس سے مقصد یہ تھا کہ ان کو اپنی قدرت سے آگاہ کردے تاکہ فرعونی شان و شوکت ان کی نظروں میں بے حقیقت بن جائے اور ان کو فرعون اور اس کی قوم سے جنگ کرنا سکھا دے۔ حضرت موسیٰ کو ان سے لڑنے کے لئے تیار کرکے خرق عادات پر ان کو مطلع کر دیا۔ (ہمارے سامنے اسباب کو کوئی حقیقت نہیں۔ معاملہ کیسا ہی کیوں نہ ہو، اس سے پریشان نہ ہونا) نبوت سے قبل ابتدائی زمانے میں آپ گھبرا جاتے اور دل تنگ ہوتے تھے۔ نبوت کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کے سینے کو کھول دیا اور شریعت و علم ادنی عطا فرمایا۔

حسن ظن: اے نا سمجھ جس کی قدرت کا یہ حال ہو کیا وہ بھلائے جانے کے قابل ہے اور کیا اس کی نافرمانی کرنی چاہیے اس ذات کو فراموش نہ کر جو تجھے فراموش نہیں کرتا اور اس سے غافل نہ ہو جو تجھے سے غافل نہیں ہوتا۔ موت کو یاد کر کیونکہ موت کا فرشتہ جو تجھ سے غافل نہیں ہوتا لگا ہوا ہے۔ تیر جو جوانی، تیرا مال اور کوئی بھی چیز تجھ کو دھوکے میں نہ رکھے۔ یہ سب کچھ تجھ سے چھن جائے گا پھر اپنی کوتاہی اور وقت کی بربادی تجھ کو یاد آئے گی اس وقت تجھ کو ندامت ہوگی لیکن یہ ندامت کام نہ آئے گی۔ عنقریب تو مرجائے گا اور میرے وعظ و نصیحت کو یاد کرے گا اور قبر میں پہنچ کر تمنا کرے گا کہ کاش میرے پاس آتا اور نصیحتیں سنتا۔ ابھی میری باتیں ماننے کی فکر کر اور اس پر عمل کرتا کہ دنیا وآخرت میں میرے ساتھ رہ سکے۔ مجھ سے حسن ظن رکھ تاکہ میرے قول سے فائدہ اٹھا سکے۔ تو دوسروں کے ساتھ حسن ظن رکھ اور اپنے نفس سے بدگمانی کرو اگر تونے ایسا کیا تو وہ بھی نفع اٹھائے گا اور دوسروں کو بھی تجھ سے فائدہ ہوگا۔ غیر اللہ کے ساتھ رہنے میں حزن و ملال ہوگا اور شرک و گرانی ہوگی۔ از روے قلب مخلوق سے جدا ہوکر خدا تعالیٰ کے قریب ہو جا۔ تو وہ کچھ

بالحق عزوجل وقدرايت مالاعين دات ولا اذن سمعت والا خطر على قلب بشر + هذ الذى انت فيه لا يصح ولا يتم + لان اساسه واه ماهو محكمه + هومز بلته وقدبنيت على ربوه + تب الى الحق عزوجل واساله تغير ما انت عليه وفيه من طلب الدنيا والا عراض عن الا خرة +

ويحك قدر اختار الله عزو جل الك الفقر وانت تريد الغنى + اماعلمت انه يحتار لک وانت کاره + انما تكره اختيار الله عزوجل + نفسک وهواک وطبعک وشيطانک واقرانک السوع جميع هولا يكوهون اختيار الله عزوجل + فلا تو افقهم ولا تلتفت اليهم والى اعتراضهم وتسخطهم على ربک عزو جل + اسمع مايا مربه القلب والسر فانهما يا مران بالحير وينهيان عن الشر + ارض بفقرک فان رضاک به هوالغنى بعينه + من العصمته ان لا تقدر + لانه انا اقدرک الغالب والا ظهرانک تهلک بمعاصيه+ و اذا افقرک و اعجزک الغالب و الا ظهرانه بعصمک من المعاصى+ فاذا صبرت على اخيتاره كان لک عنده ثواب لا تقدران تحصيه انت واهل الا رض + انت مستجعل والمستعجل لا يقع يده شئى من الذى يريد + العجلته من الشيطان والتودة من الرحمن + اذا ستعجلت كنت من جند الشيطان ومعه + واذا توقفت وثبت و تابت و صبرت كنت من جند الرحمن ومعه + حقيقه التقوى

دیکھے گا جسے کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل میں اس کا خیال بھی آیا۔ یہ عبادت جس میں تو مشغول ہے ہے نہ درست ہے نہ کامل۔ اس کی بنیاد کمزور اور غیر مستحکم ہے۔ وہ ایک جو بچہ ہے جو ٹیلے پر بنایا گیا ہے خدا تعالیٰ سے توبہ کر اور جس دنیا طلبی میں اور آخرت سے رو گر دانی میں مبتلا ہے اس حالت سے تبدیلی کی خدا سے دعا مانگ۔

غربت میں خوش رہو : افسوس! خدا تعالیٰ تیرے لئے افلاس پسند کرتا ہے اور تو امیر بنا چاہتا ہے کیا تو نہیں سمجھتا کہ اس طرح تو خدا کے انتخاب کو برا کہہ رہا ہے اور تجھے اس کا انتخاب ناگوار ہے نفس، خواہش، طبیعت شیطان اور تیرے برے ہم نشین سب کے سب خدا کے اس انتخاب کو ناپسند کر رہے ہیں۔ ان کا ساتھ نہ دے اور ان کے اعتراض کی طرف متوجہ نہ ہو بلکہ اپنے پروردگار کے مقابلہ میں ان کی مخالفت کرکے ان کی ناراضی مول لے۔ ہاں قلب وباطن جو حکم دی اس کی ضرور سن کیونکہ وہ دونوں نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں۔ افلاس میں بھی خوش رہ کہ اس حال میں خوش رہنا بھی امیری ہے یہ بھی ایک قسم کی حفاظت ہے کہ تجھ میں معصیت کرنے کی قدرت نہ ہو جب وہ تجھ کو قدرت دے گا تو غالب خیال اور ظاہر بات یہی ہے کہ تو عیش و عشرت میں پڑا کر اس کی نافرمانیاں کرکے ہلاک ہو جائے گا۔ اگر وہ تجھ کو مفلس اور تنگ دست رکھے گا تو گمان غالب اور ظاہر یہی ہے کہ وہ تجھے گناہ سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے اگر تو اس کے انتخاب کو پسند کرکے اس پر صبر کرے تو خدا کے یہاں تجھے وہ ثواب و اجرا ملے گا کہ تو اور سارے باشندگان زمین مل کر بھی شمار نہ کر سکیں گے تو جلدی کر رہا ہے حالانکہ جلد باز کے ہاتھ اس کی مراد نہیں لگتی جلد بازی شیطانی کا کام ہے اور توقف رحمان کا جلدی مچائے گا تو شیطانی لشکر اور اس کے ساتھیوں میں شمار ہو گا۔ جب توقف استقلال ادب اور بر سے کام

فعل ما امرک اللہ عزوجل بفعلہ + وترک ما امرک اللہ عزوجل بترکہ + والصبر علی افعالہ ومقدوراتہ و سائر بلایاہ و افاتہ + انتم خلق کلی + نفس کلی + ھوی کلی + غیبۃ کلیتہ طبع کلی + ماعنہ کم من اللہ عزوجل ولا من العافلین بہ خبر + انتم مجانین بلا صالتہ الیھم + ھم العقلاء اذاتم جنون مجنون الحق عزو جل حان خروجہ من الجنون + الحرکتہ بلعایتہ والسکون نھایتہ + ویزول المرض + ویتبہ حکمتہ

لے گا تو رحمان کے گروہ اور اس کے ساتھیوں میں گنا جا گا سچا تقوی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جس کام کے کرنے کا حکم دے اس کو بجا لائے اور جس چیز کو ترک کرنے کا حکم دے اس کو چھوڑ دے۔ اس کے افعال مقدارت اور آفات و بلاؤں پر صبر کرے۔ تم سراپا خلق سراپا نفس سرتا سر خواہش یا طبیعت اور ہر وقت خدا سے غیر حاضر ہو رہے ہو۔ نہ تمہیں اللہ کی خبر ہے نہ اللہ والوں کی تم ان کے لحاظ سے بالکل دیوانے ہو عقل مند وہی لوگ ہیں۔ اللہ کے دیوانوں کی دیوانگی پوری ہو جاتی ہے تو اس کے دیوانگی سے نکلنے کا وقت قریب آجاتا ہے۔ اس پر ابتدا حرکت اور انتہا سکون ہے۔ مرض زائل ہو جاتا ہے اور حکمت اس کی خدمت میں لگ جاتی ہے۔

یا غلام انت فارغ من الاخرۃ ملان بالدنیا + ویغمنی حالک و یغمنی فراقک للصالحین والاولیاء وترک مجالستھم واستغنائوک برایک + اماعلمت ان من استغنی برایہ ضل + ما من عالمہ الا یحتاج الی زیادہ علم + مامن عالم الا وغیرہ اعلم منہ + قال اللہ عزوجل وما اوتیتم من العلم الا قیلا ۵

اپنی رائے کو کافی نہ جانو: اے عزیز تو آخرت سے خالی اور دنیا میں آلودہ ہے۔ تیری اس حالت سے مجھے دکھ ہوتا ہے۔ بزرگوں نیکوکاروں اور اولیاء اللہ سے تیرے الگ رہنے اور ان سے میل جول نہ رکھنے اور اور اپنی رائے کو کافی سمجھنے سے مجھے رنج ہوتا ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ جس نے اپنی رائے کو کافی سمجھ لیا وہ بھٹک گیا ہر عالم مزید علم کا محتاج ہے اور کوئی عالم ایسا نہیں جس سے زیادہ صاحب علم دوسرا موجود نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تم کو تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔

علیک بالجمھور + علیک بالسواد الاعظم علیک بالجارۃ + علیک بالمتا بعتہ و ترک المفارقتہ لا ذاء الطریق + اتبعو ولا تبتدعوا فقد کفیتم + ھذہ الطریق لا تسلک من النفس والھوی + بل مع الحکم والعمل بہ و ترک

اتباع جمہور: جمہور علما کی متفقہ رائے کی پابندی کرو۔ بڑی جماعت کے ساتھ رہو۔ شاہراہ اختیار کرو۔ راہ خدا طے کرنے کے لئے اہل سنت و الجماعت کی اتباع کرو اور ان سے الگ نہ ہو۔ (سلف صالحین کی) پیروی کرو اور دین میں نئی نئی باتیں نہ نکالو۔ پس تمہارے لئے اتنا کافی ہے۔ اس راہ طریقت کو اپنی خواہش نفس سے نہ طے کرو۔ یہ راہ ایسے نہیں طے ہوتی بلکہ شریعت

الحول القوة .والجلادة + واخذ الا ستسلام والا ستطراح + وترک الجعتہ واخذ التودة + هناشی لا یجبی بعجلتک + یحتاج الی جبال و رجال وصبرو معاناة ومجاہدة وان تصحب بعض ملوک المعرفتہ +

حتی یدلک و یعرضک ویحمل عنک ثقلک + تمشی فی وکابہ + فاذا تعبت امر یحملک اوارد فلک خلفہ + ان کنت محبااورد فلک خلفہ وان کنت محبوبا ارکبک فی سرجہ ورکب هو خلفک + من ناق هنا فقد عرفہ + القعود مع اهل الا هلیة نعمة ومع الاغیار المکن بین المنافقین

نقمتہ

علیک بالمراقبة الله عزوجل + والمطالبة لنفسک + بما یجب علیها من حقوق الحق عزو وجل وحقوق خلفتہ + ان اروت الخیر دنیا و اخرة فراقب علم الله عزوجل فیک + وطالب نفسک بالعمل + تطا لبها بامو الله عزوجل + نتنها هاعن ارتکاب معاصیہ + وتلزمها بالصبر عند مجی الافات + والرضا عند مجی الا قضیتہ والاقدرا + وبالشکر عند مجی النعم + فاذا فعلت هنا فالت عنک الموانع واسققامت لک الصحبتہ مع الله عزوجل + ووقعت بالرفیق فی الطریق + ووقعت بالمعین + ولحقت بالکنز الذی یتبعک + اینما تو جهت لاتبالی این کنت واین حالت لانک اینما سطقت لقطت + ایخلمک الحکم والعلم والقدر والانس والجن والملک

کی پابندی کرنے طاقت و غرور اور شان و شوکت چھوڑ نے تسلیم و رضا اختیار کرنے اور عجلت چھوڑ کر صبر و سکون سے طے ہوتی ہے۔ یہ چیز ایسی نہیں ہے۔ کہ جلدی کرنے سے حاصل ہو جائے اس کے لئے پہاڑ عارفان خدا صبرو مشقت ور مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ اور شاہان معرفت میں سے کسی کی صحبت میں رہنے کی حاجت ہے۔

جو راستہ سے آگاہ و خبردار کرتا ہے تیرا بوجھ بانٹ لے تو اس کے ہر کاب چلتا رہے جب تھک جائے۔ تو کسی ہمراہی کو حکم دے گا کہ وہ تجھ کو اٹھا لے یا اگر محب ہوا تو خود ہی اپنی پیچھے سواری پر بٹھا لے گا اور اگر تو محبوب ہوگا تو آگے زمین پر بٹھا لے گا اور خود پیچھے بیٹھے گا جس سے اس مزا چکھا ہے وہی اس کو خوب سمجھ سکتا ہے۔ اہل لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا نعمت ہے اور جھٹلانے اور منافقت کرنے والے نااہلوں کے پاس بیٹھنا عذاب ہے۔

مراقبہ : خدا تعالیٰ کی یاد میں ہمیشہ مراقبہ کیا اور نفس سے خدا اور خدا کے بندوں کے حقوق کا مطالبہ کر۔ اگر دنیا و آخرت کی بھلائی عزیز ہے تو اس کا دھیان رکھ کر خدا کو تیرے بارے میں سب کچھ معلوم ہے۔ اپنے نفس سے عمل کا مطالبہ کر اور برائیوں سے اس کو روک۔ آفات میں اس کو صبر کرنے کی تلقین کر۔ قضا و قدر کے فیصلوں پر راضی رہنا اور نعمتیں ملنے پر شکر کرنا سکھا اگر تو نے ان باتوں پر عمل کیا تو رکاوٹیں دور ہو جائیں گی اور خدا کے ساتھ رہنے کی مستقل سعادت نصیب ہوگی تجھ کو رفیق راہ ہاتھ آئے گا اور معین و مدد گار ملے گا جو خزانہ تیرے پیچھے آرہا ہے اسے پالے گا جدھر بھی جائے گا۔ اور جہاں بھی اترے گا تجھے کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ کیونکہ جہاں بھی گرے گا اٹھا لیا جائے گا حکم علم مقسوم انسان و جنات فرشتے سب تیری خدمت میں لگ جائیں گے۔

يخاف منك كل شئی لخوفک من اللہ عزوجل + ويطيعک کل شئی لطاعتک للہ عزو جل + من خاف اللہ عزوجل خاف منہ کل شئی + ومن لم نخف منہ اخاف من کل شئی + من خدم اللہ عزوجل اخدم لہ کل شئی لا نہ لا يضيع من عمل احد من عبادہ ذرۃ + کما

تدين تدان + کما تکونوا

يولی عليکم +

اللھم عاملنا بکر مک واحسانک و وتجاوزک ولطفک بنا فی الدنیا والاخرۃ + واتنا فی الد نیا حسنتہ الاخرۃ حسنتہ

وقنا عذاب النار +

خدا سے ڈرنے کی وجہ سے ہر چیز تجھ سے ڈرے گی۔ رب کی فرماں برداری کرنے کی وجہ سے ہر چیز تیری فرماں بردار ہوگی۔ جو اللہ سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے اور جو خدا سے نہیں ڈرتا اسے اللہ تعالٰی ہر چیز سے ڈرنے والا بنا دیتا ہے جس نے خدا کی خدمت کی وہ ہر چیز کو اس کا خادم بنا دیتا ہے۔ کیونکہ اللہ اپنے بندوں میں سے کسی کا ذرہ بھر عمل ضائع نہیں کرتا۔ جیسا تو کرے گا تیرے ساتھ معاملہ بھی اس طرح ہوگا۔ جیسے تم ہو گے ویسے تمہارے امیر ہوں گے۔

خدایا ہمارے ساتھ کرم احسان در گزر وشفقت کا برتاؤ فرما۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

المجلس السادس والخمسون

وقال رضی االلہ عنہ بکرۃ الاحد فی الرباط + تاسع عشر شھر رمضان سنتہ خمس واربعین وخمسمائتہ

یا غلام انی اردی تصاريفک غير تصاريف المراقبين للہ عزوجل الخائفين منہ + تواصل اهل الشر و الفساد + و تفارق الاولياء والا صفياء + قد فرخت قبلک من الحق عزوجل + وملاتہ من الفرح بالدنيا و اهلها و حطامها + اما علمت ان الخوف شحنتہ فی القلب و منورلہ ومبين ، ومفسر + ان دست علی هذا لقد ودعت السلامتہ دنيا واخرتہ + لو ذکرت الموت قل فرحک بالدنيا وکثر زهدک فيها + من اخرہ .

چھپنویں مجلس

یکشنبہ، بوقت صبح ۱۹ رمضان ۵۴۵ ھ خانقاہ شریف

خوف۔ توکل۔ ترک

دل کا محاسب خوف ہے: اے عزیز! میں تیری حرکات و سکنات کو اللہ تعالٰی کا دھیان رکھنے والوں اور اس سے ڈرنے والوں کے اعمال کے خلاف دیکھ رہا ہوں شریر و مفسد لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور اولیا و صفیا سے الگ تھلگ رہتا ہے۔ تیرا دل اللہ کی یاد سے خالی اور دنیا، دنیاداروں اور مال دنیا و غرور سے پر ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ خوف دل کا محاسب اس کو منور کرنے والا، اس کا شارح و ترجمان ہے۔ اگر تو اسی طرح (بے خوف) رہا تو دنیا و اخرت کی سلامتی رخصت ہو جائے گی۔ اگر تجھے مرنا یاد رہتا تو دنیا میں رہنے کی خوشی کم ہوتی اور اس کی خواہش دل سے نکل جاتی

الموت كيف بفرح بشئى + قال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم لكل ساعته غايته وغايته كلحى الموت + اخرجميع الا خران والا فراح والغنى والفقر والشدة والرخاء والا مراضو الا وجاع الموت + من مات قامت قيامته وقرب ـ البعيد فى حقه + جمع ما انت فيه هوس + تفرد عما انت فيه جميعه بقلبك وسرك وباطنك + الدنيا الى امد معلوم + والا خرة الى ابدغير معلوم + حياتك فى الدنيا الىٰ امد معلوم + وحياتك فى فى الاخرة الى ابد غير معلوم

اجهد ان اكون كلك طاعته فاذا فعلت ذلك صرت بجملتك لربك عزوجل المعصيته وجود النفس والطلقته فقدانها + تناول الشهوات وجود النفس والا ستناء عنها فقد انها + امتنع عن الشهوات الاتننا والے الاموافقته لقد والله عزوجل + لا باختيارك و شهواكت + تناول الشهوات بيد الزهد فيها قهرا وجبرا + تجرك بد الزهد فتناول الشهوته فتلبغها الى النفس + الزهد لا بد منه + يحتاج اليه قبل العلم بحا لتك + الزهد فى الظلمته و التناول و الرغبته فى الضياء + ذلك ظلمته + فاذا خرج عنك فقد رايت الضياء + القدرة ضلمته ووقوفك مع المقدر ضياء + اول امرك ظلمته فاذاجاء الكشف من الله عزو جل وثبت بين بد بد صادا مرك ضياء + اذاجاء نور قمر المعرجته كشف ظلمته ليكته القدر + فاذا طلعت

جس کا انجام موت ہو، اسے کسی چیز پر کسی طرح خوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ہر ساعت کی ایک انتہا ہوتی ہے اور ہر زندہ شخص کی انتہا موت ہے رنج و غم مسرت و خوشی دولت مندی و افلاس، تنگی وکشادگی دکھ سکھ اور درد وتکلیف کا انجام موت ہے۔ جو مر گیا اس کی قیامت آگئی اور اس کے حق میں (عذاب ثواب) شروع ہوگیا۔ جس دنیا طلبی میں تو مبتلا ہے یہ سب ہوس ہے۔ اپنے قلب و باطن اور اندرون کے اعتبار سے یکسو ہو جا۔ دنیا کی زندگی اور فانی ہے۔ آخرت غیر محدود اور لا فانی۔ دنیا کی زندگی ایک معین وقت تک کے لئے ہے اور آخرت کی زندگانی لا معلوم ابد تک تک پھیلی ہوئی ہے۔

ترک خواہش: کوشش کر کہ سراپا اطاعت بن جا۔ اگر تو اس کوشش میں کامیاب ہو گیا تو (جسم و روح اور جان و دل) سب ہی سے اپنے رب کا بندہ ہو جائے گا۔ نفس کا وجود حقیقتاً معصیت ہے اور اس کا معدوم ہو جانا اصلی بندگی ہے۔ خواہشات کو پورا کرنا جنس کا وجود ہے اور ان کو حاصل نہ کرنا اس کی گم گشتگی ہے۔ خواہشات سے بازرہ اور جو کچھ لے تقدیر و حکم خدا کے مطابق لے۔ اپنے اختیار اور خواہش سے نہ لے۔ خواہشوں کو زہد کے ہاتھ سے جبراً قہراً لے۔ زہد کا ہاتھ کھینچ کر تجھ کو پسند کی چیز تک پہنچائے۔ اور تو اسے نفس تک چیز پہنچا دے ہے۔ زہد ضروری چیز ہے۔ اپنی کیفیت معلوم ہونے سے پہلے اس کا ہونا ضروری ہے۔ تاریکی میں زہد کام دیتا ہے اور رغبت و شوق (نور حق) کی روشنی میں۔ یہ تاریکی ہے۔ جب تو اس سے گزر جائے گا تو روشنی نظر آئے گی۔ اپنی قدرت و طاقت کا زمانہ تاریکی ہے اور صاحب قدرت کے پاس تیرا ٹھہرنا روشنی ہے۔ معاملہ کی ابتدا تاریکی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کشف کا ظہور ہو اور تو ثابت قدم رہے تو ہر طرف روشنی ہی روشنی ہوگی۔ جب ماہ عرفان کی روشنی نمودار ہوگی تو شب قدر کی تاریکی چھٹ جائے گی۔

شمس العکم باللہ عزوجل زالت الا کدارو انظلمتہ فی الجملتہ + یتبین لک ماحولک وماھو بعد عنک + بیین لک وتضیح ماکان مشکلا علیک من قبل + یمیزلک بین الخبیث و الطیب + مالغیرک ومالک + تفرق بین مراد الخلق و مراد الحق عزوجل + تری باب الخلق و باب عزوجل + فتری ھنالک ما لا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر + فیا کل قلبک من طعام المشاھدۃ + ویشرب من شراب الانس + ویخلع علیہ خلع القبول + ثم یرادلی الخلق لمصا لحھم وردھم من ضلالھم وھجرھم لربھم عزوجل وعصبا نھم لہ + برد مع الحصن الحصین والخفاظ الرائم والسلامتہ الدائمہ + یا من لا یعقل ھنا والا یومن بھنا + انت قشر بلا لب خشبتہ + مسندۃ خشبتہ نخرۃ + تصلح للنار + الا ان تتوب وتومن وتصدق ویحک ان تبت وامنت وصدقت فقی فتیتک تجد الخیر والسلامتہ والحلاوۃ وان لم تفعل تجدفیہ الزجاج یقطع لسانک ولھواتک وکبدک

اقبل قولی فانی فی حب الک اقتل + لا تعادینی فایش بینی وبینک من العداوۃ + انی مسجد لصلاتک ولا زالتہ نجاستک واو ساخک + اطراق لک الطریق واھدائ لک فیھا

جب اللہ تعالٰی کی معرفت و علم کا آفتاب طلوع ہوگا تو ساری اندھیریاں اور کدورتیں مٹ جائیں گی۔ تیرے آس پاس کی چیزیں اور دور دراز کی اشیا سب تجھ پر صاف اور نمایاں ہو جائیں گی اور اس سے پہلے تجھ کو جو مشکلات درپیش تھیں، وہ سب واضح اور حل ہو جائیں گی۔ گندی اور پاک اور اپنی پرائی چیزوں میں تجھ کو امتیاز کرنا آجائے گا۔ مخلوق کی مراد اور خالق کی مراد میں فرق کرنے لگے گا۔ خلائق اور خالق کے دروازے نظر آئیں گے۔ تجھے وہ چیزیں نظر آئیں گی جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا خیال آیا۔ تیرا دل مشاہدہ کے طعام سے شکم سیر اور شراب محبت سے سرشار ہوگا۔ قبولیت کا خلعت پہنایا جائے گا۔ ان کے بعد مخلوق میں اس کا لوٹایا جائے گا کہ ان مصلحتوں کو دیکھے۔ لوگوں کو گمراہ ہونے، پروردگار کو بھولنے اور اُس کی نافرمانی کرنے سے روکے۔ وہ ایک مضبوط قلعہ میں دائمی حفاظت اور سلامتی کے ساتھ لوٹا جاتا ہے (تاکہ مخلوق کی آلودگیوں سے محفوظ رہے) جو شخص نہ اس کو سمجھتا ہے اور نہ اس کا یقین کرتا ہے وہ محض چھلکا ہے۔ بغیر مغز کے۔ دیوار سے لگا ایک ٹھنٹھ ہے۔ گھن کھائی لکڑی ہے جو محض جلانے کے لائق ہے۔ ہاں! اگر توبہ کرلی۔ مان لیا اور سچا سمجھ لیا (تو سرسبز ہوسکتا ہے) تجھ پر افسوس! اگر تو توبہ کرے، مان لے اور سچا سمجھے تو تو اپنے ہریسہ (ایک قسم کی خوارک) میں خیر وسلامتی اور لذت پائے گا اور اگر تو نے توبہ وغیرہ نہ کی تو اس میں کانچ (کی آمیزش) پائے گا جس سے تیری زبان، تیرے تالو اور تیرے کلیجے کے ٹکڑے ٹکڑے وہ جائیں گے۔

میرا کہنا مان : میرا کہنا مان۔ تیری رسیوں میں بل دے کر مضبوط کرتا ہوں۔ میرے پاس آ مجھ سے عداوت نہ رکھ۔ میرے اور تیرے درمیان کوئی بات دشمنی کی نہیں ہے۔ میں ایک مسجد ہوں تاکہ تو نماز (ادا) اور تیری نجاست اور میل کچیل دور ہو۔ میں تیرے لیے راستہ صاف

الطعام والشراب + فاعل ذلک معک
ولا ارید منک جزا علی ذلک +
جا مکیتی علی غیرک + شغلی خدمته
الطالبین للحق عزوجل + انا صح
طلبک للحق عزوجل سخرت لخدمتک +
اذاتم قصد البعد وطلبه للحق عزو
جل کانت الاشیاء
کلها مسخرة له +

یا غلام کن انت واعظ نفسک
ولا تحتج الی ولا الی غیری + وعظی
علی ظاهرک ووعظک علی باطنک +
عظ نفسک بدوام ذکر الموت و
قطع العلائق والاسباب + تعلق برب
الا رباب الخلاق العظیم العلیم +
تعلق بذیل رحمته وتعلق برافته +
لا تشتغل بغیره عنه فانه
یحجبک عنه + اذا افلح واحد منکم
علی یدی فرحت له + واذا قلت
له ولم یقبل حزنت علیه +
المومن یدنومنی
والمنافق
یهرب منی +

یا منافقون انا موافق الحق
عزوجل فی غضبه علیکم + قد
جعلنی نارا موقدة علیکم + فان
تبتم وقبلتم ما اقول لکم وصبرتم علی
خشونته کلامی کنت علیکم بردا وسلاما +
ویلکم ما تستحیون + طاعتکم ظاهرة
ومعاصیکم باطنته + انتم عن قریب
ماخوذون بیدالموت والسقم + ثم

کرتا اور اس میں کھانے پینے کا انتظام کرتا ہوں۔ میں یہ سب کچھ تمارے فائدے کے لے کرتا ہوں اور کوئی اجرت بھی نہیں مانگتا۔ میرا کشکول تو کوئی اور ہی بھر دیتا ہے۔ میرا کام خدا تعالیٰ کے طالبین کی خدمت ہے۔ جب تو صدق دل سے اللہ تعالیٰ کو چاہنے لگے گا تو میں تیری خدمت کرنے کے لئے مقرر کر دیا جاؤں گا۔ جب بندہ حق تعالیٰ کو اپنا مطلوب و مقصود بنا کر کامل ہو جاتا ہے تو ساری چیزیں اس کے کام میں لگا دی جاتی ہیں۔

نفس کا واعظ: عزیزم! اپنے نفس کو خود ہی وعظ و نصیحت کر نہ میرا محتاج ہو نہ کسی دوسرے کا محتاج بن۔ میں تجھے تیری ظاہری حالت حالت کے مطابق وعظ و نصیحت کر اپنی باطنی حالت کے مطابق اس کو (یعنی نفس کو) سمجھائے بجھائے گا۔ موت کو ہر وقت یاد رکھ اور تعلقات و اسباب منقطع کرکے نفس کی نصیحت کر۔ صرف رب الارباب سے واسطہ رکھ جو خالق باعظمت اور واقف کار ہے اس کی رحمت کا دامن تھام لے لو اور اس کی شفقت سے چمٹ جا اس کو چھوڑ کر کسی اور سے سروکار نہ رکھ ورنہ تو اس سے محجوب رہے گا۔ تم میں سے کوئی شخص میرے ہاتھ پر (بیعت کرکے) کامیاب ہو جاتا ہے تو مجھے دلی مسرت حاصل ہوتی ہے اور اگر میں کسی سے کوئی بات کہتا ہوں وہ نہیں مانتا تو مجھے رنج ہوتا ہے میرے پاس مومن آتا ہے اور منافق مجھ سے کتراتا ہے۔

نفاق و اصلاح نفاق: منافقو! میں تم پر اس لئے غصہ کرتا ہوں کہ خدا تم سے ناراض ہے اور سچ یہ ہے کہ اس نے مجھے سراپا آتش غضب بنا دیا ہے۔ اگر تم نے توبہ کر لی اور میری بات مان لی اور میری سخت کلامی کو سن کر برداشت کر گئے تو میں تمہارے لئے ٹھنڈا اور باعث سلامتی بن جاؤں گا۔ افسوس! تمہیں شرم نہیں آتی۔ تم ظاہر میں عبادت کرتے ہو اور دل میں خدا کی نافرمانی بھری ہوئی ہے۔ عنقریب بیماری و موت کے

تسبحنون فی سبحن نار الله
عزوجل +

وانتم یا مقصرون فی الاعمال ماستحیون + قد رضیتم بالبطالتہ فی نهار کم ولیلکم + تریدون ما عند الله عزوجل مع التقصیر + اهجموا علی الا عمال . وقد تعدو تها نفوسکم + لکل داخل دهشتہ + وفی الاخر تصفون + وتزول الاکدار + اذا تبتهم لا بدایتہ ونهایتہ +

یا ابا قاعن خدمتہ سیدهم + یا مستغنین بارائهم عن رای الاصفیاء والانبیاء والمرسلین والصالحین + یا واثقین بالخلق دون الحق عزوجل + انا سمعتهم ان النبی صلی الله علی وسلم قال ملعون ملعون من کانت ثقتہ بمخلوق مثلہ + لاتطلب الدنیا ولا تغضب بشئی منها + فان ذلک یفسد قلبک کما یفسد الخل العسل ویحک قلجمعت بین حب الدنیا وبین التکبر + وهان نان خصلتان لایفلح صاحبها ان لم یتب منهما + کن عاقلا + من انت + وما انت + من ای شئی خلقت + ولا ی شئی خلقت + لاتتکبرفیها بتکبر الاجاهل بالله عزوجل وبرسولہ والصالحین من عبادہ + یا قلیل العقل تطلب الرفتہ بالتکبر اعکس تصب + فان النبی صلی الله رفعہ الله تعالی علیہ وسلم قال من تواضح الله رفعہ الله عزوجل ومن تکبر وضعہ الله +

من رضی بالاخرة صار فی الاولی + من رضی

چنگل میں گرفتار ہوگئے، پھر اللہ کے بنائے ہوئے کے جیل خانہ میں قید کرکے دیے جاؤ گے۔

کوتاہی عمل: اعمال میں کوتاہی کرنے والو! تم بھی نہیں شرماتے رات دن بے کار پڑے رہتے ہو خوش ہوتے ہو۔ اس کمی و کوتاہی کے باوجود اللہ کی نعمتوں کو حاصل کرنا چاہتے ہو۔ سب کے سب علم کرنے میں لگ جاؤ۔ نفس آخر کار اس کا عادی ہو جائے گا پہلے پہل (ہر نئے کام کرنے والے کو) گھبراہٹ ہوتی ہے۔ آخر کار صاف ہو جاؤ گے۔ اور کدورتیں زائل ہو جائیں گی۔ جب تم نے توبہ کر لی تو ابتدا (عمل) اور انتہا (تقرب) بھی ضروری ہے۔

تکبر کی مذمت: اے اپنا آقا کی خدمت سے بھاگے ہوئے۔ غلامو! انبیاء و مرسلین اور نیک بندوں سے بے نیاز ہو کر اپنی رائے کو کافی سمجھنے والو! خدا تعالٰی کو چھوڑ کر مخلوق پر بھروسہ کرنے والو! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا کہ "جس کا بھروسہ اپنی جیسی مخلوق پر ہو وہ ملعون ہے ملعون ہے" تم دنیا کے طلب گار نہ بنو اور کسی شے (کے حاصل نہ ہونے) پر غصہ نہ کرو کیونکہ یہ قلب کی اس طرح خراب کرے دی گی جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ افسوس! تو دنیا کی محبت اور تکبر میں مبتلا ہے حالانکہ طالب دنیا اور مغرور توبہ کیے بغیر نجات نہیں پاسکتے۔ ذرا ہوش میں آ۔ تو کیا اور تیری حقیقت کیا؟ (سوچ) تو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے اور کس لیے تجھے وجود بخشا گیا۔ تکبر نہ کر اللہ کے بندے تکبر نہیں کرتے ہاں خدا سے غافل اور انبیاء و صالحین سے نا واقف ایسا کرتے ہو۔ اے کمعلق تو تکبر سے بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بر عکس (عجزو انکسار اختیار) کر کام بن جائے گا کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے اللہ واسطے تواضع اختیار کی اللہ نے اس کو رفعت بخشی اور جس نے تکبر کیا اس کو اللہ نے نیچا دکھایا۔" جس نے آخرت کو پسند کیا وہ پہلے گروہ میں شمار ہوا۔ جس نے

بالقلیل جاء الکثیر + من رضی بالذل جاء مرالعز + اراض بالدون حتی ینقلب الامر فی حقک من ذل المقدر و رضی به رفعه الله عزوجلؒ القادر علی جمیع الاشیاء + التواضع و حسن الادب یقربک + والتکبر وسواء الادب یبعدک + الطاعة تصلحک و تقربک + والمعصیة تفسدک وتبعدک +

یا غلام لا تبع الدین بالتین + لاتبع دینک بتین السلاطین والملوک و الاغنیاء واکلة الحرام + اذا اکلت بدینک اسود قلبک + وکیف لایسود وانت تعبد الخلق +

یا مخنول لوکان فی قلبک نور لفرقت بین الحرام الشبهة والمباح + وبین ما یقرب قلبک وینوره وبین مایقرب قلبک ویبعده + یا جاهل ما اعراف الا الکسب اوالتوکل علی الحق عزوجل + الاخذ بالکسب فی بدایة الایمان + ثم عند قوة الایمان الاخذ من الله عزوجل بعد ارتفاع الوسائط بینک و بینه +

انا قوی القلب اخذ من الحق عزوجل علی ایدی الخلق بامر الحق عزوجل + ومعنی قولی ارتفاع الوسائط یعنی ارتفاء وقوف القلب مع الوسائط والشرک بما یمتثل امرالله عزوجل فیا خذ منهم

تھوڑے کو بہت جانا اسی کو زیادہ بھی ملا۔ جو ذلت پر راضی رہا اس کو عزت ملی۔ تو بھی حقیر حالت پر راضی ہو جا' تاکہ تیرے حق میں بھی معاملہ پلٹ جائے۔ جو تقدیر کے سامنے جھکا اور اس پر راضی رہا' اس کو قادر مطلب نے رفعت بخشی۔ خاکساری اور حسب ادب تجھ کو مقرب بنائیں گے۔ اور تکبر و بے ادبی سے تو دور جا پڑے گا۔ اطاعت سے تو سنور سدھر کر قریب پہنچے گا۔ اور معصیت تجھ کو بگاڑ کر دور لے جائے گی۔

دین فروشی : عزیزم! دین کو انجیر کے عوض فروخت نہ کر۔ اپنا دین شاہان و سلاطین اور امراء کے انجیر (یعنی حقیر زر مال) کو اور حرام لقمہ کے بدلے فروخت نہ کر۔ اگر تو اپنا دین بیچ کھائے گا تو تیرا دل سیاہ ہو جائے گا۔ سیاہ کیوں نہ ہو تو اس طرح مخلوق کی پرستش میں مبتلا ہوگا۔

ترک اسباب و توکل : اے بے نصیب! اگر تیرے قلب میں نور ہوتا تو حلال' حرام اور مشتبہ و مباح چیزوں میں فرق کرتا۔ دل کو تاریک اور منور کرنے والی اور قلب کو (خدا سے) قریب اور دور کرنے والی چیزوں میں تمیز کرتا۔ اے نادان میں کسب اور خدا تعالٰی پر توکل کے سوا (تحصیل معاش کا کوئی اور طریقہ) نہیں جانتا۔ ایمان کی ابتدائی حالت میں (روزی) کسب کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔ پھر ایمان قوی ہونے اور اس کے اور خدا کے درمیان واسطوں کے اٹھ جانے کے بعد اللہ تعالٰی سے لینا رہ جاتا ہے۔ (جسے توکل کہتے ہیں)

توکل کی تعریف : قلب قوی ہو جانے کی صورت میں بہ حکم خدا کے ہاتھوں سے لینا خدا ہی سے لینا ہے۔ اور واسطوں کے اٹھ جانے کا مطلب یہ ہے جو مخلوق محض حکم خدا کی تعمیل کر رہی ہے اس کو روزی رسانی میں خدا کا شریک نہیں سمجھا جاتا اور واسطوں کے ساتھ دل بستگی نہیں رہتی۔ وہ لیتا تو بندوں ہی سے ہے۔ (لیکن دیئے

يتطارش عن حمدهم وذمهم وقبولهم وردهم ان اعطوارئاى فعل الله عزوجل فيهم + وان منعموا كذلك + القوم صم بكم عمى عن غير الله عزوجل + ما عندهم الاهو + ناصرهم و و خاذ لهم معطيهم و مانعهم ضارهم و نافعهم + عندهم لب بلا قشر + صفاء على صفاء + طيب على طيب + فذلك الذى يخرج جميع الخلائق من قلوبهم + لايبقى فيها سوى الله عزوجل + يبقى فيها الذكر الحقى له لا لغيره +

اللهم ارزقنا العلم بك +

ويحك انك تظن انك تقدر بتهرج نفسك + لولا الحكم لنزلت اليک يا منافق وفضحتک + الاتخاطر براسک معى فانى لااستحى الا من الله عزوجل ومن عباده الصالحين +

العبد اذا عرف الله عزوجل

سقط الخلق من قلبه وتناثرو اعنه

كما يتناثر الورق اليابس منالشجر + فيبقى بلا خلق جى الجملته + يعمى عن روىتهم + ويصم عن سماع كلامهم + من حيث قلبه و سره + اذا صارت النفس مطمئنته سلم اليها حفظ الجوارح + ثم يسافر القلب الى الحق عزوجل يطلب ما عنده + ثم تاتى الدنيا تتصير سائسته للنفس قائمته بمصا لحا + هنداب الله عزوجل وصنعه في حق اصطلالبين له + تاتيهم الدنيا وقت استيفاء الا قسام

والا خدا کو سمجھتا ہے) اوران کے مدح وذمت رد و قبول سے بے پروا ہو جاتا ہے۔ اگر وہ کچھ دیتے دلاتے ہیں تو اس کو حق تعالی کی مہربانی سمجھتے ہیں۔ اگر نہیں دیتے تو اسے بھی خدا ہی کی طرف سے جانتے ہیں۔ وہ غیر اللہ سے اندھے، بہرے گونگے ہو جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک وہی وہ رہ جاتا ہے۔ مدد کرنے والا بھی وہی اور بے یار ومدگار رکھنے والا بھی وہی، دینے والا اور نہ دینے والا بھی وہی۔ نقصان بھی پہنچاتا ہے اور فائدہ بھی وہی دیتا ہے۔ ان کے پاس چھلی چھلائی خالص گری ہے۔ صفائی ہی صفائی اور لذت ہی لذت ہے۔ اسی چیز نے ساری مخلوق کو ان کے دلوں سے نکال کر باہر کیا ہے اور ذات حق کے سوا کوئی بھی ان کے دل میں باقی نہیں رہتا۔ ان کے قلوب میں اس کے سوا کسی کی یاد نہیں رہتی۔ اے اللہ ہم کو بھی اپنی واقفیت عطا فرما۔

افسوس! تو سمجھتا ہے کہ نفس کی کھوٹ بھی چل سکتی ہے۔ اگر شریعت (کا لحاظ نہ ہوتا) تو میں تیرے پاس آکر (تیرا بھانڈا پھوڑتا) اور تجھے رسوا کرتا۔ میرے ساتھ اپنے سر کی بازی نہ لگائیں میں اللہ تعالی اور نیک بندوں کے سوا کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتا۔ بندہ جب اپنے خالق کو پہچان لیتا ہے۔ تو مخلوق اس کی نگاہوں سے گر جاتی ہے اور سب اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے سوکھے پتے جھڑ جایا کرتے ہیں۔ وہ تمام مخلوق کو چھوڑ کر تنہا رہ جاتا ہے اس کا قلب و باطن ان کی طرف سے اندھا، بہرا بن جاتا ہے۔ نفس مطمئن ہو جاتا ہے تو اعضاء کی حفاظت اس کے سپرد کردی جاتی ہے اور قلب اللہ تعالٰی کی طرف پرواز کرتا ہے کہ وہاں کی چیزیں مانگے۔ پھر دنیا نفس کا کارندہ بن کر آتی ہے اور اس کی ضرورتوں کو سر انجام دیتی ہے۔ اپنے چاہنے والوں کے ساتھ اللہ تعالٰی کا یہی برتاؤ اور یہی طریقہ ہے دنیا، مقسوم دینے کے لئے ان کی پاس بڈھی پھوہی بھدی صورت بنائے آتی ہے اور ان کی روزی پہنچا کر چلی جاتی ہے۔

فی صورة عجوز شمطاء شوهاء فتوفیهم
اقسامهم + تکون خادمة لا سریة + یاخذون
منها مالهم عندها ولا یلتفتون الیها

یا غلام فرغ قلبک لربک
عز و جل و اشغل جوارحک و
نفسک بلکد علی العیال + فتعمل
بامره و تکتسب علیهم بفعله +
السکوت بین یدی الحق عزو
جل وترک السئوال له مع الصبر
والرضا اولی من الدعاء والسئوال
والالحاح + اسح علمک
لعلمه + وانح تدبیرک
لتدبیره +
واقطع ارادتک لا رادته + واعزل عقلک
عند مجئی اقضیته ماقداره + افعل ذلک
معه ان اردتهر باومعیناوسلم + علیک
بالسکون بین یدیه ان اردت الوصول
الیه + المئمن اتحدت خواطره وهمه +
لم یبق له سوی خاطر یخطر من الحق عزو
جل الی قلبه + وهو واقف علی وصفه +
قربه من ربه عزوجل + فاذا تمکنت
معرفته له فتح الباب فی فجهه + فحصل
من ورائه فرائی مالا یقدر علی وصفه
الخاطر للقلب والا شارة کلام خفی
للسر + الفانی عن نفسه وهواه و
اخلاقها لمنموت وعن ساء الخلق
فی عافیته و طیبته و نعمته + هو مقلب
مصرف فیه کاصحاب الکهف + قال الله عزو
جل فی حقهم و نقلبهم ذات الیمین
وذات الشمال
یاغلام اسمع هنا او امن بهنا ولا

وہ ان کی خادمہ ہوتی ہے۔ بی بی نہیں ہوتی۔ اس کے پاس ان کی چیزیں جو کچھ ہوتی ہیں وہ لے لیتے ہیں اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتے۔

حضور خدا و سکوت: میرے عزیز! پروردگار کے لئے اپنے دل کو خالی کرلے۔ اعضاء اور نفس کو بال بچوں کے لئے مشقت میں مبتلا رکھنے کے لئے خدا کے تعمیل کر اور کسب معاش میں لگا رہ۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں خاموش رہنا اور صبرو رضا کے ساتھ نہ مانگنا، دعا کہنے اور گڑگڑانے اور رسول کرنے سے بہتر ہے۔ اس کے علم کے سامنے اپنا علم بھول جا اور اس کی تدبیروں کے سامنے اپنی تدبیر ترک کر دے اور اس کے ارادہ کے سامنے ارادہ سے باز آ۔ قضا وقدر کے سامنے عقل و تدبیر کے ہتھیار ڈال دے اگر تو چاہتا ہے کہ (خدا) تیرا مربی، معاون اور سلامتی دینے والا بنے تو اس کے ساتھ یہی طریقہ اختیار کر۔ اگر تو اس تک پہنچنا چاہتا ہے تو سکوت اختیار کر۔ مومن کو صرف ایک ہی فکر اور ایک ہی خیال رہتا ہے۔ وہ وہی سوچتا ہے جو حسا تعالیٰ کی طرف سے اس کے قلب پر وارد ہوتا ہے۔ وہ اپنے پروردگار کے قریب دروازہ پر کھڑا رہتا ہے۔ جب معرفت الٰہی اس کے دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے تو اس کے سامنے کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے ہے اور ان کے پرے اس کو (ایسا منظر) نظر آتا ہے جس کے اظہار سے وہ قصر ہوتا ہے۔ خیالات دل میں آتے ہیں اور اشارہ ایک مخفی کلام ہے جو باطن کے لئے ہے۔ اپنے نفس، خواہشات اور بد اخلاقیوں کو مٹا کر ساری مخلوق سے فنا ہونے والا بڑی عافیت، خوش حالی اور نعمت ہے۔ وہ نعمتوں میں لوٹتا ہے اور اصحاب کہف کی طرح اس میں تصرف کیا جاتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ہم ان کو داہنے بائیں کروٹیں دیتے ہیں۔

عزیزم! اس کو سن۔ اس کا یقین کر اور جھٹلا

تکذبه + لا تحرم نفسک الخیر من کل وجه +

نہیں۔ اپنے نفس کو بہبودی سے محروم نہ رکھ۔

المجلس السابع والخمسون

وقال رضی الله عنه بکرة الجمعة فی المدرسة + الرابع والعشرین من شهر رمضان سنة خمس واربعین و خمسمائة

بعد کلام

یا غلمان تصدقوا علی بذرة من الصدق + انتم فی حل من اموالکم ومما فی بیوتکم + ما ارید منکم الا الصدق والا خلاص + و نفع ذلک لکم + ارید کم لا الی قید وا الفاظ السنتکم الظاهرة و الباطنة + فان علیکم رقباء + الملائکة یراقبون ظواهر کم و الحق عزوجل یراقب بواطنکم + یامن یبنی القصور والد و رو یذهب عمره فی عمارة الدنیا لا تبن شیئا بغیر نیة الصالحة + فاساس البناء فی الدنیا النیة الصالحة + لایکون بنائوک بنفسک و هواک + الجاهل یبنی فی الدنیا بنفسه و هواه وطبعه و عادته من غیر امر الحکم وموافقة قضاء الله عز وجل وفعله + فلا جرم لا تصح له نیة صالحة + ولا یتهنا بما بناه + ویسکنه غیره + ویقال له یوم القیامة لم بنیت ومن این انفقت ولم انفقت + یحاسب علی الجمیع +

اطلب الرضاء والموافقة

واقنع بقسمک

ولا تطلب مالم یقسم لک + عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم انه قال اشد عقوبات الله عزوجل لعبده فی الدنیا طلبه مالم

ستاونویں مجلس

جمعہ۔ بوقت صبح۔ ۲۴ رمضان ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ

صدق نیت۔ حسن ظن و توکل

کچھ تقریر کے بعد ارشاد فرمایا:

صدق و اخلاص: عزیزو تھوڑی سی سچائی مجھے صدقہ میں دے دو تمہارا مال وزر اور تمہارے گھروں کا سب کچھ تم کو میری طرف سے معاف میں تم سے صدق واخلاص کے سوا کچھ نہیں چاہتا اور اس کا نفع بھی تم ہی کو پہنچے گا۔ میں تم کو تمہارے نفع کے لئے چاہتا ہوں۔ اپنی کوئی غرض نہیں ہے۔ دل و زبان کو الفاظ کا پابند رکھو (کوئی بات بے سوچے سمجھے نہ کہو) کیونکہ تم پر نگراں مقرر ہیں۔ فرشتے ظاہر کی نگرانی کرتے ہیں اور اللہ تمہارے باطن کا نگراں ہے۔ محل ومکانات تعمیر کرنے والے تعمیر دنیا میں عمر گنوانے والے کوئی چیز خلوص نیت کے بغیر نہ بنا۔ دنیا میں عمارت کی بنیاد نیک نیتی ہے تیری تعمیر نفس و خواہش کی خاطر نہ ہونی چاہیے۔ جاہل اپنے نفس و خواہش اور طبیعت کی خاطر کام کرتا ہے خدا کے حکم شریعت اور قضا و قدر کی موافقت نہیں کرتا۔ اس لئے اس کی نیت درست نہ ہوگی اور نہ وہ مکان اس کے لئے باعث برکت ہو گا۔ اس میں دوسرے لوگ رہیں گے اور قیامت میں اس سے بار پرس ہوگی کہ کیوں بنایا تھا کہاں سے خرچ کیا تھا اور کیوں خرچ کیا تھا؟ اسی سے سب کا حساب لیا جائے گا۔ رضاء الٰہی اور موافقت (تقدیر) کا خواستگار ہو اور اپنے مقسوم پر قانع رہ۔ اور جو چیز تیری تقدیر میں نہیں ہے اس کے پیچھے نہ پڑ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "اللہ کا سخت ترین عذاب بندہ کے لئے یہ ہے کہ وہ اس شے

یقسم له +

وقال رضی الله تعالی عنه

تجی الی وما عندک حسن ظن فی فما تفلح بکلامی ویحک انک مسلم وانت معترض علی الله عزو جل وعلی والصالحین من عباده + کذبت فی دعواک + الا سلام مشتق من الا ستسلام تقضاء الله عزوجل وقدرة والرضا باافعاله + مع حفظ حدود کتابه و سنته و سوله صلی الله تعالی علیه وسلم فحینئذ یصح لک الا سلام + شئم طول الا مل هو الذی یوقعک فی معاصی الله عزو جل ومخالفته + منه ماقصرت املک جاء ک الخیر + فتمسک به ان اردت الفلاح + المسلم ای شئی جائبه القدر راخذة من یدة + ورضی به مع موافقه الشرع ورضاة عنه + لا نفس له ولا هوی ولا طبع له ولا شیطان + اعنی انه قدا عنن علیهم لا انهم قدانعد موامن کل وجه + لیس لن امعصوم بعد ذهاب الانبیاء علیهم السلام + نفسه مطمئنته + وهواه مغلوب + ونائرة طبعه محمودة + وشیطانه حابس + مایقع بیدة منه شوی + یطوف علیه لا یجده +

التوکل لیس فیه وقوف مع سبب + و التوحید لیس نیه رویته الضرو انفع من احد + انت نفس کلیته + هوی کل + عادة کلیته + ماعندک من التو کل و التوحید خبر + مرارة ثم حلاوة + اول کسر ثم

کی طلب میں رہے جو اس کی قسمت میں نہیں ہے۔ نیز آپ نے ارشاد فرمایا۔

حسن ظن: تو میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے حسن ظن نہیں رکھتا۔ میرے وعظ سے تجھ کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ افسوس تو مسلمان ہونے کا دعوی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے نیک بندوں پر معترض بھی ہے۔ تو اپنے دعوی میں قطعی جھوٹا ہے۔ اسلام لفظ استسلام سے مشتق ہے یعنی کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کی حدود کی حفاظت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی قضاوقدر کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اور اس کے افعال پر راضی رہنا۔ (ان باتوں پر عمل پیرا ہو جا) پھر تیرا اسلام صحیح ہو گا۔ یہ طویل امیدوں ہی کی نحوست ہے جو تو حدا تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت پر آمادہ ہو جاتا ہے جس وقت بھی تیری لمبی چوڑی امیدیں مختصر ہو جائیں گی تو خیر و خوبی تیرے پاس آئے گی اگر تو نجات چاہتا ہے تو اس نصیحت کو گرہ باندھ۔ مسلمان کی یہ شان ہے کہ تقدیر سے جب کوئی چیز ہاتھ آتی ہے تو اس کو شریعت کے مطابق ہنسی خوشی لیتا اور خوش ہوتا ہے نہ اس کو نفس ہوتا ہے نہ خواہش نہ طبیعت نہ شیطان میرا مطلب یہ ہے کہ ان سب کے مقابلہ میں اس کی مدد کی جاتی ہے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ بالکل ناپید ہو جاتی ہیں کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے بعد بے گناہ ہم میں کوئی نہیں ہے ہاں مسلمان کا نفس مطمئن خواہش مغلوب طبیعت کا جوش ٹھنڈا اور شیطان مقید رہتا ہے اس سے اس کے ہاتھ کچھ بھی نہیں لگتا وہ اسے ڈھونڈھنے کے لئے گشت لگاتا ہے مگر اس کو نہیں پاتا لہٰذا گناہوں سے بچ جاتا ہے

توکل کی حقیقت: توکل میں اسباب پر دار ومدار نہیں رکھا جاتا توحید میں نفع نقصان کے لئے کسی اور کی جانب نہیں دیکھا جاتا تو سراپا عادت نفس اور خواہش بنا ہوا ہے تجھے توکل اور توحید کی بالکل خبر نہیں اس رہ میں تلخی پہلے حلاوت بعد میں ہے پہلے جسم

جبر ثم موت ثم حیاۃ دائمتہ + ذل ثم عز + فقر ثم غنی + نعدام ثم ایجادبہ لابک + ان صبرت علی ھذا صح لک ماترید من الحق عزوجل والا فما یصح لک شئی + کل ما اشغلک عن اللہ عزوجل فھو علیک میشوم + وان کان الصوم والصلاۃ بعد اداء الفرائض والسنتہ + اذا ادیت الفرض من الصوم ثم اشغلک بعد ذلک الجوع والعطش فی صوم النافلتہ عن حضور قلبک بین یدی الحق عزوجل و المراقبتہ لہ و طیبتہ العیش

بہ ومعہ اللوائرۃ علی صحبتہ
والقرب منہ انت عبد
الحجاب + عبدالخلق + و
نفسک و ھواک +

العارف قائم مع اللہ عزوجل تحت
لواء قربہ مع علمہ وسرۃ +

یدور مع قضائہ وقدرۃ + واذا عجز دور بلا تدویر منہ + حرک بلا تحریک منہ + سکن بلا تسکین منہ + بصیرہ من جملتہ الذین قال اللہ فی حقھم ونقلبھم ذات الیمین وذات الشمال لما + جاء العجز منھم حرکوا + الحرکۃ مع القدرۃ + والسکون والتسلیم عند العجز + الحرکۃ عند وجودک + والسکون عند فقدک + الحرکتہ جی الحکم + والسکون فی العلم + انما تصح نفسک بعد خروجک من النفس والھوی والطبع والخلق فی الجملتہ + لا تتقید بالخلق فما یملک ضرک ولا نفعک ولا رزقک غیر

چور چور ہوتا ہے پھر مرہم پٹی ہوتی ہے پھر مرنا ہے پھر دائمی زندگی ہے، ذلت پہلے عزت بعد میں ملتی ہے پہلے غربت آتی ہے پھر تو نگری پہلے ناپید ہونا ہے پھر وجود تجھ سے نہیں بلکہ ذات حق سے وجود پانا ہے اگر تو نے یہ سب کچھ جھیل لیا تو جو کچھ تو خدا سے چاہتا ہے وہ سب درست ہے ورنہ تیرے لئے کچھ بھی درست نہ ہوگا۔ جو چیز بھی تجھے خدا سے غافل کرے وہ منحوس ہے اگرچہ ادائے فرض و سنت کے بعد (نفل) روزہ اور نماز ہی کیوں نہ ہو جب تو نے فرض روزہ ادا کرنے کے بعد نفل روزہ رکھا اور اس میں بھوک پیاس نے تجھے کو خدا تعالیٰ کے سامنے تیرے دل کو حاضر رہنے اس کی یاد میں مصروف رہنے اور اس کے ساتھ پر لطف اوقات بسری سے باز رکھا جس پر اس کی صحبت اور نزدیکی کا دار و مدار ہے تو تو بندہ حجاب بندہ خلق اور بندہ ہوا و ہوس بن گیا۔

عارف کی کیفیت: عارف اپنے علم اور باطن کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کی معیت میں قرب کے جھنڈے کے نیچے کھڑا ہوتا ہے۔ اس کی قضا و قدر کے ساتھ گھومتا رہتا ہے جب تھک جاتا ہے تو خود گھومنے کے بجائے گھمایا جاتا ہے۔ وہ خود حرکت نہیں کرتا اس کو حرکت دی جاتی ہے وہ خود نہیں ٹھہرتا اس کو ٹھہرایا جاتا ہے وہ ان اصحاب میں ہو جاتا ہے جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے ہم ان کو دائیں اور بائیں جانب کروٹیں دیتے ہیں جب ان سے بے چارگی ظاہر ہوتی ہے ان کو سلایا جاتا ہے قدرت کے وقت حرکت ضروری ہے اور بے چارگی کے وقت صبرو سکون لازمی۔ زندگی کے لئے حرکت ہے اور بے خودی کے لئے سکون۔ احکام شرعی بجا لانے کے لئے حرکت کی ضرورت ہے اور علم الٰہی کے لئے سکون کی (کہ خاموش بیٹھا دیکھتا رہے)۔ تیرے نفس کی اصلاح اسی وقت ہوسکتی ہے جب نفس خواہش، طبیعت اور ساری مخلوق کا خیال دل سے نکل جائے مخلوق کا پابند نہ ہو کیونکہ تیرے رب کے سوا نہ کسی کے

ربک عزوجل + کن ابدالنی طاعته وامر ة
ونهیه + لایبقی بیدک شئی سوے
الله عزوجل فتصیرا غنی الخلق
و اعزهم + فتصیر کادم علیه السلام
یامر لا شیاء بالسجود له + وهذا
من وراء مقول الخلق العوام منهم
وکثیر من الخواص + فهو ذرة ادم
و من جملته لبه +

یا قلیل العلم تفقه تم اعتزال +
القوم تفقهم اثم اعتزلوا عن
الخلق بقلوبهم +

ظواهر هم مع الخلق لا صلاحهم +
و بواطنهم مع عزوجل
فی خلمته و صحبته + فهم
کائنون نائبون + کائنون مع الخلق فی
الحکم + ونائون عنهم بقلوبهم +
نائیته معتزلته عن الا شیاء جمیعا +
شغلهم فی الظاهرا حکام الحکم +
کلماتد نس ثوبهم غسلوة و
طیبوة ونجروة + کلما تخرق منه
شئی رقعوة ، وخیطور + بم روس
الخلق + ذرة منهم کالجبال
الرواسی + قلوبهم مع ربهم
عزوجل + مستطر حون بین یدیه +
مراقبون له غائصون فی علمه +

اللهم اجعل غناء ناذکرک
وغنانا قربک امین +

انت میت القلب وصحبتک
ایضا لموتی القلوب + علیک
بالا حیاء النجباء البدلاء +

ہاتھ میں نفع ہے نہ نقصان نہ روزی ہمیشہ اسی کی اطاعت وفرماں برداری میں لگا رہ اللہ کے سوا کوئی چیز بھی تیرے ہاتھ میں نہ رہ جائے۔ تو سب سے دولت مند اور سب میں معزز ہو جائے گا اور آدم علیہ السلام کی طرح ہو جائے گا۔ کہ ساری چیزوں کو ان کے سامنے جھک جانے کا حکم دیا گیا۔ تھا یہ بات عوام بلکہ بہت سے خاص لوگوں کی سمجھ سے بھی باہر ہے وہ شخص آدم علیہ السلام کا ذرہ اور ان کے خلاصہ میں سے ہے (اس لئے ایسا برتاؤ ہونا ممکن ہے)۔

اللہ والوں کا طریقہ: اے کم علم! پہلے دین کا علم حاصل کر پھر گوشہ نشینی اختیار کر۔ اللہ والوں نے پہلے علم شریعت حاصل کیا۔ پھر دل کے لحاظ سے مخلوق سے کنارہ کش ہوئے۔ ان کے بدن مخلوق کی اصلاح کے لئے ان کے ساتھ رہے اور ان کے باطن خدا کی حدمت اور اس کی صحبت میں اللہ تعالٰی کے ساتھ رہے وہ ہیں بھی اور نہیں بھی ہیں کہ تعمیل شریعت میں مخلوق کے ساتھ ہیں اور ان کے قلوب ان سے دور اور سب چیزوں سے الگ ہیں۔ شریعت پر مضبوطی سے عمل کرنا ان کا ظاہری مشغلہ ہے۔ جب کبھی ان کا جامہ (شرعی) میلہ ہو جاتا ہے تو وہ اس کو دھو کر پاک کرتے اور خوشبو میں بساتے ہیں۔ جب کبھی کہیں سے پھٹ گیا تو اس میں پیوند لگا کر اس کو سی ڈالتے ہیں۔وہ مخلوق کے سردار ہیں۔ جو ان میں ذرہ بھر (یعنی بالکل ادنی) ہیں وہ بھی اٹل پہاڑ کی مانند ہیں۔ ان کے دل اللہ سے وابستہ ہیں۔ وہ اس کے سامنے پڑے ہوئے' اس کی یاد میں محو اور (بحر) علم میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

بار الہا! اپنا ذکر ہماری غذا بنا دے اور اپنی نزدیکی ہماری دولت۔ آمین!

زندہ لاش: تو خود بھی مردہ دل ہے اور تیرا اٹھنا بیٹھنا بھی ایسے ہی مردہ دلوں میں ہے۔ زندہ' شریف اور خدا کے برگزیدہ بندوں کے پاس اٹھ بیٹھ تو قبر

انت قبر تاتی قبرامثلک + میت تاتی میتا مثلک + انت زمن یقودک زمن مثلک + اعمی یقودک اعمی مثلک + اصحب المومنین الموقنین الصالحین واصبر علی کلاهم

و اقبلہ و اعمل بہ وقد افلحت

اسمع قول الشیوخ واعمل بہ واحترمہم ان اردت الفلاح + کان لی شیخ کلما اشکل علی وخطر بقلبی یحدثنی بہ ولا یحوجنی الی الکلام + فکان ذلک لاحترامی وحسن ادبی

معہ + ماصحبت قط

الشیوخ الا بالاحترام

وحسن الادب +

الصوفی لا یکون بخیلا + لا نہ مابقی لہ شئی بخیل بہ + وقد ادعی ترک الکل + ان اعطی شیئا اخذہ لغیرہ لا لہ + قد صفا قلبہ عن الموجودات والمصورات + انما یبخل من لہ مال + و الصوفی قد صارت الاشیاء لغیرہ + فکیف یبخل بمال غیرہ + لا عدولہ ولا صدیق + ولا التفات لہ الی سماع الحمد والذم + لایری العطاء والمنع والضرو النفع من غیر اللہ عزوجل + لا یفرح بالحیاۃ ولا یغتم بالموت + موتہ سخط ربہ عزوجل علیہ وحیاتہ رضاہ عنہ وحشتہ فی الجلوۃ وانسہ فی الخلوۃ + طعامہ ذکر ربہ عزوجل + وشرابہ من شراب الانس بہ + لا جرم لا یکون بخیلا

ہے اور اپنی جیسی قبر کے پاس جاتا ہے۔ زندہ لاش ہے اور ایسی ہی لاش کے پاس آتا ہے۔ تو لولا، اپاہج ہے اور تیرا سا اپاہج ہی تجھ کو اٹھا کر چلتا ہے۔ تو اندھا ہے اور تجھ جیسا اندھا ہی تیرا رہبر ہے صاحب ایمان و یقین اور صالح بزرگوں کے ساتھ رہ کر ان کی (کڑوی کسیلی) نصیحتوں

کو برداشت کر ان کو مان کر ان پر عمل کر یقیناً نجات پائے گا۔ اگر تو فلاح و نجات چاہتا ہے تو مشائخ کی بات سننا، اس پر عمل کرنا اور ان کا احترام کرنا ضروری ہے میرے ایک شیخ تھے کہ جب کبھی مجھے کوئی مشکل پیش آتی اور اس کی الجھن دل میں رہتی تو شیخ خود ہی اس کا ذکر اور ازالہ فرما دیا کرتے۔ مجھے کہنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ اس (شفقت) کی وجہ یہ تھی کہ میں ان کا احترام کرتا اور ادب سے پیش آتا میں مشائخ کی صحبت میں ہمیشہ ادب اور احترام ملحوظ رکھتا ہوں۔

صوفی بخیل نہیں ہوتا: صوفی بخیل نہیں ہوتا کیونکہ اس کے پاس کچھ نہیں رہتا جس میں وہ بخل کرے وہ تو سب چیزوں کو ترک کردینے کا مدعی ہے اگر اس کو کوئی چیز دی جاتی ہے تو وہ دوسروں کی خاطر لیتا ہے۔ اپنے لئے نہیں لیتا۔ اس کا دل موجودات اور تمام ظاہری اشیاء سے خالی ہو چکا ہوتا ہے۔ بخل وہ کرے جس کے پاس مال ہو۔ صوفی کے پاس کچھ ہے بھی تو سب دوسروں کا ہے پھر دوسرے کے مال میں بخل کرنے کی وجہ کیا؟ نہ اس کا کوئی دوست ہے نہ دشمن نہ تعریف و مذمت سننے کی جانب التفات ہے اور نہ وہ نفع و نقصان اور دینے نہ دینے کو غیر اللہ کی طرف سے سمجھتا ہے نہ زندگی سے خوش ہوتا ہے نہ موت سے غمگین۔ حق تعالیٰ کی ناراضی اس کی موت اور خدا ہی کو خوشنودی اس کی زندگی ہے مجمع میں اس کی وحشت ہوتی ہے اور تنہائی میں اس کو راحت ملتی ہے۔ اپنے پروردگار کی یاد اس کی غذا اور اس کی محبت آب حیات ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ دنیا کی کنکریوں

بحطام للدنیا وما فیھا +

لا نہ عندہ غنی عن الجمیع +

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۵

(یعنی مال و زر) اور یہاں جو کچھ بھی ہے ان کے متعلق بخیل نہ ہو

کیونکہ وہ ان سب سے بے پروا ہے۔

اے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

المجلس الثامن والخمسون

وقال رضی اللہ بکرۃ الجمعۃ فی المدرسۃ مستھل شوال سنۃ خمس و اربعین و خمسمائۃ

بعد کلام

کم تتعلم ولا تعمل + اطودیوان العلم ثم اشتغل بنشر دیوان اعمل مع الا خلاص + والا فلا فلاح لک + تتعلم العلم فحسب + انت مجترٔ علی الحق عزوجل بافعالک + قد القیت جلباب الحیاء من عینیک + وقد جعلتہ اھون الناظرین الیک + انت اخفا بھواک و سانع بھواک ومتحرک بھواک + فلا جرم بھلکلک ھواک + استح من اللہ عزوج فی جمیع احوالک واعمل بحکمہ + اذاعملت بظاھر الحکم اناک العمل الی العلم باللہ عزوجل +

اللھم نبھنا من رقدۃ الغافلین +

امین +

اذا ارتکبت الذنوب جاء ت الا فات و وقعت علیک + لابلک من بلیتہ ربک عزوجل واستعنت بہ وقعت حوالیک + لا بللک من بلیۃ فاسال اللہ عزوجل ان یاتیک معھا بالصبرو الموافقۃ + حتی یسلم ما

اٹھاونویں مجلس

جمعہ بوقت صبح یکم شوال ۵۴۵ھ
مدرسہ معمورہ

علم، عمل، اخلاص و پابندی شرع

کچھ تقریر کے بعد ارشاد فرمایا:

احکام شریعت و معرفت خدا: تیری یہ حالت کب تک رہے گی کہ علم حاصل کرتا رہے گا اور عمل نہ کرے گا۔ پڑھنا پڑھانا بند کر کے اخلاص کے ساتھ عمل کرنے میں مصروف ہو، ورنہ تیرے لیے فلاح نہیں۔ تو فقط علم حاصل کر رہا ہے تو اپنے اعمال میں خدا تعالیٰ پر دلیر بن گیا ہے تیری آنکھوں میں حیا باقی نہیں رہی۔ جو لوگ تجھ کو عمل کرتے دیکھتے ہیں ان میں خدا کو سب سے کمتر سمجھتا ہے تو اپنی خواہش سے لیتا اور اپنی ہی خواہش سے انکار کرتا ہے تیری یہ خواہش نفس تجھے برباد کر ڈالے گی۔ اپنے حال پر خدا سے شرم کر اور شریعت پر عمل کرنا شروع کردے۔ احکام شریعت پر عمل کرنے سے معرفت الٰہی کے قریب پہنچے گا بار الٰہا ہم کو غافلوں کی خواب غفلت سے بیدار فرما۔ آمین!

جب تو گناہوں کا مرتکب ہوگا تو آفتیں اور مصیبتیں آئیں گی اور تو ان میں مبتلا ہو گا۔ اگر تو نے توبہ کرلی، خدا سے معافی مانگ لی اور اس سے مدد کی درخواست کی تو تیرے آس پاس آئیں گی اور تو محفوظ رہے گا مصیبت کا آنا تیرے لئے ضروری ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ اس کے ساتھ تجھ کو قوت برداشت اور صبر کی توفیق

بینک وبینہ + فیکون الخلش فی القالب لا فی القلب + فی الظاھر لا فی الباطن + فی المال لا فی الدین + فحینئذ تکون البلیتہ نعمتہ لا نقمتہ + یا منافق قد قنعت من اتباعک للہ عز و جل و لرسولہ بالاسم لا بالمعنی + ذلک کذب ظاہرک و باطنک + فلا جرم انت ذلیل فی الدنیا ولا خرۃ + العاصی

ذلیل فی نفسہ + والکذاب

ذلیل فی نفسہ +

یا عالما لا تدنس علمک عند ابناء الدنیا + لاتبع عزیزا بذلیل + العزیز العلم + والذلیل ھو الذی فی ایدیھم من الدنیا + الخلق لا یقدرون ان یعطوک ما لیس لک مقسوم + انما قسمک یجری علی ایدیھم + فاذا صبرت

جاء قسمک علی ایدیھم وانت

عزیز + و یحک من یرزق

لا یرزق + من

یعطی لا یعطی +

اشتغل بطاعتہ اللہ عزوجل واترک الطلب منہ +

فما یحتاج تعلمہ وتعرفہ بمصلحتک + قال اللہ عزوجل فی بعض کلامہ

من شغلہ ذکری عن

مسئلتی اعطیتہ افضل

ما اعطی السائلین +

ذکر اللسان بلا قلب لا کرامتہ ولا عزازۃ لک بہ + الذکر ھو

دے تاکہ حق تعالیٰ کے ساتھ تیرا تعلق قائم رہے۔ اس صورت میں بدن پر مصیبت کی خراش آئے گی دل تک نہ پہنچے گی۔ ظاہر میں اس کا اثر ہوگا باطن محفوظ رہے گا۔ مال پر آنچ آئے گی دین بچ جائے گا۔ یہ مصیبت نعمت ہو گی نہ کہ عذاب۔ اے منافق! تو خدا اور رسول کی اطاعت نام کو کرتا ہے۔ حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ تیرے ظاہر باطن دونوں کا جھوٹ ہے اس لئے ضروری ہے کہ تو دنیا و آخرت میں دونوں جگہ ذلیل ہو اصل میں نافرمان گنہگار ذلیل ہے حقیقت میں ذلیل وہی ہے جو جھوٹ بولے۔

عزت کی روزی: اے عالم دنیا داروں کے پاس جا کر اپنے علم کو دھبا نہ لگا ایسی اونچی چیز کو ذلیل چیز کے بدلے نہ بیچ علم بلند مرتبہ ہے اور جو کچھ ان کے پاس ہے وہ ذلیل ہے کوئی مخلوق طاقت نہیں رکھتی کہ تجھ کو وہ چیز دے دے جو تیری قسمت میں نہیں ہے تیری ضرورتیں تو ان کے ہاتھوں سے صرف پوری کرائی جاتی ہیں (دینے والا تو خدا ہے۔ اور مخلوق محض ایک ذریعہ) جب تو صبر کرے گا تو ان کے ذریعے تیرا مقسوم پہنچا دیا جائے گا اور عزت سے لے گا۔ تجھ پر افسوس جس کو خود دوسرے سے روزی ملتی ہے وہ کسی کو رزق نہیں دے سکتا جو خود دست نگر ہے وہ کسی پر بخشش نہیں کر سکتا۔

سوال کی مذمت: اللہ کی اطاعت میں لگا رہ اور سوال نہ کر۔

اس کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ اس کو یاد دلایا جائے اور اپنی ضرورتیں اس کو بتائی جائیں خدا تعالیٰ نے اپنے ایک کلام میں ارشاد فرمایا ہے "جس شخص کو میری یاد نے سوال کرنے سے باز رکھا تو میں سوال کرنے والے کو جتنا دوں گا اس سے بدرجہا زیادہ اس کو دوں گا۔"

ذکر قلبی: صرف زبان سے ذکر کرنے اور قلب سے دھیان نہ کرنے میں تیری عزت اور وقعت نہیں اصل

ذكر القلب والسرثم ذكر اللسان + اذا صح ذكر الحق عزوجل للعبد + ذكره الحق كما قال اذ كروني اذ كركم و اشكرو الى ولا تكفرون ٥ اذكره حتى يذكرک + اذكره حتى يحط الذكرعنک اوزارک + تبقى خاليا عن وزر + تصير طاعته للا معصيته + فحينئذ يذ كرک فيمن يزكر + فتشتغل به عن خلقه + و يشغلک ذكره عن مسئله + يصير كل مقصودک هو + فتشتغل عن جميع مقاصدک + اذاصار هوكل مقصودک جعل مفاتيح خزائن الملک فى يد قلبک + من احب الله عزوجل لا يحب غيره + يزيل من قلبک حب ما سواه + اذاتمکن حب الحق عز وجل من قلب عبد خرج من قلبه حب غيره + يشربه اعضائه

ويشتغل به ظاهره وباطنه + صورة ومعناة + فيهيمه ويخرجه عن العادة + ويخرجه عن العمران + فاذاتم له هناحبه الله عزوجل + امالک عقل تنظربه وتعقل به + اماحضرت منزولا به قطه به + ستاتيک نوبتک و يقرع منک ملک الموت باب حياتک فيقلعها من مكانها + و يفرق بينک وبين اهلک وصحابک + اجتهدان لا تقبض وانت كاره للقاء الله عزوجل + قدم مالک الى الا حرة وانتظر الموت + فانک ماترى فعند الله عزوجل خير مماتراه

ذکر تو قلب وباطن کا ہے زبانی ذکر کا درجہ اس کے بعد ہے جب بندہ خدا کو صحیح طریقہ سے یاد کرنے لگتا ہے تو خدا کے یہاں اس کا ذکر ہوتا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا "تم مجھ کو یاد کرو' میں تم کو یاد کروں گا اور شکر ادا کرو' نافرمانی نہ کرو۔" اس کو یاد کرتا کہ وہ تجھ کو یاد رکھے تو اس کی یاد میں لگا رہ تاکہ وہ تیرا بوجھ ہلکا کردے اور تو ہر گناہ سے پاک۔ ہو کر معصوم بن جائے۔ اس وقت لوگوں کے ساتھ تیرا بھی ذکر فرمائے گا پھر تو اس کی یاد میں محو ہو کر مخلوق سے بے خبر ہو جائے گا اور اس کا ذکر کرنے میں سوال کرنا بھول جائے گا وہ ذات تیری مقصود بن جائے گی اور تو اپنے سارے مقاصد بھول جائے گا۔ جب وہی مقصود و مطلوب بن جائے گا تو ملکی خزانوں کی کنجیاں تیرے قلب کے ہاتھوں میں دے دی جائیں گی۔ جس کے دل میں خدا کی محبت ہوتی ہے۔ وہ کسی دوسرے سے محبت نہیں کرسکتا۔ اس کی محبت تمام ماسوا کی محبت تیرے دل میں نکل دے گی۔ جب خدا کی محبت بندے کے دل میں گھر کی لیتی ہے تو غیر کی محبت باقی نہیں رہتی۔ اسی کی محبت ہر رگ وپے میں سرایت کر جاتی ہے۔

اس کا ظاہر باطن' صورت و حقیقت سب اسی میں گم ہو جاتے ہیں۔ وہ اس کو دیوانہ بنا کر عادتوں سے بے پروا کرتی اور آبادی سے باہر لاتی ہے جب (مخلوق سے اس کی وحشت) مکمل ہو جاتی ہے تو خالق اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے کیا تجھے عقل نہیں ہے کہ دیکھے اور سمجھے کیا تو کسی مرنے والے کے پاس نہیں بیٹھا۔ عنقریب تیری باری آیا چاہتی ہے۔ جب فرشتہ اجل تیرے دروازے پر دستک دے گا اور بات زندگی کو اکھاڑ ڈالے گا تیرے اور تیرے متعلقین واحباب کے مابین جدائی ڈال دے گا کوشش کر کہ تیری روح ایسی حالت میں قبض نہ کی جائے کہ خدا سے ملنا نہ چاہتا ہو اپنا مال واسباب آخرت کو روانہ کرکے موت کا منتظر رہ جو کچھ دنیا میں دیکھ رہا تھا خدا تعالیٰ کے

فی الدنیا +

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ٥

یہاں اس سے بہتر سازو سامان نظر آئے گا۔

اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

المجلس التاسع والخمسون

وقال رضی اللہ عنہ یوم الجمعۃ تاسع رجب من سنۃ ست واربعین و خمسمائۃ بعد کلام

کلام الطامع لایخلومن رجتہ ومداھنتہ + لا یمکنہ المحاقہ + یکون کلامہ تشرا فارغا لا لب فیہ +

صورۃ بلا معنی + الطامع فارغ کا لطمع + لان حروف الطمع کلھا فارغتہ + الطاء والمیم والعین +

یا عباد اللہ عزو جل اصدقوا و قد افلحتم + الصادق ہمتہ عالیتہ فی السماء + لا یضرہ قول قائل ان اللہ عزو جل غالب علی امرہ اذا ارادک لا مرھیاک لہ + کلام جری من سی الادب وھنا جوابہ صدق +

احوالک تنطقنی و کذبکم

یسکتنی + علی قدر ما

تشترون ابیعکم +

یا غلام لوکان عندک ثمرۃ العلم و برکتہ لما سعیت الی ابواب السلاطین فی حظوظ نفسک و شھواتھا + العالم لا رجلن لہ یسعی بھما الی ابواب الخلق + والزاھد لا یدین لہ یا خذ بھما اموال الناس +

انسٹھویں مجلس

جمعہ۔ ۹ رجب ۵۴۶ھ

دنیا دار واعظوں کی مذمت

پھر ارشاد فرمایا:

مذمت واعظ: لالچی واعظ کا وعظ امید اور طرفداری سے خالی نہیں ہوتا۔ وہ حق گوئی سے کام ہی نہیں لیتا۔ اس کا وعظ محض چھلکا ہوتا ہے جس میں برائے نام بھی مغز نہیں ہوتا نرا ڈھول کا پول، حریص و لالچی، لفظ طمع کی طرح خالی ہوتا ہے۔ (مثل مشہور ہے کہ) طمع کے تینوں حرف ط،م،ع (نقطوں سے) خالی ہیں۔ اے خدا کے بندو! سچے بنو، نجات پاؤ گے۔ سچ کہنے والے کی ہمت آسمان کی طرح بلند ہوتی ہے (وہ اصلاح کرنے سے نہ ڈرتا ہے نہ مایوس ہوتا ہے)۔ کسی کی یہ بات کہ اللہ پاک اپنی منشا پوری کرنے پر قادر ہے اور جب تجھ سے کوئی کام لینا چاہے گا اس پر آمادہ کردے گا، اس کے لئے مضر نہیں ہوتی یہ بات کہی تو کسی بے ادب نے ہے۔ لیکن یہی اس کا صحیح جواب ہے۔ دوستو! تمہاری بدحالیاں مجھ سے دیکھی نہیں جاتیں۔ اس لئے نصیحت کرتا ہوں۔ تمہارا جھوٹ سن کر خاموش ہو جاتا ہوں کہ اس کا کیا جواب دوں۔ بہر حال تمہارے ظرف و بساط کے مطابق یہ باتیں کہتا ہوں

علم کا ثمرہ: میرے عزیز! اگر تیرے پاس علم کا ثمرہ اور اس کی برکت ہوتی تو لذت نفس و خواہشات کے لئے امرء و بادشاہوں کے دروازوں پر نہ جاتا۔ عالم کے وہ پاؤں ہی نہیں ہوتے کہ چل کر مخلوق کے در تک جاسکے۔ زاہد کے وہ ہاتھ ہی نہیں ہوتے جن سے

والمحب لله عزو جل لا عينين له ينظر بهما الى غيره + المحب الصادق فى محبته لو لقى الخلق كلهم ما حلاله النظر اليهم + لا ينظر الى غير محبوبه + لا تكبر فى عينى ناسه الدنيا + ولا تكبر فى عينى قلبه الاخرى + ولا يكبر فى عينى سره غير المولى +

كونوا عقلاء ما انتم على شئى + الاكثر منكم يتبعون كل زاعق و ناعق الاكثر من المتكلمين كلا مهم من السنهتم لا من قلوبهم + زعقات المنافق من لسانه ووراسه + وزعقات الصادق من قلبه وسره + قبله على باب ربه عز و جل وسره داخل عليه + لا يزال يصرخ على الباب حتى يدخل الدار + انت كذاب والله فى جميع احوالك + ماتعرف الطريق الى باب الله عزو جل كيف تدل عليه + انت اعمى كيف تقود غيرك + قدا عماك هواك وطبعك و متابعتك لنفسك و محبتك للدنياك و رياستک و شهواتک + تقدم الى +

مادام المعاصى على ظاهر ک قبل ان تصل الى قبلك فتصير مصرا +
ثم ينتقل الا صرار
فيصير كفرا +

من تحققت طاعته لله عزوجل و عبوديته له قدر على سماع كلامه + وذكر السبعين المختارين من قوم موسى لسماء الكلام وقال + فخاطبهم الحق عزو جل فصعقوا كلهم وبقى موسى عليه السلام

وہ لوگوں کا مال لے سکے۔ اللہ کی عاشق کی وہ آنکھیں ہی نہیں ہوتیں جن سے وہ غیر کی طرف دیکھ سکے۔ اگر ساری خدائی بھی ملنے کو آئے تو اللہ کے سچے عاشق کو ان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ وہ اپنے محبوب کے سوا کسی کو نہیں دیکھتا۔ اس کی انکھوں میں نہ دینا کی کوئی وقعت نہ دل میں' آخرت کی کوئی قیمت' نہ باطن کی نگاہ میں خدا کے سوا کسی کی کوئی حقیقت و عظمت۔

بے اثر وعظ: عقل کے ناخن لو! تم کچھ نہیں ہو! تم میں اکثر محض آہیں بھرنے اور گرجنے والے واعظ کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ بہتر واعظوں کا وعظ دل سے نہیں محض زبانی ہوتا ہے۔ منافق کی چیخ پکار محض زبانی ہوتی ہے۔ سچے واعظ کی پکار دل اور روح سے ہوتی ہے۔ اس کا دل اگر باب الٰہی کے در پر ہے تو روح اس کے دروازے کے اندر ہے وہ دروازہ پڑا پڑا چیختا رہتا ہے یہاں تک کہ دروازہ کھلتا ہے اور وہ حضور میں پہنچ جاتا ہے اور تو! خدا کی قسم اپنے سارے حالات میں جھوٹا ہے۔ تو خود باب حق سے واقف نہیں ہے' کسی کی رہنمائی کیا کرے گا؟ تو خود اندھا ہے کسی کا ہاتھ کیا پکڑے گا؟ خواہش طبیعت' نفس کی پیروی ریاست و دنیا کی محبت اور شہوتوں نے تجھ کو اندھا کردیا ہے۔ میرے پاس آ (میں اندھے پن کا علاج کردوں)

معصیت و کفر: دل تک پہنچے سے پہلے جب تک معصیتیں تیرے بدن ہی سے تعلق رکھیں گی تو (گناہوں پر) مصر رہے گا۔ پھر یہ اصرار (دل کی طرف) رخ کرے گا اور وہ (گناہ) کفر بن جائے گا۔

کلام الٰہی کون سن سکتا ہے: جو بندہ اللہ کی اطاعت و بندگی میں پوری طرح لگ جاتا ہے اور وہ مقبول ہو جاتا ہے وہ خدا کا کلام بن سکتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ستر آدمیوں کو لے کر (کوہ طور پر) گئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان سے خطاب فرمایا تو سب کے سب بیہوش ہو کر گر

وحده + ولما احیاهم

اللہ عز و جل قالوا

لا طاقتہ لنا علی سماع کلام اللہ عزوجل + لکن انت الواسطتہ بیننا وبینہ + فکلم اللہ عزوجل موسی وھو یسمعهم ویعید علیهم قولہ + انماقدر علی سماع کلامہ لقوۃ ایمانہ و تحقیق طاعتہ و عبودیتہ + ولم یقدروالا ن یسمعوا منہ نصعف ایمانهم فلو قبلو امنہ ماجاء هم بہ فی التوراۃ واطاعو فی الامر والنهی وتادبوا ولم یتجرئو اعلی

ماقالو القدرو اعلی سماء

کلام اللہ عزو جل +

(وقال رضی اللہ عنہ)

انی مسلط علی کل کذاب منافق وجال + مسلط علی کل عاصی للہ عزوجل + اکبرهم ابلیس واصغر هم الفاسق + انی محارب لکل ضال مضل داع الی الباطل + مستعین علی ذلک بلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم + النفاق قد ثبت علای قلبک + تحتاج الی الاسلام والتوبتہ وقطع الرباء + وان کان هذا الذی انا فیہ من اللہ عزوجل فیسکبرو یکثر ویعظم + وعلی رجلیہ یقوم + ویا جنحتہ یطیر

علی سطوح الخلق

ویدخل دورهم ویرونہ بعیونهم وقلوبهم + وان کان من نفسی وهوای وطبعی وشیطانی وباطلی فسحقا وبعدا + عن قریب یصغر

گئے۔ صرف موسیٰ علیہ السلام ہی ہوش میں رہے اور جب حق تعالیٰ نے ان کو زندہ کیا تو وہ کہنے لگے اللہ تعالیٰ کا کلام سننے کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ آپ ہمارے اور خدا تعالیٰ کے درمیان واسطہ بن جائیے چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت موسی علیہ السلام سے خطاب فرماتے اور وہ ان کو سناتے اور ارشاد باری دہراتے جاتے تھے۔ موسی علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا کلام سننے کی بات محض ایمانی قوت اور طاعت و بندگی محقق ہو جانے کی وجہ سے ہوئی اور وہ (ستر آدمی) محض ضعف ایمان کی وجہ سے اس کو سننے کی تاب نہ لاسکے۔ موسی علیہ السلام توریت میں جو۔ (مذہبی احکام) لائے تھے' اگر وہ لوگ ان کو مان لیتے اور امرونہی میں ان کی اطاعت کرتے' ادب سے کام لیتے۔ (اور یہ) کہنے کی جرات نہ کرتے (کہ جب تک خدا اپنے احکام خود ہم سے نہ کہے تب تک ہم تم پر یقین نہ رکیں گے) تو وہ بھی خدا تعالیٰ کا کلام ضرور سن لیتے۔ (پھر آپ نے فرمایا)

شیخ کا کام: میں ہر جھوٹے و جال منافق پر مسلط کیا گیا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے نافرمانوں پر متعین ہوں جن میں سب سے بڑا ابلیس اور سب سے چھوٹا فاسق ہے۔ گمراہ' گمراہ کرنے والے اور باطل کی ترغیب دینے والوں سے جنگ کرنا میرا کام ہے اور لاحول ولا قوۃ ولا باللہ العی العظیم پڑھ کر اللہ سے اس کام میں مدد چاہتا ہوں۔ تیرے دل میں بھی نفاق جم گیا ہے۔ تجھ کو اسلام لانے' توبہ کرنے اور ریا کی جڑ کاٹنے کی ضرورت ہے۔ میں جس پر قائم ہوں اگر وہ اللہ پاک کی طرف سے ہے تو عنقریب وہ کبیر' کثیر اور عظیم بن جائے گا۔ اپنے پاؤں پر کھڑا ہوگا اور اپنے پروں سے مخلوق کی چھتوں پر پرواز کرے گا اور ان کے گھروں میں داخل ہو جائے گا اور لوگ اس کو اپنی انکھوں اور دلوں سے دیکھ لیں گے اور اگر یہ میرے نفس طبعیت و شیطان اور باطل کے اکسانے سے ہو گا تو پھنکار اور لعنت (بر سے گی) اور عنقریب اس کو

و ينوب وينقلب ويتفرق وينقطع + لان الحق عزوجل لايويد كنابا + ولا ينصر منافقا + ولا يعطى جاحدا + ولا يزيد تار كا للشكر + كل من يحدث نفسه بشئى من النفاق لا يجئى من شئى + بل يكون نفاقه سبب احتراق دينه +

يا مريدون قد نطقت ولكن انتم تهربون ولا تعملون + اسمى فى سائر البلاد اخرس + كنت اتجانن واتخارس واتعاجم + ولكن ماصح لى + اخرجنى القدر اليكم + كنت فى المطامير + اخرجنى واقعدنى على الكرسى +

لاتكذب فمالك قلبان + بل هو قلب واحد + باى شئى امتلاء فما يسع شياء اخر + قال الله عزو جل ماجعل الله لرجل من قلبين فى جوفه + قلب يحب الخالق والخلق لا يصح + قلب يكون فيه الدنيا والاخرة لايصح + اذا كان القلب للخالق والوجه الى الخلق يجوز + لفته الى الخلق نظرا فى مصالهم و رحمته لهم يجوز +

الجاهل بالله عزوجل يرائى ويناقق + والعالم به لايفعل ذلك +

الا حمق يعصى الله عزو جل والعاقل يطيعه + الحريص على جمع الدنيا يرائى ويناقق + والقصير الامل لايفعل ذلك + المومن يتقرب الى الله عزو جل باداء الفرائض ويتجب اليه بالنوافل ولله عبادلا نوافل لهم + بل ياتون بالفرائض ثم يفعلون الوافل و

ذلت نصیب ہوگی۔ وہ پگھل جائے گا۔ بدل جائے گا اور پارہ پارہ ہو کر ختم ہو جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نہ جھوٹے کو فروغ بخشتا ہے، نہ منافق کو مدد دیتا ہے، نہ منکر کو عطا نہ ناشکرے کو ترقی۔ جو شخص بھی اپنے نفس کو دھوکا ہوگا اس کو نفع نہ ہوگا بلکہ یہ نفاق دین کے جل جانے کا باعث ہوگا۔

شیخ کا نام: مریدو! میں وعظ کہہ رہا ہوں اور تم بھاگ رہے ہو۔ عمل نہیں کرتے۔ میرا نام سارے شہر میں گونگا مشہور ہے کیونکہ میں دیوانہ، گونگا اور بے زبان بنا رہتا تھا لیکن مجھ کو یہ بات راست نہ آئی اور تقدیر نے مجھے تمہاری طرف نکال کر چھوڑا میں تو تہ خانوں میں تھا لیکن (تقدیر نے) باہر نکال کے مسند (وعظ و ارشاد) پر لا بٹھایا۔

دو دل: جھوٹ نہ بول۔ تیرے دو دل نہیں ہیں۔ دل تو ایک ہی ہے، جس چیز سے بھی پر ہو گیا ہوگیا۔ دوسری چیز کی اس میں سمائی باقی نہ رہی۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے "اللہ نے کسی کے سینے میں بھی دو دل نہیں رکھے" ایک دل خالق اور مخلوق دونوں سے محبت کرے، یہ نہیں ہوسکتا ہے۔ ایک ہی قلب میں دنیا بھی ہو اور آخرت بھی یہ کیسے ممکن ہے۔ ہاں دل خدا کی جانب ہو اور چہرہ مخلوق کی طرف تو یہ ممکن ہے مخلوق کی بھلائی اور شفقت کی خاطر ان کی طرف توجہ کرنا درست ہے۔ جو خدا سے ناواقف ہوتا ہے وہ ریا اور نفاق برتتا ہے۔ اور جو اس سے واقف ہوتا ہے وہ ایسا نہیں کرتا۔

مشائخ نفل کو فرض سمجھتے ہیں: احمق خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے اور عقل مند اس کی فرماں برداری میں لگا رہتا ہے حریص و دنیا جمع کرتا ہے اور ریا و نفاق سے کام لیا کرتا ہے۔ جس میں لالچ نہیں ہوتا وہ ایسا نہیں کرتا۔ بندۂ مومن فرائض کی ادائیگی سے حق تعالیٰ کا تقریب حاصل کرتا اور نوافل سے اس کی نظروں میں محبوب بنتا ہے۔ اللہ کے ایسے بندے بھی ہیں جن کے

يقولون هذه فراض علينا لا جل
اقدارنا عليها + اشتغالنا بالعبادة
ابد الدهر فرض علينا + لايعدون
لانفسهم نافلته فى الجملته + اولياء
الله عزوجل لهم منبه ينبهئم +
معلم يعلمهم + يهيئى الحق عزوجل
لهم اسباب التعلم + قال النبى
صلى الله تعالى عليه وسلم لو ان
المومن على قلته جبل يقيض الله له
عالما يعلمه + لا تستعر كلمات
الصالحين وتتكلم بهاوتد عيها
لنفسك + العاريته الاتخفى + البس
من مالك لا من العاريته + ازرع
القطن بيدك واسقه بيدك
و ربه بجهدك ثم انسجه +
و خيطه و البسته +
لا تفرح بمال غيرك وثياب غيرك +
اذا اخذت كلام غيرك وتكلمت
بد وارعيته مقتتك قلوب
الصالحين + اذالم يكن لك فعل
فلا قول + كل الامر معلق على
العمل قال الله عزوجل ادخلو
الجنته بما كنتم تعلمون ٥
اجتهدوا فى تحصيل معرفته
الحق عزوجل + فانها غيبته
معه و قيام مع قلوه و
قدرته و علمه +
هى فناء كلى فى افعاله
و قضاياه +

كلامك يدل على مافى
قلبك + اللسا ترجمان القلب +

لیے نوافل کا وجود ہی نہیں بلکہ فرضوں کو ادا کرنے کے بعد نفلیں پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں چونکہ ہم کو ان کے ادا کرنے پر قدرت ہے اس لئے وہ بھی ہم پر فرض ہی ہیں۔ عمر بھر عبادت میں مشغول رہنا ہم پر فرض ہے غرض وہ کسی نفل کو بھی اپنے لیے نفل نہیں سمجھتے۔ اللہ کے دوستوں کو ایک تنبیہہ کرنے والا خبردار کرتا رہتا ہے۔ اور ایک معلم (غیبی) ان کو تعلیم دیتا ہے اور خدا تعالیٰ علم کی تحصیل کے اسباب مہیا کر دیتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے "مومن اگر پہاڑ کی چوٹی پر بھی ہوگا تو خدا تعالیٰ اس کے لئے کوئی عالم معین فرما دے گا جو اس کو علم سکھائے گا" صالحین کی باتیں یاد کرکے ان کو اپنی نہ کہہ اور نہ ان کی زبان میں گفتگو کر عاریت چھپی نہیں رہتی۔ اپنا خریدا ہوا لباس پہن نہ کہ مانگا ہوا۔ اپنے ہاتھ سے روئی کا کاشت کر۔ خود ہی اس کو پانی دے اور اپنی کوشش سے ہی اس کو دھن کر بن اور خود ہی سی کر پہن (یعنی مجاہدہ و ریاضت سے اپنی حالت درست کرکہ دل سے وعظ و نصیحت کا چشمہ ابلنے لگے اور دوسرے نیک لوگوں کی باتیں رٹ بنا کر نیک بننے کی ضرورت نہ رہے) دوسروں کے مال و متاع پر اترانا چھوڑ دے۔ دوسروں کی باتیں لے کر یاد کرے گا اور (نقالوں کی طرح) دہرائے گا اور ظاہر کرے گا کہ وہ تیری ہیں تو صالحین کے دلوں میں بغض پیدا ہو گا۔ جب تو عمل نہ کرے تو باتیں بھی نہ بنا۔ (ورنہ نفاق ہو گا) ہر کام کا تعلق عمل سے ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ "اپنے اعمال کے صلہ میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔" خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرو اور وہ اس کی معیت میں (مخلوق سے) غائب رہنا اور اس کی مجوزہ تقدیر و قدرت و علم کے ساتھ قائم رہنا اور اس کے افعال و احکامات میں پوری طرح فنا ہو جانا ہے۔

ترجمان قلب: تیری باتوں سے معلوم ہو گا کہ دل میں کیا ہے۔ زبان دل کی ترجمان ہوتی ہے۔ جب دل میں

فاذا كان القلب مختلطا فتارة يصح الكلام و تارة يبطل + تارة لا تقدر تعبر الشئى عما هو واخرى تعبر + واذا زال تخليطه صح اللسان + اذا ازال الشرک منه صح اللسان + و اذا بشرک بقيد بالخلق تغير و تبدل و تعثر و كذب + من المتكلمين من يتكلم عن قلبه + و منهم من يتكلم عن سره + و منهم من يتكلم عن نفسه وهواه وشيطانه و عادته +

اللهم اجعلنا مئومنين. ولا تجعلنا منافقين +

اذا وقع حب رجل وبغض آخرفلا تحب هذا و تبغض هذا بنفسک و بطبعک + بل حكمهما كليهما على الكتاب والسنته + فان وافقا الذى احبته فدم على محبته + وان خالفا فارجع عن محبته + و ان وافقا الذى ابغضته فارجع عن بغضه + و ان خالفا فدم على بغضه + وان لم يقنعک ذلک ولم يبن لک فارجع الى قلوب الصديقين وسلهم عنهما + ارجع الى قلوبهم فهى الصحيحته + لان القلب اذا صح كان اقرب الا شياء الى الله عزوجل + القلب اذا عمل بالكتاب و السنته قرب + و اذا قرب علم و ابصر ما له و عليه + و ما لله عزو جل و ماالغيره + و ما للحق وما للباطل + اذا كان المئومن له نور ينظر به فكيف لا يكون للصديق والمقرب + المئومن له نور ينظر به + و لهذا حذر

حق و باطل مخلوط ہوں گے تو کلام کبھی صحیح ہو گا کبھی باطل۔ کبھی چیزوں کی صحیح کیفیت بیان کر سکے گا اور کبھی بیان صحیح نہ ہو گا۔ جب دل سے حق و باطل کی ملاوٹ نکل جائے گی تو زبان بھی درست ہو جائے گی۔ جب حق و باطل کی شرکت ختم ہو جائے گی۔ تو زبان سے حق ہی بات نکلے گی اور جب تک مخلوق کی پابندی کا شرک موجود ہو گا تو ادل بدل کرے گا، ٹھوکر بھی کھائے گا اور جھوٹ بھی بکے گا۔ بعض واعظ ایسے ہیں جو اپنے دل سے (نکلی ہوئی) باتیں بیان کرتے ہیں۔ چند وہ ہیں جو باطن کی باتیں بیان کرتے ہیں اور اکثر اپنے نفس، خواہش، شیطان اور عادات کی باتیں بیان کرتے ہیں اے اللہ ! ہم کو صاحب ایمان بنا، منافق نہ بنا۔

کتاب و سنت کا فیصلہ : جب دل میں کسی ایک شخص کی محبت اور دوسرے کی دشمنی پیدا ہو تو نفس و خواہش کی وجہ سے نہ دوست بنا نہ دشمن بلکہ ان دونوں کو کتاب و سنت کے سامنے فیصلہ کے لئے پیش کر دے۔ اگر وہ دونوں اس کی موافقت کریں جس کو تو نے دوست بنایا ہے تو ہمیشہ اس سے محبت کر۔ اگر مخالفت کریں تو اس کی محبت سے باز آ جا۔ اسی طرح جس سے تجھ کو دشمنی ہے اگر وہ دونوں اس کے موافق (تیری رائے کے خلاف) ہیں تو دشمنی ترک کر دے اور اگر وہ بھی مخالف ہی ہیں تو دشمنی پر قائم رہ۔ اگر اس سے تجھ کو تسلی اور وضاحت نہ ہو تو صدیقین کے قلوب کی طرف رجوع کر اور ان سے ان کے متعلق معلوم کر۔ ان کے دلوں سے پوچھ کہ وہ درست ہو چکے ہیں اور جب قلب صحیح ہو جاتا ہے تو سب چیزوں سے زیادہ خدا کے قریب ہوتا ہے۔ دل جب کتاب و سنت کا پیرو ہوتا ہے تو تقرب حاصل ہوتا ہے اور اس کے بعد وہ اس بات سے واقف ہو جاتا ہے کہ کیا چیز اس کے لئے مفید ہے اور کیا چیز مضر ہے۔ کون سی بات اللہ واسطے ہے اور کون سی اللہ واسطے نہیں ہے۔ کیا حق ہے اور کیا باطل۔ جب مومن کو ایسا نور حاصل ہے جس سے وہ حق و باطل معلوم کر لیتا ہے تو صدیق اور مقرب کے لئے کیوں نہ ہو گا۔ مومن کے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نظرہ فقال اتقوا فراستہ المومن فانہ
ینظر بنور اللہ
عزوجل +

والعارف المقرب یعطی ایضا نورا یری بہ قربہ من ربہ عزوجل + و یری قرب ربہ عزوجل من قلبہ + یری ارواح الملائکتہ والنبیین + وقلوب الصدیقین ارواحھم یری احوالھم ومقاماتھم + کل ھذا فی سویداء قلبہ وصفاء سرہ ھوا ابدا فی فرحہ مع ربہ عزوجل + ھو واسطتہ یاخذ منہ ویفرق علی الخلق + منھم من یکون علیھم اللسان والقلب + ومنھم من یکون علیھم القلب الکسن اللسان + واما المنافق فھو علیھم اللسان الکن القلب + کل علمہ فی لسانہ + ولھذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم + اخوف اخاف علی امتی منافق علیھم اللسان +

لا تغتر وشئی + فان اللہ فعال لما یرید ولھذا حکی عن بعض الصالحین انہ زارا خاہ فی اللہ تعالی فقال لہ + یا اخی تعال حتی نبکی علی علم اللہ فینا + ما احسن ما قال ھذا الصالح + قد کان عارفا باللہ عزوجل + وقد سمع قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یعمل احدکم بعمل اھل الجنتہ + حتی لا یبقی بینہ بینھا الاذراع او باء فتلوکہ الشقاوۃ فیصیر من اھل النار + ویعمل احد کم
بعمل اھل النار حتی
لا یبقی بینہ و بینھا الاذراع او باع فتدرکہ السعادۃ

لئے ایک باطنی نور ہے جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نگاہ سے ڈرایا ہے اور فرمایا: "فراست مومن سے ڈرو کیونکہ وہ خدا تعالی کے نور سے دیکھتا ہے۔

اور مقرب عارف خدا کو ایک نور اور بھی عطا ہوتا ہے جس سے وہ رب کے ساتھ اپنا قرب اور اپنے دل کے ساتھ پروردگار کا قرب دیکھتا کرتا ہے۔ اس کو انبیاء کی روحیں اور فرشتے، صدیقین کے قلوب اور ان روحیں نظر آتی ہیں اور وہ ان کے احوال و مقامات کو دیکھ لیتا ہے۔ یہ سب وسط قلب میں اور صفائی باطن سے ہوتا ہے۔ وہ ہر وقت اپنے رب کے ساتھ ہشاش بشاش رہتا ہے۔ وہ ایک واسطہ ہوتا ہے کہ خالق سے لے کر مخلوق میں بانٹ دیتا ہے۔ بعض ان میں وہ لوگ ہیں جن کی زبان اور قلب دنوں خوب بولتے ہیں اور بعض وہ ہیں جن کے دل میں ہوتا ہے لیکن زبان نہیں ہوتی اور منافق زبان کا تیز، طرار اور قلب کا گونگا ہوتا ہے اور اسی لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "میری امت میں سب سے زیادہ خوفناک شخص جس کا مجھے خوف ہے، وہ منافق ہے جس کی زبان خوب طرار ہو"

ایک بزرگ کا قول : کسی حالت پر مغرور نہ ہو اللہ تعالی جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ ایک دین دار کا قصہ ہے کہ وہ اپنے ایک دینی بھائی سے ملنے گئے اور ان سے کہا کہ "آیئے اپنے بارے میں علم خداوندی پر روئیں کہ جانے کیا انجام ہو۔" ان بزرگ نے کتنی اچھی بات کہی۔ یقینا کہ عارف کامل تھے اور جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن چکے تھے کہ

حسن خاتمہ : "ایک شخص تم میں جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے اور اس کے اور جنت کے درمیان ہاتھ دو ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ بد نصیبی اس کو آ گھیرتی ہے اور وہ جہنمی بن جاتا ہے۔ اور (اسی طرح) تم میں ایک شخص دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ہاتھ دو ہاتھ سے زیادہ فاصلہ نہیں رہتا۔ کہ خوش نصیبی اس کی مدد کرتی ہے اور وہ

فیصیر من اهل الجنته +
قیل لبعض الصالحین + هل
رایت ربک + فقال + لولم اره
لتقطعت مکان + ان قال قائل
کیف تراه + فاقول +اذا خرج
الخلق من قلب العبد + ولم یبق
فیہ سوی الحق عزوجل + یریہ
و یقربہ کما یشاء + یریہ باطنا
کما اری غیره ظاهرا + یرید کما
اری نبینا محمد صلی الله تعالی
علیہ وسلم نفسہ لیلتہ المعراج +
کما یری هنا لعبد نفسہ ویقربہ
و یحدثہ مناما + قد یحدث قلب
الیہ یقظتہ + یغمض عینی وجوده
فیراه بعینہ کما هو علیہ من
حیث الظاهر + و یعطیہ معنی اخر
فیراه بہ + یری قربہ + یری
صفاتہ + یری کراماتہ و فضلہ
و احسانہ و اللطف بہ + یری بره
و کنفہ + من تحققت عبودیتہ و
معرفتہ لا یقول ارنی ولا لا ترنی +
لا اعطنی ولا لا تعطنی + بصیر
فانیا مستغرقا +
ولهذا کان یقول بعض من وصل
الی هذا المقام

ایش علی منی + ما احسن ما
قال + انا عبده ولیس للعبد مع سیده اختیار
والا ارادة + اشتری رجل مملو کان وکان ذلک
المملوک من اهل الدین والصلاح + فقال
لہ یا مملکو ایش ترید تناکل + فقال ماتطعمنی +
فقال لہ مالذی ترید تلبس + فقال ما

جنتی ہو جاتا ہے۔ ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ "کیا آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟" انہوں نے کہا کہ اگر اس کو نہ دیکھتا تو اپنی جگہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اگر کوئی کہے کہ خدا کو کو کیسے دیکھتے ہو تو میں کہوں گا جب بندے کے دل سے مخلوق نکل جاتی ہے اور خدا کے سوا اس میں کوئی باقی نہیں رہتا تو اللہ تعالی جس طرح چاہتا ہے اپنا جلوہ دکھاتا ہے اور اس کے قریب آ جاتا ہے۔ جیسے اس بندے کو بہ ظاہر دوسری چیزیں دکھاتا ہے۔ اسی طرح چاہتا ہے اپنا جلوہ دکھاتا ہے اور اس جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں اپنی زیارت کرائی تھی اسی طرح اس کو بھی زیارت کراتا ہے یہ بندہ جس طرح خواب میں خدا کی ذات کو دیکھتا' اس کے قریب ہوتا اور اس سے باتیں کرتا ہے۔ کبھی کبھی حالت بیداری میں بھی اس کے قلب کو باتیں کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ وہ اپنے وجود کی آنکھیں بند کر لیتا ہے اور اس کی آنکھوں سے اسے دیکھتا ہے۔ وہ جیسا کچھ بھی ہے اس کو نظر آتا ہے۔ ایک اور کیفیت بھی اس کو عطا ہوتی ہے جس سے وہ اس کا مشاہدہ کرتا ہے اور اس کے قریب ہوتا ہے۔ اس کی صفات' کرامات فضل و احسان اور شفقت دیکھتا ہے۔ اس کے حسن سلو اور حمایت کا نظارہ کرتا ہے۔ شان عبودیت اور عرفان الہی میں کامل ہونے کے بعد کوئی بندہ نہ زیارت کا مطالبہ کرتا ہے نہ انکار۔ نہ یہ کہتا ہے کہ مجھے دیجئے اور نہ یہ کہ مجھے نہ دیجئے۔ وہ فنا او مستغرق ہو جاتا ہے۔ (سوال کرنے کا ہوش ہی نہیں رہتا) اسی لیے ایک بزرگ جو اس مقام فنا تک پہنچ گئے تھے کہا کرتے تھے۔

بندۂ بے اختیار: "مجھے پر میرا ہے کیا؟" کیسی عمدہ بات کہی کہ "میں تو اس کا بندہ ہوں اور مالک کے سامنے غلام کو نہ اختیار ہوتا ہے نہ اس کا کوئی اپنا ارادہ" ایک شخص نے ایک غلام خریدا۔ وہ غلام دین دار اور نیک تھا اس کے آقا نے پوچھا۔ "تو کیا کھانا چاہتا ہے؟" اس نے عرض کیا۔ "آپ جو کچھ کھلائیں" پھر اس نے پوچھا "تو

تلبسنی + فقال لہ این ترید تقعد من داری + فقال موضع ماتقعد نی + فقال لہ ما الذی تحب ان تعمل منہ الاشغال + فقال ماتئامرنی + فبکی الرجل فقال + طوبی لی لوکنت مع ربی عزوجل کما انت معی + فقال الملوک یا سیدی وھل للعبد مع سیدہ ارادۃ او اختیار + فقال لہ انت حرلوجہ اللہ وارید ان تقعد عندی حتی اخدمک بنفسی و مالی + کل من عرف اللہ عزوجل لا یبقی لہ ارادۃ ولا اختیار + ویقول ایش علی منی + لا تزاحم القدر فی امورہ ولا فی امور غیرہ + احاد افراد مّن عباد اللہ عزوجل یزھدون فی الخلق و یستانسون بالخلوات یستانسون بقراءۃ القران و بقراءۃ کلام الرسول صلی اللہ علیہ وسلم + فلا جرم تصیر لھم قلوب مستانسۃ بالخلق قریبۃ منہ +
یرون بھا نفوسھم ونفوس غیرھم + تصح قلوبھم فلا یخفی علیھم شئی مما انتم علیہ + یتکلمون علی خواطر کم و یخبرونکم بما فی بیوتکم +

ویحک کن عاقلا لا تزاحم القوم بجھلک + بعد ماخرجت من انکتاب صعدت تتکلم علی الناس + ھذا امر یحتاج الی احکام الظاھرواحکام الباطن ثم الغنی عن الکل + ثم یحتاج ان تقع فی ضرورتین + الاولی ان لا یبقی فی بلدتک غیرک فتتکلم عکی الناس ضرورۃ + والا خری انک تو مر بالکلام من حیث قلبک + فحینئذ ترقی الی ھذا المقام لتردالخلق

پہننا کیا چاہتا ہے؟" اس نے جواب دیا "آپ جو پہنائیں" پھر پوچھا۔ "اس مکان میں رہنا کہاں چاہتا ہے؟" اس نے کہا "جہاں جناب ٹھہرا دیں" جب اس نے پوچھا "کیا کام کرنا چاہتا ہے؟" تو اس نے جواب دیا "جس کام پر لگا دیں" آقا رونے لگا کہ جو حال تیرا میرے ساتھ ہے اگر یہی کیفیت میری اپنے پروردگار کے ساتھ ہوتی تو میرے لیے کتنا اچھا ہوتا۔ غلام نے کہا۔ "میرے مالک! بھلا آقا کے سامنے غلام کا ارادہ یا اختیار باقی بھی رہتا ہے؟" آقا نے کہا۔ تو اللہ واسطے آزاد ہے (لیکن) میں چاہتا ہوں کہ تو (مخدوم کی صورت میں) میرے پاس ہی رہے تاکہ میں تیری خدمت کروں۔ "خدا تعالیٰ سے جو شخص واقف ہوگیا' اس کی لئے نہ ارادہ باقی رہتا ہے نہ اختیار۔ وہ کہتا ہے کہ مجھ پر میرا ہے ہی کیا؟ تقدیری امور میں مقدر کی مزاحمت نہ کر۔ اللہ کے بندوں میں چند ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو لوگوں سے کنارہ کش اور تنہائی پسند ہوتے ہیں۔ اللہ کا کلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پڑھنے پڑھانے سے محبت ہوتی ہے۔ ان کے دل مخلوق سے مانوس اور ان کے قریب ہوتے ہیں۔ اس سے اپنے کو بھی دیکھتے ہیں اور دوسروں کو بھی۔ ان کے قلوب صحیح ہوتے ہیں اس لیے تم جس حال میں بھی ہوتے ہو وہ ان سے پوشیدہ نہیں تھا۔ وہ (اس کی اصلاح کے پیش نظر وعظ میں) تمہارے دلی خطرات پر بحث کرتے اور تمہارے خانہ دل کی باتوں سے خبردار کرتے ہیں

وعظ گوئی کی شرطیں: تجھ پر افسوس! عقل سے کام لے! اپنی نادانی سے اہل اللہ کی مخالفت نہ کر۔ نہ اس کی صفوں میں داخل ہو۔ تو مدرسہ سے نکلتے ہی لوگوں کو وعظ سنانے کے لئے منبر پر چڑھ گیا اس کے لئے پہلے ظاہری و باطنی مضبوطی کی ضرورت ہے' پھر سب سے بے نیازی کی۔ اس کے بعد دو اور ضرورتیں پیش آتی ہیں۔ ایک یہ کہ شہر میں کوئی اور واعظ نہ ہو اور تو مجبورا" لوگوں کو وعظ سنائے دوسرے یہ کہ تیری دل کو وعظ کہنے کا حکم دیا جائے اس وقت تو منبر پر چڑھ کر لوگوں کو ان کے خالق

الی الخالق +

ویلک تدعی انک صوفی وانت کدر + الصوفی من صفاباطنہ وظاهره بمتا بعتہ کتاب اللہ عزوجل وسنتہ رسولہ + فکلما از داد صفاء وه خرج من بحر وجوده ویترک ارادتہ واختیاره و مشیتہ من صفاء قلبہ + اساس الخیر متابعتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وفعاه + کلما صفاء قلبو العبد رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی منامہ یامره بشئی و ینهاه عن شئی + یصیر کلہ قلبا وتنعزل بنیتہ + یصر بسرابلا جهر + صفاء بلا کدر + یتنحی عنہ تشر ظاهره الی ناحیتہ ویبقی لبا بلا تشر + یصیر مع النبی صلی اللہ علی وسلم من حیث معناه + یتربی قلبہ معہ و بین یدیہ + یصیر یدۃ فی یدۃ + یکون النبی صلی اللہ وسلم هن الخاطب عنہ الحاجب بین یدیہ + اخراج الکل من القلب قلع الجبال الروسی + یحتاج الی معاول المجاهدات والصبر علی المکابدات ونزول الا فات + لا طلبو املا یقع باید یکم + طوبی لکم ان عملتم بهذا السواد علی البیاض وکنتم مسلمین + طوبی لم تکون نون یوم القیا متہ فی زمرۃ المسلمین + ولا تکونون فی زمرۃ الکافرین + طوبی بالقعود فی ارض الجنتہ او علی بابها و لا تکونون من اصحاب الدرکات

تو اضعو اولا تتکبروا + التواضع یرفع والتکبر یضع + قال النبی صلی اللہ

کی طرف آنے کی دعوت دے سکتا ہے

صوفی : افسوس! تو صوفی ہونے کا دعوئی کرتا ہے تو سراپا کدورت ہے۔ صوفی وہ ہے جس کا ظاہر و باطن کتاب و سنت کی پیروی کی وجہ سے صاف ہو گیا ہو۔ جس قدر باطن کی صفائی میں اضافہ ہوگا وہ بحر ہستی سے نکلتا اور صفائی قلب کے باعث اپنے ارادہ واختیار اور مشیت کو چھوڑتا جائے گا۔ ساری خوبیوں کا سرچشمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی خواب میں زیارت کرے گا کہ آپ کسی بھی ۔ مومن کا دل جتنا صاف ہوگا وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرے گا کہ آپ کسی چیز کا حکم فرما رہے ہیں اور کسی چیز کی ممانعت۔ وہ سراپا قلب بن جائے گا اور اس کا جسم کنارہ ہو جائے گا وہ سراپا صفائی بن جائے گا جس میں کدورت کا نام بھی نہ ہوگا اس کے ظاہر کا چھلکا اتر کر سراپا مغز باقی رہے گا جناب رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے اس کو معنوی معیت حاصل ہوگی کہ اس کا قلب آپ کی معیت اور آپ کے حضور میں تربیت پائے گا۔ اس کا ہاتھ آپ دانت مبارک میں ہوگا۔ آپ ہی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف سے عرض معروض کرنے والے واسط ہوں گے۔ سب کو دل سے نکال دینا اٹل پہاڑوں کو اکھڑنے سے کم نہیں۔ اس کے لیے مجاہدات کے کوہ شکن آلات' مشقتوں کی برداشت اور مصائب پر صبر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس چیز کی فکر میں نہ پڑو جو تمہارے ہاتھ آنے والی نہیں۔ تمہارے لیے یہی بڑی خوش خبری ہے کہ تم قرآن پر عمل کرو اور پکے مسلمان بن جاؤ۔ مبارک ہے تمہارے لئے کہ تم قیامت میں مسلمانوں میں شمار کر لئے جاؤ اور کافروں کے گروہ میں شامل نہ ہو۔ جنت کی سرزمین یا اس کے دروازے پر بیٹھنا (نصیب ہو) تو یہ (خدائی) عطیہ ہے۔ جہنمی طبقات والوں میں نہ ہو۔

انکسار و ذکر الٰہی : منکسر المزاج بنو۔ غرور وتکبر نہ کرو۔ انکسار بلند کرتا ہے اور تکبر نیچا دکھاتا ہے رسول اللہ

تعالی علیہ وسلم من تواضع اللہ رفعہ اللہ + اذا نام القلب علی ذکر الحق عزوجل جاء ت الیہ المعرفتہ والعلم والتوحید و التوکل و الاعراض عما سواہ فی الجملتہ + دوام الذکر سبب لدوام الخیر فی الدنیا والاخرۃ + اذاصح القلب

صار الذکر دائما فیہ + یکتب فی جو انبہ وعلی جملہ + فتنام عیناہ وقلبہ ذاکر لربہ عزوجل + یرث ذلک عن نبیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم + کان بعض الصالحین یتکلف النوم فی بعض اللیل ویتھاء لہ من غیر حاجتہ الیہ +فسل عن ذلک فقال+ یری قلبی ربی عزوجل + صدق فی قولہ + لان المنام الصادق وحی من اللہ عزو جل کانت قرۃ عینہ فی نومہ+

المجلس الستون

وقال رضی اللہ عنہ فی عشیتہ الثلاثاء ثالث عشر شہر رجب من سنتہ ست واربعین وخمسمائتہ فی المدرستہ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من حسن السلام المرء ترکہ مالا یعنیہ + کل من حسن اسلامہ وتحقق اقبل علی مایعنیہ واعرض عما لا یعنیہ + الاشتغال بما لا یعنی شغل البطالین المھوسین + المحروم رضا مولاۃ من لم یعمل بما امر واشتغل بمالم یومر بہ +ھذا ھو الحرمان بعینہ والموت بعینہ والطر دبعینہ + اشتغالک بالدنیا یحتاج الی نیتہ صالحتہ

والا فانت ممقوت + اشتغل بطھارۃ قلبک اولا

صلی اللہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ کی خاطر تواضع کی اللہ اس کی رفعت دے گا دل جب ہر وقت یاد الٰہی میں ڈوبا رہتا ہے تو اس کی معرفت، علم، توحید اور توکل نصیب ہوتے ہیں اور وہ جملہ ماسوائی سے بے پروا ہو جاتا ہے۔ ہر وقت ذکر میں رہنا دنیا و آخر میں دائمی بھلائی ملنے کا باعث ہے جب قلب صحیح ہو جاتا ہے تو اس میں ہمیشہ خدا کی یاد رہتی ہے۔ اس کے ہر پہلو اور سارے بدن پر لکھ دیا جاتا ہے۔ اس آنکھیں سوجاتی ہیں تب بھی اس کا دل اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے۔ یہ (ذکر قلبی) اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ورثہ میں ملا ہے۔ ایک بزرگ کبھی کسی رات زبردستی سو جانے کا اہتمام فرماتے اور "تکلفا" نیند لاتے۔ کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ: میرا قلب (نیند میں) خدا تعالیٰ کی زیارت کرتا ہے۔ وہ اپنے قول میں سچے تھے، اس لیے کہ سچا خواب وحی خداوندی ہے لٰہذا ان کی آنکھ کی ٹھنڈک نیند ہی میں تھی۔

ساٹھویں مجلس

سہ شنبہ۔ بوقت شام۔ ۱۳ رجب ۵۴۶ھ مدرسہ معمورہ

اسلام کی خوبیاں

خوبی اسلام: جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کام کو ترک کردے جو مفید نہ ہو" جس شخص کا اسلام حسین اور مستحکم ہوتا ہے وہ مفید کاموں پر توجہ دیتا ہے اور غیر مفید کاموں سے بچتا ہے۔ غیر مفید کاموں میں مشغول رہنا اہل باطل اور ہوسناک لوگوں کا کام ہے۔ اپنے مالک کی خوشنودی سے محروم رہے گا وہ شخص جو تعمیل حکم تو نہ کرے اور ایسے کام کرتا رہے جن کا حکم اس کو نہیں دیا گیا۔ یہ حقیقی محرومی، اصلی موت اور سچی پھٹکار ہے۔دنیا (کے کاموں) میں بھی مشغول ہونے کے لیے اچھی نیت کی ضرورت ہے ورنہ تو مردود ہوگا۔ پہلے دل کی صفائی اور پاکی میں مشغل ہو

فانه فريضته + ثم تعرض للمعرفته + اذا ضيعت الا صل لا يقبل منک الا شتغال بالفرع + لا تنفع طهارة الجوارح مع نجاسته القلب + طهر جوارحلک بالسنته وقلبک بالعمل بالقران + حفظ قلبک حتی تحفظ جوارحک + کل انا ينضح بما فيه + ای شئی کان فی قلبک ينضح منک علی جوارحک + کن عاقلا + ماهنا عمل من يئومن بالموت ويوقن به + ما هنا عمل من يرتقب لقاء الله عزوجل ويخاف من محاسبته ومنا قسته + القلب الصحيح ممتلی ء توحيد اوتو کلا و يقينا و تو فيقا و علما وايمانا ومن الله عزوجل قربا + يری الخلق کلهم بعين العجز والذل والفقر + ومع ذلک لا يتکبر علی طفل صغير منهم + يصير کالسبع وقت لقاء الکفارو المنافقين والعصاة غيرة الله عزوجل + يصير بين يديه قطعه لحم ملقاة + ويتواضع ويذل للصالحين المتقين الورعين+ وقد وصف الله عزوجل القوم الذين هذه صفاتهم فقال + اشداء علی الکفار رحماء بينهم ٥

ويلک يا مبتدع + مايقدران يقول انی انا الله الا الله ربنا عزوجل + متکلمه ليس باخرس + ولهذا اکد الله عزوجل الا مر فی کلامه لموسی فقال وکلمه الله موسی تکليما + له کلام يسمع ويفهمه + قال لموسی يا موسی انی انا الله رب العالمين + يعنی يقوله انا الله انی لست بملک ولا جنی ولا

کیونکہ یہ فرض ہے۔ اس کے بعد معرفت حاصل کرنے کی کوشش کر۔ اگر تجھ سے اصل (اصلاح قلب) ضائع ہو گئی تو حصول معرفت میں لگنا بیکار ہے۔ دل کو پاک کر۔ دل کی حفاظت کر' اعضاء کوئی فائدہ نہیں۔ سنت کے ذریعے بدن کے اعضاء کو اور قرآن پر عمل کرکے دل کو پاک کر۔ دل کی حفاظت کر' اعضاء کو اور خود بخود محفوظ رہیں گے۔ برتن میں جو چیز ہوتی ہے وہی اس سے چھلکتی ہے۔ جو کچھ تیرے دل میں ہوگا اسی کا اثر بدن پر ظاہر ہوگا۔ سمجھ سے کام لے۔ موت پر ایمان و یقین رکھنے والے کے یہ کام نہیں ہیں۔ جو خدا تعالیٰ سے ملنے کا یقین رکھتا ہو اور اس کی باز پرس اور جرح سے ڈرتا ہو' اس کے اعمال بھی ایسے نہیں ہوتے۔ صحیح قلب توحید' توکل' یقین' توفیق، علم و ایمان اور قرب حق سے لبریز ہوتا ہے۔ وہ ساری مخلوق کو عجز و ذلت اور فقر کی نگاہ سے دیکھتا ہے (کہ یہ خود درماندہ اور عاجز ہیں) اس کے باوجود چھوٹے سے بچے سے بھی تکبر نہیں کرتا۔ ہاں کفار منافقین اور نافرمانوں سے ملتے وقت غیرت خداوندی کے باعث اس کو غصہ آتا ہے(اور وہ درندوں کی طرح بات بات پر بھڑک اٹھتا ہے)۔ خدا تعالیٰ کے سامنے پڑا ہوا گوشت کا ایک بے حس وحرکت ٹکڑا ہوتا ہے اور نیکو کاروں کے سامنے جھکتا اور ان کے ساتھ انکساری سے پیش آتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایسے ہی اوصاف والے لوگوں کی تعریف کی ہے "کافروں پر سخت دل اور آپس میں رحم دل ہیں"

رد بدعت: اے بدعتی! تجھ پر افسوس! اللہ تعالیٰ کے سوا کسی میں قدرت نہیں کہ یہ کہے "میں ہی اللہ ہوں" وہ بول سکتا ہے گونگا نہیں ہے۔اسی لیے موسیٰ علیہ السلام سے اپنی گفتگو کو تاکیدی الفاظ سے ذکر فرمایا۔ چنانچہ فرمایا "اللہ نے موسیٰ سے متکلم بن کر کلام فرمایا۔" اس کا کلام سنا اور سمجھا جاتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام سے کہ۔"واقعی میں ہی دنیا جہاں کا پالنے والا اللہ ہوں۔" یعنی میں(جس کی آواز تمہارے کان میں آرہی ہے)کوئی فرشتہ' انسان یا جن ہوں۔ (میں ہی) سارے جہان کا رب

انسی + رب العالمین اے کذب
فرعون فی قولہ + انا ربکم
الا علی وفی ادعائہ الا لھیتہ
دونی + انا اللہ مافرعون وغیرۃ
من الخلق + لما وقع موسی فی ذلک
الکرب والضیق برز ایمانہ
وایقانہ + لما وقع فی ظلمتہ
اللیل وظلمتہ الغم علی الزوجتہ
لا جل الکرب الذی ھی فیہ
اظھر اللہ عزوجل لہ نورا +
فقال لعادتہ وعیالہ وقوتتہ و
اسبابہ امکثوا انی انست نارا +
انی قدرایت نورا + قد رائی سری
وقلبی + معنای ولبی نورا + قد
جاء تنی سابقتی وھدایتی وجاء نی
الغنی عن الخلق + جاء تنای الولایتہ
والخلافتہ + جاء فی الاصل وذھب
عنی الفرع +

جاء نی الملک و ذھب عنی الملکیتہ + ذھب
عنی الخوف من فرعون و انتقل الخوف الیہ
ودع اھلہ وسلمھم الی ربہ عزوجل وسار +
فلا جرم خلفہ فیھم + ھکذالمئمن من اقاربہ
اللہ عزوجل ودعاۃ الی باب قربہ + ینظرقلبہ
یمینا وشمالا ووراء واما ما + فیری الجھات
کلھا مسدودۃ غیر جھتہ الحق عزوجل +
فیخاطب نفسہ وھوا وجوارحہ وعادتہ
واھلہ وجمیع ما کان علیہ + انی انست
نور القرب من ربی عزوجل فانا سائر
الیہ + وان کان لی عودۃ رجعت الیکم +
یودع الدنیا وما فیھا والا سباب والشھوات +
یودع الخلق کلھم + یودع کل محدث

ہوں اور فرعون اپنے اس قول میں کہ "میں ہی تمہارا بڑا حاکم ہوں" اور مجھے چھوڑ کر خدائی دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے۔ خدا میں ہی ہوں' نہ فرعون ہے اور نہ مخلوق میں کوئی اور۔ موسیٰ علیہ السلام جب مصر کی واپسی کے وقت موسی سردی' رات کی تاریکی اور حاملہ بی بی کے درد زہ کی پریشانی وتنگی میں پڑے تو ان کا ایمان و یقین ظاہر جب ہو رات کی تاریکی اور بیچاری بی بی کی اس تکلیف کے سبب جس میں وہ مبتلا تھی غم کی گھٹا میں گھر گئے تو حق تعالیٰ نے ان کے لیے نور کا ظہور فرمایا۔ حضرت موسیٰ نے اپنی بی بی' اپنی عادت اور قوت واسباب سے کہا کہ تم سب یہیں ٹھہر جاؤ' مجھے آگ نظر آرہی ہے۔ دور روشنی معلوم ہوتی ہے۔ (پتا چلانے اور تاپنے کے لیے آگ لانے کو جاتا ہوں۔ ظاہری مطلب یہ تھا اور مراد یہ تھی) کہ مجھے نور نظر آرہا ہے۔ میرے باطن 'قلب اور میری روح کو روشنی دکھائی دے رہی ہے۔ میری (بلندی) تقدیر اور ہدایت (کا وقت) آگیا۔ ساری مخلوق سے بے نیازی مجھے حاصل ہوگئی۔ ولایت وخلافت ملنے کی گھڑی آگئی۔ اصل ہاتھ آگئی اور شاخ چھوٹ گئی حقیقی بادشاہ تک رسائی ہوئی. اور (جھوٹی) بادشاہت سے نجات ملی۔ فرعون کا ڈرنکل گیا اور اب (اس شہنشاہ ازلی کا) خوف چھا گیا۔ (غرض کہ) اپنے متعلقین سے رخصت ہوئے اور ان کو خدا کے سپرد کرکے چل کھڑے ہوئے۔ پھر ان کے بعد خدا نے خود ان کی حفاظت کی۔ یہی حالت مومن کی ہے جب اللہ اس کو مقرب بناتا اور اس کو اپنے قرب کے دروازے پر بلاتا ہے۔ اس کا دل داہنے بائیں آگے پیچھے چاروں طرف (حیران ہوکر) دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کے دروازے کے سوا سارے دروازے بند پاتا ہے۔ وہ اپنے نفس' خواہش ' اعضاء عادات' اہل وعیال اور تمام واسطوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ (رخصت ہو جاؤ) میں نے اپنے پروردگار کے قرب کا نور دیکھ لیا ہے۔ میں تو اس کی طرف جاتا ہوں۔ اگر میں لوٹ کر آیا تو تمہارے پاس آؤں گا۔ غرض کہ

و كل مصنوع و يسير الى الصانع + فلا جرم يتولى الحق عزوجل اهله + وولدة وجميع اسبابه + من الحال ما يكتم عن البعداء لاعن القرباء + عن المبغضين لا عن المحبين + يكتم عن الا غلب لا عن النادر + هذا القلب اذا صح وصفا سمع مناداة الحق عزوجل من جهاته الست + يسمع مناداة كل نبى ورسول و صديق وولى + فحينئذ يقرب منه فيصير حيات القرب منه وموته البعد عنه +

يصير رضاه فى منا جاته له + يقنع بذلك عن كل شئى + لا يبالى بذهاب الدنيا عنه + كايبالى بالجوع والعطش والعرى وكسر الا عراض + رضا المريد فى الطاعات + و رضا العارف المراد فى القرب من الله عزوجل +

يامتصنع ماهذا اما انت عليه + مايتم هذا الا مر بصيام النهار وقيام اليل والتخشن فى المطعم والملبس + مع وجود النفس والهوى والطبع والجهل ورئو يته الخلق + لا يجى ء بهذا شئى + ويلک اخلص وتخلص + اصدق وقد وصلت وقربت + عل همتک وقد علوت + سلم و وقد سطت + وافق وقد وفقت + ارض وقد رضى عنک +اشرع انت وقد تمه الحق عزوجل لک +

وہ دنیا وما فیہا اور اسباب وجملہ خواہشات کو رخصت کردیتا ہے۔ ساری مخلوق اور ہر مصنوع کو چھوڑ کر صانع (حقیقی) کی طرف سفر کرتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے بیوی بچوں اور جملہ اسباب کا کفیل و کار ساز بنے۔ بعض حالات دور والوں سے مخفی رکھے جاتے ہیں اور پاس والوں پر ظاہر کردیے جاتے ہیں۔ ان سے چھپائے جاتے ہیں جن سے بغض ہوتا ہے۔ان سے نہیں چھپا جائے جاتے جو محبوب ہوتے ہیں۔ اکثر لوگوں سے مخفی رکھے جاتے ہیں اور شاذو نادر افراد کو بتا دیے جاتے ہیں۔ دل جب پاک صاف ہو کر صحیح ہوجاتا ہے تو ہر سمت سے ندا حق سنتا ہے۔ وہ ہر نبی و رسول و صدیق و ولی کی نداؤں کو سنتا ہے۔ اس وقت وہ اس کے قریب پہنچتا ہے اور اس کے پاس رہنا اس کی زندگی اور ہجر اس کی موت ہے اس ذات حق سے سرگوشیاں کرتے رہنے میں اس کی مسرت ہے۔ وہ سب کچھ بھول کر اسی میں محو رہتا ہے۔ دنیا ہاتھ سے جانے کی اسے کوئی پروا نہیں ہوتی۔ بھوک' پیاس' عریانی اور آبرو ریزی کا اسے کوئی خیال نہیں آتا۔ مرید کی شادمانی اطاعت گزاری میں ہے اورعارف محبوب خدا کے قریب رہ کر خوش ہوتا ہے

صفائی قلب: اے سراپا بناوٹ یہ کیا ہے؟ جس پر تو پھولا ہوا ہے۔ یہ کام دن کے روزے رکھنے' راتوں کو تہجد پڑھنے' موٹا جھوٹا کھانا کھانے اور کھردرے کپڑے پہننے سے نہیں پورا ہوتا۔ جب کہ نفس'خواہش طبیعت اور جہالت میں گرفتار ہو اور مخلوق پر نظر ہو۔ اس سے تو کچھ بھی نہ ہوگا۔ تجھ پر افسوس! مخلص بن تاکہ رہائی ہو۔(عمل و قول میں) سچا بن کہ اس سے تجھے وصل وقرب ہوگا۔ ہمت بلند رکھ بلندی نصیب ہوگی۔ خدا کے سر تسلیم خم کر (سب کچھ) تیرے سپرد کردیا جائے گا۔ (رضائے الٰہی کی) موافقت کر (تاکہ اس کی قضاوقدر) تیری موافقت کرے۔(خدا کی) رضا جوئی پیش نظر رکھ (تاکہ ہر شے) تجھ سے راضی رہے۔ تو ابتدا کردے۔ تمام خدا تعالیٰ

اللهم تول امور .نافی الدنیا والاخرة +
لا تکلنا الی نفو سنا ولا الی احد
من خلقک +

عن النبی صلی الل،ہ علیہ وسلم انہ
قال یقول اللہ عزوجل لجبریل
یا جبریل انم فلانا واقمہ فلانا +
ھنا علی وجھین
اقم فلانا المحب وانم فلانا المحبوب +
ھنا الذی یدعی محبتی لا بدان انا قشہ
واقیمہ مقامہ + حتی یتساقط عنہ
اوراق وجودہ مع غیری + اقمہ
حتی یتبین برھان دعواۃ + حتی
تتحقق محبتہ + و انم فلانا لا نہ
محبوب + طال ماتعب + مابقیت
عندہ بقیتہ من غیری + اتحدت
محبتہ لی و تحققت + دعواۃ وبرھانہ
وفائوۃ بعھدی + جاء ت النوبتہ
الی ووفائی بعھدۃ + ھو ضیف
والضیف لا یستخدم ویتعب +
انومہ فی حجر لطفی واقعدۃ علی
مائدۃ فضلی + اونسہ بقربی
واغیبہ عن غیری + قد صحت
مودتہ + فاذا صحت المودۃ
زال التکلیف +

الوجہ الا خرانم فلا نافانی اکرہ صوتہ
واقمہ فلا نافانی احب سماع صوتہ + انما
یصیر المحب محبوبا اذا طھر قلبہ عما
سوی مولاۃ عزوجل + اذاتم توحیدۃ
وتوکلہ وایمانہ وایقانہ ومعرفتہ صار
حینئذ محبوبا + یذھب التعب وتجیئہ

فرمائے گا۔ اے اللہ! دنیا و آخرت میں ہمارے کاموں کا کفیل ہو جا۔ ہم کو ہمارے نفسوں کے حوالے نہ کر اور نہ مخلوق میں سے کسی کے سپرد کر۔

محب و محبوب کی تفسیر: جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کرتا ہے کہ فلاں شخص کو سلاؤ اور فلاں شخص کو اٹھا دو۔" اس حدیث شریف کی دو تفسیریں ہیں ایک یہ کہ فلاں محب کو اٹھا دو(کہ ریاضت کرے) اور فلاں محبوب کو سلاد و (کہ آرام کرے)۔ یہ عاشق میری محبت کا دعویٰ رکھتا ہے اس لیے اس کو جانچنا اور اس کو اس کے مقام پر کھڑا رکھنا ضروری ہے یہاں تک کہ اغیار کے ساتھ اس کے تعلقات کے پتے جھڑ جائیں۔ اس کو کھڑا رکھو تاکہ اس کے دعویٰ کا ثبوت مل جائے۔ اس کی محبت ثابت ہو جائے اور فلاں شخص کو سلاد و کہ وہ محبوب ہے۔ مد توں اس نے تکلیف اٹھائی ہے۔ اس کے پاس میرے اغیار میں سے کوئی باقی نہیں رہا۔ میرے لیے اس کی محبت مانی جاچکی ہے اور اس کا دعویٰ اس کی دلیل اور وفا عہد پایہ ثبوت کو پہنچ چکے ہیں۔ اب میری باری ہے اور وعدہ پورا کرنے کا وقت آیا ہے۔ وہ مہمان ہے اور مہمان سے محنت مشقت نہیں لی جاتی۔ اس کو اپنے لطف کی گود میں سلاؤں گا اور فضل کے دسترخوان پر بٹھاؤں گا اور اس کو اپنا قرب بخشوں گا اور اغیار سے اس کو چھپاؤں گا اس نے سچی اور صحیح محبت کی اور سچی محبت کے بعد تکلیف باقی نہیں رہتی۔

دوسری تفسیر: دوسری تفسیر یہ ہے کہ فلاں (بے دین) کو سلا دو کہ اس کی آواز مجھے ناگوار گزرتی ہے اور فلاں کو اٹھا دو کہ اس کی آواز مجھے پیاری لگتی ہے۔ محب اس وقت محبوب بنتا ہے جب اس کا دل ماسوا سے پاک ہو جائے۔ جس وقت اس کی توحید' اس کا ایمان اس کا یقین اور اس کی معرفت کامل ہو جائے تو محب محبوب ہو جاتا ہے۔ مشقت

الراحته + من احب بعض الملوک وبینه وبینه مسافته بعیدة + غلب علیه الحب خرج هائما علی وجهه قاصد الی بلدة + یو اصل الضیاء بالظلام فی السیر + یتحمل المشاق والمخاوف + لا یهنا باکل ولا شرب حتی یصل الی باب داره + وعند الملک خبر بحاله + فیخرج له غلمانه + فیرحبون به ویحملو نه الی الحمام +

فیزیلون وسحه ویلبسو نه احسن الثیاب ویطیبونه ویحضرونه بین یدیه + لیئوانسه ویکلمه ویساله عن حاله + ویزوجه باحسن جواریه + وینعم علیه من ملکه + ویصیر محبونه + فهل یبقی بعد ذلک خوف اوتعب + اویتمنی العود الی بلدة + کیف یتمنی فراقه + وقد صار عنده مکینا امینا +

هنا القلب اناوصل الی الحق عزوجل صار ممکنا من قربه ومنا جاته + امنا عنده فلا یتمنی الرجوع عنه الی غیره ووصول القلب الی هنا المقام باداء الفرائض والصبر عن الحرام والشهوات + وتناول المباح والحلال لا بالهوی واشهوة والوجوده + واستعمال الورع الشافی والزهد الکامل + وهو ترک ماسوی اللہ عزوجل ومخالفته النفس والهوی والشیطان + وطهارة القلب من الخلق فی الجملته + واستواء الحمد والذم و العطاء والمنع و الحجر والمدر + اول هنا

ختم ہو جاتی ہے اور راحت آجاتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی بادشاہ سے محبت کرے اور ان دونوں کے درمیان دور دراز کا فاصلہ ہو تو وہ غلبہ محبت سے سراسیمہ و پریشان ہو کر نکل پڑتا ہے اور اس کے شہر کا رخ کرتا ہے۔ (اور ملاقات کے اشتیاق میں) رات دن ایک کرتا، مشقتیں اٹھاتا اور خطرات کا مقابلہ کرتا ہے اور اس فکر میں کہ کسی طرح اس کے در تک پہنچ جائے، اسے نہ کھانا اچھا معلوم ہوتا ہے نہ پینا۔ ادھر بادشاہ کو اس کے حال کی خبر ہو جاتی ہے اور اس کے غلام اس کی پیشوائی کے لیے نکلتے ہیں۔ اس کو خوش آمدید کہتے اور ہاتھوں ہاتھ حمام میں لے جاتے ہیں۔ اس کو نہلاتے

دھلاتے، لباس فاخرہ زیب تن کراتے، خوشبو لگاتے اور بادشاہ کے حضور میں لے جاتے ہیں۔ وہ اس کو خاطر و آرام سے بٹھاتا، راز و نیاز کی باتیں کرتا اور اس سے (ہجر و سفر) کے حالات پوچھتا ہے۔ پھر سب سے حسین کنیز سے شادی کردیتا ہے اور اپنے ملک کا کوئی حصہ اس کو انعام میں بخشتا ہے اور وہ اس کا محبوب ہو جاتا ہے (اب تم ہی سوچو) کیا اس کے بعد کوئی خوف یا تکلیف باقی رہے گی؟ اور کیا وہ اپنے وطن جانے کی خواہش کرے گا بھلا (ایسے منعم محبوب بادشاہ کی) جدائی کی آرزو کیسے ہو سکتی ہے جب کہ وہ اس کا متعمد وزیر بن چکا ہے۔

مقام قلب: یہ دل جب بار گاہ ایزدی میں پہنچ جاتا ہے تو اس کے پاس مناجات میں راسخ اور محفوظ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ غیر کے پاس واپس آنے کا آرزو مند نہیں رہتا اور دل کو یہ مقام اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب کہ وہ فرائض ادا کرے حرام اور مشبتہ چیزوں سے بچے۔ حلال چیزیں خواہش ونفسانیت کے بغیر استمال کرے تقوا اور کامل زہد اختیار کرے یعنی ماسواء خدا کو ترک کرکے نفس، خواہش و شیطان کی مخالفت کرے۔ اور قلب کو ساری مخلوق سے پاک کرے اور اس کے نزدیک لوگوں کی تعریف و ندمت، ان کا دینا نہ دینا اور کنکر پتھر سب برابر ہو جائے۔ اس (طریقت) کی ابتداء تو

الا سر شهادة ان لا اله الا الله + وانتهائوة استوا الحجر والمدر + من صح قلبه واتصل بربه عزو جل استوى عندة الحجر والمدر + و الحمد و الذم + السقم و العافية + الغنى والفقر + اقبال الدنيا وادبارها + من صح له هذا ماتت نفسه و هواه + و انخمدت نائرة طبعه + وذل شيطانه له + تحتقر الدنيا و اربابها عند قلبه + وتعظم الا خرة وار بابها عندة + ثم يعرض عنهما ويقبل على مولاة عزوجل + بصير لقلبه درب فی وسط الخلق يجوزفيه الى الحق + ينفردون له يمينا و شمالا + يتخون ويخلون الطريق له + يفرون من نار صدقه وهيبته سره + من صح له هذا لا يرده رادو لا يصده صارعن باب الحق عزوجل + لا ترد رايته + ولا يهزم جيشه + ولا يسكت طيره + ولا يكل سيف توحيده + ولا تعيا خطوات اخلاصه + ولا يعسر عليه امره + والا يثبت بين يديه باب ولا غلق + تطير الا بواب والا غلاق + و تنفتح الجهات + لا يقف بين يديه شئى حتى يقف بين يدى الرب + فهنا يلطف اليه ويدنو منه فی حجره + فيطعمه الفضل ويسقيه الانس + فحينئذ يرى مالا عين

لا الہ الا اللہ (یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے) کی شہادت ہوتی ہے اور انتہا سونے چاندی اور مٹی کو یکساں سمجھنے پر ہے۔ جس شخص کا قلب صحیح ہو جاتا اور اپنے پروردگار سے متصل ہو جاتا ہے' اس کے لیے (سونا چاندی) پتھر' مٹی کے ڈھیلے برابر ہیں۔ اسی طرح تعریف' مذمت' بیماری وصحت' دولت مفلسی' دنیا کا ملنا نہ ملنا سب یکساں ہیں جس کی یہ کیفت ہوگئی اس کی خواہشات ونفس ختم ہو کر طبیعت کی آگ بجھ جاتی ہے۔ شیطان مطیع ہو جاتا ہے۔ دنیا اور دنیا دار اس کے دل کے لیے بے حقیقت اور آخرت واہل آخرت باعظمت ہو جاتے ہیں۔ آخر کار وہ ان سے بھی منہ موڑ کر اپنے مولا کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اس کے قلب کے لیے مخلوق کے درمیان ایک راہ پیدا ہو جاتی ہے جس سے گزرتا ہوا وہ خدا تعالیٰ تک (پہنچ جاتا ہے) اور سب دائیں بائیں پھٹ جاتے اور ایک کنارہ ہو کر اس کے لیے راستہ خالی کر دیتے اور اس کے صدق کی آگ اور باطن کی ہیبت سے بھاگتے ہیں۔ جس کی یہ حالت درست ہوتی ہے اس کو نہ تو کوئی لوٹانے والا لوٹا سکتا ہے نہ روکنے والا روک سکتا ہے' نہ اس کا جھنڈا واپس لیا جاسکتا ہے' نہ اس کے لشکر کو شکست دی جاسکتی ہے' نہ اس کا (چہکتا ہوا) پرند چپ کیا جاسکتا ہے' نہ اس کی توحید کی تیغ کند کی جاسکتی ہے' نہ اس کے اخلاص کے قدم تھکتے ہیں نہ کوئی کام اسے دشوار معلوم ہوتا ہے۔ اس کے سامنے دروازے یا قفل قائم نہیں رہ پاتے۔ سب قفل و دروازے اڑجاتے اور ہر سمت مفتوح ہو جاتی ہے۔ کوئی چیز اس کے سامنے نہیں ٹھہرتی۔ اسی طرح (آگے بڑھتا) وہ خدا تعالیٰ کے پاس پہنچ کر ٹھہر جاتا ہے اور وہ پروردگار اس پر شفقت فرماتا اور گود میں سلا لیتا ہے۔ فضل کا کھانا کھلاتا اور انس کا پانی پلاتا ہے۔ پس اس وقت وہ کچھ دیکھتا ہے جو اس سے پہلے نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ

رات ولا اذن سمعت ولا خطر
على قلب بشر+ رجوع هذا العبد الى
الخلق سبب هدايتهم وملكهم +
ونعمهم ملك هذا العبد الذى
وصل اليه والذى راه وما سواه
شغل الخلق + بصير مطوقا للخلق
جهبذا سفيرد الا الى باب الحق
عزوجل + فحينئذ يدعى فى الملكوت
عظيما + يكون الخلق كلهم تحت
اقدام قلبه ويستظلون بظله+

لاتهذى انت تدعى ماليس لك
وما ليس عندك + انت نفسك
مستوليته عليك والخلق والدنيا
كلها فى قلبك + هما فى قلبك
اكبر من الله عزوجل + انت
خارج عن حد القوم وعد هم +
ان اودت الوصول الى ما اشرت
اليه فاشتغل بطهارة قلبك
عن الا شياء كلها + امتثل الا وامروانته
عن النواهى + واصبر مع القدر واخرج
الدنيا من قلبك + وبعد هذا تعالىٰ الى حتى
اتكلم معك واخبرك بما وراء ذلك +
ان فعلت هذا حصل لك الذى تريد +
و قبل هذا فالكلام هذيان ويحك
انت تحتاج الى لقمته + تضيع منك حبته
اوينكسر لك عرض تقوم قيامك +و
تعترض على الله عزوجل + وتخرج
غيظك فى ضرب زوجتك وولدك +
وتسب دينك ونبيك + لوكنت عاقلا
من اهل اليقظته والمواقبته لخرست بين
يدى الله عزوجل + ولواايت جميع فعاله

کسی بشر کے دل میں اس کا تصور بھی آسکا۔ اب اس بندے کی مخلوق کی طرف واپسی ان کی بھلائی اور ملک کی بہبودی کا سبب ہوتی ہے اور اس بندے کی بادشاہت جو خدا تک ہو آیا اور خالق کو اور اس بندے کی بادشاہت کے کارنامے دیکھ چکا' عام ہوتی ہے۔ وہ مخلوق خدا کو باب حق تک پہنچانے کے لیے رہنما' (نشیب وفراز سے) آگاہ کرنے والا واسطہ اور راہبر بن جاتا ہے۔ پس اس وقت وہ عالم ملکوت میں معظم (کے لقب سے)یاد کیا جاتا ہے ساری مخلوق اس کے قلب کے پاؤں کے نیچے ہوتی ہے اور سب اس کے سایہ عاطفت سے فائدہ اٹھاتے ہیں

واعظ کو تنبیہہ: (اے نالائق واعظ!)بکواس نہ کر۔ تو ایسی چیز کا مدعی ہے جو نہ تیرے پاس ہے نہ میرے پاس کبھی تھی۔ تیرے دل میں دنیا اور مخلوق گھسی ہوئی ہے اور نفس کا تجھ پر قبضہ ہے۔ یہی دونوں (چیزیں) تیرے دل میں خدا سے بڑھ کر معلوم ہوتی ہیں۔ اللہ والوں میں تیری گنتی ہے نہ شمار۔ میں نے جس چیز کی طرف اشارہ کیا ہے' اگر تو وہاں تک پہنچنا چاہتا ہے تو اپنے دل کو ساری چیزوں سے پاک کرنے میں مشغول ہو جا۔ احکام کی تعمیل کر اور ممنوع چیزوں سے باز آ۔ تقدیر پر راضی رہ اور دنیا کو دل سے نکال دے۔ پھر میرے پاس آ۔ میں تجھ سے باتیں کروں گا اور اس دنیا سے پرے کی باتیں بتاؤں گا۔ اگر تو نے اس پر عمل کیا تو گوہر مقصود ہاتھ آئے گا۔ اپنی اصلاح سے پہلے وعظ کہنا تو محض بکواس ہے۔ افسوس ! تیری حالت یہ ہے کہ اگر تو ایک لقمہ کے لیے محتاج ہو یا ایک دانہ ضائع ہو جائے یا ابرو میں ذرا سا فرق آجائے تو قیامت آجاتی ہے اور تو حق تعالیٰ پر اعتراض کرتا' بی بچوں پر غصہ آتارتا اور اپنے مذہب و پیغمبر خدا کو سخت ست کہتا ہے۔اگر تو شب بیدار ' عقل مند' صاحب مراقبہ ہوتا تو خدا تعالیٰ کے سامنے بے زبان بنا رہتا اور اس کے تمام افعال کو اپنے لیے نعمت اور مصلحت سمجھتا۔

نعمتہ فی حقک ونظر الک + ورضیت ولم تنازع + وشکرت ولم تکفر + وزضیت ولم تسخط + وسکت ولم تشک + یقال لک الیس اللہ بکاف عبدۃ +

یامستعجل اصبر وقد اکلت طیبا ھنیا + انت ماتعرف اللہ عزوجل + لو عرفتہ ماشکوت منہ الی غیرہ + لو عرفتہ لخرست بین یدیہ + ولم تطلب منہ ولم تلح علیہ بد عالئک + بل کنت توافقہ وتصبر معہ + کن عاقلا ماتحتاج الی تزکیتہ + کل فعلہ مصلحہ + یبتلیک لعینظر کیف تعمل + یختبرک ھل انت واثق بوعدہ + ھل انت عالم بانہ ناظر الیک و علیم بک + اما تعلم ان الزوکاری اذ کان فی دارالملک وطلب البذل کان سفاھتہ منہ وشرھا + یخرج فی الحال من الدار+ ویقال لہ ھنا ایحتاج الی الطلب + لا یکمل ایمان المئومن وفی قلبہ حرص ولا شرہ ولا طلب ولا من یخافہ و یرجوہ من الخلق + ھذا الیصح لہ بالفکر الدائمہ + والنظر الی الاصول والفروع + بالتفکر فی احوال النبیین والمرسلین و الصالحین + وکیف استنقذھم الحق عز وجل من ایدی الا عداء ونصرھم علیھم وجعل من لھم من امور ھم فرجانو محرجا + بالفکرا الصحیح لیصح التوکل + وتغیب الدنیا عن القلب + وینسی الجن والانس والملک و جمیع الخلق + ویذکر الحق عزوجل + یصیر صاحب ھذا القلب کا نہ لم یخلق غیرہ + یصیر

تقدیر پر راضی رہتا' نزاع نہ کرتا۔ شکر گزار ہوتا ناشکری نہ کرتا۔ خوش رہتا' ناراض نہ ہوتا۔خاموش رہتا' شکوہ نہ کرتا۔ اس کے بعد تجھ سے کہا جاتا "کیا اللہ اپنے بندوں کو کافی نہیں ہے"

تزکیہ اور امتحان : اے جلد باز! صبر کر تجھے نہایت خوش مزہ کھانا کھانے کو ملے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتا۔ اگر جانتا ہوتا تو کبھی کسی دوسرے سے شکایت نہ کرتا۔ اگر واقف ہوتا تو اس کے سامنے بے زبان بنا رہتا ہے۔ نہ اس سے کچھ مانگتا نہ دعا میں گڑ گڑاتا بلکہ قسمت کا ساتھ دیتا اور صبر کرتا جب تک تو تزکیہ نفس کا محتاج ہے عقل سے کام لے! (امتحان کے بغیر تزکیہ نہیں ہوتا)۔ ہر فعل کسی نہ کسی مصلحت سے ہوتا ہے۔ وہ تجھ کو آزماتا ہے کہ تو کیسے کام کرتا ہے۔ وہ پرکھتا ہے کہ اس کے وعدوں پر تجھ کو یقین بھی آیا (یا نہیں)۔ وہ جاننا چاہتا ہے کہ کیا تجھ کو اس کے علیم و خبیر ہونے کا علم ویقین ہے؟ کیا تجھے نہیں معلوم کہ شاہی محل میں کام کرنے والا مزدور مزدوری مانگے تو لوگ اس کو حریص اور احمق سمجھتے ہیں وہ فوراً" محل سے نکال دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہاں اور تقاضا؟ مومن کے دل میں جب تک حرص وطمع یا طلب و تقاضا یا مخلوق کا خوف اور خلقت سے توقع ہوگی اس کا ایمان کامل نہ ہوگا۔ یہ چیز (ترک حرص و مخلوق) دائمی فکر' اصول و فروغ میں غور و خوض اور انبیاء مرسلین وصالحین کے حالات سوچنے سے حاصل ہوں کہ حق تعالیٰ نے کیسے ان کو دشمنوں کے ہاتھوں سے بچایا اور ان کے مقابلے میں ان کی مدد فرمائی اور ان کے لیے کشائش و راہ نجات نکالی۔ صحیح سوچ بچار سے توکل درست ہو جاتا ہے اور دنیا قلب سے غائب ہوجاتی ہے۔ جن و انس' فرشتہ اور ساری مخلوق فراموش ہو جاتی ہے اور صرف حق تعالیٰ یاد رہ جاتا ہے۔ ایسے قلب کا آدمی (مخلوق سے ایسا بے خبر ہو جاتا ہے گویا اس کے سوا کوئی مخلوق

كانہ المامورون الحلق + كانہ المنہی دونهم + هو المنعم عليہ دونهم +

كان التكاليف كلها على عنق
سرہ و قلبہ +

یری جبال التكاليف على اختلاف اجنا سها انها رسالتہ من المكلف + فيحملها تحقيقاللعبوديتہ والطواعيتہ + يصير حاملا للخلق والخالق يحملہ + يصير طبيبا لهم و ربہ عزوجل طبيبہ + يصير باب الخلق الى الحق عزوجل وسفيرا بينهم وبينہ + يصبر شمسا يستضيئون بہ فى طريقهم اليہ + يصير طعام الخلق وشرابهم فلا يغيب عنهم يصير كل همہ مصالحهم + و ينسى نفسہ + يصير كان لا نفس لہ ولا طبع ولا هوى + ينسى طعامہ وشرابہ ولباسہ + يصيرنا سيا لنفسہ ذاكر الخلق ربہ عزوجل + يخرج بقلبہ عن نفسہ والخلق + ويبقى بربہ عزوجل + كل طلبہ نفع الخلق + قد سلم نفسہ الى يد قضاء ربہ عزوجل + هو ناحيتہ عنہ بكليتہ + هذہ صفتہ من يريد الوقوف فى استجلاب الخلق الى باب الحق عزوجل + انت مهوس جاهل بالله عزوجل وبرسلہ واوليائہ و خواصہ من خلقہ + تدعى الزهد وانت راغب + زهدك زمن لا اقدام لہ + كل رغبتك فى الدنيا والخلق + لا رغبہ لك فى ربك عزو جل + دو نك والقيام بين يدى + قدم حسن الظن والادب حتى اولك على

ہے ہی نہیں اور ساری مخلوق میں اسی کو (عبادت) کا حکم ہوا ہے اور اسی کو محرمات سے روکا گیا ہے۔ اسی پر انعام کی بارش ہو رہی ہے اور ساری تکالیف کا بوجھ اسی کے قلب و باطن کی گردن پر ہے۔ ان مختلف مصائب کے پہاڑوں کو وہ تکلیف پہنچانے والے (خدا تعالیٰ) کا پیغام سمجھتا ہے۔ اپنی غلامی کے اظہار اور خدمت گزاری کی خاطر ان کو اٹھا لیتا ہے۔ یہ مخلوق کا حامل بن جاتا ہے اور خالق اس کا کفیل۔ یہ عوام کا طبیب بنتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کا طبیب۔ یہ مخلوق کو خدا تعالیٰ کا پہنچانے کا دروازہ ہے اور خدا و خلق کے درمیان سفیر کا کام کرتا ہے۔ یہ آفتاب ہوتا ہے جس کی روشنی میں لوگ خدا تعالیٰ تک پہنچنے کی راہ طے کرتے ہیں۔ یہ مخلوق کا آب و دانہ بن جاتا ہے اور ان سے غافل نہیں ہوتا۔ اس کی ساری توجہ مخلوق کی بھلائی پر ہوتی ہے۔ وہ اپنی ذات کو بھول جاتا ہے۔ اس کا نفس، خواہش اور طبیعت باقی نہیں رہتی۔ کھانا پینا اور پہننا سب بھلا دیتا ہے۔ اپنے آپ کو بھول کر پروردگار کی مخلوق کو یاد رکھتا ہے۔ اس کے دل سے نفس اور مخلوق نکل جاتی ہے۔ صرف پروردگار کا خیال باقی رہ جاتا ہے۔ اس کا سارا فکر مخلوق کو نفع پہنچانے میں لگ رہتا ہے۔ اس نے اپنے نفس کو پروردگار کی قضا و قدر کے ہاتھوں میں دے دیا اور اپنے آپ سے بھی یکسو ہوگیا۔ یہ اس کی کیفیت ہے جو مخلوق کو خدا کے دروازے تک کھینچ لانے کی خدمت انجام دینا چاہتا ہے۔ اے بوالہوس! تو اللہ تعالیٰ، رسولوں، نبیوں، ولیوں اور اس کے خاص بندوں سے نا واقف ہے۔ تو زہد کا دعویٰ رکھتا ہے۔ حالانکہ تیرا دل سراپا شوق و رغب ہے۔ تیرا زہد اپاہج ہے جس کے قدم ہی نہیں۔ ساری رغبت دنیا و مخلوق کی ہے۔ اپنے پروردگار سے تجھے ذرا بھی رغبت نہیں۔ میرے سامنے کھڑا رہنا سیکھ اور پہلے حسن ظن اور ادب حاصل کرتا کہ میں تجھے تیرے پروردگار سے خبردار

ربک عزوجل واعرفک الطریق الیه +انزع عنک لباس الکبر + والبس لباس التواضع حتی ترتفع + جمیع ماانت فیه وعلیه کله هوس + لا ینظر الله عزوجل الیه + هنا الا مرلا یجئی باعمال الجسد + وانما یجئی باعمال القلوب ثم اعمال الجسد + بنبینا

محمد صلی الله علیه وسلم

کان یقول

الزهد ههنا + التقوی ههنا + الا خلاص ههنا + ویشیر الی صدرة + من اراد الفلاح +فلیصر ارضاتحت اقدام الشیوخ + ماصفته هولا الشیوخ + هم التار کون لله نیا والخلق+ المودعون لهما + المود عون لماتحت العرش الی الثری + الذین ترکوا الا شیاء وودعوها وداع من لا یعود الیها قط + ودعوا لخلق کلهم ونفوسهم من جملتهم + وجودهم مع ربهم عزوجل فی جمیع احوالهم + کل من یطلب محبته الحق عزوجل مع وجود نفسه فهو فی هوس وهذیان + الا کثر من المتزهدین المتعبدین عبید الخلق مشرکون بهم + لا تتکلوا علی الاسباب وتشرکو ابها و تعتمد و اعلیها + فیغضب علیکم الحق عزوجل الذی هو سبب الاسباب الخالق لها المتصرف فیها + اعتقاد المتبعین الکتاب الله عزوجل و سنته رسوله صلی الله علیه وسلم ان السیف لا یقطع بطبعه + بل الله عزوجل یقطع به + وان النار لا تحرق بطبعها + بل الله عز و جل المحرق بها + وان الطعام لا

کروں اور اس تک پہنچنے کا راستہ بتاؤں۔ بدن سے جامۂ تکبر اتار پھینک اور تواضع کا لباس پہن۔ تاکہ رفعت نصیب ہو۔ جس حالت اور کیفیت میں تو ہے وہ ہوس ہی ہوس ہے۔ اللہ تعالیٰ اس طرف دیکھے گا بھی نہیں۔ یہ چیز بدن کے اعمال سے نہیں آیا کرتی بلکہ پہلے قلب کے اعمال سے اور بعد کو بدن کے اعمال سے حاصل ہوتی ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قلب انور کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کرتے تھے کہ:

زہد و تقویٰ کا مرکز: زہد یہاں ہے۔ تقویٰ یہاں ہے اور اخلاص یہاں ہے۔ طالب فلاح کو چاہیے کہ مشائخ کے قدموں کی خاک بن جائے۔ کون سے مشائخ؟ وہ جنہوں نے دنیا اور خلائق سے ترک تعلق کرلیا۔ دونوں کو رخصت کرنے کے بعد عرش سے فرش تک سب کو الوداع کہہ چکے۔ جنہوں نے ساری چیزوں کو اس طرح چھوڑا کہ ساری عمر ادھر گزر ہی نہ ہوا۔ انہوں نے ساری مخلوق کو چھوڑا دیا۔ اسی میں ان کے نفوس بھی ہیں۔ ہر حال میں وہ اپنے پروردگار کے ساتھ ہیں۔ جو شخص اپنے نفس کے ہوتے ہوئے خدا تعالیٰ کی محبت کا مدعی ہے وہ ہوس اور ہذیان میں مبتلا ہے اکثر مکار عابد و زاہد مخلوق کے بندے ہیں۔ اور اس کو خدا سمجھنے والے ہیں۔ اسباب پر بھروسہ نہ کرو۔ اور نہ ان کو شریک کرو' نہ ان پر اعتماد کرو۔ ورنہ خدا تعالیٰ تم سے خفا ہو جائے گا جو مسب الاسباب ہے اور ان میں تصرف فرمانے والا ہے۔ اللہ کی کتاب اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والوں کا عقیدہ یہ ہے کہ تلوار خود نہیں کاٹ سکتی بلکہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کاٹتا ہے۔ آگ خود نہیں جلاتی بلکہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ جلاتا ہے اور کھانا اپنی ذات سے پیٹ نہیں بھرتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے آسودہ کرتا ہے۔ پانی اپنی طبیعت سے سیراب نہیں کرتا

يشبع بطبعه + بل الله عزوجل
يشبع به + وان الماء لايروى بطبعه +
بل الله عزوجل المروى به +
وهكنا جميع الاسباب على اختلاف
اجناسها الله عزوجل المتصرف فيها
وبها + وهى التہ بين يديه يفعل
بها مايشاء + اذا كان هو الفاعل
على الحقيقته فلم لا ترجعون اليه
فى جميع اموركم + وتتركون جوائجكم
تلزمون التوحيد له فى جميع احوالكم +
امره ظاہر لا يخفى على كل عاقل +
العبد يضرب بالعصا + والحرتكفيه
الاشاره + اطيعوه فانه يعزمن
اطاعه + لا تعصوه فانه يذل من عصاه +
النصر و الخذ لا بن يده + يغر بالنصر
من يشاء +
ويذل بالخذ لا من يشاء يعز
بالعلم من يشاء + ويذل بالجهل
من يشاء + يعزبالقرب من يشاء +
ويذل بالبعد
من يشاء +

بلکہ پانی ایک واسطہ ہے اور سیرابی عطا کرنے والا خدا یہی حال جملہ اسباب کا ہے۔ کسی قسم کی کوئی جنس کیوں نہ ہو' اللہ تعالیٰ اس کے واسطے سے اس کے اندر تصرف فرماتا ہے۔ اسباب تو اس کے ہاتھ میں ایک آلہ ہیں۔ ان کے ذریعے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جب کرنے والا حقیقت میں وہی ہے تو اپنے سارے معاملات میں تم اسی کی طرف کیوں نہیں رجوع ہوتے اور اپنی ضروریات اسی پر کیوں نہیں چھوڑتے۔ ہر حالت میں اسی کو یگانہ ویکتا کیوں نہیں سمجھتے؟ یہ بات بالکل کھلی ہوئی ہے اور کسی صاحب عقل سے پوشیدہ نہیں۔ مثل ہے بھلے آدمی کو اشارہ ہی کافی ہے اور غلام کو ڈنڈے مارنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ کی اطاعت کرو کیونکہ جو اس کے اطاعت کرتا ہے اس کو عزت بخشی جاتی ہے۔ اس کی نافرمانی نہ کرو۔ جو نافرمانی کرتا ہے وہ اس کو رسوا کرتا ہے۔ مدد کرنا اور محروم رکھنا اسی کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے مدد دے کر معزز کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے مدد سے محروم رکھ کر ذلیل کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے علم کی زینت سے آراستہ کرتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے جاہل رکھ کر ذلیل کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے اپنا مقرب بنا کر اعزاز بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے دور رکھ کر رسوا کرتا ہے۔

المجلس الحادی والستون

وقال رضی اللہ عنہ فی المدرسۃ فی عشرین من شھر رجب سنۃ ست واربعین و خمسمائۃ

(بعد کلام) (سالہ سائل عن ٭ الخواطر فقال + مایدریک ما الخواطر + خواطرک من الشیطان والطبع والھوی والدنیا + ھمک ما اھمک + خواطرک من جنس ھمک مایعمل + خاطر الحق عزوجل لا یجی الی الی قلب خال عما سواہ + کما قال لا ناخذ الا من وجدنا متاعنا عندہ + اذا کان اللہ عزوجل وذکرہ عندک + فلا جرم یمتلی قلبک من قربہ + وتھرب خواطر الشیطان والھوی والدنیا من عندک + للدنیا خاطر + وللاخرۃ خاطر + وللملک خاطر + وللنفس خاطر + و للقلب خاطر +

وللحق عزو جل خاطر + فتحتاج ایھا الصادق الی دفع جمیع الخواطر + والسکون الی خاطر الحق عزوجل + اذا اعرضت عن خاطر النفس و خاطر الھوی وخاطر الشیطان وخاطر الدنیا + جاء ک خاطر الا خرۃ + ثم جاء ک خاطر الملک + ثم خاطر الحق عز وجل اخیرا۔ وھوا الغایۃ + اذا صح قلبک وقف عند الخاطر + وقال لہ ای خاطر انت + وممن انت + فیقول لہ انا خاطر کذا و کذا +

اکسٹھویں مجلس

۲۰ رجب ۵۵۶ھ

مدرسہ معمورہ

ولایت اور خطرات

خواطر کی تشریح: (کچھ تقریر کے بعد) کسی سائل نے خواطر کے متعلق سوال کیا تو فرمایا تجھ کیا معلوم کہ خواطر کیا ہیں؟ تیرے خواطر نفس، شیطان، طبیعت اور دنیا کی طرف سے ہیں۔ تیرا فکر وہی ہے جو تجھے بے چین کر دے۔ تیرے خطرات بھی تیری فکر ہی کی ایک قسم ہیں کہ جو کچھ بھی عمل کرے گا (اسی طرح کے خطرات پیدا ہوں گے) خاطر حق اسی کے دل میں پیدا ہوتے ہیں جس کے دل ماسوا سے خالی ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ہم نہ لیں گے مگر اسی کو جس کے پاس اپنا مال پائیں گے" جب خدا تعالیٰ خود اور اس کا ذکر تیرے پاس ہوگا تو یقیناً تیرا دل اس کے قرب سے لبریز ہوجائے گا اور شیطان، خواہش نفس اور دنیاوی خطرات تیرے پاس سے بھاگ جائیں گے۔ دنیا کا وسوسہ جدا ہے اور آخرت کا خیال جدا۔ فرشتے کا خاطر علیحدہ اور نفس کا علیحدہ۔ قلب کا خاطر اور ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا خاطر اور۔ اے طالب صادق! تجھ کو تمام وسوسوں کو دفع کرنے کے لیے خاطر حق سے سکون پانے کی ضرورت ہے۔ جب تو خاطر نفس، خاطر خواہش نفس، خاطر شیطان اور خاطر دنیا سے منہ موڑ لے گا تو آخرت کا خاطر تیرے پاس آئے گا۔ پھر فرشتہ کا خاطر اور سب سے آخر میں خدا کا خاطر آئے گا اور یہی اصل مقصود ہے۔ جب قلب صحیح ہوتا ہے تو خاطر کے پاس ٹھہر کر پوچھتا ہے کہ تو کون سا خاطر ہے اور کس کی طرف سے ہے؟ وہ جواب دیتا ہے۔ میں فلاں خاطر ہوں۔ میں خاطر حق ہوں اور خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آیا ہوں۔ میں تیرا خیر خواہ ہوں اور دوست

انا خاطر حق من الحق + انا نا صح محب + الحق عزوجل یحبک فانا احبک + انا السفیر + انا حظک من حال النبوة +

یا غلام تعرض لمعرفتہ اللہ عزو جل فانها اصل کل خیر + اذا اکثرت من طاعتہ اعطاک معرفتہ + ولهذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اطاع العبد ربہ عزو جل اعطاہ معرفتہ + فاذا ترک طاعتہ لم یسلبها منہ بل یبقیها فی قلبہ لیحتج بها علیہ یوم القیامتہ + یقول لہ میزتک بمعرفتی + وتفضلت علیک بها +

لم لم تعمل بما علمت + یا غلام ما یقع بیدک من الحق عزو جل شئی بنفاقک وفصاحتک وبلاغتک وتصفیر وجهک وترقیع مرقعتک وجمع اکتافک وتباکیک + کل ذلک من نفسک وشیطانک و وشرکلک بالخلق وطلب الدنیا منهم +

(وبعد کلام) احقر نفسک واکتم امرک + وکن علی ذلک الی ان یقال لک تحدث بنعمتہ ربک + کان ابن شمعون رحمتہ اللہ علیہ اذا جاء تہ الکرامتہ یقول هذہ خدعتہ + هذہ من الشیطان + ودام علی ذلک حتی قیل لہ + من انت ومن ابوک + تحدث بنعمتنا علیک +

قال موسی علیہ علیہ السلام فی مناجاتہ لربہ عزوجل یا

ہوں۔ خدا تعالیٰ تجھ سے محبت فرماتا ہے، اس لیے مجھے تجھ سے محبت ہے میں سفیر الٰہی ہوں اور احوال نبوت میں سے تیرا حصہ ہوں۔

فکر معرفت: عزیز من! معرفت الٰہی کی فکر میں ہمہ وقت لگے رہو کیونکہ وہ ہر بھلائی کی جڑ ہے۔ جب تو اس کی اطاعت میں زیادہ لگا رہے گا تو وہ تجھ کو اپنی معرفت بخشے گا اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بندہ جب اپنے پروردگار کی اطاعت کرتا ہے تو وہ اپنی معرفت بخشتا ہے" پس جب وہ اس کی اطاعت چھوڑ دیتا ہے تو وہ معرفت کو اس کے قلب سے سلب نہیں کرتا بلکہ اس کے قلب میں قائم رہنے دیتا ہے تاکہ قیامت کے دن اس کے ذریعے اس پر الزام قائم کرے اور کہے کہ میں نے تجھ کو اپنی معرفت سے ممتاز کیا اور معرفت عطا کرکے فضل فرمایا۔ پھر تونے اس واقفیت پر عمل کیوں نہ کیا؟ عزیزم! تیری مکاری، طراری، لسانی زرد چہرے، پیوند لگے کپڑے پہنے، مونڈھے سکیڑنے اور رونی صورت بنانے سے قرب الٰہی نصیب نہ ہوگا۔ یہ ساری باتیں تیرے نفس، شیطان، مخلوق کو شریک خدا سمجھنے اور دنیا کی حرص کی وجہ سے ہیں۔

اظہار کرامت کا وقت: (کچھ تقریر کے بعد فرمایا) اپنی ذات کو حقیر سمجھ۔ اپنے حال کو لوگوں سے چھپا اور جب تک نعمت کے اظہار کی اجازت نہ ملے اسی پر قائم رہ۔ ابن شمعون رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی کرامت ظاہر ہوتی تو فرماتے۔ یہ دھوکا ہے اور شیطانی مکر۔ ان کا یہی طریقہ رہا یہاں تک کہ ان سے کہا گیا کہ چھپانے والے تم کون اور تمہارا باپ کون؟ ہماری ہر نعمت کا اظہار کیا کرو۔

حضرت موسیٰ علیہ اسلام کی مناجات: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ اپنی مناجات میں عرض

رب اوصنی + فقال له اوصیک بی
وبطلبی + وکرذلک علیه اربع
مرات + فی کل مرة یقول له ذلک +
ویجیبه مثل الاول + ما قال له اطلب
الدنیا ولا اطلب الاخرة کانه
یقول له اوصیک بطاعتی وترک معصیتی +
اوصیک بطلب قربی + اوصیک بتوحیدی
والعمل لی + اوصیک بالا عراض
عما سوای +

اذا صح القلب و عرف الحق عزو
جل انکره غیره + واستانس به
واستوحش من غیره + واستراح
معه وتعب مع غیره +

اللهم اشهد لی انی مبالغ فی
سواعظ عبادک + مجتهد فی
صلاحهم + انا ناحیته عن
جمیع ما انا فیه + انا خارج
عنه کخر وجکم عنه من
حیث المعنی والسر + لا کرامته
لی ان اکون معه فی شئی من تدبیره
وتصاریفه +

یا اصحاب الصوامع والزوایا تعالوا
ذوقوا من کلامی ولو حوفا واحد +
اصحبونی یوما اوا سبوعا لعلکم تتعلمون
شیاء ینفعکم + ویحکم الا کثر منکم
هوس فی هوس + تعبلون الخلق
فی صواعکم + هذا الامره تجی
بمجرد القعود فی الخلوات مع الجهل +
ویلک امش فی طلب العلم والعلماء
العمال حتی لا یبقی مشی + امش

کیا کہ بار الہا! مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ "میں اپنے اور اپنی طلب کے لیے وصیت کرتا ہوں" چار بار حضرت موسیٰ نے سوال کیا۔ ہر مرتبہ باری تعالیٰ نے یہی ارشاد فرمایا اور وہی پہلا جواب ملا۔ یہ نہیں کہا گیا کہ دنیا طلب کرو یا آخرت کی طلب میں رہو گویا یہ ارشاد ہوتا رہا کہ میری اطاعت کرو اور نافرمانی چھوڑو۔ مجھ سے قریب ہونے کی فکر میں رہو۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ مجھ کو یکتا ویگانہ سمجھو۔ میرے ہی لیے عمل کرو اور میرے سوا سب سے رخ پھیر لو۔

جب قلب صحیح اور خدا سے آگاہ ہو جاتا ہے تو دوسروں کو غیر سمجھنے لگتا ہے۔ خدا سے مانوس ہو کر سب سے اس کو وحشت ہونے لگتی ہے۔ اس کی معیت میں راحت ملتی ہے اور اغیار کے پاس رہ کر تکلیف

اللہ کی گواہی: اے اللہ تو گواہ رہ۔ تیرے بندوں کو میں بے انتہا نصیحت کر چکا اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے پوری طرح جدوجہد میں مصروف ہوں۔ میں ان تمام چیزوں سے جن میں میں مصروف ہوں معنی اور باطن کے اعتبار سے یکسو اور ان سے اسی طرح الگ ہوں جس طرح تم ان سے علیحدہ ہو (اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا)۔ اگر اس کی تدبیر میں اس کے تصرفات میں میں کسی طرح بھی دخل دوں تو میرے لیے کوئی عزت نہیں۔

خلوت نشینی اور ولایت: خانقاہ و خلوت میں بیٹھنے والو! آؤ اور میرے وعظ کا ذائقہ چکھو' اگرچہ ایک لفظ ہی کیوں نہ ہو۔ ایک دن یا ایک ہفتہ میری صحبت میں رہ کر دیکھو یا تعجب ہے کہ وہ باتیں سیکھ جاؤ جو تمہارے لیے مفید ہوں۔ افسوس! تم میں اکثر لوگ محض ہوس میں مبتلا ہیں۔ اپنے خلوت خانوں میں بیٹھے ہوئے مخلوق کی پرستش کر رہے ہیں۔ یہ مضمون جہالت لے کر خلوت خانوں میں بیٹھ جانے سے نہیں آیا کرتا۔ علم اور علماء باعمل کی تلاش میں اتنا چل کہ طاقت رفتار باقی

حتی لا تطاوعک ساقاک + فاذا
عجزت فاقعد + سربظاہرک
ثم بقلبک ومعناک + اذا عییت
ظاہرا وباطنا وقفت

جاء ک القرب من الله عز و جل
والوصول الیہ + اذا انقطعت خطوات
قلبک وذھب قواک فی السیر الیہ
کان ذلک علامتہ قربک منہ + فحینئذ
سلم واستطرح + اما یبنی لک صومعتہ
فی البریتہ + اویقعدک فی الخراب اویردک
الی العمران + ویوقف الدنیا والاخرة
والجن والانس والملک والا رواح
فی خدمتک + اذا صح القرب لعبد
اتتہ الو لایتہ والنیابتہ + وعرض علیہ
جمیع ما فی الخزائن + وتشفع لہ الارض
والسما ء ومن فیھما + لمکانہ من
الملک ولصفاء باطنہ وسرہ ونور
قلبہ + لایکون الاسلام والایمان
عندک عاریتہ + بھنا یکثر خوفک
و صومک و صلواتک وسھرک +
بھنا ھام القوم علی وجوھھم والتحقوا
بالحوش + وزا حموھم فی حشائش الارض
وماء الغدوان + وصارظلالھم الشمس +
ومصباحھم القمرو الکواکب + دعواکثر
الھذیان والقال والقیل واضاعتہ المال +
لاتکثر وامن القعود مع الجیران والاصدقاء
والمعارف لغیر سبب + فان ذلک ھوس +
اکثر مایجری الکذب والغیبتہ
بین اثنین +
والمعصیتہ انما تتم بین اثنین + لایخرج احد منکم
من بیتہ الاالی مالا بلمنہ من مصالحہ ومصالح

نہ رہے۔ چلتے چلتے ٹانگیں جواب دے جائیں۔ پس جب تو تھک جائے تو بیٹھ جا۔ پہلے علم ظاہر کے لیے یہ تلاش ہونی چاہیے پھر قلب و باطن کے علم کے لیے جب ظاہری دوڑ دھوپ اور باطنی سیر سے تھک کر بیٹھ جائے گا۔ پھر خدا تعالیٰ کی نزدیکی اور اس تک رسائی نصیب ہوگی۔ جب تیرے قلب کے پاؤں بے کار اور اس کی راہ میں چلنے سے قوتیں ختم ہو جائیں تو یہ خدا سے قریب ہونے کی نشانی ہے۔ (اپنے کو خدا کے) سپرد کرکے (اس کے آستانے پر) پڑ رہ۔ خواہ تیرے لیے جنگل میں خلوت خانہ تعمیر فرمائے یا تجھ کو ویرانہ میں بٹھائے یا تجھ کو (نائب رسول بنا کر) آبادی میں لائے اور دنیا و آخرت، جن و انس، ملا ئکہ اور ارواح کو تیری خدمت میں کھڑا کر دے۔ قلب درست ہونے کے بعد ہی ولایت اور نیابت حاصل ہوتی ہے اور جو کچھ (دینی و دنیاوی) خزانے ہیں، اس کے سامنے پیش کر دیے جاتے ہیں۔ باطنی اور اندرونی صفائی اور قلبی نورانیت اور شاہی تقرب کی وجہ سے زمین، آسمان اور کے باشندے اس کی سفارش کیا کرتے ہیں۔ اسلام اور ایمان کہیں تیرے پاس عاریت نہ ہوں (کہ واپس لے لیے جائیں) (اس فکر) کے باعث تیرے خوف اور روزہ، نماز اور شب بیداری میں زیادتی ہوگی۔ اسی وجہ سے اللہ والے پریشان رہے اور جنگلی جانوروں میں شامل ہو گئے اور زمین کی گھاس پات کھانے اور چشموں کا پانی پینے میں ان کے شریک ہوئے۔ دھوپ ان کا سایہ بنی اور چاند ستارے ان کا چراغ بنے۔ بک بک کرنا، باتیں بنانا اور مال ضائع کرنا چھوڑ دو۔ پڑوسیوں دوستوں اور شناساؤں کے پاس بلا وجہ زیادہ نہ بیٹھو یہ بھی خواہش نفس ہے۔ عموماً جہاں دو آدمی مل بیٹھتے ہیں، جھوٹ اور غیبت کی بات چل نکلتی ہے۔ گناہ بھی دو ہی آدمی مل کر کرتے ہیں۔ اپنی اور اپنے بال بچوں کی ضرورت کے سوا گھر سے نکلنا نہ چاہیے۔ اس بات کی کوشش

اهله + اجتهد ان لا تبد ابالكلام بل يكون كلا مك
جوابا + اذا سالك سائل عن شئی فان كان جوابه
مصلحته لک وله + والا فلاتجبه +

القوم يخافون ربهم عزوجل فی جميع
الاحوال يوتون ما اتوا و قلوبهم وجلته +
يخافون ان يوخذ واعلی عزة +
يخافون ان يكون الا يمان عندهم
عاريته + احاد افراد منهم ياتيهم
من الله منته ونعمه + فتدخل قلوبهم
فی باب قربه + يوذن لهم بالدخول
عليه + يوليهم ويتولاهم + يصيرهم
من اوليائه وابدال انبيائه و
اعيان خلقه + يصيرهم من شيوخ
عباده وسلاطينهم + يستنيبهم
فی الارض + ويستخلفهم فيها + ويجعلهم
من مفرديه + يعلمهم من علمه
وينطقهم بحكمه + ويكرمهم
بكرامته + ويمدهم بامداده +
يعرفهم مالهم وعليهم +
يرسخ قدم الايمان فی قلوبهم +
ويجعل تاج المعرفته علی راس ايمانهم +
القدر يخدمهم + والانس والجن والملائكته
قيام بين ايديهم +
التواقيع تاتی الی قلوبهم واسرارهم +
كل واحد منهم ملک فی نفسه + قاعد
علی سرير سدة مملكته + ويبث
جنده فی الارض لاصلاح الخلق +
مناقضه لفعل ابليس +

يا قوم اتبعوا اثار القوم + لا يكن همكم
الاكل والشرب واللبس والنكاح و جمع

کرو کہ بات کی ابتدا تم نہ کرو۔ صرف جواب دو۔ اگر کوئی سوال کرے تو جواب دو بلکہ جواب دینے میں اگر دونوں کے لیے مصلحت ہو تو جواب دو ورنہ خاموش رہو۔

خوف الٰہی: اللہ والے ہر حال میں اپنے مالک سے ڈرتے رہتے ہیں۔ (چنانچہ پروردگار فرماتا ہے۔) "وہ (فقیروں کو) دیتے ہیں جو کچھ ان سے دیا جاتا ہے۔ اور ان کے دل خائف رہتے ہیں" ان کو خوف لگا رہتا ہے کہ کہیں اچانک ان سے مواخذہ نہ کیا جائے۔ وہ خائف رہتے ہیں کہ کہیں ان کا ایمان ان کے پاس عاریت نہ ہو۔ ان میں چند ایک ہی ایسے ہوتے ہیں۔ جن پر حق تعالیٰ کی طرف سے (اطمینان دلانے کے) احسانات و انعامات ہوتے ہیں کہ ان کو حضوری میں داخلہ کی اجازت دی جاتی ہے اور وہ ان کو سرداری عطا فرماتا ہے اور ان کی کارسازی فرماتا ہے۔ ان کو اپنے خاص اولیاء نائبین انبیاء اور سربر آوردہ مخلوق میں شمار کرتا اور اپنے بندوں کا شیخ و سلطان بنا دیتا ہے۔ زمین میں ان کو خلیفہ مقرر کرتا اور چیدہ لوگوں میں گردانتا ہے۔ اپنے علم سکھاتا ہے اور اپنے حکم کے بولنے کی قوت عطا کرتا ہے۔ ان کی عزت افزائی فرماتا اور اپنی تائید سے ان کی مدد کرتا ہے۔ مفید اور نقصان رساں چیزوں سے باخبر کرتا، قلوب میں ایمان کے قدم جماتا اور سر پر ایمان ہی کا تاج پہناتا ہے۔ تقدیر ان کی خدمت کرتی اور جن و انس اور ملا کہ ان کے حضور میں سروقد استادہ رہتے ہیں ان کے قلوب و باطن کے نام فرمان شاہی آتے رہتے ہیں۔ ان " سے ہر شخص اپنی جگہ بادشاہ ہے جو اپنی سلطنت کے تخت پر بیٹھا ہوا اپنے لشکروں کو ابلیس کی کارروائیوں کو ختم کرنے اور مخلوق کی اصلاح کے لیے چاروں طرف بھیج رہا ہے۔

دربار الٰہی میں داخلہ: دوستو! اللہ والوں کے نقش قدم پر چلو۔ پھر تمہارے افکار کھانے پینے،

الدنیا + فان همهم العبادة وترک العادة +
اطلبوا بابہ وخیمواھناک + لا تھربوا من
باب الحق عزوجل لا جل الافات + فانہ
ینبھکم بالبلاء والافات والامراض
والا وجاع + لتطلبوه ولاتبر حوا من
بابہ + لاتکونو الذین من الذا تیخبطون ولا
یدرون مایریدالحق عزوجل منھم +
اعبدوه ثم اخلصوا فی عبادتہ + اما
سمعتموہ کیف قال

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
قد تحققتم ھذا وعلمتموه + فلم تترکون
عبادتہ وتتخبطون فی الطریق الیہ + کل
من لایعبد اللہ عزوجل فھو من الذین
لا یدرون لم خلقوا + الذین ھم
علی قدم التحقیق والحقیقتہ قد
علموا انھم خلقوا
للعبادة وانھم یموتون
ثم یحیون +
فھم یحققون العبودیتہ +

یا غلام ثم امور باطنتہ لاتنکشف
الابعد الوصول الی الحق عزو جل + والقیام
علی بابہ + ولقاء المفردین والنواب الوقوف
ھناک + اذا وصلت الی الحق عزوجل و
احست الوقوف مع حسن الادب و
الا طراق + فتح الباب فی وجہ قلبک +
و جذبہ من جذب + وقربہ من
قرب + ونومہ من نوم + وزفہ من
زف + وکحلہ من کحل + وحلاہ من حلی
وفرحہ من فرح + وامنہ من
وحدثہ من حدث +

پہنے، شادی بیاہ کرنے اور دنیا جمع کرنے کے متعلق نہ ہوں گے کیونکہ اہل اللہ کا فکر عبادت کرنا اور عادات کا ترک کرنا ہے۔ اللہ کا در ڈھونڈ کر وہیں خیمہ گاڑ دو۔ تکلیفوں کی وجہ سے اللہ کا در نہ چھوڑو۔ امراض و تکالیف دے کر وہ تم کو ہوشیار کرتا ہے کہ اس کی طلب میں رہو اور اس کے در سے نہ ہٹو۔ ان لوگوں میں سے نہ ہو جو خبط میں مبتلا ہیں اور جانتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے کیا چاہتا ہے ہے۔ عبادت کرو اور خلوص دل سے کرو۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ وہ فرماتا ہے

پیدائش کا مقصد: "میں نے جنات و انسان کو صرف اسی لیے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں" تم نے اس مضمون کی تحقیق کر لی اور خوب جان لیا پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی عبادت چھوڑ بیٹھے ہو اور اس کی راہ میں خبط الحواس ہو رہے ہو۔ جو آدمی اللہ کی عبادت نہیں کرتا وہ انہی لوگوں میں سے ہے جن کو پتا نہیں کہ وہ کس لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ حیقیقت و تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ وہ عبادت ہی کے لیے پیدا کیے گئے ہیں اور ان کو مر کر دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ اس لیے وہ بندہ ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔

باطنی عبادت: اس کے بعد باطنی امور کا درجہ ہے جن کا انکشاف خدا تعالیٰ تک پہنچنے اس کے در پر کھڑا ہونے اور ان چیدہ تابان رسالت سے ملاقات کرنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے جو وہاں کھڑے ہوئے ہیں۔ جب حق تعالیٰ کے دروازے پر پہنچ جائے گا۔ گردن جھکا کر پورے ادب کے ساتھ ہر وقت وہاں کھڑا رہے گا تو دل کے سامنے دروازہ کھل جائے گا اس کو ایک جذب کرنے والا کھینچ لے گا اور قریب کرنے والا قریب کر لے گا اور سلانے والا سلائے گا، سنگار کرے گا، سرمہ لگائے گا زیور پہنائے گا، مسرور رکھے گا، امن نصیب فرمائے گا، باتیں کرے گا، اور ہم کلامی کا شرف بخشے گا (مختصر یہ کہ

وكلمة من كلم +

يا غافلين عن النعيم + اين انتم ما ابعد قلوبكم عن الامر الذي اشير اليه + تظنون ان الامر سهل حتى يحصل لكم بالتصنع والتكلف والنفاق + يحتاج هذا الامر الى الصدق والصبر على مطارق القدر + كنت غنيا معافا مشغولا بمعصية الحق عزوجل فتبت عن جميع المعاصي والزلات ماظهر منها ومابطن + وصرت في الصحاري والبراري + وطلبت وجه الله عزوجل + جاء ك الاختيار + جاء تك البلايا + فطلب نفسك ماكانت فيه من الدنيا والعافية +

فلا تقبل منها وتعطها ذلك + فان صبرت حصل لك ملك الدنيا والاخرة وان لم تصبر فاتها ذلك +

يا تائب اثبت واخلص وقرومع نفسك انقلاب الامر ومجي البلايا + قرر معها ان الحق عزوجل يسهرليلها ويظمي نهار ها + ويوقع بينها وبين الاهل والجيران والاصدقاء والمعارف فرقته + انه يوقع في قلوبهم المقت لها + وانه لا يقربها احدمنهم ولايدنومنها + اما سمعت قصته ايوب عليه السلام لما اراد الله عزوجل تحقيق محبته واصطفائه + وان لايبقى لغيره فيه حظ + كيف افرده عن ماله واهله وولده واتباعه + واقعده في كوخ على مزبلته + خارجا عن العمران + ولم يبق عنده من اهله سوى زوجته + تخدم الناس

حق تعالیٰ ہر طرح نوازے گا)۔

اصل لذت: اصلی لذت سے بے خبرو! تم کہاں ہو؟ جس بات کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں، اس سے تمہارے دل بہت دور ہیں۔ تم سمجھتے ہو کہ یہ بڑی آسان بات ہے۔ بناوٹ، تکلف اور نفاق سے اس کو حاصل کر لو گے۔ اس کام کے لیے سچائی اور صبر کی بھاری سل رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر دولت و عافیت کی حالت میں تم معصیت الٰہی میں مشغول ہو تو تم کو کھلے ڈھکے ہر قسم کے گناہ اور لغزشوں سے توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ذات حق کی تلاش میں بنوں اور جنگلوں میں نکل جانے کی حاجت ہے۔ پھر جانچ کا وقت آئے گا طرح طرح کی بلائیں آئیں گی۔۔ نفس (گھبرا کر) اس دنیا اور عافیت کا طالب ہوگا جس میں پہلے وہ مشغول تھا۔ اس کی اس خواہش کو نہ ماننا اور نہ اس کو پورا کرنا کیونکہ اگر تو نے صبر کر لیا تو دنیا و آخرت کا ملک نصیب ہوگا اور اگر صابر نہ رہا تو یہ ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

امتحان و صبر: توبہ کرنے والے! (اپنی توبہ پر) قائم رہ کر مخلص بن۔ گردش حالات اور نزول بلا پر صبر کر اور نفس کو اچھی طرح بتا دے کہ اللہ تعالیٰ اس کو رات بھر جگائے گا اور دن بھر بھوکا پیاسا رکھے گا۔ اس کو کنبہ، پڑوسیوں دوست احباب اور واقف کاروں سے جدا بھی کر دے گا۔ ان کے دلوں میں اس کے متعلق خفگی بھی پیدا کرے گا۔ کوئی اس کے پاس پھٹکے گا نہ قریب آئے گا۔ کیا تو نے ایوب علیہ السلام کا قصہ نہیں سنا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان کی محبت اور برگزیدگی کو ثابت کرنا چاہا اور ساتھ سے یہ بھی کہ ان میں کسی کا کوئی حصہ نہ رہے تو ان کے اہل و عیال، مال و غلاموں سے ان کو کس طرح جدا کر دیا اور آبادی سے باہر ایک گھوڑے پر لا بٹھایا۔ متعلقین میں سے بی بی کے کے سوا کوئی بھی ان کے پاس نہ رہا۔ وہ لوگوں کی خدمت کرکے روزی کماتی اور کچھ کھانے کو لے آتی تھیں۔ پھر

وتاتیہ بقوتہ + ثم اذہب لحمہ وجلدہ وقوتہ + وابقی علیہ سمعہ وبصرہ وقلبہ اری عجائب قدرتہ فیہ + فکان یذکرہ بلسانہ + ویناجیہ بقلبہ + ویری عجائب قدرتہ ببصرہ + وروحہ تتردی فی جسدہ + وکانت الملائکۃ تصلی علیہ وتزورہ +

وانقطع عن الانس + واتصل بہ الانس + انقطعت عنہ الا سباب والحول القوی + وبقی اسیر محبتہ وقدرہ وقدرتہ وارادتہ و سابقتہ + کان امرہ سرا + ثم صار فی الانتہاء + عیانا + کان الاول مرا + وصار الثانی حلوا + طاب لہ العیش فی بلائہ + کما طالب عیش ابراہیم علیہ السلام فی نارہ + القوم یتعودون الصبر علی ابلاء + ولا ینزعجون مثل انزعا جکم + البلایا تختلف + منہا فی البنیۃ + ومنہا فی القلب + ومنہامع الخلق + ومنہامع الخالق + لاخیر فیمن لم یوذ + البلایا خطاطیف الحق عزوجل + نہمۃ العابد الزاہد فی الدنیا الکرامات + وفی الاخرۃ النجاۃ ونہمۃ العارف بقاء الایمان علیہ فی الدنیا + و الخلاص من نار اللہ عزوجل فی الاخرۃ + لا یزال نہمتہ وشہوتہ فی ہنا + حتی یقال عقلبہ ماہنا + اسکن واثبت + الایمان ثابت عندک ومنک یقتبس المومنون نور الایمانہم + وانت عنا مشفع مقبول القول + تکون سببا لخلاص خلق کثیر

اس کے بعد (خدا نے انہیں جدامی بنا کر) ان کا گوشت ان کی کھال اور قوت بھی لے لی۔ صرف کان، آنکھ اور دل رہنے دیا۔ ان کے متعلق اپنی عجیب و غریب قدرت کا اظہار فرمایا۔ بایں ہمہ وہ خدا تعالیٰ کو اپنی زبان سے یاد کرتے۔ دل سے مناجات فرماتے اور آنکھوں سے اس کی قدرت کے کرشموں کا نظارہ فرماتے تھے حالانکہ آپ کی روح بدن کے اندر بے قرار ہوتی۔ فرشتے آپ کے لیے دعائیں کرتے اور آپ کے زیارت کے لیے آیا کرتے انسانوں سے الگ ذات باری سے مانوس تھے۔ باوجود اس کے کہ اسباب طاقت و زور آپ سے منقطع ہوگئے تھے لیکن آپ خدا تعالیٰ کی محبت تقدیر، قدرت ارادہ اور علم سابق کے اسیر ہو کر رہ گئے تھے۔ پہلے پہل آپ کا معاملہ پوشیدہ تھا اس کے بعد ظاہر ہوگیا۔ پہلے تلخی تھی پھر مٹھاس آگئی۔ تکلیف کی زندگی میں آپ کو لذت ملنے لگی جس طرح ابراہیم علیہ السلام کی زندگی آگ کے اندر سرتاپا لذت تھی۔ اہل اللہ مصیبت میں صبر کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ تمہاری طرح بے صبر نہیں ہوتے تکلیفیں بہت ہیں۔ بعض بدن کو ہوتی ہیں۔ بعض دل میں اور بعض مخلوق کے ساتھ اور بعض خالق کے ساتھ۔ جس کو کوئی ایذا نہ پہنچے اس میں کوئی خوبی نہیں۔ مصائب خدا تعالیٰ کے آنکڑے ہیں (جس سے وہ اپنی طرف کھینچ لیتا ہے) عابد زاہد کی مراد دنیا میں کرامتیں ہیں اور آخرت میں جنت اور عارف کا مقصود دنیا میں ایمان کی سلامتی اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی آگ سے نجات پانا اس کی مراد اور خواہش ہمیشہ یہی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کے دل سے کہا جاتا ہے کہ یہ کیا خیال ہے۔ اطمینان رکھو۔ ایمان تمہارے پاس ہے اور مسلمان تمہارے وسیلے سے اپنے ایمان کے لیے نور حاصل کر رہے ہیں اور قیامت میں تمہاری خواہشیں قبول اور درخواستیں منظور کی جائیں گی۔۔ تم بہت لوگوں کو

من النار تكون بين يدى نبيك الذى هو سيد الشافعين + اشتغل بغير هذا +.

هذا توقيع ببقاء الايمان والمعرفته والسلامته فى العاقبته + والمشى مع النبين والمرسلين والصديقين الذين هم الخواص من الخلق + تكلما كرر عليه الامن از داد اخوفا له و حسن ادب و زيادة من الشكر + القوم عقلوا معنى قوله عزوجل يفعل ما يريد + وقوله لايسال عما يفعل وهم يسالون و قوله وما تشائون الا ان يشاء الله رب العلمين عقلوا انه فعال لما يريد + لا لما يريد الخلق وانه كل يوم فى شان + يقدم ويوخر + ويرفع ويضع + ويعز ويذل + ويعزل ويولى + ويميت ويحيى + ويغنى ويفقر + ويعطى ويمنع + لاقرار لقلوب القوم مع الله عزوجل + يغيرهم + و يبدلهم + يقربهم ويبعدهم يقيمهم ويقعدهم + ويعزهم و يذلهم + يعطيهم ويمنعهم +

الاحوال تتغير على القوم
وهم على قدم تحقق
العبودية وحسن
الادب والاطراق +

اللهم ارزقنا حسن الادب معك ومع خواصك من خلقك + لاتبتلنا

دوزخ سے رہائی دلانے کا ذریعہ ہوں گے اور اپنے نبی کے حضور میں ہوگے جو شفاعت کرنے والوں میں سب سے ذی مرتبہ ہیں۔ (اس فکر کو چھوڑ کر) دوسرے کاموں میں مشغول ہو

یہ دستاویز آخرت میں سلامتی، ایمان و معرفت کے قائم رہنے اور خاص لوگوں کی معیت کی ہے۔ ان پر جتنی بار امن کا اظہار کیا جاتا ہے، ان کا خوف اور حسن ادب بڑھتا جاتا ہے اور شکر گزاری میں ترقی ہوتی ہے۔ اللہ والے اس کے اس ارشاد کا مطلب سمجھ چکے ہیں "وہ جو چاہتا ہے کر دیتا ہے" اور اس کے اس ارشاد کا کہ "جو کچھ وہ کرے اس سے اس کی باز پرس نہیں ہوسکتی اور لوگوں سے باز پرس ہوگی" اور اس کے اس ارشاد کا مطلب بھی سمجھ چکے ہیں "تم چاہ بھی نہیں سکتے لیکن یہ کہ اللہ ہی چاہے جو سارے جہاں کا پروردگار ہے" ان لوگوں نے خوب سمجھ لیا ہے۔ جو کچھ وہ خود چاہتا ہے نہ کہ مخلوق۔ جو چاہے وہ کرے نیز یہ کہ " ہر روز وہ ایک نئی شان سے کسی کو آگے بڑھاتا ہے کسی کو پیچھے ہٹاتا ہے۔ کسی کو بلند کرتا اور کسی کو پست کسی کو عزت بخشتا ہے۔۔ کسی کو ذلت کسی کو معزول کرتا ہے، کسی کو بحال، کسی کو زندگی دیتا ہے کسی کو موت۔ کسی کو دولت عطاکرتا ہے، کسی کو غربت کسی کو دیتا ہے اور کسی سے ہاتھ کھینچ لیتا ہے۔ اللہ والوں کے دلوں کو قرار ہی نہیں۔ وہ ان کو متغیر کرتا رہتا ہے۔ انہیں کبھی پاس بلاتا ہے اور کبھی دور۔ کبھی اٹھاتا ہے اور کبھی بٹھا لیتا ہے۔ کبھی عزت دیتا ہے اور کبھی ذلت۔ کبھی عطا کرتا ہے اور کبھی ہاتھ روک لیتا ہے۔ اللہ والوں کے حالات ادلتے بدلتے رہتے ہیں گردن جھکائے سچی بندگی اور ادب کے ساتھ کھڑے رہتے ہیں۔

دعا: یا اللہ! ہم کو اپنے حضور میں اور اپنی مخلوق میں اپنے خاص بندوں کے ساتھ ادب کی توفیق عطا فرما

بالتعلق بالا سباب والا عتماد علیها + ثبت علینا توحید نالک وتوکلنا علیک + وتغنینا بک + ورد الحوائج الیک + لا تبتلنا باقولنا + ولا تواخذنا بها + عاملنا بکرمک وتجاوزک وسامحتک + امین +

ہم کو اسباب سے وابستگی اور ان پر بھروسہ کرنے میں مبتلا نہ کر۔ اپنے لیے ہماری توحید اور اپنے اوپر ہمارا توکل اور اپنے ساتھ ہماری تونگری اور حاجتوں میں اپنی طرف رجوع کرنا مقرر کر دے۔ ہمارے قول و عمل کا امتحان نہ لے اور ان پر ہم سے مواخذہ نہ کر ہمارے ساتھ کرم، چشم پوشی و درگزر کا معاملہ فرما آمین!

طریق الحق لیس فیها خلق + لیس فیها سبب + لیس فیها معلوم + لیس فیها جهته وباب + لیس فیها وجود الخلق + النبیته مع الدنیا + والقلب مع الاخری + والسرمع المولی + العسر حاکم علی القلب + والقلب حاکمته علی النفس المطئنته والنفس المطئنته علی النبیته + والجوارح حاکمته علی الخلق + افاصح هنا اوتم للعبد صارالجن و الانس والملک تحت اقدامه + فیصیر الکل قیاما وهو قاعد فی دست القرب +

راہ حق: حق تعالیٰ کا راستہ وہ راستہ ہے جس میں مخلوق و اسباب، اپنی واقفیت سمت یا دروازہ کچھ بھی نہیں ہے۔ نہ اس میں کسی مخلوق کی ہستی ہے۔ بس بدن دنیا میں، دل آخرت میں اور باطن مولیٰ میں لگا رہتا ہے۔ باطن کی حکومت قلب پر ہوتی ہے اور قلب کی نفس مطمئنہ پر اور نفس مطمئنہ کی بدن پر اور اعضاء بدن کی حکومت مخلوق پر ہوتی ہے۔ جب بندہ اس میں کامل ہو جاتا ہے تو جن و انس فرشتے اس کے زیر نگیں ہوتے ہیں۔ سب دست بستہ کھڑے ہوتے ہیں اور وہ مسند قرب پر بیٹھا رہتا ہے۔

یا منافق مایقع هنا بیدک بنفاقک وتصنعک + انت تربی ناموسک + تربی قبولک فی قلوب الخلق + تربی قبلته وویدک + انت مشوم علی نفسک فی الدنیا والاخرة + وعلی من تربیه وتامره باتباعک +

انت مراء دجال ونصاب علی اموال الناس + لا جرم لا تکون لک دعوة مجابته + ولا موضع فی قلوب الصدیقین قد اضلک الله علی علم+ سوف تری اذا انجلی الغبار + افرس تحتک ام حمار + اذا انجلی الغبار تری رجال الحق عزوجل علی الخیول

منافق کا انجام: اے منافق! یہ بات تیرے نفاق و تصنع سے ہاتھ نہیں آسکتی، تو اپنے ننگ وناموس اور مخلوق کے دلوں میں اپنی مقبولیت اور دست بوسی کی ترقی و پرورش کی فکر میں ہے۔ تو دنیا و آخرت دونوں میں اپنے نفس کے لیے بھی منحوس ہے اور ان کے لیے بھی جن کی پرورش کرتا اور اپنی پیروی کا حکم دیتا ہے تو ریا کار دجال اور لوگوں کے مال و متاع کو لوٹنے والا ہے۔ تری دعا ہر گز مقبول نہ ہوگی اور نہ صدیقوں کے دلوں میں تیری جگہ ہوگی۔ تجھ کو اللہ نے علم دے کر گمراہ کیا غبار ہٹنے کے بعد تجھے نظر آئے گا کہ آیا تو گھوڑے پر سوار ہے یا گدھے پر۔ جب غفلت کا غبار چھٹے گا تو مردان خدا کو گھوڑوں اور سانڈنیوں پر دیکھے گا اور خود ان کے پیچھے ایک شکستہ حال گدھے

والبخت + وانت على حمار مكسر من ورانهم + باخذك دعار الشياطين والا بالستة + اجتهدوا ان لا يغلق عن آ'يكم باب قربة + كو نوا عقلاء ماانتم على شئى + اصحبوا شيخا عالما بحكم الله عزوجل وعلمه + يدلكم عليه + من لايرى المقلح لا يفلح + من لا يصحب العلما ء العمال فهو من بيض التراب + لا ديك له ولا ام له + اصحبوا من له صحبته مع الحق عزوجل + كل واحد منكم اذاجنه الليل ونام الخلق وسكنت اصواتهم + فليقم وليتو ضا ء وليصل ركعتين + ويقول يا رب دلنى على عبد من عبادك الصالحين المقربين + حتى يدلنى عليك ويعرفنى طريقك

السبب لا بد منه + كان الله عزوجل قادرا على ان يهدى الیه بلا انبياء + كونوا عقلاء + ما انتم على شئى + تنبهوا من غفلا تكم + قال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم من استغنى برائيه ضل + فتش على من يكون مراة لوجه دينك + كما تنظر فى المراة وتسوى وجه ظاهرك وعما متك وشعرك + كن عاقلا + ايش هذا الهوس + تقول مااحتاج الى من يعلمنى + وقد قال سال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم المومن مراة المومن + اذا صح ايمان المومن صار مراة للخلق جميعهم + يبصرون وجوه اديانهم فى مراة

پر ہوگا اور شیطانوں اور ابلیسوں کی ذلت تجھ پر چھا رہی ہوگی۔ کوشش کر کہ اس کے قرب کا دروازہ تیرے قلب پر بند نہ کردیا جائے= سمجھ دار بن تیری حالت کچھ بھی نہیں۔ ایسے شیخ کی صحبت میں رہ جو حکم الٰہی اور علم لدنی سے واقف ہو۔ وہ تم کو اس کا راستہ بتائے۔ جو فلاح دینے والے کو نہ دیکھے گا وہ فلاح بھی نہ پائے گا علماء با عمل کی صحبت سے دور رہنے والا ایک خاکی انڈا ہے جس کے لیے نہ مرغ ہے نہ ماں۔ اس کی صحبت اختیار کرو جس کو حق تعالیٰ کی صحبت نصیب ہے۔ جب رات پردہ پڑ جائے اور مخلوق سو جائے۔ آوازیں آنی بند ہو جائیں تو تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ اٹھ کر وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور دعا مانگے "اے میرے پروردگار! اپنے نیک اور مقرب بندوں میں سے کسی سے واقف کر دے تاکہ وہ مجھے تیری معرفت بخشے اور تیری راہ دکھائے"

اسباب کی ضرورت: سب کے بغیر چارہ نہیں (شیخ کی ضرورت ہے)

اللہ تعالیٰ کو قدرت حاصل تھی کہ وہ انبیاء کے بغیر لوگوں کو ہدایت دیتا۔ (مگر دنیا عالم اسباب ہے چنانچہ انبیاء سبب ہدایت بنا کر بھیجے گئے)۔ عقل سے کام لو۔ تمہاری کچھ حقیقت نہیں۔ اپنی غفلتوں کو دور کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جس نے اپنی رائے کو کافی سمجھا وہ گمراہ ہوا" ایسے شخص کی تلاش میں رہو جو دین کا آئینہ ہو جس طرح آئینہ میں دیکھ کر اپنا منہ، پگڑی اور بالوں کو درست کرتے ہو (اسی طرح مرشد کی صحبت میں رہ کر تم اپنا دین سنوار سکو گے)۔ عقل مند بنو۔ یہ کیا واہیات ہوس ہے کہ تو کہتا ہے مجھے ایسے آدمی کی ضرورت نہیں جو تعلیم دے حالانکہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا "ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے" جب مومن کا ایمان صحیح ہو جاتا ہے تو ساری مخلوق کے لیے آئینہ بن جاتا ہے کہ وہ اس کی زیارت اور ملاقات کے وقت گفتگو

کلامہ + وقت رونیتہ والقرب منہ + ایش ھذا الھوس + کل ساعتہ تسالون اللہ عزوجل ان یزید کم فی ما کولکم ومشروبکم وملبوسکم و منکم حکم وارزاقکم + ھذا شئی لا یزید ولا ینقص + ولو دعا معکم کل داع مجاب الدعوۃ مایزید الرزق ذرۃ والا ینقض منہ ذرۃ + ھذا شئی مفروغ منہ + اشتغلوا بما امرتم بہ وانتھو اعما نھیتم عنہ +

لا تشتغلو ابمالا بد من مجیئہ + لا نہ یضمن لکم مجیئہ + الا قسام تجئی فی اوقاتھا المئورختہ+

الحلو منھا والمر + ماتحبون وما تکرھون + القوم یصلون الی حالتہ لا یبقی لھم فیھا دعاء ولا سئوال + لا یساء لون فی جلب المصالح ولا دفع المضار + یصیر دعائوھم بامر من حیث قلوبھم + تارتہ لا جلھم و تارۃ لا جل الخلق + فینطقون بالدعا + وھم فی غیبتہ عنہ + اللھم ارزقنا حسن الا دب معک فی جمیع الا حوال + یصیر الصوم والصلاتہ والذکرو جمیع الطاعات جبلتہ + مختلطتہ بلحمہ و دمہ + ثم یجیئہ الحفظ من اللہ عزوجل فی جمیع احوالہ + لا یفارقتہ قید الحکم ولا لحظتہ + وھو من وراء ذلک + یصیر الحکم کا لمرکب وھو قاعد فیہ + یسیر فی بحرقدرۃ ربہ عزوجل + ولا یزال یسیر فیہ حتی یصل الی ساحل الاخرۃ + الی ساحل بحر اللطف وید القرب + فھو تارۃ

کے آئینہ میں دین کے خدو خال دیکھ لیتے ہیں۔ یہ فضول ہوس کیسی؟ تم اللہ تعالیٰ سے ہر وقت اسی کا سوال کرتے رہتے ہو کہ کھانا پانی' کپڑا بیوی اور تمہارے رزق میں ترقی دے' حالانکہ یہ ایسی چیز ہے کہ تمہارے ساتھ سارے مقبول بندے بھی مل کر دعائیں کریں تو نہ اس میں زیادتی ہوگی نہ کمی۔ رزق نہ ذرہ برابر بڑھے گا نہ ذرہ بُرابر گھٹے گا - یہ تو مقدر ہو چکا - اس کام میں لگو جس کے کرنے کا تم کو حکم دیا گیا ہے۔ اور اس کام سے رک جاؤ جس سے روکا گیا ہے۔ جس کا آنا خود

ضروری ہے اس میں مشغول نہ ہو کیونکہ اس کے لانے کا خود اللہ تعالیٰ ہی ضامن ہو کچھ ہے - سارے مقسوم اپنے اوقات معینہ پر خود ہی آجائیں گے۔ وہ شیریں ہوں یا تلخ' تم کو پسند ہوں یا ناگوار۔ اللہ والے ایسے مقام پر پہنچ جاتے ہیں کہ وہاں نہ دعا باقی رہتی ہے نہ درخواست۔ نہ منفعت کا سوال کرتے ہیں نہ دفع مضرت کا۔ ان کی دعا قلب کے رو سے صرف تعمیل حکم میں رہ جاتی ہے۔ کبھی اپنی ذات کے لیے اور کبھی مخلوق کی خاطر۔ وہ زبان سے دعائیہ جملے ضرور نکالتے ہیں لیکن ان کو خبر نہیں ہوتی۔ باللہ ! ہم کو ہر حال میں اپنے حضور ادب کی توفیق عطا فرما۔ اس کا نماز روزہ ذکر اور ساری عبادتیں اس کی طبیعت بن جاتی ہیں' جو اس کے گوشت اور خون میں گھل مل جاتی ہیں۔ اس کے بعد تمام احوال میں حق تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتے ہیں اور لحظہ بھر کے لیے شریعت کی پابندی اس سے الگ نہیں ہوتی حالانکہ وہ اس سے بلند ہو جاتا ہے گویا حکم شرعی اس کی کشتی بن جاتا ہے اور وہ قدرت خدا کے سمندر میں سفر کرتا ہے اور ہر وقت بہتا رہتا ہے یہاں تک کہ ساحل آخرت پر آلگتا ہے اور بحر لطف و قرب کے کنارے آلگتا ہے مخلوق کے پاس گھڑی بھر کے لیے آتا ہے تو خالق کے ساتھ دس گھڑی رہتا ہے۔ اس عارف کی مشقت و محنت

مع الخلق وتارات مع الخالق + شغلہ و
تعبہ مع الخلق وراحتہ مع الخالق +
ویلک یا منافق ماعندک من ھنا
خبر + ویلک لیس فی امورک من ھنا شئی
یاقعودافی الصوامع والخلق مل ء قلوبھم +
ماتسمعون صراخی علیکم والیکم + انکم صمم +
قوموا تعالو الا بانس +
ماعاملکم واخاطبکم بسواء دبکم و
وافعالکم + بل ارفق بکم برفق
اللہ عزوجل باذنہ + ولا تھربوامن
خشو نتہ کلامی + فما ذلک منی + انی انطق
بماانطق بہ + یا غلام القوم ہو اصلون الضیاء
بالظلام فی عبادۃ الحق عزوجل + وھم
علی قدم الخوف والحذر + یخافون من
سوء العاقبتہ + جھلو اعلم اللہ عزوجل
فیھم وعاقبتہ امر ھم + فو اصلوا
الضیاء بالظلام حزنا و کابتہ وبکاء +
مع دوام الصلاۃ والصیام والحج و
جمیع الطاعات + ذکر واربھم عز و جل
بقلوبھم والسنتھم + فلما وصلوا
الی الا خرتہ دخلوا الجنتہ + راوا وجہ
الحق عزوجل وکرامتہ لھم حمد وہ علی
ذلک + وقالوا الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن
وللہ عزوجل عباد + وھم استاذ
وھو لاء وشیو خھم و روء سانوھم
وامرائو ھم و ملوکھم + یقولون
الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن فی اللدنیا
قبل الاخرۃ + اذا وصلت قلوبھم الی باب ربھم
عزوجل فصاد فوہ مفتوحا + والمواکب
مزدحمتہ لھم + قیام مصطفون منتظرون
لمجیئھم + یسلمون علیھم و

مخلوق کے ساتھ ہوتی ہے اور اس کی راحت خالق کے ساتھ ہونے میں۔ اے منافق! تجھ پر افسوس۔ تجھے اس کی بالکل خبر نہیں۔ تجھ پر افسوس! ان میں سے کوئی چیز تیرے کاموں میں موجود نہیں۔ دلوں میں مخلوق کا خیال جاگزیں کرکے خلوت میں بیٹھنے والو! کیا میری ابخ و پکار اور ہٹو بچو کی آوازیں تم کو سنائی نہیں دیتیں؟ کیا تم بہرے ہو؟ اٹھو! آؤ اب بھی کچھ نہیں گیا ہے۔ میں تمہاری بد تمیزی اور بداعمالی مطابق تم سے برتاؤ نہیں کروں گا بلکہ خداوندی شفقت کے مطابق اس کے حکم سے نرمی کا برتاؤ کروں گ۔ میری سخت کلامی سے بھاگو نہیں کیونکہ وہ میری طرف سے نہیں ہے۔ میں تو حکم کے موافق کلام کرتا ہوں۔ میرے عزیز! اللہ والے رات دن خدا کی عبادت میں مشغول رہنے کے باوجود خوف اور اندیشہ میں رہتے ہیں اور انہیں انجام کی خرابی کا ڈر لگا رہتا ہے۔ وہ اپنے اور اپنے انجام و خاتمہ کے متعلق علم خداوندی سے بے خبر ہیں۔ اسی لے رات دن صوم و صلاۃ، حج وغیرہ جملہ عبادتوں کے باوجود رنج و غم اور رونے دھونے میں لگے رہتے ہیں۔ زبان و قلب سے پروردگار کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ لہذا جب وہ آخرت میں پہنچیں گے تو جنت میں داخل کیے جائیں گے اور ذات حق کا دیدار ہوگا اپنی عزت و بزرگی دیکھ کر اس کی حمد کریں گے اور کہیں گے "اللہ کا شکر ہے جس نے ہمارا رنج و غم دور فرما دیا۔ اللہ تعالٰی کے کچھ بندے ایسے ہوں گے جو مسلمانوں کے سر برآوردہ مشائخ 'اکابر' افسر اور بادشاہ ہوں گے۔ وہ عرض کریں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے آخرت سے قبل دنیا ہی میں رنج و غم ہم سے دور کردیا۔ ان کے دل جب بارگاہ الٰہی کے قریب پہنچیں گے تو اس کا دروازہ کھلا ہوا پائیں گے اور سواروں کے گروہ کے گروہ ٹھٹ لگائے ہوئے صف بستہ ان کی آمد کے منتظر کھڑے ہوں گے۔ ان کو

يطرقون بين ايديهم فيد خلون الى دادالقرب فيرون مالا عين راء ت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر + يقولون الحمد لله الذى اذهب عنا حزن البعد + حزن الحجاب + الحمد لله + كيفما اشغلنا بالدنيا والاخرة والخلق + الحمد لله الذى اصطفا نا لنفسه + واختارونا لقربه + واذهب عنا حزن الأنقطاء عنه + حزن الا شتغال بغيره + الحمد لله الذى رزقنا الا نقطاع اليه + ان ربنا لغفور شكور + يا غلام اذا احكمت الايمان وصلت الى دارالمعرفته ثم الى وادى العلم+ ثم الى وادى الفناء عنک وعن الخلق + ثم الى لوجود به لابک ولا بهم + فحينئذ يزول حزنک + فالحفظ يحفظک + والحميته تحوطک + والتوفيق يطرق بين يديک + والملائكته تمشى حرلک + و الارواح تاتيک تسلم عليک + والحق عزوجل يباهى بک الخلق + ونظراته ترعاک وتجذبک الى دار قربه + والانس به والمنا جاة له + خاب من قعد عنى من غير عذر+ ويلک تزا حمنى في مقامى الذى قدامقت فيه + ماتقدر + مايقع بيدک شئى بمزاحمتک + هذا شئى ينزل من السماء الى الارض+

قال الله عزوجل وان من شئى الا عندنا خزائنه وما ننزله الا بقدر معلوم الغيث ينزل من السماء الى الارض ثم يظهر منها النبات + هذا الا مرينزل من السماء

سلام کریں گے اور ہو ہو کہتے ہوئے آگے آگے چلیں گے اور وہ مکان قرب میں داخل ہو کر وہ بہار دیکھیں گے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال آیا۔ دیکھتے ہی پکار اٹھیں گے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے غم محرومی اور رنج دوری سے نجات دی اور ہم کو دنیا، مخلوق اور آخرت میں مشغول ہونے نہ دیا۔ خاص اپنی ذات کے لیے ہم کو منتخب کرکے قرب کا اعزاز بخشا۔ ہم کو اپنی معیت اور یک سوئی عطا فرمائی۔ ہمارا پروردگار بڑا ہی بخشنے والا قدردان ہے۔ عزیز من! ایمان مضبوط ہونے کے بعد خانہ معرفت تک تیری رسائی ہوسکتی ہے اس کے بعد وادی علم آئے گی پھر مخلوق اور اپنی ہستی سے فنائیت کی وادی میں پہنچے گا۔ اس کے بعد وہ وجود عطا ہوگا جس میں اپنا اور مخلوق کا گزر نہ ہو گا۔ صرف خدا تعالٰی کی ہستی ہوگی۔ تیرا غم دور ہو جائے حفاظت حق ساتھ ہوگی۔ اس کی حمایت چاروں طرف سے محیط ہوگی۔ توفیق الٰہی سب کو ہٹاتی، سب سے بچاتی تیرے آگے ہوگی۔ فرشتے چاروں طرف چلتے ہوں گے اور پاک روحیں آکر سلام کریں گی۔ اللہ تعالٰی مخلوق میں تجھ پر فخر کرے گا۔ اس کی نگاہیں تیری پاسبان ہوں گی اور تجھ کو کھینچ کر اس کے قریب لے جائیں گی اور انس و مناجات کا لطف آئے گا۔ جو شخص کسی عذر کے بغیر مجھ سے الگ ہو گیا وہ برباد ہوا۔ تجھ پر افسوس! جس مقام پر میں کھڑا ہوں تو مجھ سے مقابلہ کرتا ہے تجھ میں اتنی طاقت نہیں نہ تجھے اس مقابلے سے کچھ ہاتھ آئے گا۔ یہ چیز زمین پر آسمان سے اترتی ہے۔ حق تعالٰی کا فرمان ہے کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم اس کو معین مقدار میں اتارتے ہیں "بارش بھی آسمان ہی سے نازل ہوتی ہے پھر زمین میں ہریالی نظر آتی ہے۔ اسی طرح یہ مضمون بھی دلوں کی زمین میں آسمان ہی سے آتے ہیں۔

الی ارض القلوب فتهتز وتنبت من کل خیر + تنبت الا سرا روالحکم والتوحید والتوکل والمنا جاته والقرب من اللہ عزوجل + بصیر هنا القلب له اشجار واثمار + بصیر له فیا فی وقضا + وبحارا وانهار وجبال + بصیر مجمع الانس والجن و الملائکه ولاارواح + هنا شئی من وراء العقول + قدرة محفتہ + وارادة و علم بستاثره اللہ عزوجل + وهو لا حاد افراد من خلقه + اجهتدوالی ان تقعوالی شبکته کلامی + قعودی و کلامی شبکته + انتظر وقوع واحد منکم لیها انما السماط للحق عزوجل لا سماطی + اجیبونی رحمکم اللہ + اتبعونی حتی احملکم الی باب الحق عزوجل+

الصدق داعی الحق عزوجل + والکذب داعی الشیطان + الحق شئی والباطل شئی وکلا هماظاهران عند کل مومن ینظر بنور ایمانه + تدعون الذ کا ء یا اهل العراق + وانتم یخفی علیکم الصادق من الکاذب + الحق من المبطل + ضرو تکذ بهم عائد علیکم وانا لا ابالی بهلک + المرید للحق عزوجل لا یرید جنته ولا یخاف من ناره + بل یرید وجهه فحسب + یرجو قربه منه + ویخاف من بعده عنه + انت اسیر الشیطان والهوی والنفس والدنیا والشهوات + وما عندک خبر + قلبک فی قید وما عندک خبر + اللهم خلصه من اسره + وخلصنا امین +

پھر وہ نیکیوں سے اُگتے اور لہلہانے لگتے ہیں۔ اسرار و حکمتوں، توحید و توکل اور مناجات و قرب حق کے پودے اُگتے ہیں۔ اس دل میں طرح طرح کے درخت اور پھل پیدا ہوتے ہیں۔ اس میں بڑے بڑے جنگل، پہاڑ، بن، سمندر اور نہریں ہوتی ہیں جن وانس، ملائکہ اور ارواح کے جمع ہونے کا مرکز بن جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو سب کی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ یہ خدا تعالیٰ کی محض قدرت، ارادہ اور علم ہے اور اسی کے لیے مخصوص ہے اور مخلوق میں خاص ہی خاص افراد کو نصیب ہوتا ہے۔ کوشش کرکے میرے وعظ ونصیحت کے پھندے میں پھنس جاؤ۔ سمجھ لو کہ میرا بیٹھنا اور وعظ کہنا ایک جال ہے۔ میں منتظر رہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی آپھنسے۔ یہ میری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ایک دستر خوان ہے۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ میری بات مانو اور میری پیروی کرو تاکہ میں تم کو اٹھا کر باب حق تک لے جاؤں۔

حق و باطل: سچائی خدا کی طرف بلاتی ہے اور جھوٹ شیطان کی جانب بلاتا ہے۔ حق بھی ایک چیز ہے اور باطل بھی ایک چیز۔ ہر مومن پر دونوں ظاہر ہیں۔ وہ نور ایمان سے ان کو دیکھ لیتا ہے۔ اے باشندگان عراق! تم کو ذکاوت کا دعویٰ ہے۔ پھر بھی تم سچے جھوٹے اور برسرحق و برسر باطل میں تمیز نہیں کرسکتے۔ تمہارے جھٹلانے کا وبال تم پر ہی پڑے گا۔ مجھے اس کی پروا بھی نہ ہوگی۔ طالب خدا نہ جنت کا طلبگار ہوتا ہے اور نہ دوزخ سے ڈرتا ہے صرف اس کی ذات کا خواہاں اور اس کی دوری سے خائف رہتا ہے۔ تو شیطان، ہوا و ہوس، نفس و دنیا اور خواہشات میں گرفتار ہے اور اس کی تجھے خبر نہیں تیرا قلب مقید ہے اور تو بے خبر ہے۔ اے اللہ! اس کو اس کی قید سے رہائی دے اور ہم کو بھی خلاصی نصیب فرما آمین!

علیکم بالعزیمۃ والاعراض عن الرخصۃ + من لزم الرخصۃ وترک العزیمۃ خیف علیہ من ھلاک دینہ + العزیمۃ للرجال + لانھا رکوب الخطر والا شق والا مر + والرخصۃ للصبیان والنسوان + لا نھا الا سھل یا غلام علیک بالصف الاول + لا نہ صف الرجال الشجعان+ وفارق الصف الاخیر فانہ صف الا جبان + استخدم ھذہ النفس وعودھا العزیمۃ + فانھا ماحملتھا متحمل + لا ترفع العصافانھا تنام و تلقی الا حمال عنھا + لاتریھابیاض استانک وبیاض عینیک + ھی عبد سو لا یعمل الاشغال الا بالعصا + لا تشبعھا الا اذا علمت ان الشبع لا یطغیھا + وانھا تعمل فی مقابلتہ شبعھا + کان سفیان الثوری رحمۃ اللہ علیہ کثیر الطاعۃ + کثیر الا کل + وکان یمثل اذا شبع اشبع الزنجی وکدہ + انما الزنجی حمار + ثم یقوم الی العبادۃ فیا خذ منھا حظا وافرأ + عن بعضھم انہ قال رایت سفیان الثوری اکل حتی مقتہ + ثم صلی وبکی حتی رحمتہ + الا تقتد بسفیان فی کثرۃ الا کل + واقتد بہ فی کثرۃ عبادتہ + فلست سفیان+ لا تشبع نفسک کما کان یشبعھا + فلست تملکھا کما کان ھو یملک نفسہ + اجتھد فی ھجر الحرام والتقلل من الحلال + ازھد

عزیمت و رخصت : عزیمت کو اختیار کرو اور رخصت سے کنارہ کش رہو۔ جو شخص رخصت پر کاربند ہوتا اور عزیمت کو ترک کرتا ہے اس کا دین برباد ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ عزیمت اختیار کرنا مردوں کا کام ہے کیونکہ وہ خطرناک، دشوار اور تلخ چیز ہے۔ رخصت بچوں اور عورتوں کے لیے ہے، اس لیے کہ اس میں سہولت زیادہ ہے۔ عزیزم! پہلی صف میں شامل ہو کیونکہ وہ ہمت والے مردوں کی صف ہے۔ پچھلی صف سے علحدہ رہو کہ وہ کم ہمتوں کی صف ہے۔ اس نفس کو خادم سمجھ کر اس کو عزیمت کا عادی بنا۔ جس قدر عزیمت کا وزن اس پر پڑے گا وہ اس کو برداشت کرے گا۔ اس پر سختی کرنے سے باز نہ آ ورنہ وہ سو جائے گا اور بوجھ اپنے اوپر سے پھینک دے گا۔ اس کو اپنے سفید دانت اور آنکھوں کی سپیدی نہ دکھا (یعنی اس کو پیار و محبت سے نہ دیکھ)۔ وہ نہایت سرکش غلام ہے۔ لاٹھی و سختی کے بغیر کام ہی نہیں کرتا۔ اس کو پیٹ بھر کر اس وقت تک کھانا نہ دے جب تک یقین نہ ہو جائے کہ شکم سیری سے وہ سرکش نہ ہوگا اور پیٹ بھرنے پر کام بھی پورا کرے گا۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ عبادت بھی خوب کرتے اور کھاتے بھی خوب تھے۔ جب شکم سیر ہو جاتے تو کہاوت بیان کرتے کہ "حبشی کا پیٹ خوب بھرو اور اس کو خوب رگیدو کیونکہ حبشی گدھا ہے ۔جتنا کھائے گا اسی قدر زیادہ بوجھ کا متحمل ہوگا)" اس کے بعد عبادت کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جی بھر کر عبادت کرتے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں "میں نے سفیان ثوری کو دیکھا۔ انہوں نے اتنا کھایا کہ مجھے ان سے نفرت ہوگئی۔ اس کے بعد نماز و گریہ میں ایسے مشغول ہوئے کہ مجھے ان پر ترس آنے لگا۔ زیادہ کھانے میں حضرت سفیان کی پیروی نہ کر۔ زیادہ عبادت کرنے میں ان کی اتباع کر کیونکہ تو سفیان نہیں ہے کہ (زیادہ کھا کر عبادت کرسکے)۔ اپنے نفس کو پیٹ بھر کر کھانا نہ دے جیسے حضرت سفیان کھلایا کرتے تھے۔ تو نفس پر اتنی قدرت نہیں رکھتا جتنی

فی الکل عنه قوة ایمانک وایقانک +
فتصیر من عباد الله عزوجل +
اذا تحقق زهدک اعطاک وانعم
علیک = اما بواسطة
ابجعل التکوین فی
ید قلبک +

لا کلام حتی تصیر من عباد الله عزوجل +
لا من عباد الخلق والاسباب لا من عبید
الدنیا والحظوظ والشهوات والشیاطین + لا من
عبید حب الجاه عندالخلق والتقلید بااقبالهم
وادبارهم وحمد هم وذمهم + هذا شئی لا یصلح +
ما یمشی قلبک الی باب الحق عزوجل
خطوة واحدة + وانت مع نفسک فی بیت
طبعک وهواک + انی اراک ابد الدهر
مقید ابالخلق والاسباب + هذا الی متی + تعلم
منی الخلا ص من قیود هم یا جاهلا +
کیف یری قلبک الحق عزوجل وهو
ملآن بالخلق + کیف تری باب الجامع
وانت قاعد فی بیتک + اذا خرجت من دارک
واهلک وولدک رایت باب الجامع + لما
استخلفت الکل وراء ظهرک رایت + هکذا
مادمت مع الخلق لاتری الخالق + مادمت
مع الدنیا لا تری الاخرة + مادمت مع
الاخرة لاتری رب الدنیا والاخرة + اذا خرجت
عن الکل لقی سرک ربک عزوجل + لا من حیث
الصورة بل من حیث المعنی + العمل للقلوب
والمعانی للا سرار + القوم اعرضوا عن
اعمالهم + نسواجمیع حسناتهم +
ولم یطلبوا العوض علیها + فلا جرم احلهم
دارالمقامة من فضله + لا
یمسهم فیها نصب

قدرت وہ رکھتے تھے۔ حرام سے بچنے کی اور حلال کو کم لینے کی کوشش کر۔ ایمان و یقین کے قوی ہو جانے کے وقت سب چیزوں میں زہد اختیار کر، خاص بندوں میں ہوجائے گا۔ زہد کامل ہونے کے بعد یا کسی واسطہ سے یا تیرے دل کے ہاتھوں میں تکوین عام سونپ کر تجھ پر انعام و اکرام فرمائے گا۔

ترک اسباب : مخلوق و اسباب، دنیا و لذت دنیا خواہشات وشیاطین کی بندگی چھوڑ کر اور مخلوق سے جاہ طلب، ان کے التفات وبے التفاتی اور مدح و مذمت سے بے نیاز ہو کر جب تک خدا کا بندہ نہ بن جائے وعظ کہنا جائز نہیں۔ اس سے تیرا کچھ بھی کام نہ بنے گا جب تو نفس کو لیے خواہش نفس و طبیعت کے گھر میں پڑا رہے گا تو تیرے قلب سے خدا کے گھر کی جانب ایک قدم بھی نہ چلا جائے گا۔ میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ ہر وقت مخلوق و اسباب کا پابند بنا رہتا ہے۔ آخر یہ کب تک ؟ اے نادان ! ان سے چھٹکارا حاصل کرنا مجھ سے سیکھ لے۔ دل میں مخلوق ہو تو وہ خدا کو کیسے دیکھ سکتا ہے؟ گھر میں بیٹھے بیٹھے جامع مسجد کا دروازہ کیسے نظر آسکتا ہے۔ اپنے اہل وعیال کو چھوڑ کر گھر سے باہر نکلے گا تو جامع مسجد کا دروازہ نظر آئے گا سب کچھ پس پشت ڈالنے کے بعد ہی دیکھ سکے گا۔ مخلوق کے ساتھ ہوتے ہوئے تو خالق کو نہ دیکھ سکے گا۔ دنیا کے ساتھ رہ کر آخرت نظر نہ آئے گی۔ آخرت کے ساتھ رہ کر دنیا و آخرت کے پروردگار کا دیدار نہ ہوسکے گا سب (کے خیال و محبت) کو چھوڑنے کے بعد ہی باطن کو پروردگار سے ملاقات کی عزت نصیب ہوگی لیکن یہ ملاقات معنوی ہوگی ظاہری نہیں ۔ قلب کے لیے عمل ہے اور باطن کے لیے معانی۔ اللہ والوں نے اپنے اعمال سے منہ پھیر لیا۔ نیکیوں کو بھلا دیا اور ان پر معاوضہ طلب نہ کیا۔ اسی لیے ان کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی جائے قیام پر پہنچا دیتا ہے۔ وہاں ان کو نہ تکلیف ہوتی ہے

ولا يمسهم فيها لغوب + ولا انقطاع و لا ضعف + ليس فيها كسب ولا مئونته + قال بعض المفسرين في قوله تعالى لا يمسنا فيها نصب يعني هم الخبز و تحصيله و مئونته العيال + الجنته فضل كلي + راحته كليته + عطاء بلا حساب + كل الدائرة على حضور قلبك لله + لا لعلته في الدنيا ولا في الا خرة ولا لخلقه + حضور قلبك لله عزوجل لا يصح الا بعد الموت والتحقيق لذكره + ان نظرت نظرت الى الموت + وان سمعت سمعت الموت + ذكر الموت على الحقيقته باليقظته التامته تبغض كل شهوتها و تنقف في وجه كل فرحته + اذكروا الموت فليس لكم عنه فوت + اذا صح القلب نسي ماسوى الحق عزوجل + القديم الا زلي الدائم الابدي + كل ماسواه محدث + اذا صح القلب صار الكلام الذي يخرج منه صوابا حقا + لا يرده راد + يخاطب القلب القلب + السرالسرا + الخلوة الخلوة + المعنى المعنى + اللب اللب + الصواب الصواب + فحينئذ يكون الكلام منه الى القلوب + كالبذرفي ارض لينته طيبته غير سنجته ينبت +

اذا صح القلب صار شجرة
لها اغصان و
اوراق و ثمار +

يصير فيه منافع للخلق الانس والجن والملک + اذالم يكن للقلب صحته فهو كقلوب الحيوانات + صورة بلا معنى + انيته بلا مل ء + شجرة بلا ثمر + قفص بلا طائر + دار بلا ساكن + كنز مجموع فيه دارهم و دنانير وجواهر

نہ تکان، نہ جدائی، نہ کمزوری، نہ کسب معاش کی زحمت نہ (محنت مزدوری) کی مشقت۔ ارشاد خدا وندی لا یمسنا فیھا نصب کا مفسرین نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ "جنت میں روٹی اور اس کے حاصل کرنے کا فکرو اہتمام اور اہل وعیال کی معاش کا بار وغیرہ کچھ بھی نہ ہوگا۔" جنت سر بسر فضل، سراسر خوبی اور بالکل ہی راحت و بے شمار عطا کا نام ہے۔ سارا مدار خالص اللہ کے لیے تیرے حضور قلب پر ہے نہ کسی دنیوی غرض سے ہو نہ آخرت کی خاطر، نہ کسی مخلوق کے سبب اور اللہ کے لیے تیرا حضور قلب موت اور موت کو ہر وقت یاد رکھے بغیر صحیح نہیں ہوسکتا۔ تیرا دیکھنا سننا سب موت کی یاد کے ساتھ ہو۔ در حقیقت پوری بیداری کے ساتھ موت کی یاد ہر خواہش کوناگوار بناتی ہے اور ہر خوشی کی روک بن جاتی ہے۔ موت کو یاد رکھ کہ اس سے کہیں نہیں بچا جاسکتا جب قلب صحیح ہو جاتا ہے تو خدائے قدیم وازلی، ابدی اور دائم کے سوا سب کو بھول جاتا ہے۔ اس کے سوا ہر چیز فانی ہے۔ قلب کے صحیح ہونے کے بعد اس سے جو بات نکلتی ہے وہ صحیح اور درست ہوتی ہے۔ کوئی رد کرنے والا اس کو رد نہیں کرسکتا۔ قلب کو خطاب بھی قلب ہی کرتا ہے۔ باطن کو باطن خلوت کو خلوت معنی کو معنی، مغز کو مغز اور حق کو حق ۔ اس وقت اس کا کلام ایسا اثر کرتا ہے جیسے بیج نرم پاکیزہ بے شور زمین میں اگتا ہے۔ قلب صحت کے بعد ہرا بھرا پھل پھول اور شاخوں والا درخت بن جاتا ہے۔ اس میں انس وجن ، فرشتے اور سب ہی مخلوق کے ہر قسم کے فائدے ہوتے ہیں۔ جب قلب میں درستی نہیں تو وہ حیوانوں کا سا دل ہے۔ بے معنی صورت ہے اور خالی برتن ہے یا درخت بے ثمر، قفس پرند سے خالی، مکان مکین سے خالی اور ایسا خزانہ ہے جس میں درہم و دینار اور جواہرات سب کچھ موجود ہیں لیکن کوئی خرچ کرنے والا نہیں۔ وہ

بلا منفق + جسد بلا روح + کالا جساد
التی مسخت احجارا + لهی صورة بلا
معنی + القلب المعرض عن الله عزو
جل الکافر به ممسوخ ولهذا شبهه
الله عزوجل بالحجر فقال ثم قست
قلوبکم بعد ذلک فهی کالحجارته
اواشد قسوته + لمالم یعمل بنو اسرائیل
بالتواة مسخ الله عزوجل قلوبهم
حجارة + وطرد هم من بابه + هکذا
انتم یا محمد یین + اذالم تعملوا
بالقران وتحکموا احکامه
یمسخ قلوبکم + ویطردها من
بابه + لا تکونوا ممن اضله الله
عزوجل علی علم + اذا تعلمت
للخلق عملت للخلق + واذا تعلمت
لله عزوجل عملت له + اذا تعلمت
للدنیا عملت للدنیا + واذا تعلمت
للاخرة عملت لله خرة +
الفروع تبنی علی الا صول
کما تدین تدان + کل اناء ینضح
بما فیه + تضع فی انائک نفطا + و
ترید ان ینضح منه ماء الورد + لا
کرامته لک + تعمل فی الدنیا للدنیا
ولا بنا نها + وترید ان تکون لک +
الاخرة غدا + لا کرامته لک +
عملت للخلق وترید ان یکون لک الخالق
غدا + والقرب منه والنظر الیه + لا
کرامته لک + هذا هو الظاهر والا غلب +
وان اعطاک هو تفضلا بغیر عمل فذاک
الیه الطاعته عمل الجنته + والمعصیته عمل
النار ویعد ذلک الامرالیه + ان شاء

بے روح جسم ہے۔ ایک طرح مسخ شدہ اجسام ہیں جو پتھر بن گئے۔ ایک صورت بے معنی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے رخ پھیرنے والا قلب مسخ کیا ہوا ہے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس دل کو پتھر سے تشبیہ دی ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے "اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے پس وہ پتھر کی طرح یا اس سے بھی زیادہ سخت ہیں جب بنی اسرائیل نے توریت پر عمل نہ کیا تو خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں کو مسخ کرکے پتھر بنا دیا اور اپنے دروازے سے دھکے دے کر نکال دیا= اسی طرح اے مسلمانو! اگر تم قرآن پر عمل نہ کرو گے اور اس کے احکام کو مضبوط نہ تھامو گے تو تمہارے قلوب بھی مسخ کر دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنے دروازے سے دور کردے گا۔ ان میں سے نہ بنو جن کو خدا نے علم دے کر گمراہ بنادیا۔ مخلوق کے لیے علم سیکھو گے تو عمل بھی اسی کے لیے کرو گے۔ علم جب اللہ کے لیے سیکھا جائے گا تو عمل بھی اسی کے لئے ہوگا۔ دنیا کی خاطر علم حاصل کرو گے تو اسی کے لیے عمل بھی کرو گے اور آخرت کا علم حاصل کرو گے تو اسی کی خاطر عمل کرو گے۔

انصاف : شاخوں کا مدار جڑوں پر ہے۔ جیسا کرو گے ویسا پھل پاؤ گے۔ ہر برتن سے وہی چھلکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔ تو اپنے برتن میں بدبو دار تیل ڈال کر گلاب چھڑکنے کی خواہش رکھتا ہے (یہ کیسے ممکن ہے؟) تیری کوئی عزت نہ ہوگی۔ مخلوق کے لیے عمل کرنے کے بعد تو چاہتا کہ کل کو خالق اور اس کا قرب والتفات تجھ کو حاصل ہو۔ تیری کوئی عزت نہ ہوگی۔ ظاہر اور غالب تو یہی ہے (کہ تو بے نصیب رہے گا) اگر حق تعالیٰ عمل کے بغیر محض اپنے فضل سے عزت دے دے تو یہ اس کے اختیار میں ہے۔ اطاعت جنت کا عمل ہے اور گناہ دوزخ کا عمل لیکن اس کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کو اختیار رہے چاہے تو عمل کے بغیر ہی کسی کو ثواب عطا فرمادے اور کسی کو بغیر عمل عذاب دے ۔ وہ مالک و

اثاب واحد امنا بغیر عمل + اوعاقب واحدا منا بغیر عمل + فذاک الہ + فعال لما یرید لا یسال عما یفعل وھم یساء لون لوادخل واحدامن الانبیاء والصالحین النار کان عادلا + وکان ذلک الحجۃ البالغۃ + یجب علینا ان نقول صدق الا میر + ولا نقول لم وکیف + ھذا یجوزان یکون + ولوکان کان عن عدل وحق + وھو شی لا یکون
ولا یفعل شیئا
من ذلک +

اسمعوا منی واعقلواما اقول + فانی غلام من تقدم + اقف بین ایدیھم و انشر امتعتھم
وانادی علیھا +
ولا اخونھم فیھا ولا ادعیھا ملکا + ابد ابکلا مھم واثنی من عندی + والبرکۃ من اللہ عزوجل + اھلنی اللہ عزوجل ببرکات متابعتی للرسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم + وبری بوالدی ووالدتی رحمھما اللہ عزوجل + والدی زھد فی الدنیا مع قلوتہ علیھا + ووالدتی وافقتہ علی ذلک ورضیت بفعلہ + کانا من اھل الصلاح والدیانۃ والشفقۃ علی الخلق + وما علی منھما ولا من الخلق + اتیت الی الرسول والمرسل + بھما انجح + کل خیری ونعمتی معھما وعند ھما + ما ارید من الخلق سوی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
ومن الا رباب غیر ربی
عزوجل +

مختار ہے۔ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ "اس کے کیے کی اس سے باز پرس نہیں ہو سکتی اور دوسروں سے باز پرس ہوگی۔" انبیاء وصالحین میں سے وہ کسی کو جہنم میں ڈال دینے کے بعد بھی وہ عادل ہی ہوگا اور یہ حجت بالغہ ہوگی۔ حاکم کو سچا کہنا ہم پر فرض ہے۔ ہم چون و چرا نہیں کر سکتے (ایسا ہوتا کہ خدا تعالیٰ جنت کے حق دار کو دوزخ میں ڈال دے) جائز اور ممکن ہے اگر ایسا ہو تو عین انصاف اور حق ہوگا لیکن یہ ایسی بات ہے جو کبھی واقع نہ ہوگی اور وہ ایسی کوئی بات کرے گا بھی نہیں۔

متقدمین کی پیروی: میری سنو اور جو کچھ کہتا ہوں اس کو سمجھو۔ میں متقدمین کا غلام ہوں۔ ان کے سامنے کھڑا ہوں ان کا سامان پھیلائے ہوئے آواز لگاتا ہوں (کہ جس کو خریدنا ہو خریدلے) اس میں نہ ان کی خیانت کرتا ہوں نہ اس کو اپنی ملکیت بتاتا ہوں۔ ان کے کلام سے ابتدا کرتا ہوں اور اپنی طرف سے دہراتا ہوں۔ برکت دینا خدا کا کام ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے اور والد و والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی برکتوں سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اہلیت بخشی میرے والد کو دنیا کی بالکل رغبت نہ تھی اگرچہ وہ اس کو حاصل کر سکتے تھے۔ والدہ بھی اس زہد میں ان کی شریک اور اس معاملہ میں والد سے خوش تھیں۔ دونوں نیکو کار، دین دار اور مخلوق پر شفقت کرنے والے تھے۔ باقی ان سے یا کسی اور سے مجھے کیا لینا۔ میں تو پیغمبر علیہ السلام اور ان کے بھیجنے والے (خدا تعالیٰ) کے قریب پہنچ گیا ہوں انہی دونوں سے فیوض حاصل کرتا ہوں۔ میری ساری بھلائی اور نعمتیں انہی دونوں کی معیت میں اور انہی کے پاس ہیں۔ میں مخلوق میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کو نہیں چاہتا اور ارباب میں اپنے رب کے سوا کسی کا طالب نہیں۔

يا عالم كلا مك من لسانك لا من قلبك + من صورتك لا من معناك + القلب الصحيح يهرب من الكلام الذى يخرج من اللسان دون القلب + فيصير وقت سماعه كا لطير فى القفص + وكالمنافق فى المسجد + اذا اتفق واحد من الصديقين فى مجلس واحد من العلماء المنافقين +

كانت كل امنيته الخروج منه + للقوم علامات فى وجه المرائين المنافقين الدجالين المبتدعين اعداء الله عزو جل واعداء رسوله + علامتهم فى وجوههم وفى كلامهم + يفرون من الصديقين كفر ادهم من الا سلهم يخافون ان يحترقوابنار قلوبهم + الملائكة ترفعهم من الصديقين والصالحين + احد هم عند العوام كبير + وعندالصديقين حقير + عند العوام ادمى + وعند الصديقين سنور لا وزن له عندهم + الصديق ينظر بنور الله عزوجل + لا بنور عينيه + ولا بنور الشمس والقمر + هذا نور الله العام + وله نور خاص + اعطاه الله عزوجل هذا النور بعد احكام الحكم واتقانه + وهوالكتاب والسنته + عمل بهما فاعطى نور العلم + اللهم ار زقنا حكمك وعلمك و قربك امين + لا بارك الله فيكم يا منافقون + فما اكثر كم كل شغلكم فى عمارة مابينكم وبين الخلق + وتخريب ما بينكم و بين الحق عزوجل + اللهم سلطنى على روسهم حتى اطهر الارض منهم +

نفاق و بے جان وعظ : اے مولوی! تو محض زبانی باتیں سناتا ہے۔ دل سے (وعظ) نہیں ہے۔ صورت ہے معنی نہیں ۔محض بے جان الفاظ ہیں قلب صحیح ایسے وعظ سے دور بھاگتا ہے جو زبان سے ہو اور دل سے نہ ہو۔ ایسے وعظ سننے کے وقت اس کی حالت پنجرے میں بند پرند کی سی یا مسجد میں منافق کی سی ہوتی ہے۔ صدیقوں میں سے کسی کو جب کسی منافق مولوی کا وعظ سننے کا اتفاق ہوتا ہے۔ تو اس کی خواہش وہاں سے نکل آنے کی ہوتی ہے۔ ریا کار منافق دجالوں، بدعتیوں اور دشمنان خدا و رسول کے چہروں کی علامتیں ہوتی ہیں جنہیں اہل اللہ جانتے ہیں ان کی علامتیں چہروں اور باتوں میں موجود ہوتی ہیں۔ وہ لوگ صدیقین سے اسی طرح بھاگتے ہیں جیسے شیر سے ڈرتے ہیں کہ ان کے قلوب کی آگ سے جل نہ جائیں فرشتے ان کو صدیقین اور صالحین کے پاس سے اٹھا دیتے ہیں۔ ایسا مکار عوام میں معزز ہوتا ہے لیکن صدیقین کی نظر میں ذلیل ۔ لوگ اسے آدمی سمجھتے ہیں لیکن صدیقین کی نزدیک وہ بلاؤ ہے جس کی ان کی نظر میں کوئی قدر نہیں۔ صدیقین نور خداوندی سے دیکھتے ہیں(اسی لیے اندرونی حالت معلوم کرلیتے ہیں) ظاہری آنکھوں کے نور یا چاند سورج کی روشنی سے نہیں دیکھتے ۔ یہ روشنی اللہ تعالیٰ کا عام نور ہے اور ایک خاص نور ہوتا ہے جسے وہ صدیقین کو عطا کرتا ہے۔ جب وہ شریعت یعنی کتاب وسنت میں مستحکم اور راسخ ہونے کے بعد ان دونوں پر عمل کرتے ہیں تو انہیں علم کا نور عطا کیاجاتا ہے۔ بار الہا! ہمیں اپنی شریعت علم اور قرب نصیب فرما۔ منافقو! خدا تمہیں برکت سے محروم رکھے۔ تم میں کثرت سے ایسے لوگ ہیں جن کا مشغلہ مخلوق سے اپنے تعلقات کو استوار کرنا اور خدا تعالیٰ سے تعلقات کو منقطع کرنا ہے۔ خدایا! مجھے ان کے سروں پر مسلط کردے کہ میں (انہیں موت کے گھاٹ اتار کر) ان

علامة نفاق المنافق فی ھذا الزمان ان لا یدخل عندی + ولا یسلم علی اذا لقینی + فان فعل ذلک کان تکلفا منہ + ھذا الدین اودی تتواقع حیطانہ + اللھم ارزقنی اعوانا علی بنائہ + ما بنی علی ایدیکم یا منا فقون + لا کرامة لکم حتی یبنی علی ایدیکم -+ کیف تبنون ولیست لکم صنعة البناء ولا التہ + یا جھال ابنوا حیطان ادیا نکم ثم تفرغو البناء غیرکم + اذا عادیتمونی فقد عادیتکم فی اللہ عزوجل و رسولہ + لانی قائم بنصر تھما + لا تبغوا فان اللہ غالب علی امرہ + اجتھدا خواة یوسف علیہ السلام علی قتلہ فلم یقدروا + کیف کانو ایقدرون وھو ملک عنداللہ عزوجل + ونبی من انبیائہ + وصدیق من صدیقیہ + وقد سبق علیہ ان یجری مصالح الخلق علی یدیہ + ھکذا انتم یا منا فقی ھذا الزمان + ترید ون ان تھلکونی + لا کرامة لکم + ایدیکم تقصر عن ذلک + لولا الحکم لعینت علیکم واحداواحدا + الحکم ھواساس الامر فی حالة آلقیام مع الحکم + وفی جالة القیام مع العلم + القوم لا یخافون من الخلق +

لا نھم فی جنب امن اللہ عزوجل وتولیہ وحفظہ + لا یبالون باعدائھم + لا نھم عن قریب یرونھم مقطعین الایدی والارجل والالسن + علموا وتحققوا

سے زمین کو پاک کردوں۔ اس زمانے میں منافق کے نفاق کی پہچان یہ ہے کہ وہ میرے پاس نہیں آتا اور جب مجھ سے ملتا ہے تو سلام نہیں کرتا اور اگر کرتا بھی ہے تو بہ تکلف کرتا ہے۔ دین محمدی کی دیواریں گرنے کے قریب پہنچ گئیں) (آؤ اس کو تعمیر کریں) یا اللہ اس کی تعمیر پر مجھے مدد گار نصیب فرما۔ منافقو! اور دنیا طلب واعظو! اس کی تعمیر تمہارے ہاتھوں نہیں ہوسکتی۔ تمہاری کوئی عزت ہی نہیں ہے کہ تمہارے ہاتھوں اس کی تعمیر ہو۔ تم بنا کیسے سکتے ہو جب کہ تم کو بنانے کا طریقہ معلوم ہے نہ تمہارے پاس اس کے بنانے کے اوزار موجود ہیں۔نادا نو! پہلے اپنے دین کی دیواریں بنا لو پھر دوسروں کی تعمیر کرنا۔ تم مجھ سے دشمنی رکھو گے تو میں خدا اور رسول کی راہ میں تم سے دشمنی رکھوں گا میں انہی کی مدد سے قائم ہوں۔ بغاوت نہ کرو (میری ایذا رسانی کے درپے نہ رہو) کیونکہ اللہ اپنے حکم پر غالب ہے۔ (دیکھو) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے ان کو قتل کر ڈالنے کی کوشش کی لیکن نہ کرسکے اور وہ کیسے اس پر قادر ہوسکتے تھے۔ خدا کے یہاں تو وہ بادشاہ' نبیوں میں ایک نبی اور صدیقوں میں کے ایک صدیق تھے اور ان کے لیے مقدر ہو چکا تھا کہ خلائق کی کئی بھلائیاں ان کے ہاتھوں پوری ہوں گی۔ زمانہ کے منافقو! یہی تمہارا حال ہے کہ مجھ کو ہلاک کرنا چاہتے ہو۔ تمہاری کوئی حقیقت و عزت نہیں۔ تم مجھے قتل نہیں کرسکتے۔ اگر شرع (کا لحاظ نہ ہوتا تو ایک ایک کو نام لے کر بتا دیتا کہ (فلاں میرا دشمن ہے اور منافق ہے)۔ حکم پر قائم رہنے کی حالت ہو یا علم کے ساتھ قیام کی بہر حال اس معاملہ کا مدار --- شریعت ہی پر ہے۔ اللہ والے مخلوق سے نہیں ڈرتے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت سرپرستی وامان میں ہیں ان کو اپنے دشمنوں کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ عنقریب ان کے ہاتھ پاؤں اور زبانیں کٹی ہوئی نظر آئیں گی۔ اللہ والوں کو خوب معلوم ہے کہ مخلوق عاجزو کالعدم

ان الخلق عجز عدم لا ملک بایدیھم ولا ملک + لا غنی بایدیھم ولا فقر + لا ضربایدیھم ولا نفع + ولا ملک عندھم الا اللہ عزوجل + لاقادر غیرہ + ولا معطی ولا مانع ضارو لانافع غیرہ + ولا محیی وممیت غیرہ + ھم فی راحۃ من ثقل الشرک + ھم فی اصطفاء واجتباء + فی انس باللہ عزوجل وفی راحۃ معہ + متلذ ذون بروحہ و لطفہ و منا جاتہ + لا یبالون کانت الدنیا اولم تکن + کانت الاخرۃ اولم تکن + کان الخیر والشراولم تکن + فی بدایۃ امرھم تکلفوا الزھد فی الدنیا والخلق والشھوات فلما داموا علی ذلک جعل اللہ عزوجل تکلفھم طبعا وموھبۃ + تکلفوا الطاعات واترکوا طبعا تعلموامنھم + تکلفوا الطاعات واترکوا المعاصی والمنکرات + وقد صار التکلف طبعا + تفھموا کلام ربکم عزوجل + واعلموا بہ واخلصوا فی اعمالکم + یا غلام انت نفس وطبع وھوی + تقعد مع النسوان الا جانب والصبیان + ثم تقول لا ابالی بھم + کذبت + لا یوافقک الشرع ولا العقل + تضیف نارا الی نار + حطبا الی حطب + فلا جرم یشتعل دادینک وایمانک + انکار الشرع لھذا عام لم یستثن فیہ احدا + حصل الایمان والمعرفۃ باللہ عزو جل وقوۃ القرب + ثم اصبح طبیبا للخلق نائبۃ عن الحق عزوجل ویلک کیف تمس الحیات وتقلبھا + وانت

ہے۔ ان کے ہاتھ میں ہلاکت ہے نہ سلطنت۔ ان کے قبضے میں دولت مندی ہے نہ مفلسی' نقصان ہے نہ نفع + ان کے نزدیک خدائے برتر و بزرگ کے سوا نہ کوئی بادشاہ ہے نہ صاحب اختیار۔ اس کے سوا دینے لینے والا کوئی نہیں۔ فائدہ نقصان بھی کوئی نہیں پہنچاسکتا اس کے سوا کوئی نہ زندہ کرتا ہے نہ مارتا ہے۔ ان پر (توحید کے باعث) شرک کا بوجھ نہیں اس لیے وہ آرام میں ہیں۔ برگزیدہ ومنتخب ہیں۔ خدا تعالیٰ کی معیت و راحت حاصل ہے۔ اس کو فضل ولطف اور مناجات کے مزے لے رہے ہیں۔ دنیا رہے یا نہ رہے' آخرت ہو یا نہ ہو' خیر وشر موجود ہو یا معدوم ان کو پروا نہیں ہوتی۔ ابتدا میں دنیا' مخلوق اور شہوات سے بے رغبتی اختیار کرنے میں انہیں صبر کرنا پڑا لیکن وہ اس پر جمے رہے تو پروردگار نے ان کے تکلف کو ان کی طبیعت اور میراث بنا دیا۔ زہد حقیقی زہد بن گیا اور طبیعت پر ان کو قابو ہوگیا۔(دوستو!) زاہد بنا ان سے سیکھو۔ طبیعت پر جبر کر کے طاعتوں کو بجا لاؤ اور گناہ و خلاف شرع باتوں کو چھوڑ دو۔(آخرکار) یہ تکلف طبیعت بن جائے گا (اور ذرا بھی گرانی نہ ہوگی) پروردگار کا کلام سمجھنے کی کوشش کرو۔ اس پر عمل کرو اور مخلص بنو۔ عزیز! من تم سراپا نفس اور طبیعت بنے ہوئے ہو۔ نامحرم عورتوں اور لڑکوں کے پاس بیٹھتے ہو اور کہتے ہو کہ مجھے ان کی طرف کوئی رغبت نہیں ہوتی۔ یہ جھوٹ ہے۔ نہ شریعت تمہاری موافقت کرتی ہے اور نہ عقل۔ آگ پر آگ تیز کر رہے ہو اور لکڑی پر لکڑی لگا رہے ہو یقیناً تمہارے دین و ایمان کا محل جل اٹھے گا (عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ اختلاط کے متعلق) شریعت کا حکم عام ہے۔ کوئی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ ایمان' معرفت اور خدا تعالیٰ کے قرب کی طاقت حاصل کرکے نائب حق اور مخلوق کے طبیب بنو۔ افسوس تو سانپوں سے کھیل رہا ہے حالانکہ تو نہ ان کے پکڑنے کے منتر سے

ماتعرف صنعتہ الحواء + ولا اکلت التریاق +
اعمی کیف تداوی اعین الناس + اخرس
کیف تعلم الناس + جاھل کیف تقیم
الدین + من لیس بحاجب کیف یقدم الناس
الی باب الملک + انت جاھل باللہ عزوجل
وبقدرتہ وقربہ سیاستہ لخلقہ + مالا
یعقل لی وما یعقل لکم + مالا یضبط لی
وما یضبط لکم + ما یعلم تاویلہ الا اللہ
عزوجل + اسمعواواقبلوا + فانی داعی
الملک + نائب رسولہ فیکم + اوقح الخلق
فی الدین + لا استحی منکم فی جانب اللہ
عزوجل وجانب رسولہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم + انا عاملھما + زوکاری بین
ایدیھما + منتسب الیھما + ھذہ الدنیا
فانیتہ ذاھبتہ +

ھی دارا لافات والبلایا + ما یصفولاحد فیھا
عیش + لا سیما اذا کان حکیما + کما قیل الدنیا
لاتقرفیھا عین حکیمہ + عین ذاکر الموت + من
کان السبع بحذائہ فاتحافمہ قریبا الیہ
کیف یستقرقرارہ وتنام عینہ + یا غافلون
القبر فاتح فمہ + سبع الموت وثعبانہ
فاتحان فمھما + سیاف سلطان القدر
بیدہ السیف + وھو منتظر الا مر +
من کل الف الف واحد یکون علی ھذہ
الحکمتہ + مستیقظ بلا غفلتہ + لا بد
فی بدایتہ امرک من صنعتہ تکتسب بھا
وتاکل منھا + حتی یقوی ایمانک + فاذا دمت علی
ذلک وثبت + اخرجک الحق عزوجل الی
التوکل فیطعمک من غیر سبب +

یامشر کا بسببہ + لوذقت الا کل
بالتوکل + لما اشرکت ولقعدت علی

واقف ہے اور نہ تو نے تریاق کھا رکھا ہے۔ تو خود اندھا ہے، لوگوں کی آنکھوں کا علاج کیا کرے گا تو گونگا ہے لوگوں کو تعلیم کیسے دے گا۔ تو جاہل ہے۔ پھر دین درست کیسے کرے گا۔ جو شخص شاہ کا دربان نہیں، وہ لوگوں کو اس کے دروازے تک کیسے پہنچائے گا۔ تو ذات حق، اس کی قدرت، اس کے قرب اور مخلوق کے متعلق اس کی حکمت عملی سے ناواقف ہے۔ اس کو نہ میری عقل سمجھ سکتی ہے نہ تیری عقل میں یہ بات آسکتی ہے۔ اس کی حقیقت خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ (بس) سن اور مان لے میں تیرے پاس شاہی منادی کرنے والا اور رسول کا نائب بن کر آیاہوں۔ دین کے بارے میں ساری مخلوق سے زیادہ بے مروت ہوں۔ خدا و رسول کی طرف داری میں تیرے چھوٹے بڑے کا لحاظ نہیں کرتا۔ میں خدا و رسول کا کارندہ ہوں۔ ان کا پیش دست مزدور ہوں اور انہی کا کہلاتا ہوں۔ یہ دنیا فانی اور جانی ہے یہ مصائب اور آفات کا گھر ہے۔ یہاں کسی کو بھی عیش و راحت بے کدورت میسر نہیں۔ عقل مندوں کو تو اور بھی نہیں۔ چنانچہ کسی کا قول ہے کہ دنیا میں عقل مند کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوتی۔ موت کو یاد رکھنے والا مسرور نہیں ہوسکتا جس کے سامنے درندہ منہ کھولے کھڑا ہو اور قریب آرہا ہو اس کو قرار کیسے آئے اور اس کی آنکھ کیسے لگے۔ غافلو! قبر منہ کھولے ہوئے ہے۔ موت کا درندہ اور اژدھا منہ پھاڑ رہا ہے۔ شاہ قضاء وقدر کا جلاد ہاتھ میں تلوار لیے ہوئے حکم کا منتظر ہے۔ لاکھوں میں ایک ہوتا ہے جو اس حکمت سے باخبر اور بیدار ہے تجھے ابتدا میں کمانے کھانے کے لیے ہنر سیکھنے کی ضرورت ہے اور جب تک ایمان قوی نہ ہو جائے کسب معاش کرتا رہ۔ اس پر ثابت قدم رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ توکل عطا فرمائے گا۔ پھر تجھ کو کسی ذریعے کے بغیر کھلائے گا۔

توکل: سبب کو شریک خدا سمجھنے والے! اگر تو توکل سے کھانے کا مزا چکھ لیتا تو مشرک نہ بنتا بلکہ متوکل اور خدا پر

باب + متوکلا علیہ واثقابہ
ما اعرف الا کل والشرب الا من شیئین +
اما بالکسب مع ملازمۃ الشرع + اوبالتوکل +
ویلک ماتستحی من اللہ عزوجل + تترک
کسبک وتکدی من الناس + الکسب
بدایۃ والتوکل نہایۃ + فما اری لک بدایۃ
ولا نہایۃ + انی اقول لک الحق ولا استحی
منک + اسمع واقبل ولا تنازع منازعۃ
الحق عزوجل +

انی ازھد الخلق فیکم وفیما فی اید یکم +
وفی حمد کم و ذمکم + ان اخذت
منکم اخذت لغیری لالی + کلامی
علیکم ضربۃ لازب + امرت بہ
بطریق اعرفھا + اقطع بصحتھا +
لیس لحکم اللہ عزوجل ناسخ ینسخہ
ولا مانع یمنعہ ویحک لا یغرک
مقالات الناس + انت تعرف
ماانت فیہ وعلیہ + قال اللہ
عزوجل + بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ
ما احسنک عندالعوام + وما
اقبحک عند الخواص + یارا غبین
فی الدنیا فرحین بہا وھم یدعون
العقل والضبط + اما سمعتم
قول ربکم عزوجل + اعلمو انما
الحیوۃ الدنیا لعب ولھوو زینۃ
اللعب واللھو والزینۃ للصبیان
الجھال لا اللرجال العقلا + قد اعلمکم
انہا للجھال الناقصی العقول + قد
اعلمکم انہ لم یخلقکم للعب + المشتغل
بالدنیا لا عب + المقتنع بہادون الاخرۃ قد
قنع بغیر شئی + جمیع ما تعطیکم الدنیا حیات

اعتماد کرنے والا ہوتا اور اس کے دروازے پر بیٹھ رہتا
میں کھانے پینے کے صرف دو ذریعے جانتا ہوں یا شریعت
کی پابندی کے ساتھ محنت مزدوری کرکے کمانا کھانا یا
توکل کے ذریعے کھانا ۔افسوس! تو خدا سے نہیں شرماتا
اور محنت مزدوری چھوڑ کر بھیک مانگتا پھرتا ہے۔ محنت
مزدوری سے ابتدا ہوتی ہے اور توکل پر انتہا تیری
ابتدا ٹھیک ہے۔ نہ انتہا میں تجھ سے حق بات کہتا
ہوں اور تجھ سے نہیں شرماتا۔ میری بات سن
اور کہنا مان۔ خدا تعالیٰ سے نزاع نہ کر۔
میں تم سے 'تمہارے مال ومتاع سے' تمہاری تعریف
وذمت سے' ساری مخلوق سے زیادہ بے نیاز اور
بے پرواہوں۔ اگر میں نے کبھی تم سے کچھ لیا بھی ہے تو
اپنے لیے نہیں دوسروں کے لیے لیا ہے۔ میرا وعظ
تمہارے لئے مؤثر ضرب ہے۔ مجھے اس کا اس طریقے
پر حکم دیا گیا ہے جس کو میں پہچانتا ہوں اور بالکل درست
سمجھتا ہوں۔ خدا کے حکم کو کوئی منسوخ کرنے ولا نہیں
فسخ کر سکے یا روکنے والا نہیں کہ اس کو روک دے۔ دیکھ
لوگوں کی باتیں تجھ کو دھوکے میں نہ ڈالیں تو اپنی حالت
اور اپنے مشغلوں سے خوب واقف ہے۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے "انسان اپنے نفس سے خوب واقف ہے
تو عوام کے سامنے خوبصورت اور خواص کی نظروں
نہایت بدصورت ہے۔ عقل وفہم کا دعوئی کرتے ہوئے
دنیا کی رغبت رکھنے اور اس پر خوش ہونے والو! کیا تم
نے اپنے پروردگار کا یہ ارشاد نہیں سنا۔ "دنیا کی زندگی
محض کھیل تماشا اور آرائش ہے۔" کھیل تماشا اور زیب
وزینت نادان بچوں کے لیے مناسب ہے نہ کہ سمجھدار
مردوں کے لیے۔ خدا تعالیٰ نے (اس آیت میں)تم کو
خبردی ہے کہ دنیا نادانوں اور کم سمجھوں کے لیے ہے۔
وہ تم کو بتا چکا ہے کہ اس نے تم کو کھیل تماشے کے لیے نہیں
پیدا کیا ۔دنیا میں مشغول ہونے والا کھیلنے کودنے والا
ہے جس نے آخرت کو چھوڑکر دنیا پر قناعت کی اس نے

وعقارب وسموم + اذا اخذ تموه والشهوة +

اشتغلوا بالاخرة وارجعوا بقلوبكم الى ربكم عزوجل + واشتغلوابه + ثم خذوا مايأتيكم به من بفضله + تفكروا فى الدنيا والاخرى اور حجو اينهما+ لو تعلمت اى شئى تعلمت + كان عندى اكثر منه + زرعى قد هجنا وتجمل + و زرعك كلمانبت احرق + كن عاقلا + دع رياستك وتعال اقعد هجنا كواحد من الجماعة + حتى ينزرع كلامى فى ارض قلبك + لوكان لك عقل لقعدت فى صحبتى + وقنعت منى فى كل يوم بلقمة + وصبرت على خشونة كلامى + كل من كان له ايمان يثبت وينبت + ومن ليس له ايمان يهرب منى +

کو خواہش نفس اور طبیعت و شوق کے ہاتھوں سے لیا تو وہ سانپ، بچھو اور زہر بن کر رہے گا۔ آخرت (کے کاموں میں) مشغول ہو اور دل سے خدا کی طرف متوجہ ہو اور اسی شغل میں رہو اور جو کچھ وہ تم کو اپنے فضل وکرم سے دے وہ لے لو۔ دنیا وآخرت کے متعلق غور سے کام لو اور دو میں سے ایک کو پسند کر لو۔ تو جو کچھ سیکھنا چاہتا ہے۔ وہ سیکھ بھی لے جب بھی میرے پاس اس سے زیادہ ہی پائے گا۔ میری کھیتی کمال و جمال حاصل کرچکی ہے اور تیری کھیتی اگر اگتی بھی ہے تو جل جاتی ہے۔ سمجھ سے کام لے۔ ریاست کو چھوڑ کر ادھر آ۔ عام لوگوں کی طرح بیٹھ تاکہ میری باتیں تیری زمین قلب میں جمیں۔ اگر عقل ہوتی تو ضرور میرے پاس بیٹھتا۔ دن بھر میں ایک لقمہ ہی کھا کر میری سخت کلامی سنتا اور برداشت کرتا۔ جس کے پاس ایمان ہوگا وہ جمے گا اور پھولے پھلے گا۔ جس کے پاس ایمان نہ ہوگا، وہ مجھ سے بھاگے گا

المجلس الثانى والستون

وقال رضى الله عنه بكرة الجمعة فى المدرسة سلخ شهر رجب سنة ست واربعين وخمسماء ة

وحد الحق عزوجل حتى لا يبقى فى قلبك من جميع الخلق ذرة + لا ترى دارا ولا دارا التوحيد يقتل الكل + كل الدواء فى التوحيد للحق عزوجل + وفى الاعراض عن حية الدنيا اهرب عن هذه الحية + الى ان يجيئك لحوا +

فيقلع اضراسها + وينزل سمها + ويقربك اليه + ويعرفك صنعته + ويسلمها اليك + ومابقى فيها اذية + فتتصرف فيها وهى لاتقدر تلسعك + اذا اجبت الحق عز و جل واحبك + كفاك

باسٹھویں مجلس

جمعہ صبح۔ آخر رجب ۵۴۶ھ

مدرسہ معمورہ

توحید۔ اخلاص۔ پیرو مرید

اعتقاد توحید: اللہ تعالٰی کی توحید کا اتنا معتقد ہو کہ مخلوقات میں سے ایک ذرہ بھی تیرے دل میں باقی نہ رہے نہ کسی مکان پر نظر ہو نہ مکین پر۔ وحدانیت سب کچھ نابود کردیتی ہے۔ ساری دوا خدا تعالٰی کو یگانہ اور یکتا سمجھنا اور مار دنیا سے بچنا ہے۔ اس مار دنیا سے بھاگتا رہ یہاں تک کہ کوئی سانپ کا منتر جاننے والا آجائے اور اس کے دانت توڑ کر زہر نکال دے۔ اس کو تیرے پاس لا کر تجھ کو اس کا منتر سکھائے۔ جب اس میں کسی قسم کی اذیت دینے کی سکت نہ رہے تو تیرے حوالے کر دے پھر تو اس کو الٹے پلٹے گا اور اس میں تجھے ڈسنے کی قدرت

شرالدنیا والشہوات واللذات
والنفس والھوی والشیاطین +
فتاخذ اقسامک من غیر
ضرر ولا کدر +

یا مدعیا بغیر بنیتہ + کم تدعی
التوحید وانت مشرک + تقدران
تخرج معی باللیل + تمشی فی المواضع
الفزعتہ + انا بلاسلاح وانت بسلاحک +
ثم تنظرمن یفزع + انااوانت +
من یدخل تحت ثیاب الاخر + انا
اوانت + انت تربیت فی
النفاق + وانا تربیت
فی الایمان +

یا قوم انتم تعدون خلف الدنیا حتی
تعطیکم + وھی تعدو خلف اولیاء اللہ حتی
تعطیھم + تقف بین ایدیھم وراسھا مطاطی +
اضرب نفسک بصمصامتہ التوحید + والبس لھا
خودۃ التوفیق + وخذلھا رمح المجاہدۃ + وترس
التقوی + وسیف الیقین + فتارۃ مطاعنتہ +
واخری مضاربتہ + لاتزال کذالک حتی
تذل لک و تصیر راکبالھا +
لجامھا بیدک + تسافر بھا برا و
بحرا + فحینئذ یباھی بک ربک
عز و جل + ثم تقدم الذین
بقوامع نفوسھم ولم یتخلصوامنھا +
من عرف نفسہ و غلبھا صارت
راحلتہ لہ + تحمل اثقالہ ولا تخالفہ
فی امرہ + لاخیرفیک حتی تعرف
نفسک وتمنعھا حظھا و تعطیھا
حقھا + فحینئذ تطمئن الی القلب +

نہ ہو گی۔ خداتعالیٰ سے تجھے محبت ہو اور وہ بھی تجھے محبوب سمجھنے لگے تو دنیا' شہوات' لذات' خواہش و نفس اور شیاطین سب کے لئے وہ کافی ہو گا اور تیرا مقسوم بے ضرر اور بے کدورت ملے گا۔

توحید کا پروردہ : اے مدعی! تیرے دعویٰ کا کوئی گواہ نہیں۔ مشرک بن کر توحید کا دعویٰ کب تک کرتا رہے گا؟ کیا تجھ میں اتنی طاقت ہے کہ رات کے وقت میرے ساتھ خوفناک مقامات میں چلے جب کہ میں نہتا ہوں اور تیرے پاس ہتھیار ہوں۔ پھر دیکھیں کون گھبراتا ہے؟ میں یا تو؟ دوسروں کے کپڑوں میں کون چھپتا ہے؟ میں کہ تو؟ تیری پرورش نفاق میں ہوئی ہے اور میں توحید کا پروردہ ہوں (اسی لئے میں سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈرتا اور نہ کسی کی مدد چاہتا ہوں)۔

نفس کی کاٹ : دوستو! تم دنیا کے پیچھے بھاگے پھرتے ہو کہ وہ تم کو کچھ دے اور دنیا خود اہل اللہ کے پیچھے ان کو دینے کے لئے دوڑ رہی ہے۔ وہ ان کے سامنے سر جھکائے کھڑی رہتی ہے۔ نفس کو توحید کی تلوار سے کاٹ۔ اس کے (مقابلے کے) لئے توفیق کا خود بہن' مجاہدہ کا نیزہ' تقویٰ کی ڈھال اور یقین کی تیغ لے۔ کبھی نیزہ بازی ہو اور کبھی شمشیر زنی۔ اسی طرح لڑتا رہے یہاں تک کہ وہ تیرے سامنے سر جھکا دے اور تو اس پر سوار ہو جائے اس کی لگام تیرے ہاتھ میں اور تو اس پر بحر و بر کا سفر کرے۔ اس وقت پروردگار تجھ پر فخر فرمائے گا اور تو ان لوگوں کا افسر ہو گا جو نفس کے مرید ہیں اور اس سے رہائی نہیں پا سکے۔ جس نے نفس کو پہچان کر مغلوب کر لیا تو نفس اس کی سواری بن جاتا ہے۔ اس کا بوجھ اٹھاتا ہے اور اطاعت سے منہ نہیں موڑتا۔ جب تک تو اپنے نفس سے واقف نہ ہو جائے' اس کو لذت سے نہ روکے اور اس کا حق ادا نہ کرے تجھ میں کوئی خوبی نہ ہو گی۔ ہاں اس کے بعد تجھے قلب سے اور

ويطمئن القلب الى السر + ويطمئن السر الى الحق عز و جل +

لاترفعوا عصا المجاهدة عن نفوسكم + لا تغتر وابد واهيها + لا تغتر وابتنا و سها + لا تغتر وابتنادم السبع فانه بريكم انه نائم وهو ينتظرفريسته بفترسها + هذه النفس تظهر الطمانينة والذل و التواضع والموافقة فی الخير + وهی تبطن بخلاف ذلک + کن علی حذر ممايتم منها بعد ذلک + القوم عندهم شغل عن الخلق + لكن يكلفون النظر اليهم والقعود معهم لامرهم ونهيهم + مثل القوم مع الخلق مثل قوم ارادوا ان يعبروا بحرا ويمضرا الی ملک + فمعرف بعضهم طريقا فعبروا + فلما حصلوا عنده رای الملک بقية القوم يتخبطون + ويكادون يغرقون و لم يعرفوا الطريق التی سلكها الاوائل + فامرمن وصل اليه ان يعود وا اليهم ليعرفوهم الطريق التی جائوا منها + فجانو افوقفوا علی المشرعة + ونادوهم الطريق ههنا + فجعلو ايدلونهم + فلما قربوا منهم اخذو ابايديهم + اصل هنا قوله تعالی وقال الذی امن يا قوم اتبعون اهدکم سبيل الرشاد○

قلب کو باطن سے قرار ہو گا اور باطن کو خداتعالیٰ کے پاس سکون حاصل ہو گا۔

اہل اللہ کی مثال: نفس سے مجاہدہ کی لکڑی نہ اٹھاؤ۔ اس کی چالبازیوں سے دھوکا نہ کھاؤ اور تصنع سے سو جانے کے فریب میں نہ آ جاؤ۔ وہ (اس چالبازی) سے تم پر ظاہر کرتا ہے کہ سو رہا ہے اور درحقیقت کسی شکار کی گھات میں ہے کہ (زد پر آئے) اور دبوچ لے۔ (اسی طرح) یہ نفس اطمینان، عاجزی، نیک کاموں میں موافقت ظاہر کیا کرتا ہے اور حقیقتاً ان باتوں کے خلاف ہوتا ہے۔ اس کے بعد جو بات پیدا ہونے والی ہے اس سے ڈرتا رہ۔ اہل اللہ کو ایسا مشغلہ ہاتھ آ گیا ہے جس کی وجہ سے وہ ساری مخلوق سے بے نیاز ہو گئے ہیں لیکن امر و نہی کی غرض سے ان کی طرف متوجہ ہوتے اور ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے کے لئے اپنی طبیعت کو مجبور کرتے ہیں۔ مخلوق کے ساتھ اہل اللہ کی مثال ایسی ہے جیسے کچھ لوگوں نے دریا پار کر کے بادشاہ تک پہنچنے کی خواہش کی۔ بعض راستے سے واقف ہو کر اسے پار کر گئے۔ وہ بادشاہ کے پاس پہنچے تو شاہ کو خیال ہوا کہ باقی لوگ بدحواس ہو رہے اور ڈوب رہے ہیں کیونکہ ان کو وہ راستہ نہ ملا جس پر پہلے لوگ چلے۔ جو لوگ بادشاہ کے پاس پہنچ گئے تھے ان کو حکم ہوا کہ ان (درماندہ) لوگوں کے پاس واپس جائیں اور اور ان کو اس راستے سے واقف کریں جس سے وہ چل کر آئے ہیں۔ وہ آئے اور کنارہ پر کھڑے ہو کر آواز دی کہ راستہ ادھر ہے۔ غرض ان کو راہ سے باخبر کرتے رہے اور جب وہ لوگ ان کے قریب پہنچے تو ہاتھ پکڑ لیا۔ اس کی اصل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے "اور اس شخص نے کہا جو ایمان لاچکا تھا کہ اے میری قوم اس راستہ پر آؤ جس سے میں آیا ہوں تم کو ہدایت کے راستہ لگا دوں گا"۔

فالعاقل منکم لا یفرح بالدنیا ولا بالا ولا دوا لاھل والاموال والماکولات والملابس والمراکب والمناکح + کل ھذا ھوس + فرح المومن بقوۃ ایمانہ و یقینہ و وصول قلبہ الی باب قرب ربہ عز و جل + الا ان ملوک الدنیا والاخرۃ ھم العارفون باللہ عز و جل والعاملون لہ یا غلام متی یصفو قلبک ویصفو سرک وانت مشرک بالخلق + وکیف تفلح وانت فی کل لیلتہ تعین علی من تمضی الیہ وتشکوالیہ وتکدی منہ + کیف یصفو قلبک وھو فارغ من التوحید + مافیہ ذرۃ منہ + التوحید نور والشرک بالخلق ظلمتہ + کیف تفلح وقلبک فارغ من التقوی مافیہ ذرتہ + انت محجوب عن الخالق بالخلق + محجوب بالا سباب عن المسبب + محجوب بالتوکل علی الخلق والثقتہ بھم + انت دعوی مجردتہ + باقتہ بقل ما تعطی بالدعوی بلا بینتہ + ھذا الامر انما یصح بوجھین اثنین الا ول ھو المجاھدۃ والمکابدۃ وحمل الاشق والاتعب + وھوالغالب . المعروف بین الصالحین + والثانی مو ھبتہ من غیر تعب وھونا درلا حادالخلق + یھب لواحد معرفتہ والمحبتہ لہ + یاخذہ من بین اھلہ وصنیعتہ و یظھر فیہ قدرتہ + یا خذہ من قطع الطریق ویرقیہ الی الصومعتہ + ویخرج الخلق من قلبہ ویفتح الیہ باب قربہ + ویاخذۃ بین الھذیان حتی

مومن کی خوشی: تم میں جو شخص عقل مند ہو گا' وہ دنیا' اولاد' متعلقین' مال و متاع' کھانے پہننے کی چیزوں' سواریوں اور بیبیوں پر خوش نہ ہو گا۔ یہ سب ہوس ہے۔ مومن کو ایمان و یقین کی قوت اور قلب کے دروازہ قرب کی رسائی پر خوشی ہوتی ہے۔ خوب غور سے سن لو۔ دنیا و آخرت کے بادشاہ وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے عارف اور اس کے لئے عمل کرنے والے ہیں۔ میرے عزیز! تیرا قلب کب صاف ہو گا اور باطن میں صفائی کس وقت آئے گی۔ مخلوق خدا کو تو اس کا شریک بنائے ہوئے ہے۔ تو فلاح کیسے پائے گا جب کہ ہر وقت مخلوق سے مدد کا طالب ہے۔ اسی کی طرف دوڑتا' اسی سے شکوہ کرتا اور اسی سے بھیک مانگتا ہے۔ تیرا دل توحید سے خالی ہے۔ اس میں ذرہ برابر توحید نہیں' وہ صاف کیسے ہو سکتا ہے۔ توحید ایک نور ہے اور مخلوق کو شریک بنانا ظلمت۔ تو فلاح کیسے پا سکتا ہے۔ تیرا دل تقویٰ سے خالی اور ایسا خالی ہے کہ اس میں ایک ذرہ بھی اس کا موجود نہیں۔ تو مخلوق کی وجہ سے خالق سے محجوب ہے۔ اسباب کے باعث مسبب الا سباب سے محجوب۔ مخلوق پر اعتماد و بھروسہ کرنے کی خاطر توکل سے محروم ہے۔ تو نرا دعویٰ رکھتا ہے اور گواہ کے بغیر محض دعویٰ سے ایک مٹھی گھاس بھی تجھ کو نہیں مل سکتی۔ یہ مضمون (معرفت) صرف دو صورت سے صحیح ہو سکتا ہے۔ اول مجاہدہ و ریاضت اور تکلیف و مشقت کی برداشت سے اور یہی صورت صلحاء میں عام اور مشہور ہے۔ دوم بے مشقت عطاء الٰہی سے اور یہ شاذ و نادر کسی ایک کے لیے ہوتا ہے۔ اس کو اپنی معرفت و محبت بخشتا اور اس کو اہل وعیال اور کام کاج سے جدا کر کے اپنی قدرت ظاہر فرماتا ہے۔ ڈاکہ زنی سے بچا کر بلند عبادت خانہ میں پہنچاتا اور مخلوق کو اس کی قلب سے نکال کر اس میں اپنے قرب کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ فضول گوئی (دعا و سوال) سے اس کو بے نیاز کر دیتا ہے۔ ذرا سی چیز بھی اس کو کافی ہوتی ہے۔ اس

يكفيه اننى شئى+ برزقه فهما وُ وحكما وعرا + بصير كل مايراه يتعظ به + كل مايسمعه يتعظ به + ولا والكفاية الا بما يقربه اليه + يامر الهداية والعضاية الله لا ينقطعون عنه + بصير كما قال الله عزوجل فى حق يوسف على نبينا و عليه الصلاة والسلام+

كذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء انه من عبادنا المخلصين بزيح عنه السوء والفحشا ء + ويجعل التو فيق فى خلمته + المحب لله عزوجل العارف به يعظ الخلق بكل فن + يعظهم تارة بقوله وتارة بفعله وتارة بهمته + يعظهم من حيث لايدركون ومن حيث يدركون+

يا غلام عليكم بخويصة نفسك عند ضعف ايمانك + ماعليك من اهلك وجارك وجارتك واهل بلدك واقليمك + فاذا قوى ايمانك فابرزالى اهلك وولدهك + ثم الى الخلق + لا تبرز اليهم الا بعد ان تتدرع بدرع التقوى + وتترك على رانس قلبك خودة الا يمان + ويدك سيف التوحيد + وفى جعبتك سهام اجابة الدعا ء + وتركب حصان التوفيق + وتتعلم الكرو الفروالضرب والطعان + ثم تحمل على اعداء الحق عزوجل + فحينئذ تجيئك النصرة والمعونة من جهاتك الست + وتاخذ الخلق من ايدى الشيطان وتحملهم الى باب الحق عزوجل + تامرهم بعمل اهل الجنة وتحذرهم من عمل اهل النار + كيف لا يكون كذلك وقد عرفت الجنة والنار و عرفت اعمالهما + من وصل الى هذا المقام كشف الحجب

کو فہم دانش اور غلبہ عطا فرماتا ہے۔ جو کچھ وہ دیکھتا یا سنتا ہے اس سے نصیحت و عبرت حاصل کرتا ہے اور وہی عمل کرتا ہے جو خدا تعالٰی سے قریب ہونے کا سبب ہو۔ ہدایت و کفایت اور عنایت کو حکم ہوتا ہے کہ اس سے جدا نہ ہوں۔ اس کی وہ حالت ہوتی ہے جس کا ذکر یوسف علیہ السلام کے سلسلہ میں اللہ تعالٰی نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔ "ہم نے ایسا ہی کیا تاکہ یوسف سے بدی و بے حیائی کو دور رکھیں۔ بے شک وہ ہمارے مخلص بندوں میں تھے۔" اسی طرح اس بندہ مومن سے بدی و بے حیائی کو دور رکھتا ہے اور توفیق کو اس کا خادم بنادیتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالٰی کا محب اور عارف ہوتا ہے وہ ہر طریقہ سے مخلوق کو نصیحت کرتا ہے کبھی قول سے کبھی عمل سے اور کبھی صرف ہمت و عزم سے۔ غرض ہر طریقے سے مخلوق کی بھلائی چاہتے ہیں۔ چاہے وہ اس کو سمجھے یا نہ سمجھے

ایمان: میرے عزیز! ایمان کمزور ہو تو صرف اپنے نفس کی اصلاح میں مشغول رہ۔ تیرے اوپر تیرے متعلقین پڑوسی، پڑوسن، باشندگان شہرو ملک کسی کا بھی بار نہیں۔ ایمان قوی ہو جانے کے بعد اپنے اہل وعیال--- کی طرف توجہ کر، پھر خلق خدا کی جانب۔ مخلوق کی (اصلاح کی) طرف متوجہ ہونے سے پہلے تقویٰ کی زرہ پہن۔ قلب کے سر پر ایمان کی حفاظتی ٹوپی رکھ۔ ہاتھ میں توحید کی تلوار ہو اور ترکش میں قبولیت دعا کے تیر توفیق کے گھوڑے پر سوار ہو اور بھاگ دوڑ، شمشیر زنی اور نیزہ بازی سیکھ۔ اس کے بعد دشمنان خدا پر حملہ آور ہو۔ ہر چہار جانب سے مدد و نصرت آئے گی اور تو مخلوق کو شیطان کے ہاتھوں سے چھین چھین کر خدا تعالٰی کے دروازے پر پہنچائے گا۔ ان کو جنت کے اعمال کی ترغیب دے گا اور دوزخ کے اعمال سے ڈرائے گا۔ اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ تو جنت و دوزخ اور ان کے اعمال سے واقف ہو چکا ہے جو شخص اس مقام پر پہنچ جاتا

عن عين قلبه +

كيف التفت من جهاته الست اخرق نظرة ولم يحجب عنه + برفع داس قلبه فيرى العرش والسموات+ واذا اطرق يرى اطباق الارض وساكنها من الجن + كل هذا سببه الا يمان و المعرفته للحق عزوجل مع العلم بالحكم + اذا وصلت الى هذا المقام فادع الخلق الى باب الحق عزوجل + وقبل هذا لا يجئى منک شئى + اذا دعوت الخلق ولست على باب الحق عزوجل كان دعائوک لهم و بالا عليک + كلما تحركت بركت + كلما طلبت الرفعته اتضعت + ما عندک من الصالحين خبر + انت لقلقته + انت لسان بلا جنان + انت ظاهر بلا باطن + جلوته بلا خلوة + جولته بلا صولته + سيفک من خشب و سهامک من كبريت + انت جبان لا شجاعته لک + ادنى سهم يقتک + بقته تقيم عليک قيامتک +

اللهم قوابدانا وايماننا وابد اننا بقربک + واتنا فى الدنيا حسنته و فى الاخرة حسنته وقنا عذاب النار

(وقال رضى الله تعالى عنه) ماكنت اقعد مع احد + ثم ان قعلت كنت اقعد مع اثنين اوثلاثه من الموافقين لى + اصحب القوم فان من صفاتهم انهم اذا نظروا الى شخص و جعلوا همتم اليه احيوه + وان كان ذلک المنظور اليه يهود يا اونصرا نيا اومجو سيا + وانكان

ہے اس کے دل کی نگاہوں سے پردے ہٹ جاتے ہیں۔ جس سمت بھی نظر کرتا ہے اپنی نگاہ پردوں کے پرے پہنچا دیتا ہے۔ اس کو کوئی چیز نہیں روکتی۔ جب قلب کا سر اٹھاتا ہے تو عرش و آسمانوں کو دیکھ لیتا ہے۔ جب نیچے نظر جھکاتا ہے تو زمین کے طبقے اور ان کے باشندوں یعنی جنات کو دیکھ لیتا ہے۔ اس سارے کمال کا سبب ایمان اور شریعت کے علم کے ساتھ خدا تعالیٰ کی معرفت ہے ۔ اس مقام پر پہنچنے کے بعد مخلوق کو دروازہ خداوندی کی طرف بلا۔ ورنہ اس سے پہلے کچھ بھی نہ ہوگا۔ جب تو نے مخلوق کو دعوت دی اور خود باب خدا وندی پر موجود نہ رہا تو ان کا بلانا تجھ پر وبال ہو جائے گا۔ جب کبھی تو حرکت کرے گا تو گھٹنے ٹیک کر بیٹھ جائے گا۔ جب تک بلندی طلب کرے گا، پست ہوتا جائے گا۔ تجھے صالحین کے حالات کی اطلاع نہیں تو محض بکواس ہے۔ زبان ہے دل نہیں۔ ظاہر محض ہے جس کا باطن نہیں۔ جلوت ہے خلوت نہیں۔ جولانی ہے مگر حملہ نہیں۔ تیری تلوار لکڑی کی ہے اور تیرے تیر دیا سلائی کے ہیں۔ تو بزدل ہے۔ شجاعت نام کو نہیں۔ تجھے ہلکا سا تیر قتل کر دیتا ہے اور ذرا سا مچھر بے چین کر دیتا ہے (ذرا سی تکلیف سے پریشان ہو جاتا ہے)

اے اللہ ! ہمارے دین و ایمان اور اجسام کو قرب کی قوت دے ۔ ہم کو دنیا و آخرت میں خوبی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا

نگاہ کیمیا اثر : (شیخ نے فرمایا) میں اول تو کسی کے پاس اٹھتا بیٹھتا نہیں تھا۔ اگر اٹھتا بیٹھتا بھی تو صرف اپنے دو تین موافقین کے پاس

اے مخاطب ! اللہ والوں کی صحبت اختیار کر کیونکہ ان کی یہ شان ہوتی ہے کہ جب کسی پر نظر توجہ اور اپنی ہمت مبذول فرماتے ہیں تو اس کو روحانی زندگی بخشتے ہیں۔ چاہے وہ یہودی ہو مجوسی ہو یا عیسائی ہی ہو۔ اگر وہ

مسلما ازداد ایمانا ویقینا وتثبتا + اذا صح القلب صح النظر + اذا صح القلب فقد قرب من الحق عزوجل + واذا نظر بعین القرب والمعرفته + یصیر نظره من الله عزوجل + ویصیر القرب سحا بافی قلبه والنظر برقه والو عظ مطره + یعبر لسانه عمافی قلبه + یصیر لسانه قلما یستمد من دواة المعرفته وبحر العلم + یصیر کلامه ونظرة برق مافی قلبه + کلاهما یظهران عن اصل قوی من جانب الله عزوجل +

من تحقق فی امتثال الا وامر والانتهاء عن النهی والا رضاء للرسول صلی الله علیه وسلم + صح له ذلک + بقیت فیه بقایا لیهیم علی وجهه فی طلب الامرالمرسل والاصل + حتی یذهب بقایاه ویزید علمه وقربه + الصدق فی طلب الحق عزوجل ثمرة الا عمال الصالحته +

العمل الصالح ما صلح الله عزوجل ولم یکن فیه شریک + العمل الصالح یوقعک علی جادة مراده منک + فتسیر فیها لا یمینا ولاشمالا بخطوات قلبک وسرک و معناک + تنفردعن الکل لا مع الخلق ولا مع الدنیا ولا مع الاخری + تصیر من الذین یریدون وجهه وتقول کما قال موسی + وعجلت الیک رب لترضی من طلب رضاالله عزوجل ووجهه صارکما قال الله عزوجل فی حق

مسلمان ہوتا ہے تو اس کے ایمان ویقین اور استقامت میں اضافہ ہوتا ہے۔ قلب صحیح ہو جائے تو نظر بھی درست ہوجاتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے اور کسی پر نظر ڈالتا ہے تو چشم معرفت و قرب کی نظر ڈالتا ہے۔ اس کی نگاہ عطیہ خداوندی ہوتی ہے اس کے قلب پر قرب کی گھٹا چھائی ہوتی ہے۔ نگاہ بجلی اور آواز بارش ہوتی ہے۔ اس کی زبان سے وہی دا ہوتا ہے جو اس کے دل میں ہوتا ہے۔ اس کی زبان گویا قلم ہے جو معرفت کی دوات اور علم کی روشنائی سے چلتی ہے۔ اس کا کلام اور اس کی نگاہ اس (گھٹا) کی بجلی ہوتی ہے۔ جو دل میں (چھائی ہوئی) ہے۔ دونوں من جانب اللہ ایک مضبوط اصل سے ظاہر ہوتے ہیں (اور دلوں کے میل کچیل کو صاف کر ڈالتے ہیں)

نیک عمل کا ثمرۂ معرفت: جو شخص اوامر کے بجا لانے، ممنوعات سے باز رہنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے میں پختہ ہو جاتا ہے اس کو یہ بات حاصل ہوتی ہے۔ اب بھی اس میں کوئی کسر رہ جاتی ہے تو اصل بھیجنے والے (یعنی خداوند تعالیٰ) کے حکم کی طلب میں سرگرداں پھرتا رہتا ہے۔ آخر کار یہ کمی بھی پوری ہو جاتی ہے اور اس کا علم و قرب بڑھ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی سچی طلب نیک اعمال کا ثمرہ ہے۔ اور نیک عمل وہی ہے جو محض خدا تعالیٰ کے لیے ہو۔ اس میں کوئی شریک نہ ہو۔ نیک عمل تجھ کو اس راستہ پر ڈال دے گا جو حق تعالیٰ کو تجھ سے مقصود ہے۔ ادھر ادھر بھٹکے بغیر تو قلب، باطن اور اندرون کے قدموں سے چلے گا اور سب سے کنارہ کش ہو جائے گا۔ نہ دنیا کے ساتھ ہوگا نہ آخرت کے ساتھ تیرا شمار خاص طالبان حق میں ہوگا۔ پھر عرض کرے گا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تھا۔ "اے پروردگار! میں تیری طرف اس لیے جلد آیا کہ تو راضی ہو جائے۔" جو شخص بھی خدا تعالیٰ کی ذات اور خوشنودی کا خواستگار ہوا وہ ایسا بن گیا جیسا کہ

موسیٰ علیہ اسلام +

و حرمنا علیہ المراضع من قبل
یحرم علی قلب ھذا المحب الصادق
مرضع کل محدث مخلوق + یکون
بعد ان لم یکن + ینضب لبن
جمیع المراضع فی حلقہ للغیرۃ الا لھیتہ +
انضب الجمیع + ازیل الکل عن قلبہ +
حتی لا یتقید بشئی عن محبوبہ +
مایزال ھذا المئومن العارف
یرضی الرسول بالعمل معہ حتی
یستاذن لقلبہ علی ربہ عزوجل +
یکون کالغلام
بین یدیہ +
فاذا طالت
خدمتہ قال
یا استاذ ارنی باب الملک + اشغلنی
معہ + اوقفنی موضعا اراہ + اترک
یدی فی حلقتہ باب قربہ +
فاخذہ معہ وقربہ من
الباب + قیل لہ ما معک
یا محمد + مامعک یا سفیرا
یا دلیلا یا معلما + فیقول
انک تعلم فریخ قلو بیتہ
ووضیتہ لخدمتہ ھذا الباب +
ثم یقول لقلبہ ھاانت و ربک +
کما قال جبرائیل
علیہ السلام لہ لمارقی
بہ الی السما ء واذناہ
من ربہ عزو
جل ھاانت
وربک

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ اسلام کے حق میں فرمایا ہے۔

باریابی : ہم نے دوسری دودھ پلانے والیاں پہلے ہی حرام کردیں۔"اسی طرح اس عاشق صادق کے قلب پر ہر فانی اور مخلوق سے تربیت پانا حرام کردیا جاتا ہے کہ فنا کے بعد اس کو بقا حاصل ہوتی ہے اور غیرت خداوندی کی وجہ سے تمام دودھ پلائیوں کا دودھ اس کے حلق میں سوکھ جاتا ہے۔ سارے (پرورش دہندہ دودھ) خشک کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے قلب سے سب کچھ دھو دیا جاتا ہے۔ پھر اس کو اس کے محبوب سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ یہ صاحب ایمان و معرفت پیغمبر کی معیت میں عمل کرکے ہر وقت آپؐ کو خوش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ آپؐ اس کے قلب کو رب کی حضوری میں داخلے کی اجازت حاصل فرمالیتے ہیں۔ یہ آپؐ کے سامنے غلام کی طرح ہر وقت حاضر رہتا ہے۔ جب آپ کی خدمت میں کافی مدت گزر جاتی ہے تو عرض کرتا ہے کہ حضور مجھے بادشاہ کا دروازہ دکھا دیجئے۔ اس کی خدمت میں لگا دیجئے اور ایسی جگہ کھڑا کر دیجئے کہ بادشاہ کو دیکھتا رہوں اور میرا ہاتھ اس کے قرب تک پہنچا دیجئے۔ آنحضرتؐ اس کو اپنے ساتھ لیتے اور دروازہ کے قریب لاتے ہیں۔ وہاں سے ارشاد ہوتا ہے اے محمدؐ! تمہارے ساتھ یہ کون ہے؟ اے سفیر' اے رہبر' اے رہنما! تمہاری معیت میں کون ہے؟ بتاؤ تو سہی کون ہے؟ آپؐ عرض کرتے ہیں بار الہا! آپ تو واقف ہی ہیں۔ چھوٹا سا کبوتر ہے جس کو میں نے پرورش کیا ہے اور اس باب عالی کی خدمت کے لیے منتخب کیا ہے۔ آپ اس بندہ مومن کے قلب سے فرماتے ہیں۔ لو میں تو اپنا کام کرچکا اب تم جانو اور تمہارا پروردگار۔ جیسا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے' جب آنحضرت کو آسمانوں پر لے گئے اور خدا تعالیٰ کے دربار کے قریب پہنچے تو کہا تھا اب آپ جانیں اور آپ کا پروردگار!

یا غلام هات العمل الصالح وخذالقرب من رب العالمین یا غلام قصر املک وقلل حرصک صل صلاۃ مودع + لا ینبغی لمئومن ان ینام الا ووصیتہ مکتوبتہ تحت راسہ + فان ایقظہ الحق عزوجل فی عافیتہ کان مبارکا + والا فیجد اھلہ وصیتہ + ینتفعون بھا بعد موتہ ویترحمون علیہ + یکون اکلک اکل مودع ووجودک بین اھلک وجود مودع ولقائوک لا خوانک لقاء مودع + فاوجد فی قلبک انا مودع + کیف لا یکون کذلک من امرہ فی ید غیرہ + انما احاد افراد من الخلق یطلعون علی ما یکون لھم و منھم + وای وقت یموتون + وھو مخزون فی قلوبھم + یرون ذلک عیانا کماترون انتم ھذۃ الشمس + لاتعبر عنہ السنتھم + وال ما یطلع علی ذلک السر + ویطلع السر القلب + ویطلع القلب النفس المطمئنتہ + ویستکتم ذلک+ تطلع علی ھنا الامر بعدتا دبھا وخد متھا للقلب و قیا سھا معہ۔ + یوھل لذلک بعد المجاھدات والمکابدات من وصل الی ھنا المقام فھو نائب الحق عزوجل فی الارض و خلیفتہ فیھا + ھو باب الاسرار + عندہ مفاتیح خزائن القلوب التی ھی خزائن الحق عزوجل + ھنا شئی من وراء معقول الخلق + جمیع

دنیا میں رہنے کا طریقہ: عزیز من! نیک عملی اختیار کرکے پروردگار عالم کے قریب ہو جاؤ۔ صاحبزادے! اپنی آرزوؤں کو کوتاہ اور حرص میں کمی کرو۔ ایسی نماز پڑھو جیسی دنیا سے جانے والا پڑھا کرتا ہے۔ مومن کو سونا زیب نہیں دیتا جب تک اس کا وصیت نامہ لکھا ہوا سرہانے رکھا نہ ہو۔ اگر خدا تعالٰی بیدار کردے تو بہتر ہے ورنہ اس کے متعلقین اس کی وصیت پالیں گے اور اس کے مرنے کے بعد اس سے فائدہ اٹھا کر اس کو دعا دیتے رہیں گے۔ تیرا کھانا پینا بھی ایسا ہی ہونا چاہیے جیسا کہ دنیا سے رخصت ہونے والے کاہوا کرتا ہے اور گھر والوں کے ساتھ رہنا بسنا بھی اسی طرح ہونا چاہیے۔ بھائی بندوں سے ملنا جلنا بھی رخصت ہونے والوں کی طرح ہونا چاہیے اپنے دل میں یہ یقین پیدا کرو کہ میں رخصت ہو رہا ہوں اور جس کی ہر بات غیر کے اختیار میں ہو' اس کی یہ کیفیت کیوں نہ ہو۔ مخلوق میں بعس ہی افراد ایسے ہوتے ہیں جنہیں یہ علم ہو جاتا ہے کہ ان کے لیے کیا طے ہوا ہے۔ ان سے کیا صادر ہوگا اور وہ کب وفات پائیں گے۔ ان کے دلوں میں یہ پوشیدہ رہتا ہے لیکن وہ اس کو اس طرح صاف صاف دیکھتے ہیں جیسے تم آفتاب کو دیکھتے ہو۔ لیکن ان کی زبانوں پر یہ بات آنہیں سکتی۔ پہلے اس کی اطلاع باطن کو ہوتی ہے۔ پھر باطن قلب کو آگاہ کرتا ہے اور قلب نفس مطمئنہ کو بتا کر پوشیدہ رکھنے کی تاکید کردیتا ہے۔ نفس اس مضمون پر مودب ہو جانے اور قلب کی خدمت گزاری اور معیت میں ثابت قدم رہنے کے بعد مطلع ہوتا ہے۔ اس کی اہلیت بڑے مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ جو اس مقام پر پہنچ گیا وہ خدا تعالٰی کا نائب اور خلیفہ بن جاتا ہے۔ وہ اسرار کا دروازہ ہوتا ہے۔ ان کے پاس قلوب کے خزانوں کی جو خدا تعالٰی کے خزانے ہیں کنجیاں ہوتی ہیں یہ مضمون عوام کی سمجھ سے باہر ہے کیونکہ جو کچھ بھی ظاہر

ما يظهر فيه فهو ذرة من جبله + و قطرة من بحره + ومصباح من شمسه +

اللهم انی اعتذر اليک من الكلام فی هذة الاسرار وانت تعلم انی مغلوب + وقد قال بعضهم اياک وما يعتذر منه + ولكنی اذا صعدت الی هذا الكرسی اغيب عنكم ولا يبقى بحذاء قلبی من اعتذر اليه تحفظ منه من الكلام عليكم هربت منكم مرة وفيكم وقعت + عزمت انی ابيت كل ليلة فی موضع و اسير من بلدالی بلد ومن قرية الی قرية واكون متغربا محتضيا الی ان اموت + هذا مااردت واراد الله عزوجل بخلافه + فوقعت فی وسط ما هربت منه + هذا القلب اذا صح وثبت اقدامه علی باب الحق عزوجل وقع فی تيه التكوين وفی اوديته و فی بحره + يكون تارة بكلامه وتارة بهمته و تارة بنظرة + بصير فعل

الله عزوجل

وينعزل

هو +

يفنی وهو يبقى + القليل منكم من يومن بهذا والا كثر منكم من يكذب به + الا يمان بهذا والعمل به نها ية+ ما يحجد احوال الصالحين الا منافق رجال

ہورہا ہے وہ اس کے پہاڑ کا ایک ذرہ اور سمندر کا ایک قطرہ ہے اور آفتاب کا چراغ ہے

نگاہ مرد مومن : بار الٰہا! میں ان اسرار پر گفتگو کرنے کے متعلق معذرت خواہ ہوں۔ تو جانتا ہے کہ میں مغلوب ہوں۔ ایک بزرگ کا قول ہے "جس بات کی معذرت کرنی پڑے اس سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے" لیکن میں جب اس منبر پر چڑھتا ہوں تو تم سے گویا غائب ہو جاتا ہوں اور میرے قلب کے سامنے وہ موجود نہیں رہتا۔ جس سے معذرت کرنی پڑے اور وعظ کہنے کی حالت میں اس کا خیال رکھوں۔ میں تم ہی سے بھاگا تھا اور تم ہی میں آنا پڑا۔ میں نے پختہ عزم کر لیا تھا کہ ہر رات نئی جگہ گزاروں گا اور شہر شہر گاؤں گاؤں پھرتا رہوں گا۔ مسافر اور پوشیدہ حال رہوں گا یہاں تک کہ وفات پا جاؤں۔ یہ میرا ارادہ تھا۔ اللہ کا ارادہ اس کے خلاف تھا اور وہ ہو کر رہا میں جس سے بھاگا تھا اسی کے درمیان آنا پڑا۔ قلب جب صحیح ہو جاتا ہے اور اس کے پاؤں خدا کے دروازے پر جم جاتے ہیں تو وہ تکوین کے ریگستانوں، جنگلوں اور سمندروں میں آکر پڑتا ہے (کہ انتظام عالم قائم رکھے) کبھی یہ اس کی تقریر سے سر انجام پاتا ہے (کہ اس کا وعظ سن کر مخلوق نیکو کار بنتی اور نظام عالم درست ہوتا ہے) اور کبھی ہمت سے انجام پاتا ہے (قلبی توجہ اور صرف ہمت سے دور بیٹھے ہوئے لوگوں کو نیکو کار بناتا ہے)۔ کبھی صرف ایک نگاہ سے انجام پاتا ہے۔ جس پر نظر ڈال دی اس کی حالت سنوار دی۔ وہ خود یکسو ہو جاتا ہے اور عمل خداوندی رہ جاتا ہے۔ وہ فنا ہوجاتا ہے اور فعل حق باقی رہتا ہے۔ تم میں بہت ہی کم لوگ ہوں گے جو میری بات کی تصدیق کریں گے۔ ورنہ اکثر اس کی تکذیب ہی کریں گے۔ اس کو سچا سمجھ کر عمل کرنا انتہائی مرتبہ ہے۔ صالحین کے احوال کا انکار وہی شخص کرتا ہے جو منافق دجال اور خواہش نفس کا

راکب لهواة + هنا الا مر مبنی علی الا عتقاد الصحیح ثم العمل + من عمل بظاهر الحکم اورثه العمل المعرفته بالله عزوجل والعمل به +بصیر الحکم بینه وبین الخلق + والعلم بینه و بین ربه عزوجل + تصیر اعماله الظاهرة ذرة بالا ضافته الی اعماله البنا طنته + تسکن جوا رحه وقلبه لا تسکن + عیناراسه تنام وعینا قلبه لا تنام + یعمل قلبه ویذکر وهو نائم + حکی عن بعضهم انه کان فی یده سبحته یسبح بها فنام ثم انتبه فرائی السبحته تلورییده ولسانه یذکر ربه عزوجل + یومر هنا القلب فیعمل ویئومر هنا السر فیعمل اعمالا باطنته+

ولهم اعمال من دون ذلک

هم لها عاملون الا عمال الظاهرة للعباد من حیث الجوارح + والاعمال الباطنته للخواص من حیث القلوب وال سرار + سر السر بینهم وبینه + علی قدم الخوف مع قربهم + یخافون تقلیب الاغیار فی تغیرالاحوال والزوال عن المقام + یخافون مسخ القلوب + یخافون ان تمسخ قلوبهم وان تنکسف شموسهم واقماهم وان تزل اقدامهم + یتعلقون

سوار ہو۔ یہ مضمون صحیح اعتقاد اور اس کے مطابق عمل پر موقوف ہے۔ جو شخص شریعت پر عمل کرتا رہے گا تو یہ عمل کرنے سے اس کو حق تعالیٰ کی معرفت اور اس پر عمل کرنا نصیب ہوگا۔ شریعت تو اس کے اور مخلوق کے باہمی معاملات کے لیے ہوگی اور معرفت اس کے اور پروردگار کے درمیان۔ اس کے اعمال باطنی کے مقابلے میں اس کے اعمال ظاہری ذرہ کے مانند بن جائیں گے۔ اس کے اعضا خاموش ہوں گے لیکن اس کا قلب خاموش نہ ہوگا۔ اس کے چہرے کی آنکھیں بند ہو جائیں گی لیکن قلب کی آنکھیں کھلی رہیں گی۔ یہ سویا ہوگا اور اس کا قلب ذکر و عمل میں مشغول۔ ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ ان کے ہاتھ میں تسبیح تھی جس پر وہ پڑھ رہے تھے۔ اسی عالم میں ان کی آنکھ لگ گئی۔ تھوڑی دیر بعد جاگے تو انہوں نے دیکھا کہ تسبیح بدستور چل رہی ہے اور زبان پروردگار کے ذکر میں مصروف ہے۔ اسی طرح قلب کو بھی کام کرنے کا حکم ہوتا ہے چنانچہ وہ اپنا کام کرتا رہتا ہے اور باطن کو بھی حکم ہوتا ہے۔ وہ بھی اعمال باطنی میں مصروف رہتا ہے

اعمال ظاہری وباطنی: (چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) "اللہ والوں کے لیے ان (ظاہری اعمال) کے علاوہ اور بھی اعمال ہیں جن کو وہ کرتے رہتے ہیں۔" ظاہری اعمال تو اعضاء کے اعتبار سے عام لوگوں کے لیے ہیں اور قلوب و باطن کے کے لحاظ سے باطنی اعمال خاص بندوں کے لیے ہیں۔ راز دروں ان کے اور پروردگار کے درمیان (ایک ناقابل اظہار مضمون) ہے۔ باوجود قربت کے وہ خوف کے پاؤں پر کھڑے رہتے ہیں کہ حالات کے تغیر اور زوال مرتبہ کے متعلق اغیار کے سے انقلاب کا اندیشہ رکھتے اور قلوب کے مسخ ہو جانے سے خائف ولرزاں رہتے ہیں کہ کہیں ان کے قلوب بھی مسخ نہ کردیے جائیں۔ ان کے چاند و سورج گہنا نہ جائیں اور ان سے لغزش نہ ہو جائے اور پاؤں پھسل نہ جائیں

ایدا بحلقتہ باب قربہ + ویتمسکون
بذیل رحمتہ + ینا شلونہ ربنا
لانرید منک الدنیا بل نرید
العفوو العافیتہ فی الدین + نرید
بقاء الا یمان والمعرفتہ + تصدق
علینا بذلک + قد تمسکنا بزیل
رحمتک فلا تخیب ظننا فیک +
کون لنا ذلک فانک اذا
اردت امرا قلت
لہ کن فیکون +

یا قوم اتبعواالقوم فی اقوالھم
و افعالھم + اخدموھم + تقربوا
الیھم باموالکم وانفسکم + جمیع ما
تعطونھم ھولکم محفوظ عندھم +
غدا یسلمون ذلک الیکم + تتمنی
سعتہ الرزق وقد سبق القلم بضیقتہ +
فانت معاقب ممقوت + فانک
تطلب مالم یقسم لک + کم تسعی
فی طلب الدنیا وتحرص ولیس لک
منھا الا ماقسم لک + القوم
علی قدم الطاعتہ وقلوبھم وجلتہ +
وانتم علی قدم المعصیتہ وقلوبکم
امنہ +ھذا ھو عین الا غترار +
احذروا ان یا خذ کم علی غرۃ +
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
قال استعینوا علی کل صنعتہ بصالح
اھلھا + ھذہ العبادۃ صنعتہ وصالحوا
اھلھا المخلصون فی الا عمال +
العالمون بالحکم العاملون بہ +
المود عون للخلق بعد معرفتھم بہ + الھاربون
من انفسھم ومن اموالھم واولادھم و

ہر وقت اس کے دروازہ قرب کے حلقہ سے لٹکے رہتے، اس کی رحمت کے دامن سے چمٹے رہتے اور واسطے دے دے کر التجائیں کیا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ سے نہ دنیا چاہتے ہیں نہ آخرت بلکہ دین کے متعلق عفو اور عافیت چاہتے ہیں۔ ایمان و معرفت کی بقا چاہتے ہیں۔ ہم پر اس مضمون کی خیر ات فرما۔ ہم نے تیری رحمت کا دامن تھاما ہے ہمارے گمان کو اپنے متعلق نامراد نہ فرما۔ ہمارے لیے اس کو موجود فرما دے کیونکہ جب تو کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو ایک کن سے وہ فورا" ہو جاتا ہے۔

دنیا طلبی : دوستو! اقوال وافعال سب میں اللہ والوں کی اتباع کرو۔ ان کے خادم بنو اور جان و مال سے ان کا تقرب حاصل کرو کہ جو کچھ بھی تم انکو دو گے وہ ان کے پاس جمع رہے گا کل (قیامت کے دن) وہ تمہارے حوالے کردیں گے۔ تم فراخی معاش کے خواہش مند ہو اور قلم اس کی تنگی لکھ چکا۔ (اس تمنا کی وجہ سے) تم پر خفگی ہے کہ تم ایسی چیز کے طالب ہو وہ جو تمہاری قسمت میں نہیں ہے۔ تم دنیا طلب کرکے حریص بن رہے ہو حالانکہ مقسوم سے زائد تم کو کچھ نہ ملے گا۔ اللہ والے تو عبادتیں کرتے ہیں پھر بھی ان کے دل خوف زدہ رہتے ہیں۔ تم نافرمانیاں کرتے ہو اور تمہارے دل میں ذرا بھی اللہ کا ڈر نہیں۔ یہ صریح بھول اور دھوکا ہے بچو! بچو! کہیں بے خبری ہی میں تمہاری گرفت نہ فرما لے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ہر فن کے متعلق انہی سے مدد لیا کرو جو اس کے ماہر ہیں۔ یہ عبادت بھی ایک ہنر ہے اور اس کے اچھے ماہر وہ لوگ ہیں جو اخلاص سے عمل کرتے ہیں جو شریعت کے عالم اوراس پر چلنے والے ہیں۔ مخلوق سے واقف ہو کر ان کو چھوڑ دینے والے۔ اپنے نفوس مال و متاع، اولاد اور پروردگار کے سوا تمام چیزوں سے قلوب اور باطن کے قدموں پر بھاگنے والے ہیں یعنی ان

جمیع ماسوی ربهم عزوجل باقدام
قلوبهم واسرارهم + ماينهم فى العمران
بين الخلق وقلوبهم فى البرارى والقفار +
لا يزالون على ذلك حتى تربى قلوبهم
وتقوى اجنحتهم وتطير الى السماء + علت
هممهم وطارت قلوبهم وصارت عند
الحق عزوجل + فصار وامن الذين قال
الله فى حقهم

وانهم عند نا لمن المصطفين الا خيار
اذا صار الا يمان يقينا واليقين معرفته
والمعرفته علما حينئذ تصير جهبذ
الله عزوجل + تاخذ من يدا لا غنياء
وتعيد الى الفقراء + تصير صاحب
المطبخ تجرئ الا رزاق على يدقلبك
وسرك+

لا كرامته لك يا منافق حتى تكون
كذلك ويلك ماتهذبت بت على يد
شيخ متورع زاهد عالم بحكم
الله عزوجل ويلك تريد شياء
بلاشئى + ما يقع بيدك + اذا
كانت الدنيا لا تحصل الا بتعب
لكيف ماعند الله عزوجل +
اين انت من الذين وصفهم الله عزو
جل فى محكمه كتابه بكثرة عبادته
فقال + كانوا قليلا من الليل ما
يهجعون وبالا سحارهم يستغفرون
لما علم منهم الصدق فى عبادته اقام
لهم من ينبهم ويقيمهم من فرشهم +
قال .النبى صلى الله عليه وسلم
يقول الله عزوجل يا جبريل اقم فلانا

جسم تو آبادی کے اندر مخلوق کے ساتھ ہیں اور دل جنگلوں اور بیابانوں میں وہ اسی حالت میں رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے دل تربیت یافتہ اور ان کے بازو مضبوط ہو جاتے ہیں اور وہ آسمان کی طرف اڑنے لگتے ہیں۔ ان کی ہمتیں بلند ہو جاتی ہیں اور دل پرواز کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے قریب پہنچ جاتے ہیں اور وہ ان لوگوں میں ہو جاتے ہیں جن کے بارے میں خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

داروغہء مطبخ : بے شک وہ ہمارے نزدیک منتخب اور بہترین لوگوں میں ہیں۔" جب ایمان یقین، یقین معرفت اور معرفت علم بن جائے گا تو تو خدا کا کارندہ بن جائے گا ۔ دولت مندوں کے ہاتھوں سے لے کر مفلسوں میں تقسیم کرے گا۔ دین کے باورچی خانے کا داروغہ ہوگا تیرے قلب وباطن کے ہاتھوں غذائیں تقسیم ہوں گی۔

سچی بندگی : اے منافق! جب تک تو ایسا نہ بن جائے گا تیری کوئی عزت نہ ہوگی۔ افسوس! تو نے کسی پرہیز گار، زاہد اور شریعت خداوندی سے واقف شیخ کے ہاتھوں تربیت نہیں پائی۔ افسوس! تو نا چیز سے چیز کا طلب گار ہے۔ وہ تیرے ہاتھ نہ آئے گی۔ دنیا بغیر مشقت کے حاصل نہیں ہوتی تو خدا تعالیٰ کا قرب کیسے حاصل ہوسکتا ہے؟ کہاں تو اور کہاں وہ جن کی کثرت عبادت کا وصف خدا تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان فرمایا ہے۔ "وہ رات کو بہت ہی کم سوتے اور (شب بیداری کے باوجود) علی الصبح استغفار کیا کرتے تھے" حق تعالیٰ نے ان کی سچی بندگی جانچ لی تو ان کے لیے (باطنی چوکیدار) مقرر کردیا جو ان کو (وقت پر) جگا دے اور بستر سے اٹھا کر کھڑا کردے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

حدیث قدسی کی تفسیر : اللہ تعالیٰ فرمایا کرتا ہے

وانم فلانا + هنا له وجهان اقم فلانا فانه صادق فى عبادته + هارب من ذنوبه

ادفع عنه العناء والنوم وانم فلانا فانه كذاب منافق + باطل فى باطل + لعنته فى لعنته + الق عليه الكرى حتى لا ارى وجهه فى القائمين + الوجه الا خراقم فلانا فانه محب طالب + ومن شرط المحب التعب + وانم فلانا لانه محبوب ومن شرط المحبوب الراحته + ينوم ويراح لانه واصل الضياء بالظلام + حتى وفى بالعهد وتحقق فى محبته فلما صح له ذلك جاء وقت وفاء عهد الله عزوجل + لانه ضمن لكل متعوب فيه الراحته معه + القوم اذا انتهت خطوى قلوبهم الى ربهم عزوجل راوا فى المنام مالم يروه فى اليقظته + يرى قلوبهم واسرار هم شياء لا يرونه فى اليقظته + صاموا وصلوا و جاهدوا انفسهم بالجوع وكسر الا عراض و واصلوا الضياء بالظلام فى انواع العبادات حتى حصلت لهم الجنته + فلما حصلت لهم قيل لهم الطريق غير هذا وهو طلب الحق عزوجل + فتصير اعمالهم من حيث القلوب + فاذا وصلت اليه تنبتت و تبينت عنده + من علم ما يطلب هان عليه ما يبذل من قوله وجهد فى طاعته

مايزال المئومن فى تعب حتى يلقى ربه عزوجل +

ويلک تدعى ارادتى وتخباء مالک عنى + كذبت فى دعواک المريد ليس له قميص ولا عمامته

کہ "اے جبریل فلاں شخص کو اٹھا دو اور فلاں شخص کو سلا دو" اس کی توجیہ دو طرح ہے۔ ایک یہ کہ فلاں شخص کو اٹھا دو کہ وہ بندگی میں سچا اور گناہوں سے بھاگنے والا ہے۔ لہٰذا اس کی گرانی اور نیند دور کر دو اور فلاں کو سلا دو کہ وہ منافق اور کذاب ہے۔ باطل در باطل اور لعنت در لعنت ہے۔ پس اس پر اونگھ مسلط کردو تاکہ شب بیداروں میں اس کی صورت نہ دیکھوں دوسری تفسیر یہ ہے کہ فلاں شخص کو جگا دو کہ وہ محب وطالب ہے اور مشقت اٹھانا شرط محبت ہے اور فلاں کو سلادو اس لیے کہ وہ محبوب ہے اور شرط محبوبیت آرام ہے۔ محبوب کو اس لیے سلایا اور آرام دیا جاتا ہے کہ وہ مدتوں (عبادت میں) رات دن ایک کرچکا ہے عہد پورا کر چکا اور محبت کا ثبوت دے چکا۔ جب یہ صحیح ہو لیا تو اللہ تعالٰی کے وعدہ پورا کرنے کا وقت آیا۔ وہ ضامن ہو چکا تھا کہ جو اس کے لیے مشقت اٹھائے گا وہ اس کی معیت میں راحت پائے گا۔ جب اللہ والوں کے دل پروردگار کی طرف چلتے چلتے انتہائی منزل پر پہنچتے ہیں تو ان کو اور ان کے باطن کو خواب میں وہ امور نظر آتے ہیں جو بیداری میں نظر نہیں آتے۔ انہوں نے نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، فاقے کیے، بے آبروئی برداشت کی مجاہدوں میں اپنے آپ کو ڈالا اور مختلف قسم کی عبادتوں میں رات دن ایک کردیے تو ان کو جنت حاصل ہوگئی جنت حاصل ہونے کے بعد ان سے ارشاد ہوا کہ راستہ تو دوسرا ہی ہے اور دل طلب مولٰی کی راہ ہے۔ لہٰذا ان کے اعمال قلبی بن گئے اور قلوب خدا تعالٰی تک پہنچ کر وہیں مقیم اور راسخ ہوگئے۔ جس شخص کو اپنی طلب اور غایت کی اطاعت میں معلوم ہو جاتی ہے۔ ابھی کچا ہے اپنے پروردگار بندہ ٔ مومن عبادت و ریاضت کرتے کرتے (وفات پاکر) اپنے مولٰی سے جاملتا ہے۔

مرید کے آداب : افسوس! تو میرا مرید ہو کر اپنا مال مجھ سے چھپاتا ہے۔ تو اپنے دعوئ ارادت میں جھوٹا

ولا ذهب ولا مال بالا ضافته الى
شيخه + انما ياء كل على طبقه ماياء مره
بالكلبه + هو فان عنه + ينتظر امره
و نهيه + لعلمه ان ذلک من الله
عزوجل + مصالحه على يد شيخه +
وفتل فى حباله + ان اتهمت شيخک
فلا تصحبه فانه لا. يصح لک صحبته
ولا ارادته + المريض اذا اتهم
الطبيب لم يبراء بمد اواته
(وقال رضی الله عنه بعد كلام)
من صح زهده فی الخلق صحت
رغبتهم فيه + وانتفعوا بكلامه
والنظر اليه + اذا عملت الخلق
بعلم الله عزوجل وعرفتهم
بمعرفته غاب عنک صفاتهم +
تنعلم عنک الجن والا نس و
الملک + يوصف قلبک بصفته
اخرى + وكذلک سرک يخفى
عنه قشر وجودک + قشر عادة
بنی ادم عليه السلام + ياء تی الحكم
فيصير قميصا عليک +
فتكون فی الارض ملبسا تامئر نفسک
وخلق ربک عزوجل بامره وياتی
العلم الربانی الا لهی فيصير قيصا على
قلبک + وسرک + الزمه ما جاء
به الرسول وهو الكتاب والسنته +
فان من تركهما تزندق ومن ربقته
الاسلام مرق + فيكون النار و
العقاب موئله اجلا والمقت له
عاجلا + يكون لقلب العارف شئی
اخرفيما بينه وبين الحق عزوجل +

ہے۔ مرید تو شیخ کے لیے کرتہ ' پاجامہ' چاندی سونا اور
مال و اسباب سب حاضر کرنے کو تیار رہتا ہے۔ وہ اس
کے دستر خوان پر وہی کھاتا ہے جس چیز کے کھانے کا پیر
حکم دیتا ہے۔ وہ اپنے کو مٹا کر شیخ کے حکم وممانعت کا
منتظر رہتا ہے۔اس لیے کہ اس کو معلوم ہو چکا ہے
کہ یہ (حکم و ممانعت) خدا کی طرف سے ہے۔ اس کی بہبودی
شیخ کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ اس کی رسی میں وہی بل دیتا
ہے۔ اگر تو شیخ پر الزام رکھتا ہے تو اس کی صحبت میں
نہ رہ۔ تیرے لیے اس کے پاس رہنا اور اس کا مرید
ہونا صحیح نہیں۔ جب بیمار طبیب سے بداعتقاد ہو جاتا
ہے تو اس کے علاج سے اس کو شفا نہیں ہوتی۔ مخلوق
سے جو شخص واقعی بے رغبت و بے نیاز ہو جاتا ہے تو
مخلوق اس کی طرف راغب ہو جاتی ہے۔ اس کی گفتگو سننے
اور اس کی طرف دیکھنے سے ان کو فائدہ پہنچتا ہے۔ جب
تجھ کو خدائی علم کے سبب مخلوق کا علم اور خدا کی معرفت
کی وجہ سے ان سے واقفیت حاصل ہوگئی تو مخلوق کی
ساری خوبیاں نظروں سے اوجھل ہو جائیں گی جنات
انسان و ملائکہ تیرے لیے معدوم ہو جائیں گے ۔ تیرے
دل میں ایک نئی صفت ہوگی اور تیرے باطن سے بھی
تیرے وجود کی کھال اور انسانی عادات کا خول اتر جائے گا(یعنی
مکروہات زندگی اور عادات سے واسطہ نہ ہوگا)شریعت تیرا پیراہن ہوگی
شریعت کا لباس پہن کر دنیا میں پھرے گا۔ اپنے نفس اور
پروردگار کی مخلوق کو احکام الٰہی کی تاکید کرے گا۔ ربانی
وخداوندی علم آکر تیرے قلب و باطن کا پیراہن بن جائے گا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن چیزوں کو لے کر آئے ہیں یعنی
قرآن وحدیث' ان کو مضبوط تھام کیونکہ جس نے قرآن و
حدیث کو چھوڑا وہ مرتد اور حد اسلام سے خارج ہوا۔
آخرت میں اس کا انجام جہنم اور عذاب ہوگا اور دنیا میں
غضب الٰہی۔ شریعت کی پابندی اور باب خداوندی پر
قیام ثابت ہونے کے بعد عارف کے قلب کے لیے
ایک خاص چیز اس کے اور خدا کے درمیان پیدا ہوتی ہے

بعداحكام الحكم و تحقيق الوقوف على باب الحق عزوجل + فذلك الذى يستحق به ان يتبع ويسمع قواله + ولهذا منع من ابتاء الذين لا يحكمون العلم لا نه شئ لابد منه + وهوا ساس هذا الامر + هو ان الا سر من احكمه بالعمل و الاخلاص وعلمه الخلق فهو عظيم عند الله عزوجل و لهذا قال النبى صلى الله عليه وسلم من تعلم وعمل وعلم دعى فى الملكوت عظيما لا تنعزل فى صومعتك مع الجهل فان الا عتزال من الخلق مع الجهل فساد كبير كلى + ولهذا قال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم تفقه ثم اعتزل + لا ينبغى لک ان تقعد فى الصومعته وعلى وجه الارض احد تخافه وترجوه +

لا يبقى لک سوى مخوف واحد و مرجو واحد وهو الله عزوجل + ما اعرف الا الله عزوجل والقيام بدينه تقربا اليه + اقيم دينه وانصره لو جهه لا لوجه غيره + الصديق سمع صراخ الدين + نادى قلبه وسره + اذا خرق العوام حدوده اذا تركوا منا هيه و تركوا وامره و رفضوه وراء ظهور هم يسمعه كيف يصرخ و يستغيث الى الله عزوجل + فيتشمر ويقف فى وجهه + يعيه بالا مر بالمعروف والنهى عن المنكر + ينصحه ويذب عنه +، يفعل ذلک بقوة ربه عزو جل لا بقوة نفسه وهواه و طبعه و رعونته وجها لته ونفاقه +

جس کی وجہ سے وہ عارف اس کا مستحق ہوتا ہے کہ لوگ اس کی باتیں سنیں اور اس کی پیروی کریں۔ اسی لیے ایسے لوگوں کی اتباع کرنے کی ممانعت ہے جو شریعت کے پابند نہ ہوں۔ شریعت کی پابندی لازمی چیز ہے۔ اس کی پابندی کے بغیر چارہ نہیں اور طریقت و سلوک کی وہی بنیاد ہے۔ جس نے عمل اور اخلاص سے اس کو مستحکم کیا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دی وہی خدا تعالیٰ کے نزدیک باعظمت ہوا۔ اسی لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس نے علم حاصل کیا' اس پر عمل کیا اور (دوسروں کو) سکھایا' وہ عالم ملکوت میں عظیم کے نام سے پکارا جاتا ہے" عبادت خانوں میں جاہل بن کر نہ بیٹھو۔ جہالت کے ساتھ مخلوق سے کنارہ کش ہو کر گوشہ نیشنی پوری اور بڑی خرابی ہے۔ اسی لیے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے" فقہ حاصل کرکے گوشہ نشین ہو" جب تک روئے زمین پر ایک آدمی بھی ایسا ہے جس سے تجھ کو خوف اور امید ہے تو تجھے خلوت نشین ہونا مناسب نہیں۔

تیری امید و خوف کا مرکز ذات خداوندی کے سوا کوئی باقی نہ رہے۔ میں اللہ کے دین پر قائم رہنے کے لیے اس کے تقرب کے سوا کچھ نہیں جانتا۔ میں اس کے دین کی معاونت کسی غرض سے نہیں محض اللہ واسطے کرتا ہوں۔ عوام جب شریعت کے حدود سے بڑھ جاتے' نافرمانیوں کا ارتکاب کرتے اور احکامات کو چھوڑ کر دین کو پس پشت ڈال دیتے ہیں تو دین فریاد کرتا ہے اور اس کی فریاد صدیق سنتا ہے۔ اس کے قلب و باطن کو آواز سنائی دیتی ہے کہ کس طرح چیخ رہا اور خدا تعالیٰ سے فریاد کر رہا ہے۔ اس لیے وہ تیار ہو کر اس کے سامنے آکھڑا ہوتا ہے اور (مخلوق کو) عبادت کی ترغیب دے کر اور گناہوں سے روک کر دین کی مدد کیا کرتا ہے۔ (ہر ممکن طریقے سے) دین کی خیر خواہی اور اس کی طرف سے مدافعت کرتا رہتا ہے اور یہ سب کچھ اپنے نفس' اپنی خواہش' اپنی طبیعت' اپنی رعونت' اپنی جہالت اور اپنے نفاق کے اکسانے پر نہیں بلکہ اپنے پروردگار کے بل پر کرتا ہے۔

العبادة ترک العادة + لا کانت العادة حتی تصیر موضع العبادة + بطلوا التعلق بالدنیا والاخرة والخلق + وتعلقوا بالحق عزوجل + لا تبهر جوافان الناقد بصیره + ما یاخذ منکم الا بمحک + البهرج الذی معکم الا سواہ + لا تعدوہ شیاء ما یئوخذ منکم الا ما یدخل الکیر ویصفی من الدغل + فلا تحسبوا ان الا مرسهل +

الا کثر منکم یدعون الا خلاص وهم منافقون + لو لا الا متحان لکثرت الدعاوی + من ادعی الحلم نمتحنہ بالا غضاب + ومن ادعی الکرم نمتحنہ بالطلب منہ + وکل من ادعی شیاء نمتحنہ بضدہ

دعوا عنکم الهوس والزموالتقوی فی جمیع احوالکم + المتقون لهم الرب + اتقوا الشرک فی الاصل والمعاصی فی الفرع + ثم تعلقوا بحبلی الکتاب والسنتہ ولا تخلو. هما من ایدیکم + الحق عزوجل کریم + لا یجمع علی عبد خوفین + قد تقلم خوف القوام فی الدنیا عند اکلهم و شربهم و لبسهم و نکاحهم وجمیع تصر فهم + ترکوا الحرام والشبهتہ وکثیرا من الحلال خوفا من حساب ربهم عزوجل وسوء عذابهم + تور عوافی ماکولهم و مشروبهم وجمیع احوالهم + ترکوا لاشیاء زهدا فیها + فلما تمکن الزهد صار معرفتہ + فلما تمکنت المعرفہ جاء العلم باللہ عزوجل فصار تاجاعلی رؤسهم + فلا جرم انروی عنهم الحرام والشبہ والمباح

عبادت کی تعریف : عبادت اس کا نام ہے کہ عادت کو ترک کر دیا جائے۔ نہ کہ عبادت کو بھی عادت بنا لیا جائے اور عادت ہی عبادت کی قائم مقام ہو جائے۔ دنیا' آخرت اور مخلوق کے ساتھ دل بستگی کو بے کار بات سمجھو خدا تعالیٰ سے وابستگی رکھو۔ ملمع سازی نہ کرو۔ پرکھنے والا بڑا ہوشیار ہے۔ کسوٹی پر کھرے کھوٹے کی جانچ کیے بغیر تم سے قبول نہ کرے گا۔ کھوٹی چیز کو پھینک دو۔ اس کو کوئی اہمیت نہ دو۔ تم سے وہی چیز لی جائے گی جو تپ کر میل کچیل سے صاف ہو چکی ہوگی۔ معاملہ کو آسان نہ سمجھو۔ بہت سے لوگ اخلاص کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن منافق ہیں۔ اگر امتحان نہ ہوتا رہتا تو بکثرت دعویٰ کیے جاتے بردباری کا دعویٰ کرنے والے کا امتحان غصہ دلا کر لیا جائے گا۔ اور سخاوت کے مدعی سے مانگ مانگ کر جانچ کی جائے گی۔ غرض جو شخص کسی چیز کا مدعی ہوگا اس کی ضد سے اس کا امتحان ہوگا۔

تقویٰ : بو الہوسی چھوڑ کر اپنے جملہ امور میں تقویٰ اختیار کرو۔ متقیوں ہی کے لیے رب ہے۔ اصل (یعنی ایمان) میں شرک سے اور شاخ (یعنی اعمال) میں نافرمانیوں سے بچو اور قرآن و حدیث کی رسی کو مضبوط پکڑو اور اس کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ خدا تعالیٰ بڑے کریم ہیں۔ کسی بندے کو دو خوف میں مبتلا نہیں کرتے۔ اللہ والوں کی تقدیر میں کھانے پینے' پہننے اوڑھنے' نکاح وغیرہ کا خوف دنیا میں لکھا جاچکا ہے(اس لیے یقیناً آخرت میں بے خوف ہوں گے) انہوں نے اپنے رب کے حساب کتاب اور درد ناک عذاب کے خوف سے حرام ومشتبہ اور بہتیری حلال چیزوں کو بھی چھوڑ دیا۔ اپنی کھانے پینے کی چیزوں اور تمام حالتوں میں محتاط رہے۔ زہد کی وجہ سے تمام چیزوں کو چھوڑ دیا ۔ زہد راسخ ہو کر معرفت بن گیا۔ معرفت حاصل ہوجانے کے بعد خداتعالیٰ سے واقفیت ہوئی اور آگاہی ان کے سروں کا تاج بن گئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حرام' مشتبہ اور مباح چیزیں

ویقی عندھم الحلال الطلق الذی ھو حلال
الصدیقین الذی لا یھتمون ولا
یخطر ببالھم +

اذا ترک العبد الدنیا والآ خرة وخرج مما سوی الحق عزوجل وحصل قلبہ فی دار قربہ ومننہ ولطفہ + لا یکلفہ تحصیل الطعام والشراب و اللباس اوشئی من مصالحہ + ینزہ قلبہ عن الا شتغال بذلک + قلوب المقربین ما تزال فی کتاب القرب والعلم الخاص + یعلم قلوبھم واسرارھم الفناء عن الا رادات + والا ستطراح بین یدی الحق عزوجل + فیتو لا ھم ولا یکلھم الی غیرہ + من وراء معقول الخلق من وراء ھذا الظاھر یفنیھم + ثم اذا شاء انشر ھم وردھم + یتا ید العلم الاول بالعلم الثانی + جھل ثم علم + ثم عمل واخلاص + ثم علم ثان وعمل ثان +
سکوت ثم نطق + فناء
عنک ثم
وجودہ +

یاموتی القلوب ما قعود کم عندی + یا عباد الدنیا و السلاطین + یا عباد الاغنیاء و یا عباد الغلاء والرخص + ویحکم لو بلغ ثمن حبتہ من الحنطتہ دینارا ما بالی المئومن ولا اھمہ رزقہ لقوة یقینہ واتکا لہ علی ربہ عزوجل +

لا تعد نفسک من المئومنین + انعزل + کل الاشیاء جند اللہ عزوجل وسیاطہ + الا عراض عن الخلق حق والا شتغال بخالقھم

ان سے چھوٹ گئیں اور خالص حلال چیزیں ان کے پاس رہ گئیں جو صدیقین کا حلال ہے جس کا وہ نہ خود اہتمام کرتے ہیں نہ اس کا خیال بھی ان کے دل میں آتا ہے۔

بندہ جب دنیا و آخرت کو ترک کردیتا اور ماسوا اللہ سے باہر آجاتا ہے اور اس کا قلب حق تعالیٰ کے دار قرب واحسان و لطف کے نزدیک آپہنچتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو آب و دانہ اور لباس و ضروریات کی کسی شے کے حاصل کرنے کی تکلیف نہیں دیتا۔ اس کے دل کو ان میں ملوث نہیں ہونے دیتا۔ مقربین کے قلوب ہر وقت قرب اور علم خاص کے مکتب میں رہتے ہیں جہاں ان کے قلوب و باطن کو ارادوں سے فنا ہو جانے اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر پڑے رہنے کی تعلیم ملتی ہے۔ وہ خود ان کا سرپرست بنتا ہے اور انہیں کسی دوسرے کے حوالے نہیں کرتا۔ یہ بات مخلوق کی عقلی اور ظاہری حالات سے بالا بات ہے کہ وہ ان کو فنا کر دیتا ہے اور جب چاہتا ہے ان کو زندہ کرتا ہے اور (مخلوق کی طرف) واپس کردیتا ہے۔ پہلے علم کی دوسرے علم سے تائید ہوتی ہے۔ پہلے جہالت ہوتی ہے اس کے بعد علم آتا ہے پھر عمل و اخلاص۔ اس کے بعد دوسرا علم (یعنی علم لدنی) اور دوسرا عمل (یعنی عمل قلبی) پہلے خاموشی ہے اس کے بعد گویائی۔ پہلے اپنی ہستی کو فنا کیا جاتا ہے پھر بقا ملتی ہے

اولیاء کا کلام: اے مردہ دلو! تمہارا میرے پاس بیٹھنا کس کام کا؟ اے دنیا وسلاطین کے بندو! اے گرانی وارزانی کے بندو تم پر افسوس! اگر گیہوں کے ایک دانہ کی قیمت ڈھائی روپے بھی ہو جائے تو صاحب ایمان شخص کو پروا نہیں ہوتی اور قوت ایمان اور خدا پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے اس کو اپنی معاش کی فکر نہیں ہوتی۔ تو اپنے کو مومنین میں شمار نہ کر۔ دور ہو جا۔ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کے ماتحت ہیں۔ مخلوق سے کنارہ کشی مناسب ہے۔ اور خالق کے ساتھ مشغول رہنا بہت ہی زیادہ

احق + ما اراکم تفقهون ما اقوال + علیکم بدلا لات التوحید و الا صغاء الی کلمات الصد یقین والا ولیاء + کلا مهم کالوحی من الله عزوجل + ینطقون عنه و بامره + من وراء ماء سور العوام الطغام + انت هوس تئولف کلا مک من الکتب وتتکلم به + ان ضاع کتابک ماتصنع + ان وقع الحریق فی کتبک او انطفا مصباحک الذی تبصربه + اذا انکسرت جرتک وتبدد الما ء الذی فیها این مقد حتک وحراتک وکبریتک ومعینک + من تعلم العلم و عمل و اخلص صارت المقد حته والمعین فی قلبه نورا من نور الله عزوجل + فیضی هو و غیره · تنحوایا ابناء اللقلقته + یا ابناء الصحف المولفته بایدی النفوس و الا هویته + ویلکم تنازعون المحظوظ + تنقصمون ... کون ولا تبلغون حظکم + کیف تتغیر السابقته والعلم بجهد کم+

کونوا مئومنین مسلمین + اما سمعتم قوله عزوجل الذین امنوا بایاتنا و کانو مسلمین+

حقیقته الا سلام الا ستسلام + القوم استطو حواین ذی الحق و عزوجل ونسوالم وکیف افعل ولا تفعل + یعملون انواع الطاعات وهم وقوف علی قدم الخوف + و لهذا وصفهم الحق عزوجل فقال یئوتون ما اتوا وقلوبهم وجلته یمتثلون او المر الله عزوجل وینهتون عن مناهیته ویصبرون علی بلائی ویشکرون علی عطائی .+ ویسلمون انفسهم واموالهم

مناسب ہے۔ میرا خیال ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ تمہاری سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔ توحید کی دلیلوں کو غور سے سنو۔ صدیقین اور اولیاء اللہ کی باتوں پر کان دھرو۔ ان کی باتیں خدا تعالیٰ کی وحی کی طرح (حق) ہوتی ہیں۔ وہ خدا ہی کی طرف سے اور اسی کے حکم سے کہتے ہیں۔ عوام کالانعام کے کہنے سے نہیں بولتے۔ تو ہوس کا بندہ ہے۔ کتابوں سے وعظ اکٹھا کرلیتا اور بیان کرنے لگتا ہے۔ اگر تیری کتاب ضائع ہو جائے تو کیا کرے گا؟ اگر کتابوں میں آگ لگ جائے یا تیرا چراغ جس کی روشنی میں تو اس کو دیکھتا ہے بجھ جائے یا تیری ٹھلیا ٹوٹ جائے اور پانی بہہ جائے تو بتا کیا کرے گا؟ چقماق پھوس دیا سلائی اور چشمہ کہاں ہے (کہ دوبارہ کام چلا سکے) جو شخص علم دین سیکھتا' اس پر عمل کرتا اور مخلص ہوتا ہے تو اس کے دل میں نور خداوندی چقماق اور چشمہ بن کر آجاتا ہے جس سے وہ بھی منور ہوتا ہے اور آس پاس کے لوگ بھی۔ اے بکواس کرنے والو! اے نفس و خواہش کے ہاتھوں جمع کی ہوئی کتابوں کے غلامو! افسوس تم خوش حال شخص سے جھگڑا کرکے برباد ہوگے اور اپنی مراد کو نہ پہنچو گے۔ بھلا اپنی کوشش سے تقدیر و علم خداوندی کو کیسے بدل سکتے ہو؟

ایمان و اسلام : صاحب ایمان واسلام بنو۔ کیا تم نے خدا تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا(کہ جنتی وہ لوگ ہیں) "ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور مسلمان ہوئے" اسلام کی حقیقت گردن جھکا دینا ہے۔ اللہ والوں نے خدا کے حضور میں گردنیں جھکادیں اور چون وچرا' اور یوں کر' یوں نہ کر' کو بھول گئے۔ ڈرتے ڈرتے کھڑے ہیں اور طرح طرح کی عبادتوں میں مصروف ہیں۔ اسی لیے حق تعالیٰ نے ان کی تعریف فرمائی ہے کہ "دیتے ہیں جو کچھ ان سے بن پڑتا ہے اور ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں۔" یعنی خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتے' اس کی منع کی ہوئی باتوں سے بچتے' مصیبتوں پر صبر کرتے' اس کے احسان کے شکر گزار ہوتے۔ جان ومال' بال بچے'

و اولاد هم و اعراضهم الى يد سابقتى + وقلوبهم وجلة خائفة منى + العارف اذا زهد فى الا خرة يقول لها تنحى عنى فانى طالب باب الحق عزوجل + انت والدنيا عندى واحد + الدنيا كانت تحجبنى عنك + وانت تحجبنى عن ربى عزو جل + لا كرامة لكل من يحجبنى عنه + اسمعوا هذا الكلام فانه لب علم الله عزوجل + لب ارادته من خلقه وفى خلقه + و هو حال الانبياء و المرسلين و الاولياء و الصالحين + يا عباد الدنيا و يا عباد الاخرة + انتم جهال بالله عزوجل و بلدنياه واخرة + انتم حيطان + انت صنمک الدنيا + وانت صنمک الاخرة + وانت صنمک الخلق +

وانت صنمک الشهوات

واللذات +

وانت صنمک الحمد و الثنا وقبول الخلق لک + کل ما سوى الله عزو جل صنم + القوم يريدون وجهه + الدنيا و الاخرة يوكلان على باب الحق عزوجل + يوكلان فى دارالطبيب + يا خذ منهما مايريد ويطعم المريض + يا منا فقون ما عندكم من هذا خبر + المنافق لا يقدر يسمع، حرفامن هذا + تقوم القيا مته عليه + لا نه لا يقدر على سماع الحق + كلامى حق وانا على الحق + كلامى من الله عزوجل لا منى + من الشرع لا من الهوس + ولكن افته فهمک السقيم ويحک تعلمت وما عملت بعلمک فكيف ينفعک علمک + ماخدمت الشيوخ فى

عزت آبرو سب کو علم سابق (یعنی تقدیر) کے حوالے کردیتے ہیں۔(اس کے باوجود) ان کے دل خائف اور ترساں رہتے ہیں۔ صاحب معرفت کو جب آخرت سے ترک تعلق میں ملکہ ہو جاتا ہے تو وہ آخرت سے کہتا ہے کہ ”مجھ سے دور رہ کہ میں تو باب خداوندی کا خواستگار ہوں۔ میرے نزدیک تو اور دنیا(غیر اللہ ہونے کی وجہ سے) ایک ہی ہے۔ دنیا مجھ کو تجھ سے روکتی تھی اور تو مجھ کو پروردگار سے روکتی ہے اور جو چیز مجھ کو اس سے روکے ' اس کی کوئی قدر و منزلت نہیں۔ اس کلام کو سنو کہ یہ علم خداوندی کا مغز ہے اور خدا تعالٰی کو اپنی مخلوق سے اور مخلوق کے متعلق جو کچھ مقصود ہے یہ اس کا خلاصہ ہے اور یہ انبیاء و مرسلین اور اولیاء وصالحین کی حالت ہے۔ دنیا و آخرت کے بندو! تم خدا تعالٰی اور دنیا و آخرت سب سے ناواقف ہو۔ تم (انسان)نہیں بلکہ دیوار ہو۔ تم دنیا کو صنم بنائے ہوئے ہو۔ آخرت بھی صنم بنی ہوئی ہے اور مخلوق بھی۔ خواہشات و لذات بھی صنم ہیں۔ اور مخلوق کی مدح وثنا اور ان میں مقبولیت کا جذبہ بھی صنم۔ اللہ کے سوا جو چیز بھی ہے،صنم ہے۔ اللہ والے صرف خدا تعالٰی کے طالب ہوا کرتے ہیں۔ ان کو دنیا و آخرت (کی نعمتیں) باب خداوندی پر پیش کی جاتی ہیں۔ اور طبیب کے گھر میں کھلائی جاتی ہیں کہ طبیب ان میں سے جو چیز چاہے لے اور مریض کو کھلائے۔ اے منافقو! تم اس (بات) سے بے خبر ہو۔ منافق تو اس کا ایک حرف بھی نہیں سن سکتا۔ (اگر سن لے تو) اس پر قیامت ٹوٹ پڑے۔ وہ حق بات کو سن ہی نہیں سکتا۔ میرا کلام حق ہے اور میں برسر حق ہوں۔ میں حق تعالٰی کی طرف سے کہتا ہوں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ شریعت کی طرف سے ہے اپنی خواہش سے نہیں لیکن تیری سمجھ کی خرابی ہے (کہ تو نہیں سمجھتا)۔ افسوس ! تو نے علم حاصل کیا لیکن اس پر عمل نہ کیا' پھر تیرے علم سے تجھ کو کس طرح فائدہ ہو۔ جوانی میں مشائخ کی خدمت نہیں کی۔ بڑھاپے

حال شبابک کیف تخدم فی حال
کبرک + مامن مئومن الا عند
الموت یکشف عن بصرہ + فیری
مالہ فی الجنتہ + یشیر الیہ الحور
العین والولدان + ویصل الیہ من طیب
الجنتہ + فیطیب لہ الموت والسکرات +
یفعل الحق عزوجل بھم کما فعل باسیتہ
علیھا السلام + ومنھم من یعلم
بذلک قبل الموت + وھم المقربون
المفردون المرادون +

ویلک یا معترضا علی الحق عزوجل
لا تھذی ھذ یا نا فارغا + القضاء
لا یردہ راد ولا یصدہ صاد + سلم
وقد استرحت + ھذا اللیل وھذا
النھار یمکنک + رد ھما + اذا جاء
اللیل یقبل وانت کارہ اوراض
والنھار کذلک + کلا ھما
یجیان علی رغمک + ھکذا قضی
اللہ عزوجل و قدرہ لک او
علیک + اذا جاء لیل الفقر
فسلم و ودع نھار الغنی + اذا جاء
لیل المرض فسلم وودع نھار
العافیتہ + واذا جاء لیل ما
تکرہ فسلم و ودع نھار ما
تحب + استقبل لیل الامراض والا سقام
والفقرو کسر الا عراض بقلب مستریح + لا
ترد شیاء من قضاء اللہ عزوجل و قدرہ
فتھلک ویذھب ایمانک ویتکدر
قلبک ویموت سرک + قال اللہ عز
و جل فی بعض کتبہ + انا اللہ الذی لا الہ
الا انا + من استسلم لقضائی وصبر

میں کیا خدمت کرے گا۔ ہر مومن کی آنکھ سے مرتے وقت پردہ اٹھ جاتا ہے اور اس کے لیے جنت میں جو کچھ بھی (نعمتیں مہیا) ہیں اس کو نظر آجاتی ہیں۔ حسین حوریں، غلمان اور جنت کی خوشبوئیں جہاں اس کو پہنچنا ہے اس کی طرف اشارہ کرتی ہیں پس موت اور سکرات اس کے لیے لذیز بن جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ وہی برتاؤ فرماتا ہے جو حضرت آسیہ علیہا السلام کے ساتھ فرمایا تھا۔ بعض ایمان والے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ مرنے سے پہلے ہی اس سے واقف ہو جاتے ہیں لیکن وہ مقرب، منتخب اور محبوب بندے ہیں۔

رضا بہ قضا: اے خدا پر اعتراض کرنے والے (اور مصیبت پڑنے پر بے چین ہونے والے!) بکواس بند کر! تقدیر کو نہ کوئی رد کرنے والا رد کر سکتا ہے اور نہ کوئی روکنے والا روک سکتا ہے۔ شان تسلیم اختیار کر کہ پوری راحت حاصل ہو۔ کیا رات دن کا لوٹا دینا تیرے اختیار میں ہے۔ جب رات آتی ہے تو آہی جاتی ہے۔ چاہے تو راضی ہو یا ناراض۔ یہی حال دن کا ہے کہ دونوں تیری مرضی کے خلاف بھی آتے ہی رہتے ہیں۔ یہی حال قضا و قدر کا ہے خواہ تیرے نفع کے متعلق ہو یا نقصان کے لیے (وہ آئے بغیر نہ رہے گی)۔ جب شب غربت آئے تو اس کو خوش آمدید کہہ اور خوشحالی کے دنوں کو الوداع کہہ دے۔ شب مرض کو قبول کر اور یوم عافیت کو وداع کردے جب ناپسندیدہ چیزوں کی شب آئے تو اس کو مرحبا کہہ اور اپنے پسندیدہ دن کو رخصت کردے۔ دکھ اور بیماری، افلاس اور آبرو ریزی کی راتوں کا خوش دلی کے ساتھ خیر مقدم کر اور خدا تعالیٰ کے قضاو قدر میں کسی چیز کو رد نہ کر ورنہ تباہ ہو جائے گا۔ تیرا ایمان جاتا رہے گا۔ (آئینۂ) قلب مکدر اور باطن مردہ ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ "میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو شخص میرے سامنے سر جھکائے،

على بلائى وشكر نعمائى + كتبته عندى صديقا + ومن لم يستسلم لقضائى ولم يصبر على بلائى ولم يشكر نعمائى فليطلب ربا سوائى +

اذا لم ترض بالقضاء ولم تصبر على البلاء ولم تشكر النعماء فلا رب لک + التمس ربا غيره ولا رب غيره + ان اردت فارض بالقضاء و امن بالقدر + خيره و شره حلوه و مره + وان ما اصابک لم يکن ليخطئک بالتحذر وما اخطاک لم يکن ليصيبک بالجد و الطلب + اذا تحقق لک الا يمان قد مت الى باب الولاية + فحينئذ تصير من عباد الله المحققين لعبوديته + علامة الولى ان يکون موافقا لربه عزوجل فى جميع احواله + يصير کله موافقته من غير لم وکيف مع اداء الاوامر الا نتهاء عن المناهى + لا جرم تدوم صحبته له + يصير فى صحبته قربه لا يمينا ولا شمالا ولا وراء + بل اماما فحسب + يصير صدرا بلا ظهر + قربا بلا بعد + صفاء بلا کدر + خيرا بلا شر + انت رجاؤک الخلق وخوفک منهم + وهذا شرک بربک عز وجل + حمدک للخلق عند العطاء + ذمک لهم عند المنع + وهذا شرک بربک عز وجل ويحک ما اليهم شئى من ذلک + ما عندک خير +ماعندک توحيد + جميع الا شياء توجد و توء خذ من الله عزوجل +

لا من خلقه + توء خذ من الرجوع الى بابه بعد قطع الطريق اليه + السبب فى البداية

تکلیف پر صبر اور میرے احسانات پر شکر کرے، میں اس کو اپنے یہاں صدیق لکھوں گا اور جو قضاو قدر کو تسلیم نہ کرے، تکلیف پر صبر اور میرے احسانات پر شکر ادا نہ کرے اس کو چاہیے کہ میرے علاوہ دوسرا پروردگار تلاش کرے"؟

مرید کی شان: جب تو تقدیر پر راضی نہ ہوا، تکلیف پر صبر نہ کرسکا اور احسان کا شکر گزار نہ ہوا تو وہ تیرا رب نہ ہوا۔ تو اس کے سوا کوئی اور رب تلاش کر۔ مگر کوئی دوسرا رب ہے نہیں۔ اگر تو مرید بنتا ہے تو قضا وقدر پر راضی ہو۔ تقدیر پر ایمان لے آ۔ وہ خیر ہو یا شر، شیریں ہو یا تلخ اور یقین رکھ کہ جو کچھ بھی تکلیف پہنچی ہے وہ احتیاط کرنے سے ہرگز ٹل نہ سکتی تھی اور جو کچھ جاتا رہا، دوڑ دھوپ کرنے سے ہرگز ہاتھ نہ آسکتا تھا۔ جب ایمان پختہ اور صحیح ہو جائے گا تو ولایت کے دروازے کی طرف تیرا قدم اٹھے گا۔ تو اللہ کے ان بندوں میں ہو جائے گا جو بندگی میں راسخ ہیں۔ ولی کی شناخت یہی ہے کہ وہ تمام احوال میں اپنے پروردگار کا تابع فرمان ہوا کرتا ہے۔ اداء فرض و ترک محرمات میں سرتاپا اس کی موافقت کرتا ہے۔ لا محالہ اس کو پروردگار کی دائمی معیت حاصل رہتی ہے۔ وہ اس کے قریب رہتا ہے۔ اس کی معیت دائیں بائیں اور پیچھے سے نہیں ہوتی بلکہ آمنا سامنا ہوتا ہے۔ وہ بغیر پشت کا سینہ، قرب بلا بعد، صفائی بے کدورت اور خیر بلا شر بن جاتا ہے۔ تجھے مخلوق ہی کا خوف اور انہی سے امید ہے اور یہ پروردگار کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے۔ تجھے جب کوئی چیز ملتی ہے تو مخلوق ہی کی تعریف کرتا ہے اور نہیں ملتی تو انہی کی مذمت کرنے لگتا ہے۔ یہ بھی پروردگار کے ساتھ شریک ہے۔ تجھ پر افسوس! ان باتوں میں سے کوئی بات بھی مخلوق سے منسوب نہیں ہوسکتی۔ تیرے پاس نہ خیر رہی نہ توحید یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں اور اسی سے لی جاتی ہیں۔ مخلوق سے نہیں لی جاتیں۔ اس کا راستہ طے کرنے کے بعد اس کے دروازہ کی طرف رجوع کرکے لی جاتی ہیں۔

والمسبب فی النهایته + المبتدی یطلب من السبب کالفرخ یطلب اباه وامه حتی یزقا + فاذ اکبرو تعلم الطیران استغنی عنهما + عنقوة جناحه وطلب الرزق منفردا بنفسه + هل اکل احد کم قط لقمته من ید توکله علی ربه عزوجل + من غیر حوله وقوته والخلق و الاتکال علیهم + و یحکم تدعون مالیس فیکم + کیف تدعی الا سلام و الا یمان والا یقان والتو حید وانت معتمد علی حولک و قوتک و اسبابک + کن عاقلا + هذا الا مرلا یجئی بالدعوی و یحک تقعد فی هذا المقام تعظ الناس + ثم تضحک بینهم وتحکی حکایات مضحکته + لا جرم لا تفلح ویفلحون + الواعظ معلم و مودب + والسامعون کا لصبیان + والصبی لا یتعلم الا بالخشو نته ولزوم الحزم والعبوس + واحاد افراد منهم یتعلمون بغیر ذلک موهبته من الله عزوجل + کثیر امن یدعی الا سلام بظاهره یقول کما قال الکفاران هی الا

حیاتنا الدنیا

نموت و نحیی وما یهلکنا الا الدهر ۵ قالوا هذا و کثیر منکم یقول ذلک + ویسترونه بافعالهم التی فصلت منهم + فما لهم عندی قدر ولا وزن جناح بعوضته + تکشف عندالحق عزوجل + لا عقل لهم ولا تمیز عندهم یفرقون به بین الضاروالنا فع + قوله عزوجل فی قصته یوسف علیه السلام قال معاذ الله ان ناخذ الا من وجدنا متاعنا عنده

سبب ابتدا میں ہے اور مسبب پر (نظر رکھنا) انتہا ہے۔مبتدی اسباب کے ذریعے طلب کرتا ہے جیسے پرند کا بچہ اپنے ماں باپ کو ڈھونڈھتا ہے کہ اس کو دانہ بھرائیں۔ جب بڑا ہو جاتا ہے اور اڑنا سیکھ جاتا ہے تو اس کو ماں باپ کی ضرورت نہیں رہتی۔ بازوؤں میں طاقت آنے کے بعد وہ اپنا رزق ہمیشہ خود تلاش کیا کرتا ہے۔ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے زور وقوت اور مخلوق پر بھروسہ کیے بغیر محض پروردگار پر اعتماد کے ہاتھ سے نوالہ کھایا ہو۔ افسوس! تم ایسی چیز کا دعویٰ کرتے ہو جو تمہارے اندر موجود نہیں ہے۔ تم اسلام' ایمان' یقین و توحید کے مدعی کس طرح ہو جب کہ اپنی قوت وطاقت اور اسباب پر بھروسہ رکھتے ہو۔ سمجھ سے کام لو۔ یہ بات محض دعویٰ کرنے سے حاصل نہیں ہوتی۔ افسوس! منبر پر بیٹھ کر وعظ کہتا ہے۔اس میں خود بھی ہنستا ہے اور ہنسانے والے قصے کہہ کر (لوگوں کو بھی ہنساتا ہے) بلا شبہ نہ تجھے نجات حاصل ہوگی اور نہ سننے والوں کو کامیابی ہوگی۔ واعظ تو استاد یا معلم ہوا کرتا ہے اور سامعین گویا مکتب کے لڑکے ہیں۔ بچہ سختی' احتیاط اور رکھائی اختیار کیے بغیر کچھ نہیں سیکھ سکتا۔ شاذونادر ہی ایسے بچے ہوتے ہیں جو بغیر سختی عطا الٰہی سے سیکھ لیتے ہیں کتنے لوگ بظاہر اسلام کے مدعی ہیں اور کافروں کی طرح یوں کہہ رہے ہیں کہ "ہماری زندگی تو یہی دنیاوی زندگی ہے کہ مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور زمانہ ہی ہم کو ہلاک کیا کرتا ہے۔" کافر تو یہ زبان سے کہتے ہیں اور اکثر تم میں سے اس کو چھپاتے ہوئے ایسے افعال کے مرتکب ہو رہے ہیں جو اس قول کے مقصود ہیں۔ میرے نزدیک ان کی قدر مچھر کے پر برابر بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب حقیقت کھل جائے گی۔ ان کو عقل و تمیز نہیں جس سے مفید اور مضر چیزوں میں فرق کرسکیں۔ یوسف علیہ السلام کے قصہ میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے"اللہ پناہ میں رکھے کہ جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا

من وجد عنده ومتاع الولا يته و
التوحيد والا يمان + اذا صلح القلب
لله عزوجل لا يدعه مع الخلق
و الاسباب + لا يدعه مع البيع والشراء
و الاخذ و العطاء بالا سباب + يميزه
و يخلصه + يقيمه من سقطته + وعلى بابه
يقعده وفي حجر لطفه ينومه ويحک
قميص اسلامک مخرق + ثوب ايمانک
نجس + انت عريان + قلبک جاهل +
سرک مکدر + صدرک بالا سلام
غير مشروح + باطنک خراب وظاهرک
عامر + صحائفک مسودة + دنياک
التی تجها عنک راحلته + والقبر
و الاخرة مقبلان اليک + تنبه
لا مرک وما تصير اليه عن قريب + ربما
كان موتک اليوم
او فی هذه الساعته + يحال بينک وبين
امالک + ما تو مله من الدنيا لا تجده
ولا تلحقه + وما قد انسيته من الاخرة
فهو يلحقک + الا شتغال بغير الله هوس
و الخوف من غيره و الرجاء له هوس +
احد لا يضرنا ولا ينفعنا غير الله عزو
جل + هو الذی جعل لکل شئی سببا +
الحکم واردعلی السبب + اذا عملت بالحکم
به حققت العمل به + وقعت الا سباب
عنک کما تقع الا وراق عن الشجر+
يظهر المسبب وتذهب الا سباب +
يظهر اللب ويذهب القشر + اللب
هو التعلق بالمسبب + هو الا صل + هو
کالثمرة من الشجرة + الموحد ينتقل فی الا حوال +
ينتقل من القريته الی الساقيته + ومن الساقيته

اس کے سوا کسی دوسرے کو لیں" جس کے پاس ولایت، توحید اور ایمان کی پونجی پائی جاتی ہے اور قلب حق تعالیٰ کے لائق بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مخلوق اور اسباب کے ساتھ نہیں چھوڑتا (کہ وہ ان پر بھروسہ کرے) اور نہ بواسطہ اسباب خرید و فروخت اور لین دین کے پاس چھوڑتا ہے بلکہ اس کو صاحب تمیز اور مخلص بناکر ردی حالت سے اٹھا کر اپنے دروازہ پر بٹھاتا اور اپنی مہربانی و شفقت کے پہلو میں سلا لیتا ہے۔

تجھ پر افسوس! تیرے اسلام کا جامہ چاک اور تیرے ایمان کا کپڑا ناپاک ہے۔ تو برہنہ ہے۔ تیرا دل نادان اور تیرا باطن مکدر ہے۔ اسلام کے لیے تیرا شرح صدر نہیں ہوا۔ تیرا باطن تو ویران ہے اور ظاہر آباد۔ تیرا نامہ اعمال سیاہ ہے۔ تیری محبوب دنیا تجھ سے رخصت ہو رہی ہے اور قبر و آخرت سامنے آرہی ہیں۔ اپنے اس معاملہ اور انجام کے کے لیے جہاں تجھے جانا ہے بیدار ہو۔ ممکن ہے کہ موت آج بلکہ اسی وقت آکر تیرے اور تیری امیدوں کے درمیان حائل ہو جائے۔ دنیا کی آرزوئیں جن کو لیے بیٹھا ہے، پوری نہ ہوں گی اور نہ ارمان نکلیں گے بلکہ جس آخرت کو بھلا دیا ہے وہ آ جائے گی۔ ماسوا میں مشغول ہونا، ان سے ڈرنا اور امیدیں رکھنا سے سود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے نہ فائدہ۔ وہی ہے جس نے ہر چیز کے لیے ایک سبب مقرر کیا ہے۔ حکم سبب ہی پروارد ہوتا ہے۔ جب تو حکم پر عمل کرے گا تو اس عمل کی حقیقت تک رسائی نصیب ہوگی۔ اسباب تجھ سے اس طرح ساقط ہو جائیں گے جس طرح درخت سے پتے گر جاتے ہیں۔ اسباب جاتے رہیں گے اور مسبب کا ظہور ہوگا چھلکا اتر جائے گا، گری نکل آئے گی۔ مسبب الاسباب سے تعلق رکھنا ہی مغز ہے وہی اصل ہے اور وہی درخت کا پھل ہے موحد ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہوتا رہتا

الی النهر + ومن النهر الی البحر + ینتقل من الفرع الی الاصل + من الولد الی الوالد + من العبد الی المعبود + من الصنعته الی الصانع + من العاجز الی القادر + من الفقرالی الغنی + من الضعف الی القوة + من القلیل الی الکثیرا +

لا تطولوا علی + الا کثر منکم قلوبهم فارغته من الایمان + من کان منکم له حاجته فی نفسه فلیلجمها بلجام السکوت وحسن الا دب + ویدو عها بدرع التقوی + فذلک سبب طمانینتها +

و وصولها الی ربها عزوجل + الوصول وصولان + عام وخاص + العام الوصول الی الله عزوجل بعد الموت + والخاص وصول قلوب احاد افراد الی الله عز وجل قبل الموت + وهم الذین یجاهدون انفسهم بالمخالفات + ویخرجون عن الخلق فیما یرجع الی الضرو والنفع + فاذا داموا علی هذا وصلوا الیه کما یصل العوام بعد الموت + من صح له هذا جاء ه التمکن و البسط و المحادثته و والموانسته + حینئذ یقول هذا الواصل ائتونی باهلکم اجمعین یوسف علیه السلام لما خرج من الجب والسجن وصبر علی تلک الشدائد + فلما تمکن وصار الکل تحت یده قال لا خواته ائتونی باهلکم اجمعین لما جاء الغنی و الملک و ذهب القبض و جاء البسط + قبل ذلک کان اخرس فی الجب والسجن + فلما خرج جاء ت الفصاحته یاقوم اطلبوا الکل من خالق الکل +

ہے مثلاً" مشکیزہ سے تالاب کی طرف، تالاب سے نہر اور نہر سے دریا کی طرف، شاخ سے اصل کی طرف، لڑکے سے باپ کی طرف، عبد سے معبود کی طرف ، صنعت سے صانع کی جانب، عاجز س قادر کی طرف، افلاس سے تو انگری، ضعف سے قوت اور قلیل سے کثیر کی طرف۔

وصول الی اللہ: میرے سامنے زیادہ باتیں نہ بناؤ تم میں اکثر لوگ ایسے ہیں جن کے دل ایمان سے کورے ہیں۔ جس شخص کو اپنے نفس کی (اصلاح کی) ضرورت (محسوس) ہو، اس کو چاہیے کہ نفس کو سکوت اور حسن ادب کو لگام دے اور تقویٰ کی زرہ پہنائے۔ یہی نفس کو مطمئنہ بنانے اور خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ وصول الی اللہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک عام اور ایک خاص۔ وصول عام تو وہ ہے جو موت کے بعد ہوتا ہے اور وصول خاص یگانہ ویکتائے زمانہ قلوب کا موت سے پہلے خدا تعالیٰ سے ملنا ہے اور یہ ان کو حاصل ہوتا ہے جو اپنے نفسوں کی مخالفت کرتے اور نفع نقصان کے متعلق مخلوق کی بالکل پروانہیں کرتے۔ اسی پر ہمیشہ کار بند رہتے اور خدا تک پہنچ جاتے ہیں، جس طرح عوام الناس مرنے کے بعد پہنچتے ہیں۔ جن کے لیے یہ بات صحیح ہو جاتی ہے، ان کو استقامت ، بسط، ہم کلامی اور انس نصیب ہوتا ہے۔ اس وقت یہ واصل حق کہتا ہے کہ میرے سارے متعلقین کو میرے پاس لاؤ۔ یوسف علیہ اسلام جب کنوئیں اور قید خانہ سے باہر نکل آئے۔ ان سختیوں پر صابر رہے اور جب اطمینان ہوگیا اور ساری چیزیں ان کے قبضہ و تصرف میں آگئیں تو انہوں نے اپنے بھائیوں سے فرمایا۔"اپنے سارے متعلقین کو میرے پاس لے آو" یعنی جب ان کو تو انگری اور سلطنت حاصل ہوئی۔ تنگی دور ہوکر کشادگی آئی (ورنہ) اس سے پہلے کنوئیں اور قید خانہ میں بے زبان بنے ہوئے تھے۔ جب اس سے باہر آگئے تو زبان گویا ہوئی۔ دوستو! اسی سے ساری چیزیں مانگو جو ان سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ اپنا سب

ابذلوا کلکم فی طلبہ + القوم بذلوا الا رواح فی طلب قرب ربھم عزوجل + علموا بالذی یطلبون فھان علیھم بذل اروا حھم + من علم ما یطلب ھان علیہ ما یبذل حکی ان رجلا اجتاز علی حجرة نخاس + فرائی فیھا جاریتہ مستحسنتہ فتعلقت بقلبہ + فلم یقدر ان یتجاوز الموضع + وکان تحتہ فرس یساوی مائتہ دینار + وعلیہ اثواب جمیلتہ وو مقلد بسیف محلی بالذھب + وبین یدیہ مملوک اسود یحمل الغاشیتہ + فتقدم الی صاحبھا وطلب منہ بیعھا + وقال لہ لا شک انک قد اجبت جاریتی + والمحب یبذل کل ما یملک فی طلب محبوبہ + ولا ابیعھا الا بجمیع ماتملک یدک فی ھذہ الساعتہ + فنزل عن فرسہ و خلع جمیع ما علیہ من الثیاب + واستعار قمیصا من النخاس و سلم الجمیع الیہ مع المملوک الذی کان بین یدیہ + و اخذا لجارتہ ومضی الی بیتہ حافیا مکشوف الرائس + لما بذل الثمن اخذا لمثمن + عرف ماطلب فھان علیہ ما یبذل + الصادق فی المحبتہ لا یقف مع غیر محبوبہ + اذا قال الواحد من الخلق قد سمعت بخبر الجنتہ وما فیھا من النعیم + بقولہ عزو جل وفیھا ما تشتھیہ الا نفس وتلذ الا عین فما ثمنھا + قلنا لہ قال اللہ عزوجل +

ان اللہ اشتری من المئومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنتہ

کچھ اس کی طلب میں صرف کردو۔ اللہ والوں نے رب کی طلب قرب میں جانوں کی بھی پروا نہیں کی۔ انہوں نے جان لیا کہ ان کا مقصود کیا ہے۔ اسی لیے اپنی جانوں کی پروا نہ کرنا ان پر آسان ہوگیا۔ جو اپنے مقصود کی اہمیت جان لیتا ہے' اسے اس سلسلے میں جو کچھ بھی قربان کرنا پڑے وہ اس پر آسان ہو جاتا ہے۔ نقل ہے کہ ایک شخص کا کسی بردہ فروش کی دکان پر گزر ہوا۔ ایک خوبصورت کنیز پر اس کی نظر پڑی جو اس کے دل پر نقش ہوگئی۔ وہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکا۔ اس شخص کی سواری میں ایک گھوڑا تھا جس کی قیمت سو دینار تھی اور بدن پر نہایت نفیس پوشاک تھی۔ سونے کی جڑاؤ تلوار کمر میں اور آگے آگے حبشی غلام۔ کنیز کے مالک کے پاس گیا اور اس کا سودا کرنا چاہا۔ مالک نے کہا"اس میں شک نہیں کہ تم اس کنیز پر عاشق ہوگئے ہو اور عاشق معشوق کی طلب میں اپنا سب کچھ خرچ کر ڈالتا ہے۔ لہٰذا جو کچھ اس وقت تمہارے قبضہ میں ہے سب کے عوض اس کو فروخت کرتا ہوں(اگر خریدنا ہو تو خرید لو)۔" پس وہ اپنے گھوڑے سے اتر پڑا۔ اپنے بدن کے سب کپڑے اتار دیے۔ بردہ فروش سے ایک کرتہ مانگ کر پہنا تمام چیزیں مع غلام اس کے حوالے کردیں اور کنیز کو لے کر ننگے سر اور ننگے پاؤں اپنے گھر روانہ ہوگیا۔ اتنی قیمت خرچ کرکے سودا خریدا۔ مطلوب کی قدر پہچانی تو اس کو خرچ کرنا آسان ہوگیا جس شخص کو سچی محبت ہوتی ہے' وہ محبوب کے سوا کسی کے پاس کھڑا بھی نہیں ہوتا۔ اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو سن کر کہ "وہ تمام چیزیں جنت کے اندر ملیں گی جن کو جی چاہے گا اور جن سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔" میں جنت اور اس کی نعمتوں سے واقف ہوگیا ہوں۔ اب بتاؤ کہ اس کی قیمت کیاہے تو میں اس کو جواب دوں گا کہ خدا تعالیٰ ہی نے(اس کی قیمت بھی)لگا دی ہے۔ "اللہ نے خرید لیا ایمان والوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو کہ ان کے لیے جنت ہے"اس لیے جان و مال

سلم النفس و المال و قد صارت لک + و قال اخر ارید ان اکون من الذین یریدون وجہہ + قد لمح قلبی باب القرب + اری المحبین داخلین فیہ وخارجین منہ + و علیہم خلع الملک + فما ثمن الدخول فیہ + قلنا لہ ابذل کلک و اترک شہواتک و لذاتک وافن فیہ عنک + ودع الجنۃ و ما فیہا واترکہا + ودع النفس والہوی والطبع + ودع الشہوات الدنیویۃ والاخرویۃ + ودع الکل + اوترکہم وراء ظہر قلبک ثم ادخل فانک ترے مالا عین رات و لااذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر + من تم لہ ہذا وتثبت اقدام قلبہ فیہ + کانت لہ الدنیا والاخرۃ + یکونان لہ نعمۃ مجردۃ بلا نقمۃ + یصیران نزلالہ + واجرتہ القرب والنظر + القرب فی الدنیا بقلبہ + والنظر یوم القیامۃ بعینہ یا غلام قل اللہ ثم ذرہم + قل

الذی خلقنی . فہو یہدین + یازاہدا فی الدنیا اذا خرج قلبک منہا طالبا للاخرۃ فقل الذی خلقنی فہو یہدین وانت یا مریدالحق عزوجل الراغب فیہ الزاہد فیما سواہ + اذا خرج قلبک من باب الجنۃ طالبا لمولاہ فقل الذی خلقنی

اس کے حوالے کردے جنت تیری ہے اور اگر کوئی کہے کہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ان لوگوں میں سے بن جاؤں جو ذات حق کے طالب ہیں۔ میرے قلب نے دروازۂ قرب کی جھلک دیکھ پائی ہے۔ عشاق شاہی خلعتیں زیب تن کیے اس دروازہ میں داخل ہوتے اور باہر آتے دکھائی دیتے ہیں۔ مجھے بتاؤ کہ اس میں داخلہ کی قیمت کیا ہے (جسے دے کر میں قرب حاصل کرسکوں) ہم اس کو جواب دیں گے کہ اپنے کو سراسر فنا کردے۔ اپنی خواہشات و لذتوں کو ترک کرکے اپنی ہستی کو مٹا دے جنت و ما فیہا کو رخصت کردے اور چھوڑ دے۔ نفس، خواہش اور طبیعت کو الوداع کہہ کر دنیاوی اور اخروی دونوں کی خواہشات کو رخصت کردے۔ سب کو الوداع کہہ اور سب کو پس پشت ڈال۔ اس کے بعد اس دروازہ میں داخل ہو جا۔ اب تجھ کو وہ جلوہ نظر آئے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا' نہ کسی کان نے سنا نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال آیا۔ جس کو یہ بات پوری طرح حاصل ہوجاتی ہے اور جس کے قلب کے پاؤں اس پر جم جاتے ہیں تو دنیا و آخرت دونوں اس کی ہو جاتی ہیں۔ دونوں بلا نقمت اس کے لیے خالص نعمت بن جاتی ہیں۔ دونوں ضیافت کا سامان بن جاتی ہیں اور اس کا انعام قرب ودیدار الٰہی قرار پاتا ہے۔ دنیا میں قلب کے اعتبار سے قرب اور آخرت میں آنکھوں سے دیدار۔ عزیز من! "پہلے" "اللہ" کہہ پھر سب کو چھوڑ دے اور کہہ

"جس نے مجھے پیدا کیا وہی مقصود تک پہنچائے گا" اے دنیا سے بے رغبت ہونے والے زاہد! جب تیرا قلب آخرت کا آرزو مند ہو کر دنیا ترک کرکے نکلے تو کہہ "جس نے مجھے پیدا کیا وہی راہ مقصود بھی دکھائے گا" اور اے طالب مولیٰ! جسے اپنے مولیٰ سے رغبت ہو اس کو تمام ماسوا سے بے رغبتی ہونا چاہیے۔ جب تیرا قلب مولیٰ کی طلب میں جنت چھوڑ کر اس کے

فهو بهدين استدل بهدايته من عرالطريق +

يا من ارادالسلوک فی هذين الطريقين استدل بمن قد سلکهما وعرف المواضع المخوفته منهما + وهم المشايخ العمال بالعلم المخلصون فی اعمالهم يا غلام کن غلام الدليل + اتبعه + اترک رجلک بين يديه وسرمعه + تارة عن يمينه وتارة عن شماله وتارة وراء ه وتارة امامه + لا تخرج عن رائيه ولا تخالف قوله + فانک تصل الی مقصودک ولا تضل عن جادتک +وحد ربک عزوجل وقد کفيت المهام وزالت عنک الکروب + ابراهيم عليه السلام لما ترک فی المنجنيق حتی يرمی فی النار قطع الوسا يط عنه +ولم يلتفت الی غير ربه عزوجل +

لاجرم قال للنار يا زار کونی برداو سلاما" علی ابراهيم + يا نارانعزلی وتغيری و تبدلی + کفی حرک و شرک + کفی سنانک وسيفک وحرک وغضبک + ونبرمی انجعلی + کونی برد اوقرابلا اذيته + کل هذا ببرکته التوحيد والا خلاص فيه + العبد اذا وحد ربه عزوجل واخلص له تارة يکون له فيدخل فی تکوينه + وتارة يسلم اليه التکوين ويکون هو لنفسه + هذا لخواصه من خلقه + کل من دخل الی

دروازے سے باہر نکلے کہ "جس نے مجھے پیدا کیا وہی مجھے مقصود تک پہنچائے گا" اسی کی رہبری کو دشواری راہ میں رہبر بنا۔

سالک کی تلاش : اے شخص ! جو (شریعت و طریقت کی) ان دونوں راہوں پر چلنا چاہتا ہے ایسے لوگوں کو رہبر بنا جو ان دونوں راستوں پر چل چکے اور ان راستوں کے خوفناک مقامات سے آگاہ ہوچکے ہیں۔ یہ وہ مشائخ ہیں جو علم پر عامل اور اعمال میں مخلص ہیں۔ اے عزیز! اپنے رہبر کا غلام بن جا۔ اس کی پیروی کر۔ اپنی سواری کو اس کے سامنے چھوڑ دے اور اس کی معیت میں کبھی دائیں کبھی بائیں ، کبھی آگے اور کبھی پیچھے چل۔ اس کی رائے سے باہر نہ ہو اور نہ اس کے حکم کی مخالفت کر۔ اس طرح تو اپنی منزل مقصود پر ضرور پہنچ جائے گا۔ اور سیدھی راہ سے گمراہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کو یگانہ سمجھ پھر تیرے سارے کام بن جائیں گے اور تمام سختیاں دور ہو جائیں گی۔" ابراہیم علیہ السلام کو جب گوپھن میں رکھ کر آگ میں پھینکا جانے لگا تو آپ نے سارے واسطوں کو قطع کردیا اور سوائے اپنے پروردگار کے اور کسی طرف توجہ نہ کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا۔ "اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم پر" اے آگ! (اپنی خدمت سے)معزول ہو۔ (عادت میں) تبدیلی پیدا کر اور (کیفیت) بدل ڈال۔ اپنی حرارت اور تکلیف کو روک لے۔ اپنی برچھی، اپنی تلوار، اپنی سوزش اور اپنے غصہ کو روک۔ سمٹ جا۔ سکڑ جا ۔ ٹھنڈی اور برف ہو جا لیکن (ٹھنڈ میں) تکلیف نہ ہو یہ سب حدا تعالیٰ کو یگانہ سمجھنے اور توحید میں مخلص ہونے کی برکت تھی۔ بندہ جب اپنے پروردگار کو یگانہ سمجھتا اور مخلص بن جاتا ہے تو کبھی وہ اس میں خود تصرف فرماتا ہے جو اس کے تصرفات میں داخل ہو جاتا ہے اور کبھی تصرف بندے کے حوالے کر دیا جاتا اور وہ اس میں تصرف کرتا ہے۔ یہ مرتبہ خاص الخاص مخلوق کو حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ جو شخص بھی

الجنتہ یقول للشئی کن فیکون + الشان فی تکوین الیوم لا غدا + مازال ابراهیم علیہ الصلوٰۃ والسلام علی قدم التوکل فی حال صغرہ وکبرہ + اذا نانی الخلق من الجیران وغیرهم + وکثرت العیال مع الفقر و ضیق المعیشتہ وغلا السعرورد الاخوان ابوابهم فی وجهہ + ستذکرون ما اقوال لکم + ستذکرون وتندمون + اسمعوا منی فانی نائب عن الرسول وعمن ارسلہ +

الهی اساء لک العفو والعافیتہ فی هذہ النیابتہ + عنی علی هذا الا مر الذی انافیہ + قد اخذت الانبیاء والرسل الیک وقد او قفتنی فی الصف الاول اقاسئے خلقک + فاساء لک العفو والعافیتہ + اکفنی شر شیاطین الانس والجن وشر جمیع المخلوقات + امین

وقال رضی اللہ عنہ یازهاد ویا عباد اخلصوا والا فلا تتعبوا + قد طالب لکم الصوم والصلوٰۃ والتخشن فی المطعم والملبس من غیرنیتہ واخلاص + بل مع حضور النفس و دخول الهوی + ویحکم للقوم اعمال من وراء ذلک من حیث قلوبهم + یدورون مع القدرفی صحبتہ الحکم وحفظ حدودہ فی الظاهر والباطن + فی السروالعلانیتہ + مع الخالق والخلق + یعطون کل ذی فضل فضلہ وکل ذی حق حقہ + یعطون کتاب اللہ عزوجل حقہ وسنتہ نبیہ حقها وعلم اللہ عزوجل الذی

جنت میں داخل ہوگا وہ جس شے سے بھی کہے گا ہو جا' وہ ہو جائے گی۔ لیکن کمال اس میں ہے کہ یہ کمال تصرف آج حاصل ہو نہ کہ کل۔ ابراہیم علیہ اسلام بچپن سے لے کر بڑھاپے تک ہر زمانے میں توکل پر جمے رہے۔ اس وقت بھی جب کہ مخلوق میں پڑوسیوں اور غیر پڑوسیوں سب نے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور اس وقت بھی جبکہ افلاس اور تنگی معاش کے ساتھ ساتھ اہل و عیال کی کثرت ہوئی۔ غلہ کا نرخ بڑھ گیا اور بھائی بندوں نے آپ کی تشریف آوری' پر اپنے دروازے بند کرلیے صاحبو! میں جو کچھ تم سے کہتا ہوں وہ تم یاد کرو گے اور پشیمان ہوگے۔ میری بات سنو کہ میں خدا و پیغمبر کا نائب ہوں۔

دعا : "بارالہا! میں تجھ سے اس نیابت کے متعلق عفو وعافیت کا سوال کرتا ہوں۔ میں جس امر میں مشغول ہوں' اس میں میری مدد فرما۔ انبیاء و مرسلین کو تو تونے اپنے پاس بلالیا اور مجھے (ان کا جانشین بنا کر) صف اول میں کھڑا کر دیا کہ تیری مخلوق کی ایذائیں برداشت کرتا رہا ہوں پس میں عفو و عافیت کا تجھ سے طلب گار ہوں۔ مجھے انسان' جنات اور ہر قسم کے شیطانوں اور جملہ مخلوقات کے شر سے محفوظ رکھ۔ آمین!"

ادائے حقوق : نیز آپ نے فرمایا اے زاہدو اور اے عابدو! اخلاص پیدا کرو ورنہ (فضول) مشقت نہ اٹھاؤ۔ روزہ نماز' موٹا جھوٹا کھانا پہننا اخلاص و نیت کے بغیر خواہش نفوس کی شمولیت کی وجہ سے تم کو اچھا معلوم ہونے لگا ہے۔ تم پر افسوس! اللہ والوں کے عمل قلبی حیثیت سے کچھ اور ہوتے ہیں۔وہ شریعت کی پابندی اور اس کے حدود کو محفوظ رکھ کر تقدیر کے ساتھ چلتے رہتے ہیں۔ ظاہر و باطن' چھپے کھلے (ہر حال میں) خالق اور مخلوق کے ساتھ ہر بزرگ کی بزرگی اور حق دار کا حق ملحوظ رکھتے ہیں۔ کتاب اللہ کا حق بھی ادا کرتے ہیں اور سنت نبوی

فی قلوبهم حقه + يعطون الاهل حقو قهم
والنفس حقها والقلب حقه والخلق
حقوقهم + هم فی تفويض وتمكين
وحبس واطلاق واخذ وعطاء + يقيمون
الحدود علی القلوب والاسرار و النفوس +
يحتسبون علی الخلق + هذا شئی من
وراء اموركم وعلو مكم +
المئومن اذا وعظ اخاه ولم يقبل
منه يقول له ستذكرما اقول لک وافوض
امری الی الله + العارف يجاهد نفوس
الخلق بسيف توحيده و معرفته +
ومن حصل فی اسرة منهم حمله
الی باب ملكه + هو بصير بعبادة +
احب الاشياء الی المئومن العبادة +
احب الاشياء اليه القيام الی
الصلوة وهو قاعد فی بيته +
فقلبه ينتظر المؤذن + هو داعی
الحق عزوجل + سمع الاذان
دخل الی قلبه سرور ويطيرالی الجوامع
والمساجد + يفرح بمجی السائل اليه +
اذا كان عندة شئی يعطيه + لا نه
سمع قول النبی صلی الله عليه وسلم
السائل هديته الله عزوجل
الی عبده + كيف لا يفرح وقد
نفذ ربه عزوجل يستقرض
منه علی يدالفقير + هذه اداب
المئومن العابد + واما العارف
فانه يحفظ حدود الشرع + ويحفظ
قلبه من دخول غير ربه عزو
جل فيه + يحذران ينظر الی
قلبه فينظر فيه خوف غيره ورجاء

کا بھی۔ حق تعالیٰ کے علم لدنی کا حق بھی ادا کرتے ہیں۔ اہل
وعیال کے حقوق اہل وعیال کو دیتے ہیں اور اپنے نفس کا حق
نفس کو دیتے ہیں۔ قلب کا حق قلب کو اور مخلوق کا حق مخلوق کو
عطا کرتے ہیں۔ وہ شان تسلیم و تصرف، قید و رہائی اور
دادو دہش میں مشغول ہیں۔ قلوب، باطن اور نفوس پر
شرعی سزائیں قائم کرتے اور مخلوق کے محتسب بنتے ہیں۔
یہ مضمون تمہارے معاملات سے دور اور سمجھ سے بالا تر ہے۔
بندہ مومن جب اپنے کسی بھائی کو نصیحت کرتا ہے اور وہ
اس کو قبول نہیں کرتا تو وہ کہتا ہے کہ جو کچھ میں تجھ کو کہہ
رہا ہوں، اس کو عنقریب یاد کرے گا میں تو اپنا معاملہ
خدا کے حوالے کرتا ہوں۔ عارف اپنی توحید اور معرفت
کی تلوار کے ذریعے مخلوق کے نفوس سے جہاد کرتا ہے
اور جو ان میں سے اس کی گرفت میں آجاتا ہے اس کو
اٹھا کر شاہی دروازہ پر لے جاتا ہے اور وہی (اللہ)
اپنے بندوں کا دانا بینا ہے۔ مومن کے نزدیک سب
سے پیاری چیز عبادت ہے۔ اس کا سب سے زیادہ
محبوب مشغلہ نماز کے لیے اٹھ کر جانا ہے۔ وہ اپنے
گھر میں بیٹھا ہوتا ہے اوردل موذن کی آواز کا منتظر
رہتا ہے۔ مؤذن خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والا ہے۔
اس نے اذان سنی اور اس کے قلب میں سرور آیا اور وہ
مسجد کی طرف تیز تیز روانہ ہو جاتا ہے۔ مومن سائل
کے آنے سے خوش ہوتا ہے اور جب اس کے پاس کچھ
ہوتا ہے تو دے ڈالتا ہے۔ اس لیے کہ اس نے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے کہ
"سائل حق تعالیٰ کا ہدیہ ہے جو بندے کی طرف بھیجا جاتا ہے"
وہ کیوں خوش نہ ہو اس کے رب نے پیام بھیجا ہے اور فقیر
کی معرفت ان سے قرض طلب فرماتا ہے۔ یہ ہیں مومن
عارف کے خصائل اور جو عارف ہوتا ہے وہ شرعی
حدود کو محفوظ رکھتا ہے اور اپنے قلب کو خدا کے
سوا دوسروں کے داخلے سے بچاتا ہے۔ وہ ڈرتا رہتا ہے
کہ حق تعالیٰ اس کے دل کو دیکھے تو اس میں دوسرے کا خوف،

غیرہ والاتکال علی غیرہ + یحفظ قلبہ من التدنس بالخلق و الاسباب + یکرہ لقاء الخلق ولابدلہ منہم + لا نہم مرضی وھو طبیبہم + یکرۃ الحیاۃ فی الدنیا و الا خری من عزتہ قرب ربہ عزوجل الذی ھو کل امنیتہ واختیارۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انہ قال یقول اللہ عزوجل یوم القیمتہ لعبادہ المئومنین اثرتم اخرتکم علی دنیا کم + واثر تم عبادتی علی شہواتکم + وعزتی وجلالی ماخلقت الجنتہ الا لکم + ھذا قولہ لھو لاء + واما قولہ للمحبین لہ + انتم اثر تمونی علی جمیع خلقی + دنیای واخرتی + عزلتم الخلق عن قلوبکم ونحیتموھم عن اسرار کم + فھذا اوجھی لکم و قربی لکم وانتم عبادی حقا + من اولیاء من یا کل فی یومہ من طعام الجنتہ + ویشرب من شرابہا ویری جمیع مافیہا + ومنہم من یغنی عن الما کول و المشروب + ویعزل من الخلق + ویحجب عنہم + ویعمر فی الارض بلا موت + کا لیاس والخضر + للہ عزوجل عدد کثیر منہم محجوبون فی الارض+ یرون الناس ولا یرونہم + الاولیاء فیہم کثرۃ + والاعیان منہم فیہم قلتہ + احاد افراد مفردون + والکل یا تونہم یتقربون الیہم + ھم الذین تنبت بھم الارض وتمطربھم السما ء ویدفع بھم البلاء عن الخلق +

دوسرے سے امید یا غیر پر بھروسہ نہ دیکھ پائے۔ وہ اپنے قلب کو اسباب و مخلوق کی گندگی سے محفوظ رکھتا ہے۔ مخلوق سے میل جول اس کو گراں گزرتا ہے، حالانکہ اس کے بغیر اس کو چارہ بھی نہیں کیونکہ مخلوق مریضوں کے درجے میں ہے اور وہ ان کا طبیب۔ اس کو اپنے رب کے قرب کی عزت کے مقابلے میں جو اس کی آرزو و مقصود کا خلاصہ ہے، دنیا و آخرت کی زندگی مکروہ معلوم ہوتی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حدیث قدسی: "خدا تعالیٰ قیامت کے دن اپنے مومن بندوں سے فرمائے گا کہ تم نے آخرت کو دنیا پر مقدم رکھا اور میری عبادت کو اپنی خواہشات پر ترجیح دی ہے۔ اپنی عزت وجلال کی قسم میں نے تمہارے ہی لیے جنت پیدا کی ہے" یہ ارشاد مومنین سے ہوگا اور جو محبت کرنے والے ہیں ان سے یوں فرمایا جائے گا کہ "تم نے مجھے میری ساری مخلوق پر یعنی دنیا پر بھی اور آخرت پر بھی مقدم سمجھا۔ تم نے قلب وباطن سے ان کو جدا رکھا لہٰذا میرا دیدار میرا قرب بھی تمہارے لئے ہے بھی تمہارے لیے ہے اور تم ہی میرے سچے بندے ہو۔" بعض اولیاء اللہ ایسے ہیں کہ آج بھی جنت کا کھانا کھاتے اور وہاں کا پانی پیتے ہیں اور جنت کی چیزوں کا نظارہ کرتے ہیں اور بعض وہ بزرگ ہیں جو کھانے، پینے سے فنا اور مخلوق سے یک سو اور محجوب ہو جاتے ہیں اور الیاس و خضر علیہما السلام کی طرح دنیا میں جی رہے ہیں۔ اللہ کے بہت سے بندے ایسے ہیں جو روئے زمین پر پوشیدہ ہیں۔ وہ لوگوں کو دیکھتے ہیں اور لوگ ان کو نہیں دیکھتے۔ اولیاء اللہ تو بہت ہیں لیکن خواص کم بلکہ ایک ہی آدھ ہیں۔ جن کی یہ حالت ہے کہ سب ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان کا تقرب ڈھونڈتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کی برکت سے زمین میں سبزہ اگتا اور آسمان سے پانی برستا ہے اور مخلوق سے بلائیں دور رہتی ہیں۔

الملائکة طعامها وشرابها ذکرالحق عزوجل والتسبیح والتهلیل + واحاد افراد من اولیا یصیر طعامهم ذلک + مالکم واستماع هنا + الاکثر منکم قرة عین ابلیس وعبیده + لاکرامة لکم ولا له یادیری اترکو اخدمته + فارقوه + ادخلوا الحق عزوجل باقدام قلوبکم + وسلوه ان یدلکم علی ما یرضیه عنکم + سلوه ان یستخدمکم + سلوه ان یدلکم علیٰ کنزلا ینفد ابدا + علی معین لا ینضب ابدا + سلوة ان یبغض الیکم الدنیا + ویحبب الیکم الاخری + فاذا رزقکم ذلک فسلوه ان یبغض الیکم الاخری ویرزقکم العمل له والحب له وهجر ماسواه + انت عبدالخلق + عبدالسبب + لوکنت عبد الحق عزوجل کانت اموروک کلها مفوضة الیه + وحوائجک منزلته به + لم تقولون شیاء وفعلکم یکذب قولکم + اما سمعتم ربکم عزوجل یقول

یا ایها الذین امنوالم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند الله ان تقولو اما لا تفعلون ملائکتکم تتعجب من وقاحتکم + تتعجب من کثرة کذبکم فی احوالکم +تتعجب من کذبکم فی توحیدکم + کل حدیثکم فی الغلاء والرخص + واحوال السلاطین والاغنیاء + اکل فلان + لبس فلان + تزوج فلان + استغنی فلان + افتقرفلان + کل

اولیاء اللہ کی غذا : فرشتوں کا کھانا پینا خدا تعالیٰ کا ذکر اور تسبیح وتہلیل ہے۔ اولیاء اللہ میں سے بھی بہت سے افراد ایسے ہیں جن کی غذا بھی یہی تسبیح و تہلیل ہے۔ تم کو ان باتوں سے کیا واسطہ۔ اکثر تم میں سے ابلیس کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور اس کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ نہ تمہاری عزت ہوگی نہ اس کی اے خادمان دیر! گرجا کی خدمت چھوڑو۔ اس سے الگ ہو۔ اپنے دل کے قدموں سے چل کر خدا کی خدمت میں حاضر ہو اور اس سے درخواست کرو کہ وہ تم کو اپنی رضا والی بات بتادے۔ اس سے درخواست کرو کہ وہ تم کو اپنا خادم بنالے۔ وہ خزانہ مانگو جو کبھی ختم نہ ہو۔ ایسے چشمہ کا پتا بتا دے جو کبھی خشک نہ ہو۔ اس سے دعا کرو کہ دنیا سے تم کو نفرت ہو جائے اور آخرت کی محبت دل میں سما جائے۔ جب یہ عطا فرما دے تو دعا کرو کہ آخرت سے بھی نفرت دلا دے۔ ہاں اس کے عمل کی توفیق بخشے اور اپنی محبت عطا کرے جو تمام ماسوا سے چھڑا دے۔ تو مخلوق کا بندہ اور سبب کا غلام بنا ہوا ہے۔ اگر تو خدا تعالیٰ کا بندہ ہوتا تو سب کام اسی کے حوالے کرتا اور ساری حاجتیں اسی کے سامنے پیش کی جاتیں۔ ایسی بات زبان سے کیوں نکالتے ہو جس کی تردید خود تمہارے فعل سے ہوتی ہے کیا تم نے اپنے پروردگار کا یہ ارشاد نہیں سنا : "اے ایمان والو! جو کام کرتے نہیں، اس کو زبان سے کیوں کہتے ہو۔ اللہ کے نزدیک بڑی غصہ دلانے والی بات یہ ہے کہ زبان سے وہ بات کہو جس کو کرتے نہیں" تمہاری بے حیائی پر فرشتوں کو تعجب ہوتا ہے۔ ہر حال میں تمہارے جھوٹ بولنے پر متعجب ہوتے ہیں۔ توحید کے متعلق تمہاری دروغ گوئی پر تعجب کرتے ہیں۔ تمہاری ساری باتیں گرانی و ارزانی اور سلاطین و امرا کی قصہ کہانی کے متعلق ہوتی ہیں کہ فلاں شخص نے یہ کھایا اور فلاں نے یہ پیا۔ فلاں شخص نے شادی کرلی اور فلاں امیر بن گیا اور فلاں مفلس ہوگیا۔ یہ سب ہوس کاری،

هذا هوس و مقت و عقوبة + توبوا واتركوا اذ نوبكم + وار جعوا الی ربكم دون غیره + اذكروه وانسوا غیره الثبات علی كلامی علامة الایمان + والهرب منه علامة النفاق+

یا من یطعن فی تعال حتی نحك حالتی وحالتك علی الشرع + فمن خرجت حالته شبها وفضة استحق ان یطعن فیه وان یهجرو یموت + بسم الله تعالی ابرزو لا تختبی و تهرب كالخانیث + ذاك لاشئی وهوس وتوانی ویلك عن قریب یتبین خبرك + اللهم تب علینا ولا تفضحنا فی الدنیا ولا فی الاخرة یاغلام امرك مبنی

علی غیر اساس

فلا جرم تقع حیطانك + اساسك البدع والضلالات + وبناؤك الریاء والنفاق + فكیف یثبت لك بناء + ذلك هوی وطبع + تاكل وتشرب وتنكح وتجمع بالهوی والطبع + لیس لك نیة صالحة فی شئی من ذلك + المئومن فی كل احواله له نیة حسنة فی كل اعماله + لا یاكل ولا یشرب ولا یلبس ولا ینكح الابامر الله عزوجل +وهكذا فی الدنیا والاخرة + فی الدنیا بامره بواسطة شرعه وفی الاخرة بغیر واسطه + یری هذه الدنیا وسرعة فنائها فیزهد فیها +و یذكرمجی اقسامه + وانه یتناول بشهادة الشرع و قلبه + فیقول مالی حاجة فی هذا + مااریده + ویهرب قلبه یمینا وشمالا + فیلزم ویجبر علی تناولها + هذا حاله فی الدنیا + واما فی الاخرة

عذاب وپھٹکار ہے۔ توبہ کرو[1]۔ گناہوں کو چھوڑ دو۔ دوسروں کو چھوڑ کر اپنے پروردگار کی طرف توجہ کرو۔ اس کو یاد کرو اور دوسروں کو بھلا دو۔ میری نصیحت پر عمل کرنا ایمان کی نشانی اور اس سے بھاگنا نفاق کی پہچان ہے

شیخ پر طعن: مجھ پر اعتراض کرنے والے ! ادھر آ کہ میں اپنی اور تیری حالت کو شریعت پر پرکھوں۔ ہم میں سے جس کی حالت پیتل و چاندی کی طرح ہو (نقلی وکم تر) وہ بے شک اس کا مستحق ہے کہ اس پر اعتراض کیا جائے اور اس کو چھوڑ دیا جائے اور وہ مر جائے۔ بسم اللہ! باہر نکل۔ زنخوں کے طرح منہ چھپا کر نہ بھاگ۔ یہ سب محض ہوس بے حقیقت اور کاہلی ہے افسوس! عنقریب تیری حقیقت کھل جائے گی۔ اے اللہ! ہم پر توجہ فرما اور دنیا و آخرت میں ہم کو رسوا نہ فرما۔ عزیز من ! تیرے سارے کاموں کی کوئی بنیاد نہیں۔ جس کی کوئی بنیاد نہ ہو، اس کا گرنا ضروری ہے۔ تیری بنیاد عمل بدعتیں اور گمراہیاں ہیں اور تعمیر ریاو نفاق پر ہے تو عمارت قائم کیسے رہے۔ یہ محض خواہش نفس وطبع ہے۔ تو نفس و خواہش کے تقاضوں سے کھاتا پیتا، نکاح کرتا اور مال جمع کرتا ہے۔ ان میں سے کسی کام میں تیری نیت نیک نہیں ہوتی۔ مومن کی نیت ہر حالت اور ہر عمل میں نیک ہوتی ہے۔ وہ اللہ تعالی کے حکم کے بغیر نہ کھاتا پیتا ہے، نہ شادی بیاہ کرتا ہے۔ وہ دنیا و آخرت (کے کاموں) میں اسی پر قائم رہتا ہے۔ دنیا میں اس کو حق تعالی کا حکم شریعت کے ذریعے معلوم ہوتا ہے اور آخرت میں بلاواسطہ۔ دنیا اور اس کے جلد فنا ہونے پر نظر کرکے اس سے متنفر ہو جاتا ہے اور اس کے مقسوم کو یاد رکھ کر شرعی وقلبی شہادت کے بعد استعمال کرتا ہے۔ (جب کوئی چیز ملتی ہے تو) کہتا ہے مجھے نہ اس کی ضرورت ہے نہ یہ میرا مقصود ہے۔ اس کا دل ادھر ادھر بھاگتا پھرتا ہے اور وہ اس کے

فلا يفتح عينه فى وجه الجنته حتى يلقى ربه عزوجل + فاذا تناول شياء منها لا يتناوله الابامرحزم وتقلم واشاره + فيقبل الامرقضاء بحق الجنته + يقضى حق الحور والولدان وتلك الشهوات + يوافق فى ذلك الانبياء والمرسلين والشهداء والصالحين + وقتادون وقت + والا فمعظم اوقاته عند ربه عزوجل +

انا اتقيت ربك عزوجل جاء ك منه الفرج فى جميع + احوالک + اما سمعته كيف قال + ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب هذه الايته غلقت باب الاتكال على الاسباب + غلقت باب الاغنياء والملوک وفتحت باب التوکل + من يتقيه يجازيه بان يجعل له فرجا و مخرجا مما ضاق على الناس + اى شئى اعمل بكم اقوال لكم

ـ

لقد اسمعت لونا ديت حيا
ولكن لا حياة لمن تنادى)

قلبک فارغ من الاسلام والايمان والايقان + لامعرفته لک ولا علم فانت هوس والكلام معک ضائع + ياسنافقون قد قنعتم بالكلام فى التوکل بالسنتكم وقلوبكم مشركته بالخلق + قلبى ملى غيظا عليكم غيرة لله عزوجل + ان سكتم و تركتم المزاحمته والاحرقت

قبول کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ دنیا میں اس کی یہ حالت ہوتی ہے۔ اب رہی آخرت تو وہاں دیدار خداوندی کے بغیر جنت کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے گا بھی نہیں۔ جنت کی کوئی چیز قطعی حکم، تقدم اور اشارہ کے بغیر نہ کھائے گا۔ صرف جنت کا حق ادا کرنے کے لیے اس کو قبول کرے گا۔ حور و غلمان اور ان خواہشات کا حق ادا کرے گا۔ ادائے حقوق میں کسی وقت انبیاء و مرسلین اور شہداء وصالحین کی موافقت کرے گا، ورنہ اکثر اوقات اپنے پروردگار ہی کے پاس رہے گا۔

کشائش: اگر تو خدا تعالیٰ سے ڈرے گا تو ہر حال میں تجھے کشائش حاصل ہوگی۔ کیا تونے نہیں سنا کہ خدا تعالیٰ کیا فرماتا ہے: "جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اللہ اس کے لیے سبیل نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا" اس آیت نے اسباب پر بھروسہ کرنے کا دروازہ ہی بند کر دیا۔ امراء وسلاطین کا دروازہ بند کرکے توکل کا دروازہ کھول دیا کہ جو خدا تعالیٰ سے ڈرے گا اس کو یہ صلہ ملے گا۔ اس کو وسعت بخشے گا اور جن امور میں مخلوق کو تنگی پیش آتی ہے، اس کے لیے سبیل پیدا کرے گا۔ میں تمہیں لے کر کروں کیا؟ میں تم سے کیا کچھ کہتا ہوں (مگر تم پر اثر ہی نہیں ہوتا) کسی کا شعر ہے۔ "اگر تو کسی زندہ شخص کو پکارتا تو وہ سنا لیتا جس کو پکار رہا ہے، اس میں بالکل زندگی نہیں" تیرا دل اسلام، ایمان و یقین سے خالی ہے۔ علم و معرفت بھی حاصل نہیں۔ تو سراپا ہوس بنا ہوا ہے۔ تجھ سے گفتگو کرنا بھی بے کار ہے۔ اے منافقو! تم نے توکل پر زبانی گفتگو کو کافی سمجھ لیا اور حال یہ ہے کہ تمہارے دلوں میں مخلوق خدا گھسی ہوئی ہے۔ غیرت خداوندی کے باعث میں تم سے بے حد خفا ہوں۔ میرے دل میں غصہ بھرا ہوا ہے یا تو چپ رہو اور مزاحمت کرنا چھوڑ دو ورنہ میں تمہارے گھروں کو آگ لگا دوں گا۔ اے

دوركم عليكم + ياحائل بين الماء المالح
والعذب حل بيننا وبين التسخط عليك +
والمنازعة لك في اقدارك +
حل بيننا و بين معاصيك ببرزخ
من رحمتك امين !

ياغلام اذا كنت متقيا
لربك عزوجل ذاكر الله موحدا
الله مشير اليه قبل بلائك + فاذا
وقعت في باب البلاء قال لها
يا ناركوني بردا و سلاما
اللهم افعل بناكذا وان كنا
لانستحق + عاملنا بكرمك
ولا تحاققنا ولا توارنا
ولا توافقنا امين +

الادب في حق العارف فريضة كالتوبة في حق العاصي + كيف لا يكون متادبا وهو اقرب الخلق الى الخالق + من عاشرالملوك بالجهل كان جهله مقرباله الى قتله + وكل من ليس له ادب فهو ممقوت الخالق و الخلق + كل وقت ليس فيه ادب فهو مقت + لا بد من حسن الادب مع الله عزوجل + احسنوا الاداب + اقبلوا على اخرتكم واعرضوا عن دنياكم + ولاتقبلواعليها كا قبال الكفار + لانهم يقبلون عليها و يحبونها لقلة خبرهم بها + العبد يتوب من معاصيه وزلاته وخطاياه ويشتغل بصوم النهار وصلاة الليل + وياكل من كسبه حلال الشرع + ثم يترقى فيصير متورعا + فيقل كسبه خوفا من الوقوع في الحرام + ثم يترقى فيصيرمتزها + ثم يترقى فيصيرا

وہ ذات جو میٹھے اور کھارے پانی کے درمیان حائل ہو کر اس کو ملنے نہیں دیتی ہم کو اپنے غصے اور قضا و قدر سے اختلاف کرنے سے روک دے۔ اپنی رحمت کے ترشح سے ہمارے اور معصیت کے درمیان پردہ بن جا۔ آمین!

عزیز من! اگر تو اپنے پروردگار سے ڈرے گا۔ اس کو یاد کرتا رہے گا۔ اس کو یگانہ ویکتا سمجھے گا اور مصیبت پڑنے، پر اسی کی طرف متوجہ ہوگا تو جب تجھ پر کوئی مصیبت پڑے گی تو خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ "اے آگ ٹھنڈی ہو کر سلامتی والی بن جا" اے اللہ! ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ کر۔ اگرچہ ہم اس کے مستحق نہیں۔ ہمارے ساتھ کرم کا معاملہ فرما۔ ہماری جانچ نہ فرما۔ نہ اپنی (نظر کرم سے) اوجھل کر اور نہ (میدان آزمائش میں) ہمیں کھڑا فرما۔ آمین!

حسن ادب: جس طرح گنہگار کے لیے توبہ کرنا ضروری ہے اسی طرح عارف کے لیے آداب کا لحاظ رکھنا فرض ہے۔ وہ با ادب کیسے نہ ہو، وہ تو ساری مخلوق سے زیادہ خدا کے قریب ہے۔ جو شخص بادشاہوں سے میل جول میں جہالت برتے گا (یعنی آداب شاہی ملحوظ نہ رکھے گا) تو یہ جہالت اس کو قتل کے قریب لے آئے گی۔ جو بے ادب ہوگا، وہ خالق و مخلوق دونوں کا معتوب ہوگا۔ خدا تعالیٰ کے یہاں حسن ادب کے سوا چارہ نہیں۔ حسن ادب سیکھو۔ آخرت کی طرف متوجہ ہو۔ دنیا سے منہ موڑ لو۔ کافروں کی طرح اس پر نہ گرو۔ وہ لا علمی کی وجہ سے اس کی طرف جھکتے اور اس کو عزیز رکھتے ہیں بندہ اپنی معصیتوں لغزشوں اور خطاؤں سے توبہ کرتا، دن کو روزوں اور رات کو نمازوں میں مشغول رہتا اور اپنی حلال کمائی سے شرع کے مطابق کھاتا ہے۔ اس کے بعد ترقی کرتا اور پرہیزگار بن جاتا ہے اور حرام میں مبتلا ہو جانے کے ڈر سے اس کی کمائی میں کمی ہونے لگتی ہے۔ اس کے بعد اور ترقی کرتا ہے اور منزہ (یعنی پاک صاف)

زاهدا + ثم يترقى فيصير عارفا مفتقر القلب الى الله عزوجل فيجالسه ويحادثه + يفرغ قلبه من الخلق + يستغنى عنهم ويفتقر اليه + يجالسه مع ارواح انبيائه واصفيائه + يصير مستانسابه قريبا منه + وهذا بعد كم وكم ويحك ماتعرف الاحوال فلم تتكلم فيها + ماتعرف الحق عز و جل فلم تدعوا اليه + انت ماتعرف الاهذا الغني + هذا السلطان + مالك رسول ولا مرسل + ما تاكل بالورع وانما تاكل بالحرام + اكل الدنيا بالدين حرام + انت منافق دجال + وانا بغاض دكاك المنافقين + محزق لعقولهم + معاولى تخرب بيت هذا المنافق + وتذهب ايمانه الذى يدعيه + المنافق مامعه سلاح يقاتل به + ليس له حصان يركب ويكرعليه و يفرين الخلق والخالق + بين الظاهر والباطن + بين السبب والمسبب بين الحكم والعلم + عندى مجى الافات يتبين اثر الايمان وعمل الايقان وقوة التوحيد والتوكل والثقه بالله عزوجل + الايمان هو البينته على الدعوى + المومنون يخافون الله عزوجل بقلوبهم ويرجونه دون غيره + ينزلون حوائجهم به دون غيره + يرجعون الى بابه دون باب غيره + واثاره كيف

ہو جاتا ہے۔ پھر ترقی کرکے زاہد اور زاہد سے ترقی کرکے عارف بن جاتا ہے۔ اور اس کا قلب خدا کا محتاج فقیر بن جاتا ہے۔ پس اس کو اس کی ہم نشینی اور ہم کلامی نصیب ہوتی ہے۔ مخلوق سے اس کا قلب خالی اور بے نیاز ہو جاتا ہے اور صرف خالق کا محتاج اس کو انبیا اور خاصان خدا کی معیت حاصل ہوتی ہے۔ وہ ذات حق سے مانوس اور اس کے قریب ہوتا ہے لیکن یہ مقام بہت مدت گزرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ ہائے افسوس! تو ان کیفیات سے واقف نہیں ہے پھر اس میں گفتگو کیوں کرتا ہے۔ تو خود تو خدا تعالیٰ کو پہچانتا نہیں پھر (واعظ بن کر) اس کی طرف بلاتا کیوں ہے؟ تو تو صرف اس دولت مندی اور اسی بادشاہ (دنیوی) سے واقف ہے۔ تیرے لئے نہ رسول ہے نہ خدا۔ تو پرہیزگاری سے نہیں کھاتا بلکہ حرام کھاتا ہے۔ دین فروشی کرکے دنیا کمانی حرام ہے۔ تو منافق دجال ہے اور میں منافقوں کا دشمن، ان کی سرکوبی کرنے والا اور ان کی عقلوں کا پردہ چاک کرنے والا ہوں۔ میری کدالیں (سخت گیری) اس منافق کے گھر کو منہدم اور اس کے ایمان کو جس کا وہ مدعی ہے زائل کر دیں گی۔ منافق کے پاس نہ ہتھیار ہوتا ہے زائل لڑے اور نہ گھوڑا ہوتا ہے جس پر سوار ہو کر کرو فرو کھلائے۔ مخلوق اور خالق کے درمیان، ظاہر و باطن کے درمیان، سبب اور مسبب کے درمیان، علم اور حکم کے درمیان ایمان کا اثر اور ایقان کا عمل اور توحید کی قوت، توکل اور اللہ پر بھروسہ مصیبتیں آنے پر کھلتا ہے۔ ایمان ہی اس دعوٰی کی دلیل ہے۔ مومنین اپنے دل میں صرف خدا سے ڈرتے ہیں اور اسی سے امید رکھتے ہیں۔ اپنی حاجتیں اسی کے سامنے پیش کرتے ہیں، کسی دوسرے کے سامنے نہیں، صرف اسی کے دروازے کی طرف لوٹتے ہیں۔ کسی اور در پر نہیں جاتے۔ اس کی شناخت یہ ہے کہ تم اپنے پروردگار کو کیسے پہچانتے ہو۔

ما تعرفون ربكم عزوجل + من عرف الدنيا تركها ومن عرف الاخرة راها مخلوقته مكونته بعد ان لم تكن + فتركها ولحق بخالقها + فتصغر الدنيا والاخرى في عيني قلبه + ويعظم الحق عزوجل في عيني سره + فيطلبه دون غيره + يصير الخلق كالذرين يديه + براهم كالصبيان يلعبون اذا لعبوا بالتراب + يرى الملوك المتولين معزولين + والا غنياء معزورين + يرى المشتغلين بغير ربهم محجوبين + انى اراكم تلعبون بكتاب الله عزوجل وسنته رسوله صلى الله عليه وسلم وكلام الصالحين + تلعبون بذلك بجهلكم + لواتبعتم الكتاب و السنته الرايتم عجبا + مازالوا يصبرون معه على ما يريد+

حتى اعطاهم مايريدون + الفقر والبلاء مع عدم الصبر عقوبته + ومع وجوده كرامته + يتنعم المؤمن في بلائه بقرب ربه عزوجل ومناجاته له + ولا يحب البراح من مكانه + ما اكسد سوق كلامي لانه لا ينفق على النفوس والا هويته + هذا اخرالزمان + قد قام سوق النفاق وانا مجتهد في اقامه الدين الذى كان عليه نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم والصحابته والتابعون له + هذا اخرالزمان قد صار معبود اكثرهم الدينار والدرهم + قد صار واكقوم موسى عليه السلام الذى اشربوا في قلوبهم العجل +

دنیا سے جو واقف ہو جاتا ہے، اس کو چھوڑ دیتا ہے۔ جو آخرت کی واقفیت حاصل کرلیتا ہے، وہ سمجھ لیتا ہے کہ آخرت بھی مخلوق ہے اور عدم سے وجود میں آئی ہے لہٰذا اس کو بھی چھوڑ دیتا ہے، اور خالق کے ساتھ وابستہ ہو جاتا ہے۔ اس کے قلب کی نظروں میں دنیا و آخرت دونوں حقیر معلوم ہوتی ہیں اور چشم باطن میں خالق ہی سب سے معظم نظر آتا ہے۔ پس سب کو چھوڑ کر اسی کا طلب گار ہوتا ہے۔ مخلوق اس کے سامنے چیونٹیاں معلوم ہوتی ہیں وہ ان کو ایسا سمجھتا ہے جیسے ناسمجھ بچے کھیل رہے ہیں۔ صاحب تخت و تاج بادشاہ معزول نظر آتے ہیں اور دولت مند مبتلائے فریب۔ اسے غیر اللہ میں مشغول رہنے والے محجوب نظر آتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم کتاب الٰہی، سنت رسول اور صالحین کے کلام سے کھیل رہے ہو اور یہ کھیل محض جہالت ہے اگر کتاب و سنت کی پیروی کرتے تو تمہیں عجیب و غریب برکتیں دیکھنے میں آتیں۔ اللہ والے مشیت ایزدی پر ہمیشہ صابر رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ ان کو حسب منشا عطا فرماتا ہے۔ اگر صبر نہ ہو تو تنگ دستی و مصیبت ایک عذاب ہے۔ اور صبر کرے تو عزت و کرامت ہے۔ بندہ مومن مصیبت میں قرب حق اور مناجات کے مزے لیتا ہے۔ اور جگہ سے ہٹنا پسند نہیں کرتا۔ میرے وعظ کا بازار کتنا مندہ پڑ گیا۔ وہ خواہشات و نفسانیت کے سامنے رواج نہیں پاتا۔ یہ آخری زمانہ ہے کہ نفاق کا بازار گرم ہے اور میں اس طریقہ کے قائم کرنے میں لگا ہوا ہوں جس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے صحابہؓ اور تابعینؒ (عمل پیرا) رہے ہیں۔ یہ آخر زمانہ ہے کہ اکثر لوگوں کے معبود درہم و دینار بن گئے ہیں۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح (یعنی یہودی) بن گئے کہ لان کے دلوں میں گو سالہ کی محبت رچ گئی تھی اور اور اس زمانے کا بچھڑا درہم دینار بن گئے ہیں۔ تجھ پر افسوس! تو اس دنیا کے بادشاہ سے جاہ و جلال کا

عجل هذا الزمان الدينار والد رهم ويحك كيف تطلب الجاه والمال من هذا الملك + و تعتمد عليه فى مهماتك وهو عن قريب اما معزول اويموت + يذهب ماله وملكه وجاهه + وينقل الى قبره الذى هويت الظلمته و الوحشته والوحدة والغم والهم والدود + و ينقل من ملك الى هلك + الا ان يكون له عمل صالح ونيته صالحته للخلق + فيتغمده الله برحمته ويخفف حسابه + لاتتكل على من يعزل اويموت + فيخيب رجائوك

وينقطع مددک + المئومن ارتفعت همته عن الارض وعن الدنيا وابنائها و عن لاخرة وابنائها + علم ان ربه عزو جل يحب العالين من الهمم + فعلى همته حتى انتهت اليه + وخرت بين يديه ساجدة + فلم ياذن لها بالرفع من السجود حتى استدعى بالقلب والسر + فا عطاهما النيابته والرياسته والامارة والتمكن فى الخلق + فعاش فى الدنيا رئيسا وفى الاخرة رئيسا + فى الدنيا ملكا وفى الاخرة ملكا +

يا قوم اشكروا ربكم عز و جل على نعمه ولا تضيفوها الى غيره + اما سمعتموه يقول وما بكم من نعمته فمن الله فتش على الفقراء فاسطهم + واجتهد ان لاتمر عليک حيلته منافق متنمس كذاب يتفاقر وهو غنى + براحم الفقراء بجلواته وتباكيه وذله + اذاطلب منک واحد من هذا الجنس فتوقف ساعته واستفت قلبک + فلعله غنى و

طلب گار ہے اور اپنی مہمات میں اس پر بھروسہ رکھتا ہے۔ حالانکہ وہ عنقریب یا تخت حکومت سے اتار دیا جائے گا یا مر جائے گا۔ اس کا ملک و مال، جاہ جلال سب جاتا رہے گا اور وہ ایسی قبر میں جا پڑے گا جو تاریکی وحشت، تنہائی و بے کسی، رنج و غم اور کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہے۔ وہ حکومت سے بربادی کی طرف چلا جائے گا۔ ہاں اگر اس کے پاس نیک عمل اور رعایا کے متعلق نیک نیتی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کو رحمت کی چادر میں چھپا لے گا اور حساب کتاب میں تخفیف فرما دے گا۔ معزول ہونے والے اور مرنے والے پر بھروسہ نہ کر ورنہ تیری امید پوری نہ ہوگی۔ اور مدد منقطع ہو جائے گی۔ مومن کی ہمت دنیا و اہل دنیا، آخرت اور اہل آخرت سب سے اونچی اٹھتی ہے اس نے جان لیا ہے کہ خدا تعالیٰ بلند ہمتوں کو محبوب رکھتا ہے۔ لہٰذا اس کی ہمت بلند ہو کر خدا تعالیٰ تک جا پہنچی اور اس کے سامنے سجدے میں گر پڑی اور سجدے سے سر اٹھانے کا اس کو حکم نہ ہوا، یہاں تک کہ قلب و باطن کو آواز دی اور ان کو مخلوق میں تصرف حکومت اور ریاست و نیابت عطا فرمائی۔ وہ دنیا میں بھی رئیس بنا رہا اور آخرت میں بھی رئیسانہ زندگی بسر کی۔ دنیا میں بھی بادشاہ بنا رہا اور آخرت میں بھی۔

شکر نعمت: دوستو! خدا کی نعمتوں پر اس کے شکر گزار ہو۔ ان نعمتوں کو دوسروں کی طرف منسوب نہ کرو۔ کیا تم نے اس کا فرمان نہیں سنا "جو نعمت بھی تمہارے پاس ہے وہ اللہ کی دی ہوئی ہے" فقرا کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر دیا کرو، اور کوشش کرو کہ اس جھوٹے، منافق، مکار کا داؤں تم پر نہ چلے، جو مال دار ہو کر فقیروں کی سی صورت بنائے پھرا کرتا ہے اور ظاہر داری کے طور پر رونی صورت اور خستہ حالی ظاہر کرکے فقیروں (مفلسوں) کی صف میں گھستا ہے۔ جب کوئی ایسا شخص تم سے سوال کرے تو تھوڑا توقف کیا کرو اور اپنے دل سے فتویٰ پوچھ لیا کرو کیونکہ

هو يتفاقر + انظر مايخطرلک +
استفت نفسک وان افتاک
المفتون + المئومن
يعرف الخلق
له فيهم علامات + قلبه حساس ينظر
بنورالله عزوجل الذي اسكنه
في قلبه +

ويحک انت کسلان فلاجرم
لا يقع بيدک شئي + جيرانک
واخوانک واقاربک قد سافروا
وفتشوا و حفرو افوقعوا في
الكنوز + ربح الدرهم عشرة
وعشرين + ورجعوا غانمين
وانت قاعد مكانک + عن
قريب يذهب هذا القدر اليسير
الذي بيدک وتطلب بعد ذلک
من الناس ويحک جاهد في طريق
الحق عزوجل ولاتتكل على قدره +
اما سمعته کيف قال والذين
جاهدوا فينا لنهد ينهم سبلنا
اشرع وقد جاء ک غيرک وتمم
شغلک + کل شئي بيد الله عزوجل فلا
تطلب شياء من غيره + اما سمعته يقول
وان من شئي الا عند ناخزائنه ومانتزله
الابقدر معلوم مابقي بعد هذه الايته
كلام + ياطالب الدينار والدرهم هما
شئي وهما بيد الله عزوجل + فلا تطلبها
من الخلق ولا تطلبهما بلسان
شرکک بهم
واعتمادک على الاسباب + اللهم يا
خالق الخلق وياسبب الاسباب

ممکن ہے کہ مال دار ہو کر اپنے کو فقیر ظاہر کرتا ہو لہٰذا معلوم کر لیا کرو کہ تمہارا دل کیا کہتا ہے۔ اپنے نفس سے فتویٰ لیا کرو' اگرچہ مفتی نے (جواز کا) فتویٰ دے دیا ہو۔ مومن مخلوق کو پہچان لیا کرتا ہے۔ اس کو ان کی بہت کچھ شناخت ہوتی ہے۔ اس کا قلب بڑا حساس ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اس نور سے دیکھتا ہے جو حق تعالیٰ نے اس کے دل میں رکھ دیا ہے۔

تقدیر پر بھروسہ: افسوس! تو حد درجہ کاہل ہے لہٰذا یقیناً تیرے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ تیرے پڑوسی' تیرے بھائی بند' اعزہ و اقربا سب کوچ کر گئے۔ انہوں نے ایک ایک جگہ تلاش کر کے (غیبی خزانوں کو) کھودا۔ یہ خزانے ان کے ہاتھ لگے کہ ایک ایک درہم پر دس دس بیس بیس کا نفع ہوا۔ وہ با مراد لوٹ آئے اور تو اپنی جگہ بیٹھا ہی رہ گیا۔ وہ گھڑی قریب ہے کہ یہ قلیل پونجی بھی جو تیرے ہاتھ میں ہے غارت ہو جائے گی اور تو لوگوں سے بھیک مانگتا پھرے گا۔ تجھ پر افسوس! خدا کی راہ میں مجاہدہ کر اور تقدیر پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ۔ کیا تو نے نہیں سنا کہ اس کا ارشاد کیا ہے "جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کیا کرتے ہیں' ہم ان کو اپنے راستوں کی ضرور ہدایت دیتے ہیں۔" تو کام شروع کر دے۔ اس کے بعد دوسرا آکر اس کام کی تکمیل کرے گا۔ ہر چیز اللہ کے ہاتھ میں ہے لہٰذا دوسروں سے کچھ نہ مانگ۔ کیا تو نے اس کا ارشاد نہیں سنا۔ "کوئی چیز بھی ہو' اس کے خزانے ہمارے ہی پاس ہیں۔ ہم اس کو مقررہ مقدار پر اتارا کرتے ہیں" اس آیت کے بعد بحث کی گنجائش ہی باقی نہیں رہی۔ اے دینار و درہم کے طالب! یہ دونوں بھی چیزوں ہی میں داخل ہیں اور وہ بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں لہٰذا ان کو مخلوق سے نہ مانگ اور نہ ان کے دینے میں مخلوق کو خدا کا شریک ٹھہرا اور نہ اسباب پر اعتماد کر کے ان کی دعا کر (کہ فلاں ذریعے سے دلا دے)۔ اے اللہ! اے مخلوق کو پیدا

خلصنا من قید الشرک بخلقک واسبابک واتنا فی الدنیا حسنتہ وفی الاخرۃ حسنتہ وقنا عذاب النار (وقال رضی اللہ عنہ) یاعباد اللہ انتم فی دار الحکمتہ لا بد من الوسطتہ + اطلبوا من معبود کم طبیبا یطب امراض قلوبکم + مداویاید اویکم + دلیلا یدلکم ویاخذ بایدیکم + تقربوا الی مقربیہ ومئودبیہ وحجاب قربہ وبوابی بابہ + قد رضیتم بخدمتہ نفوسکم ومتابعتہ اھوائکم وطباعکم + انا احسن اخلاقکم واوقحکم فی دین اللہ عزوجل + لاتسمعوا من ھولاء الذین یضرحون نفوسکم + یذلون للملوک ویصبرون بین ایدیھم کالذر + لایامرونھم بامرہ ولاینھونھم عن نھفیہ + وان فعلوا ذلک فعلوہ نفاقا تکلفا + طھر اللہ الارض منھم ومن کل منافق + اویتوب علیھم ویھدیھم الی بابہ + انی اغار انا سمعت واحدایقول اللہ اللہ وھو یری غیرہ + یا ذکرا اذکر اللہ عزوجل وانت عندہ + ولا تذکرہ بلسانک وقلبک عند غیرہ + المعادی لی والمحب لی عندی سواء + مابقی علی وجہ الارض لی صدیق ولا عدو + ھذا فیما یلی صحتہ التوحید ورویتہ الخلق بعین العجز + واما من اتقی اللہ عزوجل فھو صدیقی + ومن عصاہ فھو عدوی + ذلک صدیق

کرنے اور اسباب کے تجویز فرمانے والے! ہمیں مخلوق واسباب کو شریک خدا سمجھنے کی قید سے رہائی دے اور ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (پھر فرمایا) اے بندگان خدا! تم کار گاہ حکمت میں ہو۔ اس لیے واسطہ کی ضرورت ہے۔ اپنے معبود سے طبیب طلب کرو کہ وہ تمہاری قلبی بیماریوں کا علاج کرے۔ معالج کے خواستگار ہو جو تم کو دوائیں دے اور رہبر مانگو جو تم کو راستہ دکھائے اور تمہاری مدد کرے۔ خدا کے مقرب و باادب بندوں اور باب قرب کے دربانوں اور آستانہ قدس کے چومنے والوں کے قریب رہو۔ تم تو اپنے نفوس کی خدمت اور خواہشات وطبیعت کی اطاعت پر راضی ہوگئے ہو۔ میں اخلاق کے اعتبار سے تم سب میں بہتر ہوں اور دین خداوندی کے بارے میں تم سب سے زیادہ بے باک۔ ان (دنیا دار واعظوں) کی نہ سنو جو تم کو خوش کر دیتے ہیں اور امیروں کے سامنے ذلیل اور ان کے آگے چیونٹیوں کی طرح حقیر بن جاتے ہیں۔ ان کو نہ خدا کا حکم سناتے ہیں اور نہ ممنوعات خداوندی سے ان کو روکتے ہیں۔ اگر کبھی ایسا کرتے بھی ہیں' تو نفاق وتکلف کی رو سے کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں اور سارے منافقوں سے زمین کو پاک کر دے یا ان کو توبہ کی توفیق بخشے اور اپنے دروازہ کی ہدایت فرمائے۔ مجھے بڑی غیرت آتی ہے جب کسی کو سنتا ہوں کہ وہ زبان سے تو اللہ اللہ کہتا ہے اور اس کی نظر (کار برآری کے لیے) دوسروں پر پڑتی ہے۔ اے اللہ کا ذکر کرنے والے! اللہ کے پاس رہ کر اس کا ذکر کیا کر۔ زبان سے ایسا ذکر نہ کر کہ دل دوسروں کے پاس ہو۔ میرے نزدیک دوست و دشمن دونوں برابر ہیں۔ روئے زمین پر نہ کوئی میرا دوست ہے نہ دشمن یہ بات توحید میں کامل اور مخلوق کو عاجز سمجھنے کے لحاظ سے ہے ورنہ یوں تو جو بھی خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے' وہ میرا دوست اور جو اس کی نافرمانی کرتا ہے وہ میرا دشمن ہے۔ کیونکہ وہ میرا دینی دوست اور یہ میرا دینی دشمن ہے۔ خدایا

ايماني وهذا عنوله + اللهم حقق لي هذا وبه وثبتني عليه + اجعله موهبته لا عاريته + هذا شئي لا يجئي بالدعوى والتحلي والتمني والاسامي والالقاب ولقلقته اللسان + انما يجي بالصدق والاخلاص وترك الرياء و معاداة النفس والهوى والشيطان +

كونو اعقلا + ماارى لكم قلوبا ولا معرفته بالمقلب + نفوسكم غير مروضته غير معلمته + هي ملائي من الكبرو العظمته + طريق الحق عز وجل ليس فيها اناولي ومعي + كل هذه الطريق محووفناء + في البدايته عند ضعف الايمان لا اله الا الله + وفي النهايته عندقوة الايمان

لا اله الا انت + لانه مخاطب

حاضر مشاهد +

كل من طلب من الخلق فقد عمي عن باب الخالق + ماخدمه و لا صحبه + لوخدمه في حال شبابه لاغناه في كبره + هو يعطي من لا يخدمه + فكيف لا يعطي من يخدمه + المئومن كلما شاخ قوى ايمانه واستغنى عن الخلق لقربه من الحق عز وجل يستغني عنهم وان كان لا يملك ذرة ولا لقمته ولا خرقته + تنبهو الما اقول ولا ترفضوه وراء ظهوركم + اني احق حقاني حق + اقول عن تجربته + اني ارى الاكثرسنكم محجوبين + يدعون الاسلام

یہ مضمون میرے لیے تحقیق و ظاہر فرما دے اور مجھ کو اس پر قائم رکھ‘ اس کو ہبہ کر دے۔ عاریت نہ قرار دے (تاکہ واپس لے جانے کا خطرہ نہ رہے) یہ چیز ایسی ہے جو دعوئی‘ سنگار‘ خواہش‘ نام و لقب اور زبانی بکواس سے نہیں حاصل ہوتی بلکہ صدق و اخلاص پیدا کرنے اور ریا کاری چھوڑ دینے اور نفس و خواہش اور شیطان کو دشمن سمجھنے سے حاصل ہوتی ہے۔

ضعف و قوت ایمان: عقل سے کام لو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم نہ صاحب دل ہو‘ نہ دل عطا کرنے والے کو پہچانتے ہو‘ نہ تمہارے نفوس نے ریاضت کی ہے اور نہ تعلیم پائی ہے بلکہ وہ تکبر و برائی سے بھرے ہوئے ہیں۔ خدا کی راہ میں نہ "میں" کوئی چیز ہے‘ نہ "میرا" نہ "میرے ساتھ۔" یہ سارا راستہ فنائیت و محویت کا ہے کہ ابتدا میں یعنی ایمان کی کمزوری کے وقت "لاالہ الا اللہ" (کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے) ہے۔ اور انتہا میں جب کہ ایمان قوی ہو جائے تو لا الہ الا انت (سوائے تیرے کوئی معبود نہیں) ہے کیونکہ وہ مخاطب‘ موجود اور شاہد ہوا کرتا ہے۔ جس نے مخلوق سے کچھ بھی مانگا۔ اس کو خالق کا دروازہ نظر نہ آیا۔ نہ خدا کی خدمت کی اور نہ اس کی صحبت نصیب ہوئی۔ اگر جوانی میں اس کی خدمت کر لیتا تو بڑھاپے میں وہ اس کو تونگری بخشتا۔ وہ تو ان کو بھی دیتا رہتا ہے جو اس کی خدمت نہیں کرتے‘ پھر ان کا کیا۔ پوچھنا جو اس کی خدمت کرتے ہیں۔ مومن جس قدر بوڑھا ہوتا جاتا ہے‘ اس کا ایمان قوی اور خدا کے قریب پہنچنے کی وجہ سے مخلوق سے بے نیاز ہوتا جاتا ہے۔ اگرچہ ایک ذرہ‘ ایک لقمے اور ایک گدڑی کا بھی مالک نہ ہو۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں‘ اس پر غور کرو۔ اس کو پس پشت نہ ڈالو۔ میں سر سے پاؤں تک حق ہی حق ہوں اور تجربہ کی بات کہہ رہا ہوں۔ میں تم میں اکثر لوگوں کو محروم پاتا ہوں کہ وہ اسلام کا دعوی کرتے ہیں اور اس کی حقیقت میں سے کچھ بھی ان کے پاس نہیں

وماعندهم من حقيقته شئى ويحكم اسم الاسلام عليكم فحسب لاينفعكم + تعملون بشرائط ظاهر الا باطنا + لايسوى عملكم شيئا ليلته القدر لها علامته عند الصالحين من عباد الله عزوجل +' من يكشف عن ابصارهم فيرون نور الا لويته التى بايدى الملائكته و نور وجوهم ونور ابواب السموات و نور وجه الحق عزوجل + لانه فى تلك الليلته يتجلى لاهل الارض + العبد اذا عرف الحق عزو جل و قرب قلبه كل القرب واعطاه كل العطاء وانسه كل الانس واعزه كل العز + فاذا سكن الى ذلك ازاله عنه + يفقريه ويرده الى نفسه و يجعل بينه و بينه حجابا + يختبره لينظر كيف يعمل + يهرب اويثبت + فاذا ثبت رفع الحجب عنه ورده الى ما كان عليه + كان الجنيد رحمته الله عليه + يقول فى معظم اوقاته اى شئى على منى + العبد وما يملک لمولاه + كان سلم نفسه الى ربه عزوجل وازال اختياره ومزاحمته + ورضى بتولى قدره له + صلح قلبه واطمانت نفسه فعمل بقوله ان ولبى الله الذى نزل الكتاب وهو يتولى الصالحين + كان الفضيل ابن عياض رحمته الله عليه اذا لقى سفيان الثورى يقول له تعالى حتى نبكى فى علم الله عزوجل فينا + ما احسن هذا الكلام +

افسوس! اسلام کے نام سے منسوب ہو جانے سے کچھ فائدہ نہیں۔ تم شرائط اسلام پر بہ ظاہر عمل کر رہے ہوا اور باطن میں عمل نہیں کرتے۔ تمہارا عمل معمولی چیز کے برابر بھی نہیں۔ اللہ کے نیک بندوں کے پاس شب قدر کی علامت ہوتی ہے۔ ان کی آنکھوں سے حجابات اٹھ جاتے ہیں۔ ان کو ان علم اور جھنڈوں کی روشنی نظر آتی ہے جو فرشتوں کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں۔ فرشتوں کے چہروں کے نور، فلکی دروازوں کی روشنی اور ذات حق کا نور نظر آتا ہے۔ کیونکہ حق تعالیٰ اس شب میں اہل زمین کو جلوہ دکھاتا ہے۔ بندہ کو جب خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ تو حق تعالیٰ اس کے قلب کو قرب کامل سے نوازتا اور پوری عطا نصیب فرماتا' انس کامل بخشتا اور ہر قسم کی عزت دیتا ہے۔ جب وہ اس سے سکون پا لیتا ہے تو (دنیوی نعمتوں کو) اس سے زائل کر دیا جاتا ہے۔ (دنیوی مال و ماہ کے لحاظ سے) اس کو مفلس بناتا اور اس کو پہلے حال کی طرف لوٹا دیتا ہے اور اپنے اور اس کے درمیان پردہ ڈال دیتا ہے۔ اس کو آزماتا ہے کہ دیکھیں کیا عمل کرتا ہے یعنی بھاگتا ہے یا جما رہتا ہے۔ اب اگر وہ جما رہتا ہے تو پردہ اٹھا کر سابق حال کی طرف واپس لاتا ہے۔ جنید رحمتہ اللہ علیہ اکثر اوقات یوں فرمایا کرتے تھے: "مجھ پر میرا ہے ہی کیا۔ غلام اور جو کچھ اس کے قبضہ میں ہے سب آقا ہی کا ہے" انہوں اپنے آپ کو آقا کے حوالے کر دیا اور اپنے اختیار و مزاحمت کو چھوڑ دیا اور تقدیر الٰہی کو کار ساز مان کر اس پر راضی ہوگئے۔ چونکہ ان کا قلب صالح اور نفس مطمئنہ بن گیا' لہٰذا انہوں نے اس قول پر عمل کیا کہ میرا کار ساز وہ اللہ ہے جس نے قرآن پاک نازل فرمایا اور وہی صالحین کی ضرورت کا کفیل ہے۔ فضیل بن عیاضؒ جب حضرت سفیان ثوری سے ملتے تو یوں کہا کرتے تھے کہ "آیئے اس فکر میں روئیں

هذا كلام عارف بالله عزو جل عالم به وبتصاريفه + ما علم الله الذی اشاراليه هو قوله

هولاء الى الجنته ولا ابالی

وهولاء الى النار

ولا ابالی + وخلط الكل موضعا واحد فلاابدری من ای القبيلتين هو + القوم لم يغتروابما ظهر من اعمالهم + لان الاعمال بخواتيمها + قد صارت الملوك لكثير من الخلق الهته قدصارت الدنيا والغنی العافيته والحول والقوی الهته ويحكم جعلتم الفرع اصلا + المرزوق رازقا + المملوك مالكا + الفقير غنيا + العاجز قويا + الميت حيا + لاكرامته لكم + لانبتعكم ولانتخذ منهجكم + بل نكون ناحيته منكم على تل السلامته .+ على تل السنته وترک البدعته + على تل التوحيد والاخلاص + وترک الرياء والنفاق ورنويته الخلق بعين العجز والضعف والقهر + اذا عظمت جبابرة الدنيا وفرا اعنتها وملوكها واغنياء هاونسيت الله عزوجل ولم تعظمه فحكمک حکم من عبد الاصنام + تصير من عظمت صنمک

ويلک اعبد خالق الاصنام

وقد ذلت لک الا صنام + تقرب الى الله عزوجل وقد تقرب الخلق اليک + على قدر تعظيمک لله عز و

جل يعظمک خلقه +

على قدر حبک

کہ خدا معلوم اللہ تعالیٰ کا علم ہمارے متعلق کیا ہے“ کیسی اچھی بات ہے! یہ اس شخص کا کلام ہے جو خدا کا عارف اور خدا سے اور خدا کے تصرفات سے آگاہ تھا۔ حق تعالیٰ کا وہ علم جس کی طرف فضیل نے اشارہ کیا تھا کونسا ہے؟ وہ یہ ہے۔ ”یہ لوگ جنتی ہیں اور یہ لوگ دوزخی۔ اور مجھے نہ ان کی پرواہ ہے نہ ان کی۔ سب کو ایک جگہ ملا جلا دیا ہے لہٰذا پتا نہیں کہ اپنا نفس کس گروہ میں شامل ہے۔ اللہ والے اپنے ظاہر اعمال پر کبھی مغرور نہیں ہوا کرتے اس لیے کہ اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ اکثر لوگوں کے معبود سلاطین بنے ہوئے ہیں۔ دنیا، تونگری، عافیت، طاقت اور زور بھی ان کے معبود بن گئے ہیں۔ افسوس! تم نے شاخ کو اصل اور رزق دیئے جانے والے کو رازق، غلام کو آقا، محتاج کو دولت مند سمجھ لیا۔ عاجز کو قوی اور مردہ کو زندہ قرار دے لیا۔ تمہاری کوئی عزت نہیں۔ ہم نہ تمہاری اتباع کریں گے، نہ تمہارے طریقے پر چلیں گے۔ ہم تم سے علیحدہ ہو کر سلامتی، طریق سنت، ترک بدعت، توحید و اخلاص کے ٹیلوں پر جائیں گے، ریا و نفاق ترک کرکے مخلوق کو عاجز، ضعیف اور مغلوب دیکھتے ہوئے چلیں گے۔ تو نے دنیا کے ظالم حاکموں، فرعونوں، سلاطین و امرا کو باعظمت سمجھا اور خدا تعالیٰ کو بھول گیا۔ اس کی عظمت کا اعتراف نہ کیا تو تیرا حکم بھی وہی ہے جو بت پرستوں کا ہے کیونکہ جس کو تو نے معظم سمجھا وہی تیرا بت ہے۔

خدمت و عظمت: تجھ پر افسوس! ان مورتوں کے بنانے والے (خدا تعالیٰ) کی پرستش کر تو ساری مورتیں تیرے سامنے سرنگوں ہو جائیں گی۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک مقرب ہونے کی کوشش کر۔ ساری مخلوق تیرا تقرب چاہے گی۔ تو خدا تعالیٰ کی جتنی عظمت کرے گا اسی قدر مخلوق تیری عظمت کرے گی۔ خدا سے تجھے جتنی محبت ہوگی۔

له يحبك خلقه + على قدر خوفك منه يخافك خلقه + على قدر احترامك لاوامره و نواهيه يحترمك خلقه + على قدر تقربك منه يتقرب اليك خلقه + على قدر خدمتك له يخدمك خلقه +

ذكر الموت دواء لامرض النفوس ومقمعة على راسها + بقيت سنين اكثر من ذكر الموت ليلا ونهارا وافلحت بذكرى له + وقهرت نفسى بذكرى له + ففى بعض الليالى ذكرت الموت وبكيت من اول الليل الى السحر + فكنت فى تلك الليلة ابكى اقوال + الهى اسالك ان لايقبض ملك الموت روحى وتتولى قبضها انت + فغمضت عينى فرايت رجلا شيخا بهياله سمته حسن + فدخل من الباب + فقلت له من تكون + فقال انا ملك الموت + فقلت له انى قد سالت الله عزو جل انه يتولى قبض روحى ولا تقبضها انت + فقال ولم سالته ذلك + اى ذنب لى انا + ان انا الا عبد مامور + اومر بالرفق بقوم و بالفظاظة على قوم + وعانقنى وبكى وبكيت معه ثم انتبهت وانا ابكى +

كان احمد بن حنبل رحمته الله تعالى يقول عزيز علي قلوب احرقها حب الدنيا وقد جمعت صدورها القران + اكثر من الاخوان الصالحين القائمين الراكعين الساجدين

مخلوق تجھے اتنا ہی محبوب رکھے گی۔ خدا تعالیٰ سے جتنا تو ڈرے گا اتنا ہی مخلوق تجھ سے ڈرے گی۔ تو خدا کے اوامر و نواہی کا جتنا احترام کرے گا، اسی قدر تیرا احترام کریں گے تو خدا سے جتنا قریب ہونا چاہے گا اسی قدر مخلوق تجھ سے قریب ہوگی۔ خدا کی جتنی خدمت کرے گا اتنی ہی مخلوق تیری خدمت کرے گی

ذکر موت: موت کی یاد نفس کے امراض کی دوا اور اس کے سر (کو پاش پاش کرنے) کے لیے گرز ہے۔ برسوں میرے اوپر ایسے گزرے ہیں کہ رات دن میں موت کو یاد کرتا رہا ہوں۔ اسی یاد کی بدولت مجھے نجات ملی اور اسی یاد کی وجہ سے میں نے نفس کو زیر کیا۔ بعض راتوں کو موت کو یاد کرکے شروع رات سے صبح تک روتا رہا۔ ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ میں رو رہا تھا اور یہ عرض کر رہا تھا کہ میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں کہ ملک الموت میری روح قبض نہ کریں اور تو ہی میری روح قبض کرے۔ ناگاہاں میری آنکھ جھپک گئی اور میں نے ایک خوبصورت بوڑھے شخص کو دیکھا کہ دروازے سے اندر آیا۔ میں نے ان سے پوچھا۔ "تم کون ہو؟" انہوں نے جواب دیا۔ "میں ملک الموت ہوں" میں نے کہا "اللہ تعالیٰ سے میں نے دعا کی تھی کہ میری قبض روح کا کام وہی انجام دے اور تم قبض نہ کرو" انہوں نے کہا "تم نے یہ دعا کیوں مانگی؟ میرا قصور کیا ہے؟ میں تو ایک محکوم بندہ ہوں کسی کے ساتھ نرمی کرنے کا مجھ کو حکم دیا جاتا ہے اور کسی کے ساتھ سختی کرنے کا" اس کے بعد مجھ کو گلے لگایا اور رونے لگے، میں بھی ان کے ساتھ رونے لگا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ میں روئے جارہا تھا۔

امام احمد حنبلؒ کا قول: امام احمد حنبل رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ "مجھے سب سے زیادہ ناگوار وہ قلوب معلوم ہوتے ہیں جن کو دنیا کی محبت نے جلا دیا ہو، چاہے ان کے سینوں میں قرآن جمع ہو" ایسے دینی بھائی زیادہ پیدا کرو جو کثرت سے قیام رکوع و سجدے کرنے

الا مرین بالمعروف الناهین عن المنکر الذین قید الورع ایدیهم عن الاکتساب + و همتهم طلب ربهم عزوجل + انفقوا اموالکم علیهم

فان لهم عندالله عزوجل
غدادولة +

سالہ سائل ایما اشد + نارا لخوف اونارا لشوق + فقال نارا لخوف للمرید ونار الشوق للمراد + هنا شئی وهنا شئی + ای النارین عندک یا سائل + یا معتمدین علی الا سباب + نافعکم واحد وضارکم واحد + ملککم واحد سلطانکم واحد والهکم واحد اما سمعتموه یقول فمن کان یرجو لقا ء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادة ربہ احدا بینک وبین ربک انت + فارق اياک وقد رايتہ + قال کیف افارق ابای + قلت لہ + فارق نفسک بالمخالفتہ والمجاهدة والتطارش عن اجابتها + لا تجبها الی شهراتها ولذاتها و رعونا تها فحینئذ تذل وتتنحی عن وجہ قلبک + تصیر قطعتہ لحم ملقاة بلا حرکتہ فتدب فیها روح الطمانینتہ + اذا خرجت روح وجود ها دبت فیهما روح طمانینتها + فحینئذ تری هی والقلب ربها عزوجل + اذا صارت مطمئنتہ ساعدة نفخ فیها روح غیر الروح الا ولی + روح الربوبیتہ روح العقل + روح الزهد فی الخلق + روح الوجود بالحق عزوجل + روح الطمانینتہ الیہ والنفور عن غیره +

والے ہوں۔ نیکی کی ترغیب دیتے اور برائیوں سے روکتے ہوں۔ احتیاط و تقویٰ کی وجہ سے کمائی سے ان کے ہاتھ رک گئے ہوں۔ ان کی ساری ہمت طلب مولیٰ میں صرف ہوتی ہو۔ اپنے مالوں کو انہی پر خرچ کرو۔ کل کو قیامت کے دن انہی کے پاس دولت ہوگی (جس سے تم بھی فائدہ اٹھا سکو گے۔

آتش خوف و آتش شوق: ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ "کونسی آگ زیادہ سخت ہے۔ آتش خوف یا آتش شوق؟" آپ نے فرمایا۔ "مرید طالب کے لیے آتش خوف اور مطلوب کے لیے آتش شوق ۔ یہ اور چیز ہے اور وہ اور چیز۔ بتا تیرے پاس کون سی آتش ہے؟" اسباب پر بھروسہ کرنے والو! تم کو نفع اور نقصان پہنچانے والا ایک ہی ہے۔ تمہارا بادشاہ بھی ایک اور سلطان بھی ایک اور معبود بھی ایک۔ کیا تم نے سنا نہیں وہ فرماتا ہے "جس کو اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اس کو نیک عمل کرنا چاہیے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا چاہیے۔ اپنے اور اپنے رب کے درمیان تو (خود ہی حجاب) ہے۔ اپنے آپ سے جدا ہو جا، وہ نظر آجائے گا۔ اگر کوئی کہے۔ "اپنے آپ کو کیسے جدا کروں؟" میں کہوں گا نفس کی مخالفت، مجاہدہ اور اس کی بات کا جواب نہ دے کر اپنے نفس کو چھوڑ سکتا ہے اس کی خواہشوں، لذتوں اور رعونتوں میں اس کا کہنا نہ مان۔ اس وقت وہ زیر ہو جائے گا اور قلب کے منہ کے سامنے سے ہٹ جائے گا۔ (یعنی اس کی مخالفت نہ کرے گا) بے حس و حرکت پڑا ہوا گوشت کا ٹکڑا بن جائے گا۔ اس میں طمانیت کی روح سرایت کر جائے گی کیونکہ جب ہستی نفس مٹ جاتی ہے تو اس میں طمانیت کی روح داخل ہوتی ہے۔ پھر قلب و نفس دونوں اپنے رب کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ جب نفس مطمئنہ اور زیادہ موافق ہو جاتا ہے تو اس میں پہلی روح کے علاوہ ایک روح اور پھونکی جاتی ہے یعنی ربوبیت، عقل، زہد اور وجود مع اللہ کی روح، خدا تعالیٰ کے ساتھ سکون پانے اور غیر اللہ سے نفرت کرنے کی روح۔

الصادق فی عملہ یودع الشیوخ و یجوزھم + بشیر الیھم اقعدوا مکانکم حتی امضی الی الموضع الذی دللتمونی علیہ + الشیوخ باب فھل یحسن ان تلزم الباب ولا تدخل الدار + ویضرب اللہ الا مثال للناس + امنوا باللہ و رسولہ + صدقوا اللہ و رسولہ فیما اخبر + اساس الوصول الی اللہ عزوجل الا یمان + اساس الخیر کلہ الایمان + و الاخلاص اساس النبوۃ + النبوۃ اساس الرسالۃ + وھو اساس الولا یتہ والبدلیتہ والغوثیتہ والقطبیتہ

الفتوحات

لما مات علی بن الفضیل بن عیاض راہ ابوہ فی المنام+ فقال لہ ما فعل اللہ بک + قال یا ابت

مارایت للعبد خیرالہ

من ربہ+

یا بنی علیک باللہ لا تشتغل بغیرہ + الدار دارہ و الارزاق خلقہ + و قدر فیھا اقواتھا + والملائکتہ یوکلون بارزاقک + الخیر منہ والشر مبنہ + یرمی العبد بسھام الا فات + حتی اذا غمض العبد عینیہ عن الرمی جاء طبیب القرب داوے جرحہ + و طبیب الحب رفعہ + و طبیب الشوق ضمہ + البدایتہ بالمکارہ + اذا کانت

صدق عمل کا فیض: جو شخص عمل میں سچا ہوتا ہے وہ مشائخ کو الوداع کہہ کر ان سے آگے بڑھ جاتا ہے اور ان کو اشارہ کرتا ہے کہ آپ یہیں ٹھہریں تاکہ آپ حضرات نے جس مقام کی رہنمائی فرمائی ہے میں وہاں ہو آؤں مشائخ تو شاہی دربار کے دروازہ ہیں' کیا یہ کوئی اچھی بات ہے کہ تو دروازہ سے چمٹا رہے اور مکان کے اندر داخل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ پیغمبر علیہ السلام جو کچھ لائے ہیں' اس میں اللہ اور رسول کی تصدیق کرو۔ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی اصل بنیاد ایمان ہی ہے اور ہر بھلائی کی بنیاد ایمان ہے۔ اخلاص بنیاد ہے نبوت کی اور نبوت بنیاد ہے رسالت کی اور یہی اخلاص بنیاد ہے ولایت' بدلیت' غوثیت اور قطبیت کی۔

ملفوظات

جب علی بن فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ کی وفات ہوگئی تو ان کے والد نے ان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا" ابا جان میں نے بندہ کے لیے اپنے رب سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا۔"

آفات قرب حق کا ذریعہ ہیں: پیارے بیٹے! خدا کو اپنا لے۔ اس کے سوا کسی میں مشغول نہ ہو۔ دنیا اسی کا گھر ہے اور ہر قسم کا رزق اسی کا پیدا کیا ہوا ہے اور ہر ایک کی روزی مقرر کر دی ہے۔ فرشتے روزی پہنچانے پر مقرر ہیں۔ بھلائی برائی سب اسی کی جانب سے ہے۔ بندے پر مصائب کے تیر برستے ہیں' یہاں تک کہ بندہ تیروں کی بارش کی طرف سے آنکھیں بند کرلیتا ہے (یعنی گھبراتا نہیں) تب قرب کا طبیب آتا ہے اور اس کے زخموں پر پھاہا رکھتا ہے۔ محبت کا طبیب اس کو اٹھاتا اور شوق کا طبیب اس کو

الجنتہ محفوفتہ بالمکارہ

فکیف یکون

قرب الحق

عزوجل +

المئومن عامل الملک فی قریتہ اللنیا + اذا صار السر سماء والقلب ارضا + یطعم القلب من سور سماء السر + اذا

شاء جمع بینهما +

ثم رانی رحمتہ اللہ علیہ قریبا و ملیلہ کانہ یعانق شیاء + ثم قال یا اهل المجلس اعنورنا + انا فی قید الحال + فی قید من الحیوۃ + الیوم انا اخرس انا اصم + رایت

ابی ادم علیہ السلام فقال یا

بنی صححت نسبی +

الوحشتہ لابد منهاء + اذا نزل بک الموت قطعک کل مواصل و هجرک کل قریب + فاهجر هم . قبل هجر هم واقطعهم + فیکون القبر طریقا الی الحق دهلیزا + مت قبل ان تموت + مت عنک و عنهم و قد حییت بہ + تصیر کالمیت و ید السابقتہ تلقمتہ و تقلبہ + یاخذ قسمہ من غیر همہ + اذا تم هنا جاء ت الحیاۃ بقرب اللہ عزوجل و العلم بہ + یتنحی هنا الطائر + لا یبالی قامت القیامتہ اولم تقم + خلق الموت اولم یخلق + عندہ شغل وصل الی الحق + واما الاحکام فهی محفوظتہ محروستہ + سبحان من ستركم بالحکم و

سینے سے لگاتا ہے۔ ابتدا تکلیفوں سے ہوتی ہے جب جنت کو تکلیفوں سے گھیر دیا گیا ہے(کہ بغیر تکلیفیں اٹھائے کوئی وہاں جا نہیں سکتا) تو خدا کے تقرب کا پوچھنا ہی کیا؟

باطن و قلب کا فرق: بندۂ مومن دنیا کی بستی میں خدا کا کارندہ ہے جب باطن آسمان اور قلب زمین بن جاتے ہیں تو باطن کا بچا بچایا کھانا قلب کو ملتا ہے۔ جب وہ چاہتا ہے دونوں کو جمع بھی کردیتا ہے۔ اس کے بعد شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے پاس ہی نگاہ ڈالی اور دونوں ہاتھ اس طرح پھیلائے گویا کسی کو چھاتی سے لگانا چاہتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ اے حاضرین مجلس! ہمیں معذور سمجھو۔ ہم آج حال وقید حیات میں گونگے بہرے ہو رہے ہیں۔ اس وقت میں نے آدم علیہ السلام کی زیارت کی۔ وہ فرما رہے تھے کہ میرے بیٹے تو نے میرے ساتھ اپنی نسبت صحیح کردکھائی (اور خلف صادق ثابت ہوئے)

قطع تعلق: (سلوک میں) وحشت کا ہونا ضروری ہے۔ جب موت آتی ہے تو ہر جڑے ہوئے کو توڑ دیتی ہے اور ہر اپنے کو بیگانہ بناتی ہے۔ لہٰذا ان کے جدا ہونے سے پہلے تو خود ہی ان کو چھوڑ دے اور قطع تعلق کرے تاکہ قبر راہ حق کی دہلیز بن جائے۔ مرنے سے پہلے اپنے کو مٹا دے ۔ اپنے آپ سے اور ساری مخلوق سے فنا ہو جاکہ خدا کے ساتھ بقا حاصل ہو۔ تو مردہ بن جا اور دست تقدیر تجھ کو کھلائے پلائے اور کروٹیں بدلے۔ جب یہ کیفیت کامل ہو جائے گی تو خدا کا قرب اور اس کے علم کی زندگی ملے گی۔ یہ طائر روح فکر و پریشانی سے یک سو ہو جائے گا۔ اسے قیامت کے آنے نہ آنے اور موت کے پیدا کیے جانے یا نہ کیے جانے کی پروا بھی نہ ہوگی۔ اس کے لیے وصال الٰہی کافی ہوگا ہاں احکام شریعت بدستور محفوظ و نافذ رہیں گے۔ وہ پاک ذات ہے جس نے شرعی حکم سے تمہاری پردہ پوشی

فصحکم بالعلم + یتلبس احدکم بزی الصالحین زرقتہ وصوف وھو عندنا کافر +

قد یا کل العبد من کسبہ ویقوی ایمانہ + فیحرم علیہ ان یاکل من کسبہ + یقال لہ افتح خزانتہ التکوین + خذمن خزائن العلم + قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تفرغوا من ھموم الدنیا ما استطعتم +

اکثر وامن تذکر الموت وما وراء ہ والصراط وما وراء ہ + اذکر و الاخرۃ بنعیمھا او عذابھا + تفرغوا من الدنیا بالشغل مع اللہ عزوجل + بطھارۃ القلوب والا سرار و مجاھدۃ النفوس ومحاربتہ الشیا طین + تحرروا للہ تعالی وانقطعوا الیہ + التوحید اعدام الخلائق والخروج من الکل و انقلاب طبعک الی طبع الملائکتہ + ثم فنائوک عن طبع الملائکتہ ولحوق بربک عزوجل + یسقیک مایسقیک ونحص باعمال عندہ زیادۃ علی اعمل الظاھر +

الاسلام ظاھر و الا یمان قوتہ + ثم المعرفتہ باللہ عزوجل بعد ذلک + ثم الوجود باللہ تعالی + فاذا کان وجودک بہ کان کلک لہ + المومن یاکل من کسبہ وسببہ ویعلم انہ من اللہ عزوجل +

فاذا قوی اکل من توکلہ ویراہ من اللہ عزوجل ولا یتغیر علیہ

کی اور اپنے علم میں تم کو ظاہر کردیا تم میں بعض لوگ نیلے رنگ اور کمبل کے کپڑے پہن کر نیکو کاروں کی صورت بناتے ہیں حالانکہ وہ ہمارے نزدیک کافر ہیں۔ بندہ اپنی محنت مزدوری سے کماتا کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد کما کر کھانا اس پر حرام ہو جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے۔ کہ کار خانہ قدرت کے خزانے کھول اور علم کے خزانے لے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "جہاں تک ہوسکے دنیا کے افکار سے فارغ رہو۔"

ذکر احوال قیامت : مرنے اور مرنے کے بعد کے واقعات کا پل صراط اور پل صراط کے بعد والے حالات کا دھیان زیادہ رکھو۔ آخرت' اس کی لذت و تکلیف کو دیا کرو اور دینا سے فارغ رہو۔ اللہ کے ساتھ مشغول ہو کر قلوب و باطن کی پاکیزگی میں اور نفوس کے مجاہدہ اور شیاطین کے ساتھ جنگ وجدال میں مصروف ہو کر خدا و صرف خدا کے بن جاؤ اور اسی کے ہو رہو۔ اصل توحید یہ ہے کہ مخلوقات کو معدوم سمجھ لے ۔ سب سے جدا ہو جائے اور طبیعت کو بدل کر فرشتوں جیسی بنالے۔ اس کے بعد فرشتوں کی سی طبیعت کو بھی مٹا کر اپنے رب کے ساتھ واصل ہو جائے پھر وہ تجھ کو پلائے جو کچھ پلائے اور ظاہری اعمال سے زیادہ قلبی اعمال کو خصوصیت بخشی جائے

مومن اور توکل : اسلام ظاہری (اقرار توحید کا) نام ہے اور ایمان اس کی قوت کا ۔ اس کے بعد معرفت الٰہی کا درجہ پھر اللہ کی معیت کا۔ جب تیری ہستی اللہ کے ساتھ ہوگی تو سراپا اسی کا ہوجائے گا۔ مومن کما کر اور معاش کے وسیلہ سے کھاتا ہے اور یہ یقین رکھتا ہے کہ (روزی اور اس کا سبب) سب اللہ ہی کے حکم سے ہے۔ جب ایمان مضبوط ہو جاتا ہے تو توکل کے ذریعے کھاتا ہے اور اس کو بھی من جانب اللہ سمجھتا ہے اور پہلے

من النظر الاول + لو قعد فی دجلته الف عام کان قلبه متعلقا بالله عزوجل + اتعظ رحمک الله بای وجه تلقاه + وانت تعارضه فی قضائه و قدرة + لا تعارض ولا تجادل + عزیر عارض ربه عزوجل فی الخلق + یخلق خلقا ثم یعدمه + محاة من دیوان النبوة + اماته مائته عام معزولا + ثم احیاه ورد علیه احواله + اجعل الاستغفار دأب لسانک والاعتراف دأب قلبک والسکون دأب سرک + الذکر اولا باللسان ثم یتعدی الی القلب + جاء الحب والشوق تعدی الی اللسان + صحبت مشایخ ما رایت بیاض سن واحد منهم + یاکلون من الطیبات ولا یطعمونی لقمته + تادبوا + دع غیرک یشبع وجع انت + یعز غیرک وتذل انت + یستغنی غیرک و تفتقر انت +

انما اربیکم و اهذبکم واعلکم لذلک + الیوم قطعت بانکم لا تنفعوننی ولا تضروننی ولا تزیدون فی رزقی ولا تنقصون منه ذرة + بعد ذلک تکلمت علیکم + احکمت هذا وانا فی الصحاری والقفار + اکل الشهوات یقسی القلب ویقید السرویزیل الفطنته و یکثر النوم والغفلته ویقوی الحرص و یطول الامل + یا مسجو نافی سجن هوا +

خیال میں ذرا بھی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اگر وہ ہزار برس دجلہ میں بیٹھا رہے تو بھی اس کا دل خدا سے ہی وابستہ رہے گا۔ نصیحت مان لے۔ اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ تو خدا کو کیا منہ دکھائے گا' جب کہ تقدیر الٰہی سے برسر مقابلہ ہے۔ نہ مقابلہ کر' نہ مجادلہ۔ عزیر علیہ السلام نے بہ ظاہر خدا تعالٰی سے تخلیق کے بارے میں معارضہ کیا کہ ایک مخلوق کو پیدا فرماتا ہے پھر اس کو ناپید کر دیتا ہے (جانے اس میں کیا مصلحت ہے) توخدا تعالٰی نے نبوت کے رجسٹر سے ان کا نام خارج کردیا اور سو سال تک ان کو مردہ رکھا۔ پھر ان کو زندہ فرما کر مقامات سابق عطا فرمائے۔ استغفار کو زبان کی خصلت اور اعتراف (گناہ) کو قلب کی اور سکون کو باطن کی عادت بنا۔ ذکر پہلے زبان سے ہوتا ہے' اس کے بعد قلب میں اترتا ہے۔ پھرمحبت و شوق کی کیفیات زبان سے ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ میں ایسے بزرگوں کی صحبت میں رہا ہوں جو کبھی نہیں مسکرائے کہ میں دانت کی سپیدی دیکھتا۔ خود نفیس غذائیں کھاتے اور مجھے ایک نوالہ بھی نہ دیتے(اس کے باوجود مجھے ان کی طرف سے بدگمانی یا ملال کا بالکل اثر نہیں ہوتا تھا)۔ دوستو! ادب سیکھو ۔ دوسروں کو پیٹ بھرنے دو اور تم بھوکے رہو ورنہ دوسرے عزت پائیں گے اور تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ دوسرے دولت مند ہو جائیں گے اور تم مفلس ہی رہو گے۔ میں اسی دن کے لیے تمہاری تربیت کرتا ہوں' تم کو تہذیب سکھاتا اور لکھاتا پڑھاتا ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ تم مجھ کو نفع یا نقصان نہیں پہنچاسکتے اور نہ میرا رزق ذرہ برابر بڑھا سکتے ہو۔ اس کے بعد میں نے وعظ کہنا شروع کیا ہے جب میں بنوں اور جنگلوں میں تھا اس وقت میری یہ کیفیت تھی ۔ خواہشات کے مطابق کھانا کھانا دل کو سخت کر دیتا ہے۔ باطن کو قید اور زکاوت کو زائل اور نیند وغفلت کو بڑھا دیتا ہے۔ حرص کو قوی

يا عبد الخلق + يا جا هلا بعاقبته امره + يا جاهلا بالخلق والحق عزوجل وما عليه وله + ان لم تعقل فاعقل + ذكر الموت فان ذكره مفتاح كل خيرو سلامته + اذا ذكرت الموت انقطع عنک الفضول + اذا ضعف حرصک وقل املک استرجعت فوضت امورک كلها الى الله عزوجل +

يا غلام لا فلاح لک حتى تعترف بنعمه + والنعم تغرقک فى توحيده + ثم تفنى فى توحيده عن روية غيره + كيف يحب من يشكو منه و يناظره و يجادله + الحب و الشوق القرب منه لا يثلبت مع هذا + اذا صحت المحبته فلا الم عند مجىء الا قدار +

اذا تمكنت المحبته ارتفعت المعاوضته والتهمته + كل خطوة تخطو فالى القبر + انت فى سفر الى القبر + قال بعضهم العارف يشغله معروفه عن القبول والرد والحمد والذم +

اذا ازالت النفس صار مكانها امر الله + واذ ازالت الدنيا صار مكانها الاخرة + و اذا زالت الاخرة صار مكا نها قرب الله عزوجل + يستانس بقربه و يرتاح اليه + الصلوة تقطع بک نصف الطريق + والصوم يقيمک

اور امید کو لمبی کرتا ہے۔ اے خواہش نفس کے قیدی' بندہ مخلوق انجام سے بے خبر' خالق و مخلوق سے ناواقف اپنے نفع و نقصان سے بے خبر! اگر تو سمجھا نہیں تو اب سمجھ لے۔ موت کو یاد رکھ کہ اس کا یاد رکھنا ہر سلامتی و بھلائی کی کنجی ہے۔ تجھے موت یاد رہے گی تو فضول باتیں تجھ سے دور رہیں گی۔ تیری حرص کمزور اور آرزوئیں کم ہو جائیں گی۔ تو انا للہ پڑھ کر اپنے سارے کام اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دے گا (کہ اللہ بس باقی ہوس)۔

شکر و اقرار نعمت: عزیز من! تجھ کو ہرگز فلاح نصیب نہ ہوگی یہاں تک کہ تو اس کی نعمتوں کا اقرار کرے اور نعمتیں تجھے توحید میں غرق کردیں۔ دوسروں کی طرف تیری نظر نہ جائے اور توحید میں تو فنا ہو جائے۔ وہ شخص خدا تعالیٰ کا محب کیسے بن سکتا ہے جو اس کی شکایت بھی کرتا ہے اور قضا و قدر کے بارے میں مناظرہ و مباحثہ کرتا ہے۔ ان باتوں کے ساتھ محبت' شوق اور تقرب باقی نہیں رہ سکتا۔ محبت سچی ہو تو قضا و قدر کے فیصلوں سے تکلیف نہیں ہوتی۔ محبت دل نشین ہو جاتی ہے تو وہ مناظرہ اور تہمت سے بالا تر ہو جاتا ہے۔ تیرا ایک ایک قدم قبر کی طرف اٹھ رہا ہے کیونکہ تو اسی طرف سفر کر رہا ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں: "عارف کو وہ ذات باری جس کی معرفت اس کو حاصل ہے' مخلوق کی مدح و ذم اور ان میں مقبول یا نا پسندیدہ ہونے کی فکر سے بے خبر کر دیتی ہے۔"

سلوک کی منزلیں: نفس کے دور ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا حکم اس کی جگہ لے لیتا ہے (یعنی نفس کی تعمیل کی جگہ اللہ کے حکم کی تعمیل کی جاتی ہے) دنیا کے ہٹ جانے کے بعد آخرت کا خیال رہنے لگتا ہے آخرت کی محبت جاتی رہتی ہے تو خدا تعالیٰ کی محبت اس کی جگہ لے لیتی ہے۔ اس کی معیت سے انس حاصل ہوتا ہے اور اسی سے راحت ملتی ہے۔ نماز

على الباب + والصدقة تدخلك الى الدار + هكذا قال بعض المشائخ + واستعينوا على قطع الطريق الى الله بالصبر و الصلاة + سالك

ليس و او حدناه

و اغربتاه +

لو لا حفظ الحكم لنطق صاع يوسف عليه السلام باسرار كم و اعمالكم و لكن الحكم بذيل العلم + مستجير به لئلا يبدى +

قد يزهد بالنعمة شغلا

بالمنعم +

ويقطع النعمة عنه لئلا يشتغل بها + فاذا دام شغله به قربه

اليه ووضع فى

يده التكوين +

كلامى من ورائكم بعد علم رويتى اياكم + ولذلك جاوزت دنيا كم و جاوزت الا خرة + نظرت اليكم فرايت لا ضربايديكم ولا نفع ولا عطا ء ولا منع + والله المتصرف فيكم + لا تضرون الا بعد اضرار الله عزوجل + فرجعت الى الله عزوجل + واما الدنيا فرايتها فانية زائلة ذاهبة قاتلة خادعة + فانفت من السكون اليها والوقوف معها لسرعة ذهابها + واما الا خرة فوقفت عندها ساعة نظرت فى

نصف راستہ طے کراتی ہے۔ روزہ (باقی نصف طے کراکے) باب خداوندی پر کھڑا کردیتا ہے اور صدقہ گھر کے اندر لے جاتا ہے۔ اسی طرح بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ اللہ کا راستہ طے کرنے میں صبر اور نماز سے اعانت حاصل کرو۔ سالک کی تنہائی اور مسافرت بھی کیسی حسرت ناک ہوتی ہے کہ اس کا کوئی ہمدم نہیں ہوتا۔

پاس شریعت: اگر شریعت کا پاس لحاظ نہ ہوتا تو یوسف علیہ اسلام کا پیالہ بولتا اور تمہارے راز و کرتوت سب کھول دیتا لیکن شریعت حکم خداوندی کے تابع اور اس کی پناہ میں ہے تاکہ وہ ظاہر نہ ہو جائے (اسی لیے برادران یوسف کے حالات اس وقت ظاہر نہ ہوئے) کبھی منعم کے ساتھ مشغول رہنے کی وجہ سے نعمت کی طرف سے بے رغبتی ہو جاتی ہے۔ اور نعمت اس سے لے لی جاتی ہے کہ ایسا نہ ہو کہ نعمت میں مشغول ہو جائے منعم حقیقی کے ساتھ جب وہ ہر وقت مشغول رہنے لگتا ہے تو وہ اس کو اپنے قریب فرماتا اور تکوین اس کے ہاتھ میں دیتا ہے (کہ عالم میں تصرف کرے)

واعظ کا مقام: میرے دل میں تمہارا خیال نہ رہا اور میں تم سے قطع نظر کرکے وعظ کہنے کے لیے کھڑا ہوا ہوں اسی لیے میں دنیا و آخرت سے آگے نکل کر (طالب مولیٰ بن گیا ہوں میں نے تمہاری حالت پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ تمہارے ہاتھ میں نفع یا نقصان' دینا یا روکنا کچھ بھی نہیں ہے۔ تمہارے اندر سارے تصرفات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نقصان پہنچانا نہ چاہیں تو تم کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے' لہٰذا میں اللہ کی طرف رجوع ہوگیا۔ اب رہی دنیا تو اس کو میں نے دیکھا کہ وہ فانی ' مٹنے والی' خود ختم ہونے والی' ہلاک کرنے والی اور مکارہ ہے۔ جلد فنا ہو جانے کی وجہ سے اس سے دل لگانا اور اس سے قرار و سکون حاصل کرنا مجھے ناپسند ہوا۔ہاں آخرت کے پاس میں نے تھوڑی دیر ضرور توقف کیا۔ پھر غور کیا تو اس کا عیب بھی مجھ پر کھل گیا کہ عدم سے وجود میں آئی

امرها + فظهر عندی عیبها وهو کونها محدثہ مشترکتہ + ورایت ان اللہ قد اعد فیها شهوة النفس وما تلذ بہ الا عین + وهو قولہ عزوجل وفیها ماتشتهیہ الا نفس و تلذا لا عین

قلت فاین شهوة القلب +

فاعرضت عنها

الی مولا ها وبار نها وخالقها والحدث لها +

اذا اتقی العبد للہ عزوجل جعل لہ من الجهل علما ومن البعد قربا و من الصمت ذکرا ومن الوحشتہ انسا ومن الظلام نورا + ان قنعتم منی یا نفس ویا هوی ویا طبع و یا ارادة + بالتوحید وقطع الخلائق والسکون الی اللہ عزوجل و ترک رویتہ الخلق لا اخذ منهم لقمتہ الا بعد رویتہ الحق + والا حلفت ان لا اکل ولا اشرب + فاذا متم طرت بسری الی الحق عزوجل + حیطان دین نبینا قد تواقعت تستغیث بمن یبنیہ + نهره قد نضب مائوه + و الرب لا یعبد + و اذا عبد عبد ریاء و نفاقا + من یعاون فی اقامتہ الحیطان + و تنجیل النهر + وکسر اهل النفاق + اتکلم عن علم لا یمکننا ان نفصح بہ ولا نعلم بہ ملکا لا یفشی بہ لا حد + الطو قلبک لا یراه شیطان فیفسده ولا سلطان لیقهره + السم

ہے اور (حادث ہونے میں دنیا کی) شریک ہے اور میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے نفس کی خواہشات اور وہ چیزیں اس میں مہیا فرمائی ہیں جن سے آنکھوں کو لذت ہو' جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔ جنت میں وہ چیزیں ہوں گی جن کی نفس خواہش کیا کرتے ہیں اور جن سے آنکھیں لذت پاتی ہیں۔ "میں نے سوچا کہ دل جس کو ڈھونڈتا ہے وہ کہاں ہے؟ لہٰذا میں اس سے منہ پھیر کر اس کے مالک بنانے والے اور خالق کی طرف متوجہ ہو گیا۔

خوف خدا : بندہ جب خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو وہ اس کو جہل کی جگہ علم' بعد کی جگہ قرب' سکوت کی جگہ ذکر' وحشت کے بدلے انس اور تاریکی کی جگہ روشنی عطا فرماتا ہے۔ اے نفس و خواہش نفس! اے طبیعت و ارادے! اگر تم سب خدا کو یکتا سمجھنے' مخلوقات سے قطع تعلق کرنے حق تعالیٰ کے ساتھ انس رکھنے اور مخلوق خدا سے نظر ہٹا لینے پر قناعت کرو تو خدا تعالیٰ پر نظر ڈالے بغیر ایک نوالہ بھی نہ لوں (تب تمہارے حقوق ادا کرنے کو تیار ہوں) ورنہ میں قسم کھالوں گا کہ نہ کچھ کھاؤں گا' نہ پیوں گا جب تم مر جاؤ گے تو (اپنے باطن سے) خدا کی طرف پرواز کر جاؤں گا۔ ہمارے نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی دیواریں منہدم ہو رہی ہیں اور فریاد کر رہی ہیں کہ کوئی ہے جو ان کی تعمیر کرے۔ دین کی نہر کا پانی خشک ہو رہا ہے۔ اور پروردگار کی عبادت نہیں کی جارہی ہے اگر کوئی عبادت کرتا بھی ہے تو ریا و نفاق سے کرتا ہے۔ ہے کوئی جو ان دیواروں کو سیدھا کرنے' نہر کے وسیع کرنے اور اہل نفاق کو شکست دینے میں مدد کرے۔ میں ایسے علم کے بارے میں گفتگو کررہا ہوں جس کی وضاحت کرنا میرے لیے ممکن نہیں ہے۔ ہم اس کو کسی فرشتے کو بھی نہیں بتاتے۔ ممکن ہے وہ افشا کردے۔ تیرا قلب ہی (رب کی تجلی کا) طور ہے جس پر شیطان کی نظر نہیں پڑتی جو اس کو بگاڑے نہ حاکم وقت کی جو اس پر حکم

الله تعالى بالطور
لمنا جاة حبيبه وكليمه
عليه + وتجليه له + اذا
عرف القلب الحق عزوجل
وسعه حتى يسع الجن والا نس
والملک + حتى اذا لم يبق
شئى يحوقه ولا ينظر
اليه قرب و ادنى + اما
سمعت بعصا موسى
كيف ابتلعت كنا و كنا
احمال عصى وحبال
ولم تتغير

چلائے۔ خدا تعالیٰ نے طور کی قسم اسی لیے کھائی ہے۔ کہ اس پر اپنے محبوب سے رازو نیاز اور اپنے کلیم سے باتیں ہوئی ہیں اور اس پر تجلی فرمائی تھی (یہی شرف قلب کو حاصل ہے)جب قلب کو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اتنا وسیع فرما دیتا ہے کہ جن و انس اور فرشتے سبھی اس میں سما جاتے ہیں۔ جب کوئی چیز بھی ایسی نہیں رہتی جو (وصول حق سے) اس کو باز رکھے اور نہ وہ کسی طرف نظر اٹھا کر دیکھتا ہے ' تب اللہ تعالیٰ اس کو قریب فرماتے اور اپنے پاس بلا لیتے ہیں۔ تم نے موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا قصہ نہیں سنا کہ رسیوں اور لاٹھیوں کے کیا کچھ انبار نگل گیا اور اس میں مطلق فرق نہ آیا۔

سوال : قال له كامل الملاح +
قال الحسن البصرى اذا لم يكن العالم
زاهدا كان عقوبته على اهل
زمانه + لم كان عقوبته عليهم +
قال رضى الله عنه + كانه يتكلم
بغير اخلاص ولا عمل + فلا
يقع فى قلوبهم ولا يثبت +
فيستمعون ولا يعملون + القلب
اذا صح ونور بالعلم اطفاء بنوره
ناز معاصى الخلق + كما يطفى ء
النار نور المئومن عند جوازه
عليها + قيل الزاويته مخالفته
النفس والشهوات والخلق والمظفر
بالرفيق ثم القعود +
الخلوة طريق الا خرة والنفس
لا تصلح ان تكون رفيقته فى
الطريق و كنا الهوى + فيضل
والشيطان عدو لا يصلح
للصحبته + والشهوات افات

سوال : کامل الملاح نے (شیخ سے) سوال کیا۔ "حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اگر عالم صاحب زہد نہ ہو تو وہ اپنے ہم عصروں کے لیے عذاب ہوتا ہے۔" دوسروں کے لیے عذاب ہونے کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اخلاص وعمل کے بغیر وعظ کہتا ہے لہٰذا نہ لوگوں کے دلوں میں اثر کرتا ہے اور نہ اثر دیر پا ہوتا ہے۔ لوگ سنتے ہیں اور عمل نہیں کرتے (اور سن کر عمل نہ کرنے سے عذاب ہوتا ہے) قلب صحیح ہو کر جب علم سے منور ہو جاتا ہے تو اپنے نور سے مخلوق کے گناہوں کی آگ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح مومن کا نور پل صراط سے گزرتے ہوئے دوزخ کی آگ کو بجھا دے گا۔ بزرگوں کا قول ہے کہ اصل گوشہ نشینی نفس و خواہشات اور دنیا کی مخالفت ہے اور رفیق راہ کو ساتھ لے کر (سب سے الگ خلوت میں)بیٹھے۔ کیونکہ خلوت نشینی آخرت کا راستہ ہے۔ نفس میں اس کی اہلیت ہی نہیں کہ وہ رفیق سفر ہوسکے۔ اسی طرح خواہش نفس بھی اس قابل نہیں۔ اب اگر اس کو رفیق راہ بنایا تو راستہ میں گمراہ کرے گا۔ شیطان تو دشمن ہی ہے ہم سفری کے قابل ہی نہیں اور شہوات وہ بلائیں ہیں

تعمی عین فطنتک فی
طریقک + والخلق قطاع
الطریق + اترک هواک
علی باب خلوتک + ثم
ادخل وحدک + تری مئونسک
فی خلوتک + قال الحواریون لعیسی
علیہ السلام علمانا العلم الا کبر
فقال الخوف من اللہ عزوجل و
الرضاء بقضاء اللہ والحب
للہ + انت زندیق تخلو بمعاصیہ
ثم تظهر العبادۃ الزهادۃ +
امنت العاقبتہ ویلک
الا قسام مع اللہ عزوجل
کرجل بخر اسان ماتا لہ نسیب
بالعزاق + لہ اموال لا وارث لہ
سواہ + الیس بتصل لہ الذی فی
ملکہ وهو لا یعلم انتم قوم عوام
یصلح لکم الکلام فی الا کل و
الشرب و اللبس + یغلب علینا
الامر فنتکلم بغیر ذلک +
القلب ینفی مادیتہ النفس لترجع
الی اللہ عزوجل بطر یقها + اذا
وقع بقلبک حب رجل و بغض
اخر ای شئی تعمل + تحب بطبعک
و تبغض بطبعک + لا کرامتہ + حک
الجمیع علی الکتاب والسنتہ + ان
وافقهما والا ارجع عنہ + فان افتاک
بالصحتہ ارجع الی قلبک + اذا عمل
القلب بالکتاب والسنتہ
قرب + واذا قرب علم
واذا علم ابصر مالہ وعلیہ + ما

کہ راستہ میں سمجھ بوجھ کی آنکھوں کو بھی اندھا کردیں گی۔ مخلوق تو راہزن ہے۔ (لہٰذا اس راہ میں سب کو چھوڑ دے)۔ خلوت خانے کے دروازے پر خواہش نفس کو چھوڑ کر تنہا اندر داخل ہو' پھر وہاں تجھ کو انیس و غم خوار نظر آئے گا۔ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا تھا کہ ہم کو بڑے علم کی تعلیم دیجئے۔ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ سے ڈرنا' قضا و قدر پر راضی رہنا اور اللہ واسطے محبت کرنا۔" تو زندیق ہے۔ خلوت میں کار دیگر' میں مصروف رہتا ہے اور ظاہر میں عابد و زاہد بنتا ہے۔ کیا انجام کا ڈر نہیں رہا؟ تجھ پر افسوس! تمام مقسوم خدا تعالیٰ کے قبضے میں ہیں۔ اس کو یوں سمجھو کہ ایک شخص خراسان میں ہے۔ اس کا کوئی رشتہ دار عراق میں مرجاتا ہے جس کے پاس مال و دولت ہے اور اس کا وارث خراسانی کے سوا کوئی نہیں ہے۔ کیا اس خراسانی کو سارا ترکہ پہنچ نہ جائے گا حالانکہ اس کو اطلاع بھی نہ ہوگی۔ (اسی طرح ہر شخص کو اس کا مقسوم بلا اطلاع پہنچ کر رہے گا)۔ تم لوگ تو عام آدمی ہو۔ تمہارے لئے کھانے پینے اور پہننے کی باتیں مناسب ہیں' لیکن مجھ پر کیفیات کا غلبہ ہوتا ہے اور میں (اصول الی اللہ کے بلند مقام کی) باتیں کرنے لگتا ہوں (جو تمہاری سمجھ سے باہر ہیں) قلب نفس کی نفسانیت کو مٹا دیتا ہے تاکہ اس کے راستے سے اللہ کی طرف لوٹ آئے تیرے دل میں جب ایک کی محبت اور دوسرے کی عداوت پیدا ہوتی ہے تو کیا کرتا ہے (یہی ناکہ) جس سے جی چاہتا ہے محبت کرتا ہے اور جس سے جی چاہتا ہے عداوت رکھتا ہے۔ یہ کوئی خوبی نہیں ہے۔ دونوں باتوں کو قرآن و سنت پر پرکھ لیا کر۔ اگر موافق ہو تو بہتر ورنہ اس سے رجوع کرلیا کر۔ قرآن وحدیث اس کی صحت کا فتویٰ دے دیا کریں تو اپنے دل سے فتویٰ لیا کر کیونکہ قلب قرآن و سنت پر عمل کرتے کرتے مقرب خدا ہو جاتا ہے اور مقرب ہونے کی وجہ سے اس کو علم خاص حاصل ہو جاتا ہے اور اس کو اپنا نفع نقصان

للحق وما للباطل وما للشیطان و ما للرحمن + یری قربہ من ربہ عزوجل و قرب الرب منہ + ابدا یکون فی فرحتہ مع الرحمن عزو جل + یکون بیاع الملک یشتری فیفرقہ علی الخلق +

اذا دخلت ھھنا فاخلع علمک وادخل عریانا + وکذلک اخلع زھدک و ورعک و احوالک + فانک اذا دخلت علی متلبسا ربما یحجبک عنی ما ھھنا + اخلع عنک ذلک وادخل + خنما ھھنا و ذلک لا یفوتک + دخلت علی بعض الشیوخ وکان یتکلم علی الخواطر + فقال تحب ھنا الذی انا علیہ + قلت نعم + قال انا اصوم الدھر وافطر وقت کل سحر + و طعام ھذہ البلدہ لیس بطیب فتورع ھنہ + کان سری السقطی یشیر علی الجنید بالکلام علی الناس فرائی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ بذلک فلما لقیہ قال لہ ما قبلت منا حتی امرت + ویلک انت تتکلم علی الناس و بعد عملک سخام + لیس علی وجہ

معلوم ہو جاتا ہے کہ کیا چیز حق ہے اور کیا باطل شیطانی کام کیا ہے اور رحمانی کون سا؟ اس کو خدا کے قریب ہونا اور خداوند تعالیٰ کا اپنے قریب ہونا اس کو صاف نظر آتا ہے۔ وہ اس کی معیت میں ہمیشہ خوش رہتا ہے۔ وہ شاہی خریدار بن جاتا ہے اور بادشاہ سے خرید کر مخلوق کو تقسیم کرتا رہتا ہے۔

مشائخ کے یہاں حاضری کے آداب: جب تو یہاں آیا کر تو اپنا پڑھا لکھا بھلا کر اور علم ظاہر سے معرا ہو کر آیا کر اسی طرح زہد تقویٰ اور مکمل حالات سے خالی الذہن ہو کر آ۔ اس لیے کہ اگر ان کے ساتھ آئے گا تو بسا اوقات وہ چیزیں تجھ کو میری باتوں سے محروم رکھیں گی (چونکہ تو اپنے آپ کو ضرورت مند نہ سمجھے گا لہٰذا برکتوں سے محروم رہے گا) سب کچھ چھوڑ کر یہاں آ اور یہاں جو کچھ ہے اس کو لے کہ وہ (پہلا علم و تقویٰ) بھی تیرے ہاتھ سے نہ جائے گا۔ میں ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کی یہ کیفیت تھی کہ جو کچھ کسی کے دل میں خیال آتا وہ بیان کردیا کرتے تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ میری یہ حالت تم کو پسند ہے میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا میں صائم الدہر ہوں اور ہمیشہ آخر شب میں افطار کیا کرتا ہوں۔ اس شہر کا کھانا پاکیزہ نہیں ہے لہٰذا اس سے احتیاط کرو (اور صائم الدہر رہو تم کو بھی یہی بات حاصل ہو جائے گی) حضرت سری سقطیؒ حضرت جنید بغدادیؒ کو وعظ کہنے کا مشورہ دیا کرتے تھے (اور وہ انکسار کی وجہ سے راضی نہ ہوتے تھے) آخر جنیدؒ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وعظ کہنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ اس کے بعد حضرت جنیدؒ سری سقطیؒ سے ملے تو سقطی نے کہا "کیوں جناب ہماری نہ مانی آخر (سرکار کی طرف سے) حکم ہوا۔"

دیدار حق: افسوس! تو لوگوں کو نصیحت کرتا پھرتا ہے اور تیرے اعمال خود ناکارہ ہیں۔ روئے زمین پر

الارض احد اخاف منہ ولا ارجوۃ ولا فی السماء ولا فی الدنیا ولا فی الاخرۃ سوی الحق عزو جل + قیل لبعض الصالحین ھل تری ربک فقال لو لم اره لتقطعت مکانی + قال کیف تراه + قال یغمض عینی وجوده + فیری ربہ کما اراھم نفسہ فی الجنتہ کما یشاء + یری قلبہ + یری صفاتہ + یری احسانہ + یری لطفہ + یری بره + یری کنفہ + کان ابو القاسم الجنید رضی اللہ عنہ یقول ایش علی منی + الصوفی من صفا عن وجوده + یکون قلبہ سفیرا بینہ وبین ربہ عزوجل + لا یکون صوفیا حتی یری بینہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام یودبہ + یامره و ینهاه + یترقی قلبہ و یصفو سره علی باب الملک + و یده فی ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم + اول ماتکلم ادم علیہ السلام بالسریانتہ + و یحاسب الناس یوم القیامتہ بالسریانیتہ + فاذا دخلوا الجنتہ تکلموا بالعربیتہ بلغتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال بعضھم اذا طاع العبد اللہ تعالی اعطاه المعرفتہ + فاذا عصی لم یسلبھا منہ لیحتج بھا علیہ یوم القیامتہ +

یاتی خاطر الملک لیخطر فی قلب المومن فیقف عنده + یقول لہ من انت ومن این انت + فیقول انا حظک من النبوۃ من الحق + انا الحق + انا من الحبیب + انا من

نہ آسمانوں میں، نہ دنیا و آخرت میں خدا کے سوا ایسا کوئی نہیں جس سے مجھے خوف ہو یا طمع ۔ ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو پروردگار نظر آتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ "نظر نہ آئے تو میں پارہ پارہ ہو جاؤں" اس نے پوچھا "کیسے نظر آتا ہے؟" انہوں نے جواب دیا۔ "اس کی ذات پاک میری آنکھوں کو بند کردیتی ہے اور پروردگار اس کو اپنا جلوہ دکھاتا ہے جس طرح جنت میں وہ اپنا دیدار دکھائے گا جیسے چاہے گا۔" وہ اپنی ذات و صفات، لطف و احسان، کرم و عافیت سب کا مشاہدہ کراتا ہے۔ ابوالقاسم جنیدؒ کہا کرتے تھے۔ "مجھ پر میرا کیا ہے"؟ صوفی وہ ہے جو اپنے وجود کو صاف کرچکا ہو۔ اس کا قلب اس کے اور رب کے درمیان سفیر بن گیا ہو۔ جب تک یہ مقام حاصل نہ ہوگیا ہو کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لاکر ادب سکھائیں اور امر و نہی کی تعلیم دیں، اس وقت تک صوفی نہیں ہوسکتا ۔ اس کے بعد اس کا قلب ترقی پاکر اور باطن صاف ہو کر اس حال میں شاہی آستانہ پر پہنچتا ہے کہ اس کا ہاتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے سریانی زبان میں بات کی تھی۔ حساب کتاب بھی سریانی ہی زبان میں ہوگا۔ ہاں جنت میں پہنچنے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عربی زبان میں باتیں ہوں گی۔ ایک بزرگ کا قول ہے۔ "بندہ جب عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو معرفت عطا کرتا ہے۔ جب نافرمان بن جاتا ہے تو اس معرفت کو چھین نہیں لیتا (بلکہ قائم رہنے دیتا ہے) تاکہ اس کی وجہ سے قیامت کے دن اس پر حجت قائم ہو"

حصہ نبوت : مومن کے دل میں جب الہام کا فرشتہ آتا ہے تو وہ توقف کرتا اور اس سے پوچھتا ہے کہ تو کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے میں تیرے حق کا حصہ نبوت ہوں۔ حق کی طرف سے آیا ہوں اور خود بھی حق ہوں۔ میں محبوب اور (ظاہر وباطن کے)

الرقيب + يملا ذلک الخاطر باطنه وسمعه وبصره + تراه يحب الخلوة + يها جو من وطنه +

ثم یاتیه امر اخر فيز عجه بعض الاز عاج + ثم یاتیه امرفيز عجه ایضا حتی یاتی السکون + فاذا جاء السکون کان الحديث دائما + تراه کانه يصغی باذنه الی احد بحا نبه محد ثایدثه

قام رجل يطلب شياء من الدنيا فاقعده و قال انا امرک بالزهد فی الدنيا ثم فی الاخری + ثم تسال الله تعالی + ازهد حتی يعطيک الحق عزوجل فلا تاخذ + اوحی الله عزوجل الی عيسی عليه الصلوة والسلام يا عيسی احذر ان افوتک + وقال موسی عليه الصلاة والسلام لربه عزوجل يا رب اوصنی قال اوصيک بی + ثم قال اوصنی قال اوصيک بی هکذا اربع مرات فی کل مرة يقول اوصيک بی + لاکلام حتی تنفقس عنک بيضته وجودک ويضمک جناح الشرع ويفعل فيک الصباح حينئذ + وتلقط حبات الفضل و توثر به + يريد بهذا ترک الکلام علی الناس و دعائهم الی الله عزوجل حتی يکون له من الله جاذب و فيه اهليته الکلام علی الناس و الدعاء الی الله عزوجل + احکموا هذا الحکم الظاهر بالعمل به + ثم انظروا ماذا ترون من طيب قربه و مناجاته +

العوام للطعام عشاق + اتکلم وانت عندی عدم + والسماء

نگراں کی طرف سے آیا ہوں۔ یہ الہام اس کے باطن، اس کے کان اور اس کی آنکھ سب میں بھرپور ہو جاتا ہے۔ وہ خلوت پسند ہو جاتا ہے اور اپنے وطن سے ہجرت کر جاتا ہے۔ پھر ایک دوسرا حکم آتا ہے جو اس کو متردد بنادیتا ہے اس کے بعد ایک اور معاملہ پیش آتا ہے جو اس کو اور مضطرب بنا دیتا ہے یہاں تک کہ سکون آجاتا ہے۔ اس سکون کے بعد سارا وقت راز و نیاز میں گزرتا ہے اس کو دیکھو گے کہ گویا کسی کی طرف کان لگائے ہوئے ہے اور کوئی پہلو میں بیٹھا ہوا سرگوشیاں کر رہا ہے۔

زاہد و واعظ: ایک شخص کھڑا ہو کر آپ سے کوئی چیز مانگنے لگا۔ آپ نے اس کو بٹھا دیا اور فرمایا کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ دنیا کی رغبت کم کرو پھر آخرت کی رغبت بھی ترک کر دو اور اللہ سے مانگ پھر اتنا زاہد بن جا کہ خدا تعالیٰ عطا کرے اور تو (خواہش و رغبت سے) نہ لے۔ خدا تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ "اے عیسیٰ" اس سے ڈرتے رہو کہ کہیں میں تم کو چھوڑ نہ دوں۔"موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا "مجھے کوئی تاکیدی حکم فرمائیے۔" ارشاد ہوا۔ "خاص حکم یہ ہے کہ مجھے حاصل کرو۔ "حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چار بار یہ عرض کیا اور ہر مرتبہ یہی جواب ملا۔ جب تک بیضہ وجود کو توڑ کر باہر نہ آئے۔ شریعت کے بازو کی پناہ نہ ملے اور اس کے فضل کا دانہ چگ کر برگزیدہ نہ ہو جائے وعظ کہنا مناسب نہیں۔ شیخ کا مطلب یہ ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے کشش نہ ہو اور لوگوں کو وعظ سنانے اور خدا کی طرف بلانے کی قابلیت نہ پیدا ہو جائے تب تک وعظ گوئی اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا ترک کرنا چاہیے۔ شریعت پر عمل کرکے اس کو مضبوط تھامو پھر دیکھو کہ اس کے قرب ونیابت کا کیا لطف آتا ہے عوام تو بس کھانے پینے کے دل دادہ ہیں (راز و نیاز کا مزا وہ کیا جانیں)۔ میں وعظ کہہ رہا ہوں اور تو میرے

والارض عندی علم + ولیس ینفعنی ولا یضرنی الا اللہ عزو جل +

(سوال ما معنی قول بعض المشایخ خذ المرید قبل ان یفطن + قال رضی عنہ ای خذہ فی العبادۃ و الاجتھاد فی الصلاۃ والصیام قبل ان یفطن لقربہ و لطفہ + فاذا قربہ والطفہ فترعن عملہ قبل ان یفطن بشرابک وموائدک + یطلب ذلک الطریق و ید عک + کل منہم قد اشتغل + ھنا عبد جاہہ ودو ھمہ + وھنا عبد سلطانہ + وھنا عبد نفسہ و ثوبہ + کل منہم قد اشتغل + ھنا ابصیا مہ و ھنا بصلاتہ + وھنا بزاویتہ وھنا بخوفہ من النار وھنا بحبہ للجنتہ + قام شخص قلبہ للہ عزوجل و مع اللہ متعلق باللہ زاھد فی الخلق + قام لنصرۃ دینہ + فتشوا الارض + فان وجد تم ھنا فتعلقوا بہ +

بشر المئومن فی وجہہ و حزنہ فی قلبہ

ثم ینعکس ذلک + یصیر حزنہ فی وجہہ و بشرہ فی قلبہ + الحزن فی وجہہ لتاذیب الخلق + والبشر فی قلبہ فی وجہ القضاء والقدر + یضحک الیھما + یستبشر بھما + الدنیا سجن المومن + سجنہ مادام مئومنا + فاذا

نزدیک معدوم بلکہ زمین و آسمان سب نظر سے غائب ہیں خدا تعالیٰ کے سوا مجھے نہ کوئی نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔

ایک سوال اور جواب: (سوال) ایک بزرگ کا قول ہے۔ "مرید کو اس سے پہلے تھامو کہ وہ سمجھنے لگے۔" اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ قرب حق اور لطف خداوندی سے واقف ہو، اس کو نماز روزہ کے مجاہدہ میں لگاؤ، کیونکہ قرب و لطف سے محظوظ ہونے کے بعد عمل میں کوتاہی کرنے لگے گا۔ اس سے پہلے کہ وہ تمہاری (روحانی غذا سے واقف ہو (اس سے مجاہدہ کرالو) ورنہ تمہیں چھوڑ کر اسی کا ہو رہے گا۔ ہر شخص اپنے اپنے کام میں مشغول ہے۔ وہ مال وجاہ کا بندہ ہے تو یہ بندہ سلطان، یہ بندۂ نفس تو وہ بندۂ خلعت و پوشاک۔ سب ہی کسی نہ کسی دھندے میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ اپنے روزے میں مشغول ہے تو وہ نماز میں۔ یہ اپنی خلوت میں وہ دوزخ کے خوف سے ڈر رہا ہے تو یہ جنت کے اشتیاق میں محو ہے۔ لیکن خدا کا ایک بندہ ایسا کھڑا ہو کہ اس کا دل اللہ کے واسطے اللہ ہی کے ساتھ ہو۔ اللہ سے لولگا کے مخلوق سے بے نیاز ہو اور وہ دین حق کے لیے کھڑا ہو گیا ہو۔ ایسے شخص کو روئے زمین میں تلاش کرو۔ کہیں مل جائے تو اس کا دامن پکڑ لو۔ مومن کے چہرے پر مسرت اور دل میں ملال ہوا کرتا ہے۔ اس کے بعد (جب عارف بنتا ہے تو) حالت برعکس ہو جاتی ہے یعنی غم چہرہ پر اور خوشی دل میں آجاتی ہے۔ چہرے پر غم مخلوق کو مہذب بنانے کے لیے ہوتا ہے اور دل میں مسرت قضاو قدر کی وجہ سے ہوتی ہے کہ وہ ان سے خوش ہوا کرتا ہے۔ دنیا مومن کا قید خانہ ہے۔ جب تک مومن مومن ہے، دنیا اس کے لیے قید خانہ ہی بنی رہے گی ہاں اگر دائمی تقویٰ حاصل ہو جاتا ہے تو دنیا سے باہر نکل آتا اور قید خانہ کی تنگی سے کھلے میدان میں آجاتا

دام تقواه اخرج منها +
ابرز من سجنه من ضيقه
و من يتق الله يجعل له مخرجا"
و يرزقه من حيث لا يحتسب
تنفقس عنه بيضته وجوده +
يلقط حب الحكم + يحضنه جناح
القرب + يضمه اليه + هوصاحب
الاطباق + و هو صاحب السماط +
يا احمق معک برق لا ثبات له +
معک عرض كما ياتی يذهب +
تحتاج تفنی و تموت الفامرة +
ثم اخير اتثبت + كما جاء الليل
والنهار تستمر ولا تحول تنمی
و تسمح بظلک بعد ان تصير
وتد الللا راضی السبعه لا تهذی
لاتدعی + انت تقرصک بقه تقوم قيامتک +
يعوزک من عشانک لقمته
تقوم قيامتک + دع الحالته تدخل
فيک وتتزوج بقلبک + ويكون
لک فراخ تطير + تقف علی مرقاة
سرک + تاتی شرقا وغربا برا
و بحرا + انت نائم + قال النبی صلی
الله عليه وسلم الناس نيام
فاذا ماتوا انتبهوا +

بئس الرجل ينتبه بعد الموت + ينبغی للفقيران
يتزر بالقناعته ويتردی بالعفته + حتی يصل
الی الحق عزوجل + ويسعی بقدم الصدق + طالبا
لباب القرب + مهر ولا عن الدنيا والاخرة +
مهر ولا عن الخلق والوجود + تستقبله
عنايته الحق ورافته ورحمته و شوقه
اليه وجذباته ونظراته ومباهاته ومواكب

ہے۔ (خدا تعالیٰ فرماتا ہے)۔ "جو حق تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کشادگی عطا فرماتا اور ایسے مقام سے روزی پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں جاتا" اس کا بیضہ ہستی ٹوٹ جاتا ہے وہ حکمتوں کے موتی چنتا ہے اور تقرب کا بازو اس کو آغوش میں لیتا اور چھاتی سے لگاتا ہے۔ وہ خوان و دستر خوان کا صاحب اختیار مالک بن جاتا ہے۔ اے بے وقوف! نور ایمان تیرے پاس بجلی کی طرح (عارضی) ہے کہ ادھر آیا اور ادھر گیا۔ تجھے ہزار مرتبہ مرنے اور فنا ہونے کی ضرورت ہے پھر کہیں جاکر ثبات ہوگا۔ جس طرح رات دن آتے جاتے ہیں اور اس میں فرق نہیں پڑتا (اسی طرح گردش زمانہ سے تو متغیر نہ ہوگا) اور تو نشوونما حاصل کرکے (ایک سایہ دار درخت بن جائے گا)اور ساتوں زمین کی میخ بن کر مخلوق کو اپنے سائے سے نفع پہنچائے گا۔ اس سے پہلے بکواس اور دعویٰ کرنا چھوڑ دے۔ (تیرا عالم یہ ہے) کہ ایک مچھر کے کاٹنے سے تجھ پر قیامت آ جاتی ہے۔ کھانے کا نوالہ ضائع ہو جاتا ہے تو بے قرار ہو جاتا ہے۔ حالت کو اجازت دے کہ وہ تیرے اندر داخل ہوکر تیرے دل سے اختلاط کرے اور دونوں کے تعلق سے وہ بچہ پیدا ہو جو پرواز کرے تیرے باطن کی سیڑھی پر جا بیٹھے اور مشرق و مغرب اور بحر و بر کی سیر کرے تو (خواب غفلت میں) سویا ہوا ہے۔ ارشاد نبی ہے: لوگ سو رہے ہیں جب موت آئے گی تو آنکھیں کھلیں گی۔"

فقر کی شان: جس کی آنکھ مرنے کے بعد کھلے وہ برا شخص ہے۔ فقیر کی شان یہ ہے کہ قناعت کا لباس پہن کر پارسائی کی چادر اوڑھے ہوئے خدا وند تعالیٰ کے قریب جا پہنچے اور تقرب خداوندی کا خواستگار ہو کر صدق کے پاؤں سے دوڑتا رہے۔ دنیا و آخرت خلق وہستی سب سے گریز کرے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ کی عنایت' اس کی رحمت و شفقت' اشتیاق و توجہات' انبیاء کی

ارواح انبیائہ وملائکتہ + تصحبہ الملائکتہ و ارواح النبیین و المرسلین تزفہ الی الحق زفا +

یا موتی القلوب طلبکم للجنتہ قید کم عن الحق + انزعوا اترعوا + ارجعوا ارجعوا + علیک بقصر الامل حتی یقرب قلبک و یصفو عن الخلق سرک + وید نوالی الحق وتقراء سابقتک + فتقف سطر اسطر اوکلمتہ کلمتہ وحرفاحرفا+ علی اوقاتک وازما نک و سا عاتک ولحظاتک + ویتبین لک ما تول الیہ+

کلما جنبک الخوف الیہ جنبہ القرب عندک + حینئذ الثبات + لا تبال طال عمرک ام قصر + قامت القیامتہ اولم تقم + احبک الخلق ام بغضوک + اعطوک ام حرموک + ثم قام صارخا و غطی وجھہ ثم کشفہ + ثم قال یا نار کونی بردا و سلاما+ اللھم لا تبد اخبار نا + ثم قعد وقال +

قال سفیان الثوری للفضیل بن عیاض رضی اللہ عنہما تعال حتی نبکی علی علم اللہ فینا فکانوا خائفین حذرین + یوتون ما اتوا و قلوبھم وجلتہ + خافوا ان لا تقبل اعمالھم + خافوا سوء الخاتمتہ + کان الامام احمد رضی اللہ عنہ یقول انما ھو لباس دون لباس وطعام دون طعام + وایام قلائل یا غلام اغلق باب منتہ الخلق وقد فتح لک باب منتہ الحق + ثم قام وجعل یمیل

روحیں، فرشتوں کے پرے کے پرے اس کا استقبال کریں گے اور خدا تعالیٰ فخر فرمائے گا۔ انبیاء و مرسلین کی روحیں ساتھ ہو کر حق تعالیٰ تک پہنچائیں گی۔

رجوع الی اللہ : مژدہ دلو! جنت کے شوق نے تم کو خدا تعالیٰ سے باز رکھا۔ اس سے بچو! بچو! اور اس کی طرف لوٹ آؤ۔ امیدیں کم کرتا کہ قلب کو خدا کی نزدیکی اور باطن کو مخلوق سے صفائی حاصل ہو اور وہ حق کے قریب جا پہنچے اور اپنی تقدیر کو پڑھ سکے۔ وقت و زمانہ، لمحہ و ساعت (کے تعین کے ساتھ) اس کی سطر سطر، کلمہ کلمہ اور حرف حرف سے واقف ہو جائے۔ تجھے معلوم ہو جائے گا کہ تیرا انجام کیا ہے۔ خدا کے خوف کی کشش کے ساتھ ساتھ اس کے قریب ہوتا جائے گا۔ اس وقت تجھے سکون ملے گا۔ تجھے عمر کی کمی یا 'درازی' کی قیامت آنے یا نہ آنے کی' مخلوق کی محبت اور نفرت'، دینے یا نہ دینے کی پروا نہ ہوگی۔ اس کے بعد آپ چیخ مار کر کھڑے ہوگئے اور منہ ڈھانک لیا۔ تھوڑی دیر بعد منہ کھول کر فرمایا کہ اے آتش (شوق) ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا۔ اے اللہ! ہمارے حالات کو فاش نہ کیجئے۔ یہ کہہ کر آپ بیٹھ گئے اور فرمایا۔

سفیان ثوریؒ کا مقولہ : سفیان ثوری نے فضیل بن عیاضؒ سے کہا۔ "آیئے! ہمارے متعلق خدا تعالیٰ کو جو کچھ علم ہے اس پر روئیں۔" حقیقت میں یہ لوگ متقی اور خدا سے خائف تھے۔ جو کچھ بن پڑتا تھا دیتے تھے، پھر بھی ان کے قلوب لرزاں تھے۔ انہیں خوف رہتا تھا کہ کہیں ان کے اعمال ناپسند نہ ہو جائیں اور انجام خراب نہ ہو جائے۔ امام احمد حنبلؒ فرمایا کرتے تھے کہ (زندگی کے) دن تھوڑے ہیں اور (کام بہت)۔ کبھی کھانا کھانا اور کبھی لباس تبدیل کرنا۔ عزیزم! مخلوق کا احسان نہ اٹھا۔ حق تعالیٰ کے احسان

تارة يمينا و تارة شمالا و اصنعابده على صدره قابضا على ثديه + ثم قعد وقال + يا اعمى ادخل هذا الباب المفتوح + انما هو بابان مغلق و مفتوح + ادخل هذا المفتوح + اصحب السبب بالسنة

احياء لشرع نبيه صلى الله عليه وسلم + ثم تقدم الى المسبب باتباع النبي صلى الله عليه وسلم في حاله + الكسب سنته + والتوكل حالته + ثم ان قدرت ان تفنى عنك فافعل + لا مع السبب ولا مع الحال + مفوضا للحق + يكفيك يرفعك و يقربك بل يعطيك مالا تعرف + والله يعلم وانتم لا تعلمون مسلما لا مواج قدره + اينما سقطت لقطت فضل الله عزوجل + اينما توجهت فثم وجه الله + رائيت قربه و انسه و رائفته و رحمته + مثل الغنى مثل رجل اعمى ياتيه طعامه على اطباق + تاتيه ولا يعلم جهتها + حتى اذا علم اصلها طلب تلك الجهته وسد جميع جهاته + هكذا هذا العبد اذا عرف ان الله هو المسهل هو المعطى هو الموجه اليه ذلك يعلق قلبه بالله تعالى + نفسك معشوقتك + لو علمت انها عدوتك و قاتلتك

لخالفتها وما نعتها

الطعام والشراب

الا ما لا بدلها

کا دروازہ کھل جائے گا۔ اتنا کہہ کر آپ پھر کھڑے ہو گئے۔ سینہ پر ہاتھ رکھ کر، چھاتی پکڑ کر ادھر ادھر جھومنے لگے۔ پھر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے اندھے ! اس کھلے ہوئے دروازے میں داخل ہو جا۔ دو ہی دروازے ہیں ایک کھلا ہے اور ایک بند۔ کھلے دروازے میں داخل ہو جا۔ شریعت

نبوی زندہ کرنے کے لیے سنت کے مطابق سبب کے ساتھ کام کر۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کا پیرو بن کر مسبب کی طرف قدم بڑھا۔ کسب آپ کی سنت ہے اور توکل آپ کی حالت (عمر بھر آپ اس پر قائم رہے) اس کے بعد اگر اپنے آپ سے فنا ہو جانے پر اختیار ہو تو فنا ہو جا۔ پھر نہ سبب کا ساتھ رہے گا، نہ حال کی معیت۔ اپنے کو خدا کے سپرد کردے، وہی کافی ہے۔ وہی تجھ کو اٹھائے گا اور قریب لائے گا بلکہ وہ کچھ عطا فرمائے گا جو تو جانتا بھی نہیں۔ چنانچہ خود ہی فرماتا ہے۔ "اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔" تو اپنی ہستی اس کی تقدیر کی موجوں کے حوالے کردے۔ جہاں بھی تو گرے گا اس کے فضل سے روزی ملے گی۔ جدھر بھی منہ کرے گا اللہ کی پاک ذات سامنے ہوگی اور تجھ کو اس کا قرب و انس، شفقت و رحمت نظر آئے گی۔ غنا نصیب ہونے والے کی مثال نابینا کی سی ہے کہ سینیوں میں رکھے ہوئے کھانے اس کے پاس چلے آتے ہیں اور اس کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ کہاں سے آرہے ہیں۔ جب اصلیت کا اسے علم ہوتا ہے تو سب سے رخ پھیر کر اسی اصل کی طرف متوجہ اور اسی کا طلب گار رہتا ہے۔ یہی حال اس بندہ کا ہے کہ جب اسے معلوم ہوگیا کہ اللہ ہی ساری مشکلوں کا حل کرنے والا ہے، وہی عطا کرنے والا ہے اور وہی اس کی طرف بھیجنے والا ہے تو وہ اپنے دل کو اللہ ہی سے وابستہ کر لیتا ہے۔ تو نفس کو محبوب سمجھتا ہے۔ اگر تو جانتا کہ وہ درحقیقت تیرا دشمن ہے اور تجھ کو برباد کرنے پر تلا ہوا ہے تو یقیناً تو اس کی مخالفت کرتا اور

منہ
فقد لک حقها+ انت لا تصلح لک الزاویته بل تصلح لک الاسواق + لا یصلح لک ان تطلع علی اسرار الله تعالی + المطلع علی اسرار الله تعالی / یکون اخرس + من لا یملک سره فلیخل عن الخلق + لیکن ماواه الکهوف والسواحل و البراری و القفار + من لا یتمکن ان یجمع بین الحکم والعلم +

الغلاء سیاط الملک یودب به + قال ذلک فی زمان شدة وفاقته ویحک تطلب الدنیا و الاخرة و انت تدعی المحبته + یا احمق ادعیت محبته وتطلب منه دفع الضرر وجلب النفع + تنح ما انت من القوم + انت عبد الخلق + عبد النفس والهوی والشهوات + عند نا محاکم + عندنا صیارفته + عند نا نقاد + یا مدعیا ما هنا + تقول الشئی فی غیر موضعه + الدعاء له موضع و وقت الکلام له حال والسکوت له اخری + والنظر له حال والغض له اخری + این العامل حتی نصحبه + الصدیقون تزید جمیع الزمان علیهم العبادة + فیه واجبته شکر اللمنعم + یقابلون النعم بالطاعته والشکر + یا مرک بالقلیل من الحلال + اقصر من هذا الحلال + ان اکثرت اتاک اخذه الی اخذ المباح المشترک بین الملسلمین + وان اخذت

صرف اتنا دیتا کہ وہ زندہ رہے، باقی کچھ نہ دیتا۔ تھوڑی بہت غذا اس کا حق ہے۔ تو خلوت میں بیٹھنے کے لائق نہیں۔ تجھے تو بازار ہی میں رہنا پھرنا مناسب ہے تو خداوندی رازوں سے واقف ہونے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ تیری زبان قابو میں نہیں ہے اور راز دان بے زبان ہوا کرتا ہے۔ جو اپنا راز چھپانے پر قدرت نہیں رکھتا، اسے مخلوق سے دور چلا جانا چاہیے۔ جو شخص اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ شریعت و طریقت کو یک جا رکھ سکے اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ غار، ساحل، جنگل یا بیابان کو اپنی جائے قیام بنائے۔

گرانی تنبیہہ ہے: گرانی ایک شاہی چابک ہے جس سے ادب سکھایا جاتا ہے۔ یہ ارشاد آپ نے قحط و فاقہ کے زمانے میں فرمایا۔ افسوس! تو خدا کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور دنیا و آخرت کو طلب کرتا ہے۔ بے وقوف! محبت کا دعویٰ کرکے اذیت سے بچنے اور راحت اٹھانے کی آرزو؟ دور ہو۔ اللہ والوں میں تیرا شمار نہیں ہو سکتا۔ تو بندۂ مخلوقات اور بندۂ نفس و خواہشات ہے۔ ہمارے پاس تمہیں پرکھنے کی کسوٹیاں ہیں۔ ہمارے پاس صراف اور پرکھنے والے موجود ہیں۔ اے مدعی! یہ (دعویٰ) کیسا؟ تو بے موقع بات کہہ رہا ہے۔ دعا مانگنے کا بھی موقع ومحل ہوا کرتا ہے۔ گفتگو کا وقت اور ہے، خاموش رہنے کا وقت اور۔ دیکھنے کا موقع اور ہوتا ہے اور آنکھیں بند کرنے کا وقت اور۔ کام کرنے والا کہاں ہے جس کو ہم اپنا ہم نشین بنائیں۔ صدیقین کی عبادت محسن کا شکر ادا کرنے کے لیے لمحہ بہ لمحہ زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ وہ نعمتوں کے مقابلے میں اطاعت و شکر پیش کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھوڑا سا حلال استعمال کرنے کا حکم ملا ہے۔ اس حلال کو بھی کم ہی کرتا رہ کہ اگر زیادہ استعمال میں لائے گا تو یہ تجھ کو اس مباح تک پہنچائے گا جو عام مسلمانوں کے لیے مباح ہے۔

ذلک اناک اخذة الی الشبهة + و الشبهة الی الحرام + والحرام الی النار + الزاهد من زهد فی الحلال + و اما الزهد فی الحرام فذلک واجب +

جب تو اس کو قبول کرنے لگے گا تو وہ تجھ کو مشتبہ مال تک لے جائے گا اور مشتبہ حرام تک اور حرام آگ میں لے جائے گا۔ زاہد وہی ہے جو حلال چیزوں میں زہد اختیار کرے ورنہ حرام سے بچنا تو (سب ہی پر) فرض ہے۔

قد بر دوار + الی القلب فیعجز عن حمله + کالام اذا جاء نعی ولدها تصرخ وتخرق ثیابها + یعجز العقل عن حمله + یعنی به السماع و الوجد + نخالط الناس بالدعاء ونوا فقهم و نعاشرهم بالدعاء + وقلوبنا باردة ناظرة الی وعد الله + الی طعام الفضل الی ان یثبت + ازهد فی مشیئتک لتظفر بمشیئة الحق عزوجل + من شرط المحبة ترک المشیئة والا را دة + بینما انت کذلک اذ نطق لسانک و استمعت اذ ناک و فتحت عیناک + جاء ت الالطاف و الاکرام + و جاء صفاء الاسرار ثمارا و جواهر + جاء تک الخدم والخدم +

خدمک الکل و حمدک الکل + وباهی بک الحق الکل + قال الله عزوجل وما اتاکم الرسول فخذوه و مانهاکم عنه فانتهوا امتثلوا امر الله وامر رسوله + اعملو ابهما + ما فی هذه الطریق انا ولانحن الاانت انت + هو الاول و الاخر و الظاہر و الباطن +

واردات قلب : واردات میں کوئی واردات ایسی بھی ہوتی ہے جو قلب برداشت نہیں کرسکتا (اور وجد میں تڑپنے لگتا ہے) جیسے ماں کہ جب اس کو بچے کے مرنے کی خبر ہوتی ہے تو وہ چیخ اٹھتی ہے اور کپڑے پھاڑنے لگتی ہے (اس سے آپ کا مطلب) سماع اور وجد تھا۔ دعا مانگنے میں ہم عوام کے ساتھ ہوتے ہیں اور معاشرت میں ان کی موافقت کرنے لگتے ہیں۔ ویسے ہمارے دل سرد اور وعدۂ ربانی اور غذائے فضل کے منتظر رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کا ثبوت بھی ہو جاتا ہے۔ اپنے قصد و ارادہ کو چھوڑ دے تاکہ ارادۂ خداوندی سے فیضیاب ہو۔ شرط محبت بھی یہی ہے کہ اپنے ارادے اور خواہش کو ترک کردیا جائے۔ اس کے بعد تیری زبان گویا، ترے کان شنوا اور آنکھیں بینا ہو جائیں گی۔ ہر طرح کے لطف وکرم ہوں گے۔ باطن کو صفائی، اس کے پھل پھول اور جواہرات بن کر آئیں گے۔ خدم و حشم دیے جائیں گے۔ سب تیری خدمت اور تعریف کرنے میں مصروف ہوں گے۔ اور تیری وجہ سے خدا تعالی سب پر فخر فرمائے گا۔ وہ فرماتا ہے۔ "جو کچھ رسول دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں رک جاؤ۔" خدا و رسول کے حکم کی تعمیل کرو۔ ان کے فرمان پر عمل کرو۔ اس راستہ میں "ہم" کوئی چیز نہیں صرف "تو" ہی "تو" ہے۔

وہی اول ہے وہی آخر، وہی ظاہر ہے اور وہی باطن۔

وقال رضی الله عنه فی قوله عزوجل والسماء والطارق + اقسم الله عزوجل بالسماء ومن طرقها +

والسماء والطارق کی تفسیر : اس آیت کی تفسیر کے متعلق آپ نے فرمایا کہ خدا تعالی نے آسمان کی اور اس کو کھٹ کھٹانے والے کی قسم کھائی ہے۔ اس کو

طرقها محمد صلى الله عليه وسلم + طرقها همته ثم بنيته + بنبينا صلى الله عليه وسلم عرج به الى المساء السابعة وكلمه ربه + و راه بعينى راسه وبعينى قلبه + لما كان عند مسيرا رقى السماء راه فى الارض بعينى قلبه و فى السماء بعينى راسه + و هكذا كل من صح قلبه يرى قلبه ربه ويقطع الحجب بينه و بين اسلماء + و الاسرار والهمم تطرق + والاسرار تسير صدور الصديقين بانوار اسرار رب العالمين + صدور مضيئة +

اتقوا فراسة المئومن +

القلب اذا قرب

بصير سماء فيها نجوم العلم و شمس المعرفة + تستضئى الملائكة بهذه الانوار + ما من نفس الا و عليها حافظ من الله تعالى يحفظها من ان يختطفها الشياطين + و احاد افراد حفظتهم يقومون صفوفا تحفظهم + والله من روائهم محيط + انت الفصاحة والبلاغة خربت بيتك + تدور بدور من مكانك لا تبرح + كانك جمل الطاحون + لعلك دعا عليك بعض اولياء الله تعالى قد عميت عينا بصير تك + ضيعت الله فضيعك الله فى الطريق + ثبتت فى عين قصدك السبل + كثرت هموسك و انقطعت اجنحة قصدك + بقيت قطعة لحم بين الدنيا و الاخرة + تحتاج الى صديق بدعولك بعد الاقرار بالالا فلاس +

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کھٹ کھٹایا تھا۔ آپ ہی کی ہمت نے دستک دی تھی اور اس کے بعد شب معراج میں جسم اطہر نے دستک دی۔ جسم مبارک کو ساتویں آسمان تک باریابی ہوئی اور آپ کے پروردگار نے شرف ہم کلامی بخشا۔ سیر آسمان کے وقت آپ نے حق تعالٰی کی زیارت آنکھوں سے بھی کی اور دیدۂ باطن سے بھی۔ زمین پر قلب کی آنکھیں تجلی الٰہی سے منور ہوتی رہیں اور آسمان پر چشم ظاہر نے جلوہ دیکھا۔ یہی حال ہر اس شخص کا ہوتا ہے جس کا قلب صحیح ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے پروردگار کو دیکھتا ہے۔ اس کے اور آسمان کے درمیان سے حجابات اٹھا دیے جاتے ہیں۔ باطن اور ہمتیں اوپر چڑھنے کے لیے دستک دیا کرتی ہیں اور باطن سیر بھی کیا کرتے ہیں۔ صدیقین کے سینے پروردگار عالم کے نور سے منور ہوتے ہیں۔ مومن کی فراست سے ڈرا کرو۔ قلب جب خدا کا مقرب ہو جاتا ہے۔ تو ایک آسمان بن جاتا ہے جس میں علم اور معرفت کا آفتاب چمکتا ہے۔ فرشتے بھی اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ ہر شخص پر اللہ تعالٰی کی طرف سے ایک نگران مقرر ہے۔ جو شیطانوں کی دست برد سے محفوظ رکھتا ہے۔ خاص خاص افراد ایسے بھی ہیں جن کے محافظ صف بستہ کھڑے ان کی حفاظت کیا کرتے ہیں اور سب سے بالا و برتر محافظ اللہ ہے۔ تیری فصاحت و بلاغت نے تو تیرا گھر ویران کر دیا۔ اپنی جگہ پڑا چکر لگا رہا ہے گویا کہ تو کولھو کا بیل ہے۔ شاید اللہ کے کسی ولی نے تجھ کو بد دعا دی ہے کہ تیرے دل کی آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں۔ تو نے اپنے ہاتھ سے خدا کو کھو دیا اور خدا نے تجھ کو برباد کر دیا۔ تیرے قصد و ارادے کی نظروں میں بہت سے راستے چڑھ گئے۔ تیرے افکار بہت اور مقصود کے بازو شکست ہو گئے ہیں تو دنیا و آخرت کے درمیان گوشت کا ایک لوتھڑا بن کر رہ گیا۔ تجھ کو اپنی تہیدستی کا اعتراف کرنے کے بعد کسی صدیق کی ضرورت ہے جو تیرے لیے

استانس القوم بالحق ثم بالملائکۃ + فاذا انست بھولاء فتح لک باب اخر + اذا انست بالخلق من الانس ثم سددت ذلک فتح لک باب الانس بالجن + فاذا سددتہ فتح لک باب الانس بالملک + الا شیاء لاتفعل بانفسھا + النار لا تحرق بطبعھا ولا الماء یروی بطبعہ + نار نمرود ما احرقت ابراھیم علیہ الصلاۃ والسلام+ ابو مسلم الخولانی رحمتہ اللہ علیہ لما القی فی النار لم یحترق + السمندل لا تحرقہ النار + اذا اخلصت فی اعمالک اخلصت من الخلق + اخرجت من بینھم + انما تصل الی الحق عزوجل بالخروج من بینھم + و تطلبہ عزوجل کرجل غریب دخل دربا یطوف علی صلیقۃ + ینتھی الی اقصاہ ویعود الی اولہ + وھو لا یعرف بابہ + والصدیق ینظر الیہ + حتی اذا رانی حیرتہ استحبہ + الحب + فخرج الیہ وعانقہ وضمہ الیہ + کما فعل یوسف ببنیا مین + فقال لہ انا اخوک + جعل اللہ ارض القلب قرار المعرفتہ والعلم + للہ عزوجل ثلثمائتہ و ستون نظرۃ الیہ بین اللیل و النھار + لولا ان جعلہ قرار التقطع وتمزق + القلب اذا صح واستقرب لقرب الحق + عزوجل اجری خلالہ انھار من الحکم لا نتفاع الخلق بھا + جعلھم للدین دواسی + الکبیر منھم موضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصغیر

دعا کرے۔ اللہ کے ساتھ انسیت حاصل کرکے فرشتوں سے مانوس ہو۔ جب تو ان سے مانوس ہوگا تو تیرے لیے دوسرا دروازہ کھل جائے گا۔ جب تجھے مخلوق سے لگاؤ ہو گا تو یہ دروازہ بند ہو جائے گا اور جناتوں سے تعلق کا دروازہ کھل جائے گا۔ جب اس کو بھی بند کر دے گا تو فرشتوں کے ساتھ انسیت کا دروازہ کھل جائے گا۔ کوئی چیز بہ طور خود کچھ اثر نہیں کرتی۔ نہ آگ کسی کو آپ ہی آپ جلا سکتی ہے۔ اور نہ پانی کسی کو خود سیراب کر سکتا ہے۔ چنانچہ نمرود کی آگ ابراہیم علیہ السلام کو جلا نہ سکی۔ اور ابو مسلم خولانی رحمتہ اللہ علیہ کو جب آگ میں ڈالا گیا تو وہ بھی نہیں جلے۔ سمندر (آگ کے کیڑے) کو بھی آگ نہیں جلا سکتی۔ اعمال میں مخلص ہونے کے بعد مخلوق سے چھٹکارا ملے گا کہ ان کے درمیان سے الگ کر لیا جائے گا۔ خدا تعالیٰ تک پہنچنے کی یہی صورت ہے کہ مخلوق سے الگ ہو کر اللہ عزوجل کو تلاش کرے۔ جیسے کوئی مسافر کوچہ (یار) میں پہنچ کر محبوب کی تلاش میں چکر لگائے۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک جائے اور پھر لوٹ آئے اور آستان یار کا پتا نہ پائے۔ لیکن دوست اس کو دیکھ رہا ہو۔ جب اس کی حیرانی و پریشانی دیکھ چکے اور محبت کا غلبہ ہو تو یکایک اس کے سامنے آجائے۔ اور اس کو گلے لگالے، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین کے ساتھ کیا تھا کہ ان سے فرما دیا تھا کہ میں تمہارا بھائی (یوسف) ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے سرزمین قلب کو علم و عرفان کا مرکز بنایا ہے۔ شب و روز میں اس کی طرف پروردگار کی تین سو ساٹھ نگاہیں ہوتی ہیں۔ اگر وہ قلب کو تسکین نہ بخشتا تو دل چور چور اور پارہ پارہ ہو جاتا۔ جب دل کی اصلاح ہو جاتی ہے اور وہ طالب حق بن جاتا ہے۔ تو نفع رسانی خلق کی خاطر اس میں حکمت و دانش کی نہریں جاری کر دی جاتی ہیں حق تعالیٰ نے ان بزرگوں کو دین کا پہاڑ بنایا ہے۔ سب سے بڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام

موضع الصحابة + ودون ذلک موضع التابعین + عملوا بما قالوا امتثالا قولا وفعلا . سرا و علانیة + قرت بهم اعین النبیین + وباهی الله عزوجل بهم الملائکة + یاطوبی لمن اتبعهم وخفف عنهم اثقال الدنیا و العیال + قوم عندهم شغل شاغل عن الاکتساب + قیام لمصالح الخلق + الخلق عندهم کالاولاد + لایتعلقون بالدنیا + والدنیا تعرض نفسها علیهم ویعرضون عنها + هنا الذی فی یدک لیس لک بل هو مشترک + الجیران شرکائوک + کسبک جعل فی یدک للموء اخذة و الاخذ + وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیه لینظر کیف تعلمون +

واس جیرانک + اطعم الفقراء فان داد الصدیق ضیق و داخلها واسع + این من غلق باب الخلق ووقف علی باب الحق , وانزل حوائجه بربه + اقطع الاسباب واخلع الا رباب ثم انظر ماتری + قف علی بابه وتوسد الصبر علی الالام + قدره وقضائوه یقطع فلا تتالم + هینئذ تری عجبا + تری الکتوین کیف جعل حالک + والرحمة کیف تربیک + المحبة کیف ترقیک + الدائرة کل الدائرة علی السکوت بعد حاجته + وهی حالته مباهاة الحق

ہوتا ہے اور چھوٹے صحابہ کرام کی جگہ اور ان سے کم رتبہ تابعین کی جگہ ہوتے ہیں، اس لیے کہ انہوں نے ان حضرات کے فرمودات کی قولا و فعلا تعمیل کی ہے۔ ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی۔ انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوئیں۔ حق تعالیٰ نے ان کی وجہ سے فرشتوں پر فخر فرمایا۔ جو لوگ ان کی پیروی کریں اور ان سے دنیاوی مشاغل کے بوجھ کو ہلکا کریں ان کو مبارک ہو۔ اللہ والوں کے مشاغل ایسے ہیں جو ان کو کمائی سے روک دیتے ہیں۔ وہ مخلوق کی اصلاح اور بھلائی کے لیے مستعد رہتے ہیں۔ مخلوق کو اولاد کے برابر سمجھتے ہیں۔ (لہٰذا ان کی خدمت کرنا سب پر فرض ہے) دنیا سے ان کو تعلق نہیں ہوتا۔ دنیا ان کے سامنے آتی ہے اور وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ جو کچھ تیرے پاس ہے وہ صرف تیرے لیے نہیں بلکہ مشترک ہے۔ پڑوسی بھی اس میں ساجھی ہیں۔ تیری کمائی تجھے داد و ستد کے لیے دی گئی ہے۔ (حق تعالیٰ کا ارشاد ہے) خرچ کرو اس مال میں سے جس میں تم وارث بنائے گئے ہو تاکہ دیکھے کہ کیسے عمل کرتے ہو۔"

مقام صبر و رضا: اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری کیا کر اور فقیروں کو کھانا کھلایا کر۔ صدیق کا گھر تنگ اور دروازہ کشادہ ہوتا ہے۔ (یعنی رزق کم اور دل وسیع) وہ کہاں ہے جو مخلوق کا دروازہ چھوڑ کر خالق کے در پر آپڑا اور اپنی ضروریات خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیں۔ اسباب منقطع کرکے غیر خدا کو چھوڑ دے پھر دیکھ کیا کچھ نظر آتا ہے۔ اس کے آستانہ پر آجا اور مصائب میں صبر کو تکیہ بنا۔ قضا و قدر تجھے کاٹ ڈالیں لیکن اف نہ کر۔ پھر تجھے عجائبات نظر آئیں گے۔ تو دیکھے گا کہ تکوین تیرا کیا حال کرتی ہے۔ رحمت کیسی تربیت کرتی اور محبت کتنے مدارج طے کراتی ہے۔ سارا دار و مدار ضرورتوں کے باوجود عرض مدعا نہ کرنے پر ہے۔ بندہ کی اس حالت پر خدا تعالیٰ فخر فرماتا ہے۔ جس طرح موسیٰ

عزوجل بالعبد + یحرم علیہ مراضع الخلق والاسباب + یردہ الی قربہ الحق اذا حصل فی حجر

لطفہ الرائحۃ تکفیہ + تکفیہ
رائحۃ الالام +
تکفیہ الرحمۃ +

ام من یجیب المضطر اذا دعاہ + یضطرک حتی تدعوہ + یحب الالحاح فی الدعاء + یسد الابواب فی وجھک حتی تقف علی بابہ + والاحباب راواباب القرب مفتوحا + کالام تغلق بابھا دون ولدھا وتوصی الجیران ان لا یفتحوا بابا لغرض تریدہ + خرج قعد باکیانا دما + کل باب یتوجہ الیہ یراہ مغلقا یعود الی

باب امہ + الحق یضیق علی
عبدہ لیردہ الیہ ولا یعلق
قلبہ بالخلق + ینبغی
للفقیر الصادق ان
لا یطلب رزق
نفسہ +

فان کان ولا بد طالبا فلیطلب قدر کفایتہ + اذا قربک وابتلاک تنعم ببلائہ والا شغلک ببلائک + الرغبۃ فی الاشیاء تشوش علیک قربک من اللہ عزوجل والصبر علی البلاء + من لایخاف اللہ تعالی لا عقل لہ + بلدۃ بلا شحنۃ خراب + غنم بلا راع ماکولۃ + اللین الخوف + من خاف ادلج + لا یستقر مکانا واحدا بل یسیر + غایۃ اسفار القوم قرب الحق + السیر سیر القلوب سیر الاسرار + اذا

علیہ السلام کے لیے تمام دودھ پلائیوں کا دودھ روک کر ان کو ماں تک پہنچایا۔ اسی طرح مخلوق و اسباب سے پرورش اس پر حرام کر دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنے پاس بلاتا ہے۔ جب لطف خداوندی کی آغوش میں پہنچ جاتا ہے تو اس کی خوشبو کے مقابلے میں تکلیف کی بو اور راحت کی خوشبو کی پروا نہیں رہتی۔

دعا میں عجز و اضطراب : (ارشاد حق ہے) بے قرار جب دعا مانگتا ہے تو اس کی دعا کون قبول کرتا ہے؟" دعا میں عجز و بے قراری اس کو پسند ہے، اس لیے تیرے سامنے سارے دروازے بند کر دیتا ہے۔ تاکہ (ناچار) تو اس کے در پر آپڑے اور احباب قرب خداوندی کے دروازے کو کھلا ہوا پاتے ہیں۔ جیسے ماں اپنے بچے کو باہر نکال کر دروازہ بند کر دے اور کسی خاص غرض سے پڑوسیوں کو تاکید کر دے کہ (ترس کھا کر) کوئی اپنا دروازہ نہ کھول دے۔ اب وہ باہر نکل کر ندامت سے بیٹھ جائے۔ اور روئے۔ جس دروازے پر جائے اس کو بندپا کر ماں ہی کے دروازے پر آجائے (اس وقت ماں بے تاب ہو کر) دروازہ کھول کر اسے چھاتی سے لگالے گی) اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر روزی تنگ کرتا ہے تاکہ وہ اس کی طرف لوٹ آئے اور مخلوق سے تعلق نہ رکھے۔ سچے فقیر کی شان یہ ہے کہ اپنے رزق کا خواست گار نہ ہو اور اگر مانگنا ہی پڑے تو صرف ضرورت کے مطابق مانگے۔ جب خدا تعالیٰ مقرب بنا کر (تنگی رزق سے) آزمائے تو خوش رہ ورنہ مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا۔ چیزوں کا شوق صبر اور خدا کے قرب میں انتشار پیدا کر دے گا۔ جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ بے عقل ہے۔ جس شہر میں کوتوال نہ ہو وہ ویران ہو جاتا ہے۔ بے چروا ہے کی بھیڑ (درندوں کی) خوراک بن جاتی ہے۔ اصل دین خوف ہے۔ جس کو خوف ہوتا ہے، وہ اندھیرے میں اٹھ بیٹھتا ہے اور چل پڑتا ہے۔ اس کو سکون نہیں

وصلوا الی الباب استاذن السرفیونن له +
ثم یستاذن بعد الانس للقلب + صار
نجم قلب النبی صلی اللہ علیہ قمرا القمر
شمسا و الخلوۃ جلا و الباطن
ظاہرا + العبد فی حالتی المدو الجزر +
اذا اخذ راسہ فی زیقہ وخیمتہ سرہ
علی جملتہ یری ماتحت البحرمن الجواھر
و ما یمد یدہ علیھا + یشیر الی حاضر
عندہ انت یا فلان خذکذاوانت
خذ کذا + ھم الملوک ملوک الارض
و السماء بین یدی الحق عزوجل
علی وجہ النیابتہ واخلافتہ + انا علی
باب الملک انتظر ھم + ناظر الیکم

یقظتہ و سناما + لکم اقاسی

لفی ھذہ البلدۃ + اصبر

تحت اذاتھم +

اواصل الضیاء بالظلام غما وھما
و فکرا و ترویا + کلما تقدمت
قد ماردنت + ابراھیم بن
ادھم تحیر فی دعائہ فغمضت
عیناہ + سمع اللہ عزوجل
یقول + یا ابراھیم قل اللھم رضنی
بقضائک + و صبرنی علی بلائک +
و او زعنی شکر نعمائک + و اسالک
تمام نعمتک و دوام عافیتک

والثبات علی محبتک +

نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
القی علی قلبہ طنینا نبا قلبہ
عن اھلہ + خرج الی حراوھی قطعتہ
من طور سیناء + جاء نسیم رائحتہ
الوحی + کان فیہ کھف کان فیہ

ملتا۔ اللہ والوں کی منزل اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ رفتار تو قلب وباطن ہی کی رفتار ہے۔ جب باب خداوندی تک پہنچ جاتے ہیں تو باطن دستک دیتا ہے۔ اور باریابی ملتی ہے۔ اس کے بعد انس قلب کے لیے اجازت چاہتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسلم کا ستارۂ قلب ماہ اور ماہ آفتاب بن گیا تھا۔ خلوت جلوت بن گئی تھی اور باطن ظاہر بن گیا تھا۔ بندہ مد وجزر کی حالتوں سے گزرتا ہوا اپنے گریبان میں سر ڈالتا اور باطنی خیمہ میں داخل ہوتا ہے تو سمندر کی تہ کے جواہرات تک اس کو نظر آتے ہیں لیکن وہ ان کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا بلکہ حاضرین سے کہتا ہے کہ تم اتنا لے لو اور تم اتنا۔ یہی خاصان خدا اللہ تعالیٰ کے حضور میں نائب و جانشین بن کر زمین و آسمان کے بادشاہ ہیں۔ میں شاہی دروازہ پر ان کا منتظر ہوں اور سوتے جاگتے تمہاری بھلائی کی فکر میں رہتا ہوں۔ تمہارے ہی لیے اس شہر میں پڑا ہوں اور تمہاری ہی خاطر مخلوق کی ایذا رسانی پر صبر کرتا ہوں۔ رنج و غم، فکر و پریشانی میں صبح سے شام کر دیتا ہوں اور شام سے صبح جس وقت تمہیں چھوڑ جانے کے لیے قدم بڑھاتا ہوں تو (بحکم ایزدی) واپس کر دیا جاتا ہوں۔ ابراہیم بن ادھمؒ کو دعا کے بارے میں حیرت ہوئی (کہ کیا مانگوں) تو انہوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ انہیں ندائے غیب سنائی دی کہ "ابراہیم اس طرح دعا مانگو کہ بار الہا تقدیر پر راضی رہنا، مصیبت میں صبر کرنا سکھا دے اور اپنے احسانات کی شکر گزاری کی توفیق عنایت کر۔ میں تجھ سے پوری نعمت کے ہمیشہ باقی رہنے، عافیت ملنے اور محبت میں ثابت قدم رہنے کا سوال کرتا ہوں۔"

کیفیت قلب اور وحی : ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب کو (قبل نبوت) بھن بھناہٹ کی آواز سنائی دی۔ آپ کا دل اہل و عیال سے اچٹ گیا اور آپ شہر سے باہر نکل کر غار حرا میں پہنچے جو طور سینا کا ایک ٹکڑا ہے۔ (وہاں) وحی کی باد نسیم

عابد + يقال له ابوكبشة + جاء مكانه يعبلربه + يعنبما هوكنلك يرى الرئويا تكون كفلق الصبح + اذ نودى يا محمدً يا محمدً + هرب من الصوت + جاء الى بيته + فقال زملونى وثرونى انى اسمع صوتا + قيل يا محمدً هنا لا بتدبر يا لتعزميل و التدثير + والله غالب
على امره+

هنا هو القلب + مثله مثل نواة فى صحن دار لاسقف لها + لها اربع حيطان واقفة + غيث الشتاء وشمس الصيف بنزلان عليها + تنبت واحد لابراها + افاظهر سعفها و شمخت واثمرت واينعت التقطوا منها ولا سبيل لهم عليها + هكنا القلب اذا شاء انشره +

الولاية باطنة مكنونة + الولاية مثلها مامر + الملك فراش سباطن لايزال معه الا اذا ركب + لاتسال من الله عزوجل غير امن الطعام و الشراب و اللباس + لاتهرب منه + لاتعبده لطلب هذه الاشياء اى شئى تعمل بالرحمة + ثم اغننا عن غيرك لا تشغلنا بغيرك + ايش هنا + يقول ذلك بوجه مغضب مقطب + ثم غطى وجهه و قام صار خاثم قعد و قام

چلی۔ وہاں ایک غار تھا جس میں ابو کبشہ نام کا ایک عابد رہتا تھا۔ آپؐ اس کی جگہ تشریف لے گئے اور عبادت کرنے لگے۔ آپؐ اسی میں مشغول تھے کہ سچے خواب نظر آنے لگے۔ صبح کی پو پھٹنے کی طرح اس کا ظہور ہوا۔ دفعتہ" آواز آئی۔ "اے محمدؐ! اے محمدؐ!" آپؐ آواز سے (خوف زدہ ہو کر) بھاگے۔ اپنے گھر آئے فرمایا "مجھے کمل اڑھاؤ۔" مجھے چادر میں چھپاؤ کہ مجھے آواز سنائی دیتی ہے۔ (اور کوئی دکھائی نہیں دیتا کہا گیا کہ اے محمدؐ! اس کی تدبیر کمل اوڑھنا اور چادر لپیٹنا نہیں ہے۔ (یہ خدائی کارنامہ ہے) اور خدا تعالیٰ اپنے کام پر غالب ہے۔ یہ دل ہے اس کی مثال ایک چھوارہ کی گٹھلی کی ہے جو بے چھت کے گھر کے صحن میں جم گئی ہو) چاروں طرف دیوار ہو۔ گرمی کی دھوپ اور جاڑے کی بارش اس پر پڑتی ہو اور وہ بڑھتی رہے کسی کو نظر نہ آئے۔ جب اس کی شاخیں نمایاں ہوں اور وہ (درخت) بڑا ہو کر پھلنے لگے اور پھل پک کر گریں اور لوگ اس کو چننے لگیں لیکن درخت تک پہنچنے کی کوئی سبیل نہ ہو۔ قلب کی بھی یہی حالت ہے۔ خدا تعالیٰ جب چاہتا ہے اس کو زندہ کر دیتا ہے۔

ولایت: ولایت باطنی اور مخفی مضمون ہے۔ اس کی مثال بھی چھوارے کی گٹھلی کی ہے۔ فرشتہ اس کے باطن کا فراش ہوتا ہے اور ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سوار ہو (اور وہاں پہنچ جائے جہاں فرشتوں کی بھی رسائی نہیں) اللہ تعالیٰ سے کھانے پینے اور پہننے میں امن و حفاظت کی درخواست کر۔ اس کے سوا کوئی اور سوال نہ کر۔ خدا سے نہ بھاگ کر اور نہ چیزوں کی غرض سے اس کی عبادت کر۔ رحمت لے کر کیا کرے گا؟ (رحیم کو لے کر کام بنے)۔ یا اللہ! ہم کو غیر سے بے نیاز کر دے اور ان میں مشغول نہ رکھ۔ یہ غیر چیز ہی کیا ہیں۔ یہ کلمہ غصے سے ترش لہجے میں فرمایا۔ اس کے

و قال و لتعلمن نباه بعد حين ٥ قوم يكرهون الطلب من الله عزوجل لئلا يضاف اليهم الشره وترک التفويض والتسليم + الشوق يسرع خطواتهم +

اذا زهدت فى الدنيا سهل عليک بذلها + لاولياء الله عزوجل احوال تخصهم + لايصير البدل بدلاً حتى تصير اثقال الخلق على ظهره + والرب عزوجل يحمل عنه + لانه بين يديه لايبرح + ظاهرا الحمل عليه وباطنه على يدى رحمته + عليكم بالتصديق و ازالته التهم من القلوب +

وقال رضى الله تعالى عنه فى قوله تعالى ان ناشئته الليل هى اشد + هى بعد النوم ونوم الخلق والنفس والطبع و الهوى و الارادة + يبقى القلب طعامه وشرابه المناجاة الله عزوجل والقيام والركوع والسجود بين يديه + الاترى من زهد فى الدنيا لئلا يشتغل بها عن طلب الحق عز وجل + هكذا يزهد فى الاخرة لئلا تشغله عن الله عزوجل + يتمنى ان لا توجد الاخرة لانها حلوة ظاهرة رحمته + يصير القلب و السر وجها يبدو على ظاهره ما فى قلبه + يحب دوام الدنيا لانه يعبد الله سرا يعامله سرا + انت فى وحشته من الحق عزوجل + متى يستوحش قلبک من الخلق ويستانس بالحق +

من باب الى باب حتى لا يبقى باب +

بعد منہ ڈھانک لیا اور چیخ مار کر کھڑے ہوگئے پھر بیٹھے پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا یقیناً کچھ عرصہ بعد تم کو حقیقت معلوم ہوگی۔ اللہ والوں کو خدا تعالیٰ سے بھی مانگنا ناگوار ہوتا ہے کہ حرص و ترک تسلیم کا الزام نہ لگ جائے۔ شوق ان کے قدم کو آگے بڑھائے جاتا ہے۔ تم کو بھی جب دنیا کی رغبت نہ ہوگی تو اس کا خرچ کرنا آسان ہوگا۔ اولیاء اللہ کے حالات مخصوص ہیں۔ ابدال ابدال نہیں بنتے جب تک ان پر مخلوق کا بوجھ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ ان پر اس کو ہلکا کر دیتا ہے۔ اس لیے وہ خدا تعالیٰ کے پاس سے ہٹتے نہیں۔ بہ ظاہر وہ بوجھ ان پر ہوتا ہے اور حقیقت میں رحمت خداوندی اپنے ہاتھوں پر اٹھائے ہوتی ہے۔ تصدیق کی عادت ڈالو اور دلوں سے تہمت کو دور کرو۔

ایک آیت کی تفسیر: آپ نے حق تعالیٰ کے ارشاد "ان ناشئتہ اللیل حی اشد" کے متعلق فرمایا:۔ یہ سونے کے بعد اٹھنا ہوتا ہے۔ یہ مخلوق، نفس، طبیعت، خواہش، ارادہ سب کے سو جانے کے بعد اٹھنے سے مراد ہے۔ صرف قلب باقی رہے۔ اس کا کھانا پینا خدا تعالیٰ سے رازو نیاز کرنا اور اس کے حضور میں رکوع سجود ہو۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ جو شخص دنیا سے اس لیے بے نیاز ہو جاتا ہے کہ وہ (یعنی دنیا) خدا سے غافل نہ ہونے دے، اسی طرح آخرت سے بھی بے نیاز ہو جاتا ہے کہ وہ خدا سے غافل نہ ہو جائے اور تمنا کیا کرتا ہے کہ کاش! آخرت نہ پیدا کی گئی ہوتی، کیونکہ وہ شیریں بھی ہے اور بہ ظاہر سراسر رحمت بھی۔ اس شخص کا قلب اور باطن چہرہ بن جاتا ہے کہ جو کچھ اس کے دل میں ہوتا ہے وہ چہرے سے نمایاں ہونے لگتا ہے وہ چاہنے لگتا ہے کہ دنیا ہمیشہ قائم رہے اور وہ اسی طرح چھپا ہوا اللہ کی عبادت کئے جائے اور مخفی کارگزاریوں پر قائم رہے۔ تو حق تعالیٰ سے گھبراتا ہے وہ وقت کب آئے گا۔ کہ تیرا دل مخلوق سے گھبرانے لگے اور خدا تعالیٰ سے مانوس ہو۔ دربدر پھرے یہاں تک کہ کوئی در باقی نہ رہے۔ شر شر

من بلدة الى بلدة + من سماء الى سماء + حتى لا يبقى سماء ÷ يقيم القيامة على نفسه + يقوم بين يدى الحق عزوجل يقراء صحائفه + الحسنات والسيات توقع له بالنار + بينما هو بين خوف ورجا + بين سقوط فى النار وعبور + تدار كه الله تعالى بلطفه + اطفا النار بما رحمته + ونادت النار جزيا مئومن فقد اطفا نورک لهبى + يقرب عليه العبود مسرة الاف سنته فى لحظته حتى اذا قرب من دار الملک رجع الى عقله وارادته و محبته لمولاه و شوقه + قال لا ادخل الامع المحبوب + اماترى السقط يقف على باب الجنته يقول لا ادخل حتى يدخل ابواى + اين الجار + اين الشاهد + لايدخل حتى تستلمه يد النبى صلى الله عليه وسلم ويدخل الى المحبوب + حتى اذا تم له رد الى الدنيا لا ستيفاء الاقسام لئلا يتبدل العلم و ينسخ و يمحى + فرغ ربک من الخلق +

لاتخرج نفس من

الدنيا حتى

تستو فى قسمها فاتقوا الله عزو جل و اجملوا فى الطلب من الحق لا من الخلق +

الاسباب حجاب + ابواب الملک مغلقته + اذا اعرضت عنها فتح لک بابا تعرفه + بباب السر سار الى سد فينفتح من غير حولک وقوتک + المئومن

آسمان آسمان گھومے حتی کہ کوئی آسمان باقی نہ رہے۔ (جب کہیں قرار نہ ملے) تو اپنے نفس پر قیامت قائم کر اپنے کو خدا کے سامنے حاضر جان کر نامہ اعمال پر غور کر نیکی اور بدی پڑھ کر دوزخ کا خطرہ نظر آئے۔ اسی امید وبیم کی حالت میں ہو کہ ابھی دوزخ میں گرنے کا اندیشہ ہو یا گزر جانے کی امید کہ دفعتہ" اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے دستگیری فرمائے کہ آب رحمت سے آگ کو بجھا دے اور آگ کہے کہ اے بندۂ مومن جلد گزر جا کہ تیرے نور نے میرے شعلوں کو بجھا دیا ہے۔ اس پر گزرنا سہل ہو جائے کہ تین ہزار سال کی مدت چشم زدن میں طے ہو۔ جب شاہی دروازے پر پہنچے تو ہوش و حواس درست ہوں اور مولی کی محبت' اس کا شوق اور ارادہ عود کر آئے اور پکار اٹھے کہ میں محبوب کو ساتھ لیے بغیر اندر جاؤں گا ہی نہیں۔ دیکھو نا تمام بچہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا کہ میں اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کیے بغیر نہ جاؤں گا۔ کہاں ہے پڑوسی؟ اور کہاں ہے شاہد جو وقت پر موجود تھا۔ (جنت میں چلو)۔ غرض جب تک جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک اس شخص کا ہاتھ تھام کر محبوب کے پاس نہ پہنچا دے' وہ جنت میں نہ جائے۔ ابندہ کو اس حالت میں کمال حاصل ہونے کے بعد مقسوم حاصل کرنے کے لیے دنیا کی طرف واپس بھیج دیا جاتا تاکہ تقدیر الہی میں تغیر' کاٹ چھانٹ اور مٹانا واقع نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ مخلوق (کی تقدیر) سے فارغ ہو چکا۔ کوئی ذات دنیا سے نہیں جائے گی جب تک اس کی قسمت کا لکھا پورا نہ ہولے گا۔ پس اللہ سے ڈرو اور مخلوق کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ سے روزی طلب کرنے میں خوبیوں کا خیال رکھو۔

اسباب حجاب ہیں: اسباب حجاب ہیں۔ ان کی وجہ سے شاہی دروازے بند نظر آتے ہیں۔ اسباب سے منہ موڑ تو تیرے لیے دروازہ کھل جائے گا۔ تجھ کو اس کی نشانی معلوم ہوگی۔ باب باطنی جو بند ہوگیا ہے' بغیر

يخرج من طبعته قاصدا الى ربه + بينما هو كذلك اذهو بيد الافات فى الطريق فى نفسه و ماله + يرجع الى ذنوبه والى سوء ادبه والى خرق حدود شرع ربه + لا يستعين بالدعاء ولا يستعين بغير ربه + بل يذكر ذنوبه ويعود على نفسه بالملامته + حتى اذا فرغ من ذلك رجع الى القدر و التسليم و التفويض من حيث القلب + بينما هو كذلك اذ رانى بابا مفتوحا + ومن يتق الله يجعل له مخرجا ۵ ابتلى لينظر كيف يعمل + و بلونا هم بالحسنات والسيات

انما يستقيم قلب ابن ادم بالخير والشر + بالعزو الذل و الغنى و الفقر + حتى اذا اعترف بالنعم الله عزوجل وهو الشكر + والشكر الطاعته لايتحرك اللسان و الجوارح + و عند البلاء الصبر اعترف بالذ نوب والجرائم حتى انتهت خطوة الحسنته و خطوة السيئته + انهو بباب الملك + خطاخطوة الشكر وخطوة الصبر + والقائد التوفيق + راى باب الملك + راى هنالك ما لا عين رات ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر + تنقطع نوبته الحسنات والسيات + تاتى المحادثته والمكالمته والمجالسته + اتعقل هنا يا عراقى + ياجمل الطاحون + يا احمق + انت فى قيام وقعود بلا اخلاص + تصلى للناس و تصوم وعيناك الى اطباق الناس والى

زور اور طاقت کھل جائے گا۔ مومن اپنی خواہش و طبیعت سے باہر آکر اپنے پروردگار کی طرف چلتا ہے کہ اثنائے راہ میں اس کی جان و مال پر آفت آجاتی ہے۔ اور وہ اس میں گھر جاتا ہے۔ اب اسے اپنے گناہ' بے ادبی اور شرع کی خلاف ورزی یاد آتی ہے اور وہ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ وہ دعا کا بھی سہارا نہیں لیتا۔ اپنے پروردگار کے سوا کسی کی مدد نہیں چاہتا۔ گناہوں کو یاد کرکے اپنے نفس کو ملامت کرتا رہتا ہے۔ خوب ملامت کرنے کے بعد دل سے قضا و قدر پر راضی ہو جاتا ہے۔ اسی حال میں دفعتہ" دروازہ کھلا ہوا نظر آتا ہے۔ کیونکہ "جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کی رہائی کی راہ نکال دیتا ہے۔" (یہ بھی) امتحان تھا کہ کیسے عمل کرتا ہے۔ (جیسا کہ فرمایا) ہم نے ان کو بھلائیوں میں بھی آزمایا اور برائیوں میں بھی"۔

شکر: انسان کا دل خیر و شر' عزت و ذلت' دولت و افلاس ہی سے درست ہو کر اللہ کی نعمتوں کا اقرار کرنے لگتا ہے۔ جس کا نام شکر ہے اور شکر اطاعت ہے۔ زبان اور اعضا (خلاف حکم) حرکت نہیں کرتے اور تکلیف کے وقت صبر کرتے ہیں۔ جرم و گناہ کا اقرار کرتے ہیں یہاں تک کہ بھلائی برائی کے قدم ختم ہو جاتے ہیں۔ اور وہ شاہی دروازے پر کھڑا نظر آتا ہے۔ قدم شکر بھی اٹھا چکا اور قدم صبر بھی۔ اس کو چلانے والی صرف توفیق تھی۔ وہ شاہی دروازہ دیکھتا اورایسا نظارہ کرتا ہے جس کو نہ آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال آیا۔ جب نیکی و گناہ (وغیرہ) کا دور ختم ہو جاتا ہے تو باہمی گفتگو اور ہم نشینی کی باری آتی ہے۔ اے عراقی! اے کولہو کے بیل! یہ بات تیری سمجھ میں بھی آتی ہے؟ (یا نہیں) اے احمق! تو اخلاص کے بغیر قیام وقعود میں مشغول ہے۔ لوگوں کو دکھانے کے لیے نمازیں پڑھے جارہا ہے۔ تیری نظریں لوگوں کے خوانوں اوران کے گھر کی چیزوں

ما في بيوتهم + يا خار جباعن
الانام + يا منفردا" عن صف
الصد يقين و الربانيين + اما
تعلم انی کیرکم مستارکم محککم +
اجهد جهدک + اقطع طبقک عنی +
جرد سيفک بلی + ما انت علی شئی
یا جوبهل في حبالک افتل + لل انصح
و ارحم + انی اخاف ان تموت
زنديقا مرائيا دجالا تعاقب في قبرک
عقوبته المنافقين + فقصر مما
انت عليه + تعر البس لباس التقوى +
انت عن قريب ميت +

لا عداوة بيني وبينک + ستذکرما
قول لک + الصالح تنبئی رئویته عن
حاله + من عرف الله کل لسانه +
نطق به استغنی به وافتقرا ليه +
کنت اسمع في صغری وانا في
بلدی قائلا یقول لی یا مبارک
فاهرب من ذلک الصوت +
وانی لا سمع في الخلوة
قائلا یقول لی انی
اراک بخير +

ان اردت الفلاح فعليک بملا زمتی +
اذا رايت انسانا يهرب منی فاعلم
انه منافق + المئومن من اذا
غمض عينی رانسه انفتحت عينا
قلبه + رائی ما هنالک + واذا
غمض عينی قلبه انفتحت عينا
رانسه + رائی موضع الله وتصاريفه
في خلقه + فيما خاطب الله به
موسی علیه السلام انی اصطفيتک

کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ مشائخ کے حلقہ سے دور! صدیقوں اور ربانیوں کی صفوں سے دور پڑے ہوئے! تجھے نہیں معلوم کہ میں تمہاری بھٹی، تمہارا مسطر اور تمہاری کسوٹی ہوں۔ (کہ کھرا کھوٹا معلوم کرکے سیدھا کروں)۔ (میری ایذا رسانی کے لیے) اپنی ساری کوششیں صرف کر لو۔ اپنا طباق چھین لو۔ اپنی تلوار کھینچ لو۔ (میرا کچھ نہ بگڑے گا) تو کچھ نہیں ہے۔ اے ناسمجھ! میں تیری رسیوں میں بل دیتا ہوں۔ تیری خیر خواہی وشفقت کرتا ہوں۔ میں ڈرتا ہوں کہ تو زندیق، ریاکار و دجال نہ مر جائے کہ منافقوں کا سا تجھ کو قبر میں عذاب ہو۔ اپنی بداعمالیوں کو چھوڑ۔ (فسق وفجور کا) لباس اتار کر تقویٰ کا لباس پہن۔ تو جلد مرنے والا ہے۔ میرے اور تیرے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہے۔ میں جو کچھ کہتا ہوں، اس کو یاد کرو گے۔ صالح کی صورت ہی اس کی حالت کا پتا دیتی ہے۔ عارف خدا کی زبان بند ہو جاتی ہے۔ اس کی باتیں خدا ہی سے ہوتی ہیں اسی کی ذات سے غنی اور اسی کا محتاج ہوتا ہے۔ میں اپنے بچپن میں شہر کے اندر ایک آواز سنا کرتا تھا کہ کوئی کہنے والا مجھ سے کہتا ہے "اے مبارک!" میں اس آواز سے ڈر کر بھاگ جایا کرتا تھا۔ نیز خلوت میں مجھے سنائی دیا کرتا تھا کہ کہنے والا مجھ سے کہتا ہے کہ "میں تم کو اچھے حال پر پا رہا ہوں۔"

نگاہ مرد مومن: اگر تو نجات چاہتا ہے تو میری صحبت میں رہ جب تو کسی آدمی کو مجھ سے بھاگتا ہوا دیکھے تو سمجھ لے کہ وہ منافق ہے۔ مومن جب ظاہری آنکھیں بند کرلیتا ہے تو اس کے دل کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور وہاں جو کچھ ہے اس کو نظر آتا ہے اور جب قلب کی آنکھیں بند کرتا ہے تو چہرہ کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور خدا و مخلوق کے مرتبہ میں خدائی تصرفات دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے جو باتیں کی تھیں اس میں یہ بات بھی تھی کہ میں نے تم کو اپنے پیغامات، بات چیت

علی الناس برسالا تی وبکلامی
وقربتک الی + کنت یوما ترعی غنما
فشردت منهم واحدة + فتبعتها الی ان
ادرکتها وقد عییت واعیت + فضممتها
الیک وقلت + لقد اتعبت
نفسک واتعبتنی +

دواء المحجوب النظر فی سبب
حجابه و التوبته عنه و الا ذعان
للیه + المعصومون المحفوظون
من کل وجه + لیس لهم تکوین +
التکوین فی الطریق + لا کلام حتی
تقطع الفیا فی والقفار + البرین و
البحرین + برالخلق و بر النفس +
بحر الحکم و بحر العلم + و الساحل +
القوم لا لیل لهم ولا نهار + کلهم
اکل المرضی + ونومهم نوم
الغرقی + کلامهم عن ضرورة +
من عرف الله کل لسانه +
لکن اذاشاء انشرة ینطق بلا ادوات +
بلا الا ت + بلا ترتیب + بلا مهلته + بلا علته +
لا فرق بین لسانه واصبعه + اذن
لا حجاب ولا قیود و لا باب ولا بواب
ولا اذن ولا استئذ ان ولا تولیته
ولا عزل ولا شیطان ولا سلطان لا
جنان ولا بنان + ثم قال خاب من
غاب الیوم + تجئی فی اول خطوة و
الثانیته لا تجعی + الا ولی الخروج مع بیت
وجودک والثانیته هی نعمته + الحمد الله

اور مقرب بنا کر لوگوں پر عزت دی ہے۔ ایک دن وہ تھا جب تم بکریاں چراتے تھے اور ان میں سے ایک بکری بھاگ نکلی تھی۔ تم اس کے پیچھے دوڑے اور اس کو پکڑ لیا لیکن جب کہ تم بھی تھک گئے تھے اور وہ بھی تھک گئی تھی پھر تم نے اس کو گود میں اٹھا کر کہا کہ تو خود بھی تھکی اور مجھے بھی تھکایا(اسی حلم وشفقت کے صلہ میں سر کش بندوں کو خدائی آستاہ پر لانے کا کام سپرد ہوا)

تکوین : جو شخص محجوب ہو' اس کو اپنی محرومی کی وجہ معلوم کرنا چاہیے اور اس کے سامنے توبہ واستغفار کرکے اقرار کرنا چاہیے (کہ اب کبھی ایسا نہ ہوگا)۔جو حضرات معصوم اور ہر طرح محفوظ ہوتے ہیں ان کے لیے تکوین (عالم میں تصرفات کے اختیارات) نہیں ہوتی تکوین تو راستہ میں ہے (منزل پر پہنچ کر مشاہدہ یا تعمیل حکم) جب تک نفس کے ریگ زار و بیابان' دونوں بحر و بر یعنی خلق و نفس اوز علم و حکم کے بحر وبر اور ساحل طے نہ ہو جائیں وعظ کہنے کا وقت نہیں آتا۔ اللہ والوں کے لیے نہ رات ہے اور نہ دن۔ ان کی غذا بیماروں کی (پرہیزی) غذا ہے اور وہ نیند غالب ہو جانے کے بعد سوتے ہیں اور گفتگو مجبورا" کرتے ہیں جو شخص خداکو پہچان لیتا ہے۔ اس کی زبان کند ہو جاتی ہے لیکن جب خدا کو پہچان لیتا ہے' اسباب و آلات کے بغیر ہی گویائی بخشتا ہے۔ وہ بے تکلف مسلسل بولنے لگتا ہے۔ ان کی زبان او ان کی انگلی میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اس وقت نہ کوئی پردہ ہوتا ہے نہ پابندی' نہ در نہ دربان' نہ اجازت نہ اجازت کی ضرورت' نہ تقرر نہ تنزل' نہ شیطان نہ سلطان' نہ قلب نہ انگشت۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ آج جو غیر حاضر ہے وہ بڑے خسارہ میں رہا۔ یہ مرتبہ پہلی سیڑھی پر حاصل ہوتا ہے نہ دوسری پر۔ پہلی سیڑھی خانہ وجود سے نکلنا اور دوسری سیڑھی اعتراف

رب العلمین +
عند الوقوف علی الباب و ایاک نعبد وایاک نستعین عند رویته + و اسجد و اقترب بعد رویته +

لا تضف النعم الی غیره + انت مشرک + انت مغیره نعم الله + غیر الله ما بنفسک من نعمته + اقطع زنارک وارجع + لا عبرة بظاهرک حتی یتوب باطنک و تخلص سریرتک بربک

یا غلیم النبی صلی الله علیه وسلم جاء ته النبوة کتمها سنین + اکل بعضها بعضا + حتی قیل له بلغ ما انزل الیک من ربک ۵ وانت تری شیاء تظهره ولا تکتمه + وقعت علیک رزمته ثیاب من دارک فتحت بابک وقلت اشترمنی + لعلها للجیران عاریته ودیعته + اربعته اشیاء منها صلاح القلب + الاول النظر فی اللقمته + الثانی الفراغ للطاعته + الثالث صیانته الکرامته + ابع ترک ما یشغلک عن الله + اما النظر فی اللقمته فما عندک منه خبر +
انما یصح هذا الا مربالورع الشافی والوقوف بین یدیه والمناشدة له لحفظ الدین + المئومن یقف فی اکله وشربه +

نعمت حق یعنی "تمام تعریف اللہ کی ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔" دروازہ پر کھڑے ہو کر کہنے کا وقت ہے اور "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔" زیارت کے وقت پڑھنے کا اور "سجدہ کر اور مقرب بن۔" زیارت کے بعد ہوتا ہے۔

نعمت کے تغیر کا سبب : نعمتوں کو غیر کی طرف منسوب نہ کر۔ (اس نسبت سے) تو مشرک بن گیا ہے تو اللہ کی نعمتوں کو ناشکری کرکے بدل رہا ہے۔ اسی لیے اللہ نے جو نعمت تجھ کو دی تھی، اس کو بدل دیا۔ اپنا زنار توڑ کر خدا کی طرف لوٹ آ۔ جب تک تو دل سے توبہ نہ کرے اور باطن مخلص نہ ہو جائے ظاہر کا کوئی اعتبار نہیں۔

اخفائے حال : پیارے بچے! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی تو برسوں چھپائے رکھا کہ بدن گھلنے لگا۔ پھر آپ کو حکم ہوا کہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر اتارا گیا ہے اس کی تبلیغ کرو اور تیری یہ حالت ہے کہ ذرا سی نعمت دیکھ پاتا ہے تو ساری دنیا میں ظاہر کرتا پھرتا ہے اور چھپاتا نہیں۔ تیرے گھر میں اوپر سے چھپر پھاڑ کر گٹھری آگری تو دروازہ کھول کر چیخنا شروع کر دیا کہ کوئی ہے جو اس کو مجھ سے خرید لے۔ حالانکہ ممکن ہے کہ وہ پڑوسیوں کی ہو اور عاریت و امانت ہو۔ چار چیزوں سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے۔ پہلی، غذا کی نگرانی (حلال ہے یا حرام)۔ دوسری، اطاعت کے لیے اطمینان۔ تیسری، کرامت کی حفاظت چوتھی خدا سے غافل کرنے والی چیزوں کو چھوڑنا۔ غذا کی نگرانی کا یہ حال ہے کہ اس کے حلال حرام ہونے کی خبر ہی نہیں یہ بات تو پورے تقویٰ، آستانہ حق کی حاضری، دین کی حفاظت کے لیے اس سے بار بار درخواست کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ مومن کھانے پینے میں توقف کرے

يطلب الاذن من الكتاب والسنة + حتى اذا قرب من مولاه عزوجل ثم امر بامره ونهى بنهيه + يعلم بعلمه ينصر بنصره + جلدوا العهد به قبل الموت + سوف ترى اذا انجلى الغبار + يابطالين يا جاهلين يا غافلين لتعلمن نباه بعد حين

سوال : النفس الخائنة كيف اقنع بفتواها فاجاب + جاهدها حتى تموت + ثم تحييها نشاء اخر + فقيهة عالمة مطمئنة + تغلق باب شهواتها ولذاتها + احبسها عن شهواتها + حتى اذاذبلت رجعت شهوا اتها الى سرک + تصير قلبا بالمجاهدة + القوم يتمنون مجئى الليل و نوم العيال لا نهم مكلفون يحملون اثقال العيال و الاسباب مع سكون قلوبهم الى ربهم عزو

جل + جوار رحهم تتحرک فی الا سباب +

اذا كنت متقيا قبل البلاء

لم ترجع حين البلاء

الا اليه +

لم تره كاشفا الا هو + ترى الخير والشر يخرجان من عنده + والضر والنفع والعز و الذل والغنى والفقر

سوال : ما معنى قول بعضهم ان لم ينفعک لحظه لم ينفعک وعظه قال قوم غابت الدنيا و الاخرة عن عيو نهم و عن قلوبهم وراء واربهم +

قرآن و حدیث سے اجازت مانگتا ہے۔ جب اپنے مولیٰ کا مقرب بن جاتا ہے تو اس کے حکم سے حکم اور اس کی ممانعت سے منع کرتا ہے۔ اس کے علم سے عالم بنتا اور اس کی نصرت سے مدد کیا کرتا ہے۔ مرنے سے پہلے نئے سرے سے اس سے عہد و پیان کرو۔ غبار چھٹنے کے بعد حقیقت نظر آجائے گی۔ اے ناکارو! نادانو! غافلو! کچھ ہی دنوں بعد اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

سوال : نفس تو خائن ہے۔ اس کے فتوے کو میں کس طرح کافی سمجھ لوں؟ **جواب** اتنا مجاہدہ کرو کہ نفس مر جائے۔ پھر اس کو دوسری زندگی عطا ہوگی۔ وہ فقیہ، عالم اور مطمئنہ بن کر زندہ ہوگا۔ اس پر خواہشوں اور لذتوں کے دروازوں کو بند کردو اور شہوتوں سے اس کو روک لو۔ جب وہ دبلا ہو جائے گا تو اس کی خواہشیں باطن کے مطابق ہوں گی اور وہ مجاہدہ کی وجہ سے سراپا قلب بن جائے گا۔ اللہ والے اس آرزو میں رہتے ہیں کہ رات آجائے اور گھر والے سو جائیں کیونکہ ان پر اہل و عیال کی ذمہ داری ہوتی ہے اور ان کو سکون قلب پروردگار ہی کے سامنے حاصل ہوتا ہے۔

صرف ان کے اعضاء اسباب معاش کے لیے حرکت کرتے ہیں (اس لیے رات کی تمنا کرتے ہیں کہ اس ذمہ داری سے نجات مل جاتی ہے) جب تو مصیبت سے پہلے متقی ہوگا تو مصیبت آنے کے بعد بھی خدا کے سوا کسی اور کی طرف رخ نہ کرے گا۔ اور اس کے سوا کسی کو مشکل آسان کرنے والا نہ سمجھے گا۔ خیر و شر، نقصان و نفع، عزت و ذلت، دولت اور افلاس اسی کی طرف سے آتے ہوئے معلوم ہوں گے۔

سوال: بزرگوں کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ جس کی نظر تجھ کو مفید نہ ہوگی، اس کے وعظ سے بھی تجھے کوئی فائدہ نہ ہو گا؟ **جواب:** اللہ والوں کی شان یہ ہے کہ دنیا و آخرت ان کے دلوں اور نگاہوں سے دور ہو چکی ہے

فان لحظوک نفعوک + اذا نظرالولی الی ارض یابستہ احیاھا اللہ وانبتھا + او یھودی او نصرانی ھدا ھما اللہ + قال لہ قائل لم نراک تعانق ھنا الخشبتہ وھی رمانتہ الکرسی + فقال

لا نھا قریبتہ منی وتری اشیاء ولا تخبر ولا تنم فلذ لک اما نقھا + فقال لہ فخن اقرب الی قلبک + قال یا ابن دایتی انما تکونون کذلک اذا اتقیتم اللہ تعالی ورا قبتموہ و خفتموہ و طلبتموہ + کنت اکون لکم خادما محبا + اذا زھد

العبدو تراجع و تجاعد

فتح اللہ لہ وقربہ

و ادناہ + اغمض

عن

الا طلاع

علی العلم +

اراہ العلم واطلعہ + الا نخمال و النبول والتجاعد من حسن الادب + القوم ینطقون بجوارحھم و قلوبھم و سرائرھم و خلواتھم من مکارم ربھم + صاروا اتقیاء + صاروا کرماء عندہ + معبود احد کم درھمہ و دیناره + اذا ذھب عنہ قامت قیامتہ + و بفوتہ صلاۃ جمعتہ او جماعتہ لا یبالی + او یموت لہ ولد فاسق فاجر یکثر جزعہ + ویطلب الاستئناس باحد الخلق + والملائکتہ معہ لایستانس بھم العبد + اذا صفا قلبہ استانس بالملائکتہ وقد

اور اپنے پروردگار کو انہوں نے دیکھ لیا ہے۔ اس لیے اگر وہ تجھ کو دیکھیں گے تو ان سے تجھے نفع پہنچے گا۔ ولی سوکھی زمین کی طرف جس وقت دیکھتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو بھی زندہ اور ہرا بھرا کردیتا ہے۔ یہودی اور عیسائی پر نظر ڈالتا ہے تو خدا تعالیٰ ان کو بھی ہدایت دیتا ہے۔

سوال : کسی شخص نے آپ سے پوچھا۔ آپ اس منبر کے پایہ کو بار بار کیوں گلے لگاتے ہیں؟ **جواب** آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس لیے کہ وہ میرے قریب ہے اور بہت کچھ دیکھتا ہے لیکن نہ کسی کو خبر کرتا ہے' نہ چغلی کھاتا ہے لہٰذا میں اس کو گلے لگاتا ہوں۔ **سوال** اس شخص نے عرض کیا کہ ہم تو آپ کے قلب سے زیادہ قریب ہیں۔ **جواب:** آپ نے فرمایا۔ میرے بھائی! تم اس لائق اس وقت ہو سکتے ہو جب خدا سے ڈور۔ اس کا دھیان رکھو۔ اس کا خوف کرو اور اس کے خواستگار بنو۔ پھر میں تمہارا خادم اور عاشق ہو جاؤں گا۔ اللہ کا بندہ جب زاہد ہو جاتا' توبہ کرتا اور شہوتوں سے نفرت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو فتوحات بخشتا' مقرب کرتا اور اپنے پاس بلاتا ہے۔ وہ علم سے باخبر ہو کر آنکھیں بند کرلیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو اپنے علم کا نظارہ کراتا اور اس سے آگاہ کرتا ہے۔ گمنامی' بے کسی اور مجاہدہ حسن ادب میں داخل ہے۔ اللہ والے اپنے پروردگار کے احسانات کو اعضاء' قلوب 'باطن اور خلوتوں سے ظاہر کرتے ہیں۔ وہ پرہیز گار بن کر خدا کے یہاں محترم ہو جاتے ہیں۔ تمہارا معبود تو درہم و دینار بنا ہوا ہے۔ اگر وہ جاتا رہے تو قیامت آجائے۔ نمار جمعہ اور جماعت جاتے رہنے کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ فاسق اور فاجر لڑکا مر جائے تو آہ و زاری کی کوئی حد نہیں رہتی اور کسی مخلوق سے دل بستگی کا خواہاں رہتا ہے۔۔۔اس کے فرشتے ساتھ ہوتے ہیں۔ لیکن بندہ کو ان سے انس نہیں ہوتا ۔ دل صاف ہو تو فرشتوں سے انس بھی حاصل ہو اور خلوت میں ان سے باتیں بھی ہوں۔ اے حق سے غائب! شریعت و

تحدثہ فی خلوتہ + یاغائبا عن الحق + یا غائبا عن الشرع واللین + یا قائما مع الدنیا والنفس والطبع + یا عابد الخلق + یاناسی الحق + لا بد من لقاء اللہ تعالی + القہ الان + اترک الخلق و النفس و قد لقیت الحق + سوی ذکرہ باطل + سوی العلم بہ باطل + کل معاملتہ لغیرہ خاسرۃ طالب الدنیا کثیر + وطالب الاخرۃ قلیل + وطالب الحق عزوجل قلیل قلیل + انت مع دنیاک لیلا و نهارا ستخدمک و تقطعک + نحن نستخد مہا

وما یتقلب فیها فکیف انت

یا مدبر + لا بد فیها من ید الشرع و العلم + ما یفتیانک خذبہ و مالم یفتیاک بها فامتنع + ما تحسن تناجی ربک + توقف عند بیعک و شرائک و لقمتک و اخذک و عطائک

وکلمتک + ما کان للہ

فانتهزہ و ما کان لغیرہ

فانتہ عنہ +

اذا غلبت المحبتہ سقط التمیز بین الدنیا و الاخرۃ + بین العطاء والمنع + بین القبول والرد + امتلا قلبہ بحبہ + اتحد خیر محبوبہ و شرہ + اتحدت ابوابہ و جهاتہ + الحب جمع بین ذلک + اتحد الخبر و العیان + الضر و النفع + ابدا قلبہ فی وجد + تارۃ یجد بذکر اللہ تعالی جلا لا + واخری بذکر اللہ جمالا + نهارہ داهش +

مذہب سے دور! دنیا و نفس کے متوالے! مخلوق کے پجاری! خدا سے غافل! اللہ تعالیٰ سے ملنا ضروری ہے۔ پس ابھی اس سے ملاقات کر۔ مخلوق اور نفس کو چھوڑ ۔ ابھی حق تعالیٰ سے ملاقات نصیب ہوگی۔ اس کی یاد کے سوا سب باطل ہے۔ اس کی واقفیت کے سوا ہر شے ناکارہ ہے غیر سے معاملہ کرنے میں خسارہ ہی خسارہ ہے۔ دنیا کے چاہنے والے بہت آخرت کے طلبگار بہت کم اور اللہ تعالیٰ کے طالب تو بہت ہی کم ہیں۔ تو رات دن دنیا کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ وہ تجھ سے کام نکالتی ہے اور الگ ہو جاتی ہے۔ ہم دنیا اور انقلابات دنیا سے فائدہ اٹھاتے اور خدمت لیتے ہیں۔ اے بدنصیب! تیری کیا حقیقت ہے؟

علم و شرع کا فتویٰ: اے بد نصیب! دنیا کے لیے دست شریعت کی بھی ضرورت ہے اور علم کی بھی۔ یہ دونوں جو کچھ فتویٰ دے کر جائز بتائیں، اس کو لے اور جس کو ناجائز کہہ دیں، اس سے باز آجا۔ اپنے رب سے راز و نیاز کرنا تجھ کو نہیں آتا۔ خرید و فروخت، خورد و نوش، لینے دینے اور بات چیت کے وقت توقف کیا کر کہ ان میں جو کام خدا کے لیے ہوں، ان کو غنیمت سمجھ اور جو غیر خدا کے لیے ہوں، ان سے باز آجا۔

غلبہء محبت: محبت کے غلبہ میں دنیا و آخرت، بخشش اور منع، قبول اور انکار کا امتیاز جاتا رہتا ہے اس کا دل محبوب کی محبت سے لبریز ہوتا ہے۔ محبوب کی بھلائی برائی، اس کے دروازے اور دوسرے اطراف سب ایک ہوجاتے ہیں۔ محبت سب کو ایک کردیتی ہے۔ سنی ہوئی خبر اور دیکھی ہوئی بات نفع اور نقصان سب ایک بن جاتے ہیں۔ اس کا دل ہر وقت وجد کرتا رہتا ہے۔ کبھی خدا کے ذکر جلالی میں وجد آتا ہے اور کبھی اس کے ذکر جمالی میں۔ تمام دن مد ہوش رہتا ہے۔ قریب ہونے کے ساتھ ساتھ دوری بڑھتی ہے جیسے

كلما قرب منها بعدت + حتى انتهى الى انى انا الله هكذا القلب يرى انوارالقرب + كلما تقدم بعدت حتى يبلغ الكتاب اجله + انقطاع الخطوات اجله + ينقلب الامر + يصير الطالب مطلوبا و القاصد مقصود او المريدا مرادا + جذبته من جذبات الحق خير من عمل الثقلين +

يرى عبده خارجا من بيت طبعه وشهوته وهواه + مودعا للخلق و تاركا للشهوات + طالبا له + متغيرا يقوم ويقعد لا زاد ولا راحلته ولا رفيق + يواصل انصباء بالظلام صياما" وصلاة و مجاهدة + بينما هو عى ذلك فاذا هو على باب قربه + فى حجر لطفه + على مائدة فضله + ناظرالى سابقته + تحب العالى وانت فى التخوم + تحب الجنته ولا تعمل عملها + قال بعضهم احبس نفسک عن الما لوفات + لا تاكل بطبيعته ولا تتناول لقمته الا بتوقيع من الله تعالى ولا تتناول دواء الا بامرة + ينقلب مزاجه بما يخرج من كتب الطب و فتواهم وهو يتولى الصالحين طبيبه المحبوب فى بيته + هو يتولى اغذيته و مشروباته + ثم صرخ صرخته عظيمته وقام يميل تارة عن يمينه وتارة عن شماله + و رفع يديه الى السماء مشيرا بالتسليم + وكذ لک الى اخر مجلسه + ثم قال و احريقاه

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آگ کہ جس قدر وہ اس آگ کے قریب ہوتے وہ دور ہوتی جاتی تھی ۔ یہاں تک کہ "میں ہی تیرا رب ہوں۔" کی نوبت آئی۔ اسی طرح قلب انوار قرب دیکھتا ہے۔ جب اس کی طرف بڑھتا ہے تو وہ دور ہوتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ وقت مقرر آجاتا ہے۔ مسافت ختم ہوجاتی ہے۔ پھر معاملہ برعکس ہوتا ہے۔ طالب مطلوب، قاصد مقصود اور مرید مراد بن جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذراسی کشش بھی دین و دنیا کے تمام اعمال سے بہتر ہے۔

خدا کا مقرب: خدا تعالیٰ جب اپنے بندہ کو دیکھتا ہے کہ میری طلب میں اپنی طبیعت اور شہوت و خواہش کے گھیرے سے باہر نکل آیا۔ مخلوق کو رخصت کر دیا۔ خواہشات ترک کردیں۔ اس کی حالت بدل گئی۔ کبھی اٹھتا ہے، کبھی بیٹھتا ہے۔ اس کے پاس نہ زاد راہ ہے نہ سواری، نہ رفیق سفر۔ پھر بھی نماز روزہ اور مجاہدات میں رات دن ایک کیے ہوئے ہے۔ اس وقت اچانک دروازۂ قرب دکھائی دیتا ہے۔ وہ اپنے کو آغوش لطف میں اس کے فضل کے دسترخوان پر پاتا ہے اور اپنی تقدیر کو دیکھتا رہتا ہے۔ تو تحت الثریٰ میں پڑا ہوا بلندی کے خواب دیکھ رہا ہے جنت کا طلبگار ہے اور اس کے عمل نہیں کرتا ایک بزرگ نے فرمایا ہے۔ "نفس کو مرغوب چیزوں سے روک لو۔ جب تک خداتعالیٰ کا حکم نہ ہو اپنی طبیعت سے کچھ نہ کھاؤ بلکہ لقمہ بھی نہ اٹھاؤ۔ اس کے حکم کے بغیر دوا بھی استعمال نہ کرو۔ طبی کتابوں میں بیان کی ہوئی دواؤں کی تاثیرات بھی بدل جائیں گی کیونکہ خدا تعالیٰ صالحین کے کام بنانے کا خود ذمہ دار ہے۔" اس کا طبیب اس کا محبوب ہے۔ وہ گھر میں اس کے کھانے پینے کا ذمہ دار ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے زبردست چیخ ماری اور کھڑے ہو کر داہنے بائیں جھومنے لگے اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف سپردگی کے انداز میں اٹھا دیے۔ مجلس ختم ہونے تک یہی حالت قائم رہی

وا مصیبتاہ علیکم +

ثم مد یدیہ للدعاء + و قعد للدعاء ولم یتکلم + ثم عاد وقام یتلون وجہہ + تارۃ صفر ۃ وتار ۃ حمر ۃ + القلب اذا ارتفع عن الدنیا وصار ضیف قرب الحق عزوجل یابی العصمتہ من الخلق فی الجملتہ + من العرش الی الثری + کان الخلق لم یخلقوا + کان اللہ ما احدث شیئا + کان لا خلق غیرہ + یعنی صاحب ھنا القلب الموصوف + واحد لواحد + محب و محبوب و طالب و مطلوب + ذاکر و مذکورہ + لا یری غیرہ + و قال رضی اللہ تعالی عنہ جاء نی خبر مایکون من بلاء یاتی ھذہ البلدۃ + ثم دعا لا ھل البلدہ بالد فع عنھم + ثم قال کالمذل لعمری ان فی ھذہ من یستحق القتل والصلب + ولکن لعین تکرم الف عین + تھلکنا بھم + تاخذنا بذنوبھم + ایش عملنا نحن + یقول ذلک بکلام مغضب + جعلت الصدیق والعدو فی کیر القدر ذاہا + صارا سبیکتہ واحدۃ +

لا تطلب شیئا من الکرامات والمعجزات + انت لا تزاحم الا نبیاء فی المعجزات والا ولیاء فی الکرامات

ان اردت قرب الحق وصحبتہ + اذا دامت الصحبتہ لقمک شیئا اکلت + کساک شیئا لبست + تمنی ھذہ الاشیئا حجاب + وردھا

اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ ہائے تمہاری آگ ہائے تمہاری مصیبت۔ اس کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھا کر بیٹھ گئے لیکن خاموش رہے۔ کوئی بات نہ کی۔ تھوڑی دیر بعد پھر وہی حالت ہوئی اور کھڑے ہو گئے۔ چہرۂ مبارک کا رنگ بدلتا رہا۔ کبھی زرد ہو جاتا تھا اور کبھی سرخ۔ (اس کے بعد ارشاد فرمایا) قلب جب دنیا سے بے پروا ہو کر قرب خداوندی کا مہمان بن جاتا ہے تو عرش سے فرش تک مخلوق میں سے کسی کی بھی محافظت گوارا نہیں کرتا۔ گویا مخلوق ہے ہی نہیں۔ گویا اللہ نے کسی چیز کو بنایا ہی نہیں۔ اہل دل کے سوا کوئی ہے ہی نہیں۔ بس ایک اسی کی ذات محب ہے اور محبوب۔ طالب ہے اور مطلوب۔ ذاکر ہے اور اس کا مذکور۔ دوسرا اس کو کوئی نظر ہی نہیں آتا پھر فرمایا۔ مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ اس شہر میں کیا بلا آنے والی ہے۔ پھر اہل شہر سے بلا دور ہونے کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد انکساری کے ساتھ کہا۔ اس شہر میں ایسے لوگ بھی ہیں جو قتل اور پھانسی کے مستحق ہیں مگر ایک آنکھ کی وجہ سے ہزار آنکھوں کی عزت ہوتی ہے۔ (اے خدا) کیا تو ہم کو ان کی وجہ سے ہلاک کردے گا؟ کیا ان کے قصور میں ہم کو پکڑے گا؟ ہم نے کیا کیا ہے؟ کیا دوست اور دشمن کو تقدیر کی ایک ہی بھٹی میں ڈالے گا کہ دونوں پگھل کر، ڈھل ڈھلا کر ایک ہو جائیں۔ یہ باتیں آپ پر جوش لہجے میں کہہ رہے تھے۔

کرامت حجاب ہے : کرامت اور معجزہ صادر ہونے کی خواہش نہ کر معجزات میں انبیاء علیہم السلام کا اور کرامتوں میں اولیاء کرام کا مقابلہ نہ کر، تاکہ تجھے قرب خداوندی اور حق تعالیٰ کی مصاحبت نصیب ہو۔ جب دائمی ہم نشینی حاصل ہوگی تو جو کچھ وہ کھلائے گا وہ تو کھائے گا اور جو کچھ وہ پہنائے گا، وہ تو پہنے گا۔ ان (کرامات وغیرہ) کی تمنا کرنا حجاب ہے اور ملنے

بعد مجیئها حجاب +

الاولیاء اذا سلک بهم الی الحق عزوجل . تخدمهم الجن و الانس و الملک + اینما سقطوا لقطوا + حتی یبلغونه + حتی ینهب عنهم وهج الدنیا + والوجود یخدمهم + اللطف هنالک واللذلال + حتی اذا اذن لهم بالدخول الی باب القرب صدمتهم الآفات + فات الجلال لتذوب نفوسهم وبقایا من وجودهم + یحبس عنه فتوح الظاهر + طعام الظاهر ولباسه و عافیته + یبقی القلب مجردا مع السر الصافی + یقدم لهم طعام الفضل وشراب الانس + تاج الکرامته + لباس المنته + یلقم العلم اللدنی والحکمته + ثم یعرفهم الملک اسماء هم + یعرفهم نعمه السالفته والآنفته + ویسکنهم جمیع ذلک + ویردهم الی الوجود لا صلاحهم و هدایتهم و دلالتهم و سفارتهم+

ثم یمکن قلوبهم من التکوین و السنتهم من السئوال والدعاء مع الاجابته +

هذا اخر الزمان زمان النفاق + عجب دائم وکفر دائم وحجاب + العجب یسقطک من عین الرب عزوجل + کلاهما ضدان + عن الطریق حاجبان + ان قال قائل ما النفاق لنجتنبه + قل له قال النبی صل الله تعالی علیه وسلم+

کے بعد ان کو واپس کرنا بھی حجاب ہے۔

وقت ناز: اولیاء جب راہ خدا میں چلائے جاتے ہیں تو جن وانس اور فرشتے ان کی خدمت میں لگے رہتے ہیں۔ جہاں بھی وہ اترتے ہیں، کہا لیتے ہیں، یہاں تک کہ وہ (راہ سلوک طے کرکے)خدا تعالیٰ تک پہنچ جاتے ہیں۔ دنیا کی لگن باقی نہیں رہتی اور وجود ان کی خدمت کرتا ہے۔ یہ وقت لطف و ناز کا ہوتا ہے پھر ان کو باب قرب میں داخلے کی اجازت ملتی ہے اور تکلیفوں یعنی آفات جلال سے ان کو صدمے پہنچائے جاتے ہیں تاکہ ان کے نفوس اور ہستی ووجود کا اثر باقی نہ رہے (اور وہ) پگھل جائے۔ ظاہری فتوحات ان سے روک دی جاتی ہیں اور یہ ظاہری کھانا پینا اور پہننا اور صحت و تندرستی (ان سے لے لی جاتی ہے) صاف باطنی کے ساتھ صرف قلب باقی رہتا ہے۔ فضل کا کھانا اور محبت کا شربت، عزت کا تاج اور منت و احسان کا لباس ان کے سامنے لایا جاتا ہے۔ علم لدنی اور حکمت کے لقمے کھلائے جاتے ہیں۔ پھر بادشاہ حقیقی ان کو ان کے ناموں سے آشنا کرتا اور اپنی موجودہ وگزشتہ نعمتوں کو جتلاتا اور ان سب نعمتوں میں ان کو رسا بسا کر مخلوق کی ہدایت کے لیے اور رہبری و سفارت کے لیے ان کو ہستی کی طرف واپس بھیجتا ہے۔ دلوں میں تکوین (تصرفات) کو اور زبانوں پر قبول ہونے والے سوال اور دعا کو جگہ دیتا ہے۔

آخری زمانہ: یہ آخری زمانہ ہے۔ نفاق و خودستائی کا زمانہ ہے۔ ہر وقت غرور، ہر آن کفر اور حجاب۔ غرور تجھ کو خدا کی نظروں سے گرادے گا۔یہ دونوں (یعنی غرور اور کفران نعمت قرب حق کی) ضد ہیں۔ راستہ کی روک ہیں۔ اگر کوئی پوچھے کہ نفاق کیا ہے جس سے ہم بچنے کی کوشش کریں۔ اس سے کہو کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

المنافق اذا وعدا خلف و اذا حدث كذب واذا ائتمن خان + المئومن لا لباس له ولا طعام له ولا نكاح له ولا سرور له ولا امن له ولا قرار له حتى يرى موضعه ويسمع لقبه + حتى يرى سابقته واسمه فى خلوته + يتناوم فى الصحارى والبرارى على القدر والملائكه ترى حالته وتسمع لقبه + والملائكه تقول من هذا فيقول بعضها لبعض هذا فلان المحبوب الصديق + واحد من اربعين اومن سبعه اومن ثلاثه + له كناله اله كنا + و القدر يقلبه ذات اليمين وذات الشمال + القدر يقلبه ويلقمه +

والله من ورائهم محيط باته الحديث من قبل قلبه +يقال له ارجع الى بيتك + احفظ كنزك + اكتم نفسك + اجعله كانه كان منا ما + يسموقلبك وسرك اليه +

اقعد فى كتاب الحكم ثم فى كتاب العلم حتى تبلغ ويزول صباك + حينئذ يكسوك ويطعمك + تريد هذا و انت ممتلئى طبعا وهوى و شهوة + انت اذا قمت الى الصلوة بعت واشتريت واكلت وشربت ونكحت بقلبك بوسوستك + قيل له مادواء ذلك + قال

منافق کی پہچان : "منافق جب وعدہ کرتا ہے تو اس کے خلاف کرتا ہے۔ بات کہتا ہے تو جھوٹی کہتا ہے۔ اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے۔" مومن جب تک اپنا مقام دیکھ نہیں لیتا اور اپنا نام سن نہیں لیتا' جب تک وہ اپنی تقدیر کا لکھا دیکھ نہیں لیتا اور خلوت میں اپنا نام سن نہیں لیتا اس کو لباس' غذا شادی' مسرت' امن و قرار کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔ وہ تقدیر سے واقف ہو کر جنگلوں اور بیابانوں میں سویا ہوا بن کر لیٹ جاتا ہے۔ فرشتے اس کی حالت دیکھ کر اس کو اس کا لقب سناتے ہیں۔ فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ پوچھتا ہے۔ یہ کون شخص ہے؟ دوسرا اس سے کہتا ہے کہ خدا کا یہ فلاں محبوب صدیق ہے۔ چالیس (ابدالوں) میں کا ایک۔ یا سات (غوثوں) میں کا ایک یا تین (قطبوں) میں کا ایک اس کا مرتبہ یہ ہے اور اس کا مرتبہ یہ۔ تقدیر اس کو داہنے بائیں کروٹیں دیتی رہتی ہے اور وہی پہلو بدلتی ہے اور وہی لقمے کھلاتی رہتی ہے۔ اور اللہ ان کا سب سے بالا نگہبان ہے۔ دل کی طرف سے بات چیت سنائی دیتی ہے کہ اپنے گھر کی طرف جا اپنے خزانہ کی حفاظت کر اور اپنی ذات کو پوشیدہ رکھ اور ایسا سمجھ کہ گویاخواب تھا تاکہ دل اور باطن اس کی طرف ترقی کرتا رہے۔

وسوسوں سے بچنے کا عمل : مکتب شریعت میں بیٹھ اور مکتب علم (یعنی قضا و قدر) میں سو جا (تاکہ شریعت پر عمل کرسکے اور تقدیر پر راضی رہ سکے) یہاں تک کہ تو بالغ نظر ہو جائے اور بچپنا جاتا رہے۔ پھر خدا تعالیٰ تجھ کو کھلائے پلائے گا اور وہی پہنائے گا۔ تو چاہتا تو ہے کہ تیری یہ کیفیت ہو' لیکن طبیعت و خواہش اور شہوت سے خالی نہیں ہوتا۔ تیری حالت تو یہ ہے کہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور دل میں خرید و فروخت' کھانے پینے' نکاح بیاہ کے وسوسوں میں لگا رہتا ہے۔ **سوال۔** ایک شخص

تصفیہ لقمتک من الحرام والشبھہ + والدواء الثانی مخالفتہ النفس فیما تا مرک بہ من ارتکاب المناھی + اذا انزعج العبد من کلمتہ تلقی فی قلبہ وقلق اضیف الیھا اخری + بقل قلقہ ویفتر انزعاجہ ویضاف الیھا اخری + یاتی السکون والھدو و یذھب قلقہ+

یخاطبہ الحجر والمدر فی طریقہ تثبیتا لہ وتسکینا + یقول لہ یا ولی اللہ + یا مراد اللہ + یا حبیبہ + یا مقربہ + وقال لہ رجل ادع لی + فقال

اللھم اغننی عن الخلق بک واغنہ بذکرک عن السوال + فاذا استغنی عن الخلق لزم باب الحق عزوجل فیغنیہ بقربہ + فاذا اغناہ بقربہ اشتغل بذکرہ وشکرہ عن السئوال لہ + اذا امتنعت من الطعام و الشراب فی البراری نبعت لک عین فی دارک + اقوی سلاح الشیطان علیک الخلق + حسن قلبک ثم ظاھرک + الشغل کل الشغل فی دارالخلق اثباتک + محب مستحسن خرج فی طلب محبوبہ + یوسف علیہ السلام خرج فی طلب یعقوب + کان من راہ احبہ وعشقہ + تبرقع وسجن + مقصودہ یعقوب لا الا غیار

نے سوال کیا پھر اس کا علاج کیا ہے۔ **جواب۔** آپ نے ارشاد فرمایا۔ حرام اور مشتبہ غذا سے بچنا اور دوسرا علاج ان حرام کاموں میں نفس کی مخالفت کرنا جن کے لیے وہ آمادہ کرتا ہے۔ بندہ جب اس بات سے جو اس کے دل میں ڈالی گئی ہے گھبراتا ہے تو ویسی ہی اور بات اس کے دل میں ڈال دی جاتی ہے (تاکہ عادت ہو جائے) تو اس کا اضطراب کم ہو جاتا ہے اور پریشانی دور ہو جاتی ہے۔ پھر ایک اور بات اس کے دل میں ڈالی جاتی ہے۔ جس سے سکون و قرار آجاتا ہے اور قلق دور ہو جاتا ہے۔ اس کی تسکین واطمینان کے لیے اس سے راستے کے پتھر اور ڈھیلے خطاب کرتے اور کہتے ہیں۔ "اے ولی اللہ! اے مطلوب! اے محبوب حق! اور اے مقرب بارگاہ ایزدی!" ایک شخص نے دعا کی درخواست کی تو آپ نے یہ دعا کی۔

دعا: بار الٰہا! مجھ کو اپنے ساتھ مشغول کرکے سب سے بے نیاز کردے اور اس شخص کو اپنی یاد میں لگا کر سوال سے بے نیاز کردے۔ بندہ جب مخلوق سے بے نیاز ہو جاتا ہے تو وہ باب خداوندی سے چمٹ جاتا ہے۔ پھر حق تعالیٰ اس کو اپنے قرب سے نوازتا ہے جب بندہ کو قرب حاصل ہو جاتا ہے، تو وہ سوال ترک کرکے ذکر اور شکر میں مصروف ہوجاتا ہے۔ جب تو بیابانوں میں رہ کر کھانے پینے سے باز رہے گا تو تیرے گھر کے اندر چشمہ نکل آئے گا۔ تیرے مقابلے کے لیے شیطان کا سب سے زبردست ہتھیار مخلوق ہے۔ پہلے اپنے دل کو حسین بنا پھر اپنے ظاہر کو۔ بڑا کام یہ ہے کہ مخلوق کے گھر میں رہ کر ثابت قدم رہے۔ ایک حسین عاشق اپنے محبوب کی تلاش میں گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کی تلاش میں نکلے جو کوئی ان کو دیکھتا عاشق ہو جاتا نقاب ڈالی اور قید خانہ میں چلے گئے کیونکہ ان کا مقصود تو حضرت یعقوب تھے

—

وليت الذی بینی وبینک عامر
وبینی وبین العالمین خراب
جاء منادی الحق + اقطعوا بناء الخلق
عنکم حتی یبلغ الکتاب اجله +

نہ کہ اغیار۔(کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے) "کاش! میری اور تمہاری محبت آباد رہے اور دنیا بھر کا تعلق ختم ہو جائے۔" اللہ کا منادی آیا (ڈگی پیٹ رہا ہے) کہ مخلوق کا تعلق منقطع کر دو یہاں تک کہ تقدیر کا لکھا پورا ہو(یا مخلوق کی اصلاح ہو یا منادی اٹھ جائے۔)

لا کلام حتی ینضب الماء
عن ضفدعک + حتی یخلو البر
لعبادته + سرک عنده
فی سفینة قدرته + لقنه
بسم الله مجراها
ومرساها فی
بحر العلم +

وعظ کی مخالفت: تجھے وعظ کہنا مناسب نہیں ہے جب تک غفلت کے کنوئیں سے نکل نہ آئے۔ عبادت کے لیے میدان صاف نہ ہو جائے کہ تیرا باطن خدا کے پاس اس کی قدرت کی کشتی میں بیٹھا ہو۔ (اس وقت) اس کو علم کے سمندر میں بسم اللہ مجراھا ومرساھا (جس طرف چاہے چلائے اور جہاں چاہے ٹھہرائے) کی تلقین کر۔

صحبة عباد الله کصحبة الاسد
مع الخوف والوجل + الذی شبع
بغیرک لا یشتغل بک لا شتغاله
بغیرک + فان التفت الیه بعد
رجو عک افترسک + صحبة
الصدیق کذلک لا نهم فی صحبة
الملک کذلک + کان رجل من
اصحاب الجنید یتهم علی الخاطر +
فاعلم بذلک الجنید + فقال
له ماذا یقولون عنک احق هو +
قال نعم تکلم بعلیک + فقال
نعم تکلمت ماهو + قال
تکلمت بکذا وکذا +
قال لا ثم تکلم مرة اخری
و اخبره فقال لا + ثم تکلم مرة
اخری بقلبه واخبره
فقال لا +

اہل اللہ کی مصاحبت: اہل اللہ کی مصاحبت خوف اور احتیاط میں ایسی ہے جیسے شیر کی مصاحبت۔ جو دوسرے سے پیٹ بھر چکا' وہ دوسرے کے ساتھ مشغول ہونے کی وجہ سے تیری طرف متوجہ نہ ہوگا۔ اگر تو نے لوٹ کر اس کی طرف توجہ کی تو وہ تجھے پھاڑ کھائے گا۔ صدیقوں کے ساتھ رہنے کی بھی یہی حالت ہے اور شاہی مصاحبت میں خود ان کا یہی حال ہے (دوسری طرف توجہ کریں تو ہلاک ہو جائیں)۔ حضرت جنیدؒ کے دوستوں میں ایک شخص تھے جن کے متعلق مشہور تھا کہ وہ قلبی خطرات سے واقف ہو جاتے ہیں۔ جنیدؒ کو اطلاع ہوئی تو ان سے فرمایا۔ لوگ تمہارے متعلق جو بات کہتے ہیں کیا وہ سچ ہے؟ انہوں نے کہا ۔جی ہاں سچ ہے۔ آپ اپنے دل میں کوئی خیال کیجئے (میں بتادوں گا) آپ نے کہا "اچھا میں نے دل میں ایک بات کا خیال کیا ہے۔ بتاؤ وہ کیا ہے؟ اس نے بتایا لیکن آپ نے فرمایا کہ نہیں تم نے غلط بتایا پھر دوبارہ دل میں ایک بات کا خیال کیا اور اس نے بتایا' لیکن آپ نے اس کی بھی تردید کی۔

فقال یا شیخ ما معی حق فانظر ما معک + قال صدقت فی الجمیع انما اردت ان اختبر صفاء قلبک و ثباتہ + قلوبھم مجاری ارادتہ + خزائن علمہ + صدر سرہ + خزائن القدر فی وادی القدر + کلما دارت اسرارھم فی مناکب دار القدر التفت العلوم والا سرار + ما یصنع

بخشب مسندہ + مایصنع
بالصور بلا معنی + صم بکم
عمی فھم لا یعقلون +

و بعض الناس کتب ثلثمائتہ وستین قصتہ + یوصل کل یوم قصتہ الی امیر البلد ولم یسام حتی خرج اخیرا توقیع مرادہ + و انت تسال اللہ تعالی بویمات اولو یلات تسام وترجع الی الخلق + ھلا ذکرت صاحب القصص + ما دمت مع الخلق لا تفلح + تب عن الخلق الی الحق + ولیکن وقوفک علی عتبتہ باب قربہ + تجذبک ید المحبتہ والقرب + تصیر حلس ذلک البیت + حتی اذا رایت تلک المرافق والا مکنتہ جاء ک البسط

من کل جانب + قوی جنا حک +

طرت الی شرفات ذلک البلیت + صارت تلک الشرفات برجک + ان سقطت سقطت فی صحن الدار + تتقلب بین یدی صاحب الدار + تکون داعیا مجابا + ان اردت نفع الخلق ھکذا فافعل + ولا تھذ ھذا یانا فارغا + کان رضی اللہ عنہ یرید الکلام الذی یتلی علی الناس من الوعاظ +

تب اس شخص نے کہا "یا حضرت! جو کچھ (علمیت) میرے پاس ہے وہ یہی ہے۔ اب آپ ہی اپنے مضمون میں غور فرمائیں آپ نے فرمایا۔ "واقعی ہر مرتبہ تم نے سچ ہی بتایا لیکن میرا مقصد صرف یہ تھا کہ تمہاری صفائی قلب اور استقامت کا امتحان کروں "اللہ والوں کے دل ارادۂ خداوندی کے اجرا کے راستے' اس کے علم کے خزانے' اس کے راز کے مخزن اور وادی تقدیر میں تقدیر کے راز داں ہیں کہ ان کے باطن جس وقت بھی خانہ تقدیر کے گوشوں میں گشت کرتے ہیں' علوم واسرار پالیتے ہیں۔ کوئی کھوکھلی لکڑی اور بے معنی صورت لے کر کیا کرے گا کہ یہ نہ سنتی ہیں نہ بول سکتی ہیں اور نہ سمجھتی ہیں۔

ایک قصہ: ایک شخص نے بادشاہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ایام سال کے مطابق تین سو ساٹھ قصے تصنیف کیے۔ امیر شہر کو روزانہ ایک قصہ سناتا رہا۔ اور بے دل نہ ہوا۔ آخر کار اس کی مراد کا فرمان صادر ہوگیا۔ تیری یہ حالت ہے کہ چند دن رات ہی خدا سے دعا مانگ کر گھبرا جاتا ہے اور مخلوق کی طرف لوٹ آتا ہے(کہ اللہ نے تو نہیں سنی' اس کی مخلوق سے بھیک مانگ کر کچھ مل جائے گا)۔ اس فسانہ نگار کی حالت ہی کا خیال کر۔ جب تک مخلوق کے، ساتھ رہے گا نجات نہ ہوگی۔ مخلوق کو چھوڑ کر خالق کے پاس آ۔ اسی کے قرب کی چوکھٹ پر پڑا رہ۔ محبت و تقرب کا ہاتھ تجھ کو اپنی طرف کھینچ لے گا۔ اس گھر کا تو ٹاٹ بن جا۔ جب تجھ کو وہاں کی آسائش اور مقامات نظر آئیں گے تو ہر طرف سے تجھ کو خوشی و مسرت حاصل ہوگی۔ تیرے بازوؤں کو قوت عطا ہوگی۔ اور تو اس گھر کے کنگروں کی طرف پرواز کرے گا اور وہی برج تیرا آشیانہ بنیں گے۔ اگر گرے گا بھی تو اس گھر کے صحن ہی میں گرے گا۔ صاحب خانہ کے ہاتھوں میں پلٹے لے گا۔ بار گاہ خاص میں مستجاب الدعوات ہوگا۔ اگر تو واعظ بنکر مخلوق کو نفع پہنچانا چاہتا ہے تو ایسا بن جا ورنہ بے کار بکواس (یعنی وعظ) نہ کر۔

الصلاة صلته بالله تعالى بعد الا نفصال عن غيره الجسم لا يتجزافى مكانين + انفصال من الخلق واتصال بالحق + هذه صلاة القوم + اما صلوة العبادان يجعلوا الجنته عن يمين القلب والنار عن شماله والصراط بين يديه والرب مطلعا عليه + واما صلاة المحبين فهى الا نفصال عن الخلق والا تصال به +

علامته صدق طلب نفسک الطعام ان تسمع صارخا من باطنک کصياح الفروج + عند ذلک اوصل اليها مايقوم به اودها + قال الله تعالى فالهمها فجور ها وتقواها + هو اضحک و ابکی + لا تعمل بها تين الا يتين الا بعد دخول القلب على ملکه + عند ذلک ياتى الفعل والا لهام + وقبل الدخول تفرق بين و ارد يرد فى باطنک والهام شيطان والهام طبع والهام نفس والهام ملک + اذا اردت ان تصحب احدا

فى الله عزوجل

فاسبغ وضوء ک عند سکون الهمم ونوم العيون + ثم اقبل على صلاتک + تفتح باب الصلوة بطهور ک وباب ربک بصلاتک + ثم اساله بعد فراغک من اصحب من الدليل + من المخبر عنک + من المفرد من الخليقه + من النائب + هو کريم لا يخيب ظنک + لا شک يلهم قلبک + يوحى الى سرک + يبين لک + يفتح الابواب + تضئى لک الطريق + من طلب وجد وجد + و الذين جاهد وا فينا

نماز کی تعریف : نماز غیر خدا سے جدا ہو کر حق تعالیٰ سے متصل ہونے کا نام ہے۔ ایک بدن ٹکڑے ہو کر دو مکانوں میں نہیں آسکتا لہٰذا خلق سے جدائی ہو کر خدا سے اتصال ہونا چاہیے۔ یہ تو اللہ والوں کی نماز ہے۔ عابدوں کی نماز یہ ہے کہ جنت اپنے داہنے ہاتھ، دوزخ اپنے بائیں ہاتھ، پل صراط سامنے اور خدا کو حاضر و ناظر سمجھتے ہیں۔ عاشقوں کی نماز مخلوق سے جدا ہو کر خدا سے متصل ہو جانا ہے۔

نفس کے کھلانے کا وقت : نفس کو بھوک لگنے کی شناخت یہ ہے کہ باطن کو مرغ کے چوزے کی سی آواز سنائی دینے لگے۔ اس وقت اس کو اتنا کھانا کھلا کہ وہ اپنی کمر مضبوط کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

الہام ربانی : اللہ نے ہر نفس کو اس کا فسق و فجور اور تقویٰ الہام فرما دیا ہے۔ "وہ ہنساتا بھی ہے اور رلاتا بھی ہے۔" ان دونوں آیتوں پر اس وقت عمل کر جب کہ قلب بادشاہ کے حضور میں پہنچ جائے۔ اس وقت فعل اور الہام آئے گا ۔ اس سے پہلے اپنے قلب کے واردات میں فرق کرتا ہوگا کہ الہام شیطان) نفس اور طبیعت کا ہے یا فرشتے کا الہام ہے اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ والوں میں سے کسی کی صحبت نصیب ہو تو سناٹے اور آنکھیں بند ہوجانے کے بعد (یعنی پچھلی شب میں اٹھ کر) اچھی طرح وضو کرکے نماز میں مشغول ہو۔ نماز کا دروازہ وضو سے کھول اور خدا کا دروازہ نماز سے۔ نماز سے فارغ ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا کر کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں؟ رہبر کون ہے؟ تیرا پتا دینے والا کون ہے؟ مخلوق میں یکتا کون ہے اور نائب کون؟ وہ کریم ہے تجھے نامراد نہ رکھے گا۔ یقیناً تیرے قلب کو الہام فرمائے گا۔ تیرے باطن میں القا کرے گا۔ تیرا مقصود بیان کردے گا۔ دروازہ کھول دے گا اور راہ روشن فرمادے گا ۔ جس نے طلب کے ساتھ کوشش کی، اس نے ضرور پایا (خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے) "جس نے ہمارے راستہ میں کوشش

انهد بنهم سبلنا العلة
فیک لا فی کلامہ + فاذا
اتحلت الجهات عند قلبک
و غلب الامر علی تعین واحد
دونک و قصدہ + صحبتک لہ
کصحبتہ السباع والحیات +
لا تنظر الی فقرة ونقصان نسبہ
و اخلال حالہ و رثاثتہ و قصور
عبادتہ + فان المعنی فی باطنہ
لا فی ظاهرہ لا بینتہ + لا
علی وجهہ + ولا تبدہ بکلام +
ولا تبذلہ حالا + انتظر فائدة من ربہ +
هوالکاتب و الامر لغیرة +
هو سفیر هو المشار
والطبق لغیرہ + هو المعبر
والعبارة لغیرة + فتقبل
ما یفتح اللہ علی لسانہ +
لا تجاوز لحظہ + لا تخرق
حدة ابدا مطرقا
خائفا وجلا + لا
تتهمہ فی حالہ ولا مقالہ
ولا افعالہ + فضلہ علی
کل من یعقل + ولیکن
بقلبک من عندہ الی ربہ
لا الی غیرہ + متفکہ لا
تطعمہ + متکلم لا
تجیبہ + طبعنا علی ماطبعت علیہ
البهائم + لکن العقل یمیز و
الشرع یمیز والعلم یمیز والقرب
یمیز و المعرفتہ و الطاعتہ
تمیز والا صل واحد + اذا
عملوا بالعلم و مروا

کی، ہم اس کے لیے راہیں کھول دیتے ہیں۔" کی تیرے اندر ہے۔ خدا تعالٰی کے ارشاد میں نقص نہیں۔ جب کوئی سمت تیرے دل میں متعین ہو جائے اور کوئی بات جم جائے تو اس کو اختیار کر اور اپنا مقصود بنالے۔ تجھے اس کی صحبت میں اس طرح رہنا چاہیے جیسے درندوں اور سانپوں کے پاس رہتے ہیں۔ تیری نظر اس کے افلاس، اس کے نسب کی کمزوری، اس کی حالت کی خرابی و بے سروسامانی پر نہ جانی چاہیے نہ اس کی عبادت کی کمی پر توجہ کرنا چاہیے کیونکہ اصل چیز اس کے باطن میں ہے. ظاہر میں نہیں۔ چہرہ اور بدن پر بھی نہیں۔ اس سے گفتگو کرنے میں پہل نہ کر اور نہ اپنی حالت بیان کر بلکہ خدا تعالٰی کی طرف سے نفع کی امید رکھ کیونکہ یہ میر منشی ہے اور حکم تو دوسرے کا ہے۔ وہ محض سفیر اور فرستادہ ہے۔ خوان دوسرے ہی کا ہے۔ وہ دوسرے کی عبارت کا ترجمان ہے۔ اس لیے اللہ تعالٰی اس کی زبان سے جو بھی کہلوائے، اس کو قبول کر اور اس کی نگاہوں سے تجاوز کر نہ اس کی مقرر کی ہوئی حد سے آگے بڑھ۔ ہر وقت سر جھکائے ڈرتا اور لرزتا رہ۔ اس کے حال اور اس کے قول و فعل پر اعتراض نہ کر۔ سارے عقل والوں سے اس کو افضل سمجھ کہ وہ تجھ کو اپنے یہاں سے پروردگار کے پاس پہنچائے گا۔ کسی اور کے پاس نہ لے جائے گا وہ پھل کھا رہا ہے، تجھ کو اسے کھلانے کی ضرورت نہیں وہ خود گفتگو کرنا چاہتا ہے، تجھے تعلیم دینے کی ضرورت نہیں۔ ہماری طبیعت جانوروں کی سی بنائی گئی ہے لیکن عقل تمیز سکھاتی ہے اور شریعت فرق بتاتی ہے۔ علم (خطا و صواب) کو جدا کرتا اور قرب (حق و باطل) میں تمیز کرتا اور معرفت و اطاعت امتیاز کرتی ہیں اور اصل ایک ہے۔ جب وہ لوگ علم پر عمل کرتے ہیں اور کسی مردہ (گمراہ) پر گزرتے ہیں تو اس کو (روحانی زندگی عطا کرکے) زندہ کردیتے ہیں۔ آلودۂ گناہ پر گزرتے ہیں تو اس کو ذاکر و شاغل بنا دیتے ہیں۔ اس کے گھر میں

علی سیت احبوۃ + او عاص
ذکر وہ + تاتیہ اطباق
فی بیتہ لغیرہ + یسعی
فی تحصیل الخراج + فاذا حصلہ
سلمہ الی الملک + ولہ جا مکیتہ
یاخذ من الخلق لا لہ +
اذا اراد اللہ بک خیرا بنھک +
ویعیوب نفسک عرفک + عالکم
جاھل + جاھلکم مفتر +
زاھد کم راغب + لا تاکل بلینک +
انما یوکل باللدین الاخرۃ + و قال
رضی اللہ تعالی عنہ فی قولہ تعالی
ادعو ربکم تضرعا و خفیتہ
انہ لا یحب المعتدین حملھا
علی ظاھر ھا ان المعتدی الطالب
من غیرہ + السائل لسواہ +
عبداللہ بن مسعود کان یقول
لا صحابہ انتم جلاء قلبی + من
کان یسمع للہ و الانتفاع بکلامی
فیکون جلاء + والا فلا یحضر
عندی فیکون مکدرا + لما
خرج ابراھیم علیہ السلام
من النار و کثرت مواشیہ
وغلمانہ عمل دارا فی الشام کثیرۃ الا بواب +
انزوی ھنالک بعد فراغہ من الثمن
و دعاء قومہ + انزوی لتربیتہ خلفہ +
ما الخلتہ الصحبتہ و المحبتہ الوصلتہ +

سوال- القال یقتدی بہ ام الحال +
قال رضی اللہ عنہ القال یقتدی
بہ العوام والحال یقتدی
بہ الخواص +

(کھانوں کے) خوان کے خوان آتے ہیں لیکن (خود نہیں کھاتا) دوسروں کو دیتا ہے۔ (شاہی خزانے کے لیے) خراج وصول کرنے کی کوشش کرتا ہے اور جب وصول ہو جاتا ہے تو اس کو خزانے میں داخل کر دیتا ہے اس کے پاس پیالہ ہے۔ مخلوق سے لے لے کر (اس میں بھرتا جاتا ہے لیکن شاہی خزانے میں داخل کرنے کے لیے) اپنے لیے نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ تیری بہتری چاہتا ہے تو تجھے شعور دے دیتا ہے اور تجھے تیرے نفس کے عیوب بتادیتا ہے۔ تمہارا عالم بھی جاہل ہے اور جاہل مفتری ہے۔ تم میں جو متقی ہے، وہ بھی (حقیقت میں) طالب دنیا ہے، (پھر دنیا دار کا کیا پوچھنا)۔ دین کو ذریعہ معاش نہ بنا۔ دین سے آخرت خریدی جاتی ہے۔ خدا کا ارشاد ہے۔ "اپنے رب کو عاجزی اور خوف کے ساتھ پکارا کرو۔ وہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" اس کی تفسیر میں فرمایا: زیادتی کرنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو خدا کے سوا دوسرے سے مانگے اور غیر سے سوال کرے۔ عبداللہ ابن مسعودؓ اپنے ساتھیوں سے فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ میرے دل کی روشنی ہو کیونکہ جو شخص اللہ واسطے سنتا ہے اور میرے وعظ سے نفع اٹھاتا ہے، وہ روشنی بنتا ہے ورنہ کدورت کا سبب ہوتا ہے۔ اس کو میرے پاس نہ آنا چاہیے ابراہیم علیہ السلام جب آگ سے باہر آئے اور آپ کے پاس مویشی و نوکر چاکر زیادہ ہوگئے تو آپ نے شام میں ایک گھر بنایا جس میں بہت سے دروازے تھے۔ اس کی قیمت اور قوم کی تبلیغ سے فارغ ہو کر اس میں خلوت نشین ہوگئے اور اپنے جانشینوں کی تربیت کے لیے گوشہ نشینی اختیار کی۔ دوستی ہم نشینی کا نام ہے (جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ملی) اور محبت وصل کا نام ہے (جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب ہوئی) **سوال۔** قال کی پیروی کرنا چاہیے یا حال کی؟

جواب۔ عوام کو قال کی پیروی کرنا چاہیے اور خاص لوگوں کو حال کی

من اهل من انت + ارنى نبضك +
اقعدك على حالك واريك شدة
مرضك و ابرئه + كان من دابه
صلى الله عليه وسلم عيادة
المرضى ونحن قد منعنا من
ذلك ولكن نعود الا صحاء بهمتنا +
منعت رجلنا عن المشى الى
بيوتكم و ايدينا عن تناول
اموالكم + امرنا من حيث
الحال والقدر + وقال رضى الله
عنه يجوز ان يموت رجل ويخلف
عشرة من الا ولا دكلهم بارون
به فى درجته واحدة + تقاسموا
تركته على السواء + وفيهم
واحد كان قلب والده + وكان يتمنى
ان يرث جميع تركته + فجاء القدر الى
واحد واحد بالموت + فبقى ذلك الواحد
حاز جميع تركته + فجاء القضاء والقدر +
انى هذا عيب + الى ههنا والسلام + اللهم
كف الخلق عنا+ اللهم كف النفس عنا
والا هويته والطباع + قلت اخاف هذا
البحر وانت تسبح فيه والخوف بضد ذلك
انما يخشى الله من عباده العلماء
لما علموا خافوا + علمت
بمضرة الشئى —
فاحذره و اجتنبه + الموت لا
بد لك منه فاعمل له + يامن
ليس لداره سقف ولا لعياله دقيق
ولا شعار ولا دثار + جاء الشتاء
فتاهب + جاء الامير فترجل + جاء
السبع فاحذر+ سبع الموت +

اب تم بتاؤ کہ کس گروہ کے قابل ہو۔ مجھے اپنی نبض دکھاؤ کہ تجھ کو تیرا حال بتاؤں اور تیری شدید بیماری تجھے دکھا کر علاج کروں۔ بیماروں کی عیادت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت ہے اور ہم کو اس کی ممانعت ہے لیکن ہم اپنی توجہ سے تندرستوں کی عیادت کرتے ہیں۔ ہمارے پاؤں کو ممانعت کی گئی ہے کہ وہ تمہارے گھر کی طرف نہ چلیں اور ہاتھوں کو تمہارا مال لینے سے روکا گیا ہے۔ ہم حالت اور تقدیر کی حیثیت سے مامور ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ایک شخص مرے اور دس لڑکے چھوڑے اور وہ سب باپ کے یکساں فرماں بردار ہوں اور باپ کا ترکہ برابر برابر تقسیم کرلیں، لیکن ان میں سے ایک بچے کی طرف باپ کا دل زیادہ مائل ہو اور اس کی آرزو ہو کہ اس کے سارے ترکے کا وارث وہی بچہ ہو۔ تقدیر سے ایک ایک کرکے سب مرجائیں اور وہی باقی رہ کر سب کا ترکہ پا جائے۔ اب قضاوقدر آکر کہے کہ کیوں اس میں بھی کوئی عیب ہے؟ بس اسی سے سمجھ لو۔ والسلام۔ خدایا! مخلوق کی ایذا رسانی سے ہمیں محفوظ رکھ۔ بار الٰہا! نفس و خواہشات اور طبیعتوں کی دست درازیاں ہم پر روک دے۔ تو کہتا تو یوں ہے کہ مجھے اس سمندر (دنیا) سے ڈر لگتا ہے لیکن ان میں تیرتا پھرتا ہے خوف تو اس کی ضد ہے۔ "بس بندوں میں اللہ سے علماء ہی ڈرا کرتے ہیں۔" جب ان کی معلومات بڑھیں تو ڈرنے لگے۔ تجھے بھی جب کسی چیز کی مضرت کا علم ہو جائے تو اس سے خوف کر اور دور رہ۔ موت ضرور آئے گی لہٰذا اس کے لیے عمل کر۔ اے شخص تیری جھونپڑی پر نہ چھت ہے، نہ بال بچوں کے لیے روٹی، نہ اوڑھنے کو استر یا ابرہ۔ دیکھ جاڑے آگئے، اس کا سامان کر۔ بادشاہ آرہا ہے، پاپیادہ ہو جا۔ درندہ آگیا۔ یعنی موت کا درندہ، اس سے بچ۔ نماز میں تیرے "ایاک نعبد وایاک

مامعنی قولک فی صلاتک ایاک
نعبد وایاک نستعین ایاک نطیع
وایاک نوحد + متی وحدت الحق
عزوجل + متی اخلصت العمل +
متی زهدت فی الخلق والریاء
والنفاق و الصحب + متی تذللت
للحق + الذلته من حیث القلب + من
حیث الخلوة + اذا ازد حمت شهوة
النفس مع رویته الحق استحیا من
رویته فترک شهوة نفسه + متی
تری یعقوب علیه السلام عاضا
علی انامله فی خلوتک عند شدة شبقک +
متی تری عصمتک + تلک عصمته
غیرة الله عزوجل + لما اجتمع
یوسف علیه السلام بتلک
المراة جاء ت الغیرة ولی هاربا
کذلک لنصرف عنه السوا والفحشاء
انه من عبادنا المخلصین متی تنقلب
حالتک حالته یوسف علیه السلام +
لما تکلف یوسف علیه السلام
العصمته فی بیت الله وحجزه وافق
ربه فی حبسه + رزقه + عصمته
عند خلوته + کونوا کذلک
عباد الله + یا سریدین استعیروا
حالته الصدیق + اطلبوها من
الله + التوکل قطع الاسباب +
ترک الکل + القلب اذا نقلب
صار ملکا + یسمع ما یسمع
الملک + یعرف مایعرف الملک +
ثم یزید فیصیر ملکا علیه +

وقال رضی الله عنه فی قصته موسی

نستعین" کہنے کے کیا معنی ہیں؟ (یہی ناکہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ (اب بتاکہ) تونے خدا کو واحد کب سمجھا۔ عمل میں مخلص کب رہا۔ مخلوق' ریاکاری' نفاق اور رفیقوں سے بے نیاز کب ہوا؟ خدا تعالیٰ کے سامنے عاجزی کب کی؟ عاجزی تو قلب کے لحاظ سے ہوا کرتی ہے۔ خلوت کے اعتبار سے ہوا کرتی ہے۔ جب نفس کی شہوت اور حق کی نظر دونوں سامنے ہوتی ہیں تو بندہ کو نگاہ حق سے شرم آجاتی ہے۔ لہٰذا وہ شہوت کو ترک کر دیتا ہے۔ (یوسف علیہ السلام کی طرح) شدت شہوت کے وقت اپنی خلوت میں یعقوب علیہ السلام کو دانتوں میں انگلی دبائے کب دیکھے گا؟ تجھے کب نظر آئے گی؟ پارسائی حق تعالیٰ سے غیرت ہی کرنا تو ہے' جب یوسف علیہ السلام اور وہ عورت (زلیخا) ایک جگہ اکٹھا ہوئے تو غیرت الٰہی آئی اور یوسف علیہ السلام پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ (چنانچہ ارشاد خداوندی ہے)۔ "ایسا ہی ہوا تاکہ ہم یوسف سے بدی و بے حیائی کو دور رکھیں۔ بے شک وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھے۔" تیری حالت یوسف علیہ السلام جیسی کب ہو گی۔ یوسف علیہ السلام نے جب اللہ کے گھر میں اور اس کی آغوش میں اپنی عصمت کو محفوظ رکھا تو اللہ تعالیٰ نے قید خانہ میں ان کو موافقت فرمائی اور خلوت میں بھی عصمت کی توفیق دی۔ اے اللہ کے بندو! تم بھی ایسے ہی بن جاؤ۔ اے مریدو! صدیقین کی حالت عاریۃ مانگ لو۔ اس کو اللہ سے طلب کرو۔ توکل نام ہے اسباب کو ترک کرنے اور سب کو چھوڑ دینے کا۔ قلب جب بدلتا ہے فرشتہ بن جاتا ہے۔ فرشتے جو کچھ سنتے ہیں وہ وہ بھی سنتا ہے اور جس سے فرشتے واقف ہوتے ہیں یہ بھی ان سے واقف ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ترقی کرتا تو فرشتوں کا حاکم بن جاتا ہے۔

نور حق و قصہ موسیٰ علیہ السلام : موسیٰ علیہ السا

عليه السلام السرسر + السرترک
اهله حين انس من جانب الطور نارا +
ابش راى + رات عين الراس ناراو
عين القلب نورا + رات عين الراس
خلقا و عين القلب حقا + قال لاهله
امكثوا انى انست نارا + بقلبه جذبت +
و للزهد من بعد لى زوجته و ولده
زهدت + قال لاهله امكثوا + جاء ت
ندا ات عاليته + جاء ت خطاطيف
القدر + سلبت القوم من اهاليهم
و اولادهم + ياحكم اثبت + يا علم بسمه الله
تقدم + يانفس اثبتى + يا قلب وياسرا جيبا+
يا خيبته من لا يدرک هنا و لا يحب هنا
و لا يئومن بهنا + يا خيبته يا خيبته
يا مجابه' يامقته' لعلى اتيكم منها
بخبر + اثبتوا مكانكم حتى ابتكم بخبر
الطريق + لانه كان قلضل عن الطريق +
غابت عنه دلائله +

حضر عنده نقيب النقباء +
ولم يكن حضر قبل ذلک + فقال
مشيرا اليه ليتک لم تخلق +
وانا خلقت علمت لم خلقت
له + يا نائما انتبه فان السيل
قد احاط بک من امامک +
يوم القيامته تدعى ماكتابک
من معلمک من داعيکا
من نبيک + لانسب لک + صحيح
النسب عند الله وعند نبيه
صلى الله عليه وسلم اهل التقوى +
قيل يا وسول الله من الک قال
کل تقى ال محمد + اسكت انت

کے قصے میں آپ نے فرمایا کہ باطن باطن ہی ہے۔ باطن ہی نے اہل و عیال کو چھوڑا تھا' جب کہ طور کی طرف آگ نظر آئی تھی۔ کیا دیکھا؟ ظاہری آنکھ نے آگ دیکھی اور دل کی نگاہ نے تجلی دیکھی۔ ظاہری آنکھ نے مخلوق کو دیکھا اور باطنی آنکھ نے خالق کو دیکھا تھا اور اپنی بیوی سے فرمایا تھا کہ "ٹھہرو میں آگ دیکھ رہا ہوں۔" اس آگ نے ان کے دل کو کھینچا اور زہد نے بیوی بچوں کی رغبت نکال دی۔ چنانچہ انہوں نے اپنی بیوی سے کہا ٹھہر جاؤ۔ (اب) اونچی آوازیں آئیں اور تقدیر کے آنکڑے آئے جنہوں نے اہل اللہ کو ان کے اہل وعیال سے چھین لیا۔ اے حکم ٹھہر جا اور اے علم بسم اللہ آگے بڑھ۔ اے نفس توقف کر (اور خاموش رہ) اور اے قلب اور اے باطن تم دونوں جواب دہی کرو۔ بد نصیبی اس شخص کی جو اس کو نہ سمجھے اور نہ اسے پسند کرے۔ اور نہ اس کا یقین کرے۔ افسوس! ہائے خسارہ! ہائے محرومی! ہائے غضب "شاید میں تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آؤں۔ تم یہیں رہو میں راہ کی خبر لے کر آتا ہوں' اس لیے کہ وہ راستہ بھول گئے تھے اور اس کے نشانات دکھائی نہیں دیتے تھے۔

افسر اعلیٰ سے خطاب: ایک مرتبہ شاہی محافظ دستہ کا افسر اعلیٰ آپ کے پاس آیا جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ آپ نے اس کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ اے کاش! تو پیدا ہی نہ ہوتا۔ پیدا ہوا تھا تو اپنی پیدائش کا مقصد جانتا کہ کیوں پیدا ہوا ہے۔ اے سوئے ہوئے جاگ اٹھ۔ آگے سے سیلاب نے تجھ کو گھیر لیا ہے۔ قیامت کے دن تجھ کو بلایا جائے گا۔ (اور پوچھا جائے گا کہ) تیری کتلب (آسمانی) کون سی ہے اور معلم کون ہے؟ تیرا داعی کون ہے اور نبی کون ہے؟ تیرا نسب ٹھیک نہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک نسب اس کا صحیح ہے جو متقی ہے۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کی "آل" میں کون داخل ہے؟ آپؐ نے فرمایا "ہر متقی شخص محمدؐ کی آل میں داخل ہے" چپ رہ' بے عقل کہیں کا۔ گھر

لا عقل لک + بیتک علی الدجلتہ
و تموت عطشانا + خطوتان وقد
وصلت الی الرحمن + النفس والخلق +
وانت یا مرید خطوتان وقد
وصلت فی الدنیا والاخرۃ +
ان اردت الفلاح فاصبر علی مطارق
کلامی + انی اذا اخذنی جنونی
لا اراک + اذا اثار طبع سری طبع
اخلاصی لا اری وجھک + وارید
الصلاح وازالتہ الخبث عن قلبک +
و اطفئی الحریق عن بیتک + واصون
حریمک + افتح عینیک وانظر
ما امامک + اتتک جنود العذاب
و المواخذات + ویلک یا احمق
انت بعد قلیل میت + کل ما
انت فیہ زائل متفرق + ھنا
یفارق ولدہ و دارہ و زوجتہ و
یرافق التراب و القبر و الزبانیتہ
اوملائکتہ الرحمتہ + یا راحل'
یا زائل' یا منتقل' یا عاریتہ +
سبحان من من علیکم یا ملتھین
ولاترون + یا مدبرالا تاتینی
فی کل سنتہ مرۃ او فی کل شھر
مرۃ اوفی کل اسبوع مرۃ بلا
ذرۃ ولا حبتہ + خذشیئا بلا
شئی وغدا الف الف شئی + انا
حامل اثقالک + تخاف ان اکلفک
حملک اثقالی + انما یکفینیھا
اللہ عزوجل + سافر الف
عام لتسمع منی کلمتہ
فیکف وبینی
وبینک

دریائے دجلہ پر ہے پھر بھی پیاسا مر رہا ہے۔ (میرے ہوتے ہوئے گمراہ ہے) بس دو قدم تو ہیں (ان کو طے کر لے بس) تو رحمٰن تک پہنچ جائے گا۔ یہ دو قدم نفس اور مخلوق ہیں۔ اے مرید! تیرے لیے بھی دو قدم ہیں۔ (کہ جہاں انہیں اٹھایا) اور رحمن تک پہنچا یعنی دنیا و آخرت۔ اگر تو نجات چاہتا ہے تو میری نصیحتوں کے گرز برداشت کر۔ مجھ پر جب (بغض فی اللہ کی) کیفیت طاری ہوتی ہے۔ پھر تو مجھے کچھ نظر نہیں آتا۔ جب میری باطن کی طبیعت اور اخلاص کی طبیعت جوش میں آتی تو تیرا چہرہ مجھے دکھائی نہیں دیتا۔ میرا مقصد تیری بھلائی اور تیرے دل سے خباثت دور کرنا ہوتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تیرے گھر میں لگی ہوئی آگ کو بجھادوں اور تیرے ناموس کی حفاظت کروں۔ اپنی آنکھیں کھول اور دیکھ کہ تیرے سامنے کیا ہے۔ عذاب کے لشکر اور مواخذے تجھ تک آپہنچے ہیں۔ تجھ پر افسوس! اے بے وقوف! تو چند دن بعد مر جائے گا اور جس (عیش و راحت) میں تو ہے' یہ سب سامان پراگندہ ہو جائے گا۔ تو اولاد' گھر' بیوی سب کو چھوڑ جائے گا اور مٹی' قبر اور فرشتگان عذاب یا فرشتگان رحمت کا رفیق بنے گا۔ اے کوچ کرنے والے! اے مٹنے والے! اے انتقال کر جانے والے! اور اے محض عارضی! وہ پاک ذات ہے جس نے تم پر احسان فرمائے اور تم اتنے غافل ہو کہ تم کو وہ نظر نہیں آتے۔ اے مصیبت کے مارے! سال بھر میں ایک بار یا مہینہ میں ایک مرتبہ یا ہفتہ میں ایک مرتبہ میرے پاس کیوں نہیں آتا کہ اس میں کوئی خرچ ہے نہ ایک ذرہ یا ایک حبہ دینے کی ضرورت۔ بغیر کسی بدلے کے ایک چیز لے لے اور کل کو اور لاکھوں چیزیں (اس کے علاوہ) ملیں گی۔ میں تیرے سارے بوجھ اٹھا لوں گا۔ شاید تو ڈرتا ہے۔ کہ میں اپنے بوجھ اٹھانے کی تجھ کو تکلیف دوں گا۔ اس کا خیال نہ کر۔ میری تمام ضرورتوں کے لیے اللہ کافی ہے۔ تجھے ایک بات سننے کے لیے ہزار برس کا سفر کرنا چاہیے' چہ جائیکہ میرے اور تیرے درمیان.

خطوات + انت کسلان + انت جو بهل +
الیکع + عندک انک اعطیت
شیاء + کم سمنت الدنیا
مثلک و اکلته + سمنته
بالجاه و الکثرة ثم اکلته +
لورایتنا فیها خیرا ما سبقتنا
الیها + الا الی الله تصیر الامور ما
نحن فیه کله من الله + لما نزل عن
الکرسی قال له بعض تلامذته
لقد بالغت فی العظته وخشنت
القول له + فقال ان عمل معه کلامی
نسیعود + فلم یزل بعد ذلک یحضر
مجلسه ویاتیه فی غیر وقت المجلس +
لیقعد بین یدیه متواضعا متصاغرا
رحمه الله تعالی + اللهم صبرا
عفوا + اللهم اعنا + اذا وقفت بین
یدی احد من الخلق لتطلب ما
عنده مقتک الله + من تضعضع
لغنی لا جل ما فی یدیه ذهب ثلثا
دینه + انت تعودت الطلب من
الخلق تقلی الله تعالی وانت علی
ذلک + رایت فی الرجته رجلا کان
یطلب من الناس + وقد باع جبته
دیباج نجمسته وعشرین دینارا +
فتبعته فوقف علی رجل یاکل هریسته +
فلم یبرح حتی اعطاه
لقمته + قلت له الم
تبع جبته بکذا واکذا +
قال اترک صنعتی لاجلک +
من بلغ غایته الولایته
یصیر قطبا + یحمل اثقال
الخلق جمیعا + ولکن

چند ہی قدم کا فاصلہ ہے۔ تو بالکل کاہل، نادان اور بداطوار ہے۔ تجھے یہ گھمنڈ ہے کہ تو نے کچھ حاصل کر لیا ہے۔ تجھ جیسے بہتوں کو دنیا نے موٹا تازہ کر کے کھا لیا دولت و عزت دے کر موٹا کیا پھر اس کو کھا گئی اگر ہم کو مال دنیا میں کوئی خوبی نظر آتی تو ہم سے پہلے تو اس تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ خبردار ہو جاؤ کہ سارے امور اللہ ہی تک پہنچنے والے ہیں۔ ہم جس حال میں بھی ہیں وہ سب خدا ہی کی طرف سے ہے۔ (وعظ فرما کر) جب منبر سے اترے تو کسی شاگرد نے عرض کیا۔ "آج تو حضرت نے وعظ میں بہت سخت سست کہا اور محافظ دستہ کے افسر اعلیٰ کی خوب خبر لی" آپ نے فرمایا "اگر میری باتوں نے اثر کیا ہے تو جلد ہی دوبارہ آئے گا" اللہ اس پر رحم فرمائے۔ وہ ہمیشہ مجلس میں حاضر ہوتا اور کبھی کبھی جلسہ وعظ کے علاوہ بھی آتا اور چھوٹا بن کر نہایت عاجزی سے آپ کے سامنے بیٹھا کرتا۔ بار الہا! صبر اور معافی عطا کر۔ خدایا ہماری مدد فرما۔ اگر تو مخلوق میں سے کسی شخص کے پاس اس غرض سے کھڑا ہوگا کہ کچھ اس سے مانگے تو اللہ تعالیٰ تجھ سے ناراض ہو جائے گا۔ (حدیث شریف میں ہے" جو شخص کسی دولت مند کے سامنے اس کے مال کی وجہ سے جھکا، اس کا دو تہائی دین جاتا رہا۔" (افسوس!) تو مخلوق سے مانگنے کا عادی بن گیا ہے اور اسی حال میں خدا سے بھی ملے گا میں نے موضع رحبہ میں ایک شخص کو دیکھا جو ایک ریشمی چوغہ پچیس اشرفیوں میں بیچ چکا تھا۔ میں اس کے پیچھے ہولیا۔ وہ ایک شخص کے پاس کھڑا ہوگیا جو حریسہ کھا رہا تھا اور اس وقت تک وہاں سے نہ ٹلا۔ جب تک اس کو ایک لقمہ نہ مل گیا۔ میں نے اس سے کہا "تم کو بھیک مانگتے شرم نہیں آتی) کیا تم نے ابھی اتنی قیمت کو اپنا چوغہ فروخت نہیں کیا؟ اس نے جواب دیا۔ "میاں جاؤ بھی کیا تمہاری (نصیحت کی) وجہ سے میں اپنا پیشہ چھوڑ دوں گا۔" جو شخص انتہائے ولایت کو پہنچتا ہے، وہ قطب وقت بن جاتا ہے۔ اور ساری

يعطى كا يمان الخلق
جميعا ليستقوى
به على حمل
ما حمل +

لا تنظر قميصى و طريحتى +
هنا اللباس بعد الموت +
هنا كفن و كفن الميت
يجمل + هنا بعد لبسى
الصوف و اكلى الخشن
والجوع + عندى شغل
شاغل مع غيركم + يا
اهل بغداد كونوا عقلاغ +
يا اهل الارض و يا اهل
السماء و يخلق مالا تعلمون +
ليس بالتحلى + هنا ظاهر يصدقه
باطن + و باطن يصدقه ظاهر +
لا . كلام حتى تصيرا ربابك
ربا واحدا
وجهاتك واحدة ومحبوبك
واحد + يتحد قلبك متى يخيم
قرب الحق فى قلبك + متى يصير
قلبك مجذوبا و سرك مقربا + و تلقى
ربك بعد الخروج من الخلق + قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم

من انقطع الى الله عزوجل كفاه
مئونته ومن انقطع الى الدنيا
وكله الله اليها + تخرق العادات
فيه لا ينال ما عند الله الا بعد
الانقطاع اليه بقلبه وكليته +
الله تعالى يقول من عمل عملا
يريد به غيرى فانا

مخلوق (کی اصلاح) کا بوجھ اس کو اٹھانا پڑتا ہے لیکن اس کو ایمان بھی ساری مخلوق کے (مجموعی ایمان) کے برابر عطا ہوتا ہے تاکہ جو بار اس پر رکھا گیا ہے، اس کو برداشت کرنے کی طاقت رہے۔

خوش پوشاکی نفس کا کفن ہے: (اے نادان!) میرے اس کرتے اور بستر کو نہ دیکھ (کہ فقیر ہو کر ایسا بیش قیمت سامان!)۔ یہ لباس تو مر جانے کے بعد کا ہے۔ یہ تو کفن ہے اور مردے کا کفن نفیس ہی ہوتا ہے۔ یہ لباس مدتوں صوف پہننے، موٹا جھوٹا کھانے اور بھوکا رہنے کے بعد عطا ہوا ہے۔ میری مشغولیت کسی اور کے ساتھ ہے۔ اے باشندگان بغداد! سمجھ سے کام لو اے اہل آسمان و زمین اور اے (آئندہ پیدا ہونے والی مخلوق جس کے لیے خدا کا ارشاد ہے کہ) "پیدا فرمائے گا جن کا علم تم کو نہیں ہے۔" یہ بات بناؤ سنگار سے نہیں آیا کرتی۔ یہ وہ ظاہر ہے جس کی تصدیق باطن سے ہوتی ہے اور وہ باطن جس کی تصدیق ظاہر کیا کرتا ہے۔ واعظ بننا درست نہیں جب تک سارے خداؤں کو چھوڑ کر ایک خدا نہ بنالے اور ساری سمتیں (متروک ہو کر) ایک سمت مقرر ہو جائے کہ تیرا محبوب ایک ہو اور تیرا قلب وحدانیت کا ماننے والا بن جائے۔ قرب حق تیرے دل میں کب خیمہ زن ہوگا؟ تیرا قلب کب مجذوب اور باطن کب مقرب بنے گا کہ مخلوق (کے چکر) سے نکل کر اپنے پروردگار سے ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حدیث شریف: "جو سب سے ٹوٹ کر اللہ کا ہو رہا اللہ اس کی ساری ضروریات کا کفیل ہو جائے گا اور جو دنیا کا ہو رہا، خدا تعالیٰ اس کو دنیا کے حوالے کر دے گا۔ تو چاہتا ہے کہ خلاف عادت ظہور میں آئیں (خدا کو چھوڑ کر راحت چاہتا ہے یہ ممکن نہیں) اللہ کی نعمتیں اسی وقت ملتی ہیں جب کہ دل سے سر تا پا اسی کا ہو رہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ "جس شخص نے کوئی عمل کیا اور اس کا

اغنی الشریکین + هو
لشریکی دونی +

الاخلاص ارض المئومن والاعمال حیطانها + والحیطان تتبدل وتتغیر + واما الارض فلا + انما تاسیس البنیان علی التقوی + فان قیل قد انقطعت الی اللہ عزوجل فلم یکفنی مئونتی + فالجواب ان ان الخلل فیک لا فی الرسول + وما ینطق عن الهوی + هل عندکم خبر من اللہ تعالی + لا واللہ بل انتم عشاق الدنیا وزینتها + لوکنت

صادقا فیما تدعیہ

لم تحتل فی طلب ذرۃ + ارم نفسک فی وادی القدر + حتی اذا نیل امرها اتصل رانس درجتک بباب القرب + استقبلک وجہ احسن من زینتہ الدنیا والاخرۃ + تمت المودۃ بینکما و ارتفعت الحجب والوسایط + سمعت استغاثتها من وادی قدرہ + تسلم ودائعک واستوف خدمتی لک + انا محبوستہ ههنا علیک ولک + یشفع فی اجابتها قربک حینئذ امتدت یدالعلم الیها و ساعدتها یدالحکم + اما عوضک فیها فی بدء امرک قبل مخالفتہ طبعک وهواک و ارادتک مع زعمک انک من المقربین المحبوبین فذلک تحسریلا زمک وحرمان یخدعک + لوعلمت ان الدنیا تقطعک

مقصود کوئی اور ہو چونکہ میں ساجھی کا محتاج نہیں ہوں لہٰذا وہ عمل دوسرے کا ہوگا میرے لیے نہ ہوگا۔

اخلاص عمل : اخلاص مومن کے لیے زمین کی طرح ہے اور اعمال اس کی دیواریں ہیں۔ تغیر و تبدل دیواروں میں ہوتا ہے' زمین میں نہیں۔ تعمیر کی بنیاد تقوی پر ہونی چاہیے۔ اگر کوئی کہے کہ میں سب کچھ چھوڑ کر خدا کا ہو رہا تھا اور وہ میری ضروریات کا کفیل نہ ہوا (اور میں افلاس کا ہی نشانہ بنا رہا) تو اس کا جواب یہ ہے کہ کمی تیرے اندر ہے نہ کہ پیغمبر میں۔ وہ نفس کی خواہش سے کوئی لفظ نہیں بولتا۔ تمہیں اللہ سے کوئی لگاؤ بھی ہے۔ نہیں خدا کی قسم (کچھ بھی نہیں) تم تو دنیا اور اس کے ٹھاٹھ باٹ کے دل دادہ ہو۔ اگر تو اپنے دعوئی میں سچا ہوتا (کہ خدا کا ہو رہا) تو ایک ذرہ بھی حاصل کرنے میں تدبیر سے کام نہ لیتا۔ اپنے آپ کو تقدیر کے جنگل میں چھوڑ دے۔ جب تیرے زینے کا سرا تقرب کے دروازہ پر لگ جائے گا تو اس وقت ایسا چہرہ سامنے آئے گا جو دنیا و آخرت دونوں کی زینت سے زیادہ حسین ہوگا۔ تم دونوں میں حد درجہ محبت ہو کر تمام حجابات اٹھ جائیں گے اور تقدیر کے جنگل سے تجھ کو دنیا کی فریاد سنائی دے گی کہ اپنی امانتوں پر قبضہ کر اور مجھ سے اپنی خدمت پوری طرح لے کہ میں تیری خدمت کرنے کے لیے قیدی بنی تیرے پاس کھڑی ہوں۔ اس وقت تیرا قرب درخواست قبول کر لینے کی سفارش کرے گا (کہ مقسوم لے کر اسے آزاد کردو) اس وقت علم الٰہی (یعنی تقدیر) کا ہاتھ اس کی طرف بڑھے گا اور شریعت کا ہاتھ اس کی مدد کرے گا۔ (یعنی شریعت کے مطابق اپنا مقسوم اس سے لے گا)۔ باقی رہا اپنی ابتدائی حالت میں طبیعت' خواہش نفس اور ارادے کی مخالفت کرنے سے پہلے دنیا میں منہمک ہو کر یوں سمجھنا کہ تو مقربین اور محبوبین میں سے ہے۔ یہ خالی حسرت ہے جو تجھے چمٹ رہی ہے اور بدنصیبی ہے جو

لما سالتها + اذا تهذب باطنك
لله عزوجل تهذبت الدنيا
لك + شرابها سم + هي تبدو
بحلاوة وتثنی بمرارة + حتی
اذا صارت فی قلبک وجعلت
تحت جناحها انقلبت سما
وذبحتک +

کان من تقدم یمیزون بین
الخواطر قبل الانقطاع الی الزوایا +
یا من لم یمیز بین خاطر النفس و الشیطان
والقلب کیف ینقطع خاطر الشیطان
بالمعاصی والزلات + وبالکفر فی
الاصل وبالمعاصی فی الفرع + وخاطر
الملک بالطاعات والاعمال الصالحۃ +
قیل الذی صلب یعنی الحلاج اوصنی +
قال

ھی نفسک + ان
رکبتھا
والا
رکبتک +

اذا اردت ان تشرب مع الملوک
فعلیک بالخرابات والفیافی
والقفار + الی ان یاتی الصحو من
سکرک + لکیلا تفشی اسرارھم
فیھلکوک + ولھذا اظعنھم خیر
من اقامتھم + ھذہ
الدنیا جعلت راحلۃ
ان شئت ان
تلقی ربک +
الخلوۃ بعد

تجھے دھوکا دے رہی ہے۔ اگر تو جانتا کہ دنیا تیری بوٹیاں کاٹ رہی ہے تو تو اس کو کبھی نہ مانگتا۔ جب تیرا باطن اللہ کے لیے مہذب بن جائے گا تو دنیا بھی تیرے۔لیے مہذب بن جائے گی۔ دنیا کا شربت (حقیقت میں) زہر ہے۔ پہلے میٹھا ہے پھر کڑوا۔ جب (یہ تلخی) تیرے دل میں گھر کر لے گی اور تو اس کے ہاتھوں کی گرفت میں آ جائے گا تو اس وقت وہ زہر بن کر تجھے مار ڈالے گی۔ متقدمین خلوتوں میں گوشہ نشین ہونے سے پہلے خواطر میں امتیاز حاصل کر لیا کرتے تھے۔ اے وہ شخص جس کو نفس، شیطان کے وسوسوں اور خاطر قلب میں تمیز حاصل نہیں ہوئی۔ بھلا خاطر شیطان جو گناہوں، لغزشوں اور اصل (یعنی ایمان) میں کفر و فروعات (یعنی اعمال) میں نافرمانیوں کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ تو خاطر فرشتہ سے جو اطاعات اور اعمال صالح سے مخلوط ہیں، کیسے جدا ہوسکتا ہے۔ منصور حلاج سے جن کو سولی دی گئی تھی۔ کسی نے وصیت فرمانے کے درخواست کی تو آپ نے فرمایا۔

منصور حلاج کی وصیت: "نفس کے بارے میں وصیت کرتا ہوں (کہ اس کو زیر رکھو) اگر تو نے اس پر قابو پالیا (تو کام بن جائے گا ورنہ یہ تجھ پر قابو پالے گا۔"

شاہی ہم نشینی: اگر تیری خواہش ہے کہ بادشاہوں کے ساتھ شراب نوشی کرے تو تجھے پہلے بیابانوں، جنگلوں اور ویرانوں کی خاک چھاننا چاہیے یہاں تک کہ تیرا نشہ غفلت اتر کر تجھے ہوش آجائے (اس وقت تو شاہی مصاحبت کے قابل بن جائے گا) اور اس کے راز فاش کرتا نہ پھرے گا کہ وہ تجھ کو ہلاک کر دے۔ اسی لیے (یہ ضرب المثل ہے کہ) بادشاہوں کا کوچ ان کے قیام سے بہتر ہے (کیونکہ ان کے پاس رہنے میں ہر وقت جان کا خطرہ ہے)۔ یہ دنیا سفر کی سواری بنائی گئی ہے۔ اگر تو اپنے رب سے ملنا چاہتا ہے (تو

احکام

الشرع+

باب الله عزوجل لا بدمن
استعانته وعزم علی شئی سببه
یاتی + باب العلم بطریق
الحکم + الحکم هوالا
والنواهی+ فنقبل
مایاء مرنا الحکم ونسمع
ونطیع + حینئذ تاتینا
الافات + فهمنا یحتاج
ان یکون العبد عالما + یقول
احدنا مابالی ابتلیت
مع قیامی فی الطاعته +
یقال له تحتاج الی قلیل
من العلم + صاحب الحکم
یدخرو صاحب العلم
یخرج + الحکم مع الزهاد
والعلم مع الصدیقین
المحبوبین المتوانسین +
الزهد مع الحکم والحب مع
العلم + هذا شریکه
وهذا وزیره + المتزهد محموم
والزاهد مسلول والعارف حی
بعد الموت + هذا المتزهد ترک
الشهوات و صام فحمت نفسه +
والزاهد دام ترکه فدام
مرضه اورثه السل+
ماتت الدنیا بالاضافته الیه + بینما هو
کذ لک علی فراش لطف الله عزو
جل + اذا قام علی باب زهده طعام
فنفنن + لباس علی الاوتاد

اس پر سوار ہو کر اس سے مل سکتا ہے)خلوت نشینی احکام شرع (میں راسخ ہو جانے) کے بعد ہوا کرتی ہے۔ خدا کے در (تک پہنچنے) کے لیے ضرورت ہے مدد مانگنے کی اور ایک پختہ ارادے کی جس کا سبب (غیب سے پیدا ہوگا۔ حم کے دروازے پر حکم کے راستے جانا ہوگا اور حکم (شریعت کے) احکام اور نواہی کا ہے۔ شریعت کے ہر حکم کا سننا اور ماننا اور بجا لانا ہمارے لیے ضروری ہے۔ اس وقت (امتحان کی غرض سے) ہم پر تکالیف نازل ہوں گی۔ وہاں صاحب علم ہونے کی ضرورت ہے (ورنہ) لوگ کہنے لگتے ہیں کہ کیا قصہ ہے۔ "باوجودیکہ میں طاعت پر قائم ہوں پھر بھی بلاؤں میں مبتلا ہوں۔" اس سے کہنا چاہیے کہ تجھ کو تھوڑے سے علم کی ضرورت ہے (کیونکہ امتحان اس کا لیا جاتا ہے جو اس کے قابل ہو) صاحب شریعت اپنے لیے نیکیوں کا ذخیرہ جمع کر لیتا ہے۔ اور صاحب علم (یعنی اہل طریقت) خرچ کیا کرتا ہے۔ شریعت زاہدوں کے ساتھ رہ کر ملے گی اور علم لدنی صدیقوں' محبوبوں اور انس والوں کے ساتھ ہو کر ملے گا۔ زہد شریعت کی معیت میں ہے اور محبت علم کی معیت میں۔ وہ اس کا شریک ہے اور یہ اس کا وزیر۔ بناوٹی زاہد کی مثال بخار چڑھے ہوئے مریض کی ہے اور سچے زاہد کی مثال سل کے مریض کی سی ہے۔ (کہ حرارت اس کی طبیعت بن گئی ہے اور جو فنائیت تک پہنچا دے گی) اور عارف گویا مرنے کے بعد زندگی پانے والا ہے۔ (جو فنا کے بعد بقا حاصل کر چکا ہے) بناوٹی زاہد نے (تو نفس پر جبر کرکے) شہوت ترک کر دی اور روزہ رکھ لیا۔ پس اس کے نفس کو بخار چڑھ آیا اور سچے زاہد کا ترک لذت دائمی ہے۔ لہٰذا دائم المرض ہوگیا' جس نے سل پیدا کر دی۔ اس اعتبار سے اس کے لیے دنیا مر چکی۔ وہ اس حال میں لطف خداوندی کے بستر پر بیٹھا رہتا ہے کہ یکایک اپنے زہد کے دروازے پر قسم قسم کے کھانے اور کھونٹیوں پر رنگ برنگ کے لباس لٹکے ہوئے پاتا ہے (اور انہیں تقدیر

قد تغیرت + لایخرج من الدنیا
حتی یستو فی ما لہ + الکفار
والعصاة ما اجملوا فی الطلب +
اخذوا الحرام +

احیا اللہ تعالی ذلک العبد ثم انشاہ
خلقا اخر + لحم قد تلاشی + عظم قد ضعف +
جلد قدرق + نفس قد ذابت
عنبھا + والھوی قد عزل والطبع
قد غلب + والقلب فیہ الروح
و المعنی و المعرفتہ و التوحید +
ماتم ملک الا للقلب + والحق
یتولاہ + یحییہ بعد موتہ + شھواتہ
ولذاتہ ماتت موتا معنویا + موت
علمی لدی موت صدیقی + احیاہ
اللہ بعد ما اراہ ماھنالک + من
ترکہ علی بابہ میتا یریہ وفور
الحکم والاسرار + وفور الجند
والرعایات + فلما ازاہ ملکہ واطلعہ
علی سرہ جمع بین روحہ وجسدہ
و ظاھرہ و باطنہ لا ستیفاء اقسامہ +
قبل ذلک
لوعرضت علیہ اقسام الشرق
والغرب لم یتناول منھا ذرة
واحدة قدرة خفیتہ + ارادة
باطنتہ من اللہ عزوجل انبیاءہ
و اولیاء وہ و الخواص من خلقہ
یحول بینھم وبین شھواتھم +
لایبقی فیھم شھوة ولا ارادة ذرة
حتی تصفوبواطنھم لہ + فاذا اراد
ان یوفیھم اقسامھم اوجلفیھم
حیاة الوجود لا ستیفاء الا قسام +

کے حکم سے بادل نخواستہ استعمال کرتا ہے کیونکہ) جب تک دنیا سے اپنا پورا پورا قسمت کا لکھا نہ لے لے گا، دنیا سے نکل نہیں سکتا۔ کافروں اور نافرمانوں نے دنیا طلب کرنے میں کوئی خوبی نہیں برتی اور حرام کھانے لگے۔

میری کیفیت: اس خاکسار کی تو یہ حالت ہے کہ اللہ نے اس کو پیدا کیا گویا دوسری زندگی بخشی۔ گوشت پارہ پارہ ہوچکا۔ ہڈیاں گل گئیں۔ کھال ڈھیلی پڑ گئی۔ نفس کی حلاوت ختم ہو گئی۔ خواہش نفس ٹھنڈی پڑ گئی۔۔ طبیعت مغلوب ہوگئی۔ صرف ایک قلب رہ گیا جس میں روح، معنی، معرفت اور توحید (جلوہ گر) ہیں۔ اصلی حکومت دل ہی کے لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا حامی بنتا ہے اور موت کے بعد اس کو زندگی بخشتا ہے کہ اس کی خواہشات اور لذتوں کو معنوی موت آجاتی ہے جو صدیقی موت سے پہلے علمی موت کہلاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے یہاں کے نعمتیں دکھانے کے بعد اس کو پھر زندہ کر دیتا ہے۔ وہ جس کو اپنے در پر مردہ بنا چھوڑتا ہے، اس کو بہتیری حکمتیں، اسرار اور لشکر و رعایا کے انبوہ کا نظارہ کراتا ہے۔ پس جب اپنی سلطنت اس کو دکھا لیتا ہے۔ اور اپنے اسرار سے اس کو واقف کر لیتا ہے پھر اس کی روح کو بدن اور ظاہر کو باطن کے ساتھ جمع کرتا ہے تاکہ اپنا مقسوم پورا کرے۔ باقی اس سے پہلے اگر مشرق و مغرب کی ہر قسم کی نعمتیں اس کو پیش کی جائیں تو ذرہ برابر بھی نہیں لیتا۔ خدا تعالیٰ کی مشیت جو باطنی امرا ہے انبیاء، اولیاء اور خاصان خدا کے بارے میں میں ان کے اور ان کی خواہشات کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ پھر ان میں ذرہ برابر نہ خواہش باقی رہتی ہے، نہ ذاتی ارادہ، اور ان کے باطن پاک صاف ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد جب خدا چاہتا ہے کہ ان کے مقسوم ان کو دے تو ان کے اندر حیات وجود ڈال دیتا ہے۔ کہ وہ اپنے مقسوم پورا کر لیں۔ دیکھو عیسیٰ علیہ اسلام نے نہ شادی کی اور نہ کوئی چیز اپنے قبضہ میں رکھی، لیکن

عیسی علیہ السلام مانکح + ماملک + اخرالزمان ینزلہ اللہ تعالی الی الارض فیزوجہ بجاریۃ من قریش ویولد لہ منہا ولد+

العارف یتناول بعد احکام العلم والزھد+ فیتناول اقسامہ معکم + یتناول الشھوات بعد ان زھد فیھا عند الشک + فاذا علم طابت لہ + الماء البارد والطعام السنی عندالزھاد کشرب الخمر و اکل لحم الخنزیر + کم من زاھد محجوب بزھدہ عن الحق +

وکم من عارف

محجوب بنظرہ الی معرفتہ + وھنا نادر + والغالب ان یکون سالما + وفی الجملۃ فقربک الی ابناء الدنیا یبعدک عن اللہ عزوجل + والصواب لک ان تقبل علی الاخرۃ وعلی الطاعۃ لعلک تنجو + واقسامک تاتیک وھی کارھۃ + یامرک ان تخرج من طبعک وتجعل مکانہ رخص الشرع + ثم یامرک ان تترک من الرخص شیئا فشیئا الی ان تصیر کل افعالک عزیمۃ + فاذا صبرت علی العزیمۃ جاء الحب للہ عزوجل فی قلبک + فاذا ثبت جاء الحب + جاء ت الولایۃ من اللہ عزوجل لک + ان کنت عاقلا عد نفسک من اھل النار لیحملک ذلک علی احسان

مقسوم میں اولاد اور سلطنت لکھی ہے۔ اس لیے آخری زمانے میں اللہ تعالیٰ ان کو زمین پر اتارے گا' اور خاندان قریش کی لڑکی سے ان کا نکاح ہوگا جس سے آپ کے ایک لڑکا پیدا ہوگا۔

عارف کا مقام و غذا: عارف علم اور زہد میں کامل ہونے کے بعد کھاتا پیتا ہے۔ وہ تمہارے ساتھ (مل کر) اپنا مقسوم حاصل کرتا ہے۔ وہ خواہش کی چیزیں اس وقت کھاتا ہے جب کہ شک کے وقت زہد اختیار کر چکتا ہے۔ اس کے بعد جب صاحب علم بن چکتا ہے تو خواہشات اس کے لیے خوش گوار بن جاتی ہیں۔ زاہدوں کے نزدیک ٹھنڈا پانی اور نفیس کھانا (پرہیز کے درجہ میں) ایسا ہے جیسے شراب پینا' یا سور کا گوشت کھانا۔ بہتیرے زاہد ہیں جو اپنے زہد کی وجہ سے حق تعالیٰ سے محجوب ہیں۔ (زہد کو مقصود بنا کر شریعت پر اعتراض کرنے لگے) اور بہت سے عارف ہیں جو معرفت کے غرور میں (متکبر بن گئے) اور محجوب ہوگئے اور ایسی صورت میں بہت ہی کم ہوتی ہے ورنہ اکثر (عارف) محفوظ ہی رہتے ہیں۔ غرض دنیا داروں کے پاس رہنے سے تو خدا تعالیٰ سے دور ہو جائے گا۔ تیرے لیے یہی بہتر ہے کہ آخرت و اطاعت کی طرف متوجہ رہے تاکہ نجات پائے اور (دنیا کی نعمتیں) جو تیری قسمت میں لکھی ہیں۔ وہ بہرحال تجھ کو مل ہی جائیں گی۔ وہ تجھ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی طبیعت سے باہر نکل (اور کاہلی چھوڑ کر) شرعی رخصتوں کو جگہ دے۔ اس کے بعد حکم دیتا ہے کہ رخصتوں کو بھی ایک ایک کرکے چھوڑتا رہ' تاکہ تیرے سارے اعمال عزیمت بن جائیں۔ جب تو عزیمت پر ثابت قدم رہے گا تو حب خداوندی تیرے دل میں داخل ہوگی اور جب اس پر بھی جما رہے گا تو محبوبیت نصیب ہوگی۔ پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے تیرے پاس ولایت آئے گی۔ اگر تو عقل مند ہے تو اپنے کو جہنمی شمار کرتا کہ یہ خیال تجھ کو نیک عمل پر ابھارتا رہے۔ اگر تو جنتی بھی ہوا تو

العمل + فان کنت من اهل الجنته فقد ادیت شکره +

اذا خرجت من بیتک کانک خارج الی الحرب + کانک لا ترجع الی منزلک + واعلم انک مبتلی بکسبک + ویتقن ان الله تعالی قادران برزقک من غیر سعی و بطش + المئومن کالجبل مرة وکالرشیته اخری +

تقلبه ریاح قلوه + عندی مجیء البلایا کالجبل + وعندصحبته الحق عزوجل کالریشته تقلبه ارباح اقداره

یا قومنا فاتتکم الرسالته والنبوة لاتفوتکم الولایته + لاصحبته للملک مع الوجود + کانک اعمی لا تبصر + کانک ریان لاتشرب + کانک میت لا حرکته بک + ویل للمحجوبین الذین لایعلمون انهم محجوبون + لا تعمل خیرا ولا تعین اهل الخیر علی الخیر + انت شر تحب دنیا بلا اخرة + ظاهرا بلا باطن + ماینفعک ولایتک و غنائوک و صاحبک + عن قریب تموت وتذل بعده + من کان یرید العزة فلله العزة ولرسوله و للاولیاء و الصد یقین الدنیا البحر و المرکب الشرع و الملاح لطف الله عزوجل + فمن شذ عن متابعته الشرع غرق فی

(اپنے آپ کو دوزخی سمجھنے سے جو نیک عملی ہوئی ان سے گویا) اس نعمت کا شکر ادا ہوتا رہا۔

فکر معاش آزمائش ہے: جب کبھی تو (فکر معاش میں) اپنے گھر سے نکلا کرے تو (سمجھ لیا کر کہ) گویا لڑائی پر جا رہا ہے اور اب اپنے گھر کی طرف لوٹنا نصیب نہ ہوگا۔ اور جان لے کہ کسب کے ذریعے تو آزمایا جا رہا ہے۔ اور یہ بھی یقین کر کہ اللہ تعالیٰ کو اس پر بھی قدرت ہے کہ سعی و کوشش کے بغیر بھی تجھ کو روزی پہنچا دے۔ مومن کی یہ شان ہے کہ گویا کبھی پہاڑ ہے اور کبھی جانور کا پر۔ تقدیر کی ہوائیں اس کو پلٹے دیتی رہتی ہیں۔ مصیبتوں کے آنے کے وقت تو پہاڑ کی مانند ہے۔ اور اللہ تعالیٰ مصاحبت میں ایک پر کے برابر۔ قضا وقدر کے احکامات اس کو الٹتے پلٹتے رہتے ہیں۔

ولایت کی فکر: لوگو! رسالت و نبوت کے مرتبے تو جاتے رہے، ایسا نہ ہو کہ ولایت بھی ہاتھ سے جاتی رہے۔ ہستی کے ہوتے ہوئے شاہی صحبت نہیں ملتی۔ (خدا کے سامنے ایسا بن جا) گویا کہ تو اندھا ہے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ گویا کہ تو سیراب ہے پینے کی ضرورت ہی نہیں۔ گویا کہ مردہ ہے بے حس و حرکت افسوس ان محروموں پر جو اپنی محرومی سے واقف نہیں۔ نہ خود نیکی کرتا ہے اور نہ نیکو کاروں کا نیک کام میں ہاتھ بٹاتا ہے۔ تو سرتاپا شر ہے۔ دنیا کو آخرت کے بغیر اور ظاہر کو باطن کے بغیر پسند کرتا ہے۔ تیری حکومت و امارت اور تیرا مالک (یعنی شاہ وقت) کچھ کام نہ آئیں گے۔ عنقریب تجھے موت آجائے گی اور ذلیل و خوار ہوگا۔ جو شخص عزت کا خواہاں ہو (اس کو اللہ و رسول کی اطاعت کرنا چاہیے کیونکہ) عزت اللہ، اس کے رسول اور اولیاء و صدیقین ہی کی ہے۔ دنیا ایک سمندر ہے، شریعت اس کی کشتی اور لطف خداوندی اس کا ناخدا۔ جو بھی شریعت کی تابعداری سے ہٹا وہ دنیا کے سمندر میں ڈوب گیا۔

بحر الدنیا + ومن ادی الی مرکب الشرع واقام هنالک استنابه الملاح وسلم المرکب بمافیه الیه وصاهره + وهکذا من ترک الدنیا و اشتغل بالعلم و صبر علی الاذی صار محبوب الشرع + بینما هو کذلک اذ جاء الله عزوجل بلطفه + جاءه بمعرفته وخلع تخصه + ولایته فوق ولایته + لک فی الله سند وحته عن فوات غیره + اذا فاتک شئی فلا تحزن علیه + فان الملک یتصرف فی ماله + العبد وما یملک لمولاه + ماباء خذه منک تجده غدا + تقول له النار جزیا مئومن فقد اطفاء نورک لهبی + هکذا فی الدنیا اذا قوی الایمان و اتصل الباطن بقرب الحق عزوجل + جاء نار الافات فوقعت علی طریق القلوب + تاتی نار المجاهدات تقف فی طریق المریدین + فالمرید تاخذه لما بقی علیه من بقیته الدنیا و رئویته الخلق + و کامل الایمان تقول له جزیا مئومن فقد اطفاء نورک لهبی + فلا یضرهم فی الدنیا سهام تقع فی جدار القلعته + اعملوا عملا لایضرکم نار الدنیا و الاخرة لله عزوجل عباد یسمیهم اطباء یحییهم فی عافیته ویمیتهم فی عافیته + و یدخلهم الجنته فی عافیته + من عرف الله عزوجل انقطع عن الشهوات و اللذات + و انما یجبر علی استیفاء الاقسام + قبل الدار حصل له الجار + ظفر

جس نے شریعت کی کشتی میں جگہ لے لی اور وہاں کھڑا ہوگیا تو ناخدا نے اس کو اپنا نائب بنا لیا اور کشی مع سامان اس کے حوالے کرکے اس سے اپنا رشتہ جوڑ لیا۔ یہی حال اس شخص کا بھی ہے جس نے دنیا چھوڑی اور شریعت کا علم حاصل کرنے میں مشغول ہوگیا۔ ایذاؤں پر صبر کرکے شریعت کا محبوب بن گیا۔ اسی حالت میں تھا کہ خدا تعالیٰ اپنا لطف، اپنی معرفت اور وہ خلعت لے کر آپہنچا جو اس کے لیے مخصوص تھی یعنی ولایت در ولایت۔ اگر غیر ہاتھ سے جاتا رہے تو خدا تعالیٰ تلافی کے لیے کافی ہے (یعنی وہ مل گیا تو سب کچھ مل گیا)۔ اگر کوئی چیز تیرے ہاتھ سے نکل جائے تو اس کا غم نہ کر، کیونکہ بادشاہ کو اپنی چیزوں میں تصرف کا اختیار ہے۔ غلام اور غلام کی بہاری چیزیں آقا کی ہیں۔ وہ تجھ سے جو کچھ لے گا، کل تجھے مل جائے گا۔ آگ اس سے کہے گی کہ اے مومن! جلد آگے بڑھ کہ تیرے نور نے میرے شعلے بجھا دیئے۔ اسی طرح دنیا میں بھی جب ایمان قوی اور باطن قرب حق سے متصل ہو جاتا ہے تو مصائب کی آگ دلوں کے راستے میں اور مجاہدہ کی آگ مریدوں کی راہ میں آکر کھڑی ہو جاتی ہے۔ مرید پر دنیا اور اعتماد برمخلوق کا جو کچھ اثر باقی ہوتا ہے، وہ آگ اس کو جلا دیتی ہے اور مومن کامل سے کہتی ہے کہ جلد آگے جا کہ تیرے نور نے میرے شعلے بجھا دیے۔ ان کو دنیا میں وہ تیر بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے جو قلعہ کی دیواروں میں پیوست ہو جاتے ہیں۔ کام وہ کرو جس سے تم کو نہ دنیا کی آگ نقصان پہنچا سکے نہ آخرت کی۔ اللہ کے بندے وہ بھی ہیں جن کا نام اس نے طبیب تجویز کیا ہے کہ ان کو عافیت سے زندہ رکھتا اور اسی میں ان کو موت دیتا ہے اور عافیت کے ساتھ جنت میں داخل کرتا ہے۔ جس نے خدا کو پہچان لیا، اس نے شہوتوں اور لذتوں کو چھوڑ دیا۔ ہاں! اسے مقسوم پورا کرنے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔ گھر سے پہلے اس نے پڑوسی ڈھونڈا۔ اس کو پڑوسی

هنا المبارک بالدار + یمکن من الملک + قال الملک انک الیوم للدنیا مکین امین من عرف اللہ و ادخل علیہ لا یمد عینیہ الی شئی من ملکہ ولا یدیہ + لعروس زفت الی الملک + طعامہا و شرابہا قرب الملک + جمیع شہواتہا تجدہ فی قربہ + اذا طاعت النفس ذابت مع القلب + صار سبحانہا + واخرج القلب من السجن قال الملک ائتونی بہ + بعد ظہور نجابتہ و حسن اخلاقہ و ادبہ جہی بہ + استقبلہ بالکرامتہ و قربہ و اذ ناہ و احسن الیہ و خلع علیہ + و خاطبہ من غیر واسطتہ + انک الیوم للدنیا مکین امین لا یشغلہ بغیرہ + ثم صرخ رضی اللہ عنہ+ وقال یا اللہ یا اللہ یا اللہ + جیب غائب + قلم یشغل حتی لا یشغل + اذا طالت صحبتہ وذہب عنہ عناء سفرہ نبت لحمہ وشدعظمہ وطاب عیشہ وسکنت روعتہ+ صار بطانتہ الملک + حینئذ ولاہ امرہ علی رعیتہ واصحابہ و اقلیمہ + وارسلہ الی البحر لینقذ الغرقی + الی البرلیاء خذ الرجال والاطفال من افواہ السباع + لما خرج من بیت طبعہ اہلہ للنیابتہ والامانتہ +یخلع علی قلوبہم کما خلع علی قلوب النبین

اچھا مل گیا۔ اس خوش نصیب کو گھر بھی نصیب ہوا اور شاہی رسوخ بھی اور بادشاہ نے اطلاع بھی کر دی کہ "تم آج سے ہمارے مقرب اور معتمد ہو۔" جس نے خدا کو پہچانا اور اس کا مقرب ہوگیا' وہ اس کی مملکت کی کسی چیز کی طرف آنکھ اٹھاتا ہے' نہ ہاتھ بڑھاتا ہے۔ وہ گویا ایک دولہن ہے جو بادشاہ کی نذر کی گئی ہے اور اس کا کھانا پینا بس بادشاہ کا قرب ہے۔ اس کی ساری خواہشیں بادشاہ کے قرب ہی میں پوری ہوتی ہیں۔ نفس جب اطاعت کرتا ہے تو پگھل کر قلب کا ساتھی اور (یوسف علیہ السلام اور ساقی کی طرح)قلب کا ہم نشین قیدی ہو جاتا ہے۔ قلب جیل خانہ سے نکالا گیا (تو اس نے نفس کی تعریف کی۔) بادشاہ نے اس کی شرافت' حسن اخلاق اور حسن ادب ظاہر ہونے کے بعد حکم دیا کہ میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ وہ لایا گیا۔ بادشاہ نے عزت کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔ اپنے قریب بلایا۔ پاس بٹھایا خلعت بخشی اور بلا واسطہ اسے مخاطب کیا کہ "بے شک آج سے تم ہمارے با رسوخ معتمد ہو۔" اب اس کو دوسرے کے ساتھ مشغول نہ رکھے گا۔ اس کے بعد آپ نے ایک چیخ ماری اور کہا یا اللہ! یا اللہ! محبوب نظر نہیں آتا۔ تشریف لا کر مشغول کیجئے کہ کسی اور مشغلہ میں نہ لگ جاؤں۔ بندہ جب زیادہ دنوں تک پاس رہ لیتا ہے اور سفر کی تکان باقی نہیں رہتی تو گوشت پیدا ہو جاتا ہے۔ ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ زندگی لذیذ بن جاتی ہے اور اضطراب کو قرار آجاتا ہے۔ اس وقت وہ شاہی محرم راز بن جاتا ہے۔ اور اس کو اپنی رعایا' اصحاب اور ملکوں کی حکومت اور ریاست دے کر سمندر کی طرف روانہ فرماتا ہے کہ ڈوبتوں کو خشکی پر لائے۔ بچوں اور بڑوں کو درندوں کے منہ سے چھڑائے۔ جب وہ اپنی طبیعت کے گھر سے نکل گیا تو نیابت اور امانت کا اس کو اہل قرار دیا۔ اس کے قلب کو خلعت بخشی گئی جس طرح انبیاء مرسلین کے قلوب کو خلعت پہنائے گئے تھے اور ان کے القاب اولیاء وابدال کے سے القاب ہوتے ہیں۔ اے بازاریو! یہاں وہ

والمرسلین + والقابهم القاب الاولیاء
والابدال + یا سوقته ههنا بطائن
الملوک + اصحاب الاخبار + بشیر بذلک
الی من یحضر مجلسه من الاولیاء
والملائکته وهم اخفیاء لا یعلمهم من حضر

سوال۔ متی یصیر البسط قبضا والهزل
جدا + اذا باسطک انبسطت + انقلبت
رخصتک عزیمته + و عزیمتک دلا لا + حتی
اذا صرت کلک عزیمته ادخلک دار
الفضل والانس + تبقی بلارخصته ولا
عزیمته + فعلا مجردا + یکون مثلک مثل من
بین یدیه طبق اکل فیه بعض الاکل + قیل له
ادخل . بیتا اخرکل ماهنالک + الرخص
لناقص الاعمال والعزئم الکامل
الایمان + والملک للفانین + ماقعدت
علی الارض الا فی خلوة فیما تقدم +
والان بخلاف ذلک +
انا فی جملته من لا یستحی من
ذکر حاله + لا نی لا اری احدا +
حسن الادب فی موضعین + فی
ترک الدنیا و فی اخذها + لا تاتی
الخلوة و معک جهل + لا
تتخذه قبل ان تتهذب +
تفقه ثم اعتزل + کم تحضر
المجالس ولا تعمل بکلمته +
کم من رائی ولیا واحدا
فاستو صاه خیر افوصا +
فعمل بها وجعل زاده +
وانت تطلع علی الا خبار
وتنظر الا ثار و تحضر مجالس
الا ذکار ولا یتقدم لک قدم +

حضرات موجود ہیں جو شاہ کے راز دار اور واقف اخبار ہیں اس سے اولیاء' ملا کہ مراد ہیں جو نظروں سے پوشیدہ رہ کر حاضر رہتے تھے اور حاضرین کو ان کا علم نہ ہوتا تھا۔ **سوال** بسط کب قبض اور مذاق کب حقیقت بن جاتا ہے۔ **جواب** (آپ نے جواب میں فرمایا) جب وہ تجھ سے انبساط کا برتاؤ فرمائے گا

تو بسط (دل کی کشادگی) حاصل ہوگی۔ تیرے لیے رخصت عزیمت اور عزیمت ناز بن جائے گی۔ جب تو سراپ عزیمت بن جائے گا' وہ تجھ کو فضل و محبت کے گھر میں اتار دے گا۔ محض فعل بن کر رہ جائے گا۔ نہ رخصت ہوگی نہ عزیمت تیری مثال اس شخص کی سی ہوگی جس نے سامنے رکھے ہوئے خوان میں سے چند ہی لقمے کھائے ہوں اور اس سے کہا جائے چلئے اندر چلئے اور وہاں کے (نفیس کھانے) کھائیے۔ رخصتیں ان لوگوں کے لیے ہوتی ہیں جن کے عمل ٹھیک نہیں ہوتے اور عزیمتیں مومن کامل کے لیے ہوتی ہیں اور سلطنت ان کے لیے ہے جو اپنے آپ کو مٹا دیتے ہیں۔ میں گزشتہ زمانے میں جب بھی زمین پر بیٹھا خلوت میں ہی بیٹھا اور اب اس کا الٹ ہے۔ (کہ اصلاح خلق کے پیش نظر مجھے ہر وقت جلوت میں رہنا پڑتا ہے) میں اس گروہ میں سے ہوں جن کو اپنی حالت بیان کرنے میں لحاظ نہیں ہوتا۔ حسن ادب کے دو مقام ہیں۔ ترک دنیا کے وقت اور دنیا لینے کے وقت جہالت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھ اور جب تک تہذیب نہ آجائے گوشہ نشین نہ ہو۔ (چنانچہ حکم ہے) "پہلے فقہ (علم شریعت) حاصل کر پھر تنہائی میں بیٹھ۔" افسوس! تو مجلسوں میں تو بہت آتا ہے لیکن عمل ایک بات پر بھی نہیں کرتا۔ اچھے کئی لوگ ہیں کہ جنھوں نے کسی ولی کو دیکھا تو اس سے نصیحت فرمانے کی درخواست کی اور انھوں نے نصیحت کی تو اس پر عمل کیا اور زاد (آخرت) بنا لیا۔ تو کتنی ہی باتیں سنتا ہے اور کتنی ہی نشانیاں دیکھتا ہے اور ذکر و وعظ کی مجلسوں میں شریک ہوتا ہے لیکن تیرا ایک قدم بھی آگے نہیں اٹھتا یہ بھی غنیمت تھا کہ اگر تو اپنی جگہ

فلیتک ثبت قلمک مکانها +
بل کلما جئت تاخرت +
من استوی یوماہ فهو
مغبون + انتبه رحمک الله
الدنیا بلغتة ساعتة فلا
ترکن الیها + قوم اضعفتهم
الهیبة وتقیدت جوارحهم
استولت علی
قلوبهم
الدهشة
عن الخلق +

فصار مافی احوالهم اللزوم والقعود +
اذا جاء وقت استیفاء الاقسام بعث
الله من یلقمهم + لیس لمن تقدم
ولا لمن تاخر اعتراض علی هنا
العبد + یعنی نفسه + احفظ راء س
دینک والا اقطع نسبتی و طریقی +
لا تکن جا هلا تقعد فی بیتک و
تهذی هذیانک + ادویة شر بناها
ونجعت معنا + ندلکم علی شئی مجرب
معنا + اتقوا یوما لا ینفع فیه مال
ولا بنون + ای شئی مال + مال جمعته
من حله واکتسابه واکتسبته من
وجهه + وادعیت انه غدانافعک
مع مالک من البنین + کما زعمت
العرب السالفة - قال الله عزوجل +
یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من
اتی الله بقلب سلیم لم ینظر بقلبه
الی امواله وبنیه ولم یسکنها
قلبه + بل یری انه وکیل فیهما
یصحبهما سوا ء فتنة لربه فیسلم

قائم رہتا۔ (افسوس تو یہ ہے) جس قدر یہاں آتا ہے اتنا ہی پیچھے ہٹتا جاتا ہے۔ (حدیث شریف ہے کہ) ”جس کے دو دن برابر رہے (یعنی ترقی نہ کرے) وہ بڑے خسارے میں ہے۔“ (پھر اس کی بدقسمتی کا کیا ٹھکانا جو بجائے ترقی کے ہر روز رو بہ تنزل ہو)۔ ہوش میں آ۔ خدا تجھ پر رحم فرمائے۔ دنیا تو گھڑی بھر کا کھیل ہے۔ لہٰذا اس کی طرف مائل نہ ہو۔ اللہ والوں کی حالت یہ ہوتی ہے کہ ہیبت ان کو کمزور کردیتی ہے۔ ان کے اعضاء کو پابند کردیتی ہے (یعنی رضائے الٰہی کے بغیر ان کے اعضاء سے کوئی فعل سر انجام نہیں پاتا) خلق کی طرف سے ان کے دلوں پر مدہوشی چھائی رہتی ہے۔ لہٰذا ایک جگہ پڑے رہنا یا بیٹھے رہنا ان کی عادت بن گئی ہے۔ جب روزی پوری کرنے کا وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کھڑا کردیتا ہے جو ان کو نوالہ بنا کر کھلاتے ہیں۔ اس بندے (یعنی مجھ) پر اگلے پچھلے لوگوں میں سے کسی کا کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اپنے دین کی حفاظت کر ورنہ مجھ سے اپنی نسبت اور بیعت توڑ دے۔ جاہل نہ بن کہ گھر میں بیٹھ کر بکواس کرنے لگے۔ ہم نے بہتیری دوائیں پی ہیں جو ہم کو موافق آئی ہیں۔ ہم تجھ کو اپنی آزمائی ہوئی چیز بتا رہے ہیں۔ اس دن سے ڈر، جس دن نہ مال کام آئے گا نہ اولاد۔ کونسا مال؟ وہ مال جس کو تونے حلال کمائی سے جمع کیا اور حلال ہی طریقہ سے حاصل کیا تھا اور گزشتہ اہل عرب کی طرح دعویٰ کیا تھا کہ وہ اور اولاد کل قیامت میں کام آئیں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”(وہ دن یاد کرو) جس میں نہ مال کام آئے گا نہ اولاد بجز اس شخص کے جو قلب سلیم لے کر آئے۔“ یعنی جس نے اپنے قلب سے مال و اولاد کی طرف نہ توجہ کی، نہ دل نے اس کو اپنے اندر جگہ دی بلکہ مال و اولاد کے متعلق سمجھتا رہا کہ میں وکیل ہوں اور اپنے رب کی مرضی کے مطابق ان کے ساتھ برتاؤ کر رہا ہوں۔ اس کا قلب مال و اولاد کے فتنوں سے محفوظ رہا۔ جیسے

قلبہ من افات المال والولد + کمثل رجل
اخبر ان الملک یرید ان یزوجہ جاریتہ
و یرید قتلہ علی یدھا + قال فی نفسہ +
ان ھربت ادرکنی بجنودہ + و
ان خالفتہ
اھلکنی سلطانہ + وان وافقتہ
اھلکنی بجاریتہ + امر الملک
بتزوج جاریتہ من جواریہ و
امر ھا ان تسمہ + او اذا
نام ان تذبحہ + یا خیبتہ من
تخلف الیوم عنی + یا خیبتہ
لہ + ولکن الا ولی حسن الادب
واظھار موافقتہ مع حذر
قلبہ + قال السمع والطاعتہ +
دخل فقبل النکاح والھدیتہ +
جا ء الزفاف + لبس درع
الحذر + کحل عینی قلبہ
کحل السھر + لینظر الی حرکا تھا
وسکونھا و عملھا +
انقلبت فرحتہ والحواشی
والخدم یظنون انہ مغبوط
فیما وصل الیہ + جاء النھار
ولم تھلکہ بسمھا + الا من
اتی اللہ بقلب سلیم + الدنیا
ھی الزوجتہ + لا نام معھا
ولا خلا بھا فی عمرہ وجاء
الی الا خرۃ ولم تکن
سلبت تقواۃ ولا غیرت
دینہ + فتلک
السلامتہ +
ھکذا العارف باللہ الزاھد فی

کسی شخص کو خبر دی جاوے کہ بادشاہ ایک کنیز کے ساتھ اس کا نکاح کرنا چاہتا ہے' ساتھ ہی اسی کے ہاتھ سے اس کو قتل بھی کرانا چاہتا ہے۔ وہ (گھبرا کر) اپنے دل میں کہنے لگے کہ اگر بھاگتا ہوں تو بادشاہ اپنے لشکر سے مجھے پکڑوالے گا۔ اگر اس کی مخالفت کرتا ہوں (یعنی نکاح پر راضی نہیں ہوتا) تو اس کی شاہانہ شان مجھ کو ہلاک کر دے گی۔ اگر مان لیتا ہوں تو اپنی لونڈی کے ہاتھوں قتل کرادے گا (بہر حال بچنے کی کوئی راہ نہیں)۔بادشاہ نے اس کو حکم دیا کہ اس کی لونڈیوں میں سے ایک لونڈی سے شادی کرے اور کنیز کو حکم دیا کہ اس کو زہر کھلا لے یا جب سو جائے تو اس کو ذبح کردے(ایسے وقت میں شیخ کی رہبری کے بغیر جان بچنا مشکل ہے) ہائے افسوس! آج جو مجھ سے منہ پھیر رہا ہے اور اس کے حال پر افسوس۔ (کہ وہ عجب مصیبت میں مبتلا ہوا) لیکن (چونکہ) اس کے لیے بہتر یہی تھا کہ وہ حسن ادب اور موافقت کا اظہار کرے اور دل میں ڈرتا بھی رہے۔ (اس لیے) اس نے عرض کیا کہ بسر و چشم۔ اس کے بعد اندر گیا اور نکاح و ہدیہ قبول کیا۔آخر شب باشی کا وقت آیا۔ اس نے احتیاط کی زرہ پہنی۔ قلب کی آنکھوں میں شب بیداری کا سرمہ لگایا تاکہ کنیز کے حرکات و سکنات اور کارروائیوں کو دیکھتا رہے (چنانچہ اس کو قتل کرنے کا موقع ہی نہ ملا)۔ اس کی پریشانی فرحت سے بدلنے لگی اور نوکر چاکر اس کی حالت کو قابل رشک سمجھتے رہے۔ (آخر) دن نکل آیا اور وہ اس کو زہر سے بھی ہلاک نہ کرسکی۔ (اس کا مطلب یہ ہے کہ) "بجز اس شخص کے جو اللہ کے پاس قلب سلیم لے کر آیا۔" کہ یہی دنیا وہ بیوی ہے (جس کے ساتھ اختلاط کے لیے بندہ کو خدا نے بھیجا ہے لیکن) اس نے عمر بھر اس کے پاس نہ رات گزاری' نہ اس کے پاس سویا(یہاں تک کہ) آخرت تک پہنچ گیا۔ دنیا نہ اس کا تقویٰ چھین سکی' نہ اس کا دین بگاڑ سکی۔ لہٰذا یہ ہے وہ سلامتی (جس کا قلب سلیم میں ذکر کیا گیا ہے) اللہ کے عارف

هذه الدنیا الراغب فی الاخرة + اذا جاء رسول العلم عند صفاء سره بان الله یرید ان یضیف الیک طائفة من الدنیا لتکون حیاة لقلوب الصدیقین + وهی نوع مشغلة و تعب و کدر و التفات انظر کیف تعمل + فسلم قلبک وسرک فینتبه السر لذلک + یقوم السر والقلب یصطحبان الی باب الملک + یقولان ماترید ان تفعل بنا + اترید ان تحجبنا عنک + تقطعنا عن بابک + تنغص عیشنا لا نبرح الا بالمواثیق والعهود + لا یبرحان حتی یقول لهما لا تخافا اننی معکما اسمع واری فیرجعان الی الدنیا مع حراس وحفظة + الا من اتی الله بقلب سلیم من الافات والریاء والنفاق و رویة الخلق +

ایها المرید المتحیر + ایها التائه فی تیه القدر + تحتاج ان تنظف مخدعک + لا تدع فیه لا درهما ولا دینارا وجواهر فحسب والمفتاح فی جیبک +

تحتاج ان تفرغ قلبک من الدنیا والشهوات و للذات وجمیع الترهات + تترک فیه الذکر والفکر وذکرا لموت وذکر ماوراء الموت + تعمل فیه کیمیاء قصر الامل + تقول انی میت الان + لان الاعمال تصفو بقصرالامل + واما اذا طولت الامل رایت هنا و نافقت هنا + صاحب قصر الامل مهجور الکل + قاطع للکل +

کا یہی حال ہے۔ وہ دنیا سے کنارہ کش اور آخرت کا شائق ہوتا ہے۔ صفائی باطن کے وقت جب علم کا قاصد آتا ہے کہ خدا تعالٰی دنیا کا کچھ حصہ تیرے ساتھ منسوب کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ صدیقین کے دلوں کی زندگی بنے اور وہ ایک قسم کا مشغلہ ' مشقت کدورت اور التفات ہے لہٰذا غور سے کام لے کہ کیا عمل کرے جس سے تیرا قلب اور تیرا باطن محفوظ رہے۔ پس باطن اس سے ہوشیار ہو جاتا ہے اور قلب و باطن دونوں شاہی دروازے پر جاکر کہتے ہیں۔"حضور والا! ہمارے لیے کیا کہتے ہیں۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم کو اپنی ذات سے محروم اور اپنے آستانہ سے دور کرکے ہماری زندگی تلخ کردیں؟ ہم عہد و پیمان لیے بغیر نہ ٹلیں گے" الغرض وہ دونوں نہیں ٹلتے ' یہاں تک کہ ان سے کہا جاتا ہے۔ "تم دونوں نہ ڈرو' میں تمہارے ساتھ ہوں' سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔" وہ دونوں دنیا میں محافظ و نگہبانوں کے ساتھ واپس آتے ہیں (جو دنیا کی ضرر رسانی سے اس کو محفوظ رکھتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ)" لیکن جو شخص اللہ کے پاس آیا قلب سلیم لے کر" یعنی جو آفات' ریا' نفاق اور مخلوق پر نظر رکھنے سے (محفوظ رہا)۔

ذکر موت : اے مرید متحیر! اے تقدیر کے میدان میں سرگشتہ! تجھ کو اپنی نشست گاہ (یعنی قلب) کو پاک صاف رکھنے کی ضرورت ہے کہ نہ اس میں درہم و دینار ہوں اور نہ جواہرات کہ ان کی کنجی تیری جیب میں ہو (اور قلب اس فانی زر و مال میں)۔ اپنے دل کو دنیا' خواہشوں' لذتوں اور تمام خرافات سے خالی کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں ذکر و فکر ' موت اور موت کے بعد کے واقعات کی یاد کو جگہ دے۔ امیدیں کم کرکے کیمیا بنائے اور یوں سمجھے کہ میں تو اب مرنے والا ہوں۔ امیدیں کم کرنے سے اعمال نکھر جاتے ہیں۔ آرزوئیں زیادہ ہوں گی تو کبھی اس (مخلوق) پر نگاہ جائے گی اور کبھی اس سے نفاق برتے گا۔ کم توقع رکھنے والا سب سے جدا

يلبس لباس الزهد + ثم لباس الفناء +
ثم لباس المعرفته +

قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اكفلو الی بست اكفل لكم بالجنته + اذا حدث احد كم فلا يكذب و اذا انوتمن فلا يخن و اذا وعد فلا يخلف كفوا ايديكم وغصوا ابصاركم واحفظو فروجكم + هنا الحديث رواه الطبرانی اكفلوا لی بست اكفل لكم الجنته اذا تحدثتم فلا تكذبوا واذانو تمنتم فلا تخونوا واذا وعدتم فلا تخلفوا

احفظوا ايديكم و ابصاركم
و فروجكم + اذا
صفا سرک واتحد
سمعت دعاء
ربک من
غير واسطته +

اذا اتحد خوفک و رجائوک جاء خطاب
ربک و مولاک +

يا بنی استطرح بين يدی حوا فرفرس قدره + اما ان تستحقک او تجوزک + من كان فی الله تلفه كان علی الله خلفه + وان جاوزتک فتعلق بها + تهدف لسهام قدره + اذا تهدفت لسهام قدره كان وقوعها خدشا لا قتلا + يا عاريا من هنا كله تهذب و تقدم واستانف العمل + اضرب علی الكل + تب عن قعودک فی بيتک عند قعودی للكلام + ههنا الولايات +

اور سب سے بے نیاز ہوا کرتا ہے۔ پہلے لباس زہد پہنتا ہے پھر جامہ فنا۔ اس کے بعد جامہ معرفت۔

حدیث ضمانت: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میرے لیے چھ چیزوں کی ضمانت کر لو۔ میں تمہارے لیے جنت کا ضامن ہوتا ہوں (۱) جب تم میں سے کوئی بات کہے تو جھوٹ نہ بولے (۲) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے (۳) وعدہ کرے تو بد عہدی نہ کرے (۴) اپنے ہاتھوں کو (ایذا رسانی) سے روکے (۵) اپنی نگاہیں نیچی رکھے (تاکہ نا محرم پر نگاہ نہ پڑے)

اور (۶) اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرے (تاکہ زنا سے محفوظ رہے)۔ اس حدیث کو طبرانی نے اس طرح روایت کیا ہے۔ "تم میرے لیے چھ چیزوں کے ضامن ہو جاؤ میں تمہارے لیے جنت کا ضامن ہوتا ہوں۔ (۱) جب بات کہو جھوٹ بات نہ کہو۔ (۲) جب امین بنائے جاؤ تو خیانت نہ کرو۔ (۳) جب وعدہ کرو تو اس کے خلاف نہ کرو اور (۴) ہاتھوں (۵) آنکھوں اور (۶) شرم گاہوں کی حفاظت کرو "جب تیرا باطن پاک صاف ہو جائے گا تو اپنے پروردگار کی آواز بلا واسطہ سنے گا۔ جب تو صرف ایک (خدا) سے امید اور خوف رکھے گا تو تیرے پروردگار اور تیرے مالک کا خطاب آئے گا۔

رضاء بہ قضاء: عزیزم! قضا وقدر کے گھوڑے کے قدموں کے نیچے پڑ رہ خواہ وہ تجھے پیس ڈالیں یا تجھ پر سے گزر جائیں کیونکہ خدا کی راہ میں جو جان دے دیتا ہے، اس کا بدلہ خدا ہی کے ذمے ہوتا ہے۔ اگر وہ تجھ پر سے ہو کر گزر جائیں تو ان سے وابستہ رہ اور تقدیر کے تیروں کا نشانہ بن کر رہ کیونکہ جب تقدیر کے تیر آئیں گے تو ان سے صرف خراش ہوگی، جان نہ جائے گی۔ اس مضمون سے بے بہرے! تہذیب سیکھ اور آگے بڑھ۔ نئے سرے سے عمل کر۔ پچھلے کیے پر پانی پھیر دے۔ میرے وعظ کے وقت گھر میں بیٹھ رہنے سے توبہ کر۔ یہاں ولایتیں ملتی

ههنا الدرجات + يا مبتلى بالعيال
ليكن كسبك لعيالك وقلبك لفضل
ربك + قوم حلالهم في اكتسابهم +
وقوم حلا لهم فيما ياتي من دعاء هم +
وقوم حلا لهم ماياتي من غير هم +
بلا سوال + وقوم حلا لهم ما يطلبون
من ايدى الناس + و ذلك خالته
الرياضته + وتلك لا تدوم + الاول وهو
الكسب سنته و الثانى وهو السوال
ضعف + والثالث العزيمته + والكدايته
رخصته فيما بنهما وقد يكدى من
لا ياء كل وهو فتنته للمسئول ابتلاء له +
وسوال هذا العبد كسئوال الليل +
قال النبي صلى الله عليه وسلم لا
تردوا سئوال الليل فانه قديا تيكم
من ليس بجن ولا انس لينظر ما
تصنعون فيما حولكم الله
عزوجل + وكذلك هذا
العبد يئومر بالسوال لينظر
الحق ماتصنع فيما خولك الله به
من نعمته + استكثر من مجالس
العلما و زيارة القبور والصالحين
فلعلك يحياقلبك + اذا احكموا
امتثال الا وامر والانتهاء
عن النواهي ساعدتهم
الا قدار +

عبد الله بن الزبير كان يا كل
في كل اسبوع اكلته + لا
يستقيم حالك حتى تكون
كاناناء منثلم لا يثبت فيه

ہیں۔ درجات ملتے ہیں۔ اے اہل وعیال میں گرفتار! مناسب یہ ہے کہ اہل وعیال کے لیے کما اور قلب کو فضل خداوندی کے لیے رکھ ۔ بعض لوگوں کو حلال روزی کما کر ملتی ہے اور بعض وہ ہیں جن کو حلال کمائی دعا سے مل جاتی ہے اور چند ایسے بھی ہیں جن کو حلال روزی بے مانگے دوسروں سے حاصل ہوتی ہے۔ کچھ وہ بھی ہیں جن کو حلال روزی لوگوں سے سوال کرنے کے بعد ملتی ہے۔ یہ مجاہدہ کی حالت ہے اور یہ ہمیشہ نہیں رہتی۔ پہلی صورت یعنی کمانا سنت ہے۔ دوسری یعنی دعا و سوال کمزوری ہے۔ تیسری حالت (توکل) عزیمت ہے اور بھیک مانگنا رخصت ہے کبھی ایسا شخص بھی سوال کرتا ہے جو کھانا نہیں چاہتا' جو اس شخص کے لیے جس سے سوال کیا جاتا ہے امتحان و آزمائش بنتا ہے۔ اس بندے کا سوال رات کے (سائل کے) سوال کی طرح ہے۔ جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "شب کا سوال رد نہ کیا کرو کیونکہ (رات کے وقت) تمہارے پاس کبھی وہ بھی (سائل کی صورت میں) آتا ہے جو نہ جن ہوتا ہے نہ انسان (بلکہ فرشتہ سائل بن کر آتا ہے) تاکہ دیکھے کہ خدا نے تم کو جو نعمت دے رکھی ہے اس میں تم کیا عمل کرتے ہو۔" اسی طرح یہ بندہ سوال کرنے پر مامور ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم اس کی دی ہوئی نعمت میں کیا عمل کرتے ہو۔ علماء کی مجلسوں میں آمد و رفت اور صالحین کے مقبروں کی کثرت سے زیارت کیا کرو۔ کیا تعجب ہے کہ تمہارا قلب زندہ ہو جائے۔ چونکہ ان حضرات نے احکامات کی تعمیل اور منع کی ہوئی باتوں سے باز رہنے پر مضبوطی سے عمل کیا اس لیے تقدیر بھی ان کی موافق بن گئی

مسکین : عبداللہ ابن زبیر ہفتہ بھر میں ایک لقمہ کھایا کرتے تھے۔ تیری حالت درست نہ ہوگی جب تک کہ تو اس سوراخ دار پرانے برتن کی طرح نہ بن جائے جس میں پانی ٹھہر ہی نہ سکے اور مسکینوں کی اس کشتی کی طرح

مانع + کسفینتہ المساکین
التی کان فیہا الخضر
اعابہا ثم حال +

حالتہ فیہا جمع وحالتہ
فیہا تفرقتہ و
وحالتہ فیہا قلتہ
وحالتہ فیہا قلتہ
کثرۃ +

من خرج من بین یدی الی النار لا
رحمہ اللہ + اللہم عفوا اللہم
سترا اللہم ثباتا اللہم رضا +
اذا وصلت الی الحق عزوجل
اقتنع منک باداء الفرائض +
شاخ طباخ الملک + نفی العقل
والنظر والسمع والاشارۃ اجری
علیہ ماکان لہ فی حالتہ عملہ +

باللہ علیک ایہا المرید الصادق علی
زعمک متی اثرت بقوتک جارک + متی
اثرت بقمیصک وعمامتک ومصلاک +
متی اثرت بما لک ھئو لاء القوم اذابوانفو سھم
وطباعھم واھو یتھم وشرابھم حتی ماتوا معنی +
فنوا معنی + تولتھم یدالقدرۃ +غاسل القدر
یقلبھم ذات الیمین وذات الشمال و
کلبھم باسط ذراعیہ بالوصید +
بقایا النفس باسطتہ تحت عتبہ
القدر + دواء الجوارح الکف عن
المائم وھی ارتکاب الفواحش من
المعاصی والزلات + تکف یدک
عن السرقتہ والضرب والرجل
عن المشی فی المعاصی والمشی الی

نہ ہو جائے جس میں خضر علیہ السلام بیٹھے تھے اور اس کو (کچھ حصہ توڑ کر) عیب دار کر دیا تھا کہ اس کے بعد (جب سکون حاصل ہوا تو) وہ درست ہو گئی۔

راہ سلوک: (سلوک کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں) ایک حالت میں اطمینان ہوتا ہے اور ایک حالت وہ ہوتی جس میں تفرقہ اور انتشار ہوتا ہے اور ایک حالت وہ ہے جس میں (مال وغیرہ کی) قلت ہوتی ہے اور ایک حالت میں (تمام اشیاء کی) کثرت۔ جو شخص میرے سامنے سے بھاگ گیا' وہ جہنم کی طرف گیا۔ اللہ اس پر رحم نہ فرمائے۔ اے اللہ! معاف فرما۔ اے اللہ! پردہ پوشی فرما۔ یا اللہ! ثابت قدم رکھ اور اپنی رضا عطا فرما۔ جب تو حق تعالٰی تک پہنچ جائے گا تو وہ ادائے فرض کو کافی سمجھ لے گا۔ (جب) شاہی باورچی بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس کی عقل' نظر' سماعت اور ہاتھوں کی حرکت میں فتور آجاتا ہے۔ (اس وقت) حالت کار گزاری میں اسے جو وظیفہ ملا کرتا تھا' وہ اس کو ملتا رہتا ہے۔

ایثار: اے اپنے گمان میں طالب صادق! تجھے خدا کی قسم (مجھے بتا) کب وہ وقت آئے گا کہ تو اپنی خوراک میں اپنے ہمسایہ کو (اپنے نفس کے مقابلے میں) ترجیح دے گا۔ اپنا کرتہ' اپنا عمامہ اور اپنا مصلی دوسروں کو ہبہ کرے گا۔ اپنے مال میں دوسروں کو کب ترجیح دے گا اللہ والوں نے اپنی جانوں' اپنی طبیعتوں اور خواہشوں کو پگھلا ڈالا اور کھانا پینا تک ترک کردیا یہاں تک کہ وہ باطنی طور پر مرگئے اور فنا ہوگئے۔ دست قدرت ان کا کار ساز بنا (اور اصحاب کہف جیسے ہوگئے کہ) تقدیر کا غسل دینے والا ان کو داہنی اور بائیں کروٹ دیتا ہے اور ان کا کتا دونوں ہاتھ پھیلائے دہلیز پر بیٹھا رہتا ہے یعنی رہا سہا نفس تقدیر کے در پر ہاتھ پھیلائے پڑا ہے۔ اعضا کا علاج گناہوں سے باز رہنا ہے۔ (یعنی) اپنے ہاتھ کو چوری اور مار پیٹ سے روکے۔ پاؤں کو

السلطان اولا حد من ولد ادم + و
هذه العین تکفسها عن المستحسنات +
نامت النفس امام الحکم +

طارالقلب فی صحبتہ المحبوب +

ولی اللہ تعالی اذا احسن الا دب
اتصف بصفات النبوۃ + الحکم
یتحیر بین الطبع والعلم + تارۃ یرد
الطبع و تارۃ یرد العلم ویقول
ما اتاکم الرسول فخذوۃ + یقول
الحکم للقلب ما یکفیک +
انی قائم کالخادم لک + راع لک
و انت مع الملک + اللیل سریر ملکھم +
الخلوۃ منصتہ عروسھم + النھار یغربھم
شئی من الا سباب +
المصائب تکتم + یا بنی
لا تقصص رو یاک علی اخوتک +
تعزز بینھم + تحارسوا تساعدوا
الی ان یبلغ الکتاب اجلہ +
اسال عنی منکرا و نکیرا
عند مجیئھما الی
قبرک + فانھما
یخبر انک
عنی +

اسمک مذنب + اسمک غدا محاسب و
مناقش + انت فی القبر منوم + لا
تدری امن اھل النار انت ام من اھل
الجنتہ + عاقبتک مبھمتہ فلا
تغتر بصفاء حالک + ما تدری
ما اسمک غدا + یا بنی اذا اصبحت

گناہوں کی طرف چلنے اور حاکم وقت اور ہر فرد بشر کی طرف جانے سے روکے۔ آنکھ خوبصورت عورتوں کو دیکھنے سے باز رکھے۔ شریعت کے سامنے نفس بے حس و حرکت ہو جائے۔

اور محبوب کی خدمت میں قلب پرواز کر جائے۔

صفات نبوت : اللہ کا ولی جب حسن ادب میں کمال حاصل کرلیتا ہے تو صفات نبوت سے متصف ہو جاتا ہے۔ حکم علم اور طبیعت کے درمیان حیران ہوتا ہے۔ کبھی طبیعت (کے تقاضوں) کو رد کرتا ہے کبھی علم کو' اور کہتا ہے کہ رسول تم کو جو کچھ عطا فرمائیں وہ لے لو۔ حکم قلب سے کہتا ہے' کیا تیرے لیے کافی نہیں کہ میں تیرے سامنے خادم بنا کھڑا ہوں۔ تو بادشاہ کے پاس ہے اور میں محافظ ہوں۔ رات ان حضرات کا شاہی تخت ہے اور خلوت ان کی دولہن کی مسہری (کیونکہ) دن بعض اسباب (یعنی دنیوی مشغولیت) کی وجہ سے ان کے لیے وحشت ناک ہوتا ہے۔

مصائب کی پردہ پوشی مصیبتوں کو چھپائے رہنا چاہیے۔(یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام سے بطور نصیحت کہا) "بیٹا! اپنا خواب اپنے بھائیوں کی نہ بتانا۔' لوگوں کے سامنے معزز بنا رہ (ورنہ اپنی ناداری اور مصائب کا رونا رونے سے تو نظروں سے گر جائے گا)۔ ایک دوسرے کے محافظ اور معین بنے رہو یہاں تک کہ لکھا اپنی میعاد کو پہنچ جائے (یعنی مقسوم پورا ہو جائے)۔ جب تیری قبر میں منکر نکیر آئیں تو میری بابت ان سے پوچھنا' وہ میرے متعلق تجھ کو بتائیں گے۔

وقت کی قدر : آج تیرا نام گنہگار ہے۔ کل قیامت کو تیرا نام محاسب و مناقش ہوگا(کہ تجھ سے حساب کتاب لیا جائے گا)۔ قبر میں تیری حالت ابتر ہوگی۔ تجھے نہیں معلوم کہ تو جنتی ہے یا دوزخی۔ تیرا انجام مبہم ہے۔ لہذا اپنی صفائی پر دھوکا نہ کہا۔ تو نہیں جانتا کہ کل (قیامت کے دن) تیرا نام کیا ہوگا۔ اے عزیز! اپنے نفس سے

فلا تحدث نفسک بالمساء واذا اسسیت فلا تحدث نفسک بالصباح + ذھب اسس بما فیہ شاھد لک وعلیک + وعد الا تدری تلحقہ اولا + انما انت ابن یومک + ما اغفلک + علامتہ غفلتک مصاحبتک الغفلتہ + یا احمق من لا تظھر علیہ امارۃ الحق لما ذا تصحبہ + لم تصحب من اساسہ واہ + ظاھرہ

نفس + باطنہ تجلد و تواقح
علی الحق عزوجل + ھنا
شئی لا یجئی بجمع الا کتاف
و کحل الا عین بالکحل
لا بالسھر + جمیع الخلق
لا عبرۃ بہ + جمیع
التکلف لا عبرۃ بہ +

یا احمق تاتی باب ھنا وباب ھنا + تسالہ حتی یکثر جمعک + کیف یرجی لک الفلاح + ھلا کنت علی باب الملک کا لحاجب + من جاء اخبرت الملک بمکانہ + اخذت قصتہ + انست وحدتہ + ھلا جعلت الخلق عیالک وانزویت عنھم + اشتغلت بصنعتک

فی بیتک + حتی اذا

اتوا بابک راٸواعندک ما یصلحھم + بیتک خلوتک + بیتک قلبک + بیتک سرک + بیتک باطنک + صحبتک لربک بالقیام باسرہ والانتھاء عن نھیہ والموافقتہ لہ فی مقدورہ + ارزاق الخلق فی دعا تک وھمتک + لعین تکرم الف عین + اذا اکرمت

صبح کو شام کی بابت بات نہ کر اور شام ہو تو اپنے نفس سے صبح کا ذکر نہ کر (کیونکہ اس کے آنے یا نہ آنے کی کوئی خبر نہیں)۔ کل کا دن گزر گیا۔ یہ تیرے لیے (صفائی کا) گواہ بنایا تیرے اوپر (جرم کا شاہد)۔ آئندہ کل کی خبر نہیں کہ تیرے لیے آئے گی بھی یا نہیں لہٰذا تجھ کو تو آج ہی کے دن سے سروکار ہے۔ (افسوس!) تو انتہا درجہ کا غافل ہے۔ اس غفلت کی پہچان یہ ہے کہ تو اہل غفلت ہی کے ساتھ رہتا ہے۔ بے وقوف! جس سے حقانیت کی علامت ظاہر نہیں ہوتی۔اس کے ساتھ کیوں رہتا ہے اس کی صحبت کیوں اختیار کرتا ہے جس کی بنیاد ہی کمزور ہے۔ اس کی ظاہری حالت نفسانیت ہے اور باطنی کیفیت سخت دلی اور خدا تعالیٰ کے سامنے بد لحاظی اور بے شرمی ہے۔ یہ چیز کاندھے سکیڑنے اور آنکھوں میں بیداری کے سرمہ کے بجائے (معمولی) سرمہ لگانے سے نہیں حاصل ہوتی۔ ساری مخلوق کی یہی حالت ہے۔ اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ ایسے سارے ہی تکلفات غیر معتبر ہیں۔

کرنے کا کام: اے بے وقوف! (تو ہر جائی کیوں بن گیا کہ کبھی) اس کے دروازے پر اور کبھی اس کے دروازے پر بھیک مانگتا پھرتا ہے تاکہ اپنی پونجی کو بڑھائے۔ تیرے لیے فلاح کی امید کیسے ہوسکتی ہے؟ تو شاہی دروازہ کا دربان کیوں نہ بن گیا کہ جو آتا اس کو بادشاہ کی موجودگی کی خبر دیتا۔ آنے والے کا قصہ سنتا اور اس کا مونس بنتا۔ مخلوق کو اپنا کنبہ بنا کر ان سے الگ کیوں نہ ہوگیا۔ تو اپنے گھر میں کام کیوں نہ کرتا رہا تاکہ جب لوگ تیرے دروازے پر آتے تو اپنے کام کی چیزیں تجھ سے لیتے اور ان کا کام بنتا۔ تیرا گھر وہ ہے جسے خلوت کہتے ہیں۔ تیرا گھر قلب' باطن اور سر میں - خدا کے احکام بجا لانا' نہی سے باز رہنا اور تقدیر کے ساتھ موافقت کرنا خدا تعالیٰ کی مصاحبت ہے۔ مخلوق کی روزیاں تیری دعا اور توجہ میں ہیں۔ایک آنکھ کی بدولت ہزار آنکھوں کو عزت ملتی ہے۔جب تو خلوت میں بزرگ

الکرام البررۃ فی خلوتک اطعت مولاک ولم تعصہ اکرمت القوم ولم تفضخ نفسک عند ھم سمیت کریما + فاذا صرت کریما اکرم لا جلک الف عین + یدفع البلاء عن اھلک وجارک واھل بلدک ابدا الدھر۔

ابد الدھر تاتی الابواب + متی یکدی منک + متی یستھعم منک + متی یوتی بابک + متی تفرغ من شانئک + متی تضرب حولک خیمتہ + متی تعرس فی قرب الملک + متی تظھر جاتبک واھلیتک و صلاحیتک لقرب الملک + و تخرج القابک وتظھر مباھاتک و تکون انجب انجب اولاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حتیٰ یسلم الیک ترکتہ + العلماء ورثتہ الا نبیاء قولا و فعلا + حالا و مقالا + لا اسما و لقبا + النبوۃ اسم و الرسالتہ لقب + یا جاھل فانتک النبوۃ و الرسالتہ لم تفتک الولا یتہ الغوثیتہ و البدلیتہ + ارضیتم بالحیاۃ الدنیا من الاخرۃ + حیاۃ الدینا نفسک وھواک وطبعک + ھذہ الدنیا لا مایزول من الشھوات + فتلک اقسام لک + الدنیا ماتا خذھا بھمتک وجوارحک + ما یلزمک الملک لیس من الدینا + مالا بد

اور نیکو کاروں کی عزت اور تعظیم کا خیال رکھے گا تو اپنے مالک کی اطاعت کرے گا اور نافرمانی نہ کر سکے گا۔ اہل اللہ کی عزت کرنے اور اپنے کو ان کے سامنے نا چیز سمجھنے سے تیرا نام کریم رکھا جائے گا۔ جب تو کریم ہو جائے گا تو تیری وجہ سے ہزار آنکھوں کی عزت کی جائے گی۔ (تیری بدولت) تیرے کنبہ، تیرے پڑوسیوں اور تیرے شہر والوں سے بلائیں دور کردی جائیں گی۔

قدر و منزلت کا وقت: مدتوں تو بھیک مانگتا رہا۔ لوگوں کے دروازوں پر آتا رہا۔ وہ وقت کب آئے گا کہ تجھ سے کھانا مانگا جائے۔ وہ وقت کب آئے گا کہ لوگ تیرے دروازے پر آئیں۔ وہ وقت کب آئے گا کہ تو اپنے کاروبار سے فرصت پائے۔ وہ وقت کب آئے گا کہ تیرے گرد خیمہ نصب کیا جائے۔ وہ وقت کب آئے گا کہ تجھ کو شاہی قرب میں دولہن بنایا جائے۔ وہ وقت کب آئے گا کہ تیری شرافت اور شاہی قرب کے لیے تیری اہلیت ظاہر ہو اور تیرے لئے خطابات تجویز کیے جائیں اور تیرے القاب و فخر کا اعلان کیا جائے اور تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی (روحانی) اولاد میں ایک سعادت مند بچہ قرار پائے۔ اور آپ کی میراث (یعنی علم ربانی) تیرے حوالے کی جائے۔ علماء قول و فعل اور حال و مقام میں انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ نام ولقب میں نہیں۔ نبوت نام ہے اور رسالت لقب ہے۔ اے نادان! نبوت و رسالت ختم ہو چکی لیکن ولایت، غوثیت اور ابدالیت ختم نہیں ہوئی۔ کیا تم آخرت کے بدلے دنیاوی زندگی پر رضامند ہو۔ دنیا کی زندگی تو یہی تیرا نفس، خواہش اور طبیعت ہے۔ اسی کا نام دنیا ہے، نہ کہ وہ خواہشات (جو بتقاضائے بشریت ہیں اور) فنا ہو جانے والی ہیں۔ وہ تو تیرا مقسوم ہیں (ان کو پورا کرنا دنیا نہیں کہلاتا بشرطیکہ شرعی حدود سے تجاوز نہ کیا جائے)۔ دنیا وہ ہے جو تو اپنی ہمت اور کوشش سے حاصل کرے۔ جو بادشاہ (خدا) عطا کرے، وہ دنیا نہیں

منہ ليس من الدنيا + بيت يكنك ولباس يسترك و خبر يشبعك و زوجتہ تسكن اليها + الحياة الدنيا الا قبال على الخلق والا دبار عن الحق + الهوى ضدا لفكر + الهوى ضدالعبادة + السبب ضد المسبب + الظاهر ضد الباطن + اذا احكمت الظاهر امرت باحكام الباطن + اذا احكمت الحكم بالعمل بہ + كنت غلامہ كنت تابعہ كنت صاحبہ كنت فانى البنيتہ عن طبعك + يلجمك العلم فيعشقك + كنت كزوج بين زوجين + كنت كحاجب بين الملك ووزيره + كنت محبوب الدنيا و الاخرة و الخلق والحق عزوجل والملائكتہ + فرحتہ للقلوب +

لنا حالتہ تغيب عن حضور كم قال داود لابنہ سليمان عليهما السلام وعلى جميع الانبياء و المرسلين و الملائكتہ المقربين و الاولياء و الصالحين + يا بنى ما اقبح الخطيئتہ بعد المسكنتہ + و اقبح من ذلك رجل كان عابد فترك عبادة ربہ + ارضيتم بالحياة الدنيا من الاخرة + الحياة الدنيا وجودك و الاخرة فنائوك + للهم تغير وللاسرار تغير وللعوام تغير وللخواص تغير + الدنيا ماتراة و الاخرى مايلتح لك + ياتيك مالا تعقل لتتحير ليتبين لك + ما ياتيك بعقل مشترك فهو من الدنيا + وما ياتيك من حيث العقل الذى هو عقل العقول

ہے۔ جس چیز کے بغیر چارہ نہ ہو، وہ دنیا نہیں ہے۔ رہنے کے قابل مکان۔ بدن ڈھانپنے کو کپڑا، پیٹ بھرنے کو روٹی، تسکین خاطر کے لیے بی بی دنیا نہیں کہلاتی۔ دنیوی زندگی مخلوق کو سامنے رکھ لینا اور خدا کو پس پشت ڈالنے کا نام ہے۔ ہوائے نفسانی فکر اور عبادت کی ضد ہے۔ سبب مسبب کی اور ظاہر باطن کی ضد ہے۔ جب تو ظاہر درست کرے گا، تب تجھے باطن درست کرنے کا حکم ہوگا۔ جب تو شریعت پر عمل کرکے اس کو مضبوط کر لے گا اور اس کا غلام، فرماں بردار، اس کا مصاحب اور اپنی طبیعت سے جدا ہو جائے گا تو علم لدنی تجھ کو بخشا جائے گا۔ پس تجھ کو اپنا گرویدہ بنالے گا۔ تیری مثال ایسی ہوگی جیسے دو بیبیوں کے درمیان ایک خاوند ہوتا ہے۔ تو ایسا ہوگا جیسے بادشاہ اور وزیر کے درمیان دربان ہوتا ہے۔ تو دنیا و آخرت، مخلوق و خالق اور فرشتوں کا محبوب اور دلوں کے لیے موجب فرحت ہوگا۔

کیفیت خاص: ہماری ایک کیفیت ہے جس کو تم نہیں دیکھتے۔ داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے سلیمان علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ مسکین بننے کے بعد خطا کار بننا کیسی بری بات ہے اور اس سے زیادہ برا وہ شخص ہے جو عابد ہو کر عبادت کرنا ترک کردے۔ (ارشاد خداوندی ہے کہ) "کیا تم آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی پر راضی ہوگئے؟ دنیاوی زندگی تیرا وجود ہے اور آخرت کی زندگی فنا ہونا ہے۔ ہمتوں کے لیے بھی تغیر ہے اور اسرار کے لیے بھی تغیر ہے۔ عوام کے لیے بھی تغیر ہے اور خواص کے لیے بھی ایک تغیر ہے۔ دنیا وہ ہے جس کو تو دیکھ رہا ہے۔ آخرت وہ ہے جو تیرے سامنے آئے گی۔ تیرے سامنے وہ حال آئے گا جسے تو نہ سمجھ کر حیران رہ جائے گا۔ پھر تجھے بتایا جائے گا کہ جو چیز عقل مشترک سے حاصل ہو وہ دنیا ہے اور جو چیز عقل کی حیثیت سے تجھے ملے جس کو

فهو من الاخری + سرک اخری و
ظاهر ک دنیا + حالات الدنیا ماسوی
الحق عزوجل + والا خری المتعلق
بالمولی و الاعراض عن قیل و قال
وعن المدح والثناء والذم والسیر
مع الهم + همک ما اهمک + اذا
صدقت فی ارادتک اخذالحق عزو
جل بیدک + مشاک فی صحبته قلره +
کان وسع ما بین خطویتک اوسع
من خطوات ادم علیه السلام +
لصدق ارادتک وحسن ادبک و
تظار شک عن قول جیرانک + تبالک
جاهلا جهل الحق وما عنده من
فضله وما عنده من عباده سمعوا
فاطاعوا + یری العبد اقسامه فی
اللوح المحفوظ ثم یتعدی الی رنوبته
اقسام اهله و اولاده + حتی اذا
تعجب نودی فی باطنه ان هو الا عبد
انعمنا علیه وانهم عندنا لمن المصطفین
الا خیار هذا شئی یحی بالسابقه + ثم
بعهفو بمتابعته اقدام المشائخ + وکان
رضی الله عنه فی سماعه ووجدة
اتته رقعته فیها مسئلته
فقهیته + فقال حتی استاذن
فی الکلام واخاطر +

ثم قال النکاح هل هو واجب
ام لا + و هذه مسئلته فیها خلاف +
منهم من قال هو سنته ومنهم من قال
الاشتغال بالعبادة اذالم تتق نفسه
اولی عند الشافعی و احمد + وعند
ابی حنیفته الا شتغال بالنکاح افضل +

عقل العقول کہتے ہیں، وہ آخرت ہے۔ تیرا اندرون آخرت ہے اور تیرا بیرون دنیا۔ خدا تعالیٰ کے ماسوا تمام حالات دنیا ہیں۔ مولیٰ کے ساتھ تعلق، مخلوق سے بے تعلقی، ان کی قیل و قال، مدح و ثنا و مذمت اور فکروں سے منہ پھیر لینا آخرت ہے۔ تیرا فکر وہی ہے، جو تجھے بے چین رکھے۔ اگر تو اپنے ارادے کا سچا ہے تو خدا تعالیٰ تیری مدد فرمائے گا۔ اپنی تقدیر کی معیت میں چلائے گا۔ اگر تیری طلب صادق اور تو باادب ہے اور اگر تو نے پڑوسیوں کی بکواس سے کان بند کرلیے ہیں تو تیرے دو قدموں کا فاصلہ آدم علیہ السلام کے قدموں سے بھی زیادہ وسیع ہوگا۔ خدا، اس کے فضل اور اس کے نیک عمل کے بندوں سے ناواقف! تیرا خانہ خراب ہو۔ بندہ (ولی بن کر) لوح محفوظ میں پہلے اپنی تقدیر دیکھتا ہے پھر ترقی کرتا ہے تو آل اولاد کی تقدیر بھی دیکھ لیتا ہے۔ اس کو تعجب ہوتا ہے تو اس کے باطن میں ندا آتی ہے کہ "بے شک وہ ایک بندہ ہے جس پر ہم نے انعام فرمایا اور بے شک وہ ہمارے برگزیدہ اور منتخب بندوں میں ہے"۔ یہ بات تقدیر ہی سے حاصل ہوتی ہے اور صفائی مشائخ کی تابعداری و پیروی سے حاصل ہوتی ہے۔ محبوب سبحانیؒ ایک مرتبہ سماع سن رہے تھے اور حالت وجد میں تھے کہ ان کے پاس ایک پرچہ آیا، جس میں ایک مسئلہ پوچھا گیا تھا۔ آپ نے کہا کہ جب تک کلام کرنے کی اجازت نہ لے لوں اور سوچ نہ لوں (جواب نہ دوں گا) اس کے بعد آپ نے پرچہ پڑھا (لکھا تھا)

مسئلہ نکاح: نکاح کرنا واجب ہے یا نہیں؟ (جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا) یہ اختلافی مسئلہ ہے۔ بعض فقہا کہتے ہیں کہ سنت ہے اور بعض کا قول ہے کہ اگر نفس میں ہیجان نہ ہو تو (مجرد رہ کر) عبادت میں مشغول رہنا بہتر ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا یہی خیال ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نکاح کرنا افضل ہے۔

انت متی کنت مرید افا لا شتغال بعبادتک افضل + وان کنت مرادا فلا تخییر لک فی نفسک + ان شاء هو زوجک وان شاء شغلک بسواها + ان کان ثمة قسم ادرکه + یا خذ القسم بذیلک ویقول الحق خذ بحقی من هذا + هو هارب منی وانت قسمتنی له + ما اصنع وهو ملتفت عنی + یلفتک الیه + اما المرید فان التزویج حرام علیه من حیث الباطن + اویکون له زیاده قمیص اور یکون له اربع اصابع من الارض +هذا سیاح ماله ثبات ولا ثیاب ولا اثاث + بل یکون متعریا عن جمیع اثوابه + فاذا وصل الی مقصودة وانقطعت سیاحته هنالک + ان اراد ملکه ان یزوجه بملکه یوجده یفقده + من صاحب احمق فهو احمق + الاحمق من لم یعرف الله عزوجل + رضی بالحیاة الدنیا من الاخرة + یا غلام قسمک

لا یاء کله غیرک + لا تا کل
بطبعک و هواک من ید
شیطان + بل توقع ساعته
حتی تصل الی دار جنتک
او قرب ربک

قال له رجل کان لی ورد من صغری الی الان + الان

اقوم ارکع رکعتین انصرع من وقتی + قال رضی الله عنه لا یکون به نظرة لمحته السابقته + لمحتک عین

(میرے نزدیک) جب تک تو مرید اور طالب ہے عبادت میں مشغول رہنا افضل ہے اور اگر تو مراد اور مطلوب بن گیا ہے تو اپنے نفس کے متعلق تجھے کسی فیصلے کا اختیار نہیں۔ وہ اگر چاہے تو تیرا نکاح کردے، نہیں تو کسی اور مشغلہ میں لگادے۔ (اس لیے کہ) اگر وہاں کوئی چیز تیری قسمت میں ہوگی تو ضرور ملے گی۔ قسمت کی لکھی چیز تیرا دامن پکڑ کر خدا تعالیٰ سے عرض کرے گی کہ "اس شخص سے میرا حق دلایئے۔ یہ مجھ سے بھاگتا ہے اور آپ نے مجھ کو اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے۔ میں کیا کروں یہ تو مجھ سے منہ پھیر رہا ہے۔" خدا تعالیٰ اس کی طرف تجھ کو متوجہ کردے گا۔ مرید کے لیے باطن کی رو سے نکاح کرنا بھی حرام ہے اور یہ بھی حرام ہے کہ تن ڈھانپنے سے زیادہ کپڑا ہو یا چار انگل زمین اس کے پاس ہو۔ مرید تو مسافر ہے۔ نہ وہ ایک جگہ رہتا ہے، نہ اس کے لیے کپڑے اور اثاثہ کی ضرورت ہے۔ اس کو تو ہر لباس سے معرا ہونا چاہیے۔ ہاں منزل مقصود پر پہنچنے اور سیرو سفر ختم ہونے کے بعد مالک کو اختیار ہے کہ نکاح کرے، مالک بنائے۔ موجود کرے یا گم رکھے۔ احمق کے ساتھ رہنے والا بھی احمق ہی ہوتا ہے۔ جس نے خدا تعالیٰ کو نہ پہچانا، وہ سب سے بڑا احمق ہے کہ آخرت کی دائمی زندگی چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہے۔ عزیز من! تیرا مقسوم تیرے سوا کوئی اور نہ کھائے گا۔ (لہٰذا) طبیعت، خواہش نفس اور شیطان کے ہاتھ سے نہ کھا۔ ذرا ٹھہر جا یہاں تک کہ اپنے گھر جنت میں پہنچ جائے یا خدا تعالیٰ کا قرب نصیب ہو جائے (پھر یہاں سب کچھ مل جائے گا۔

کرشمہ تقدیر: ایک شخص نے عرض کیا کہ "لڑکپن سے اب تک میں ایک وظیفہ پڑھا کرتا تھا۔ اب یہ حالت ہے کہ کھڑے ہوکر دو رکعت پڑھتا ہوں تو گر کر بے ہوش ہو جاتا ہوں۔" آپ نے فرمایا (کہ اسے بد نصیبی پر کیوں محمول کیا جائے؟) کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ تقدیر کا یہ کرشمہ ہو کہ کسی صدیق نے حق تعالیٰ کی طرف چلتے وقت تجھ پر

صدیق فی جوازہ الی الحق عزو جل فاستحسنک + فقال لا خوانہ خنوہ معکم ان للہ فی ایام دھرکم نفحات الا فتعرضو النفحاتہ + لا یکون قد شاخ قلبک + اقعدہ ملکہ علی باب قربہ + لا یکون ضعف الظاھر و قوی الباطن + لا یکون ضعف العظم من قلبک رق جلدہ + اختطفت الغیرۃ والمنتہ سرہ یری قلبک باب ربک + غشیتہ ھیبتہ القرب فصرعتہ + ان فی حفظ القلب لشغلا شاغلا+ ذرۃ من اعمال القلب خیر من اعمال الظاھر الف مراہ مادام الفرائض والسنتہ لوداۃ لا ضیر + قیل للجنید ان الحضری قائم علی رحی یدو ربہ و ھولا یاء کل ولا یشرب + فقال انظروا حالتہ فی اوقات الصلوات + فقیل لہ انہ اذا اذن المئوذن سکن + قال لا ضیر

منھم من یقوی علی الاعمال من حین صغرہ الی حین الموت + و منھم من یعمل الی ان یضعف + ان کان ھذا من حیث قرب من حیث علم من حیث مشاھدۃ فلاباس + و ان کان غیر ذلک فھو شیطان یغویک ونفس تونیک + صحبتہ الحکم تنتج العلم + تنتج لھم السر + اعندک من ھذا خبر + انقطع ثم اتصل و اتصل

نگاہ (کیمیا اثر) ڈال دی ہو اور تو پسند کر لیا گیا ہو۔ پھر آپ نے اس کے (دینی) بھائیوں سے فرمایا کہ اس کو اپنے ساتھ رکھو کیونکہ بعض زمانے میں اللہ کے فضل عام ہوتے ہیں۔ اس کے اس فضل عام کی فکر میں رہو (ممکن ہے کام بن جائے)۔ ہو سکتا ہے کہ تیرا قلب (عبادت کرتے کرتے) بوڑھا ہوگیا ہو اور بادشاہ نے اس کو اپنے باب خاص پر بٹھا لیا ہو۔ کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ ظاہر کمزور ہو گیا ہو اور باطن قوی؟ کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ تیرے قلب کی ہڈی کمزور ہوگئی ہو اور اس کی کھال پتلی ہوگئی ہو۔ خدا تعالیٰ کی غیرت واحسان نے اس کے باطن کو اچک لیا ہو۔ دل کو آستانہ خداوندی نظر آتا ہو اور قرب کی ہیبت اس پر چھا جاتی ہو اور اس کو بے ہوش کردیتی ہو۔ واقعی قلب کی نگہداشت کا شغل بھی ایسا ہوتا ہے کہ ہر طرف سے غافل کردیتا ہے۔ دل کا ذرہ برابر عمل بھی ظاہری اعمال سے ہزار گنا بہتر ہوتا ہے۔ فرائض و سنت ادا ہوتے رہتے ہیں تو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ حضرت جنیدؒ سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص کی یہ حالت ہے کہ گویا چکی پر کھڑا ہے جو اس کو چکر دے رہی ہے اور وہ کچھ کھاتا پیتا بھی نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ "نماز کے وقت اس کی حالت پر غور کرو کہ کیا ہوتی ہے" اس شخص نے جواب دیا کہ مؤذن اذان دیتا ہے تو اس وقت اس کو سکون ہو جاتا ہے۔ فرمایا۔ "کوئی حرج نہیں۔" کیونکہ بعض حضرات وہ ہوتے ہیں جو لڑکپن سے مرتے دم تک مضبوط رہتے ہیں اور اعمال کرتے ہیں اور بعض حضرات عمل کرتے کرتے کمزور ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ (کمی) قرب، علم اور مشاہدہ کے ساتھ ہے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر اس کے خلاف ہو تو اس کا سبب شیطان ہے جو تجھ کو گمراہ کررہا ہے اور نفس ہے جو تجھ کو ستا رہا ہے شریعت کی پابندی سے علم و باطن کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے (پابند شریعت علم لدنی اور اسرار باطنی سے نوازا جاتا ہے۔) کیا تجھے اس کی کچھ بھی خبر ہے؟ پہلے (تمام مخلوق سے) جدا ہو پھر خدا سے اتصال ہو گا۔ اتصال حاصل

ثم اوصل + يا خيبته القاعد بن علي
دكاكين الحرص والامل والغرة
لاجرم يموت سرک و يسود قلبک +
قال النبي صلى الله عليه وسلم
ان القلوب لتصد وان جلا ء ها
قراة القران + اللهم
اهدنا واهد بنا
وارحم بنا و عرفنا
وعرف بنا + اجعلني
مبارکا اينما
كنت +

اتصل ثم انفصل
ثم اوصل +
تفقه ثم
اعتزل +

من عبد الله على جهل كان ما افسده
اكثر مما اصلحه + خذ معک مصباح
شرع ربک + بالحکم تد خل على العلم + اقطع
الا سباب + فارق الا خوان والجيران +
الاقسام الزهد فيها لا يصلح+ اعط ظهرک
زوجتک + اعط الاقسام ظهرک + تزهد
ثم تكلف الزهد + تكلف
الا عراض + اترک شرهک +
حسن ادبک + کن مقاطعا
لما سواه + منفصلا عن
الاغيار و الاسباب + خائفا
من انطفاء مصباحک على
دوام ظلمتک + لبينما هو
على ذلک اذا جاء الحق
بدهن امداده الى مصباحک + نورک

کرنے کے بعد دوسروں کو خدا سے ملا۔ان پر افسوس جو حرص، امید اور غفلت کی دکانوں پر بیٹھے (خرید و فروخت میں مشغول ہیں)۔ یقیناً تیرا باطن مر جائے گا اور دل سیاہ ہو جائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

قلب کی اصلاح : قلوب پر بھی زندگی آجاتا ہے اور قرآن پاک کی تلاوت ان کو جلا دیتی ہے۔ اے اللہ! ہم کو ہدایت دے اور ہمارے ذریعے (دوسروں کو) ہدایت فرما۔ ہم پر رحم کر اور ہماری وجہ سے (دوسروں پر) رحم فرما۔ ہم کو معرفت عطا کر اور ہماری بدولت (دوسروں کو) عارف بنا۔ میں جہاں کہیں رہوں مجھ کو باعث برکت بنا۔

جاہل کی عبادت : اے عزیز! پہلے ربط ضبط بڑھا (تاکہ علم حاصل کر سکے)۔ اس کے بعد علیحدگی اختیار کر (تاکہ خلوت نشین ہو سکے)۔ پھر (دوسروں کو) ملنے والا بنا۔ (یہ ایک مانا ہوا قاعدہ ہے کہ پہلے) علم حاصل کر پھر گوشہ نشین بن۔ جو شخص جہالت کے ساتھ خدا کی عبادت کیا کرتا ہے وہ اصلاح سے زیادہ بگاڑ پیدا کرتا ہے۔ (لہٰذا) اپنے پروردگار کی شریعت کا چراغ اپنے ساتھ لے کہ حکم (یعنی شریعت) ہی کی بدولت تو علم تک پہنچے گا۔ اسباب کو ترک کر، بھائیوں اور پڑوسیوں سے جدا ہو۔ جو چیزیں قسمت میں ہیں ان میں زہد کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ اپنی بی بی کو اور دوسرے مقسوم چیزوں کو پیٹھ عطا کر (تاکہ ان کے حقوق معاشری ادا ہوں)۔ زہد اختیار کر، بعد میں بہ تکلف زاہد بن اور بہ تکلف روگردانی کر۔ ہوس چھوڑ کر حسن ادب سیکھ۔ ماسوا کو چھوڑ، اغیار سے جدا ہو اسباب سے کنارہ کر اور اس بات سے ڈر کہ کہیں تیرا چراغ گل ہو کر ہمیشہ کے لیے اندھیرا نہ ہوجائے۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ تیرے چراغ کو اپنی امداد کا تیل عطا کرے گا۔ اور تیرے علم کو نور بخشے گا۔ جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ان چیزوں کا علم عطا فرماتا ہے جو

في علمك + من عمل بما يعلم اورثه الله علم مالم يعلم + من اخلص الله اربعين صباحا تفجرت ينابيع الحكمته من قلبه على لسانه + بينما هو كذلك اذ راءى نار الحق عز وجل موسى عليه السلام حين راءى نارا فقال لاهله امكثوا انى انست نارا + ناده الحق بطريق ناره + جعل النار قربه + جعل روء يته لها دليله + يرى نارا من شجرة قلبه + يقول لنفسه وهواه واسبابه و وجوده امكثوا مكانكم انى انست نارا + نادى السر القلب انى انا ربك + انا الله فاعبدنى + لا تذل لغيرى + اعرفنى واجهل غيرى+ اتصل بى وانقطع عن غيرى + اطلبنى واعرض عن غيرى + الى علمى الى قربى الى ملكى الى سلطانى + حتى اذا تم هنا لك ثم اللقاء جرى ماجرى + اوحى الى عبده ما اوحى + زالت الحجب + زالت الكدورة + سكنت النفس+ جاء السكون + جاء ت الالطاف + اذهب الى فرعون + يا قلب ارجع الى الشيطان والنفس والهوى + طرفهم الى + اهديهم الى + قل لهم يا قوم اتبعون اهد كم سبيل الرشاد + اتصل ثم انقطع ثم اتصل ثم اوصل + اما انت يا مسكين سوف تنقطع فواك و تحزنك + ويهجرك خلانك + ويجمع لک بين فقر الدنيا و عذاب الاخرة +

اسے معلوم نہ تھیں۔ جو شخص چالیس دن تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ اخلاص سے کام لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب سے حکمت کے چشمے اس کی زبان پر جاری فرمادے گا۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح اس کو حق تعالیٰ کی آگ نظر آئے گی کہ جب انہوں نے (طور پر) آگ کو دیکھا تو اپنی اہلیہ سے فرمایا۔ تم یہیں ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر آئی ہے۔ "آگ کے واسطے سے ان کو اللہ تعالیٰ نے آواز دی تھی۔ آگ کو ان کے لیے قرب قرار دیا اور آگ کے دیکھنے کو ان کا راہبر بنایا (اسی طرح وہ بندہ) اپنے شجر قلب میں ایک آگ دیکھ کر اپنے نفس، اپنی ہستی اور خواہشات واسباب سے کہے گا "تم سب یہیں ٹھہرو، مجھے ایک آگ نظر آئی ہے۔" باطن سے قلب کو آواز آئے گی کہ "میں ہی تیرا رب ہوں اور میں ہی اللہ ہوں۔ بس میری عبادت کر اور کسی غیر کے سامنے سر نہ جھکا۔ مجھے پہچان لے اور سب سے انجان بن جا۔ مجھ سے واسطہ رکھ اور سب سے تعلق ختم کر۔ مجھے طلب کر اور غیروں سے منہ پھیر۔ میرے علم کی طرف آ۔ میرے تقرب کی طرف آ۔ میرے ملک کی طرف آ۔ میری سلطنت کی طرف آ۔ جب اس میں کمال حاصل ہو جاتا ہے تو مکمل حضوری کا لطف آتا ہے اور پیش آتا ہے جو کچھ بھی پیش آتا ہے اور فرماتا ہے بندے سے جو کچھ بھی فرماتا ہے۔ پردے اٹھا دیے جاتے ہیں۔ کدورت زائل ہو جاتی ہے۔ دل ٹھہر جاتا ہے۔ سکون نصیب ہوتا ہے عنایات ہوتی ہیں۔ (حکم ہوتا ہے کہ) فرعون کے پاس جاؤ۔ یعنی اے قلب! شیطان، نفس اور خواہش کے پاس جا۔ ان کو میرا راستہ دکھا اور میری طرف چلا۔ ان سے کہو کہ دوستو! میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ میں تم کو سیدھے راستہ پر ڈال دوں گا۔ پہلے مل پھر الگ ہو جا۔ پھر (راہ ہدایت دکھانے کے لیے) مل جل۔ اس کے بعد دوسروں کو ملا لیکن اے مسکین! تیری حالت (اس کے برعکس ہے)۔ وہ دن بھی قریب ہے کہ تیرے

تاتی القبر بضیق علیک حتی تختلف
اضلاعک + ویخرسک
عن معاویتہ منکرو
نکیر + تعذب
فی قبرک
ویفتح لک باب من النار یاتیک عذابھا
وسمومھا +

یا قومنا احسنوا الادب فی
ھذہ الدار + یسلم دینکم وظاھرکم
وباطنکم حتی تقام بین یدیہ +
حینئذ یزال الحجاب عن عینیک و
عن فیک وعن اذنیک + ویلقمک
ویزیدک قوۃ الی قوۃ + وبصیرۃ
الی بصیرۃ + عمر الی عمر +
بقاء الی بقاء + رزقا الی رزق +
یشکر سعیک و یحمد حسن
ادبک + یسمیک شاکر ابعد
ان یسماک صابرا عاقلا دینا +
یغیر علیک + ان اللہ لا یغیر
مابقوم حتی یغیر واما بانفسھم +
اخلاق السوء یغیرونھا بمتابعتہ
الشرع ثم العلم ثم القدر +
کانھم یخبو القطع ایدیھم وارجلھم +
لقطع اعظائھم الخبیثتہ التی فیھا
اکلتہ + لاحرکتہ ولالم ولا کیف + ذھبت
العقول عقول البسریتہ + حتی اذا
ذھبت ایام التبنج وعاد العقل الیھم
جاء ت الطاف ربھم بالتغییر والتغییر +
طعام بعد الجوع + شراب بعد الظماء +
کسوۃ بعد العری +
ماذمت فی الطریق یا مرک بالتقلل

اعضاء بے وفائی کریں اور تجھ سے الگ ہو جائیں۔ تیرے دوست بھی ساتھ چھوڑ دیں اور تو دنیا کے افلاس اور عذاب آخرت دونوں میں مبتلا ہو جائے۔ تو قبر میں داخل ہو اور وہ تجھے اتنا بھینچے کہ تیری پسلیاں ادھر کی ادھر ہو جائیں اور منکر نکیر کا جواب دینے سے گونگا کردیں۔ قبر میں تجھ کو عذاب (الگ) ہو اور دوزخ کی طرف ایک دروازہ تیرے لیے (الگ) کھول دیا جائے اور اس کی گرمی اور لپٹیں تجھ تک پہنچیں۔

حسن ادب: دوستو! اس دنیا کے گھر میں ادب سے رہو کہ تمہارا دین اور ظاہر و باطن محفوظ رہے یہاں تک کہ تجھ کو خدا کے حضور میں کھڑا کیا جائے۔ اس وقت تیری آنکھوں، تیرے ذہن اور تیرے کانوں سے پردے ہٹ جائیں گے اور وہ (خدا) تجھ کو غذا عطا فرمائے گا۔ اور قوت پر قوت، بصیرت پر بصیرت، عمر پر عمر بقا پر بقا اور روزی پر روزی بڑھاتا جائے گا۔ تیری کوشش کی قدر اور حسن ادب کی تعریف کرے گا۔ ابتدا میں تیرا نام صابر، عاقل اور دین دار رکھے گا۔ اس کے بعد تیرا نام شاکر قرار دیا جائے گا اور تیری حالت بدل دے گا۔ (اس کا قول ہے کہ) "خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی۔ نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا۔" (اہل اللہ) شریعت کی پیروی پھر علم لدنی اور اس کے بعد تقدیر کی موافقت کرکے اپنی بداخلاقیوں کو بدل ڈالتے ہیں اور ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ گویا ان کے ہاتھ پاؤں اور اعضاء خبیثہ کاٹنے کے لیے جس میں سرطان ہوگیا ہے، بے ہوشی کی دوا پلا دی گئی ہے۔ وہ نہ حرکت کرتے ہیں اور نہ اعتراض۔ ان کے بشری ہوش و حواس جاتے رہتے ہیں۔ جب بے ہوشی کی مدت ختم ہو جاتی ہے تو ان کو ہوش آجاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں اور نوازشیں بہت سے تغیرات اور تبدیلیوں کے بعد ہوتی ہیں۔ بھوک کے بعد کھانا، شدت پیاس کے بعد شربت اور عریانی کے بعد لباس عطا ہوتا ہے۔ جب تک راہ طریقت طے نہیں ہو جاتی، تجھ کو ہر چیز کم

حتی تنطفی شهوتک + تعطی هنا الحکم حقه باوامر الشرع و تنتهی عن نواهیه + هذه الایام تنقضی و خطواتک تقرب الی الحق عزوجل مع مضی اللیل ومجئی النهار +

هم علی اقسام + منهم من ینتهی سفره فی یوم + وشهر و سنین + لاتنهب زمانک بلم و کیف و سوف + بل شد وا سلک + اعمل لعلک اذا عملت فی داره اتخذک قنیته + لعل جاریته من جواریه تعشقک فتزوج بها + تغیر صورتک و یباع زنبیلک وفاسک + تجعل سائسا او ملکا نائبا و وزیرا +

من عرف الله لا یستکثرله تلک + اذاوصلت الیه یشهیک + الزهد والترک قبل المعرفته + قبل ان تصل الی الملک قبل ان تعرف من انت وما لقبک وما اسمک +

یودع العبد

حظوظه ثیابه

وقماشته

داره اهله اولاده جیرانه امراته خلانه + یقدم رجلا ویوخرا خری + یاتی بخطوتین رجاء و خوف علی ما فات تقدم + جاهل بالکل + فترک الکل + جاهلا بماله وعلیه + فاذا ترک الکل یاتی باب الملک + یقف مع غلمانه مع دوابه خائفا

کرنے کا حکم ہوتا رہے گا تاکہ خواہشات نفس مغلوب ہو جائیں۔ تجھ کو ادائے حق کے لیے اس حکم کی پابندی کرنا ہوگی۔ احکامات شرعیہ کی تعمیل اور منہیات سے رکنا پڑے گا۔ یہ زمانہ گزرتا رہے گا اور تیرے قدم روز بروز زمانے کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کے قریب ہوتے رہیں گے۔

اللہ والوں کی قسمیں: اللہ والوں کی قسمیں مختلف ہوتی ہیں۔ بعض ایک ہی دن میں اپنا سفر پورا کر لیتے ہیں اور کچھ حضرات ایک مہینہ میں طے کرتے ہیں اور بعض حضرات برس ہا برس میں پورا کرتے ہیں۔ تو اپنا وقت چون و چرا میں برباد نہ کر بلکہ کمر ہمت باندھ اور کام کر۔ کیا تعجب ہے کہ جب تو اس کے گھر میں کام کرنے لگے تو تجھے اپنا غلام بنا لے۔ ممکن ہے اس کی کوئی باندی تجھ سے محبت کرنے لگے اور وہ تجھے اس سے بیاہ دے۔ تیری صورت بدل دی جائے اور تیری ٹوکری اور پھاوڑے کو بیچ دیا جائے اور تجھ کو ناظم صوبہ یا بادشاہ کا نائب یا وزیر بنا دیا جائے۔

عارفان خدا کا حال: جو خدا تعالیٰ سے واقف ہو جاتا ہے وہ اس سے کثرت حالات کا مطالبہ نہیں کیا کرتا۔ جب تجھے خدا تک پہنچنا نصیب ہوگا تو اس وقت وہ تیرے اندر خواہشات پیدا کر دے گا۔ زہد اور ترک (لذت) عرفان سے پہلے کے درجے ہیں۔ اس سے قبل ہی قبل ہوتا ہے کہ تو بادشاہ تک رسائی حاصل کرے اور اس سے پہلے ہی پہلے ہوتا ہے کہ تجھے معلوم ہو کہ تو کون ہے اور (عالم ارواح میں) تیرا لقب اور نام کیا ہے۔ بندہ (ابتدا ہی میں) الوداع کہتا ہے اپنی لذتوں کو، اپنی خوش پوشاکیوں کو، اپنے طرز و انداز کو، اپنے گھر کو، اپنے متعلقین کو، اپنے بچوں کو، اپنے پڑوسیوں کو، اپنی بی بی کو اور اپنے احباب کو۔ ایک قدم آگے بڑھاتا ہے اور ایک پیچھے ہٹا لیتا ہے۔ گزشتہ واقعات کے باعث امید و بیم دونوں ہی کے قدم اٹھاتا ہے۔ سب سے انجان سب سے بے تعلق اور اپنے نفع و نقصان سے بے خبر ہوتا ہے۔ جب سب چھوٹ جاتے ہیں تو شاہی در پر آتا ہے اور شاہی نوکر چاکر اور چوپایوں کی معیت میں

راجیا + لایدری مایرادبہ و
الملک ناظر الیہ و خبرہ عندہ +
یقول للغلمان اثروہ علی الکل +
ثم لایزال یقلب من شغل الی
شغل + حتی یجعل حاجبا بین
یدیہ + مفردا بین یدیہ +
مطلعا علی اسرارہ بخلعتہ
وطوق و منطقتہ وتاج + یکاتب
اھلہ ائتونی باھلکم اجمعین
بعد ان اشھد الملک علی نفسہ
انی لا اتغیر علیک + یوقع لہ
بصحبتہ دائمتہ وولایتہ دائمتہ +
اذ لایبقی زھد مع المعرفتہ +
وھذا من کل الف الف واحد +
ھذا شئی ینتجہ القدر والسابقتہ والعلم +
لاتکن + انت ممن قال اللہ
فی حقہ ولا اقسم بالنفس
اللوامتہ ۵

المئومن یقوال ما اردت بکلمتی +
ما اردت بخطوتی + ما اردت باکلتی +
محاسبا لنفسہ ادبالم فعلت لم
صنعت + ھل ھذا یوافق الکتاب و
السنتہ + علیکم بالیقین
بعد المحاسبتہ فانہ لب
الایمان + ما ادیت الفرائض
الا بالیقین + ما زھد فی
الدنیا الا بالیقین + عند
اجابتہ الدعاء سکون
ودعتہ + فان لم تجب دعوتک
تعترض + من علامات الصدیقین
الرجوع الی اللہ فی کل شئی + فاذا اراد

امید وبیم کی حالت میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ اس سے کیا کام ہے اور (چونکہ) بادشاہ اس کو دیکھتا رہتا ہے اور اس کی خبر اس کو ملتی رہتی ہے لہٰذا وہ اپنے خدام سے کہتا ہے کہ سب اس کو ترجیح دو۔ اس کے بعد مختلف خدمتیں اس کے سپرد ہوتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کو اپنا دربان اور حاضر باش فرد بنا لیتا ہے اور خلعت، ہار، پٹکا اور تاج عطا کرکے اپنا راز دار بنا لیتا ہے۔ (اس وقت) وہ (عارف) اپنے عزیزوں کو (یوسف علیہ السلام کی طرح) لکھتا ہے کہ "تم سب اپنے متعلقین کے ساتھ میرے پاس آ جاؤ۔" بادشاہ اس کی ذمہ داری لیتا ہے کہ حالات میں تغیر نہ ہوگا۔ اس کو دائمی محبت اور دائمی ولایت کی امید دلائی جاتی ہے۔ (اس لیے چھوڑی ہوئی چیزوں سے تعلق مضر نہیں ہوتا) معرفت کے ساتھ زھد کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ایسا عارف لاکھوں میں ایک ہی آدھ ہوتا ہے۔ یہ بات تقدیر و سابقہ اور علم ازلی سے نصیب ہوتی ہے۔ تو اس گروہ میں نہ ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "میں قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی۔"

مومن کی شان: مومن کی شان یہ ہے کہ اپنے نفس سے حساب لینے کے لیے کہا کرے کہ یہ بات کہنے سے میرا کیا مطلب ہے اور یہ قدم میں نے کیوں اٹھایا؟ اور یہ غذا میں نے کس لیے کھائی اور اس طرح ادب سکھایا کرے کہ ایسا کیوں کیا اور یہ یوں کیوں کیا۔ کیا یہ کتاب و سنت کے موافق تھا؟ اس داروگیر کے بعد پختہ یقین پیدا کرو، یہی حاصل ایمان ہے۔ فرائض بھی یقین کامل کے ساتھ ادا کرو اور دنیا میں زہد اختیار کرو تب بھی یقین کار فرما ہو۔ (لیکن افسوس! تیری حالت یہ ہے) کہ دعا قبول ہو جاتی ہے تو بہت مطمئن ہوتا ہے اور قبول نہیں ہوتی تو اعتراض کرنے لگتا ہے، حالانکہ صدیقین کی پہچان یہ ہے کہ ہر حال میں اللہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ جب وہ اپنا حال چھپانا چاہتے ہیں تو لینے دینے

اكتمان احوالهم رجعوا الى الخلق فى الاخذ والعطاء + قلوبهم معه و ابدانهم مع خلقه + يحتاج ابن ادم ان يعمل فى هذه الدنيا حتى يغير طبعه + يجاهد نفسه وشيطانه و هواه حتى ينقل من صفات البهائم الى الاخلاق الانسانيه + اكفرت بهذا الرب الذى خلقك من تراب ثم من نطفته ثم سواك رجلا + اجزائوه ان تكفره وتجحده

وتستحى من اعين الناس

ان تراك

ولاتستحى منه وهو يراك + يا مدعى الولايته فى الظاهر ويجاهر الحق بالمعاصى + ماتستحى منه وهو مطلع على سرك وسريرتك + وانت يا من يظهر الفقر ويكتم الغنى ماتستحى تبيع دينك بدنياك + و مابكم من

نعمته فمن الله اين شكرک

يا غلام لاتتهم احدا فى خالقك + لعلك تخطئى و تصيب لا تقبح على غيرك حتى يستحسن عملك + التحسين والتقبيح الى الشرع لا الى العقول + هذا من حيث الظاهر + و توق

الاحوال بان يكون التقبيح والحسين الى الباطن + فتوى القلب تقضى على فتوى الفقيه + لان الفقيه يفتى بنوع اجتهاده + و القلب لا يفتى الا بالعزيمته + ما يرضى

میں مخلوق کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے دل خدا ہی کے ساتھ ہوتے ہیں۔ محض جسمانی طور پر اس کی مخلوق کے ساتھ رہتے ہیں۔ انسان کو اس دنیا میں ہمیشہ عمل کرنے کی ضرورت ہے حتیٰ کہ اس کا مزاج بدل جائے۔ اپنے نفس، خواہش اور شیطان کے ساتھ جہاد کرتا رہے یہاں تک کہ چوپایوں کی عادتیں دور ہو جائیں اور انسانی خصلتیں اختیار کرے (اور یوں کہے کہ) کیا تو اپنے پروردگار کا انکار کرتا ہے جس نے تجھ کو مٹی سے پیدا کیا۔ اس کے بعد نطفہ سے اور اس کے بعد مرد بنا کر سیدھا کھڑا کر دیا؟ کیا ان احسانات کا یہی بدلہ ہے کہ تو کفر کرے اور اس کا منکر بنے اور لوگوں کی آنکھوں سے تو شرمائے کہ وہ دیکھ نہ لیں۔ اور اس سے شرم نہ آئے جو تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ اے ظاہری ولایت کے مدعی اور حق کے برملا نافرمان! کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ وہ تیرے باطن اور تیری روح تک سے باخبر ہے۔ اے مفلسی کا اظہار کر کے دولت کو چھپانے والے! تجھے شرم نہیں آتی کہ دنیا کے بدلے دین بیچ رہا ہے۔ (خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) "تمہارے پاس جو کچھ ہے، وہ خدا کی نعمت ہے۔" پھر تمہاری شکر گزاری کہاں گئی؟

قلب کا فتویٰ: عزیزم! اپنے خدا کے بارے میں کسی پر بھی الزام نہ رکھ، اس لیے کہ تجھ سے غلطی بھی ہوتی ہے اور ٹھیک بھی کہتا ہے۔ جب تک تیرے عمل درست نہ ہو جائیں، دوسروں کو برا نہ سمجھ۔ اچھا برا سمجھنا شریعت کا منصب ہے نہ کہ عقول کا۔ یہ تو ظاہری حالات کے اعتبار سے ہے۔ اب رہے باطنی حالات میں تو ان میں اس طرح احتیاط

کہ برا سمجھنا اور اچھا سمجھنا باطن کا منصب ہے۔ قلب کا فتویٰ فقیہ کے فتویٰ سے بالا ہوا کرتا ہے کیونکہ فقیہ تو ایک طرح اپنے اجتہاد سے فتویٰ دیا کرتا ہے۔ اور دل حق تعالیٰ کی منشا اور مرضی معلوم کیے بغیر فتویٰ ہی نہیں دیتا۔ یہ حکم کے مقابلے میں علم کا فیصلہ ہے (اور حکم پر علم کو بلاشبہ

الحق و ما يوافق + هذا قضاء العلم على الحكم + كونوا عبيد الحكم ثم عبيد العلم مع عبودية الحكم + بمعنى كونوا موافقين له متذللين + تدخلوا مع العلم فى صحبة الحكم + كل حقيقة لا تشهد لها الشريعة فهى زندقة + اذا دخلت على اهل الحق عزوجل اقمت فيما فيه اقاموا و اكلت مما اكلوا + واشكرا الله تعالى على السر و الخلوة +

يا اهل هذه البلدة جميع ما انتم فيه منكر عندى + وجميع ما انا فيه منكر عندكم + نحن ضدان لا نتفق + نعيش بينكم بقوة صاحب السموات + لاقرار لطيور قلوبنا +

شبابك قد ذهب فى سخط الخالق عزوجل + ترضى زوجتك وولدك وجارك وسلطانك + و تسخط الملائكة والحق عزو جل واليه المصير + لا يملك من الا جابة الى الموت + تلقى الا باء والامهات والاخوان و الاصحاب والسلاطين + لايقولن احدكم متى تقوم القيامة + فانه اذا مات قامت قيامته + اولياء الله عزو جل ثم بقرب الحق عزوجل عاشوا بالاضافة الى الحق ماتوا موتات + اولى عن الحرام + وثانية عن الشبهة + وثالثة عن المباح + ورابعة عن الحلال الطلق + وخامسة عن كل شئ سوى الله عزوجل + موتى عن هذه الاشياء + لايطلبونها ولا يقربونها + كانهم

فوقیت حاصل ہے)۔ پہلے شریعت کے پابند بنو پھر علم باطن کے بندے بنو اور اس طرح بنو کہ شریعت کی بندگی باقی رہے۔ اس کے سامنے سرجھکائے رہو اور اس کی موافقت کرتے رہو۔ شریعت کی معیت میں رہ کر طریقت میں داخل ہو کیونکہ ہر وہ حقیقت جس کی گواہی شریعت نہ دے وہ کفر ہے۔ جب تو اہل حق کی خدمت میں حاضر ہوگا تو وہیں کھڑا ہوگا جہاں وہ کھڑے ہوں گے اور وہی کھائے گا جو وہ کھائیں گے۔ خلوت و جلوت میں میں اللہ کا شکر ادا کرتے رہو۔

ہم متفق نہیں: اے اہالیان شہر! تم جس حال میں ہو. وہ میرے نزدیک برا ہے اور میں جس حال میں ہوں، وہ تمہیں پسند نہیں۔ ہم دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں جو متفق نہیں ہوسکتے۔ خداوند افلاک کے بل پر ہی ہم باہم گزر کر رہے ہیں۔ (ورنہ) ہمارے طائر قلوب کو قرار نہیں۔

خدا کی ناراضی اور غیروں کی رضا: تیری جوانی خدا کو ناخوش کرنے اور اپنے بی بی، اپنے بچے اور اپنے پڑوسی کو خوش کرنے میں گزری۔ حاکم وقت کو خوش کرنے میں لگا رہا۔ فرشتوں اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا رہا حالانکہ لوٹ کر اسی (خدا) کے پاس ہی جانا ہے۔ موت کا حکم مانے بغیر تجھے چارہ نہیں (یعنی تجھے یقیناً موت آئے گی اور مرنے کے بعد) ماں باپ، بھائی بہن، دوست احباب اور بادشاہوں سب سے تیری ملاقات ہوگی۔ تم میں کوئی یہ کہنے لگے کہ قیامت کب آئے گی؟ (قیامت آنے میں تو ابھی بہت دیر ہے) کیونکہ جو مرگیا۔ اس پر قیامت تو آہی گئی۔ وہاں اولیاء اللہ قرب خداوندی میں خدا تعالیٰ کی جانب نسبت کے لحاظ سے زندہ ہیں اور چند بار مرچکے ہیں۔ سب سے پہلی موت حرام چھوڑنے کی، دوسری موت مشتبہ چیزوں کو ترک کرنے کی، تیسری مباح سے بھی درگزر کرنے کی، چوتھی حلال مطلق کو ترک کرنے کی اور پانچویں موت خدا سے سوا سب سے قطع تعلق کرلینے کی۔ ان ساری چیزوں کے لیے وہ گویا مردہ ہی بن گئے ہیں۔ نہ ان کی خواہش کرتے ہیں، نہ ان

مسخوا معانی بلاصور +

ثم احیاهم اللہ تعالی + بسم اللہ مجرها و مرساها +

اذا جرت القلوب علی بحار القدر مرساها علی باب علمه وقربه+ الیقظه خدمته والنوم وصلته + اذا نام العبد فی صلاة باهی اللہ به ملائکته + البنیته قفص والروح طائر + الخلق عند اهل المعرفته کالذ باب و الزنا بیر و کدد القز + احوالهم لا تنضبط لکم + کونوا عقلاء + ما یهلک علی اللہ الا حمق + و مایهلک علی اللہ الاهالک + من امرک بالبذل والعطاء فهو صدیقک + من استغنی بمال الفقراء افقره + بمجرد الاسلام لایقنع منک + متی تعمل الحق وتفعل الحق + اذا تحوکت اعضائی فاعلمو انی قد احترق قلبی +

یا دنیا تمردی علی اولیائی فی بدء الامر لکیلا یحبوک + واخد میهم فی اخر الامر لکیلا یشتغلوابک + کان عیسی بن مریم علیه السلام اذا ذکرت عنده الساعته یصیح کما تصیح المراة الثکلی + ویقول لاینبغی لا بن ادم اذا ذکرت عنده الساعته ان یسکن+ انت علم لا حس فیک + ماعشقت قط ولا عشقت + حزن لطول مقامه فی الدنیا +

کے قریب جاتے ہیں۔ گویا وہ معانی بلاصورت و قالب ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو وجود بخشا اور اللہ ہی کے نام سے وہ چلتے پھرتے اور ٹھہرتے ہیں۔

بیداری و خواب: قلوب جب تقدیر کے سمندروں میں بہتے ہیں تو ان کا ٹھہراؤ حق تعالیٰ کے علم و قرب کے دروازے پر ہوتا ہے۔ ان کی بیداری خدمت ہے۔ (کیونکہ اعمال میں مصروف رہتے ہیں) اور خواب (محبوب سے) وصال ہے۔ جب بندہ نماز پڑھتے پڑھتے سو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے فرشتوں پر فخر فرماتے ہیں (کہ خدمت کرتے کرتے وصال باری تعالیٰ سے ہم کنار ہو گیا)۔ بدن گویا پنجرہ ہے۔ اور روح پرند۔ مخلوق اہل معرفت کے نزدیک مکھیوں، تتلیوں اور ریشم کے کیڑوں کی طرح ہے۔ ان کے احوال تمہاری سمجھ میں نہیں آسکتے۔ عقل سے کام لو۔ اللہ کے سامنے (اس کے رحیم و کریم ہونے کے باوجود) وہی ہلاک ہوتا ہے جو سرتاسر احمق ہو اور اس کے سامنے وہی برباد ہوتا ہے۔ جس کی قسمت میں بربادی لکھی ہو جو تم کو خیر خیرات کی ترغیب دے وہ تمہارا دوست ہے۔ فقیروں کے روپیہ پیسہ سے جو امیر بنا وہ حقیقتاً محتاج ہوگیا۔ تیرے لیے صرف اسلام ہی کافی نہ ہوگا۔ تو سچا عمل اور اخلاص کے کام کب کرے گا؟ جب میرے اعضا حرکت کرنے لگیں تو سمجھ لو کہ میرا دل جل رہا ہے۔

ذکر قیامت: اے دنیا! ابتدا میں میرے دوستوں کے لیے تلخ ہو جا کہ وہ تجھ سے محبت نہ کرسکیں۔ اور انتہائی حالات میں ان کی خادمہ بن جاتا کہ وہ تجھ میں مشغول نہ ہوں۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے سامنے جب قیامت کا ذکر کیا جاتا تو اس طرح چیختے جیسے وہ ماں چیختی ہے جس کا بچہ مر گیا ہو اور فرماتے۔ "ابن آدم کے سامنے جب قیامت کا ذکر کیا جائے تو اسے سکون سے بیٹھنا زیبا نہیں۔ تو بالکل مردہ ہے۔ تجھ میں ذرا بھی احساس نہیں۔ نہ تجھے کسی سے عشق ہوا نہ کسی نے تجھ سے محبت کی۔ عارف دنیا میں زیادہ

لان خوفه من تقلب الاعيان والحاجة الى الخلق و الحجاب عن الرحمن + لغلبة الهوى والنفس والطبع والشيطان + من امن فى هذه الدنيا فقد جهل جهلا عظيما +

يا غلام أمن يكون اخوف مايكون + لعمرى يقربک و يد نيک و يحدثک ويلقمک ويطلعک ويشاهدک ويفتح لک الابواب + ويقعدک على مائدة فضله وقربه و يباسطک + ولكن يطلب منک الحزن + قام اليه رجل لبسانه فلم يسمع منه + و قال هنا موضع الحزن + البرق لمعة وستفرع غيث ومطر + يقرب العبد الى الحق عزوجل + والقرب انما يكون بعد احكام الحكم + بعد وضع كتاب اليقين فى يده والاطلاع على اسراره وما سيكون منه +

اخوابن عقيل كان صاحب قرات وفقه + تنصرو روى فى بلاد الكفار وفى عنقه صليب + قيل له مافعلت بتلک القرات والتنسک + فقال لا ادرى من القران شيئا سوى ايته واحدة وقد منا الى ما عملوا من عمل فجعلناه هباء منثورا +

اول ما يرتد السرثم القلب ثم النفس ثم الجوارح + اذا ارتد السرلا بد من ظهوره + المنافق فى المسجد كالطير فى القفص +

رہنے سے بھی غمگین ہوتا ہے کیونکہ غلبہ ہوا ہوس، نفس وطبیعت اور شیطان کی وجہ سے اس کو حالات و کیفیات کے بدلنے، مخلوق کا محتاج ہونے اور رحمٰن سے محجوب ہونے کا ڈر لگا رہتا ہے۔ جو شخص اس دنیا میں بے خوف ہوگیا اس نے بڑی نادانی کی۔

خوفِ خدا اور اطمینان : عزیزم! سب سے زیادہ وہی امن و چین سے ہوگا جو (دنیا میں) سب سے زیادہ خائف ہے۔ اپنی زندگی کی قسم! اللہ تعالیٰ تجھ کو مقرب بنائے گا۔ پاس بلائے گا۔ باتیں کرے گا۔ کھانا کھلائے گا۔ باخبر رکھے گا۔ مشاہدہ کرائے گا اور تیرے لیے دروازے کھول دے گا۔ اپنے فضل و کرم کے دسترخوان پر بٹھائے گا۔ قریب بلا کر انبساط فرمائے گا لیکن وہ تم کو غمگین دیکھنا چاہتا ہے۔ پھر اپنے [illegible] کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ موقع حزن کا ہے۔ بجلی ایک لحہ کے لیے چمکتی ہے اور اس کے پیچھے پیچھے موسلا دھار بارش ہوتی ہے۔ (اسی طرح غم کے پیچھے آنسو ہوتے ہیں)۔ بندہ خدا تعالیٰ سے قریب ہونا چاہتا ہے اور تقرب شریعت پر مضبوطی سے قائم رہنے، اس کے ہاتھ میں یقین کی کتاب دینے اور اپنے اسرار سے اس کو واقف کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے اور آئندہ جو کچھ بھی ہوگا، اسی کے حکم سے ہوگا۔ (دیکھو) بنی عقیل کے قبیلہ کا ایک شخص جو قاری، حافظ اور عالم تھا، نصرانی ہوگیا اور لوگوں نے کفار کے ملک میں اس کو اس حال میں دیکھا کہ اس کے گلے میں صلیب لٹک رہی تھی۔ کسی نے اس سے پوچھا کہ "علم قرآن و دینداری کیا ہوئی۔" اس نے جواب دیا۔ قرآن پاک سے مجھے اس آیت کے سوا کچھ یاد نہیں کہ "جو کچھ اعمال انہوں نے کیے تھے ہم ان کی طرف بڑھے اور ان کو پراگندہ غبار بنا دیا۔"

ارتدادِ نفس : سب سے پہلے باطن، پھر دل اس کے بعد نفس اور سب کے بعد اعضاء مرتد ہوتے ہیں۔ باطن اسلام سے پھر جاتا ہے تو اس کا اظہار بھی ضرور ہوتا ہے۔ منافق کی مسجد میں وہی حالت ہوتی ہے۔ جو پرند کی پنجرے

ظاهر الشرع قفصہ + لوخلینا و ظاہر العلم لبینالک فنونیک وقلنا یاکافر یافاسق + لکن الشرع قبض ایدینا + عن ذلک + اخدموا الحکم واطلبوا العلم + لان العلم یکشف لکم + تعلم الشرع ثم اعتزل + فان کنت من خواصہ اطلعک علی علمہ + اذا انتہت بک النفس الی مولاھا وقفت علی الباب و دخلت دخول الملوک + اذا رایت الباب مفتوحا قیل لک لاتدخل کما انت + لاھلک علیک حق +
ائتونی باھلکم اجمعین

میں (یعنی مضطرب اور بے قرار)۔ ظاہری شریعت اس کا پنجرہ ہے۔ اگر علم ظاہر (یعنی شریعت) ہم کو اجازت دیتا تو ہم تمہارے گناہ کھول کر بیان کر دیتے اور ہم تم کو "اے کافر! اے فاسق!" کہہ کر پکارتے لیکن شریعت نے ہم کو اس سے روک رکھا ہے۔ شریعت کے خادم بنو اور علم حاصل کرو کہ علم ہی تم کو صاحب کشف بنائے گا۔ علوم شرعیہ حاصل کر، اس کے بعد خلوت نشین ہو۔ اگر تو اس کے خاص بندوں میں سے ہوگا تو وہ تجھے اپنے علم سے آگاہ فرمائے گا۔ تیرا نفس جب تجھ کو مولی تک پہنچا دے گا تو دروازہ پر ٹھہر کر شاہانہ طور پر اندر داخل ہوگا تو دروازہ کھلا ہوا پائے گا اور تجھ سے کہا جائے گا، اکیلے اندر نہ آؤ، تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمام گھر والوں کو لے کر میرے پاس آؤ۔

یاسرا ثبت وقلبک وجوارحک وکلیتک +

حینئذ لابیع ولاشراء ولا معاوضتہ + کل یامن لم یاکل واشرب یا من لم یکن یشرب + لماصبرت البئر علی الحفر والمعاول ظہر منہا المعین + صار ماوی الشارد و الوارد + افالم تصبر علی الام المجاھدات و البلایا متی تکون عارفا + یافقیر صابر + عن قریب ینظر الیک الحق فیر فعک و
ویتوجک ویلبسک لباس
العظمتہ والملک والجلال +

عرفان حق اور مجاہدہ: اے باطن! اپنے قلب و اعضاء کے ساتھ ثابت قدم رہ۔ اس وقت نہ خرید و فروخت ہے اور نہ معاوضہ۔ کھا اے وہ شخص جس نے کھایا نہیں اور پی اے وہ شخص جس نے پیا نہیں۔ کنواں کھدائی اور پھاوڑے کو برداشت کرے تب ہی اس میں سوتے پھوٹتے ہیں اور وہ ہر آنے اور جانے والے کی جائے قیام بن جاتا ہے۔ اگر تو مجاہدوں اور مشقتوں پر صبر نہ کرے گا تو عارف کیسے بنے گا۔ اے فقیر! صبر کر۔ عن قریب خدا تعالی تیری طرف نظر کرے گا۔ اور تاج پہنا کر عظمت و جلال کا شاہانہ لباس بخشے گا اور مرتبہ بلند فرمائے گا۔

اللھم عنھم بعد اوالیک
قربا + اللھم عنھم غنی
والیک فقرا +

دعا: اے اللہ! مخلوق سے دوری اور اپنا تقرب عطا فرما۔ بار الہا! مخلوق سے بے نیاز کر اور اپنا محتاج بنا۔

احفظ اللہ بالغنی عما سواہ +اذا تعلق قلبک بباب القرب وھو

ذکر خدا کا ثمرہ: سب سے بے نیاز ہو کر اللہ کو یاد رکھ۔ جب ظلمت وجود کے باوصف تیرا دل

فی ظلمتہ الوجود طلع علیہ فجر العلم + وکحل بصرقلبک بکحل السر +. وقرائت فهرس الاقدار + حینئذ دونک والاکل والشرب + بعد دخول الجنتہ منقودة لملوک خلقہ والنجباء من اولیائہ + تاکل وتشرب وتنام طولا و تصبوا سرا + تقول انا من اولیاء اللہ انامن الابدال + لیس هذا بالتمنی + نجباء خلق اللہ ناظرون الی مراد اللہ + عندکم من هذا خبر+ یااهل المجالس+ یا ابناء قیل و قال+

تفخ فی یدوہ وادار وجہ الی جمیع الجهات + من ادعی حب اللہ عزوجل من غیر ورع فی خلوتہ فهوکذاب + من ادعی حب الجنتہ من غیر بذل المال والملک فهو کذاب +. من ادعی حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر حب الفقرا والفقراء فهو کذاب + بعین الراس تشاهد الدنیا + وبعین القلب تشاهد الاخرة + وبعین السرتشاهد المولی + تتادب مع الخلق بحیث لا ترفع صوتک علی صوت احدهم حفظا لادبک + و تبارز الحق عزوجل بالمعاصی + وتعارضہ فی افعالہ + قبیح بک + لاتطلع الشمس الاعلی جاهل الا من اثر اللہ علی هواہ وطبعہ ونفسہ + هذا شئی من وراء العقول + تواخذ الروح و الطبع بالمواطاة والموافقتہ + واما بالاکراہ فلا + الامن اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان +

المرید الصادق کل وارد یرد الیہ یعرض اعمالہ الظاهرة علی

دربار خداوندی کے دروازہ میں لٹکا رہے گا تو علم کی صبح نمودار ہوگی اور تیرے دل کی آنکھ میں اسرار کا سرمہ لگائے گی اور قضا وقدر کی فہرست تو پڑھ لے گا۔ اس وقت جنت میں داخل ہو کر وہ کچھ کھائے پیئے گا‘ جو اللہ کی مخلوق کے (دینی) بادشاہوں اور پیاروں کے لیے یہیں نقد موجود ہے۔ پھر (آرام سے) دیر تک سوئے اور باطن پر فریفتہ ہو کر کہے کہ میں اللہ کے دوستوں میں سے ہوں اور ابدال میں سے ہوں۔ یہ بات محض تمنا سے حاصل نہیں ہوتی۔ اللہ کے برگزیدہ بندے اللہ کی منشا پر نظر رکھتے ہیں۔ اے حاضرین مجلس! اور اے بحث و تکرار کرنے والو! تمہیں اس کی کچھ خبر بھی ہے؟ پھر ہاتھ میں پھونک مار کر اور چہرۂ مبارک چاروں طرف گھما کر فرمایا۔ خلوت میں جو تقوی نہ کرے اور خدا کی محبت کا دم بھرے وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص مال و متال خرچ نہ کرے اور جنت کا دعوی رکھے وہ بھی جھوٹا ہے۔ اگر کوئی شخص فقراور فقرا کو پسند نہ کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت جتائے وہ جھوٹا ہے۔ ظاہری آنکھ سے تو دنیا کا مشاہدہ کرے گا‘ قلب کی آنکھ سے آخرت کا اور چشم باطن سے خدا تعالی کا۔ تو مخلوق کا تو اتنا ادب کرتا ہے کہ پاس ادب کی وجہ سے کسی کی آواز پر بھی تیری آواز بلند نہیں ہوتی اور اللہ تعالی کی کھلم کھلا نافرمانی کرتا ہے اور اس کے افعال پر اعتراض کرتا ہے۔ تو کتنا برا ہے۔ جو لوگ اپنی خواہش طبیعت اور نفس پر اللہ کو ترجیح دیتے ہیں‘ ان کے سوا وہ لوگ جن پر سورج طلوع ہوتا ہے جاہل ہیں۔ یہ بات ہر ایک کی سمجھ سے باہر ہے روح اور طبیعت کی گرفت جبر سے نہیں‘ مدارات و موافقت سے ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔ "مگر وہ شخص جس پر (کفر کرنے کا) جبر کیا گیا ہو اور اس کا قلب ایمان پر مطمئن ہو" (وہ معذور ہے کیونکہ جبر سے اعضاء متاثر ہوتے ہیں نہ کہ قلب‘ روح یا طبیعت)۔

آئینہ حقیقت نما: مرید صادق کو جو حالت بھی پیش آتی ہے‘ وہ اس کے ظاہری اعمال کو شریعت کے آئینہ

مراۃ الحکم + ویعرض اعمالہ الباطنۃ علی مراۃ العلم + فان وافق اعمالہ المراتین ادخلہ علی الملک عزوجل +
وان وافق عمل مراۃ
دون مراۃ لا یدخل + یقعد علی الباب + ویقال لہ احکم امرک حتی یشکر سعیک ویحمد امرک + فانہ باب لایدخل الیہ الا من باب الحکم والعلم + فاذا کان کذلک یفتح لک اعمال تمیز تلک الاعمال ھی باطنۃ بینک وبین ربک عزوجل + لایطلع علی ذلک العمل لا ملک مقرب و لانبی مرسل + ذھبت عنھم العقول الشرعیۃ و وھب لھم عقل العقول + حتی اذا ذھبت عنھم ایام التبنج رد و الی طعام بعد الجوع وشراب بعد العطشا ونوم بعد السھروراحتہ بعد التعب + ثم یرد الی شغل شاغل + لانہ یطلع علی خزائن الاسرار + ثم یطلع ذلک العبد علی مایرید ان یکون من اھل البلدۃ والاقلیم + واذکان القطب اطلع علی اعمال اھل الدنیا و اقسامھم وماتئول امورھم الیہ + ویطلع علی خزائن الاسرار + ولا یخفی علیہ شئی فی الدنیا من من خیر و شر + لانہ مفرد الملک + بطانتہ + نائب انبیائہ و رسلہ + امین الملکتہ + فھذا اھوا العین
القطلب فی زمانہ +
القلب مورد الملائکتہ +
والسر ینظر الحق عزوجل +

میں اور باطنی اعمال کو علم کے آئینہ میں دیکھتا ہے (اور اس طرح حق و باطل معلوم کرتا ہے)۔ اگر اس کے اعمال دونوں آئینوں میں ٹھیک نظر آتے ہیں تو ان کو بلند مرتبہ بادشاہ کے حضور میں پیش کرتا ہے۔ اگر کوئی عمل ایک آئینہ کے موافق اور دوسرے کے مطابق نہیں ہوتا تو اس کو پیش نہیں کرتا۔ دروازہ ہی پر بیٹھ جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنا معاملہ درست کر، تاکہ تیری سعی مشکور اور انجام بخیر ہو کہ کیونکہ وہ ایسا دروازہ ہے جس میں حکم و علم کے دروازہ کے سوا اور کسی راہ سے داخلہ نہیں ہوسکتا۔ جب معاملہ درست ہو جائے گا تو ایسے اعمال تجھ پر منکشف کیے جائیں گے۔ جو پہلے اعمال سے بہتر ہوں گے اور تیرے اور تیرے پروردگار کے درمیان مخفی ہوں گے۔ ان اعمال سے نہ کوئی مقرب فرشتہ مطلع ہوسکتا ہے نہ نبی نہ رسول۔ ان کی عقول شرعیہ جاتی رہتی ہیں اور ان کو عقل العقول عطا ہوتی ہے۔ جب اس بے ہوشی کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے تو ان کو واپس کیا جاتا ہے بھوک کے بعد کھانے کے لیے، پیاس کے بعد پینے کے لیے اور بیداری کے بعد سونے کے لیے اور مشقت کے بعد آرام کرنے کے لیے اس کے بعد ایسے مشغلہ میں لگا دیے جاتے ہیں، جس کے باعث سب سے غافل ہو جاتے ہیں۔ (بندہ) کو اسرار کے خزانوں سے باخبر کر دیا جاتا ہے اور یہ بندہ جان لیتا ہے، جو خدا تعالیٰ کو اس سے مطلوب ہوتا ہے کہ اہل شہر کا (خادم بنے) یا اہل ملک کا؟ اگر وہ قطب ہوتا ہے تو دنیا بھر کے اعمال، ان کے مقسوم اور انجام کار پر مطلع ہوتا اور تمام اسرار کے خزانوں سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ دنیا کی کوئی بھلائی اور برائی بھی اس سے مخفی نہیں رہتی۔ اس لیے کہ وہ شاہی یگانہ روزگار شاہی راز دار اور اس کے انبیاء و رسول کا جانشین اور ساری مملکت کا امین ہوتا ہے۔ یہی ہے جس کو اپنے زمانے کا قطب کہا جاتا ہے۔ اس کا قلب فرشتوں کی آمد و رفت کا مقام ہوتا ہے اور باطن اللہ تعالیٰ کو دیکھتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی کو اپنا

اذا اراد الله انقطاع عبد
اليه اول ما يوحشه من
بني ادم ثم يونسه بالسباع
و الوحش والجن + حتى اذا ذهبت
الوحشة الادمية بالتانس بالجن
والسباع انسه بالملائكة علي اختلاف
صورها + يسمع كلامهم في البراري
والقفار والبحار + يامن عزم على الانقطاع
اسمع + ياطلب الحق عزوجل كلاما
ثم رويته حتى اذا انس الى كلامهم
واشتاق الى رويته صورهم رفع الحجاب
بينه و بينهم ليس في خلق الله الذ
حديثا من الملائكة + احسن الخليقة
صورا و النهم كلاما ثم
يحجب وصيره على بابه +
ثم جاء بانس قربه + ثم
يكون ما يكون + فيما بعد السكوت يوحي
الى القلب + كما اوحي لي ام موسى
عليه السلام حين خافت عليه + يا
قلب اذا خفت على السر الذي
فيك الق البنية في بحر البراري
و القفار + و فارق الاهل و الاصحاب +
تكون امراة خير منك +
تلقي ولدها في اليم وانت تخرج
خطوتين تخاف + وذلك لنقصان
ايمانك لولا ان ربطنا على
قلبها هكذا اذاخفت
في بريتك عند انقطاع مرادك
ومالفك + حتى تكاد
ترجع الى الخلق
والسبب + ربط

بنانا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اس کو لوگوں سے متوحش کر دیتا ہے۔ اس کے بعد درنوں، چوپایوں اور جناتوں سے اس کو انسیت عطا ہوتی ہے جب جنات اور درندوں سے مانوس ہو جانے کی وجہ سے اس کی انسانی وحشت جاتی رہتی ہے تو ملا ئکہ کے ساتھ انس بخشتا ہے جو مختلف صورتوں میں (اس کے پاس آتے جاتے ہیں۔ وہ ان کی گفتگو بنوں، بیابانوں اور سمندروں میں سنتا ہے۔ وہ شخص جو یک سوئی چاہتا ہے، سن لے (جو کچھ میں نے کہا) اے طالب مولیٰ! (یاد رکھ) پہلے کلام ہے پھر دیدار۔ وہ جب فرشتوں کی گفتگو سے مانوس ہو کر ان کی صورت دیکھنے کا مشتاق ہوتا ہے تو اس کے اور فرشتوں کے درمیان کا پردہ اٹھ جاتا ہے۔ اللہ کے مخلوق میں فرشتوں سے زیادہ نہ کسی کی تقریر لذیذ ہے، نہ کلام بامزہ، نہ صورت حسین۔ اس کے بعد پھر پردہ ڈال دیا جاتا ہے۔ اور حق تعالیٰ بندہ کو اپنے دروازہ پر لے آتا ہے اور اپنا قرب اور اپنی محبت عطا فرماتا ہے۔ اس کے بعد ہوتا ہے جو کچھ ہوتا ہے۔ خاموشی کے بعد قلب کی طرف وحی آتی ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام والدہ کو اس وقت وحی آئی تھی جب کہ موسیٰ علیہ السلام کے لیے ان کو اندیشہ ہوا (کہ کہیں ان کی ولادت کا راز ظاہر نہ ہوجائے) کہ اے قلب! جب تجھے اپنے راز نہاں کے ظاہر ہونے کا اندیشہ ہو تو جسم کو بنوں اور جنگلوں کے دریا میں ڈال دے اور متعلقین واحباب سے علیحدہ ہو جا۔ تجھ سے تو وہ عورت ہی بہتر ہے۔ کہ وہ اپنے بچے کو (تقدیر پر راضی رہ کر) دریا میں ڈال رہی تھی اور تو دو قدم چلتے ہوئے ڈرتا ہے۔ یہ تیرے ایمان کے نقصان کا باعث ہے۔ (جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ) "اگر ہم (موسیٰ کی والدہ کے) قلب پر (صبر کی) گرہ نہ لگاتے (تو وہ اپنی چیخ و پکار سے راز کو ظاہر کردیتیں) اسی طرح جب اپنے بیابان (توکل میں) مراد و مقصود کو منقطع ہوتے دیکھے اور تیرا اندیشہ یہاں تک بڑھے کہ کیا عجب ہے کہ تو مخلوق اور اسباب کی طرف رجوع کرے تو اس وقت تیرے قلب

حینئذ علی
قلبک +

یا نقص التوحید والعلم والتقوی + این انتم والتوبۃ فی کل حالۃ + یا مدبر الاکل بالدین نفاق + والاکل بالصنعۃ سنۃ + اقعد مع ھذہ السنۃ حتی یاتی الایمان + تاخذ الصنعۃ فی یدک وتغلق ابواب الخلق من قلبک + حینئذ اخرج اواقعد + تقلب فی دارعلمہ اعمی اصم + لا تسمع غیر الحق و لا تری غیر فضل الحق + ثم السیاحۃ تاتی اکناف الارض مع الشحنۃ + یا عوام لیس احد کم اذالحق شیاء اخذہ وتغرب وسافر حالۃ الاخذ من الخلق + وحالۃ الاخذ من الحق عزوجل حقیقۃ +
واما اذا ترقت درجۃ و
تحققت ولایۃ
لا یخطر بقلبہ اخذو لاعطاء + تاتیہ الا شیاء وھو غائب عنھا + یقسم لہ تناولھا + یا ام موسی اذا خفت علیہ وفالقیہ فی الیم + وانت اذا خفت علی دینک الق قلبک الی اللہ + سلم قلبک الیہ +
سلم اھلک الیہ +
قل انت الصاحب
فی السفر والخلیفۃ
فی الا ھل والولد +

معرفتک باللہ عزوجل ومحبتک لہ کمثل ھمیان فی وسطک + اینما توجھت ھو معک + فتنام مع القدر و تسمع من

پر (صبر کی) گرہ لگائی جائے گی (اور حق تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کا سامان ہوگا۔)

کمانا سنت ہے: اے توحید، تقویٰ اور علم میں خسارے والو! تم ہر حال میں توبہ کیوں نہیں کرتے؟ اے بدنصیب! دین بیچ کر کھانا نفاق ہے اور کما کر کھانا سنت ہے۔ اس سنت پر عمل کر کہ یقین پیدا ہو۔ ہاتھ کا ہنر اختیار کر اور دل سے مخلوق کے دروازے بند کر۔ اس کے بعد بیٹھا رہ یا باہر نکل۔ تقدیر کے خانہ میں گونگا بہرا بن کر چلے پھرے گا۔ حق کے سوا نہ کسی کی (آواز) سنے گا اور نہ لطف خداوندی کے سوا کچھ نظر آئے گا۔ پھر (خدائی) محافظ کے ساتھ اطراف عالم میں سیر و سیاحت نصیب ہوگی۔ اے لوگو! جب تم میں سے کسی کو کوئی چیز حاصل ہوتی ہے تو کیا مخلوق سے حاصل کرنے کی صورت میں تو مسافرت و سیاحت اختیار نہیں کرتا؟ اور خدا تعالیٰ سے لینے کی حالت تو حقیقت پر مبنی ہے۔ (پس اس میں سفر و سیاحت ہو تو اس میں تعجب کا کیا مقام ہے؟) ہاں جب اس کے درجے میں ترقی ہوتی ہے اور اس کی ولایت صحیح ہو جاتی ہے تب اس کے دل میں لینے دینے کا خطرہ بھی نہیں گزرتا۔ چیزیں اس کے پاس آتی ہیں لیکن وہ ان سے بے نیاز ہوتا ہے، مگر یہ اشیاء اس کی قسمت میں لکھی ہیں اس لیے ان کو لینا ہی پڑتا ہے۔ (خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) "اے موسیٰ کی ماں! جب تم کو اپنے بچے کے لیے اندیشہ ہو (کہ فرعون آگاہ ہوتے ہی قتل نہ کرا دے) تو اس کو دریا میں ڈال دو۔" (اسی طرح اے بندۂ مومن) جب تجھ کو اپنے دین کا اندیشہ ہو تو اپنے قلب کو خدا کی طرف پھینک دے اور قلب کو اسی کے سپرد کر دے۔ گھر والوں کو بھی اسی کے حوالے کر اور عرض کر کہ تو ہی سفر کا رفیق اور ہمارے بعد بال بچوں کا کارساز ہے۔

خاصان خدا: خدا تعالیٰ کی محبت اور معرفت (روپوں کی) ہمیانی کی طرح ہے کہ جہاں بھی جائے گا، تیرے ساتھ رہے گی۔ تقدیر کی معیت میں سوئے گا اور تقدیر و

القدرة والقادر + والله ثم والله ان احوال وليآء كاحوال الانبياء + لكن لقبهم غير القابهم + الانبيا والمرسلون لاينزل اليهم منكر و نكير + لانهم شفعاء الخلق + هكذا هئولا لايحاسبون لانهم خواص الخلق +

يا عبدى الهوى والطبع + يا عبد الثناء والحمد + ماجف به القلم وسبق به العلم من الاقسام لابدمن استيفائهما + لكن الشان هل تاخذها بك اوبه + توجدک اوتفقدک +

مع التو حيد سر من اسرار الحق عزوجل فى قلب عبده لا يطلع عليه الشيطان ولا العقول ولا الملک + اطلب القرب من باب فنائک + اذا رضيت احبک + فاذا احبک اطلعک + اصحبک + كنت ابدا فى صحبته مع علمک والعابد تصحبه بعبادته + لا يعلم ان المريد هنا الا العارف + انت مسخر له + فان وافقت الله فى ذلک والا فانت مطر ود + كنانمشے خلفهم و نحن كالذرة لنستفيد منهم كلمات الدخول + من استغنى براءيه ضل + وبعد كلام قال +

ويكون نائب الرسول فى المتابعة يترک ثم يترک +

قادر ہی کی سنے گا۔ واللہ باللہ' اولیاء کے حالات انبیاء علیہم السلام کے حالات کے مطابق ہوتے ہیں' لیکن ان کے القاب الگ الگ ہیں۔ انبیاء و مرسلین کے پاس (قبر میں) منکر نکیر نہیں آتے' اس لیے کہ وہ تو مخلوق کے شفیع ہیں۔ اسی طرح اولیاء سے بھی حساب نہ لیا جائے گا کیونکہ وہ مخلوق میں خاصان خدا ہیں۔

عارف کی اطاعت : اے خواہش و نفس کے بندے! اور اے بندۂ مدح و ستائش! تقدیر میں جو کچھ لکھا جا چکا اور جو علم ازلی واقع ہوچکا' اس کا لینا اور استعمال کرنا ضروری ہے۔ باقی بات اتنی ہے کہ اپنے ہاتھ سے لیتا ہے یا خدا کے ہاتھ سے۔ اپنے کو موجود بناتا ہے۔ یا مفقود؟ توحید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز بندے کے قلب میں ایسا بھی ہوتا ہے جس سے نہ شیطان واقف ہو سکتا ہے نہ عقلیں اور نہ فرشتے۔ فنا کے دروازے سے گزر کر قرب خدا کا خواستگار ہو۔ جب تو (قضا وقدر پر) اس سے راضی ہو جائے گا تب وہ تجھ کو (اپنے اسرار سے) با خبر کرے گا اور اپنی مصاحبت میں لے لے گااور تو اپنے علم کے ساتھ ہمیشہ اس کے پاس رہے گا ۔ عابد کو اپنی عبادت کی وجہ سے اس کی معیت حاصل ہوتی ہے۔ صرف عارف ہی جان سکتا ہے کہ یہ سچا طالب ہے یا نہیں۔ تجھے عارف کا ہر حکم ماننا چاہیے۔ اگر اس بارے میں تو نے اللہ کی موافقت کی تو (ہر طرح کی خوبی حاصل ہوگی) ورنہ تو راندہ درگاہ ہو جائے گا۔ ہم اہل معرفت کی پیروی کیا کرتے تھے ذروں کی طرح پیچھے لگے رہتے کہ ان سے (شاہی دربار میں) داخلہ کے الفاظ سیکھ لیں۔ جس نے اپنی رائے پر بھروسا کیا (اور شیخ کو غیر ضروری سمجھا) وہ گمراہ ہوا۔ کچھ تقریر کے بعد فرمایا۔

اتباع رسولؐ : (انجام کار بندۂ مومن) اتباع رسولؐ کرتے کرتے ان کا نائب بن جاتا ہے۔ ترک و اخذ کرتا

ياخذ ثم يئوخذ + يترک المتروک و ياخذ الماخوذ + يضئى لک الامر کفلق الصبح يجدد على العبد ثوبى الوجود تارة والفناء تارة + تارة يفتقد فيقبل الحق عليه +
وتارة يوجد فيخبر عن الحق + روى قلبى عن ربى +

اجعل الخلوتک بابين + باب الى الخلق وباب الى الحق + تودى حقوق الخلق وتودى حقوق الحق + اصحب الخلق للحق فتكفى شر الخلق + ويدوم لک قرب الحق + الخلق ما سوى الحق + وهذا معنى يعم جميع الاحوال + معنى صحبتک الخلق نصيحتک لهم + بعد صحبته الحق اصحب الخلق + فاذا صحبت الخلق بعد صحبته الحق فانت مع الحق لا مع الخلق + علامته صحبتک للخلق انک لا ترى النفع والضر من جانب الخلق + بل الكل مسلطون عليک مسخرون + قلوب اكلت من طعام فضله وسمعت حديثه وراء ت فرحته قربه + خاطب الله قلوبهم فى الدنيا قبل الموت + مخاطبون فى القيامته + واحاد افراد يخاطبون فى الدنيا

رہتا ہے یعنی جو چیزیں چھوڑنے کے قابل ہوتی ہیں چھوڑ دیتا ہے اور جو لینے کے قابل ہوتی ہیں ان کو لے لیتا ہے اور تیرے لیے بھی یہ بات (اتباع رسولؐ کی برکت سے) ایسی روشن ہو جائے گی جیسے صبح کی سفیدی بندے کو کبھی جامہ وجود پہنایا جاتا ہے اور کبھی لباس فنا۔ وہ کبھی غائب ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس پر متوجہ ہو اور کبھی موجود ہو جاتا ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے (مخلوق کو احکام الٰہی کی خبر دے کہ میرا دل اپنے رب سے (بلا واسطہ) روایت کرتا ہے۔

دو دروازے: اپنی خلوت کے۔ دو دروازے بنا۔ ایک مخلوق کی طرف اور دوسرا خدا تعالیٰ کی طرف کہ مخلوق کے حقوق بھی (تبلیغ کے ذریعے) ادا ہوتے رہیں اور (عبادت و ریاضت سے) حق تعالیٰ کے حقوق بھی۔ مخلوق سے بھی خدا تعالیٰ کے لیے مل تاکہ ان کے شر سے تو محفوظ رہے اور خدا کا دائمی قرب حاصل ہو۔ خدا کے سوا ساری چیزیں مخلوق ہیں اور سارے حالات کے بھی یہی معنی ہیں۔ مخلوق کے ساتھ رہنے کا یہ مطلب ہے کہ تو ان کی خیر خواہی کرے۔ خدا تعالیٰ کی معیت حاصل کرنے کے بعد مخلوق سے بھی مل کیونکہ خدا کے پاس رہنے کے بعد مخلوق کے پاس رہے گا تو خدا تعالیٰ کے ساتھ رہے گا، مخلوق کے پاس نہ رہے گا۔ تیری (اللہ واسطے) مخلوق کے ساتھ رہنے کی پہچان یہ ہے کہ نفع و نقصان کو مخلوق کی طرف سے نہ سمجھے (بلکہ یہ سمجھے کہ) سب (نقصان پہنچانے کے لیے) مجھ پر مسلط کیے گئے ہیں یا (نفع پہنچانے کے لیے) میرے تابع کیے گئے ہیں۔ ایسے بھی دل ہیں جنہوں نے اس کے فضل کا کھانا کھایا۔ اس کی باتیں سنیں اور اس کے پاس رہنے کا لطف اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ نے اہل اللہ کے دلوں سے ان کے مرنے سے پہلے ہی کلام کیا اور آخرت میں ان سے خطاب فرمائے گا۔ اکا دکا ایسے بھی ہیں جن کو دنیا ہی میں مخاطب کیا جاتا ہے۔

ابوالقاسم الجنید

قال ما تکلمت الا بعد شهادة اربعین من الابدال + من جملتهم السری السقطی ولم یفعل بقولهم حتی راء ی الرسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو یقول یا جنید تکلم علی الناس فانه قد ان لک ان تتکلم الان + ان اردت الحق والزیادة والثبات فافعل مانقول+ والا فالویل لک+

عند الصلوة تستقبل القبلته + وعند البلاء ایضا تستقبل قبلته + وهو ان تستقبل بوجه قلبک الحق عزوجل + کما استقبلت بوجهک الکعبته + فان استقبلت بوجهک الخلق عند الا فات کان ایمانک باطلا + لان البلاع عند لا یمان منکسر + انکسار القلوب فیه کبیرة + لکن انکسار قلوب العوام للدنیا والخواص لحظ الا خری وخواص الخواص تنکسر قلوبهم لفوات المولی + اولحجاب وقع بعد الکشف + لکل احد انکسار یخصه + الا احاد الراد انکسار هم لا جل الحق عزو جل + سئل عن قول النبی صلی الله تعالی علیه وسلم لا یقبل الله دعاء ملحونا + قال لا یقبل الله دعاء متصنعا مسجعا فیه + انا و الاتقیاء من امتی براء من التکلف+

جنید بغدادیؒ کی احتیاط: ابوالقاسم جنید بغدادیؒ نے چالیس ابدال کی گواہی کے بغیر تقریر نہیں کی۔ انہی میں سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ بھی ہیں۔ ان چالیس کے ارشاد کے بعد بھی وعظ نہیں فرمایا' یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں۔ "اے جنید! اب لوگوں کو وعظ کرو۔ اب تمہارے وعظ کہنے کاوقت آگیا۔" اگر تو حق' ترقی اور استقامت چاہتا ہے تو جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اس پر عمل کرو ورنہ تیرے لیے ہلاکت ہے۔

مصیبت کا قبلہ: نماز میں بھی ایک قبلہ کی طرف رخ ہوتا ہے اور مصیبت کے وقت بھی ایک قبلہ کی طرف منہ کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ دل سے اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جائے' جیسے (نماز کے وقت) تو نے اپنا منہ مخلوق کی طرف کر لیا تھا اب اگر مصیبتوں میں تو نے اپنا منہ مخلوق کی طرف کیا (یعنی مصیبت دور کرنے کے لیے مدد چاہی) تو تیرا ایمان جاتا رہا۔ ایمان سے مصیبت خود شکست کھا جاتی ہے ایسے وقت دل شکستہ ہونا گناہ کبیرہ ہے ہاں عوام الناس دنیا کی خاطر دل شکستہ ہوتے ہیں خواص حظ آخرت کے لیے اور آخص الخواص مولی کے ہاتھ سے جاتے رہنے پر شکستہ دل ہوتے ہیں یا پردہ اٹھ جانے کے بعد پھر پردہ پڑ جانے سے ان کے دل ٹوٹ جاتے ہیں۔ غرض ہر شخص کے لیے ایک شکستگی ہے جو اس کے لیے مخصوص ہے' سوائے اکا دکا افراد کے جن کی شکستگی صرف ذات حق کی خاطر ہوتی ہے۔ **ایک سوال۔** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے متعلق آپ سے کسی نے پوچھا کہ "حق تعالیٰ اس دعا کو قبول نہیں کرتا جو گانے کے انداز میں ہو۔" آپ نے جواب دیا۔ اس سے وہ دعا مراد ہے جس میں بناوٹ ہو اور قافیہ اور سجع کی پابندی ہو۔ (دوسری حدیث ہے) "میں اور میرے پرہیز گار امتی اس تکلف سے بری ہیں۔"

قد يغلب المؤمن الرجاء + ينظر الى ديوان معاصيه فلا يجد فيه معصيته + لقن الرشد من حال صغره من كتاب الى مقرى الى محراب + قد يكون هنا وهو نادر فلا يرى له معصيته + وفى ديوان الا وامر فلا يرى له امرا متروكا + فيقضى عليه بنوع معصيته لكيلا يهلك + ثم يتدارك فيتوب فتكون تلك المعصيته سابقته + كالنعقته على راسه + هنا الذنب فى حق هنا المؤمن الصديق كذنب ادم عليه السلام + وهنا نادر شاذلا يلتفت اليه ولا يعباء به +

الا رادة فى النفس ارادتان وهما ضدان + ارادة ماسوى الحق و ارادة الحق + فهما يصطلحان ويقتتلان الى ان يتم اربعون سنته + وهو معنى قول النبى صلى الله عليه وسلم من بلغ اربعين سنته فلم يغلب خيره شره فليتجهز الى النار + اشارة الى هنا الا صل +

يا ابا • ببيان الطرق الظاهر ظئر ورثوبته الباطن الفطام +

امید و خوف: کبھی مومن پر امید کا غلبہ ہوتا ہے۔ وہ اپنے دفتر گناہ پر نظر ڈالتا ہے تو ایک گناہ بھی نظر نہیں آتا (کیونکہ) بچپن ہی سے اسے صلاحیت کی تعلیم دی گئی تھی۔ کتاب لے کر (تحصیل علم کے لیے) استاد کے پاس جاتا تھا یا محراب میں (بغرض عبادت)۔ یہ بھی ہوا کرتا ہے اگرچہ شاذو نادر ہوتا ہے۔ بہر حال اس کو اپنا کوئی گناہ نظر نہیں آتا' پھر احکامات کے رجسٹر کو دیکھتا ہے تو وہاں بھی کوئی ایسا حکم نہیں پاتا جس کی تعمیل نہ کی گئی ہو۔ تب اس کی تقدیر میں کوئی گناہ لکھ دیا جاتا ہے' تاکہ (بے گناہی پر مغرور ہوکر) تباہ نہ ہو جائے۔ چنانچہ وہ (اس گناہ کے ارتکاب کے بعد فوراً" ہی) تلافی اور توبہ کرتا ہے۔ یہ معصیت اس کے لیے ایک تقدیری امر ہے جیسے سر میں ٹکر۔ یہ گناہ اس صادق مومن کے لیے ایسا ہی ہوتا ہے جیسے حضرت آدم علیہ السلام کا گناہ تھا (یعنی نوشتہ تقدیر تھا جو پورا ہوکر رہا)' مگر یہ شاذونادر ہوتا ہے اس کی طرف توجہ کرنا چاہیے نہ التفات۔

نفس کے ارادے: نفس کے ارادے دو قسم کے ہوتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ایک ارادہ ماسوا اللہ کے لیے اور دوسرا ارادہ حق تعالیٰ کے لیے۔ یہ دونوں آپس میں صلح اور جنگ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ چالیس سال پورے ہو جاتے ہیں (اور دونوں میں سے کسی ایک کی فتح ہو کر جنگ ختم ہو جاتی ہے)جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا یہی مطلب ہے کہ "جس کی عمر چالیس سال ہوگئی اور اس کی بھلائی اس کی برائی پر غالب نہ آئی پس وہ جہنم کی تیاری کرے۔" (یعنی خیر و شر کی اس جنگ میں شر خیر پر غالب آیا اور اب اصلاح ممکن نہیں)۔ یہ اسی اصل کی طرف اشارہ ہے کہ (اصلاح کا زمانہ چالیس سال تک ہے)۔

شریعت و طریقت: اے بیان طریقت کے منکر! ظاہر (یعنی شریعت) تو دایہ ہے اور باطن کی نظر دودھ

مادمت تعرف ما سواه ویعرفونک
فانت هوس + تارة تتبعهم
وتارة تذل لهم + هذه الدار
الیها طریقان

علامته الولی الاستغناء بالله
عزوجل فی کل شئی + والفنا عنه
بالله عن کل شئی + والرجوع الیه فی
کل شئی + فان ابت نفسک الا ادعاء
الولا یته فحد ها بهذه الخصال + فان
لم تقف فلست بولی + لا ینبغی
للعالم ان یدخل علی الملوک الا بعد
اتقان ایمانه واتقائه وقوة علمه
بالله وزهده و تمکنه من المعرفته
و الانس بالله + فید خلون الیهم
بقوی ویخرجون عنهم بقوی +

کنت اصحب بعض الناس
یحدثنی بکل ماقد جری
لی ویجری لی + وکان یمشی
معه صبی مستحسن + و یدخل
الی السلاطین+ فخطر بقلبی من
ذلک شئی+ فقال یا ولدی +
هذا الصبی هو فی رباط + واخاف
ان ترکته هناک
هلکوابه+ واما
دخولی علی السلاطین
فلیس لی الیهم حاجته+
وانما ادخل الیهم
اعظهم واکشف
لهم طرق العدل+
انتم فی صحبتکم خلل

چھوڑنے کا زمانہ۔ جب تک ماسواء اللہ سے تو جان پہچان رکھے گا وہ تجھ سے جان پہچان رکھیں گے اور تو بوالہوس کہلائے گا۔ کبھی ان کی پیروی کرے گا، کبھی ان کے سامنے جھکے گا۔ اس گھر کے یہی دو راستے ہیں (یعنی شریعت اور طریقت)۔

ولی کی شناخت: ولی کی پہچان یہ ہے کہ اللہ کے بھروسے پر ہر چیز سے بے نیاز ہو جائے اور ہر شے کو چھوڑ کر اللہ کو کافی سمجھے اور ہر بات میں اللہ ہی کی طرف رجوع ہو۔ اگر ولایت کا دعوٰی کیے بغیر تیرا نفس مانتا ہی نہیں تو اِن خصلتوں سے نفس کو روک ۔ اگر وہ ان سے نہ رکے تو تو ہرگز ولی نہیں ہے۔ عالم کو بادشاہوں کے پاس جانا مناسب نہیں ہے۔ جب تک ایمان وتقوٰی مضبوط اور علم حق اور زہد قوی اور معرفت و انس اللہ کے ساتھ راسخ نہ ہو جائے۔ اس وقت علماء کا سلاطین کے پاس جانا قوتوں کے ساتھ ہوگا اور وہاں سے نکلنا بھی قوتوں کے ساتھ۔

ایک بزرگ کا کشف: میں ایک بزرگ کی خدمت میں رہا کرتا تھا۔ وہ (اپنے کشف سے) میرے گزشتہ اور آئندہ واقعات مجھ سے بیان کردیا کرتے تھے ان کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکا بھی رہتا تھا اور وہ بادشاہوں کے پاس آتے جاتے بھی تھے۔ اس کے متعلق میرے دل میں خطرہ گزرا (کہ یہ دونوں باتیں ایک خدا رسیدہ بزرگ کی شان کے خلاف ہیں) تو وہ فرمانے لگے کہ "صاحبزادے! اس لڑکے کا تو یہ قصہ ہے کہ وہ خانقاہ میں رہتا ہے اگر اس کو میں وہاں چھوڑ دوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ (اہل خانقاہ) اس کی (ناجائز محبت کی) وجہ سے تباہ نہ ہو جائیں۔ باقی رہا میرا بادشاہوں کے پاس آنا جانا، (درحقیقت) مجھے ان سے کوئی غرض نہیں، میں تو ان کے پاس صرف اس لیے جاتا ہوں کہ ان کو نصیحت کروں اور انصاف کے راستے ان کو بتادوں" دوستو! تم (بزرگوں کی) صحبت میں رہتے ہو تو اس میں انتشار

ونحن نصحبهم
بالادب +

سال سائل اذا كان الطعام
مختلطا كيف يصح الصيام والصلاة +
فقال الحلال بين والحرام بين + الشرع
بين لك والتوقف ايضا + اذا قال
لك القلب لا فهو حرام + وان
قال نعم فهو حلال + وان سكت
فلم يقل نعم ولا فهو شبهته +
ان عدمت الما لو فات
وصبرت نفسك فهو القناعته + تدرى
كم عنده من الطاعات والصوم
والصلاة لا يعباء بها + انما مراده
منك قلب صاف من الا كدار
و الاغيار + الزاهد المنافق ظاهره
صاف وباطنه مكدر+ الصفار
فى خديه + والخشوع فى كتفيه +
وجبته الصوف عليه + وزهده
كف يديه + وباطنه يكدى +
نفسه راغبته الى الحمد والذم +
عينه طامحته الى مابايدى الناس +
اما العارف فظاهره متلطخ بشئى
من الاقسام + اقسام نفسه و
واقسام تتعلق به + جهبذ
الملك + كانه استاذ داره +
عازم جيشه + مع سلامته سره +
مع صفاء قلبه + مع روء يته حضرته +
امواج العلم تتلاطم به + بحار الدنيا
لا تملاء قلبه + جميع مافى السموات
السبع والا رضين وسائر
الموجودات بالا ضافته الى قلبه

رہتا ہے (اس لیے تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچتا) اور ہم ان کی صحبت میں ادب سے رہتے تھے۔

مشتبہ کھانے سوال: ایک سائل نے پوچھا جب کھانا ہی مشتبہ ہو تو روزہ نماز کیا درست ہوگی؟ آپ نے جواب دیا کہ حرام بھی ظاہر ہے اور حلال بھی معلوم ہے۔ شریعت نے (دونوں کو) تیرے لیے بیان کردیا ہے اور تامل (کرنا بھی بتا دیا کہ) جب (کسی غذا سے متعلق) قلب انکار کرے تو وہ حرام ہے۔ اگر ہاں کرے تو وہ حلال ہے۔ اگر خاموش رہے (یعنی نہ ہاں کرے اور نہ نا) تو وہ مشتبہ ہے۔ اگر تجھ کو اپنی پسند کی چیزیں نہ ملیں اور تو اپنے نفس کو صبر کرنا سکھا دے تو اس کا نام قناعت ہے(اور یہی چیز حاصل کرنے کے قابل ہے ورنہ) عبادتیں اور روزہ نماز تو تم جانتے ہی ہو کہ خدا تعالیٰ کے پاس کتنی کچھ ہیں (کہ کروڑ ہا فرشتے رات دن عبادت میں مصروف ہیں) جن کی اس کو پروا ہی نہیں۔ وہ تجھ سے ایسا قلب چاہتا ہے جو کدورتوں اور اغیار سے پاک صاف ہو۔ ریا کار زاہد کا ظاہر صاف ہوتا ہے اور باطن میلا۔ اس کے رخساروں پر زردی ہوتی ہے، خشوع ہوتا ہے اس کے مونڈھوں میں۔ اون کا جبہ بدن پر ہوتا ہے اور زہد ہوتا ہے صرف ہاتھ کی ہتھیلیوں میں۔ حالانکہ اس کا باطن بھیک مانگا کرتا ہے، نفس مدح و ذم کی طرف متوجہ رہتا ہے اور آنکھیں لوگوں کے مال و متاع کی طرف لگی رہتی ہیں۔ عارف صادق کا ظاہر تو کسی مقسوم کے ساتھ ملوث ہوتا ہے، خواہ اپنے نفس کے مقسوم ہوں (یعنی اہل وعیال اور زر و مال وغیرہ) یا وہ مقسوم جن کو اس سے تعلق ہوتا ہے، یعنی مخلوق سے میل جول اور لینا دینا وغیرہ)۔ کیونکہ وہ شاہی کارندہ، اس کے محل کا بخشی اور اس کے لشکر کا سپہ سالار ہوتا ہے۔(مگر یہ سب کام) باطن کی سلامتی، قلب کی صفائی اور بارگاہ ایزدی پر نظر رکھ کر (سرانجام پاتے) ہیں۔ علم کی موجیں اس کو تلاطم میں رکھتی ہیں اور دنیا بھر کے سمندر اس کے قلب کو لبریز نہیں کرسکتے۔ ساتوں آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ بھی مخلوق

متلا شیتہ + هذه صورة العارف و
تلک صورة الزاهد + ماعندک من
هذا خبر + فلم لا تقطع لسانک عن
الظن فی الخلق +

یا سلاطین الدنیا بطریق الاخرة من
اہلی اربابها + یا جها لا بالحق + انتم احق
بالتوبته من هوء لاء العوام + انتم احق
بالاعتراف بالذنوب من هنولاء + لا خیر
عند کم لا ربح ولا روح ولا نجاة ولا نور ولا
دین عندکم + واما دنیا کم فلا بتقی + تاخذون
بطباعکم واهو یتکم + تاخذون الدنیا
لها لاللاخرة + شغلی معکم + کلامی علیکم +
بشیر بذلک کله الی وعاظ زمانه
ویلله تطار شوا و تعلموا لا یتکلم
احد + کان الکلام لغیر کم +
استعیر لسانی الیوم + استعیر قالبی
الیوم + الاستئناس بالغربته والخلوة
مفتاح القرب + یا من صمتا فی خلوة
الشان فی صمت جلوتک +

یا بنی خلوة ثم جلوة +خرس
ثم نطق + اقبال علی الملک ثم اقبال
علی المملوک + قال بعض
الصدیقین

الحلال الطلق فی الریحانیین + ترید
ان تکون من الروحانیین حتی یکون حالک
فی الروحانیین + تمیز بین الخبیث والطیب +
مصباح سرک شمس معرفتک قمر قربک من
ربک + الحرام عند وجود نفسک + والشبهته
عند وجود القلب +

واطلال الطلق عند صفاء السر +

ہے وہ سب اور تمام موجودات اس کے قلب کے لیے بے حقیقت ہیں۔ یہ عارف کی حالت ہے اور وہ زاہد کی کیفیت تھی تجھے ان باتوں کی خبر نہیں لہٰذا تو مخلوق کی بدگوئی کرنے سے اپنی زبان کو کاٹ کیوں نہیں ڈالتا؟

توبہ کی ضرورت: اے آخرت کے ذریعے دنیا داروں سے دنیا چھیننے والو! اے خدا سے ناواقفو! تم کو عوام کی نسبت توبہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اور گناہوں کا اقرار کرنا ان سے زیادہ ضروری ہے تمہارے پاس خیر ہے نہ نفع اور نہ حیات ہے نہ نجات اور نہ روشنی ہے نہ دین۔ رہی تمہاری دنیا سو باقی رہنے والی نہیں۔ تم (جو چیز بھی لیتے ہو) اپنی طبیعت و خواہش نفس سے لیتے ہو اور دنیا دنیا ہی کی غرض سے حاصل کرتے ہو نہ کہ آخرت کے لیے۔ میری توجہ، میری محنت اور میرا وعظ تمہارے ہی لیے ہے۔ گونگے بن کر سیکھو۔ کوئی وعظ نہ کہے۔ (یاد رکھو) وعظ کہنا اور لوگوں کا کام ہے۔ میں نے اپنی زبان اور اپنا بدن آج عاریتاً" لے لیا ہے (کہ وعظ کہوں ورنہ خلوت و سکوت حقیقت میں میری اصلی حالت ہے) تنہائی اور ترک وطن قرب حق کی کنجی ہے۔ اے خلوت میں خاموش رہنے والے بڑی بات تو جلوت میں خاموش رہنا ہے

خلوت نشینی: عزیزم! پہلے خلوت ہے پھر جلوت پہلے خاموشی ہے پھر گویائی۔ پہلے آقا کی طرف متوجہ ہونا ہے، اس کے بعد غلام کی طرف دھیان دینا۔ ایک صدیق کا کہنا ہے کہ:۔

حلال و حرام: "خالص حلال روحانیت والوں میں ہوتا ہے۔" تجھے بھی روحانی بننا چاہیے تاکہ تیری حالت اہل روحانیت کی سی ہو اور باطن کا چراغ، معرفت کا آفتاب اور قرب الٰہی کا ماہتاب پاک و ناپاک میں امتیاز کر سکے۔ نفس کی موجودگی کے وقت غذا حرام ہوا کرتی ہے۔ قلب کی موجودگی میں غذا مشتبہ ہوتی ہے اور خالص (صرف) صفائی باطن (حاصل ہونے) کے وقت

هنا من وراء العقول + مادام ثمہ
نفس فانت تاکل حراما + وما دام
ثمہ قلب فتاکل شبهتہ + وان کان ثمہ
صفاء سرفانت تاکل الحلال الطلق + قال
لم قیل ان النفس لا مارۃ بالسوء لا تبالی
من این اکلت + کالزوجتہ السوء تقول لزوجها
اسرق واطعمنی + فهی لا تمیز بین الحلال و
الحرام + ولهذا + قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم علیک بذات الدین تربتا
یداک + ذات الدین تعینک
علی امور اخرتک +

النفس کهذه الزوجتہ باطنا + ترید ان تمیز بین
الحلال والحرام واذا حضر الطلق بین یدیک وان
کان من کسبک توقف + احسب ان ماخبز
وما طبخ فتوسل قلبک الی سرک و
توسل سرک الی ربک عزوجل + یوجہ
الحق عزوجل الی قلبک ملکا + ان کان
حلا لا قال لک کلوا من طیبات ما
رزقناکم الایتہ یتلو هذه الایتہ علی
قلبک + عند ذلک کل + وان کان حراما
وشبهتہ قال لک ولا تاکلو امما
لم یذکر اسم اللہ علیہ فذلک هو
الحرام فلا تقربہ + فان اللہ یعوضک
ماهو خیر منہ +
اقعدبین یدی قضائہ وقدره مستسلما حتی
تاء تی ید فضلہ + تمد یدک الی استیفاء
حظوظک + الزهد عمل ساعتہ + والورع
عمل ساعتین + والمعرفتہ عمل الا بد +
انا قایسنا احوالک باحول من
تقدم لم نجدک فی شئی منها +

(ہوگی)۔ یہ مضمون عقول سے بالاتر ہے۔ جب تک (کھاتے وقت) نفس موجود ہے تو (سمجھ لے) کہ تو حرام غذا کھا رہا ہے۔ جب تک قلب موجود ہے تو مشتبہ کھانا کھا رہا ہے۔ اگر صفائی باطن حاصل ہے تو خالص حلال کھارہا ہے۔ آخر یہ کیوں کہا گیا ہے کہ "نفس برائی کا حکم دینے والا ہے۔" اسی لیے کہ اس کو پروا نہیں ہوتی کہ کہاں سے کھایا؟ جیسے بے دین بی بی اپنے خاوند سے کہتی ہے کہ چوری کرکے لاؤ اور ہمیں کھلاؤ۔ اس کو حرام حلال کی تمیز ہی نہیں ہوتی۔ اسی لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "دین دار عورت سے نکاح کرو۔" دین دار عورت آخرت کے معاملات میں تیری مدد کرے گی۔

نفس کی مثال: باطنی حیثیت سے نفس بھی اس عورت کی طرح ہے ۔ تجھ کو حرام اور حلال میں تمیز کرنا چاہیے خالص حلال بھی تیرے سامنے آئے اور وہ تیری کمائی ہی کا کیوں نہ ہو، توقف کیاکر اور خیال کر کہ روٹی سالن ابھی تیار ہی نہیں ہوا قلب باطن کا اور باطن اپنے پروردگار کا وسیلہ اختیار کرے گا اور پروردگار تیرے قلب کی طرف ایک فرشتہ بھیج دے گا (جس کا کام یہ ہوگا) کہ اگر حلال کھانا ہے تو وہ تیرے قلب پر یہ آیت پڑھے گا (کھاؤ پاک چیزیں جو ہم نے تم کو عطا فرمائیں)۔ اس وقت اس کو کھا لینا ۔ اگر کھاناحرام یا مشتبہ ہوگا تو یہ آیت پڑھے گا "جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اس کو نہ کھاؤ۔" لہٰذا یہ حرام ہے، اس کے قریب بھی نہ جا کہ خدا تعالیٰ تجھ کو اس کے عوض اس سے بہتر غذا عطا فرمائے گا۔ قضا وقدر کے سامنے سر تسلیم خم کرکے بیٹھ رہ، یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کا فضل آکر تیرا ہاتھ لذتوں کی طرف بڑھا دے۔ زہد ایک ساعت کا عمل ہے اور تقویٰ دو ساعت کا ہاں معرفت ہروقت کا عمل ہے۔

اصلاح نفس: جب ہم متقدمین کے حالات سے تیرے حالات کا مقابلہ کرتے ہیں تو ہمیں کوئی نسبت نظر نہیں آتی

اطعمت نفسک فناظر تک + بلغتها
شهواتها فاستطالت علیک +
ولوانک قطعت مواردها اشتغلت
بکسرها + بل بلغتها شهواتها
وفتحت بابا شیطانک + لا نه
بلقنها التمنی + ما لها لسان +
بل یلقی الیہا شیطان الجن + لا یقدر
علیک الا شیطان الانس + اذا اشبقت
بالفضول ان احتمت المادة وفطمتها
عن الحرام والشبهات المشتبهات
سکنت نائرتها + لو قللت
من المباح فابت علة فضولها +
انقلعت الشهوات منها + تبت
اشجار الخوف والرجاء فیها +
استضاء ت ظلمته باطنها +
اطمانت الی قلبها + نودیت
یا اینها النفس المطمئنته ارجعی
الی ربک راضیته مرضیته - + العامی
ینادی بها عندالموت +
این انت من سماط القرب + من
مخدع الحضرة + وانهم عندنا
لمن المصطفین الا خیار لا یصفو
قلبک حتی تصفو نفسک + حتی
تصیر ککلب اصحاب الکهف +
تابعته تربض باب عتبته القرب +
القلب فی الحضرة وهی
منتظرة لخروجہ+

علیک بظاهر الشرع +
عند ضعف ایمانک تاخذ
الرخصته بالکتاب والسنته +

تو اپنے نفس کو کھلاتا ہے اوروہ (کھا پی کر الٹا) تجھ سے مناظرہ کرتا ہے۔ تو اس کی خواہشات پوری کرتا ہے اور وہ تیرے ہی اوپر شیر ہوتا ہے۔ کاش! تو اس کی خواہشات کو دباتا اور اس کی شکستگی میں مصروف ہوتا، لیکن تو نے اس کی آرزوئیں پوری کیں اور شیطان کے لیے دروازہ کھول دیا۔ شیطان ہی تو ہر قسم کی آرزوئیں نفس کو تلقین کیا کرتا ہے۔ نفس کے زبان نہیں ہوتی۔ شیطان الجن ہی اس میں (خواہشات) ڈالتا ہے۔ جب تک تو بکواس کرتا رہے گا شیطان آدمی ہی تجھ پر قابو پائیں گے۔ اگر تو نفس کے مادہ کو جلا دیتا۔ اس کو حرام، شبہات اور مشتبہ چیزوں سے الگ رکھتا تو اس کے ابال کو سکون ہو جاتا۔ اگر تو مباح غذا کم کھاتا تو نفس کی بہت کچھ فضولیات پگھل کر ختم ہوجاتیں اور اس کی خواہشات کا درخت جڑ سے اکھڑ جاتا اور اس میں امید وبیم کا درخت اگ آتا۔ باطنی تاریکی روشنی سے بدل جاتی اور وہ قلب کے ساتھ سکون پاتا، اس کو آواز دی جاتی "اے نفس مطمئنہ! اپنے پروردگار کی طرف واپس چل کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔" عام آدمی کوموت کے وقت یہ ندا دی جاتی ہے(اور خواص کو زندگی میں اصلاح نفس کے وقت) تو تقرب کے دستر خوان اور حضور خداوندی سے کہاں دور چلا گیا؟ (کہ اس آیت کا مصداق بنتا) "واقعی وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ اور منتخب گروہ میں سے ہیں" تیرا قلب کبھی صاف نہ ہوگا جب تک کہ تیرا نفس صاف نہ ہوجائے اور وہ اصحاب کہف کے کتے کی طرح مطیع نہ ہو جائے کہ قلب تو حضوری میں ہو اور نفس اس کے باہر آنے کے انتظار میں دروازہ قرب کی دہلیز پر بیٹھا رہے۔

شریعت پر عمل: ظاہری شریعت پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ایمان کمزور ہے تو کتاب و سنت کی رخصتوں پر عمل کر۔ ایمان قوی ہونے کے بعد عزیمت اور سخت

حتی اذا قوی ایمانک علیک برکوب
العزیمۃ والاشد + ان رکبت
نفسک سرت مع القلو و
موافقۃ + قیل للحلاجؒ حین صلب
اوصنی + قال نفسک ان لم تشغلها و
الا شغلتک + کان لی قمیص
فی بدء امری کان ناعما +
اخرجتہ الی السوق مرارا
عدۃ لم یشترۃ احد + فمضیت
الی انسان فرھنتہ عندہ علی
دینار + الی ان جاء ت ایام العید +
فاذا بذلک الرجل قد جاء
بالقمیص + قال خذا لبسہ وانت فی
حل من الدینار + فامتنعت
فقال خذہ والا احرقتہ +
فالزمنی یلبسہ + عند
ذلک علمت انہ قسمی
لا زھد لی فیہ (سئل)
عن قول بعض العلماء
تعلمنا العلم لغیر اللہ
فابی ان یکون الا للہ +
فقال ھذا القول ثبور
فی حق اولیاء اللہ لان
التعلم لغیر اللہ شرک +
ونحملہ علی وجہ اخرانہ
یکون یرید بہ الا خرۃ
وھو نقص ایضا + فلم
یزالوا یعملون بہ
حتی اتی بھم الی اللہ
عزوجل وقربہ + اخذوا
ظاھر امن باطن + فرعامن

احکام پر عمل کر۔ اگر نفس کو قابو میں کر لے گا تو تقدیر کی موافقت میں چلنا آسان ہو گا۔ منصور حلاجؒ کو جب سولی پر چڑھایا گیا تو کسی نے عرض کیا کہ مجھ کو وصیت کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ "بس نفس کی وصیت کرتا ہوں کہ اگر تو اس کو اپنی خدمت میں نہ لگائے گا تو وہ تجھ کو اپنی خدمت میں لگا لے گا" ابتدائی زمانے میں میرے پاس ایک نہایت عمدہ کرتہ تھا۔ میں کئی مرتبہ اس کو (بیچنے کے لیے) بازار گیا لیکن کسی نے اس کو نہ خریدا آخر ایک شخص کے پاس گیا اور کرتہ ایک دینار میں اس کے پاس رہن رکھ دیا' یہاں تک کہ عید کا دن آگیا اور میں نے اچانک اس شخص کو دیکھا کہ کرتہ لیے چلا آرہا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ لو اس کو پہن لو اور میں نے ایک دینار معاف کیا میں نے انکار کیا(اور کہا کہ نہ تو میں دینار معاف کرانا چاہتا ہوں اور نہ ہی ابھی رہن چھڑاؤں گا) اس نے مجھ سے کہا کہ یا تو اس کو لے لو' نہیں تو میں اس کو جلا دوں گا۔ غرض وہ کرتہ مجھے پہننا پڑا اور میں نے سمجھ لیا کہ یہ میری تقدیر میں لکھا جاچکا ہے۔ اس میں میرا زہد کام نہیں دے سکتا۔ **سوال۔** کسی عالم کے اس قول کا مطلب آپ سے پوچھا گیا کہ "ہم نے علم سیکھا تو غیر اللہ کے لیے تھا لیکن وہ اللہ ہی کے لیے ہوگیا۔" **جواب۔** آپ نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کے حق میں تو یہ قول عیب ہے کیونکہ غیر اللہ کے لیے علم سیکھنا شرک ہے لیکن ہم اس کو دوسری صورت دیتے ہیں کہ "غیر اللہ" سے مراد آخرت ہو' اگرچہ وہ بھی نقص ہے (لیکن شرک نہیں)' چنانچہ (مطلب یہ کہ علم تو حصول آخرت کے لیے سیکھا تھا اور) اس پر عمل کرتے رہے یہاں تک کہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے قرب تک لے آیا (اور عمل حصول قرب الٰہی پر ہی منتج ہوا)۔ انہوں نے باطن سے ظاہر کو لیا اور جڑ سے شاخ تک پہنچے۔ پہلے وہ عام دستر خوان پر بٹھائے گئے (یعنی طالب آخرت بنے)۔ اس کے بعد فضل کا

اصل + اقعدوا علی مائد ة
العوام ثم خصوابطعام الفضل +
اکلوا اکلتین فی حالتہ واحد ة
شارکوا العوام فیما اعطوا + اذا
ارادک لا مرھیاک لہ +
من عرف ہلوا مری
وقعد عنی فھو مذنب
علی الحقیقتہ +

کان احد ھم اذاراہ علی خرق
عادة من الکرامات + یقول لہ راء یت
ھذہ ھات یدک + فیشھد
اللہ علیہ لا یحدث بہ
حتی الممات + و رجل
مسکین یعمل ایا ما للہ +
حتی یاء یتہ سرمن اللہ لیلا
یحدث بہ نھارا + سلب +
واللہ الرجل واحد والعلم
والکرامتہ شئی واحد + یومر
صاحبھا بالکتمان حتی یاء تی
القضا ء والقدر باظھار
ذلک مع حفظ قلبہ و سرہ
مع الحق عزوجل + اذا
کان وقع بقلبک حسن الدنیا
و زینتھا ھرول منھا + فلا
شک انھا تتبعک

سئل قیل لہ الفطام صعب +
قال علیک لا نہ ما یصعب
الفطام الا علی طفل لا یعرف الا
امہ فحسب + اما من عقل وعرف
الا کل والشرب زھد فی ذلک
اللبن الخارج من ضرع + کانہ

خاص کھانا پیش کیاگیا(یعنی طالب مولیٰ بنے) ایک ہی حالت میں دونوں نوالے کھائے (یعنی ایک ہی علم کی بدولت آخرت بھی ملی اور قرب حق بھی نصیب ہوا) جو شے عوام کو ملی اس میں بھی شریک ہوئے۔ جب وہ تجھ سے کوئی کام لینا چاہے گا تو اس کے لیے تجھ کو خود تیار کردے گا۔ جو میری حالت سے واقف ہوا اور پھر مجھ سے (الگ ہو کر) بیٹھ رہا، در حقیقت وہ گنہگار ہے۔

کرامت و اظہار کرامت : (پہلے زمانے کے بزرگوں کا تو یہ عالم تھا کہ) اگر کوئی شخص ان بزرگوں کی کرامت میں کوئی بات خلاف قانون فطرت دیکھ لیتا تو وہ لوگ اس سے عہد لیتے اور قسم دلاتے کہ تم نے یہ کرامت دیکھ تو لی ہے مگر مرتے دم تک اس کا تذکرہ کسی سے نہ کرنا اور (آج یہ حالت ہے کہ) بے چارہ مسکین چند روز اللہ واسطے عمل کرتا ہے۔ رات کو ذرا سا خداوندی راز اس کو معلوم ہو جاتا ہے تو دن بھر اس کا تذکرہ کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ چھین لیا جاتا ہے۔ خدا کی قسم آدمی بھی ایک چیز ہے اور علم وکرامت بھی ایک چیز۔ صاحب کرامت کو حکم ہے کہ کرامت کو چھپائے یہاں تک کہ تقدیرالٰہی اس کو ظاہر کرنے کا حکم دے، (تو اس وقت) اپنے قلب اور راز و نیاز مع الحق کی حفاظت کرتے ہوئے (اس کو ظاہر کرے)۔ جب دنیا کا حسن اور اس کی زینت کا خیال دل میں آئے تو اس سے بھاگ کہ یقیناً وہ تیرے پیچھے پیچھے ہولے گی۔

ترک دنیا۔ سوال : کسی نے کہا کہ دودھ چھوڑنا (یعنی دینا ترک کرنا) تو بہت مشکل ہے(پھر دنیا کیسے ترک کی جائے؟) جواب: آپ نے فرمایا۔اسی بچے کو دودھ چھوڑنا مشکل ہے جو ماں کے سوا کسی چیز سے واقف ہی نہ ہو۔ جو کھانے پینے سے واقف ہو، اس کو اس ذرا سے دودھ کو جو ماں کی چھاتی سے سوئی

خرم ابرة باللہ هرول
واقصد الباب +

لعلک ان تکون من اولیاتہ واصفیا ئہ +
ویحسبها عنک حتی یصفو قلبک
عنها و یتنحی من قلبک ذکرها +
وتدوم علی فوتک حسرتها +
ویقام حبک للملک مقام حبها +
حتی اذا متلاء قلبک بحب ربک
والانس بہ وانقطعت الا لات +
جئی بها خادمتہ مع درع علیک و
حراس + مع حفظتہ وهی منزوعتہ
السموم + تاتی بلسان محب تقول +
قسمک فی الموضع الفلانی والموضع
الفلانی + بنت فلان
قسمک + کل
لحظتہ فی زیادة
تملق +

یا اهل العراق یا اهل مملکتہ
الدنیا و ملوکها و ملا بسهاو
ولا تها عندی ثیاب معلقتہ فی
بیت ابها شئت لبست + علیکم
بالسلا متہ فی اواتیکم بجنود لا قبل
لکم بها والسلام + الترک زهد
والا خذ معرفتہ + دع الاقاویل
من تقدم + کل واحد شیخ زمانہ +
والزاهد غلام العارف + مادام ثمتہ
نوع خیر من الدنیا و ما فیها +
والا خرة نوع بقایا طبع
و هوی + اعندک ذلک
الترک + فان اخذ قلبہ
مایا خذہ حتی ذهب

کے ناکے کے برابر سوراخ سے نکلتا ہے' چھوڑ دینا کیا دشوار ہے؟ تجھے خدا کی قسم ہے بھاگ اور باب حق کا قصد کر۔ کیا عجب ہے کہ ولیوں اور متقیوں میں شامل ہو جائے اور اللہ تعالیٰ ان (دنیاوی لذتوں کو) تجھ سے باز رکھے اور تیرا قلب ان سے پاک صاف ہو جائے اور ان کی یاد بھی تیرے دل میں باقی نہ رہے اور خود ان کو تیرے ہاتھ سے نکل جانے کی دائمی حسرت ہو اور بادشاہ کی محبت ان کی جگہ لے لے۔ جب حب خدا وندی اور اس کے انس سے تیرا قلب لبریز ہو جائے گا اور آلات منقطع ہو جائیں گے (یعنی اسباب پر نظر نہ رہے گی) تو تجھ کو زرہ پہنا کر اور تجھ پر محافظ پہرہ دار مقرر کر کے ان لذات دنیوی کو بھی خادمہ بنا کر تیرے پاس اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کا زہر نکال دیا گیا ہوگا اور وہ دوستانہ زبان سے عرض کرے گی کہ آپ کا مقسوم فلاں فلاں موقع پر ہے اور فلاں عورت آپ کی قسمت میں لکھی ہوئی ہے۔ غرض ہر لحظ اس کی خوشامد و چاپلوسی زیادہ ہوگی (تاکہ وہ تمہارا مقسوم تمہارے حوالے کر کے بار امانت سے سبکدوشی حاصل کر سکے)

زہد بے رغبتی کا نام ہے: اے باشندگان عراق! اور اے دنیا بھر کے اہل مملکت و شاہان و سلاطین وحکام! (سن لو کہ) میرے گھر کے اندر بہتیرے کپڑے لٹکے ہوئے ہیں جو چاہتا ہوں پہن لیتا ہوں۔ تم میرے معاملے میں سلامت روی اختیار کرو' ورنہ تم پر میں ایسا لشکر (غیبی) لاؤں گا کہ تم اس کا مقابلہ نہ کر سکو گے۔ والسلام (دنیاوی نعمتوں کا) ترک کرنا زہد اور ان کا لینا معرفت ہے (بشرطیکہ تقدیر کی موافقت سے ہو)۔ متقدمین کی باتیں چھوڑو۔ ان میں ہر شخص اپنے وقت کا شیخ تھا۔ زاہد شخص عارف کا غلام ہوتا ہے جب تک اس میں دنیا و مافیہا کی کوئی خوبی موجود ہے (وہ زہد ترک نہ کرے گا) اور آخرت بھی طبیعت اور خواہش کا ایک قسم کا بقیہ ہی ہے (لہٰذا خواہش لذت کے ختم ہوتے ہی زہد بھی ختم ہو جائے گا) کیا یہ ترک لذات تیرے پاس موجود ہے؟ (اس سے محروم ہوتے

الکل عن القلب وانقلع
بعروقه انتهی الزهد +
جاء ت المعرفته +
جاء الصفاء + ذهب
الکدر + جاء القرب +
جاء الحق + جاء المسبب
انقطع السبب + حینئذ
یرجع الثبات الیه و
یقعد علی باب داره +
بامر الخلق و ینهاهم +

تتعلق بک معاصیتک + الا عداء یشتفون +
ان اردت ان ترغم الا عداء فتب الان واشتغل
باخرتک + الله علیک شاهدوهو
معک اینما تو جهت + کان ابن عطا ء
یدعو اللهم ارحم غربتی فی دنیای +

الموت موتان + موت العوام هو الموت
المعهود + وموت الخواص هو موت
الا هویته والنفوس والطباع والعادات +
فیحیا القلب + فاذا حیی القلب جاء القرب +
فاذا جاء القرب جاء ت الحیاة الدائمته +
حینئذ یحال بینه و بین ذکرا لموت +
فی باطنه شئی یخصه + و ظاهره
یذکر الناس بالموت +
و یذکر هو معهم حکما
ظاهرا + اری ظواهر کم تشهد
بلوحد انیته وبواطنکم
بالعکس من ذلک + اری وجوهکم الی
الکعبته و قلوبکم ای الدرهم والدینار +
من خاف ادلج + این الخوف + اللهم
خلاصا + یاتی شیطان القلب المفرد فی
الخلق فی ارض الله تعالی طائعا مکتوفا

ہوئے عارفوں پر اعتراض کرنا کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا) پس اگر اس کا قلب جو کچھ بھی لیا کرتا تھا لینے لگے حتیٰ کہ تمام (لذتوں کا) قلب سے قلع قمع ہو جائے اور (خواہشات کا درخت) بیخ و بن سے اکھڑ جائے۔ اس وقت زہد ختم ہو جاتا ہے اور معرفت آجاتی ہے' صفائی آجاتی ہے' کدورت ختم ہو جاتی ہے۔ تقرب حاصل ہوتا ہے' حق ملتا ہے' مسبب الاسباب آجاتا ہے اور سبب منقطع ہو جاتا ہے۔ اس وقت استقامت اس کی جانب رجوع کرتی ہے اور حق تعالیٰ کے در پر بیٹھ جاتا ہے اور مخلوق کی امر ونہی کیا کرتا ہے۔

اللہ نگہبان: تیرے گناہ تجھ سے چمٹے ہوئے ہیں۔ دشمن تاک میں ہیں۔ اگر ان کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو ابھی توبہ کر اور آخرت میں مشغول ہو جا۔ اللہ تیرا نگہبان ہے اور ہر جگہ تیرے ساتھ ہے۔ ابن عطا دعا مانگا کرتے تھے کہ "بار الٰہا! میری غربت اور تنہائی پر رحم فرما۔"

موت کی قسمیں: موت دو قسم کی ہے۔ ایک عوام کی موت جس کو سب جانتے ہیں۔ دوسری خواص کی موت ہے یعنی خواہشات' نفس' طبائع و عادات کا مرجانا۔ اس وقت دل زندہ ہوجاتا ہے۔ اس کی زندگی سے قربت اور حیات ابدی حاصل ہوتی ہے۔ اس وقت بندہ اور موت کی یاد میں پردہ حائل کردیا جاتا ہے کہ اس کے باطن میں کوئی چیز ہوتی ہے جو اس کے لیے مخصوص ہے اور اس کا ظاہر لوگوں کو موت کی یاد دلاتا رہتا ہے اور ان کے ساتھ خود بھی حکم ظاہر کو یاد رکھتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم بظاہر وحدانیت کی گواہی دیتے ہو' مگر تمہارے باطن اس کے خلاف ہیں۔ تمہارے منہ کعبہ کی طرف ہیں اور دل درہم و دینار میں لگے ہیں۔ خوف کرنے والا اندھیرے منہ اٹھا کرتا ہے۔ (لیکن خوف ہے کہاں؟) بار الٰہا! خلاصی عطا فرما۔ اللہ کی زمین میں جو شخص یگانہ روز گار (قطب زمانہ) ہوتا ہے' شیطان ہاتھ باندھے فرماں بردار قیدی بنا ہوا اس کے قلب کے حضور آتا ہے۔ جب تک

بلیه + متی ذکرته فانت محب + فاذا سمعت ذکره لک فانت محبوب + متی ذکرته بلسانک فانت تائب + فاذا ذکر ته بقلبک فانت سالک + فاذا ذکرته بسرک فانت عارف +

یتعین علیک ان لا تصحب الصالحین الا بعد تهذیب اخلاقک السوء + والا مادمت تغیرک لقمته وخرقته فلا تصحبهم + فان فسادک فی صحبتهم یغلب علی صلاحک + دع
عنک هذه الرعونات
ولا توادد غیره
ولا تصحب
غیره ولا
تصاف غیره +

شوه علیک یا اخبث الخبث + یا احمق + یهودی اونصرانی احب الیک منی + دجال یاتی من خراسان ینظف ظاهره ویتفقه علیک احب الیک منی +

یا عباد الله الا هلمو الی حیاة دائمته + الی معین لاینضب ابدا + الی باب لا یغلق ابدا + هلموا الی ظل لا یزول + الی ثمرة لا تنقص + لا تعلم تاویله الا الله +

یا تربیته الشهوات و اللذات + یا تربیته الهوس + الخیر فیما وراء ک + احترق بنار صدق ارادتنا تخرق العجب والا بواب + فلا یبقی بیننا و بینک حجاب + تراه

تو خدا کا ذکر کرتا رہے گا، محب کہلائے گا اور جب سننے لگے گا کہ وہ تیرا ذکر کر رہا ہے تو محبوب بن جائے گا۔ زبان سے ذکر کرے گا تو تائب کہلائے گا اور قلب سے ذکر کرے گا تو سالک ہوگا اور جب باطن سے ذکر کرنے لگے گا تو عارف کہلائے گا۔

اصلاح سے پہلے : تجھے لازم ہے کہ اپنے برے اخلاق درست ہونے سے پہلے صالحین کی صحبت میں نہ بیٹھ اور جب تک (تیری یہ حالت ہے) کہ ایک لقمہ اور ایک ٹکڑا کپڑا تجھ میں تغیر پیدا کردیں(یعنی ان کے نہ ملنے پر تو غصے سے لال پیلا ہو جائے) ان کے پاس نہ بیٹھ ورنہ ان کی صحبت میں تیرا فساد تیری اصلاح پر غالب رہے گا۔ (یعنی تو اور زیادہ بگڑ جائے گا)۔ ان رعونتوں کو چھوڑ اور اللہ کے سوا نہ کسی سے محبت کر نہ کسی کا مصاحب بن اور نہ کسی سے دوستی پیدا کر۔

منافق سے سب بہتر ہیں : اے ناپاک! اے احمق! تجھ پر پھٹکار! تجھ سے تو یہودی و نصرانی اچھے اور پیارے ہیں (کہ منافق نہیں ہیں)۔ دجال جو خراسان سے آئے گا اور بہ ظاہر تجھ سے زیادہ صاف ستھرا اور تجھ سے زیادہ پڑھا لکھا ہوگا۔ وہ بھی مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہے۔

حیات ابدی : اے بندگان خدا! حیات ابدی حاصل کرو۔ ایسے چشمے پر آؤ جو کبھی خشک نہ ہوگا۔ ایسے دروازے پر آؤ جو کبھی بند نہ ہوگا۔ اس چھاؤں میں آؤ جو کبھی زائل نہ ہوگی۔ اس پھل کی طرف آؤ جو کم نہ ہوگا "اس کی حقیقت خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔"

صدق نیت : شہوتوں اور لذتوں میں پلنے والو! اے ہوس کی تربیت پانے والو! خیر کسی اور ہی چیز میں ہے۔ ہمارے صدق ارادت کی آگ میں جل جا کہ تو پردوں اور کواڑوں کو کھول لے گا۔ پس ہمارے اور تیرے درمیان کوئی پردہ نہ رہے گا۔ جس طرح ہم کو

كما ترانا + حينئذ التلبس
بالا قسام +

يامدعى الولاية لا تدع لانه علم ينشر على راء سلك + منادينادى عليك + الولاية افعال لا اقوال + بناء باطن وعمارته + اتصال القلب + مفاتيحها الايمان و حقيقتها ليس عندك منها خبر + تعلق بذيل بعض مفرد + بعض نفوس عباده المطمئنين + ولا تطلب منهم لقمته ليمكنوك من للبس اثوابهم ·

والو قوف بين ايديهم + حتى اذا دمت على ذلك لعله يقربك ويلبسك بعض خلقان كلما ته + ويطلعك على بعض احواله + يثبت جا شك ويطيب مقا مك + حتى اذا راء يت موارد الحق الى قلبك غمض عينيك + واخبث + لا تفش الى الغير سرة +

وارد الحق ياء تى قلوبهم على اختلاف احوالهم و مقاماتهم + تتغير ظواهر هم لتغير بواطنهم + ويحتاج المريد المطلع على اسرار هم ان يكون اعمى اصم سكران + حتى اذا ظهر ت نجابته عنده و تحقق ادبه يكتم سره + لعله يكسو قلبه ببعض ثيابه + يد هوا الله بظاهره + قلبه كيوشع بن نون مع موسى صلوات الله عليهما + يا غلام ماليس فى ملكك فهو خارج عن مملكتك + لا ° يخلواما

دیکھ رہا ہے، اسی طرح اس ذات کو بھی دیکھے گا۔ اس وقت مقسوم کے استعمال میں مشغولی (بے ضرر) ہو گی۔

قلب کی کنجی : اے ولایت کے مدعی ! دعویٰ نہ کر کیونکہ ولایت ایسا علم ہے جو پھیل کر رہتا ہے۔ منادی تجھ پر ندا دیتا ہے کہ ولایت اعمال کا نام ہے اقوال کا نہیں۔ وہ ایک اندرونی تعمیر ہے جس کی عمارت (مخلوق کے ساتھ) مل جل کر رہتا ہے۔ قلب کی کنجی ایمان ہے اور اس کی حقیقت کی تجھ کو بالکل خبر نہیں۔ کسی یگانہ روز گار عارف کے دامن سے چمٹ جا اور ان سے ایک لقمہ بھی نہ مانگ تاکہ وہ تجھ کو اپنے کپڑے پہننے اور اپنے سامنے کھڑے رہنے کا موقع دیں ۔ جب تو اس طرح ان کے سامنے کھڑا رہے گا تو تعجب نہیں کہ وہ خدا کا بندہ تجھ کو قریب بلائے اور اپنے کلمات کی گدڑی تجھ کو پہنائے اور اپنے بعض حالات سے آگاہ کرے کہ تیرا دل ٹھہر جائے اور ایک عمدہ مقام بن جائے۔ جب تو واردات حق کو اپنے قلب کی طرف آتا دیکھے تو اپنی آنکھیں بند کرلے اور سرجھکالے اور اپنے راز کو کسی پر ظاہر نہ کر۔

واردات حق : اہل اللہ کے قلب پر حق تعالیٰ کے واردات ان کے حالات اور مقامات کے اعتبار سے مختلف ہوا کرتے ہیں اور باطن کے تغیر سے ظاہر بھی بدلتے رہتے ہیں اور اس مرید کو جو ان کے اسرار پر مطلع ہو چاہیے کہ اندھا، بہرا اور ست بنا رہے۔ جب اس کے نزدیک شرافت ظاہر ہو جائے گی اور ادب متحقق ہو جائے گا کہ راز کو مخفی رکھتا ہے تو کیا تعجب ہے کہ اس کے قلب کو اپنا کوئی کپڑا پہنا دے اور اپنے ظاہر سے اللہ کے حضور میں دعا بھی کرے۔ اس کا قلب ایسا ہونا چاہیے جیسے کہ یوشع بن نون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے (یعنی محکوم و راز دان بنے رہنے کی وجہ سے انہیں خلافت ونبوت عطا ہوئی)۔ عزیز من! جو چیز تیری ملک نہیں وہ تیرے قبضے سے

ان یکون لک اولغیرک + معناه
اما ان یکون قسمک اوقسم
غیرک + فان کان لک فسوف
یاتیک وانت نائم +
فهذا التعب الذی ینقص فیک دینک
لماذا + لوانک نمت علی سماع
العلم ومصاحبته اهل الدین
والمعرفته والتفکر فیما هوات
لسهل علیک ترک الا سباب و
الارباب + ترک العمل للخلق بعد
الا خلاص ریاء + اما اذا ترک
رئویته الخلق لیظفر بالا خلاص
فیرجی له +

ما دامت مریدا فعلیک
بملازمت هذا الحکم + لعل
عملک یوصلک الی العلم +
یستعمل قلبک و جوارحک و
سرک + بامرک العلم و ینهاک + اللهم
مامنا الا من یریدک ولکن
الافات تمنعنا عنک + اوامرا لله
عزوجل دین علیک + فان
تاخرت مع قدرتک ظلمت + وان
ترکت کفرت + خذ من الدنیا
بقدر حاجتک لا للعب والا ستکثار +
اذا تحقق اسلامک بالتسلیم
سلمت نفسک الی ید قدرة +
کسا قلبک ثم کسا ظاهرک وباطنک + وتموت
فی الیوم کذا وکذا ثم یحییک + ثم یخرج
منک الخبائث والکدورات +
کلما رای الخق مات + وکلما
رای الخلق عاش + اذا رای الخلق
افتقر و ذل و هان + ابتلعته

خارج ہے (کیونکہ یہ چیز دو باتوں سے) خالی نہیں کہ یا تو وہ تیرے لیے ہوگی یا غیر کے لیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شے تیری قسمت کی ہوگی یا غیر کے قسمت کی۔ اگر تیری قسمت میں ہوگی تو سوتے میں بھی تیرے پاس آجائے گی۔ پھر یہ مشقت جو دین کو نقصان پہنچا رہی ہے کس لیے کرتا ہے؟ اگر تو ہمیشہ علم سنے۔ اہل دین کی مصاحبت میں رہے۔ اہل عرفان کا ساتھ اختیار کرے اور آنے والے واقعات میں غور و فکر کرتا رہے تو اسباب اور ارباب کو چھوڑنا آسان ہو جائے۔ اخلاص حاصل ہونے کے بعد مخلوق کی خاطر کسی عمل کا ترک کرنا بھی ریا ہے، لیکن اگر مخلوق کے دکھانے کے لیے ترک کیا جائے کہ اخلاص حاصل ہونے میں کامیابی ہو تو امید ہے (کہ کامیاب ہوگا)

شریعت کی پابندی: جب تک تو مرید ہے حکم شریعت کی پابندی ضروری سمجھ۔ کیا تعجب ہے کہ تیرا عمل تجھ کو اس علم تک پہنچا دے جو تیرے دل، اعضا اور باطن سے عمل کرانے لگے اور وہ علم ہی تجھ کو امرونہی کرے۔ خدایا! ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو تجھے نہ چاہتا ہو لیکن مصائب ہم کو تجھ سے روک رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے احکام تجھ پر قرض ہیں (جن کا وقت معینہ پر ادا کرنا فرض ہے) اگر قدرت کے باوجود تو (ادا کرنے میں) تاخیر کرے گا تو ظالم کہلائے گا۔ اگر ترک کر دے گا تو کافر قرار پائے گا۔ دنیا سے ضرورت کے مطابق لے۔ جمع کرنے یا عیش و عشرت کے لیے نہ لے۔ جب شان تسلیم کے باعث تیرا اسلام ثابت ہو جائے گا تو اپنے نفس کو تقدیر کے ہاتھ میں دے دے گا۔ وہ تیرے قلب اور ظاہر و باطن کو لباس پہنائے گا۔ تجھ کو دن بھر میں کئی طرح کی موت آئے گی۔ اس کے بعد زندگی بخشے گا جو کدورتوں اور نجاستوں سے پاک صاف ہوگی۔ جس وقت مخلوق کو دیکھے گا، مردہ بن جائے گا اور حق کو دیکھے گا تو زندہ ہو جائے گا۔ جب مخلوق کو دیکھتا ہے تو محتاج و ذلیل و خوار بن جاتا ہے کہ عادت اس کو نگل

العادة + فاذا رای الحق عاش وانتعش وارتفع + غالب من الخلق وعن نفسه وعن وجوده + عاش مع الحق
ومات عن الخلق +

كتاب المريدين الصادقين كلما جاء هم مريد يا مرونه بالمحو + بمحوالخلق والنفس + ثم بمحوالدنيا والاخرة + فاذا تم هذا فقلب الحق بقلبه كيف يشاء + اذا فعلت الترقی الی هذا المقام فعليك بترک الحرام والشبهته + حتی اذاتم ذلک فعليک بترک الحلال المشترک + ثم عليک بترک المباح + ثم عليک بالحلال المطلق + وهو اجماع الحکم والعلم + اجماع الظاهر و الباطن + هو مالا يد خل فی يد الملکته + کما فی البراری والصحاری والسواحل + ياء تيک وانت غائب عن انتظاره واهتمامه + بلقم تاتيک وانت نائم + تفتح عينی قلبک + تری حولک الملائکه
وارواح النبيين +

والعلم يفتيک بتناوله + يضمن لک سلامته القرب + قم فارغا عن الخلق + لا رجاء هم ولا ملحهم ولا نمهم+ لا صورهم ولا معنا هم + تاتيک منته الله بالا نتعاش + ثم ياتيک القرب والغنی + دوام الصحبته والبعد عن الخليقته والفناء عن الوجود +

اطلبوا المحويعد الاثبات والعلم بعد الوجود والقرب بعد البعد

لیتی ہے۔ جب حق کو دیکھتا ہے تو جی اٹھتا ہے، بشاش ہوتا اور اٹھ بیٹھتا ہے۔ مخلوق، اپنے نفس اور ہستی سے غائب ہوتا ہے۔ حق کی معیت میں زندہ ہوتا ہے اور مخلوق کی طرف سے مردہ۔

مجلس کی تعریف: یہ سچے مریدوں کا مکتب ہے۔ یہاں (لکھنے پڑھنے کے بجائے) مریدوں کو فنائیت کا سبق پڑھایا جاتا ہے۔ یعنی پہلے مخلوق اور نفس کو فنا کرنے کا پھر دنیا و آخرت کے محو کرنے کا۔ جب اس کی تکمیل ہو جاتی ہے تو پلٹنے والا خدا جس طرح بھی چاہتا ہے اس کو پلٹے دیتا ہے۔ اگر تو اس مرتبہ تک ترقی کرنا چاہتا ہے تو حرام و مشتبہ چیزوں کو ترک کرنا ضروری ہے۔ اس کے پورا ہونے کے بعد حلال مشترک کو بھی ترک کرنا ہوگا۔ پھر مباح کو بھی ترک کر کے خالص حلال کو اختیار کر۔ حلال خالص وہ ہے جس پر حکم اور علم دونوں کا اجماع ہو اور ظاہر و باطن دونوں کا اتفاق ہو(یعنی جن کا استعمال شریعت وطریقت دونوں کی رو سے جائز ہو) اور یہ وہ شے ہے جو کسی کی ملکیت نہ ہو جیسے جنگلوں، بیابانوں اور سمندر کے کناروں میں (ملا کرتی ہے) کہ وہ خود تیرے پاس آئے اور تو اس کے انتظار و اہتمام سے بے پروا ہو۔ تو سویا ہو اور لقمے تیرے پاس آئیں۔ اپنے قلب کی آنکھیں کھولے تو اپنے گرد ملائکہ اور ارواح انبیا کو دیکھے اور علم اس (لقمے) کو کھانے کا فتویٰ دے اور قرب کی حفاظت کا ضامن ہو۔ مخلوق سے خالی الذہن ہو کر کھڑا ہو کہ نہ ان کی توقع کوئی چیز ہو اور نہ ان کی تعریف و مذمت نہ ان کا ظاہر نہ باطن۔ خدا کی مہربانی خوشی لے کر آئے۔ اس کے بعد تجھ کو قرب، دولت مندی، دوامی صحبت، مخلوق سے علیحدگی اور ہستی کی فنائیت حاصل ہو۔

فنا و اثبات: فنا کے بعد اثبات، وجود کے بعد عدم، دوری کے بعد قرب اور کدورت کے بعد

والصفاء بعد الکدر والوصل بعد القطع واللقاء بعد الفقد + صحتہ القلب بلا لسان + صحتہ السر بلا قلب+ صحتہ السر بلا وجود + هنالک الولایتہ للہ الحق + اذا شیئا انشرہ الی الخلق + وبہ العباد اصلح + وبہ قرب+

یا باطل یا هوس اقطع الاسباب و اخلع الارباب وقد وصلت + ما ترکت یستقبلک + هنالک
کل طعام علی طبق الطبیب+
فی دار المحبوب فی
دار القرب+

قام رجل یسالہ مسئلہ قال لہ امسک اری سئوالک یخرج من طبعک و نفسک+
لا تخاطر معی + انا سیاف انا قتال + و یحذر کم اللہ نفسہ اما انت یا عامی فیحذرک اللہ عذابہ + و انت یا خاص فیحذرک اللہ نفسہ + ویا خاص الخاص یحذرک اللہ بہ تقلبیا تہ + یحذرک یا عامی ان یاخذ سمعک و بصرک و قواک و مالک و اهلک + ثم ینقلک الی الا خرة فتواخذ + ویا خاص الخاص یحذرک منہ + فکن علی قدم الحذر حتی و حتی لا . تغفل + یسار الحق سرک + یقول لہ انی انا اللہ لا تخف ولا تحذر + اذاتم هذا کلما تقلمت الی الخوف یمنعک + کلما تکدر

صفائی کے طالب بنو۔ علیحدگی کے بعد وصل اور گمشدگی کے بعد ملاقات کی خواہش کرو۔ قلب کی صحت اس میں ہے کہ زبان نہ ہو اور باطن کی صحت اس میں ہے کہ قلب نہ ہو۔ اندرون کی صحت یہ ہے کہ ہستی ہی نہ ہو۔ یہاں ولایت اللہ سچے ہی کی ہے۔ جب چاہے گا، اس کو مخلوق کے لیے اٹھا کر کھڑا کرے گا۔اور بندوں کی اصلاح فرمائے گا اور اس کی برکت سے قرب عطا فرمائے گا

کاشانہ محبوب: اے سراپا باطل! اے سراپا ہوس! اسباب کو بھی چھوڑ اور ارباب سے بھی منہ موڑ۔ یقیناً خدا سے ملے گا اور جو کچھ چھوڑا ہے، وہ خود سامنے آ جائے گا۔ وہاں ہر قسم کا کھانا بھی خوان میں موجود ہے اور طبیب بھی محبوب کے کاشانے اور قرب کے محل میں موجود ہے۔

عامی، خاص اور خواص: کوئی شخص مسئلہ پوچھنے کو کھڑا ہوا تو آپ نے روک دیا اور کہا میں سمجھتا ہوں کہ تیرا سوال نفس و طبیعت کے تقاضے سے ہے۔ میرے ساتھ خطرناک کھیل نہ کھیل۔ میں تلوار کا دھنی ہوں اور قتل بھی کرسکتا ہوں "اور اللہ تم کو اپنے نفس سے ڈراتا بھی ہے۔" اے عامی تجھ کو خدا تعالیٰ عذاب سے ڈراتا ہے اور اے خواص! تم کو اللہ اپنے نفس سے ڈراتا ہے اور اے خاص الخاص! تم کو اللہ حالات کے تغیر سے ڈراتا ہے (کہ کہیں حالت نہ بدل دے)۔ اے عامی! (خلاف حکم کرنے کی صورت میں) تجھ کو اللہ تعالیٰ سماعت، بصارت، قوتیں اور مال واسباب چھین لینے اور اس کے بعد آخرت میں مرنے کے بعد مواخذہ کرنے کی وعید سناتا ہے۔ اے خواص! تجھ کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ بس ہر وقت ڈرتا رہ۔ کسی وقت بھی غفلت نہ ہونے پائے، یہاں تک کہ حق تیرے باطن سے راز و نیاز کرے اور اس سے کہے کہ میں ہی تو اللہ ہوں، نہ خوف کر نہ ڈر۔ جب یہ مضمون کامل ہو جائے گا تو (یہ حالت ہو جائے گی کہ) جس

امنک بالخوف صفاه + اذا
تمت صحتہ القلب لا یضرہ
ملک مابین السماء والارض +
لیس هنا یجئی بالتحلی والتمنی
والتکف + هنا باهلیته تاتی
من السماء + برقیک الفعل مع
قیام الزهد فی قلبک + الرحمته
تنزل علیک و علی اهل
مجلسک + المباهاة و الزوائد
تترادف +

جاء مرید الی حکیم قعد بین
یدیہ + فقال لہ انی اتمنی بقعتہ
فی الجنتہ لا اطلب غیرها + فقال
لہ الحکیم لیتک قنعت من الدنیا
کفاعتک من الاخرۃ +
ان کان الموت حقا لا بد
منہ فمت الساعتہ + المیت
لا مخالطتہ لہ + لا عطاء لہ +
لا منع لہ لا رجاء لہ + لا معاداۃ
ولا مصادقتہ + سکون + سکوت +
کن کالمیت فی جلب النفع
و دفع الضررا لمیت لا یتکلم +
ثم اذا شاء انطقک و انت میت +
اذامت عن الخلق وعنک نطقت
بکلام کان صدقا وحقا + لان
المیت لا یخبر الا بالحق والصدق +

کتبت الیہ رقعتہ رجل
صوفی یرید شیئا + قال هذا
باطل + الصوفی یصفو عن الخلق +
لا براهم + الصوفی یطلب
ولا یطلب +

وقت بھی تو خوف کی طرف قدم بڑھائے گا، وہ تجھ کو روک دے گا اور جب کبھی تیرا امن خوف سے مکدر ہوگا وہ صاف کردے گا۔ قلب کو صحت کامل حاصل ہو جاتی ہے تو زمین و آسمان کی سلطنت بھی اس کو مضر نہیں ہوتی۔ یہ بات آرائش، آرزو اور تصنع سے نہیں آیا کرتی۔ یہ تو اس اہلیت کی وجہ سے ملتی ہے جو آسمان سے اترا کرتی ہے۔ قلب میں زہد ہو اور عمل تجھ کو ترقی بخشے (تو اس وقت) اہل مجلس اور تجھ پر رحمت نازل ہوگی اور مباحات اور اللہ تعالیٰ کے انعامات پے درپے آتے رہیں گے۔

ضبط نفس: ایک مرید کسی دانشمند (شیخ) کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں جنت میں صرف ایک مختصر مکان کی تمنا رکھتا ہوں۔ دانش مند (شیخ) نے اس سے کہا۔ "جتنی بات پر آخرت کے متعلق تم نے قناعت کی ہے، کاش! اتنی ہی دنیا پر قناعت کر لیتے (تو تمہارا مقصد پورا ہوجاتا)۔" جب مرنا برحق ہے کہ مرے بغیر چارہ نہیں تو ابھی سے مردہ بن جا (یعنی مردوں کی سی حالت بنالے)۔ مردہ کو میل جول، دینے نہ دینے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اسے نہ کسی سے توقع ہوتی ہے، نہ کسی سے دشمنی نہ دوستی۔ بس سکون اور خاموشی (اس پر طاری) رہتی ہے۔ نفع حاصل کرنے اور مضرت دفع کرنے میں مردہ کی طرح ہو جا۔ وہ کسی سے بات ہی نہیں کرتا۔ وہ جب چاہے گا، مردہ ہی ہونے کی حالت میں تجھ کو گویائی بخشے گا۔ جب تو مخلوق اور اپنی ذات کے لیے مردہ ہو جائے گا تو تیری زبان سے وہ بات نکلے گی جو سچ اور حق ہوگی کیونکہ مردہ سچی ہی خبر دیتا ہے۔

سوال کی مذمت: ایک صوفی شخص نے آپ کو رقعہ لکھا جس میں اس نے کوئی چیز مانگی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ "یہ (تصوف) باطل ہے کیونکہ صوفی مخلوق سے بے نیاز ہوتا ہے۔ اس کی نظر ان پر نہیں جاتی۔ صوفی سے تو دوسرے مانگتے ہیں وہ خود کسی سے نہیں مانگتا۔

قال له رجل اذا اتسع الخرق على الراقع ما يصنع + قال يقعد ساكتا موافقا حتى يضع القدر فی يده خرقته بقدر المكان +

او يسد غيره عنه + اذا ضاع المفتاح منک نم على الباب + على العتبة + انت عبدالخلق + سمنک اذا اقبلوا + هزالک اذا ادبروا + انت هالک + انت مشرک + قلبک فارغ من التوحید + انت عبد الخلق + انت فارغ من الخیرات + انت خارج من العد + لا تعد مع العلماء ولا امریدین ولا المرادین ولا الصالحین + لولا حیائی منه لا تیت باب كل واحد منكم واستضفته وكنت اعرک اذنه واهذ به وانودبه +

يا حب هذا الدانق لما يقود الناظر اليه المتلبس به ويحک تطلب منی الدنيا وهی بالمشرق وانا بالمغرب + اخذ اقسامی منها با لتوحید + اطلب منی الاخرة وقرب الخلق عزوجل +

دين محمد صلى الله تعالى عليه وسلم تتواقع حیطانه ويتناثر اساسه تتواقع حیطانه اهل الارض نشید ما تهدم و نقیم ما وقع + هذا شئی ما یتم یا شمس و یا قمر و یا نهار تعالوا + نعم من الحال مایکتم + نتناوم لمجئی القدر + بسم الله + ثم اتكاء الى الكرسی +

وترک یده تحت راسه وغمض

گدڑی کا پیوند: ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ جب گدڑی پیوند لگنے کے قابل نہ رہے تو کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ (تقدیر پر) راضی ہو کر چپ چاپ بیٹھا رہے یہاں تک کہ تقدیر اس کو رفو کردے یا اس کی طرف سے کوئی اور شخص اس میں پیوند لگا دے جب کنجی تیرے ہاتھ سے گم ہو جائے تو در پر سو جا، چوکھٹ پر سو جا۔ تو بندۂ مخلوق بنا ہوا ہے کہ مخلوق کے متوجہ ہونے سے تو خوشی سے پھول جاتا ہے اور ان کے منہ پھیرنے سے دبلا ہو جاتا ہے۔ تو برباد ہونے والا ہے۔ مشرک ہے۔ تیرا دل توحید سے خالی ہے۔ تو بندہ مخلوق ہے۔ تجھ میں کوئی بھلائی نہیں۔ تو کسی شمار میں نہیں۔ نہ علماء میں شمار ہو سکتا ہے نہ مریدوں میں، نہ مرشدوں و صالحین میں۔ اگر مجھے اللہ سے شرم نہ آتی تو میں ہر شخص کے دروازے پر آتا، اس کا مہمان بنتا اور کان پکڑ کر اس کو تہذیب و ادب سکھاتا۔

پیسے کی محبت: ہائے پیسے کی محبت بھی (کیا بری بلا ہے) کہ اپنی طرف دیکھنے والے اور اپنے ساتھ چمٹے ہوئے کو اپنی طرف کھینچے لیتی ہے۔ تجھ پر افسوس! کہ مجھ سے دنیا طلب کرتا ہے۔ حالانکہ مجھ میں اور اس میں مشرق و مغرب کا فرق ہے۔ میں تو توحید کے ہاتھوں اس سے اپنا مقسوم لیتا ہوں۔ مجھ سے تو قرب حق اور آخرت طلب کر۔

تعمیر دین: جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی دیواریں برابر گرتی جارہی ہیں اور بنیادیں بکھری جارہی ہیں۔ اے باشندگان زمین! آؤ جو بکھر گیا ہے، اس کو مضبوط کردیں اور جو گر گیا ہے، اس کو درست کردیں۔ یہ کام (ایک کا) نہیں ہے۔ اے چاند! اے سورج! اور اے دن! تم سب بھی آؤ۔ ہاں بعض حالات پوشیدہ رکھے جاتے ہیں۔ ہم کو تقدیر کے انتظار میں سو رہنا چاہیے۔ پھر بسم اللہ کہہ کر آپ نے منبر پر ٹیک لگائی اور ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر آنکھیں بند کرلیں۔ کچھ دیر

عینیہ ومکث ھنالک ھنیتہ
ثم قعد + وقال انتم بلہ و
مجانین + قعودکم عنی خسارۃ
فی راس المال لا عن عذر + لاتھوس
ولایغلب علیک شرک الاشر
والبطر + انت عن قریب میت +

وحضر مجلسہ استاذ دار
الامام عز الدین بن رئیس
الروساء معہ خدم و غلمان
کثیرۃ و . لم یکن حضر مجلسہ
قبل ذلک و لا اجتمع بہ +
فعند دخولہ قال رضی اللہ عنہ +
کلکم یخدم بعضکم بعضا +
اللہ من یخدمہ + کلکم خلق +
ذلک وجود + یا میت یا تراب تصیر
ترا باید اس قبرک + من تراب
الی تراب + من المھد الی اللحد +
ما . عندک خبر + حال السبب انت
اصم + بک خبل' بک جنون'
انتبہ قبل ان ینبھک الموت +
کن واعظ نفسک . ووطھا + فرق
مالک + انت مسافر علی رغم +
اذا جاء اجلھم فلا یستاخرون
ساعۃ ولا یستقدمون
کل ماتملک علیک
کل . من یعظمک علیک + کل
من یفخمک علیک + صدیقک
من حذرک وعدوک من اغرک +
اللھم نبھنا من رقدۃ الغافلین +
وانفع بعضنا ببعض + اشغلنا بناویک
حتی نصلح نفوسنا ونھد بھالک
و نشتغل بقیتہ العمر + من

اسی حالت میں رہے' اس کے بعد بیٹھ گئے اور فرمایا: تم بے وقوف اور دیوانے ہو۔ تمہارا مجھ سے (الگ رہ کر) بلاعذر بیٹھ رہنا اصل پونجی کا نقصان ہے۔ نہ بوالہوس بن اور نہ تکبر اور غرور کرنے والوں کا سا شرک تجھ پر غالب آئے۔ تو عنقریب مرنے والا ہے (لہٰذا موت کو مت بھول)۔

ناظم امور عامہ کو تنبیہہ : ایک بار آپ کی مجلس میں امام کے مکان کا ناظم عزیز الدین بن رئیس الروسا حاضر ہوا۔ اس کے ساتھ نوکر چاکر بھی تھے۔ اس سے پہلے اس کو آپ کی مجلس میں آنے اور بیٹھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ اس کے آتے ہی آپ نے فرمایا۔ تم سب کی یہ حالت ہے کہ ایک دوسرے کی خدمت کرتا ہے۔ اللہ کی خدمت کون کرتا ہے؟ تم سب مخلوق ہی مخلوق ہو اور یہی ہستی کہلاتی ہے۔ (جس کو فنا کرنے کی ضرورت ہے)۔ اے مرنے والے! اے مٹی! تو مٹی ہو جائے گا اور تیری قبر پامال ہوگی ایک مٹی سے دوسری مٹی کی طرف اور گہوارہ سے لحد کی طرف۔ تجھے کچھ خبر نہیں کہ سبب کا کیا حال ہے؟ تو بہرا ہے۔ تجھ کو خبط و جنون ہو رہا ہے۔ موت کے بیدار کرنے سے پہلے بیدار ہو جا۔ اپنے نفس کو نصیحت کر۔ اس کو پامال کر اور اپنا مال تقسیم کر دے' کیونکہ بادل ناخواستہ تجھ کو سفر کرنا پڑے گا۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ "جب ان کی موت آجائے گی تو نہ ایک ساعت پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے"۔

جو کچھ تیری ملکیت میں ہے' سب تجھ پر وبال ہے اور جس کو بھی تو بڑا سمجھے ہوئے ہے وہ سب تیرے لیے مضر ہے اور جس کی تو تعظیم کر رہا ہے وہ تیرا دشمن ہے۔ جو تجھ کو خوف دلائے وہ دوست اور جو بے پروا بنائے وہ دشمن ہے۔ خدایا! ہم کو غافلوں کی نیند سے بیدار کر اور ہم میں ایک کو دوسرے سے نفع دے ہم کو ہمارے اور اپنے ساتھ مشغول رکھ تاکہ ہم اپنے نفسوں کی اصلاح کر سکیں اور ان کو تیری نذر کریں اور ساری عمر اسی میں

شرط وعظك لغيرك ان تكون
مئومنا + لاينبغى ان يدعوالعبد
الخلق الى الحق الابعد الوصول اليه +
لاتقلد + ويل اللخائن خان نفسه
وربه ونبيه + يامرو لا
يمتثل وينهى ولاينتهى ويقول ولا
يعمل به + لا عبرة بجمع
اكتافك وحف سبالبك و
صفارة وجهك + الايمان
ههنا + اشار الى قوم كانوا
يغشون استاذ الدار هذه
صفتهم + اهل الله كل منهم
على قلبه شحنته يحاربون النفس
والطبع والهوى وقطاع الطريق
عن الله + نبينا محمد
صلى الله عليه وسلم
قال
رايت اقواما تقرض شفاههم
بالمقاريض + فقلت من
هئولاء قال علما ء امتك +
اللهم اصلح الكل + اللهم
اجعلنا صالحين واصلح بنا +
اجعل حوائجنا اليك واقبالنا
عليك + قم وضع يدك على
يدى + بشر بنلك الى استاذ وار
حتى نهرول الى ربنا من هذه
الدار الخراب ومالك وولدك +
وانزو الى الله الى العمل + عن قريب
ترد الى الحق + يسالك عن اعمالك +
خلقك لتوحيده + ماخلقك
للدنيا ولا للاخرة + الدنيا لا
تشبعك ولاترويك + غدارة

مشغول رہیں۔ دوسروں کو نصیحت کرنے کے لیے خود مومن ہونا ضروری ہے۔ بندہ کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ مخلوق کو خالق کی طرف بلائے، جب تک خود اس تک نہ پہنچ جائے۔ اس خائن پر افسوس! جس نے اپنے نفس، اپنے پروردگار اور نبی سے خیانت کی کہ دوسروں کو حکم دیتا ہے اور خود عمل نہیں کرتا۔ دوسروں کو روکتا ہے اور خود باز نہیں آتا۔ کہتا ہے اور عمل نہیں کرتا۔ تیرے شانے جھکانے، مونچھوں کے کتروانے اور چہرے کے زرد ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔ ایمان یہاں (یعنی قلب میں) ہوا کرتا ہے (نہ کہ جسم پر)۔ یہ ان لوگوں کی طرف اشارہ تھا جو ناظم مکان کو (زر و مال کی طمع کے باعث) گھیرے رہتے تھے کہ ان کی یہی حالت تھی (جو حضرت نے بیان فرمائی)۔ اللہ والوں کی یہ شان ہے کہ ان کے قلب پر ایک (خدائی نگراں) تعینات ہوتا ہے جو نفس، خواہش طبیعت اور ہوا وہوس جیسے اللہ کی راہ کے ڈاکوؤں سے جنگ کرتا رہتا ہے۔ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں نے (معراج میں) چند جماعتوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ قینچی سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو جواب ملا کر تمہاری امت کے علماء ہیں (جو دوسروں کو تو نصیحت کرتے تھے مگر خود عمل نہ کرتے تھے)۔ بار الہا! سب کی اصلاح فرما۔ اے اللہ! ہم کو صالح بنا اور ہمارے ذریعے دوسروں کی اصلاح فرما۔ اے اللہ! ہماری حاجتیں اور توجہ اپنی طرف پھیر لے۔ (ناظم کی طرف اشارہ کرکے فرمایا)۔ اٹھ اور اپنا ہاتھ (بیعت کے لیے) میرے ہاتھ میں دے تاکہ اس ویران گھر (دنیا) اور مال و اولاد سے بھاگ کر اپنے پروردگار کی طرف لپک کر چلیں اور اللہ اور عمل کی طرف لپکیں۔ جلد ہی تجھ کو حق کی طرف لوٹنا ہوگا۔ اور وہ تجھ سے تیرے اعمال کی باز پرس کرے گا۔ اس نے تجھ کو اپنی توحید کے لیے پیدا کیا ہے۔ دنیا یا آخرت کے لیے نہیں پیدا کیا۔ دنیا نہ تجھ کو سیر کر سکتی

مکارۃ + راھتک رویتک لنفسک + نظرک الی وجہ الدنیا من تدبیر نفسک وجعلک لھا وزیرا + المئومن مدبرلا مدبر + اذا خلوت عن نفسک کلمک قلبک ثم خالطکما السر + ثم تولا کما الحق عزوجل فتکون شحنتہ العباد والبلاد + وھذہ النفس اعزلھا + بماذا اذا رایت شیخا قلت
ھذا عبداللہ قبلی +
وعبد الصالح والفاسق والشاب والصغیر + بھذا تعزل النفس وتتجعد الدنیا عن قلبک + تاخذ الاخرۃ عین قلبک فترمیک بباب قربہ + باب سلطانہ + باب کبریائہ وجلالہ + تصغر الاخرۃ من عینی قلبک + تشتاق الیہ و تحب لقاءہ + تنظرالی الدنیا فتراھا اوحش خلق اللہ + فتخرج من قلبک فتصیر کالمطلقتہ بعد ظھور العیوب + تعزف النفس عنھا + ثم تاتی الاخرۃ مزینتہ فتظھر السابقتہ الی عیوبھا وانھا محدثتہ مخلوقتہ یشارکک فیھا الیھود والنصاری اذا اسلموا + فی الجنتہ المنقودۃ الصافیتہ قرب الحق عزوجل الا ستئناس والوصول الیہ + لاتشتغل بھئولاء المھوسین جھلوا الدنیا فطلبوھا + جھلوا الاخرۃ فطلبوھا + جھلوا الخلق فسکنوا الیھم + یاقومنا احذروا + اوحی اللہ تعالی الی بعض

ہے نہ سیراب۔ وہ غدار اور مکار ہے۔ اپنی ذات کو دیکھنا اور ذاتی کوششوں کے بل پر دنیا کی طرف متوجہ ہونا اور اس کو وزیر بنا لینا تیرے لیے بڑی مصیبت ہے۔ مومن انجان کو دیکھتا ہے صاحب ادبار نہیں ہوتا۔ جب تو نفس سے علیحدہ ہوگا' تب تیرا قلب تجھ سے باتیں کرے گا۔ اس کے بعد باطن تم دونوں سے میل جول بڑھائے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ تمہارا کارساز ہوگا اور تو کوتوال شہر۔ اس نفس کو نکال دے' لیکن کس طرح؟ جب کسی بزرگ سن رسیدہ کو دیکھے تو یوں سمجھے کہ اس نے مجھ سے پہلے خدا کی عبادت کی ہے۔ خدا کا نیکو کار بندہ ہو یا فاسق جوان ہو یا بچہ (سب کے متعلق اسی طرح کچھ سوچ لیا کر)۔ اس طرح نفس معزول ہو جائے گا اور دنیا تیرے دل سے نکل جائے گی۔ تیرے دل کی آنکھ آخرت کو لے لے گی۔ پھر تجھ کو دروازۂ قرب و دروازۂ سلطان اور کبریائی و جلال کے دروازے پر پہنچا دے گی۔ تیرے قلب کی آنکھوں کو آخرت بھی حقیر معلوم ہونے لگے گی۔ تو خدا کا مشتاق ہوگا۔ اس کی ملاقات کی تمنا ہوگی تو دنیا کی طرف دیکھ گا تو وہ ساری مخلوق میں سب سے زیادہ وحشت ناک نظر آئے گی۔ لہٰذا وہ تیرے دل سے نکل جائے گی اور ایسی ہو جائے گی جیسے عیوب ظاہر ہونے کے بعد ایک مطلقہ ہوتی ہے جس سے نفس کو وحشت ہوتی ہے۔ اس کے بعد آخرت بنی ٹھنی تیرے پاس آئے گی تو تقدیر ازلی اس کے عیوب ظاہر کرے گی۔ اور یہ بتائے گی کہ یہ بھی مخلوق اور حادث ہے اور یہود و نصاریٰ بھی اپنے اسلام کے ساتھ اس میں تمہارے شریک ہوں گے البتہ جنت جو نقدا نقد اور صاف ہے' وہ خدا تعالیٰ کی قربت' اس سے انسیت اور اس کا وصال ہے۔ ان بوالہوسوں کے ساتھ نہ لگے رہو جو دنیا کو نہیں جانتے اور آخرت کو نہیں پہچانتے' اسی لیے اس کی فکر میں لگ گئے۔ مخلوق سے واقف نہیں ہیں اس لیے ان سے جی لگانے لگے۔ دوستو! ڈرو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کے پاس وحی بھیجی کہ "ڈرو

انبائہ احذو لااخذک علی غرۃ +
یعقوب علیہ السلام کان یبکی فی الاول علی
یوسف ثم عاد یبکی علی نفسہ +
توسم فیہ کونہ نبیا خاف
علی عصمتہ لما کان فیہ
من الحسن والجمال + صوبکم
عمی اذان الرئوس لکم ولا
اذان للقلوب +

یا حطب النار یا عوام یا
طغام انتم فی ھوس + الا
الی اللہ تصیر الامور الا انی
راع لکم، ساق لکم، ناطور لکم
ماترقیت ھھنا واری لکم
وجوہا الی الضر والنفع + بعد
ماقطعت الکل بسیف التوحید
الزمت ھنا المقام + حمدکم
وذمکم واقبالکم وادبارکم
عندی سواء + کم ممن ید منی
کثیرا ثم ینقلب ذمہ حمدا +
کلاھما من اللہ لا منہ + اقبالی
علیکم للہ + اخذی منکم للہ لوامکننی
دخلت مع کل واحد منکم القبر وجاوبت
عنہ منکر ونکیرا رحمتہ و شفقتہ
علیکم + اذا احب اللہ عبدا من عبادہ
القی فی قلبہ وجدا و شوقا الیہ +
نفی ابویزید البسطامی سبع مرات
لما سمع منہ من الکلام
العجیب +
یفتح الی قلوبھم ابواب القرب +
لایجمعھم مع الخلق سوی الصلوات
الخمس ولقب الادمیتہ البشریتہ +

کہیں اچانک تمہاری گرفت نہ کر لوں۔" یعقوب علیہ السلام پہلے حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے روتے تھے، پھر اپنے نفس پر رونے لگے۔ (کہ کہیں گرفت نہ ہو جائے)۔ ان کو یوسف علیہ السلام میں نبی ہونے کی نشانیاں محسوس ہوئیں، مگر چونکہ ان میں حسن و جمال تھا، اس لیے ان کی عصمت کا اندیشہ ہوا (کہ کہیں تباہ نہ ہو جائے) تم گونگے، بہرے اور اندھے ہو۔ تمہارے ظاہری کان تو ہیں لیکن دل کے کان نہیں ہیں۔

گرفتاران ہوس: اے دوزخ کے ایندھن بننے والو! اے عامیو! اے کمینو! تم ہوس میں مبتلا ہو۔ سمجھ جاؤ کہ تمام کام حق تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ میں تمہارا چرواہا، ہانکنے والا اور تمہاری دیکھ بھال کرنے والا ہوں۔ میں نے اس لیے ترقی نہیں پائی کہ نفع نقصان میں تمہارا منہ دیکھتا تھا بلکہ سب کو توحید کی تلوار سے قطع کرکے اس مرتبے پر پہنچا ہوں۔ تمہاری تعریف اور مذمت، تمہارا التفات اور بے رخی میرے لیے سب برابر ہیں۔ کتنے ہی لوگ ہیں جو میری مذمت کرتے ہیں۔ مگر بعد میں انہی کی مذمت تعریف میں بدل جاتی ہے۔ یہ دونوں مدح و ذم اللہ کی طرف سے ہوتی ہیں۔ ان کی طرف سے نہیں۔ میرا تم پر توجہ کرنا بھی اللہ واسطے ہے اور تم سے (روپیہ پیسہ) لینا بھی اللہ ہی کے لیے ہے۔ اگر مجھ سے ہو سکتا ہے تو تم میں سے ہر ایک کے ساتھ قبر میں جاتا اور شفقت و رحمت کی بنا پر اس کی طرف سے منکر نکیر کو جواب دیتا۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے، تو اس کے دل میں اپنا شوق اور وجد پیدا کر دیتا ہے۔ ابویزید بسطامی سات مرتبہ جلاوطن کیے گئے۔ اس لیے کہ ان سے عجیب و غریب باتیں سننے میں آتیں (جو وجد و شوق میں نکلتیں لیکن شرعاً" ناجائز ہوتیں)۔ اللہ والوں کے قلوب کی طرف قرب کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ وہ صرف پانچوں نمازوں کے وقت مخلوق کے ساتھ جمع ہوتے ہیں یا آدمی اور بشر کہنے

صورهم صور الانس وقلوبهم
مع القلو واسرارهم مع الملک +
انت طاعاتک علی وجهک وثیابک
وظاهرک + وزندقتک فی خلوتک +
و کفرک علی باطنک + قلبک
مشحون بالنفاق والعجب وسوء الظن
بالخلق + مایطهرک الا السیف
الا ان تتوب + الشرع امرنا بالسکوت
والکتمان والسر والاکنت اشرت
الیک باخذک واخذت بکمک
واخرجتک + کلامنا یعمل فی
ظاهرکم وقلوبنا تعمل فی بواطنکم +
من یتهمنی ویکذبنی کذبه الله +
فرق الله بینه وبین عیاله وماله
وبلده الا ان یتوب +

مامن صلاۃ الا و اعزم ان
استخلف من یصلی بالناس + حتی
اذا جاء وقت الصلوۃ اعلت الی
الصلاۃ + وکذلک فی وقت کل مجلس +
اللهم لاتحملنا مالا طاقته لنابه
لاتفرح مع من یفرح + بل احزن
مع من یحزن +
لاتضحک مع یضحک بل
ابک مع من یبکی + سیروا
امع الهمم العالیته + کلوا
اقسامکم علی بابه + علی
عتبه قربه + عقل لیس
عندک + اعرض عن الدنیا
فیما یحصل + وان علق علیک
عیال خذمنها لهم لا لک + کان
الرسول صلی الله علیه وسلم

میں ان کا اشتراک ہوتا ہے اور کوئی چیز ان کو اکٹھا نہیں کرتی۔ صورت وہ انسانوں کے ساتھ ہیں اور ان کے قلوب تقدیر کے ساتھ اور باطن بادشاہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ تیری عبادتیں چہرے، کپڑے اور ظاہر تک ہیں۔ خلوت میں زندقہ اور باطن میں کفر ہے۔ تیرا دل خود ستائی، نفاق اور مخلوق کے ساتھ بدگمانی سے لبریز ہے۔ بس تلوار ہی تجھ کو پاک کر سکتی ہے، یا تو توبہ کرکے پاک ہو جائے۔ شریعت نے ہم کو خاموشی، پردہ داری اور راز داری کا حکم دیا ہے ورنہ میں تیری گرفتاری کا اشارہ کرتا اور تیری آستین پکڑ کر تجھ کو باہر نکال دیتا۔ ہماری باتیں تمہارے ظاہر کو متاثر کرتی ہیں۔ اور ہمارے قلوب تمہارے باطن میں اثر کرتے ہیں۔ جو شخص مجھ پر تہمت لگائے اور جھٹلائے، خدا اس کو جھٹلائے اور اللہ اس میں، اس کے بال بچوں اور مال و وطن میں جدائی ڈال دے مگر یہ کہ وہ توبہ کرے۔

جانشین کا انتخاب: کوئی نماز ایسی نہیں ہوتی جس میں میرا ارادہ یہ نہ ہوتا ہو کہ میں کسی کو اپنا نائب مقرر کردوں جو نماز کی امامت کرے لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے تو نماز پڑھانے آجاتا ہوں۔ یہی حال ہر مجلس کے وقت ہوتا ہے۔ "اے اللہ! ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کی ہم میں طاقت نہیں۔" خوش ہونے والوں کے ساتھ خوش نہ ہو بلکہ رنجیدہ رہنے والوں کے ساتھ رنج کیا کرو۔ ہنسنے والوں کے ساتھ ہنسانہ کرو بلکہ رونے والوں کے ساتھ رویا کرو۔ بلند ہمتی کے ساتھ (راہ طریقت پر) چلو اور اپنے مقسوم اس کے دروازے اور آستانہ قرب پر (جاکر) کھاؤ (لیکن) تمہارے پاس عقل ہی نہیں۔ دنیا سے منہ پھیر۔ اگر اہل و عیال کی ذمہ داری ہو تو دنیا سے انہی کی خاطر، لے اپنے لیے نہ لے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقات وصول فرمایا کرتے تھے اور فقراء ومساکین ومجاہدین پر تقسیم فرما دیا کرتے تھے۔ اس کے بعد ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لاتے

یاخذ الصدقات یفرقها علی الفقراء والمساکین والمجاهدین + ثم یاتی بیوت ازواجه یقول هل فتح شئی جاء نا شئی + فاذا قیل لا +یقول انی اذاصائم + یعلم باحتباسه انه یرید منه الصیام + هکذا اولیاء الله قد یرید ان یصعد الی سطح بیته لینام من شدة الحر + یری علی اللوجته بابا یعلم انه یراد منه النوم فی داره + یری باب داره مفتوحا یعلم انه یراد منه الخروج الی الصحراء والبریته فیخرج + هذه النبوة باقیته فی الخلق اثار ها + فائدتها + معناها + منقسمته علی قلوب الاولیاء + النبوة کانت طعاما و شرابا بقی سئور القوم +

اخرجوا من عندی یا اکلته الحرام والربالست بقاض+

انا مربی التوحید والاخلاص + ایش اعمل بکثرتکم + لامنفعته فیکم + اعمالکم تنادی علیکم فی وجوهکم خیرا کان اوشرا + السکوت خیر + ینتظر لعله یمحی ذلک من وجهک + لعله تتغیر خلوتک فیمحی السواد من وجهک +

قدم من الحج رجل من اهل البلدة فجاء الی فقلت له تب الی الله عزوجل + فقال قد کنت فی الحج + قلت له قلد عرفت ولکن ثم زنا وفسق. وفجور فلم یتب فلما مات رائیته حین صلاتی علیه کانه خرج من التابوت وتعلق بذیلی + فقلت له من

اور پوچھا کرتے تھے کہ کیا فتوحات ہوئی اور کوئی چیز آئی ہے؟ جب جواب ملتا کہ نہیں تو فرمایا کرتے تھے کہ اچھا ہمارا روزہ ہے۔ آمد کی بندش سے آپ سمجھ جاتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو روزہ رکھانا منظور ہے۔ یہی حالت اولیاء اللہ کی ہوتی ہے کہ کبھی وہ گرمی کی شدت کے سبب چاہتے ہیں کہ گھر کی چھت پر جالیٹیں۔ سیڑھی پر دروازہ نظر آتا ہے جس سے وہ سمجھتے ہیں کہ گھر ہی میں ان کا سونا خدا کو مطلوب ہے یا مثلاً اپنے گھر کا دروازہ کھلا ہوا دیکھتے ہیں تو جان لیتے ہیں کہ جنگل بیابان کی طرف نکل جانا مقصود ہے' بس وہ نکل جاتے ہیں۔ اس نبوت کے آثار مخلوق میں (اب بھی) باقی ہیں کہ ان کا فائدہ اور مقصود اولیاء اللہ کے قلوب پر تقسیم کر دیا گیا ہے۔ نبوت تو ایک نفیس کھانا پانی تھا۔ اب اہل اللہ کا جھوٹا بچا کھچا باقی رہ گیا ہے۔

سود خوروں کو تنبیہہ: حرام و سود کھانے والو! میرے پاس سے دور ہو جاؤ۔ میں قاضی نہیں ہوں۔ (کہ شرعی حدود لگاؤں) میں تو توحید و اخلاص کی تربیت کرتا ہوں۔ میں تمہاری کثرت کو لے کر کیا کروں۔ تم میں کوئی بھی منفعت نہیں۔ تمہارے بھلے برے اعمال تمہارے چہرے سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ بس چپ ہی رہنا۔ بہتر ہے۔ انتظار کرنا چاہیے کہ شاید تیرے چہرے سے یہ چیز مٹ جائے ۔ خلوت تیری حالت بدل دے اور چہرے کی سیاہی جاتی رہے۔

ایک شخص کا مکالمہ: اہل شہر میں سے ایک شخص حج کرکے میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے کہا کہ "خدا سے توبہ کر" اس نے کہا۔ "میں تو حج میں تھا۔" میں نے کہا ہاں یہ تو مجھے معلوم ہے لیکن اس کے بعد جو زنا اور فسق وفجور ہوا (اس کے لیے توبہ کی ضرورت ہے) مگر اس نے توبہ نہ کی۔ جب اس کا انتقال ہوا تو نماز جنازہ پڑھتے وقت میں نے اس کو دیکھا کہ گویا تابوت سے نکلا اور میرے دامن سے چمٹ گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ

هذا حذرتک + ما اکثر کنبکم وزورکم فیما تدعون + لک شیخ و یکون لک فلیکن ذلک له حتی یطیک کتابا بمثل لئلا تضعف عن الطاعته والخیر فیقراء ذلک عند الموت' عندالفراق + ارجو شفا عتکم فی ذلک الیوم فانه شرک توحید ربیته من

الصغر اضیعه الیوباب

مفتوح

علی اغلقه عنی نسیتکم

لا حب ولا کرامته +

صرخ رجل فی مجلسه وقال الله + فقال رضی الله عنه سوف تسئل عن هذا + تحاسب علیه + لم قلت ریاء اونفاقا + اخلاصا اوشرکا + هذا الیوم فطیس + من شاء فلیخرج ومن شاء فلیقعد + ثم صرخ وقام الیه خلق کثیر یتوبون صارخین باکین + انجاء عصفور فقعد علی راسه فحنی راسه له ومکث کذلک وهو علی راسه والناس علی درج الکرسی والصراخ حوله وهولا یبرح + حتی مد یده بعض اصحابه نحوه فطار + ثم دعا و ضبح الناس بالبکاء والدعاء والتوبته فنزل وخرج علی حاله الی جامع الرصافته وتبعه خلق کثیر بالبکاء والصراخ والوجد والتعری عن الثیاب + ثم قال رضی الله عنه

هذا اخر الزمان + اللهم انا نعوذبک من شره + بلوح شئی اتمنی

"اسی سے تو میں تجھ کو ڈراتا تھا۔" جن باتوں کا تم دعویٰ کرتے ہو، ان میں کس قدر جھوٹ اور مکر شامل ہے۔ تمہارا کوئی شیخ ہوگا ہی لہٰذا (اس دعوی کو) اس کے سپرد کر دینا چاہیے تاکہ وہ (آزادی کا) پروانہ دے جس سے تو طاعت و بھلائی کرنے میں کمزور نہ ہونے پائے اور موت و (دنیا سے) جدائی کے وقت وہ پڑھا جائے۔ میں اس روز (یعنی قیامت کے دن) تمہاری سفارش کی امید رکھوں تو یہ شرک ہے۔ میں نے توحید کو کم عمری سے پالا ہے۔ کیا اس دن اس کو ضائع کردوں گا؟ کیا کھلے ہوئے دروازے کو اپنے لیے بند کروں گا؟ میں نے تم سب کو بھلا دیا۔ میں ایسی دوستی نہیں کرتا۔ اس میں نہ محبت ہے اور نہ اس میں کوئی خوبی ہے۔

وجد و حال: مجلس میں ایک شخص نے چیخ ماری اور اللہ' کہا۔ آپ نے فرمایا۔ جلد ہی تم سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا اور سوال ہوگا کہ ریا سے کہا تھا یا نفاق سے' اخلاص سے کہا تھا یا شرک سے۔ یہ دن ہتھوڑے لے کر آیا ہے۔ جس کا جی چاہے بیٹھے اور جس کا جی چاہے۔ چلا جائے۔ اس کے بعد آپ نے چیخ ماری اور بہت سے لوگ چیختے چلاتے توبہ کرتے آپ کی طرف بڑھے اتفاقاً" آپ کے سر پر ایک چڑیا آبیٹھی۔ آپ نے سر جھکالیا اور اسی طرح بیٹھے رہے۔ چڑیا آپ کے سر پر تھی اور لوگ منبر کی سیڑھیوں پر چیخ چلا رہے تھے۔ آپ اسی حال میں رہے کہ کسی نے چڑیا کی طرف ہاتھ بڑھایا اور وہ اڑ گئی۔ اس کے بعد آپ دعا مانگنے لگے اور لوگوں نے دعاء گریہ اور توبہ کا شور مچایا۔ پس آپ (منبر پر سے) اترے اور اسی حال میں جامع رصافہ کی طرف نکل کھڑے ہوئے۔ لوگ بھی روتے چلاتے' وجد کرتے' کپڑے پھاڑتے آپ کے پیچھے پیچھے ہولیے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔

دعا: یہ آخری زمانہ ہے۔ یا اللہ ہم اس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ ایک چیز ظاہر ہوتی ہے' جس

منہ الهرب لکن یوافق
القضاء والقدر +

لاتنهب الدنیا بهمک + احفظ ماء وجهک +
اکتسب لتجمع همک +
هوباب الاخذ من الله + استغن به
عن الخلق + بخاطب السبب
المسبب + الظاهر الباطن +
التعب مفروغ منه اوفی شئی
مستانف مبتدا + یقال له قم
بنا ناتی المسبب + ناتی المعین + فاتی
الاصل + نقرع مصارع القضاء والقدر +
نقف علی باب العلم + علی راس
وادی الفضل + نمشی علی النهر
الساقیه + ناتی اصلها + حتی
اذا اتیا اصل النهر رایا الماء یخرج
من اصل حبل الفضل + قعدا
هناک وخیما + جاء ت الکفایه
و العنایه + جاء ت الهدایه +
جاء ت المعرفه + جاء ت العلوم +
لنا ابواب شتی ندخل علیه بها +
انت تادب + ابراهیم
الخواص رحمته الله علیه
قال

بقیت فی بادیه ایاما لم ارفیها
احدا + . فافضی بی السیر الی مکان
اخذ نی منه وحشته + و اذا انا
بشاب قائم هناک فعجبت منه +
فقلت له من این + قال هو +
فقلت له
الی این + فقال هو + فقلت له ان کنت
صادقا فاجعل نفسک له فداء +

سے بھاگنے کی تمنا کرتا ہوں مگر وہ قضا و قدر کے مطابق ہوتی ہے۔ (لہٰذا مجبور ہوتا ہوں)

دین کی حفاظت : کہیں دنیا تیرا دین برباد نہ کر دے۔ اپنی آبرو بچا اور سکون خاطر کے لیے کما۔ یہ (کمانا) اللہ سے لینے کا ایک دروازہ ہے۔ اس کی وجہ سے مخلوق سے بے نیاز بنا رہ۔ (تاکہ گداگری سے محفوظ رہے)۔ سبب اسباب پیدا کرنے والے سے اور ظاہر باطن سے یوں کہتا ہے کہ مشقت سے فراغت ہوچکی ہے یا کسی نئی چیز کے لیے ہوگی۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ ہمارے ساتھ چلو۔ ہم دونو خالق اسباب کے پاس پہنچیں۔ سرچشمہ اور اصل کو دیکھیں۔ آستانہ تقدیر پر دستک دیں۔ دروازۂ علم اور وادی فضل کے کنارے پر ٹھہریں اور نہر کے مخرج تک چلیں۔ جب دونوں نہر کے دہانے پر آتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ پانی فضل کے پہاڑ کی جڑ سے نکل رہا ہے۔ (جس کے حاصل کرنے میں کسی کی مشقت و محنت کو دخل نہیں)۔ دونوں وہیں بیٹھ جاتے اور خیمہ لگاتے ہیں۔ اس وقت کفایت اور عنایت آتی ہیں۔ ہدایت آتی ہے۔ معرفت آتی ہے اور طرح طرح کے علوم آتے ہیں (اور وہ ان سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں) ہمارے لیے مختلف دروازے ہیں جن سے ہم خدا تعالیٰ تک پہنچتے ہیں۔ تم کو باادب رہنا چاہیے۔ (اور بدزبانی سے پرہیز کرنا چاہیے) ابراہیم خواص علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔

ایک واقعہ : میں مدتوں جنگل میں رہا۔ وہاں مجھے کوئی شخص بھی نظر نہ آیا۔ آخر بادیہ پیمائی نے مجھے ایسی جگہ پہنچا دیا کہ مجھے وحشت ہونے لگی۔ اتنے میں دیکھتا کیا ہوں کہ وہاں ایک نوجوان کھڑا ہے۔ مجھے حیرت ہوئی (کہ یہ یہاں کہاں) میں نے اس سے پوچھا کہ کہاں سے آرہے ہو؟ اس نے جواب دیا "وہی وہ" میں نے پھر پوچھا جاؤ گے کہاں؟ اس نے جواب دیا "وہی وہ" میں نے کہا "تم پر فنائیت کا یہ عالم ہے کہ وہ وہی کے

فصرخ صرختہ ووقع + فتقد مت
الیہ فاذا ھومیت + فتواریت عنہ
لاجمع لہ حصی اداریہ بھا فجئت
الیہ فلم اجدہ + فاذا بھا تف
یھتف + یا ابراھیم ھذا الذی
طلبہ ملک الموت فلم یجدہ +
طلبتہ الجنتہ فلم تجدہ + طلبتہ
النار فلم تجدہ + فقلت این
ھنا + فقال الھاتف فی جنات
و نھر فی مقعد صدق عند
ملیک + مقتدر

یاھوس لا تغفل + ائتو البیوت
من ابوابھا + من ابواب الشیوخ
الفناء الذین فنوا فی طاعتہ اللہ عزو
وجل + صار واسعا نی + صارو احلس
بیت القرب + صار واضیاف
الملک + یعنی علیھم بطبق
ویراح علیھم باخر + وتغیر
علیھم انواع الخلع + ویطوف
بھم مملکتہ + اراضیہ و
سمواتہ + اسرارہ و معرفتہ + انت
من وراء حائط عرضہ فرسخ ومعک
ابرۃ + کیف لک ان تثقب +
القوم اذا وصلوا الی ذلک الحائط فتح
للھم الف باب + کل باب منھا یدعوھم
بالدخول فیہ + خذا النعمتہ وفر
الی المنعم لاتفیدک دعھا ومن
تقیدہ + انظر فی وجہ النعمتہ اھی
نعمتہ ام ھی نقمتہ ام رحمتہ +
لاتغتر بظاھرھا + لا تمس المنعم
فیھا + لاتنظریمینا وشمالا+ لاتعدل عینیک
عن المنعم + لاتاکل من ید الد نیا لعلہ مسموم +

سوا تمہیں کچھ سوجھتا ہی نہیں) اگر تم سچے ہو تو اس پر اپنی جان قربان کردو" یہ سنتے ہی اس نے چیخ ماری اور گر پڑا۔ میں نے بڑھ کر دیکھا تو وہ مر چکا تھا۔ میں ذرا دور گیا کہ اُس کی لاش چھپانے کے لیے کنکریاں جمع کروں۔ واپس آکر دیکھا تو نعش کو نہ پایا اور ہاتف غیبی کی آواز سنائی دی کہ "اے ابراہیم! یہ وہ شخص تھا کہ جس کو ملک الموت نے ڈھونڈا اور نہ پایا۔ جنت نے اس کی تلاش کی مگر نہ پاسکی۔ دوزخ نے اس کو ڈھونڈا مگر نہ ملا۔ میں نے پوچھا۔ "پھر آخر ہے کہاں؟" ہاتف نے جواب دیا "سچے مقام میں باغوں اور نہروں میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔

داخل ہونے کا ذریعہ : اے بوالہوس! غافل نہ بن۔ یہ گھروں میں ان کے دروازوں کی طرف سے آیا کرو۔ (یعنی بارگاہ خداوندی میں) ان فانی مشائخ کے ذریعے جو طاعت حق میں فنا ہوگئے' سراپا معنی بن گئے۔ خانہ قرب کے ٹاٹ بن چکے اور شاہی مہمان قرار پا چکے ہیں کہ ان پر ایک خوان صبح آتا ہے اور ایک خوان شام کو۔ ان کے لیے نئی نئی خلعتیں آتی ہیں اور انہیں مملکت کی سیر کرائی جاتی ہے۔ زمین و آسمان کی بھی اور اسرار و معرفت کی بھی۔ اور تو؟ ایسی دیوار کے پیچھے ہے جس کی موٹائی تین میل ہے اور تیرے پاس (اس سے دروازہ کھولنے کے لیے) صرف ایک سوئی ہے کیا اس میں اس میں سوراخ کرنا ممکن ہے؟ (تاکہ اس کے پرے کا نظارہ نصیب ہوسکے) اللہ والے جب اس دیوار کے پاس پہنچتے ہیں تو اس میں ہزاروں دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ ہر دروازہ ان کو بلاتا ہے کہ مجھ میں سے ہو کر اندر جائے۔ نعمت کو لے کر اور پھر منعم کی طرف لپک۔ کہیں نعمت تجھ کو اپنا گرویدہ نہ بنالے (اور تجھے منعم سے غافل نہ کردے) نعمت اور نعمت کے قیدی کو چھوڑ۔ غور کر کہ یہ نعمت رحمت ہے یا زحمت۔ اس کی ظاہری حالت سے دھوکا نہ کھا۔ اس میں (پڑ کر) خداوند نعمت کو نہ بھول۔ داہنے بائیں نہ دیکھ ۔ منعم کی طرف سے نظر نہ ہٹا۔ دنیا

اذا جاء تک بطعام فانظر الی وزیریک الکتاب والسنتہ + خذ مشورتھما + فان افتیاک توقف لاتستعجل + لاتشرہ استفت نفسک وان افتاک المفتون + النفس اذا جاھدتھا وخالفتھا انسبکت مع القلب + صارت شیئا واحدا + خوطبت ونودیت باایتھا النفس المطمئنتہ + صار عندھا خبر من القلب والقلب خبر من السرو السر خبر من الحق عزوجل + اعط الورع حقہ

ثم کل ولا تبال + اعط التقوی

حقھا ثم کل ولا تبال +

وقال رضی اللہ عنہ

نحن حاجک قصادک مریدوک طلابک محبوبک طالبوک +

فان عنا اولادنا واھلونا و

دیارنا + لاتخذلنا +

الاشتغال بغیر اللہ عزوجل لعب وبالنفس معصیتہ وبالخلق انعراج عن بابہ + من الاولیاء من تسجد الملائکتہ لہ وتکف ایدیھا الی ورائھا + احاد افراد من الاولیاء تری الملائکتہ + ذلک الصالح قعد فی مسجد بالشام جائعا فقال فی نفسہ + لیتنی کنت اعلم اسم اللہ الاعظم + واذا شخصان نزلا فقعدا الی جنبہ + فقال احد ھماللاخر ترید ان تعلم اسم اللہ الاعظم + قال نعم + فقال لہ قل اللہ + فقلت فی نفسی انی اقول ذلک + فقال لیس کذلک نرید ان تقول اللہ ولیس فی قلبک غیرہ + ثم صعد

کے ہاتھ سے نہ کھا۔ ہو سکتا ہے کہ زہر ملا ہو۔ دنیا جب تیرے پاس کھانا لائے تو اپنے دونوں وزیروں یعنی قرآن و حدیث کی طرف دیکھ۔ ان سے مشورہ لے۔ اگر وہ فتویٰ دے بھی دیں تو جلدی نہ کر۔ توقف کر۔ حریص نہ بن۔ نفس سے فتویٰ پوچھ' اگرچہ مفتی فتویٰ دے چکے ہوں۔ جب نفس سے مجاہدہ اور اس کی مخالفت کرے گا تو وہ قلب کے ساتھ ڈھل ڈھلا کر ایک چیز بن جائے گا۔ اس کو نفس مطمئنہ کہہ کر خطاب کیا جائے گا اور آواز دی جائے گی۔ اس کو دل سے' دل کو باطن سے اور باطن کو حق تعالیٰ کی طرف سے خبر ملے گی۔ احتیاط کا حق ادا کر۔ اس کے بعد بے پروا ہو کر کھا۔ تقویٰ کا پوراحق ادا کر اور بے پروا ہو جا۔ آپ نے فرمایا۔

دعا: (خدایا!)ہم تیرے ہی محتاج' تجھی کو مقصود بنانے والے' تیرے ہی طالب' تجھ ہی کو چاہنے والے اور تیرے ہی خواہاں ہیں۔ ہماری اولاد' اہل وعیال' گھر بار سب ہم سے چھوٹ چکے ہیں۔ تو ہم کو نہ چھوڑ۔

اسم اعظم: غیر اللہ میں لگے رہنا' نفس اور لہو و لعب میں مشغول ہونا گناہ ہے۔ مخلوق میں مصروفیت دروازۂ حق سے کجروی ہے۔ ایسے اولیاء اللہ بھی ہیں جن کو فرشتے سجدہ کرتے اور ہاتھ باندھے پیچھے کھڑے رہتے ہیں اور بعض وہ بھی ہیں کہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں ایک ایسے ہی بزرگ ملک شام میں مسجد کے اندر جا بیٹھے اور دل میں کہنے لگے کہ کاش! مجھ کو اسم اعظم معلوم ہوتا۔ اچانک دو آدمی (آسمان سے) اترے اور ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم اسم اعظم سیکھنا چاہتے ہو؟ اس نے جواب دیا "ہاں" پہلے نے کہا "اللہ" کہو۔ ان بزرگ نے اپنے دل میں کہا کہ میں تو یہ کہتا ہی رہتا ہوں(مگر اسم اعظم کی خاصیت تو ظاہر نہیں ہوئی)۔ اس نے کہا" یہ بات نہیں۔ ہمارا یہ مطلب ہے کہ "اللہ"اس طرح کہو کہ دل میں دوسرا کوئی نہ ہو۔"

ابحذائی الی السماء+

اجعل ظاهرک الخلق و قلبک
الاخرة وسرک اوقفه مع الحق
خارجا عن الدنیا ولاخرة + ان قدرت
والا فلا تعدل بالسلامة + اهرب
فی الفیافی والقفار + اکتسب الایمان
فی الخلوات والصحاری والقفار +
ثم ادخل الی الخلق +اطلب
رفیقا فی خلوتک قبل الطریق
الی الخلق +

وبعد کلام+

یاخذون بغیرهم یفرقون +
یقسمون + هم قیام مع المعنی +
یتصدقون علیک بالاخذ منک +
المرید یاخذ من الله عزوجل +
والعارف یاخذ من الخلق + لان
العارف یاخذ منهم + لانه
عامل جهبذ نائب الملک +
یاخذ من الخلق لغیره وطبقه
مع الملک + بین یدیه ومن
وراء الابواب والحجب + شهواته
تحت اقدامه + والخلق تحت قدمه +
عصا موسی علیه السلام تبتلع
الکل ولا تتغیر ولا تتبدل+

ان لم تفلح علی یدی لافلاح
لک قط + لا اعلمک لطبقک
ولا ارد العصا عنک خوفا من سلطانک
وسطوتک + شغل یشغلک عنی فهو
میشوم علیک + عیالک عن قریب

پھر وہ دونوں میرے سامنے آسمان پر چلے گئے۔

سلامتی کی راہ: اپنے ظاہر کو مخلوق بنا (تاکہ لوگوں میں مشغول رہ سکے)اور قلب کو آخرت بنا (کہ اس کی طرف متوجہ رہے) اور باطن کو دنیا و آخرت سے باہر نکال کر حق تعالیٰ کے ساتھ کھڑا کر دے۔ اگر تجھ سے ایسا ہوسکے (تو کر) ورنہ سلامتی سے ہاتھ دھو لے۔ بیابانوں اور جنگلوں میں بھاگ جا خلوتوں‘ صحراؤں اور جنگلوں میں ایمان کے لیے محنت کر پھر مخلوق کے پاس آ۔ مخلوق کے پاس آنے کی راہ ڈھونڈنے سے پہلے خلوت میں اپنا رفیق بنا لے (کیونکہ شیخ کی رہنمائی کے بغیر محض خلوت بھی مضرت سے خالی نہیں۔) اس کے بعد فرمایا۔

اہل اللہ کے طریقے: اہل اللہ دوسروں کے لیے لے کر بانٹ دیتے اور تقسیم کر دیتے ہیں۔ وہ معنی کے ساتھ قائم ہیں۔ ظاہر میں تجھ سے لیتے ہیں اور تجھ ہی پر خیرات کردیتے ہیں۔ مرید (بے واسطہ) اللہ سے لیا کرتا ہے اور عارف مخلوق سے وصول کرتا ہے‘ اس لیے کہ وہ کارندہ‘ پیش کار اور بادشاہ کا نائب ہے۔ وہ لوگوں سے دوسروں کے لیے لیتا ہے۔اس کا کھانابادشاہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسی کے سامنے دروازوں اور پردوں کے پیچھے۔ اس کی خواہشات اس کے قدموں کے نیچے (پامال) ہوتی ہیں اور ساری مخلوق اس کے قدموں میں پڑی ہوتی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کا عصا سب کچھ نگل جاتا تھا اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تھی۔

نجات: اگر تو نے میرے ہاتھ پر (بیعت کرکے) فلاح نہ پائی تو پھر تیرے لیے کہیں نجات نہیں۔ میں تیرے خوان کے لالچ سے نہ تعلیم دوں گا‘ نہ تیری شان و شوکت (کے ڈر) سے لاٹھی ہٹاؤں گا۔ جو کام بھی تجھ کو مجھ سے غافل کرے‘ وہ تیرے لیے

يلحقهم شئومك فيكونون + الصالح يكل عياله الى الله ويسلمهم اليه +
والمنافق الفاجر يكل عياله
الى درهمه ودیناره وتركته
من عقاره وصنعته +

لا جرم تكون عاقبتهم الى الفقر + انت جاهل ممقوت مبعد ملعون + قد اشرب في قلبك حب عجل الدنيا +

اللهم ارزق من طلب الدنيا لمعونته على الدين + و من طلب الاخرة لوجهك + و من طلب الاخر+ رياء فلا ترزقه + و من طلب الدنيا للدنيا فلا ترزقه +
لانهما حجاب عنك

ليته افلح واحد منكم + كنا نتعلق بذيله غدا + اذا جاء نی رجل صالح اقول له اَنْ كان لك غدا شئى فاصحبنا معك و ادعنا فی دعوتك + و ان كان لنا شئى فسنبلك منه + خذوا كلامی خالصا لا لمعنی و قا افلحتم
فان صح هذا فقد فزت
و فزتم + و ان كنت
بضد ذلك فقد
فزتم و خسرت +

الخلق ثلاثته + ملك و شيطان و انس + فالملك خير كلی + و الشيطان شر كلی + و الانس مختلط ممتزج خير و شر + فاذا غلبت الخير لحق بالملك + ان غلب الشر

منحوس ہے اور یہ نحوست تیرے بال بچوں پر بھی آئے گی۔ وہ بھیک مانگنے لگیں گے۔ نیکو کار اپنے بال بچوں کو اللہ کے سپرد کرتا اور اسی کو سونپ جاتا ہے منافق فاجر اپنے بال بچوں کو اپنے درہم و دنیار اپنی جائیداد کے ترکہ اور اپنے پیشے و حرفت کے سپرد کر جاتا ہے۔ یقیناً اس کا نتیجہ افلاس ہو گا۔ تو جاہل' قابل نفرت رانده اور پھٹکارا ہوا ہے۔ تیرے دل میں دنیا کے گوسالہ کی محبت سما گئی ہے۔

دعا : اے اللہ! جو شخص دنیا کو دین کی مدد کے لئے چاہے' اس کو عطا فرما اور جو آخرت کو تیری ذات کے لئے مانگے' اس کو بھی دے اور جو آخرت کا طالب دنیا کے دکھاوے کے لئے ہو' اس کو نصیب نہ فرما اور جو دنیا کو دنیا کے لئے مانگے' اس کو بھی نہ دے کیونکہ یہ دونوں دنیا و آخرت تجھ سے روکنے والی ہیں۔

تمنائے وصال : اے کاش! تم میں سے کسی کو فلاح نصیب ہو جائے کہ ہم بھی فردائے قیامت میں اس کے دامن سے لگ جائیں۔ جب کوئی نیک کردار شخص میرے پاس آتا ہے تو میں اس سے کہتا ہوں کہ کل (قیامت کے دن) کوئی چیز تم کو نصیب ہو تو ہمیں ساتھ لینا اور اپنی دعا میں ہمیں بھی شریک کرنا اور اگر ہم کو کچھ ملا تو اس میں سے تم کو دیں گے۔ میری پرخلوص بے غرض بات کو سنو (اور اس پر عمل کرو) یقیناً نجات پاؤ گے کیونکہ اگر وہ صحیح ہے تو ہم تم دونوں بامراد ہوں گے اور اگر صحیح نہ ہوا تو تم تو بہرحال کامیاب ہو جاؤ گے اور گھاٹے میں میں رہوں گا۔

فرشتہ' شیطان' انسان : مخلوق تین قسم کی ہے فرشتہ' شیطان اور انسان۔ فرشتہ خیر ہی خیر ہے۔ شیطان سر تا پا شر ہے اور انسان مخلوط اور ملا جلا ہے خیر بھی ہے اور شر بھی۔ جب بھلائی غالب ہوتی ہے تو فرشتے سے جا ملتا ہے اور اگر شر غالب آ گیا تو

التحق بالشياطين

یا قوم الاسلام یبکی و یستغیث + یلہ فی راستہ ھئولاء الفجار + من ھئولاء الفساق + من ھئولاء اھل البدع و الضلال + من الظلمتہ + من اللا بسین ثیاب الزور + من المدعین مالیس فیھم + انظر الی من تقلمک و الی من کان معک امرا ناھیا اکلا شاربا + کان لم یکونوا + ما اقسی قلبک + الکلب ینصح صاحبہ فی صلیہ و زرعہ و ما شیتہ و حراستہ + و یبصبص عند رویتہ + فانما یطعمہ عند عشائہ لقمتہ او لقیمان + او یطعمہ شیئا یسیرا + و انت تاکل نعم الل٥ و تشبع منھا لا تعطیہ منھا مطلوبہ + لا توفیہ حقہ + ترد امرہ لا تحفظ حدودہ +

یا غلام لا تعلل مع الفقر و الصبر و السلامتہ شیئا + استغن باللہ فی فقرک + فان الغنی یطغی و ینسی ربہ + اثر الحیاۃ الدنیا + اثر ھواہ علی امر اللہ + اثر النفس و الطبع علی امر الل٥ + اثر الفطر علی الصوم + اثر الحرام علی الحلال + اثر الغفلتہ علی الیقظتہ + اثر المعصیتہ علی التوبتہ و یحک سواتک بادیتہ + استحی +

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال +

لان تسمع برجل خیر من ان یاتیہ و لان ماتیہ خیر من ان تخبرہ فاذا خبرتہ مقتہ و مقت عملہ + ھذا الزمان موثر + اکثر

شیاطین کے ساتھ جا ملا۔

اسلام کی فریاد : دوستو! اسلام ان فاسقوں، فاجروں، گمراہوں، مکر کے کپڑے پہننے والوں اور جھوٹا دعویٰ کرنے والوں سے اپنا سر تھام کر روتا اور فریاد کرتا ہے۔ اگلے بزرگوں اور موجودہ لوگوں پر غور کر۔ وہ امر و نہی بھی کرتے تھے اور کھاتے پیتے بھی تھے۔ (لیکن اب انتقال پا کر ایسے ہو گئے) گویا تھے ہی نہیں۔ تیرا دل کتنا سخت ہو گیا ہے۔ کتا بھی شکار کرنے، کھیتی اور مویشی کی نگرانی اور مالک کی حفاظت کرنے میں اپنے مالک کی خیر خواہی کرتا ہے اور اسے دیکھ کر (خوشی سے) کھیلنے لگتا ہے حالانکہ وہ اس کو شام کے وقت ایک دو لقمے یا ذرا سا کھانا دیا کرتا ہے۔ تو ہر وقت اللہ کی انواع و اقسام کی نعمتیں شکم سیر ہو ہو کر کھاتا ہے لیکن ان نعمتوں کے دینے سے جو اس کا مقصد کیا ہے نہ تو اس کو پورا کرتا ہے اور نہ اس کا حق ادا کرتا ہے (بلکہ الٹا) اس کا حکم رد کرتا ہے اور اس کی حدود (شریعت) کی حفاظت نہیں کرتا۔

دولت مند کی زندگی : عزیز من! فقر و صبر اور سلامتی کے برابر (نعمت) کسی چیز کو بھی نہ سمجھ۔ فقیری کے اندر اللہ کی معیت میں امیری کر۔ امارت شرارت سکھاتی اور ولی نعمت کو بھلا دیتی ہے (کیونکہ دولت مند) دنیوی زندگی کو ترجیح دیتا ہے۔ حکم خدا پر خواہش نفس کو، امر خداوندی پر نفس و طبیعت کو، بے روزہ رہنے کو روزہ رکھنے پر، حرام کو حلال پر غفلت کو بیداری پر اور معصیت کو توبہ پر ترجیح دیتا ہے افسوس! تیرے عیوب ظاہر ہیں۔ کچھ تو شرم کر۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

حدیث شریف : "(وہ زمانہ آنے والا ہے جبکہ) کسی شخص کے متعلق سن لینا اس کے پاس آنے سے بہتر ہو گا اور اس کو آزمانے سے محض اس کے پاس آنا اچھا ہو گا۔ جب اس کو آزماؤ گے (تو اسے اس قدر

الخلق الا لفیتہ علیک + خرق ظاهر الی باطن + قفل علی خربتہ + خشبتہ مسندۃ نخرۃ لا تصلح الا للوقود + المومن في الدنیا ملک و فی الاخرۃ ملک + عمل بطاعتہ و ترک معصیتہ + وحدہ فی خلوتہ و جلوتہ + مقت الدنیا + طلقها و هی وراء ہ منا شدۃ یا بنی خذ طعامک و شرابک + یقول لا اکل حتی اتی باب الاخرۃ لعلہ مسموم + یا اماہ حطی ما معک حتی تاتی قهر مانتہ الاخرۃ + فاذا جاء ت و فتشت طعامک و قبلت و شمت حینئذ اکل من

یدها + تا خذ ک

الاخرۃ الیها +

تطعمک من

طعامها و

تسقیک

شرابها و

اغلق بینک و بینها للدنیا + بینما انت کذالک اخذتک ید الغیرۃ فی سبحتہ + ید العزۃ فیک + ایش هذا السکون الی غیری + اما هی مخلوقتہ + اما هی مصنوعتہ + هلا اتیتنا قبل الدار + حتی اذا علمک و کساک و انسک و اطعمک التریاق و ردعک بالتوفیق و الورع و الحفظ خرجت الی الدنیا فی صحبتہ + بنی لک دکتہ + تخاطب اهل الدنیا و الاخرۃ + مالک ماذا تصنع بہ +

قابل نفرت پاؤ گے کہ) اس کو اور اس کے عمل (دونوں کو) ناپسند کرو گے۔" زمانے کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے۔ اکثر مخلوق (ایسی ہی ہے کہ جس سے) ملنا جلنا مضر ہے۔ ان کے خرقے ظاہری ہیں باطنی نہیں۔ (گویا) سبزی ہے کوڑی پر یا گھن کھائی ہوئی کھوکھلی لکڑی ہے جو جلانے کے سوا کسی کام کی نہیں۔ مومن دنیا میں بھی بادشاہ (بنا ہوا ہوتا) ہے اور آخرت میں بھی بادشاہ (بنا ہوا ہو گا کیونکہ) اس نے خدا کی اطاعت کی۔ گناہ کو چھوڑا۔ خلوت و جلوت میں اس کو یکتا سمجھا۔ دنیا کو برا جانا اور اس کو طلاق دے دی۔ وہ قسمیں دلاتی اس کے پیچھے پیچھے (دوڑ رہی ہے) کہ بیٹا! اپنا دانہ پانی تو لیتا جا۔ وہ جواب دیتا ہے کہ میں جب تک آخرت کے دروازے پر نہ پہنچ جاؤں، میں نہ کھاؤں گا۔ ممکن ہے کہ اس میں زہر ملا ہو۔ اے ماں! جو کچھ (میرے حصے کا) تیرے پاس ہو، اس کو ڈال دے۔ جب آخرت کا داروغہ آ کر تیرے کھانے کی تلاشی لے لے گا اور سونگھ چکھ لے گا (اور اطمینان ہو جائے گا یہ ضرر سے خالی ہے)، اس وقت میں اس کو اسی کے ہاتھ سے کھاؤں گا۔ (القصہ) آخرت تجھ کو اس کے پاس لے جائے گی۔ اس کے کھانے میں سے تجھ کو کھلائے گی اور اس کا پانی تجھ کو پلائے گی اور تیرے اور دنیا کے درمیان قفل لگا دے گی۔ تو اس حال میں ہو گا کہ دست غیرت خداوندی و دست عزت تجھ کو پکڑ لے گا کہ (کیوں صاحب؟) یہ غیر کے ساتھ سکون کیسا؟ یہ آخرت بھی مخلوق ہے۔ یہ بھی بنائی ہوئی ہے۔ تم گھر سے پہلے ہمارے پاس کیوں نہ آ گئے؟ یہاں تک کہ جب خدا تعالیٰ جب تجھ کو پڑھا لکھا دے گا۔ لباس پہنا دے گا۔ انس بخش دے گا۔ تریاق کھلا دے گا۔ توفیق، تقویٰ اور حفاظت کی زرہ پہنا دے گا، پھر تو دنیا کی طرف اس کی معیت میں آئے گا۔ وہ تیرے لئے ایک دکان بنا دے گا، جہاں سے تو اہل دنیا و اہل آخرت سے خطاب کیا کرے گا۔ تو مال لے کر کیا کرے گا؟ کیا وہ تجھ سے گھڑی بھر

يد فع عنك حمى ساعة +
ياتيك الموت + يدفعه عنك +
و ربما يكون ذلك بعد ساعة +
تعلق برجال الحق . + عند هم
مجانين غرقى فى بحر الدنيا + يد اوون
المرضى و ينجون الغرقى و يرحمون
اهل العذاب + كن عنده اذا عرفته
فان لم تعرفه فابک على نفسک + يتبسم
القدر فى وجوه الراضين بالقضاء +
و ياخذ بايديهم الى الملک + و يستفتح
لهم الباب + و يقربهم الى الملک +
فحينئذ صار و امن حزب الله

ما هذا هوس + اصل
هذا كامل +

و افقوا القدر + لا تخاصموه و لا تغالبوه +
المرافقة الموافقة + قال يحيى بن معاذ + كلام
الصديقين القائمين مقام الرسل
ابدالهم على اسرار هم و حى من
الله + كلامهم عن الله و بالله و فى الله +
اقعد بمقبرة خاطب الموتى + ما لقيتم +
الام صرتم + اين الاهل + اين الا و لاد +
اين الدور + اين الاموال + اين
الشباب + اين القوة + اين الامر +
اين النهى + اين الاخذ + اين العطاء +
اين المحاب + اين الشهوات + كانهم
يخاطبونک ندمنا على ما خلفنا +
فرحنا بما قدمنا + هكذا
كن + اذا اردت ان تزور المقابر
خاليا عن الرفيق و خلوها عن
النساء و الرجال + كونوا عقلاء + انتم
موتى عن قريب + دخلت جنازة

کے لئے بھی بخار دور کر سکتا ہے؟ تجھ کو موت آنے والی ہے۔ کیا وہ موت کو تجھ سے دور کر سکتا ہے؟ کیا تعجب ہے کہ گھڑی بھر میں موت آ جائے (پھر ایسی نکمی چیز سے تعلق رکھنے کے کیا معنی؟) مردان خدا سے تعلق رکھ کہ ان کے پاس دیوانے اور بحر دنیا کے ڈوبے ہوئے (موجود) ہوتے ہیں۔ وہ لوگ بیماروں کا علاج کرتے، ڈوبے ہوئے (لوگوں) کو بچاتے اور مستحقین عذاب پر ترس کھاتے ہیں اگر ایسے شخص کو پہچان لے تو اسی کے پاس رہ جا، نہ پہچانے تو اپنے نفس پر رو (کہ بد نصیبی سے راہبر سے بھی محروم رہا) قضا و قدر پر راضی رہنے والوں کے سامنے تقدیر مسکراتی اور ان کے ہاتھ پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے جاتی ہے۔ ان کے لئے دروازہ کھلواتی اور ان کو شاہی مقرب بنا دیتی ہے۔ اس وقت وہ خدا کی جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہ محض ہوس نہیں ہے۔ اس کی اصل تو کامل ہے۔

تقدیر پر راضی رہو۔ اس سے لڑائی جھگڑا نہ کرو۔ نرمی اور موافقت اختیار کرو۔ یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں۔ "ان صدیقین کا کلام جو رسولوں کے قائم مقام ہیں اور اسرار میں ان کے بدل ہیں، وحی الٰہی ہے (جو الہام کی صورت میں ان کے دلوں پر القا ہوتی ہے۔) ان کا کلام اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اللہ ہی کی خاطر ہے اور اللہ ہی کے متعلق ہوتا ہے۔

کسی مقبرہ میں بیٹھ کر مردوں سے پوچھ کہ (کیوں بھائیو!) تم کس حال میں ہو؟ تمہیں کیا ملا؟ کیا انجام ہوا؟ اہل و عیال اور بال بچے کہاں گئے؟ محلات کیا ہوئے؟ مال و منال کا کیا بنا؟ جوانی اور طاقت کدھر گئی؟ کہاں گیا حکم اور کیا ہوئی ممانعت؟ لینا دینا کہاں گیا؟ دوست احباب کہاں منہ موڑ گئے اور خواہشات کہاں گم ہو گئیں؟ وہ (بزبان حال) جواب دیں گے کہ جو کچھ چھوڑ آئے، اس پر نادم ہیں اور جو نیک اعمال آگے روانہ کئے تھے، ان پر مسرور ہیں۔ جب تو ساتھیوں، دوستوں، عورتوں اور مردوں کو چھوڑ کر قبروں پر جایا کرے تو ان سے اسی طرح پوچھا کر۔ سمجھ سے کام لو۔ تم بھی عنقریب مرنے والے ہو۔ ایک دن

يوما فى مجلسه +

فقال الا ترون الى هذا الميت + لما و رد عليه الموت و ادهشه و غيب رشده حتى لم يعرف احدا من اقاربه + فكذلك المعرفته اذا وردت على قلب المومن ادهشته و غيبت رشده حتى لا يعرف فاسوى رب عزوجل +

ذكر وفاته رضى الله عنه

استوصى عبدالوهاب والده الشيخ رضى الله عنه فى مرض موته + فقال رضى الله عنه + عليك بتقوى الله و طاعته + و لا تخف احدا و لا ترجه + و كل الحوائج كلها الى الل عزوجل و اطلبها منه + و لا تثق باحد سوى الله عزوجل و لا تعتمد الا عليه سبحانه + التوحيد + التوحيد + التوحيد + و جماع الكل التوحيد + و قال فى مرض موته + اذا صح القلب مع الله عزوجل لا يخلو منه شئى و لا يخرج منه شئى + انا لب لا قشر + و قال لا ولاده ابعد و امن حولى فانا معكم بالظاهر و مع غير كم بالباطن + بينى و بينكم و بين الخلق كلهم بعد ما بين السماء و الارض + فلا تقيسولى على احد و لا تقيسوا احدا على + و قال رضى الله عنه قد حضر عندى غير كم فاوسعوا لهم و تاد بوا معهم + ههنا رحمته عظيمته و لا تضيقوا عليهم المكان + و اخبر نى بعض ولده انه كان يقول + و عليكم السلام و رحمته الله و بركاته + نغفر الله لى

کوئی جنازہ آپ کی مجلس میں آیا تو آپ نے فرمایا :

موت و عرفان کی وہشت : کیا اس مرنے والے کی حالت دیکھتے ہو؟ جب موت آ پہنچی تو اس نے اس کو بے ہوش کر دیا اور ہوش و حواس کھو دیئے۔ اپنے عزیزوں میں سے بھی کسی کو نہ پہچان سکا۔ یہی حال معرفت کا ہے۔ جب وہ مومن کے قلب پر وارد ہوتی ہے تو دہشت چھا جاتی ہے۔ ہوش و حواس کھو دیتی ہے اور وہ اپنے رب العزت کے سوا کسی کو نہیں پہچانتا۔

تذکرۂ وفات حضرت محبوب سبحانیؒ

شیخ عبدالوہاب نے اپنے والد بزرگوار حضرت محبوب سبحانی" سے جبکہ وہ مرض الموت میں مبتلا تھے' کچھ وصیت فرمانے کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا تقویٰ اور اس کی فرماں برداری ضروری سمجھو۔ کسی سے خوف رکھو نہ طمع اور ساری ضرورتیں خدا تعالیٰ کے سپرد کر دو اور اسی سے طلب کرو۔ باری تعالیٰ کے سوا کسی پر بھروسہ نہ رکھو اور نہ اس کی ذات کے سوا کسی پر اعتماد رکھو۔ توحید! توحید! توحید! تمام چیزوں کا لب لباب توحید ہے۔ مرض الموت کے دوران یہ بھی فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ کے ساتھ قلب صحیح ہو جاتا ہے تو نہ کوئی چیز اس سے خالی رہتی ہے نہ اس سے کوئی شے باہر نکلتی ہے۔ میں مغز ہوں چھلکا نہیں ہوں۔ نیز اپنے صاجزادوں سے فرمایا میرے گرد و پیش سے پرے ہٹ جاؤ کہ میں ظاہر میں تو تمہارے ساتھ ہوں مگر باطن میں دوسرے کی معیت میں ہوں۔ میرے اور تمہارے بلکہ تمام مخلوق کے مابین آسمان و زمین جتنا بعد ہے۔ پس مجھے کسی پر قیاس نہ کرو اور نہ مجھ پر کسی کو قیاس کرو۔ نیز آپ نے ارشاد فرمایا۔ میرے پاس تمہارے علاوہ (فرشتے) آئے ہیں لہذا ان کے لئے جگہ خالی کرو اور ان کا ادب ملحوظ رکھو۔ اس جگہ (ارواح انبیاء اور فرشتوں کا) بڑا اژدھام ہے۔ ان پر جگہ تنگ نہ ہونے دو۔ ایک صاجزادے نے مجھے بتایا کہ آپ یوں ارشاد فرماتے تھے۔ و علیکم السلام و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ حق تعالیٰ مجھ کو بھی بخشے اور تمہیں بھی۔ مجھ پر بھی توجہ

و لكم و تاب الله على و عليكم + بسم الله غير مود عين + قال ذلك يوما و ليلته + و قال ويلكم انا لى ابالى بشئى + لا يملك و لا يملك الموت + يا ملك الموت تنح + لنا من يتولا سواك + و صاح صيحته عظيمته + و ذلك فى اليوم الذى مات فى عشيته + و ساله بعض ولده عما يجده فقال لا يسالنى احد عن شئى انا هوذا اتقلب فى علم الله عزوجل + و قال لولده عبدالجبار انت نائم او منتبه + موتوا فى وقد انتبهتم + و دخلت عليه و جماعته اولاده عنده + وولاده عبدالعزيز يكتب عنه + فقال اعط عفيفا ليكتب + فاخذت و كتبت + سيجعل الله بعد عسر يسرا ۵ مروا باخباز الصفات على ما جاء ت + الحكم يتغير و اعلم لا يتغير + الحكم ينسخ و العلم لا ينسخ + لا ينقض علم الله بحكمه + و اخبر نى والده عبدالرزاق و موسى انه كان يرفع يده و يمد ها و يقول + و عليكم السلام و رحمته الله و بركاته + توبوا و اد خلوا فى الصف هو انا اجئى اليكم + و كان يقول + ارفقوا ثم اتاه الحق و سكرة الموت + فكان يقول

استعنت بلا اله الا الله الحى القيوم الذى لا يموت و لا يخشى الفوت + سبحان من تعزز بالقدرة و قهر عباده بالموت + لا اله الا محمد

فرمائے اور تم پر بھی۔ بسم اللہ! (تشریف لے آئے' خدا کرے یہیں رہو اور) روانگی عمل میں نہ آئے۔ پورے ایک دن رات آپ یہی فرماتے رہے۔ نیز آپ نے فرمایا۔ مجھے کسی شے کی بھی پروا نہیں۔ نہ کسی فرشتے کی نہ ملک الموت۔ اے ملک الموت! تم ایک طرف ہو جاؤ۔ تمہارے سوا ہمارے لئے کوئی دوسرا ہی ہے جو (روح کے قبض کرنے کا) ذمہ دار ہو گا۔ اس کے بعد ایک زور کی چیخ ماری اور یہ واقعہ اس دن کی شام کا ہے جبکہ آپ نے انتقال فرمایا۔ آپ کے کسی صاجزادے نے آپ سے آپ کی طبیعت کا حال دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ' مجھ سے کچھ نہ پوچھا جائے۔ میں وہی ہوں جو خدائے عزوجل کے علم میں کروٹیں لے رہا ہے۔ آپ نے اپنے صاجزادے عبدالجبار سے فرمایا۔ تم سوئے ہوئے ہو یا جاگ رہے ہو۔ میرے اندر فنا ہونے پر تم لوگوں کو بیداری نصیب ہو گی۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو صاجزادگان کی ایک جماعت آپ کے پاس حاضر تھی۔ آپ کے صاجزادے عبدالعزیز (آپ کے ارشادات) قلمبند کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ (کاغذ قلم) عفیف کے حوالے کرو کہ وہ لکھے۔ چنانچہ میں نے لے کر لکھنا شروع کیا۔ خدا تعالیٰ جلد ہی مشکل کے بعد آسانی عطا فرمائے گا۔ صفات ایزدی کے بارے میں اطلاعیں جس طرح پہنچی ہیں۔ اسی طرح ان پر حاوی ہونے کی (کوشش) کرو) حکم بدل سکتا ہے مگر علم نہیں بدلتا۔ حکم منسوخ ہو سکتا ہے مگر علم منسوخ نہیں ہوتا اللہ کا علم اس کے حکم سے نہیں ٹوٹا کرتا۔ آپ کے صاجزدگان موسیٰ و عبدالرزاق نے مجھے بتایا کہ آپ ہاتھ اٹھاتے اور انہیں بڑھا کر یہ کلمات فرماتے۔ و علیکم السلام ورحمتہ اللہ و برکاتہ۔ توبہ کرو اور صف میں داخل ہو جاؤ۔ میں تمہارے پاس آ رہا ہوں۔ نیز آپ ارشاد فرماتے تھے۔ نرمی عمل میں لاؤ۔ اس کے بعد حق اور سکرات موت آ وارد ہوئی۔ اس وقت آپ فرمانے لگے کہ میں مدد لیتا ہوں لا الہ الا اللہ سے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔ وہ نہ وفات پائے گا اور نہ اس کو موت کا اندیشہ ہے۔ وہ پاک ذات ہے جس نے اپنی قدرت سے غلبہ پایا اور اپنے

رسول اللہ + و اخبرنی و لدہ موسی انہ لما قال تعزز + لم یودھا لسانہ علی الصحتہ فما زال یکررھا حتی قال تعزز + و مدبھا صوتہ و شدد ھا حتی صح لسانہ بھا + ثم قال اللہ اللہ اللہ + ثم خفی صوتہ و لسانہ ملتصق بسقف حلقہ + ثم مات رضی اللہ عنہ و ارضاہ + و جمع بیننا و بینہ فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر + و الحمد للہ رب العالمین + و صلوات اللہ علی سید الانبیاء و مقدم الشفعاء محمد خیر البریتہ + صلی اللہ علیہ و علی الہ و اصحابہ اجمعین ۵

بندوں پر موت کا حکم لگا کر غالب ہوا۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آپ کے صاجزادے موسیٰ نے مجھے بتایا کہ جب آپ نے "تعزز" کا لفظ کہا تو آپ کی زبان اس کو صحیح طور پر ادا نہ کر سکی۔ چناچنہ آپ اس کو بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ "تعزز" کہا مگر آواز کھنچی اور سختی کے ساتھ اس کو نکالا یہاں تک کہ زبان نے ٹھیک طور پر اسے ادا کر دیا۔ اس کے بعد فرمایا "اللہ! اللہ! اللہ!" اب آواز مدھم پڑ گئی زبان تالو سے جا لگی اور آپ انتقال فرما گئے۔ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو اور ان کو راضی رکھے اور ہمارے اور آپ کے درمیان سچے مقام میں قدرت والے بادشاہ کے حضور میں اجتماع فرمائے۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو پروردگار ہے سارے جہان اور اللہ کی رحمتیں نازل ہوں سید الانبیاء اور شفاعت کرنے والی جماعت کے سردار سیدنا محمدؐ پر جو افضل ترین مخلوق ہیں صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

تمام شد

☆ ڈاکٹر غلام جیلانی برق ☆

جو کسی تعارف کے محتاج نہیں، ہر کتاب ایک جامع اور تحقیقی موضوع پیش کرتی ہے۔
ان کتب کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں یہی برق صاحب کی مقبولیت کا راز ہے۔

من کی دنیا	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
دو قرآن	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
ایک اسلام	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
اللہ کی عادت	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
حرف محرمانہ	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
بھائی بھائی	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
اسلام اور عصر رواں	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
رمز ایمان	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
یورپ پر اسلام کے احسان	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
دانش رومی و سعدی	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
میری داستان حیات	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
دانش عرب و عجم	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
مسائل نو	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
میری آخری کتاب	ڈاکٹر غلام جیلانی برق

شیخ غلام علی اینڈ سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ چوک انارکلی لاہور